دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

گشت

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔ رائفل کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں ۔

مقصد ۔ اس پریڈ کے دوران ہم گشت سے تعارف کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

ا۔ **حصہ اول**

گشت کی اہمیت اور مقاصد

۲۔ **دوسرا حصہ**

گشت کی اقسام۔

سوال نمبرا۔ گشت کی اہمیت اور مقاصد بیان کریں ؟

جواب نمبرا۔ **گشت کی اہمیت اور مقاصد**

ا۔ **گشت کے مقاصد۔** گشت مندرجہ ذیل مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے بھیج سکتے ہیں:۔

(ا) دشمن کے بارے میں خبریں حاصل کرنا اور پہلے سے حاصل شدہ خبروں کی تصدیق کرنا۔

(۲) دشمن کی سپاہ اور ساز وسامان کو تباہ کرنا اور بدنظمی پیدا کرنا۔

(۳) پہل پن قائم رکھنا اور غیر مدفوعہ علاقے پر حاوی رہنا۔

ب۔ **گشت کی اہمیت۔** گشت کے ذریعے غیر مدفوعہ علاقے پر حاوی رہنا ہوتا ہے، اور غیر مدفوعہ علاقے پر حاوی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں مخالف فوجوں کے درمیانی علاقہ پر اپنی برتری قائم رکھنا۔ خواہ زمینی ہو یا جسمانی ۔ اس برتری سے اپنی گشتیں آسانی سے دشمن کے بارے میں خبریں حاصل کرسکتی ہیں اور دشمن کے گشت ہمارے خلاف آسانی سے کسی قسم کی کاروائی نہیں کرسکتی۔ اپنی یونٹوں کے درمیان خلاؤں کی دیکھ بھال بھی گشت کے ذریعے کرنی چاہیے تاکہ دشمن ہماری صفوں میں نفوذ نہ کرسکے اور نہ ہی ان خلاؤں میں حملے کیلئے اپنے آپ کو ترتیب دے سکے۔

سوال نمبر۲۔ گشت کی اقسام کون کون سی ہیں؟

جواب نمبر۲۔ **گشت کی بڑی اقسام۔** تمام گشتوں کے بنیادی کام خبریں حاصل کرنا ہی ہوتے ہیں چاہے یہ خبریں لڑ کر حاصل کی جائیں یا چوری چھپے ہی کیوں نہ حاصل کی جائیں مگر گشت کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اپنا دفاع لڑ کر بھی کرسکے۔

ا۔ پیادہ گشتوں کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں:۔

(ا) قراولی گشت۔ (۲) لڑاکا گشت۔

ب۔ دوسری اقسام جو اس میں شامل کی جاسکتی ہیں:۔

(ا) محافظ یا حفاظتی گشت۔ (۲) قائم گشت۔

سوال نمبر۳۔ قراولی گشت کی تعریف اور کام پر بحث کریں؟

جواب نمبر۳۔

ا۔ **قراولی گشت**

ا۔ **تعریف۔** کم سے کم نفری کی ایک چھوٹی ٹولی ہوتی ہے جو دیکھ بھال اور خاموشی سے دشمن کے بارے میں خبریں حاصل کرتی ہیں۔ یہ صرف مجبوری کی حالت میں اپنی حفاظت کیلئے لڑسکتی ہے اور اسکو مندرجہ ذیل کام دیئے جاسکتے ہیں:۔

ب۔ **مقاصد**

(ا) زمین اور راستے کے بارے میں معلومات فراہم کرنا۔

(۲) دشمن کی دفاعی پوزیشن کا پھیلاؤ، گہرائی اور اسکے اردگرد قدرتی اور بناوٹی رکاوٹیں معلوم کرنا۔

(۳) دشمن کی پوزیشن کے اندر بڑے ہتھیاروں کی جگہ، انکی قائم لائن اور دفاعی فائر کی جگہ معلوم کرنا۔

(۴) دشمن کی عادات اور گشتوں کی خبریں، دشمن کی پیدا کردہ آوازیں، اسکے گشت کے راستے، سٹینڈ ٹو اور سٹینڈ ڈاؤن کے اوقات، لسننگ پوسٹ اور قائم پوسٹوں کی جگہیں اور سنتریوں کے عادات کے بارے میں خبریں حاصل کرنا۔

(۵) اپنی بارودی سرنگوں اور رکاوٹوں کو پہلی اور آخری روشنی میں چیک کرنا۔

۲۔ **تعداد اور بناوٹ۔** چونکہ قراولی گشت چوری چھپے اور خاموشی سے دشمن کے بارے میں خبریں حاصل کرتی ہے اسلئے اسکی نفری بہت کم ہوتی ہے۔اس میں ایک افسر یا جے سی او یا این سی او اسکی حفاظت کیلئے دو یا تین جوان ہونگے۔

سوال نمبر۴۔ لڑاکا گشت کی تعریف اور مقاصد بیان کریں؟

جواب نمبر۴۔ لڑاکا گشت کی تعریف اور مقاصد

ا۔ **تعریف۔** یہ ایسے گشت ہوتے ہیں جو کسی خاص مقصد کو پورا کرنے کیلئے بھیجے جاتے ہیں اسکی نفری اور ہتھیار ہدف کو مدنظر رکھتے ہوئے چنے جاتے ہیں۔دشمن سے مڈبھیڑ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔مختلف قسم کے لڑاکا گشتوں میں فائر کرکے قراولی کرنے والی گشت، رابطہ کرنے والی گشت، چھاپا اور گھات لگانے والی گشت اور تلاشی کرکے تباہ کرنے والی گشت شامل ہے۔آخری قسم کی گشت عموماً سرکشوں کی سرکوبی کے دوران بھیجی جاتی ہے۔

ب۔ **مقاصد۔** اسکے مندرجہ ذیل مقاصد ہوسکتے ہیں:۔

(۱) غیر مدفوعہ علاقے میں دشمن کی گشتوں کو آزادی سے اپنی کاروائی نہ کرنے دینا۔

(۲) دشمن کی کام کرنے والی ٹولیوں کے کام میں مداخلت کرنا۔

(۳) قیدی پکڑنا۔

(۴) ٹینک تباہ کرنا۔

(۵) گھات لگانا۔

(۶) چھاپہ لگانا۔

(۷) دشمن کے حفاظتی دستوں کو واپس دھکیلنا۔

(۸) فائر کنٹرول کرکے دشمن کی پوزیشن کا پتہ لگانا۔

(۹) امدادی صیغوں کے کمانڈروں کی قراولی کے دوران حفاظت کرنا۔

(۱۰) سٹریچر پارٹیوں کی حفاظت کرنا۔

(۱۱) کسی رکاوٹ پرفٹ ہولڈ قائم کرنا تاکہ بڑی سپاہ اپنی کاروائی آسانی سے کرسکے۔

(۱۲) دشمن کو تنگ کرنا اور اسکی توجہ غیر محاذ پر پھیرنا۔

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل کو بیان کریں؟

جواب نمبر۵۔ قائم گشت، حفاظتی گشت، لسننگ پوسٹ

ا۔ **قائم گشت۔** قائم گشت کی نفری اسکے کام کے مطابق ہوگی اسکا کام کسی ایک جگہ پر رہ کر دشمن کی نقل وحرکت کی اطلاع دینا اور دشمن کے آنے پر فائر سے روکنا ہے۔قائم گشت کی متبادل پوزیشن اور پسقدمی کے راستے پہلے سے چنے جاتے ہیں۔دشمن کے بڑے حملے کی صورت میں گشت پسقدمی کرنے سے پہلے بالا کمانڈر سے اجازت لیگی۔اس گشت کو مندرجہ ذیل خاص کاموں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے:۔

(۱) دشمن کے آنے کے ممکنہ راستے، ترتیب گاہ، جمع گاہ وغیرہ پر نظر رکھنا اور اطلاع فراہم کرنا۔

(۲) ایسی جگہوں پر جنکی دیکھ بھال اصلی پوزیشن سے نہ ہوسکے وہاں پر رہ کر دشمن کی منزل وحرکت کے بارے میں اطلاع دینا۔

(۳) دشمن کو اپنی پوزیشن میں خلاء سے نفوذ کرنے سے روکنا۔

(۴) اپنی دفاعی پوزیشن کے سامنے بارودی سرنگیں اور دیگر رکاوٹوں میں خلاؤں کی حفاظت کرنا۔

ب۔ **حفاظتی گشت۔** اس گشت کی نفری پلاٹون سے لیکر سیکشن تک ہوسکتی ہے۔امدادی صیغوں کے آفیسر جب تدبیراتی اور رکاوٹوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے جاتے ہیں مثلاً پانی کی رکاوٹ، ٹینکوں کیلئے راستے وغیرہ کے بارے میں خبریں حاصل کرنا تو یہ گشت انکی حفاظت کرتی ہے۔امدادی صیغوں کے نمائندے چاہے کتنے ہی سنیئر ہوں اس گشت کی کمان حفاظتی گشت کا کمانڈر ہی کریگا۔اگر اپنے مدفوعہ علاقے کے آگے اپنے توپخانے کا دیدبان ہو تو حفاظتی گشت اسکی حفاظت کیلئے بھی استعمال ہوگی۔

ج۔ **لسننگ پوسٹ۔** لسننگ پوسٹ کی نفری 2 سے لیکر 3 جوان ہوسکتی ہے اور اپنی اصلی دفاعی پوزیشن سے 250 میٹر سے 300 میٹر آگے کی حرکت کے متعلق خبریں مہیا کرتی ہے۔یہ اپنا کام خاموشی سے کریگی اور فائر صرف اپنی حفاظت کیلئے کھولے گی۔اس گشت کو عام طور پر اپنی حفاظت کے لئے سامنے بھیجنا چاہیے۔اسکے ساتھ وائرلیس کے ذریعے اچھا ملاپ ہونا ضروری ہے اور ضرورت پڑنے پر بھیجنے والے کمانڈر کے پسقدمی کے حکم پر پسقدمی کریگی۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

چھاپہ

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔رائفل کمپنی ، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں ۔

مقصد ۔ اس پریڈ کے دوران ہم چھاپہ سے تعارف کے بارے میں پڑھیں گے ۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

ا۔ **حصہ اول**

چھاپہ کی تعریف،مقاصد اور اہداف ۔

۲۔ **دوسرا حصہ**

چھاپہ کے مرحلے ۔

سوال نمبرا۔ چھاپے کی تعریف کریں،اس کے کیا مقاصد ہیں نیز چھاپے کیلئے کیا کیا ہدف چنے جاسکتے ہیں؟

جواب نمبرا۔

ا۔ **چھاپہ کی تعریف۔** وہ حملہ جو بھر پور طاقت کے ساتھ اچانک ایک نقطہ ہدف پر کیا جائے اور جلدی سے ملاپ توڑ کر تیزی سے پسقدمی کی جائے چھاپہ کہلاتا ہے ۔ پلاٹون کی نفری کے برابر چھاپے کا حکم عام طور پر بٹالین کمانڈر دیگا۔ کچھ خاص حالات میں کمپنی یا پلاٹون کمانڈر بھی دے سکتا ہے مثلاً اگر کوئی غیر متوقع ہدف سامنے آجائیں۔ پیش قدمی کے دوران غالباً ایسی کئی مواقع کئی بار حاصل ہونگے اس قسم کے چھاپے عام طور پر ایسے ہدفوں پر لگائے جائیں گے جہاں پر ضرورت پڑنے پر اپنی بٹالین سے مدد لی جاسکے ۔ پلاٹون کے معیاد کا چھاپہ مندرجہ ذیل کاموں کیلئے لگایا جاسکتا ہے۔

۲۔ **چھاپہ کے مقاصد**

ا۔ قیدی پکڑنے کیلئے۔

ب۔ دشمن کے ساز وسامان کو تباہ کرنے یا اس پر قبضہ کرنے کیلئے۔

ج۔ دشمن سے خاص خبریں حاصل کرنے کیلئے یعنی دشمن کی نفری، پوزیشن یا ارادہ معلوم کرنے کیلئے۔

د۔ قیدی آزاد کروانے کے لئے۔

۳۔ **چھاپے کے اہدف**

ا۔ پل۔

ب۔ ریل کا نظام۔

ج۔ پیٹرول،تیل اور دیگر سپلائی کے ذخیرے۔

د۔ ہوائی اڈے۔

ر۔ خاص خاص فیکٹریاں۔

ز۔ بجلی گھر۔

س۔ ٹیلیفون ایکسچینج ،تار گھر وغیرہ۔

ش۔ فوجی ہیڈ کوارٹر۔

ص۔ بکتر کے لیگر وغیرہ۔

ض۔ گن ایریا۔

سوال نمبر۲۔ چھاپے کے کتنے مرحلے ہیں۔ ہر مرحلے کی کاروائی پر تفصیل سے بحث کریں؟

جواب نمبر۲۔

ا۔ **چھاپے کے مرحلے**

ا۔ تیاری کا مرحلہ۔

ب۔ تعمیل کا مرحلہ۔

ج۔ پسقدمی اور میلاپ توڑنا۔

۲۔ **تیاری کا مرحلہ۔** تیاری کے دوران مندرجہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیے:۔

ا۔ **معلومات** ہدف کے متعلق تمام معلومات ہر ممکن طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے مثلاً نقشے ہوائی فوٹو، قیدی گشت رپورٹ، سویلین۔

ب۔ **ہتھیاروں اور ساز وسامان کا چناؤ۔** مقصد کے لحاظ سے ضروری ہتھیار اور دوسرا ساز وسامان لیا جائے مقصد پورا کرنے کیلئے چھاپہ مار پلاٹون کو مشین گنوں سے امدادی فائر کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے جب کبھی ممکن ہو توپ خانے اور مارٹر کے دیدبان مقرر کیئے جائیں۔

ج۔ **جوانوں کا چناؤ۔** مقصد کی نوعیت کے مطابق موزوں ترین جوان چننے چاہئیں جو کہ جسمانی طور پر تندرست ہوں۔

د۔ **راشن اور کپڑے۔** راشن اور کپڑوں کا چناؤ کرتے وقت موسمی حالات وقت اور علاقے کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

ر۔ **تجویز بنانا۔** ممکن خبریں حاصل کرنے اور دیگر انتظامی کاروائیوں کے بعد کمانڈر کو منصوبہ بنانا چاہیے۔مندرجہ ذیل باتوں کو تجویز بناتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیے:۔

(۱) حرکت کس طریقے سے کی جائیگی۔

(۲) حرکت کس وقت کی جائیگی۔

(۳) راستے۔

(۴) چھپنے کی جگہ۔

(۵) قراولی کس وقت اور کس طرح کی جائیگی۔

(۶) چھاپہ کے اوقات۔

(۷) پسقدمی کا طریقہ۔

ز۔ **قراولی۔** پوری طرح قراولی کرنے کیلئے کافی وقت چاہیے اگر چھاپہ رات کے وقت لگانا ہے تو دن کی قراولی کے علاوہ کمانڈر کو رات کے وقت بھی قراولی کرنی چاہیے۔

س۔ **ریہرسل۔** تمام کاروائیوں کی ریہرسل ضروری ہے اگر ممکن ہو تو ریہرسل کیلئے ایسی جگہ ڈھونڈنی چاہیے جو ہدف سے ملتی جلتی ہو اور سپاہ کو وہی ہتھیار اور ساز وسامان لیکر ریہرسل کرنی چاہیے جو چھاپہ لگنے کیلئے استعمال ہونگے۔

۳۔ **تعمیل کا مرحلہ۔** اس مرحلے میں اپنی پوزیشن سے لے کر ہدف اور اس کو تباہ کرنے کی تمام کاروائیاں شامل ہیں اس مرحلے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

ا۔ **پہلا مرحلہ**

(۱) ہدف سے پہلے کی طے شدہ ملن گاہ جو ہدف سے (800 سے 1000 میٹر) دور ہوتی ہے۔

(۲) ملن گاہ سے کمین گاہ یا مستقر تک جانا، کارروائی کے بعد پسقدمی کا مرحلہ غلافی فائر کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

ب۔ **دوسرا مرحلہ۔** پسقدمی کا دوسرا مرحلہ ایک لڑاکا گشت کی پسقدمی سے موازنہ رکھتا ہے چھاپہ کی سپاہ کو تیزی سے پسقدمی کرنا ضروری ہے تا کہ دشمن کی کمک سے بچا جا سکے۔

سوال نمبر۳۔ چھاپے کے دوران استعمال ہونے والی پارٹیوں کی تنظیم اور کام کے بارے میں بحث کریں؟

جواب نمبر۳۔ چھاپے کی نفری کو درج ذیل گروپوں اور پارٹیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

ا۔ **عملی گروپ۔** اس کو درج ذیل پارٹیوں میں تقسیم کرنا چاہیے:۔

(۱) **اگلی کمان پارٹی۔** اس پارٹی میں کمانڈر، سگنل اور قاصد ہوتے ہیں۔

(۲) **سنتری کو ٹھکانے لگانے والی پارٹی۔** یہ عام طور پر دو جوانوں پر مشتمل ہوگی۔ایک جوان سنتری کو ہلاک کریگا جب کہ دوسرا اس کو غلاف دے گا۔ضرورت کے مطابق ایک سے زیادہ بھی سنتری ٹھکانے لگانے والی پارٹیاں بھی ہو سکتی ہیں۔

(۳) **عملی پارٹی۔** اس پارٹی کی ذمہ داری چھاپے کا مقصد تکمیل کرنا ہے اسکی نفری ہدف کی نوعیت اور قسم پر منحصر ہے۔

(۴) **قابو کن پارٹی۔** جب عملی پارٹیاں ہدف پر کام کر رہی ہوں تو یہ پارٹی ہدف کے علاقے میں سے ہی مداخلت کرنے والے دشمن کو روکتی ہے تا کہ عملی پارٹیاں بغیر مداخلت کے اپنا کام سرانجام دے سکیں۔

(۵) **خاص کام کرنے والی پارٹی۔** اس پارٹی کو کئی خاص کام دیئے جا سکتے ہیں جو کام دوسری پارٹی نہیں کر سکتی۔مثلاً ہدف کے علاقے میں موجود گاڑیوں کی تباہی، ٹیلیفون کی تار کاٹنا، ایکس چینج کو تباہ کرنا۔یہ کام دوسرے کاموں کے ساتھ ساتھ سرانجام دیئے جائینگے۔

ب۔ **غلافی گروپ۔** یہ مندرجہ ذیل پارٹیوں پر مشتمل ہوگا:۔

(۱) **پچھلی کمان پارٹی۔** اسمیں چھاپہ پارٹی کا نائب اور اسکا قاصد ہوگا۔یہ پارٹی ایسی جگہ پوزیشن لیتی ہے جہاں سے نائب کمانڈر تمام کاروائی دیکھ سکے اور کمانڈر کے شہید یا زخمی ہونے پر کارروائی کی کمان سنبھال سکے۔

(۲) **غلافی پارٹی۔** یہ پارٹی نفری کی پسقدمی کو فائر دے کر کور کرتی ہے اسکے پاس خودعمل ہتھیار ہوتے ہیں۔

(۳) **بازومحافظ پارٹی۔** یہ ہدف کی طرف آنے والے ممکن راستوں پر لگائی جاتی ہے اور ہدف کی طرف آنے والے دشمن کی کمک کو روکتی ہے اسکے پاس بھی خودعمل ہتھیار ہونے چاہئیں۔ضرورت کے مطابق ایک سے زیادہ پارٹیاں بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

(۴) **ذخیرہ پارٹی۔** یہ پارٹی کسی بھی غیر متوقع حالات سے نبٹنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے اور جب کسی بھی پارٹی کو مشکل پیش آئے یا مزید کسی پارٹی کو ضرورت

پڑھ جائے تو فوراً اس جگہ پہنچتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ چھاپے کی کاروائی پر اثر انداز امور تحریر کریں؟

جواب نمبر۴۔ **چھاپہ کی کامیابی پر اثر انداز ہونے والی باتیں**

ا۔ حوصلہ (مورال)۔

ب۔ قیادت (لیڈرشپ)۔

ج۔ سپاہ کا اتحاد۔

د۔ جسمانی اور ذہنی قوت برداشت۔

ر۔ اچھا انتظام۔

ز۔ ناگہانیت (اچانک پن)۔

س۔ چھپاؤ تلبیس۔

ش۔ اچھی منصوبہ بندی (جو کہ درست خبروں پر مبنی ہو)۔

ص۔ صحیح تربیت۔

ض۔ مختلف پارٹیوں کی کاروائی کا ارتباط۔

سوال نمبر۵۔ بٹالین صدر مقام میں پہنچنے پر چھاپہ کی سپاہ کیا رپورٹ دیتی ہے؟

جواب نمبر۵۔ **چھاپہ سپاہ کی رپورٹ**

ا۔ ہدف کو کیا نقصان پہنچایا ہے۔

ب۔ قیدی اگر پکڑے ہوں اور دیگر ساز و سامان جو ساتھ لایا گیا ہو۔

ج۔ اپنی اتلافی۔

د۔ اور کوئی دشمن کے متعلق خبر۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

گھات سے تعارف

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔ رائفل کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں۔

مقصد ۔ اس پریڈ کے دوران ہم گھات سے تعارف کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

ا۔ حصہ اول

گھات کی تعریف، مقاصد اور قسمیں۔

۲۔ حصہ دوئم

گھات کی خصوصیات۔

سوال نمبر ا۔ گھات کی تعریف، مقصد ہے اور اسکی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب نمبر ا۔

ا۔ **گھات کی تعریف۔** گھات ایک چھپی ہوئی جگہ سے دشمن کے حرکتی یا عارضی طور پر دئے ہوئے ہدف پر حملہ ہے اس حملہ کا اہم عنصر اچانک پن ہے۔

۲۔ **گھات کا مقصد۔** گھات کے تین بڑے مقاصد ہیں:۔

ا۔ دشمن کی مواصلاتی لائن کو بار بار گھات لگا کر کاٹنا اور غیر محفوظ کرنا۔

ب۔ دشمن کو مواصلاتی لائن کی حفاظت کیلئے اضافی نفری لگانے پر مجبور کرنا۔

ج۔ دشمن کی گشتوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر انہیں جارحانہ کاروائی سے باز رکھنا۔

۳۔ **گھات کی قسمیں۔** بنیادی طور پر گھات کی دو قسمیں ہیں:۔

ا۔ **جلدی کی گھات۔** گھات کی وہ قسم ہے جو حالات کے تحت کسی کمانڈر کو مجبوراً لگانی پڑے۔ یہ عموماً لڑاکا گشت لگاتی ہے جو کسی خاص مقصد کیلئے نکلی ہو اور اچانک اسے کوئی گشت ملے جس سے بچ کر نہ نکل سکیں۔ اسکی کامیابی کا دارو مدار ہر ایک جوان کی عمدہ کارکردگی اور پہلے سے دی گئی تربیت پر منحصر ہے تاہم کم سے کم احکام اور ہدایات پر صحیح کام کر سکیں۔ اس قسم کی گھات بہت عمدہ طریقہ سے نہ لگائی گئی ہو تو اچانک پن کھو دیتی ہے اور گھات کا اصلی مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ گھات اسوقت نہ لگائی جائے جب تک گشت لیڈر ایسا کرنے پر مجبور نہ ہو جائے۔ پوری کوشش کی جائے کہ گھات کی کاروائی تیزی اور خاموشی سے کی جائے تاکہ گشت بغیر مداخلت کے اپنے اصلی کام پر روانہ ہو سکے۔

ب۔ **تجویز شدہ گھات۔** اس قسم کی گھات مکمل معلومات اور منصوبہ بندی پر مبنی ہوتی ہے۔ اس گھات کیلئے جوانوں کی طاقت بنیادی طور پر ایک لڑاکا گشت ہوتی ہے جو چنے ہوئے جوانوں اور کمانڈر پر مشتمل ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ کامیاب گھات کی کون کونسی خصوصیات ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ **گھات کی خصوصیات**

ا۔ **اچانک پن۔** یہ مندرجہ ذیل سے حاصل ہوتا ہے:۔

(ا) خاموش حرکت اور قابو۔

(۲) عقل مندانہ پھیلاؤ۔ پارٹیوں کا لگانا اور چھپاؤ۔

(۳) جگہ کا چناؤ کرتے وقت اتنی احتیاط رکھیں کہ اس علاقے پر شبہ نہ ہو۔

(۴) تمام مرحلوں میں صیانت کا خیال رکھیں۔

ب۔ **کنٹرول وقابو۔** گھات میں پارٹیوں کے پھیلاؤ، خاموشی اور لیڈر کی جگہ کی وجہ سے قابو مشکل ہو جاتا ہے۔ بہر حال مندرجہ ذیل سے قابو کیا جا سکتا ہے:۔

(ا) بریفنگ اور تفصیلی احکام۔ (۲) بار بار کی ریہرسل۔

(۳) فیلڈ سگنل (جنگی اشارے)۔ (۴) گھات کمانڈر کی جگہ۔

(۵) ڈسپلن۔ (٦) ذاتی تربیت۔

(۷) جنگی ڈرل۔

ج۔ **فائری قوت۔** گھات میں کاروائی کا مرحلہ تیزی اور زیادہ فائری قوت پر مبنی ہوتا ہے اور یہ مندرجہ ذیل سے حاصل ہوتا ہے:۔

(ا) اچھے احکامات۔ (۲) اچھا فائری منصوبہ۔

(۳) شوٹ ٹو کل (بہتر نشانہ لیکن اچھے فائری کنٹرول کیساتھ)۔ (۴) آٹو میٹک ہتھیاروں کا استعمال۔

(۵) گرنیڈ اور مائن فیلڈ کا مہارت سے استعمال۔

د۔ **سادہ منصوبہ**۔ منصوبہ جتنا سادہ ہوگا کامیابی کے امکانات اتنے زیادہ ہوتے ہیں۔

ر۔ **صبر کا مادہ**۔ ذاتی ڈسپلن کا معیار بلند کرنے کیلئے تربیت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جسکے بغیر گھات کی کامیابی ممکن نہیں ہے اور جوانوں کی زندگیاں ضائع ہونے کا زیادہ خطرہ ہے۔

سوال نمبر ۳۔ گھات کی کاروائی کتنے مرحلوں میں کی جاتی ہے؟

جواب نمبر ۳۔ گھات مندرجہ ذیل مرحلوں میں لگائی جاتی ہے:۔

ا۔ **پہلا مرحلہ**۔ تیاری۔

ب۔ **دوسرا مرحلہ**۔ موجودہ پوزیشن سے آخری ملن گاہ تک۔

ج۔ **تیسرا مرحلہ**۔ کاروائی۔

د۔ **چوتھا مرحلہ**۔ پسقدمی اور اپنی پوزیشن تک واپس پہنچنا۔

سوال نمبر ۴۔ جگہ کا چناؤ کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھیں گے؟

جواب نمبر ۴۔

ا۔ **جگہ کا چناؤ**

ا۔ جگہ کا چناؤ کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھا جائے گا:۔

ب۔ گھات لگانے والے ہدف کی بناوٹ اور قسم۔

ج۔ ہدف کے حرکت کرنے کا طریقہ کار (پیدل یا گاڑیوں پر)۔

د۔ ہدف کی حرکت کا وقت (دن یا رات)۔

ر۔ دشمن کے محافظ دستوں کی جگہ اور تنظیم۔ یہ بات نفری، ہتھیار اور سامان کا فیصلہ کرتی ہے۔

ز۔ حفاظتی دستوں کی عام عادات اور کاروائی کا طریقہ۔

س۔ دشمن کے ان دستوں کی جگہ اور عادات جن سے مدد مل سکتی ہو۔

ش۔ **تدبیراتی لحاظ سے خیال رکھنے کی باتیں**

(۱) وہ جگہ جہاں سے اچھی طرح دیکھ بھال کی جاسکے خواہ وہ مین پوزیشن ہو یا نزدیک دیکھ بھال کی پوسٹ دیدگاہ لگائی ہو۔ یہ گھات کمانڈر کو ہر وقت اطلاع دیتی رہے گی تاکہ وہ آخری لمحہ تک گھات پوزیشن میں ردوبدل کر سکے۔

(۲) فیلڈ آف فائر صاف ہو تاکہ زیادہ نقصان کیا جائے۔

(۳) پسقدمی کیلئے اچھا راستہ ہو۔

(۴) جگہ ایسی ہو جہاں سے دشمن نکل نہ سکے مثلاً ڈیفائل وغیرہ۔

(۵) جگہ ایسی ہو جہاں سے ہدف کو دوسری کاروائی سے الگ کیا جاسکے۔

سوال نمبر ۵۔ گھات میں کتنی پارٹیاں ہوتی ہیں ہر پارٹی کی تفصیل بتائیں؟

جواب نمبر ۵۔ ہدف کی قسم اور کام کی نوعیت کے باعث ایک گھات پارٹی کو مندرجہ ذیل گروہوں اور پارٹیوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دو بڑے گروپ ہوتے ہیں ایکشن گروپ اور غلافی گروپ:۔

ایکشن گروپ	غلافی گروپ
اگلی کمان پارٹی	پچھلی کمان پارٹی
مین فائرنگ پارٹی	بازوئی محافظ پارٹی
خاص کام کرنے والی پارٹی	غلافی پارٹی
سگنل پارٹی	ذخیرہ پارٹی
روڈ بلاک پارٹی	

ا۔ **ایکشن گروپ کے کام**

ا۔ **اگلی کمان پارٹی**

(۱) پوری گھات پر کنٹرول کرنا۔

(۲) فائر بند کرنے کا اشارہ دینا۔

(۳) پسقدمی کا اشارہ دینا۔

(۴) نادیدہ حالات کیلئے ذخیرہ پارٹی کو اپنے کنٹرول میں رکھنا۔

(۵) پسقدمی کا اشارہ دینے کے بعد تیزی سے پسقدمی کرنا۔

ب۔ **مین فائرنگ پارٹی**

(ا) مقررہ وقت پر اپنی پوزیشن میں پہنچنا اور فائر کھولنے کے اشارے کے ساتھ دیئے ہوئے وقت پر لگاتار موثر فائر کرنا۔

(۲) فائر بند کرنے کا اشارہ ملتے ہی فائر بند کرنا۔

(۳) پسقدمی کا اشارہ ملنے پر تیزی سے پسقدمی کرنا۔

ج۔ **خاص کام کرنے والی پارٹی**

(ا) ہر دو گاڑیوں کیلئے ایک پارٹی ہوتی ہے اگر نفری زیادہ ہو تو ہر گاڑی کیلئے ایک پارٹی بھی ہو سکتی ہے۔

(۲) فائر بند ہونے کے اشارے کے ساتھ ہی اپنی دی ہوئی گاڑی پر جانا اور انکو چارج لگانا اور تباہ و برباد کرنا۔

(۳) پسقدمی کا اشارہ ملتے ہی تیزی سے پسقدمی کرنا۔

د۔ **سگنل پارٹی**

(ا) مقررہ وقت پر پہلے دی ہوئی جگہ پر پہنچنا۔

(۲) گاڑی کی تعداد کے مطابق مقررہ شدہ اشارہ دینا۔

(۳) پسقدمی کا اشارہ ملتے ہی پسقدمی کرنا۔

ر۔ **روڈ بلاک پارٹی**

(ا) روڈ بلاک کا بندوبست کرنا جسمیں کم از کم دو متبادل ذرائع کا ہونا ضروری ہے۔

(۲) ہدف کی پہلی گاڑی آنے پر روڈ بلاک کرنا۔

(۳) پسقدمی کے اشارے پر پسقدمی کرنا۔

۲۔ **غلافی گروپ**

ا۔ **پچھلی کمان پارٹی**

(ا) گھات کمانڈر کے نزدیک ہوتی ہے۔

(۲) گھات پارٹی کی کمان سنبھالنے کیلئے تیار رہنا۔

(۳) کسی بھی نادیدہ حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہنا۔

ب۔ **بازو محافظ پارٹی**

(ا) یہ ٹارگٹ کے ان دونوں بازوؤں پر لگائی جاتی ہے جہاں سے کمک پہنچنے کا خطرہ ہو۔

(۲) باہر سے دشمن کو اندر نہ آنے دینا اور اندر سے دشمن کو باہر نہ جانے دینا۔

(۳) ہدف اگر مطلوبہ گاڑیوں سے زیادہ آجائے تو زیادہ گاڑیوں کو ٹارگٹ ایریا سے باہر روکنا۔

(۴) پسقدمی کا اشارہ ملنے پر پسقدمی کرنا۔

ج۔ **غلافی پارٹی**

(ا) غلافی پارٹی ایسی جگہ ہونی چاہیے کہ پوری گھات پارٹی کو غلاف کر سکے۔

(۲) پسقدمی کا اشارہ ملنے کے ایک منٹ سے ڈیڑھ منٹ بعد ہدف کے ایریا میں لگاتار فائر گرانا تاکہ دشمن گھات پارٹی کا پیچھا نہ کر سکے۔

(۳) دیئے ہوئے وقت پر خود بخود پسقدمی کرنا۔

د۔ **ذخیرہ پارٹی**

(ا) یہ کمانڈر کے نزدیک ہوتی ہے۔

(۲) ضرورت پڑنے پر کمانڈر جہاں چاہے استعمال کر سکتا ہے۔

(۳) اگر کہیں بھی استعمال نہ ہو تو پسقدمی کے اشارے پر پسقدمی کرنا۔

سوال نمبر٦۔ دن اور رات کے گھات میں کیا فرق ہے؟

جواب نمبر٦۔ **دن اور رات کی گھات میں فرق**

ا۔ **دن کی گھات**

(١) جوانوں کو کھل کر رہنا چاہیے تاکہ زمینی اور ہوائی دیکھ بھال سے چھپاؤ حاصل ہو۔

(٢) ٹارگٹ اچھی طرح سے دیکھا جاسکتا ہے۔اسلئے فائر زیادہ فاصلے پر کھولا جاسکتا ہے۔

(٣) مکمل خاموشی ہونی چاہیے۔

(٤) تمام پارٹیاں ممکن حفاظت کے ساتھ ایک ہی وقت میں کام کرسکتی ہیں۔

ب۔ **رات کی گھات**

(١) جوانوں کو آپس میں نزدیک ہونا چاہیے اور نزدیک فاصلے پر فائر کرنا چاہیے۔

(٢) فائر ایک مخصوص وقت کیلئے کیا جاسکتا ہے اور اسکے بعد سنگین، چاقو کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(٣) بات چیت، کھانسی، سگریٹ نوشی پر سختی سے پابندی کرنا چاہیے۔

(٥) گرنیڈ راکٹ لانچر اور چھوٹے خود عمل ہتھیار رائفل سے زیادہ بہتر ثابت ہونگے۔

(٦) ملن گاہ دن کی نسبت نزدیک ہونی چاہیے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دفاع کی اصطلاحات

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران دفاع کی اصطلاحات کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

ا۔ دفاع کی اصطلاحات۔

۲۔ دفاعی فائر۔

سوال نمبرا۔ دفاع کی اہم اصطلاحات کی تعریف بیان کریں؟

جواب نمبرا۔ **دفاع کی اہم اصطلاحات**

ا۔ **دانستہ دفاع۔** دفاع کی وہ پوزیشن ہوتی ہے جسے دشمن سے ملاپ نہ ہونے کے دوران چنا اور تیار کیا جاتا ہے۔ایسی پوزیشن تیار کرنے کیلئے ہمارے پاس وقت اتنا ہوتا ہے کہ ہم اپنے پسند کیئے ہوئے علاقے کی تفصیلی قراولی کرسکتے ہیں،اور دشمن کی زمینی مداخلت کے بغیر پوزیشن کھود کر اس کا چھپاؤ اور تلبیس بھی کرسکتے ہیں۔

ب۔ **جلدی کا دفاع۔** یہ دفاع لینے کی سب سے مشکل صورت ہوتی ہے، کیونکہ دفاع کی تیاری دشمن سے آمنا سامنا ہونے پر یا حملے کا خطرہ ہونے کی حالت میں کی جاتی ہے ایسی حالت میں یہ ممکن نہیں ہوسکتا کہ اس دفاع کیلئے بہترین زمین چنی جائے اور اگر یہ دفاع زیادہ عرصے کیلئے کرنا پڑے تو ایسی صورت میں منصوبہ دوبارہ بنانے اور زمین دوبارہ چننے کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔

ج۔ **علاقائی دفاع۔** دفاع کی ایک ایسی قسم جہاں پر دفاع کرنے والی سپاہ کی زیادہ تعداد منتخب تدبیراتی مقامات میں صف بندی کرتی ہے جس کا مقصد دشمن کو اندر گھسنے سے روکنا، پوزیشن کے سامنے فائر کے ذریعے دشمن کے حملوں کو تباہ کرنا، پوزیشن کے اندر حملے کو جذب کرنا اور آخر میں اس کو جوابی حملے سے تباہ کرنا ہے۔

د۔ **حرکتی دفاع۔** اس قسم کے دفاع میں کم سے کم فوجی قوت کو دفاعی نقاط (Nodal Pts) پر رکھا جاتا ہے جب کہ زیادہ تعداد کو حرکتی عناصر کی صورت میں دفاعی لائن سے آگے رکھا جاتا ہے جو دشمن کو لڑتے ہوئے گھیر کر مناسب تباہ کن علاقے میں لاتی ہے۔

ر۔ **دفاعی چوکی۔** ایک ایسی پوزیشن جو چھوٹی ذیلی یونٹ مثلاً انفنٹری سیکشن یا پلاٹون کی ہوگی۔ایسی کئی ایک چوکیوں کی باہمی امداد میں اکٹھی گروپ بندی کی جائے تو اسے دفاعی علاقہ کہا جائے گا۔

ز۔ **دفاعی مقام۔** زمین کا وہ علاقہ جو چوطرفہ دفاع کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہو،اس علاقے میں سب سے اگلے مقامات کی لائن کو اگلے مدفوعہ مقامات (ایف ڈی ایل) کہا جاتا ہے۔جب دشمن ایسے مقام میں گھسنے کی کوشش کرے تو اس کو فائر سے،مقامی جوابی حملہ سے تباہ کیا جائیگا جو کہ بالا کمانڈر کے احکام پر کیا جائے گا۔

س۔ **دفاعی علاقہ۔** جنگی کاروائی کی ذمہ داری کا وہ علاقہ جسکے اندر ایک دوسرے کو امداد دینے والی پوزیشنوں کا ایک مجموعہ قائم ہوتا ہے۔یہ پوزیشن پہلو بہ پہلو اور گہرائی میں ہوتی ہے کوئی بھی دشمن جو اس میں داخل ہو یا بازو سے گزرنے کی کوشش کرے اسکو تمام ہتھیاروں کے فائر سے تباہ کیا جائیگا۔

ش۔ **بالاسر آڑ (اوور ہیڈ کور)۔** یہ مورچے کو دشمن کی دیدبانی سے آڑ مہیا کرتی ہے،اور عام طور پر دفاع کو قدرتی آڑ مثلاً درخت وغیرہ کے نیچے لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ جہاں قدرتی چھپاؤ میسر نہ ہو وہاں سی جی آئی شیٹ،لکڑی کے پھٹے،جھاڑیاں اور دوسری چیزیں استعمال کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔

ص۔ **بالاسر حفاظت (اوور ہیڈ پروٹیکشن)۔** یہ حفاظت ہوائی چھٹے اور لوہے کے ٹکڑوں کے خلاف ہوتی ہے۔یہ عام طور پر 18 انچ گیلی مٹی سی جی آئی شیٹ کے اوپر ڈال کر حاصل کی جاتی ہے۔

ض۔ **بنکر۔** ایک کھودی ہوئی خندق جس میں تنگ ہول رکھا گیا ہو تاکہ فائر کیا جاسکے اور بالاسر حفاظت میسر ہو۔

ط۔ **پل بکس (مضبوط مورچہ)۔** مشین گن یا ٹینک شکن ہتھیار کا ایسا مضبوط مورچہ جو کہ سیمنٹ یا سینڈ بیگ سے بنایا جائے جو کسی خاص ہتھیار کی براہ راست ضرب کو سہار سکے۔

ظ۔ **فائری خندق۔** ایسا مورچہ جو زمین سے نیچے کھدائی کرکے بنایا جائے اور ایک یا دو سپاہی اس سے اپنا ہتھیار (رائفل،پسٹل،ایس ایم جی،ایل ایم جی) مؤثر طور پر استعمال کرسکیں۔

ع۔ **پڑاؤ والی پارٹی (ہاربر پارٹی)۔** دفاع میں جمع گاہ کی صف بندی اور اہم حصے کو اس کے اندر راہنمائی کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔اس کا کمانڈر عام طور پر اوسی ہیڈ کوارٹر کمپنی ہوتا ہے اور ہر رائفل پلاٹون سے کم از کم ایک راہبر اس میں شامل ہوتا ہے۔آر پی ڈیٹ بھی اس میں شامل ہوتی ہے۔

غ۔ **اولین پوزیشن (اصلی پوزیشن)۔** شروع میں دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے پلاٹون کے مقررہ علاقے کے اندر سیکشنوں اور دوسرے ہتھیاروں کیلئے جو فائری خندقیں کھودی یا تیار کی جاتی ہیں وہ اولین پوزیشن کہلاتی ہیں۔

ف۔ **متبادل پوزیشنیں۔** پلاٹون کے علاقے کے اندر ایک یا دو ایسی پوزیشنیں جہاں ایک ایل ایم جی گروپ یا سیکشن جو حالات کے پیش نظر اپنی جگہ چھوڑ کر ان جگہوں پر پوزیشن اختیار کرے یا وہی کام کرنے کیلئے دوسری جگہ چلی جاتی ہے یہ عام طور پر اگلی پوزیشن سے کم از کم 150 سے 200 میٹر دور ہونی چاہیے تاکہ جب دشمن اولین پوزیشن پر توپ

خانے کا فائر ڈالے تو اس سے متبادل پوزیشن بے اثر نہ ہو جائے۔

ق۔ **رد دخول۔** یہ وہ کاروائی ہوتی ہے جو دفاع کرنے والا اپنے دفاع میں دشمن کے دخول کو روکنے کیلئے اور دشمن کی فوج جو دخول کر چکی ہو اس کو برباد کرنے کیلئے عمل میں لاتا ہے۔ اس میں دشمن کی فوج کو فائر کے ذریعے تباہ کیا جاتا ہے۔

ک۔ **جوابی حملہ۔** جب دشمن دفاعی پوزیشن میں کسی اہم زمین پر قابض ہو گیا ہو اور صرف رد دخول (کاونٹر پینیٹریشن) ناکافی ہو تو اسکے خلاف جوابی حملہ کیا جاتا ہے جو کہ عموماً کمپنی یا پلاٹون کی سطح پر نہیں کیا جائے گا بلکہ بٹالین یا بریگیڈ کی سطح پر کیا جائے گا۔ اس کام کو پورا کرنے کیلئے بالا کمانڈر اپنے منصوبے میں ذخیرہ رکھتا ہے۔ ہر سطح پر ذخیرہ کمانڈر نامزد کیا جاتا ہے جو اپنا مفصل منصوبہ اور احکام تیار کرتا ہے اسکی کاروائی بھی عام حملے کی طرح ہوتی ہے۔

گ۔ **مقامی جوابی حملہ۔** ایسا حملہ جو مقامی کمانڈر اپنے دفاع میں اہم زمین پر دوبارہ قبضہ کرنے کیلئے کرتا ہے یہ مقامی جوابی حملہ کمپنی اور بٹالین کی سطح پر کیا جاتا ہے اور اسکے لیے سپاہ کمپنی اور بٹالین ہی سے لی جاتی ہیں اسکے لئے بھی پہلے سے منصوبہ بنایا جاتا ہے اور ریہرسل بھی کی جاتی ہے۔

ل۔ **جانبی فائر۔** جب کسی ہتھیار کے مار کے علاقے کی لمبائی ٹارگٹ کی لمبائی کو کور کرے تو اسکو جانبی فائر کہتے ہیں۔ عام طور پر یہ فائر کسی پہلو سے گرایا جاتا ہے۔

م۔ **جانب پناہ پوزیشن۔** ایک ہتھیار جو اسطرح لگایا گیا ہو کہ سامنے سے دشمن کے نیچی اڑان والے ہتھیاروں کے فائر سے محفوظ ہو، تو کہا جاتا ہے کہ وہ ہتھیار جانب پناہ پوزیشن میں ہے۔

ن۔ **سماعتی چوکی (لسننگ پوسٹ)۔** ایک سماعتی چوکی میں عام طور پر دو سے تین جوان ہوتے ہیں۔ اسے رات کے وقت اس غرض سے قائم کیا جاتا ہے کہ وہ دشمن کی حرکت کے متعلق پہلے سے خبر پہنچا دے۔ لسننگ پوسٹوں کو ان راستوں پر نظر رکھنے کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جہاں سے دشمن کے زیادہ آنے کا امکان ہو۔ ان پوسٹوں کے لئے آڑ، چھپاؤ اور پیچھے ہٹنے کیلئے اچھے راستوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان کے ذمے چونکہ بہت تھکا دینے والا کام ہوتا ہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو انکی بدلی اکثر کرتے رہنا چاہیے اگر جلد بدلی کرنا ممکن نہ ہو تو پھر دو سنتری ایک ساتھ مقرر کئے جائیں۔

سوال نمبر ۲۔ دفاعی فائر کی اقسام کی وضاحت کریں؟

جواب نمبر ۲۔

ا۔ **دفاعی فائر کی اقسام**

ا۔ **دفاعی فائر (ڈی ایف)۔** یہ پہلے سے طے شدہ مارٹر یا توپ خانے کا فائر ہوتا ہے جو کہ جلدی سے دشمن پر گرایا جا سکتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) **نزدیکی دفاعی فائر۔** یہ عموماً وہ ٹارگٹ ہوتے ہیں جن پر فائر گرا کر دشمن کے حملے کو توڑ دیا جاتا ہے۔

(۲) **دور کا دفاعی فائر۔** دشمن کے حملے سے ذرا پہلے یا عین حملے کے دوران گہرائی کے رخ فائر ڈالنا تاکہ دشمن کی تیاریوں میں گڑبڑ پیدا ہو جائے یہ وہ ٹارگٹ ہوتے ہیں جن پر فائر گرا کر دشمن کے حملے کی تیاری میں مداخلت کی جاتی ہے۔ یہ عام طور پر جمع گاہ بکتر اور گاڑیوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہو سکتی ہے۔

ب۔ **دفاعی فائر المدد (ڈی ایف ایس او ایس)۔** وہ فائر ہوتا ہے جو دفاعی پوزیشن پر آنے والے راستوں میں سب سے زیادہ خطرناک راستے پر چنا جاتا ہے اور عموماً اپنی پوزیشن کے قریب ہوتا ہے۔ گنیں جب کوئی دوسرا کام نہ کر رہی ہوں تو مارٹروں کی طرح انکو بھی دفاعی فائر المدد پر مامور کیا جائے گا۔ دفاعی فائر المدد ضرورت پڑنے پر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ایک فائری یونٹ کے لئے صرف ایک دفاعی فائر المدد ہوتا ہے۔

۲۔ **قائم لائن۔** اپنی فوج کی حفاظت کیلئے خود کار ہتھیار کو اسطرح لگانا جسکی مدد سے ہم دشمن کی گزرگاہوں یا خطرناک راستوں کو اندھیرے، دھند، دھویں اور کہر میں بخوبی کور کر سکتے ہیں اور مقررہ جگہ پر فائر گرا سکتے ہیں اسے قائم لائن کہتے ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دفاع کے بنیادی عناصر اور ترتیب

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP-8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران دفاع کے بنیادی عناصر اور اس کی ترتیب کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

۱۔ دفاع کے بنیادی عناصر۔

۲۔ دفاع کی ترتیب اور دفاعی پوزیشنوں کی تنظیم۔

سوال نمبر ا۔ دفاع کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟

جواب نمبر ا۔ **دفاع کے بنیادی عناصر۔** دفاع کے بنیادی عناصر مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ **دشمن۔** پلاٹون کمانڈر کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دشمن اسکی پوزیشن کے خلاف اندازاً کتنی نفری اور کونسے ہتھیار استعمال کریگا۔ اسکے علاوہ اسے یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ آیا دشمن صرف انفنٹری استعمال کرے گا یا ٹینک بھی۔ یہ معلومات اسے بالا کمانڈر دے گا۔

ب۔ **زمین کا استعمال**

(ا) پلاٹون کمانڈر یہ فیصلہ کرنے کیلئے مطالعہ کرے گا کہ وہ کس جگہ سے بہتر دیکھ بھال کر سکتا ہے۔ دیکھ بھال کرنا اس لئے ضروری ہے کہ اس سے دشمن کے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

(۲) پلاٹون کمانڈر کو چاہیے کہ جہاں اچھی آڑ، چھپاؤ کی جگہ مل سکے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ چھپاؤ اس غرض سے قربان نہ کیا جائے کہ فائرز زیادہ بڑے علاقے میں ڈالا جا سکے۔ کم از کم 100 گز فیلڈ آف فائر مہیا ہونا چاہیے۔ خودکار ہتھیاروں کے بہتر استعمال کیلئے 270 سے 500 میٹر تک کا علاقہ ہونا چاہیے۔

(۳) پلاٹون کمانڈر کو چاہیے کہ وہ زمین کو جوانوں کی بجائے فائر سے کور کرے۔

(۴) رکاوٹوں، اونچی جگہوں اور ان راستوں کو خاص طور پر دیکھنا چاہیے جن سے دشمن کے آنے کا امکان ہو۔

ج۔ **چوطرفہ دفاع۔** دفاعی مورچوں کو اس طرح ترتیب دی جائے کہ چاروں طرف سے اپنے آپ کو دشمن کے حملوں سے بچا سکیں تو کہا جاتا ہے کہ انہیں چوطرفہ دفاع حاصل ہے۔ پلاٹون وہ چھوٹی ذیلی یونٹ ہے جس میں ذیلی یونٹیں چوطرفہ دفاع کیلئے لگائی جاسکتی ہیں۔

د۔ **گہرائی۔** جب پلاٹون کو اسطرح قائم کیا جائے کہ دشمن سیکشن کی سب سے اگلی چوکی روند ڈالنے کے باوجود پورے علاقے میں دخول نہ کر سکے تو کہا جاتا ہے کہ دفاعی مورچوں کو گہرائی کے رخ قائم کیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس پوزیشن کے آگے سے پیچھے کے پھیلاؤ کو گہرائی کہا جاتا ہے۔

ر۔ **باہمی امداد۔** جب ایک ذیلی یونٹ کا فائر دوسری ذیلی یونٹ کے محاذ کو کور کرتا ہے اسے باہمی امداد کہتے ہیں تاہم کمپنی کی سطح پر یہ ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں پلاٹون کے درمیان خلاؤں کو براہ راست فائر سے اس طرح کور کرنا چاہیے کہ دشمن کے گھسنے کے باوجود دوسری پلاٹون کے ساتھ باقاعدہ لڑائی کئے بغیر دشمن کسی بھی ایک پلاٹون پر چڑھائی نہ کر سکے۔

ز۔ **جارحانہ کاروائی۔** کمپنی اور پلاٹون کی سطح پر جارحانہ کاروائی مندرجہ ذیل سے حاصل کی جاتی ہے:۔

(ا) گشت۔

(۲) گھات۔

(۳) سنائپرز کا استعمال۔

(۴) چھاپہ۔

س۔ **پھیلاؤ۔** پلاٹون کو اتنا علاقہ دینا چاہیے جو اس کے پاس موجود ہتھیاروں کے کارگر فائر میں رکھا جا سکتا ہو، اور اس بات پر زور دینا چاہیے کہ علاقے کو جوانوں کی بجائے فائر سے کور کیا جائے۔ ذیلی یونٹوں کے درمیان جو خالی جگہ موجود ہو انہیں فائر، مصنوعی رکاوٹوں اور گشت سے کور کرنا چاہیے۔

ش۔ **سیکورٹی (صیانت)۔** تدبیراتی ناگہانیت سے بچنے کیلئے ضروری اقدام اختیار کئے جائیں۔ پلاٹون کی سطح پر یہ مقصد دیدگاہوں، سماعتی پوسٹوں، قائم گشت، چھپاؤ اور تلبیس، مواصلات کی اچھی سیکورٹی اور نظم وضبط سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ص۔ **ذخیرہ۔** غیر متوقع حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے کمانڈر کو کافی مضبوط اور جہاں تک ہو سکے ضروری فائر کی طاقت کے ساتھ ذخیرہ رکھنا چاہیے۔ ذخیرہ عموماً بریگیڈ اور اس سے اوپر کی سطح پر رکھا جاتا ہے۔ کمپنی اور بٹالین کی سطح پر گہرائی والی پلاٹون یا کمپنی کو بھی ذخیرہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ دفاع کی ترتیب کیا ہے نیز ہر صیغے کا کام مفصل انداز میں بیان کریں؟

جواب نمبر ۲۔

۱۔ دفاع کو مندرجہ ذیل حصوں کی ترتیب میں منظّم کیا جاتا ہے:۔

ا ۔ حفاظتی دستے

(۱) قراولی دستے۔

(۲) غلافی سپاہ۔

(۳) ہراول پوزیشنیں۔

(۴) سکرین۔

ب۔ اہم پوزیشن

(۱) پیش رفت دفاعی مقامات۔

(۲) گہرائی والے مقامات۔

ج۔ ذخیرہ (ریزرو)۔

۲۔ حفاظتی دستے

ا۔ قراولی دستے۔ یہ کورر یکی رجمنٹ یاLAT/HATبٹالین سے ہوتے ہیں انکا کام یہ ہے:۔

(۱) دشمن کی حرکت کو دیکھتے رہنا۔

(۲) دشمن کے متعلق خبریں پیچھے پاس کرنا۔

(۳) لمبی رینج سے دشمن پر فائر کر کے تنگ کرنا۔

(۴) یہ دستے اپنی کاروائی کے دوران غلافی سپاہ یا ہراول پوزیشن سے ملاپ رکھتے ہیں اور کاروائی کرتے ہوئے پیچھے ہٹتے ہیں اور پھر عام طور پر اہم پوزیشن کے بازوٴں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ب۔غلافی سپاہ۔ اس میں عام طور پر تمام صیغے شامل ہوتے ہیں انکا کام ہوتا ہے کہ دشمن کو ہراساں کیا جائے اور اصلی پوزیشن کے نزدیک نہ آنے دے تاکہ دفاعی تیاری کیلئے وقت مل سکے۔غلافی سپاہ میں نفری اور ہتھیار یہ دیکھ کر رکھے جائیں کہ دشمن کی طاقت کتنی ہے، علاقہ کیسا ہے، خود کیا کام کرنا ہے اس میں ٹینک شامل ہو سکتے ہیں۔جن راستوں سے دشمن کے آنے کا امکان ہوان پر یکے بعد دیگرے دفاعی پوزیشن اختیار کر کے اسے کوئی کاروائی کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ پوزیشن اختیار کرتے وقت قدرتی اور مصنوعی رکاوٹوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یہ پوزیشن پہلے سے تجویز کر لی جاتی ہے لیکن تیار نہیں کی جاتی۔اگلی پوزیشن کو چھوڑتے وقت پچھلی پوزیشن تیار کی جاتی ہے، اور اسکا وقت نکالنے کیلئے غلافی سپاہ کے مختلف حصوں کو اگلی پوزیشن سے پچھلی پوزیشن تک باری باری مینڈک کو د چال کے طریقے سے ہٹا کر لایا جاتا ہے۔ غلافی سپاہ میں انفنٹری پلاٹون کا کام یہ ہوتا ہے کہ دشمن کی کاروائی میں دیر پیدا کرنے والی لائن پر یکے بعد دیگرے دفاعی پوزیشن اختیار کرے۔ان دفاعی پوزیشنوں کی قرینہ بندی اصلی پوزیشنوں جیسی ہی ہوتی ہے لیکن انکی تنظیم اور تیاری کی ترتیب اور لڑائی کا طریقہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر مختلف ہوتا ہے۔

(۱) وقت چونکہ بہت کم ہوتا ہے اسلئے سپاہ کے وہاں پر پہنچنے سے پہلے پلاٹون کمانڈروں کیلئے دفاعی علاقے کی تفصیلی قراولی کرنا ممکن نہیں ہوتا چنانچہ کاروائی میں ارتباط بالکل اس وقت پیدا کیا جاتا ہے جب کہ سپاہ مورچے تیار کر رہی ہو یہ طریقہ ویسے ہی ہے جیسا کہ پس قدمی کرتے وقت اختیار کیا جاتا ہے۔

(۲) ہتھیار لگانے کیلئے ایسی جگہوں پر مورچے بنائے جاتے ہیں جہاں سے لمبے فاصلوں سے دشمن پر فائر ڈالا جا سکتا ہے، تاکہ وہ وقت سے پہلے اپنی سپاہ کی جلد صف بندی (ڈیپلائے) پر مجبور ہو جائے۔

ج۔ ہراول پوزیشن (ایڈوانس پوزیشن)

(۱) ہراول مورچہ میں سپاہ زیادہ تر انفنٹری ہی کی ہوتی ہے چونکہ اس پوزیشن کا کام یہ ہوتا ہے کہ سامنے والے علاقے کو اپنے فائر کی زد میں رکھے اسلئے اسے ہمیشہ آٹو میٹک اور اینٹی ٹینک ہتھیار کافی تعداد میں دیئے جاتے ہیں۔

(۲) ہراول مورچے کا کام یہ ہوتا ہے کہ جب دشمن ہماری پوزیشن کے خلاف حملہ کرنے کیلئے موزوں جگہوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے تو اسکی کاروائی میں رکاوٹ پیدا کرے۔ دشمن کی پیشقدمی میں دیر پیدا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قدرتی رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ یکے بعد دیگرے دفاعی پوزیشنیں اختیار کی جاتی ہیں یہ پوزیشنیں ان راستوں پر پہلے سے چن کر تیار کی جاتی ہیں جہاں سے دشمن کے آنے کا زیادہ امکان ہو۔ چنانچہ انکی قرینہ بندی اور تنظیم اصلی پوزیشنوں جیسی ہوتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان پوزیشنوں کو وہی سپاہ تیار کرے جس نے یہ پوزیشن لینی ہو۔غلافی سپاہ کیطرح ان پوزیشنوں سے بھی لمبے فاصلے پر اس غرض سے فائر کھولا جاتا ہے کہ دشمن لڑائی کیلئے رکنے پر مجبور ہو جائے اور اس پوزیشن کو اسوقت سے ذرا پہلے خالی کر دیا جاتا ہے جب دشمن اس پر حملہ کرنے ہی والا ہوتا ہو۔

د۔ **سکرین**

(۱) سکرین کی چوکیاں ایک قطار اور زیادہ پھیلاؤ میں لگائی ہوئی وہ بیرونی چوکیاں ہیں جنہیں اصلی پوزیشن کے سامنے صرف اتنے فاصلے پر قائم کیا جاتا ہے کہ دشمن اصلی پوزیشن اور اسمیں لگائی ہوئی رکاوٹوں کی دیکھ بھال اور قراولی نہ کر سکے۔ سکرین کی نفری اصلی پوزیشن سے لی جاتی ہے اسلئے انکی تعداد کم سے کم ہوتی ہے تا کہ اصلی پوزیشن تیار کرنے اور کاروائی کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ سپاہ موجود ہو۔ پلاٹون اور سیکشن کی پوزیشن کو ویسے ہی ترتیب دیا جاتا ہے جیسا کہ اصلی پوزیشن میں ہوتا ہے لیکن اسے اسطرح قائم کیا جاتا ہے کہ دشمن سے ملاپ تیزی سے توڑ سکیں اور انکے فائر کا رخ آسانی کیساتھ ایک سمت سے دوسری سمت کی طرف پھیرا جاسکے۔ اس پوزیشن میں لگی ہوئی سپاہ صرف اصلی پوزیشن کے کمانڈر کے حکم پر پیچھے آتی ہے اگر ممکن ہو تو انکو کسی رکاوٹ پر لگایا جاتا ہے۔ پسقدمی کے دوران انہیں چھپاؤ یا آڑ کا درست استعمال کرنا چاہیے، یہ اصلی پوزیشن سے تقریباً 1000 گز سے ایک میل آگے تک ہوتی ہے اور بالا کمانڈر کی اجازت کے بغیر پیچھے نہیں ہٹتی۔ مواصلات ٹوٹ جانے کی صورت میں سکرین کا کمانڈر مندرجہ ذیل حالات میں اپنے اختیار پر پسپائی کر سکتا ہے:۔

(الف) اگر اتلاف 50% ہو۔

(ب) دیا گیا وقت پورا ہو جائے جس کے دوران اس نے وہاں قیام کرنا تھا ۔

(۲) **سکرین کے کام**

(الف) دشمن کو اپنی اصلی پوزیشن کی قراولی کرنے سے روکنا۔

(ب) دشمن کے متعلق مختلف خبریں حاصل کرنا۔

(ج) دشمن پر لانگ رینج سے فائر کر کے اسکو نقصان پہنچانا۔

(۳) **سکرین کا لگانا**

(ا) **نفری اور بناوٹ۔** عام طور پر گہرائی والی کمپنیوں اور پلاٹونوں سے لی جاتی ہے:۔

(ب) نفری بٹالین کی سطح پر ایک سیکشن سے لیکر ایک پلاٹون تک ہو سکتی ہے۔

(ج) پلاٹون کی مشین گنوں کے علاوہ اضافی مشین گنیں بھی دی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ 60 ملی میٹر مارٹر، جی ایل ایچ ایم جی توپخانے کے ساتھ کمپنی مارٹر کا دیدبان اور مواصلات۔

(۴) **پھیلاؤ۔** عموماً ایک سیکشن 100 گز سے 150 گز پر لگایا جاتا ہے اور پلاٹون تین سیکشن آگے کے شکل میں لگائی جاتی ہیں۔

(۵) **سکرین کی لڑائی**

(ا) دشمن کو دیکھتے ہی پلاٹون کمانڈر کو آگاہ کیا جائیگا۔

(ب) توپ خانے یا مارٹر کا فائر گرایا جائیگا۔

(ج) ایل ایم جی اور ایم جی اگر ملی ہوئی ہوں تو انکا فائر بھی گرایا جائیگا۔

(د) جونہی دشمن حملے کیلئے تیاری کرتا ہے تو بالا کمانڈر سے اجازت لیکر پسقدمی کی جائے گی۔ پسقدمی کیلئے توپخانے کا فائر اور زمین کا استعمال ضروری ہے اگر زمین اجازت دے تو ایک متبادل پوزیشن بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

(۶) **سکرین کی نفری کا دارومدار**۔ سکرین کی نفری کا دارومدار مندرجہ ذیل عناصر پر ہے:۔

(ا) پھیلاؤ جسکو اس نے کور کرنا ہے۔

(ب) اسکی پوزیشن میں رہنے کا وقت یعنی کتنے وقت کیلئے لگائی گئی ہے۔

(ج) دشمن کے آنے کی سمت اور نفری۔

(د) جہاں لگائی گئی ہے اس زمین کی دفاعی صلاحیت۔

ر۔ **مین دفاعی پوزیشن۔** یہ دفاع کا وہ بنیادی عنصر ہے جس کے گرد دفاع کے بقیہ حصے ترتیب دیے جاتے ہیں۔ مین پوزیشن ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے حفاظتی دستوں اور ذخیرہ کے مشن اور تنظیم کو ترتیب دیا جاتا ہے۔

ز۔ **ذخیرہ۔** غیر متوقع حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے کمانڈر کو کافی مضبوط اور جہاں تک ہو سکے ضروری فائر کی طاقت کے ساتھ ذخیرہ رکھنا چاہیے۔ ذخیرہ عموماً بریگیڈ اور اس سے اوپر کی سطح پر رکھا جاتا ہے۔ کمپنی اور بٹالین کی سطح پر گہرائی والی پلاٹون یا کمپنی کو بھی ذخیرہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دفاع کی منصوبہ بندی

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران دفاع کی منصوبہ بندی کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

۱۔ دفاع کی منصوبہ بندی کا جائزہ۔

۲۔ دفاع میں فائری اور رکاوٹوں کی منصوبہ بندی۔

۳۔ دفاع میں کمان و کنٹرول اور انتظام و انصرام۔

سوال نمبر۱۔ دفاع کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

عام بیان

۱۔ دفاع کی منصوبہ بندی سے قبل کمپنی/ پلاٹون/سیکشن کمانڈر اعلی کمانڈروں سے احکامات وصول کریں گے۔ یہ احکامات متعلقہ ذیلی یونٹ کو ہمیشہ گروہ بندی اور کام دیں گے۔ زیادہ تر صورتوں میں احکامات میں یہ شامل ہوں گے:۔

ا۔ صورت حال۔

ب۔ وسائل میں اضافہ یا کمی۔

ج۔ ذمہ داری کا علاقہ۔

د۔ آگے دفاع کئے گئے مقامات کی قطار اور پچھلی حدیں۔

ر۔ خصوصی کام اگر کوئی ہوں۔

۲۔ اس بنیاد کے اندر دفاع کی منصوبہ بندی کے لئے اجزاء کی ترتیب مندرجہ ذیل کے مطابق ہوگی:۔

ا۔ کام اور تمام فراہم شدہ اطلاعات کا ایک فوری جائزہ۔

ب۔ نقشہ یا زمین سے ایک فوری قراولی اور ذمہ داری کے علاقے میں اہم رسائیوں اور تدبیراتی اہمیت کی زمین کا تعین کرنا۔ تاکہ منصوبے کے خاکے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اس میں یہ شامل ہونا چاہیے:۔

(۱) پلاٹون/سیکشن کے مقامات۔

(۲) رکاوٹ کا عام منصوبہ۔

(۳) ٹینک شکن ہتھیاروں کا عام مقام۔

(۴) دفاعی فائری کام۔

(۵) آبزرویشن اور حفاظتی کام۔

ج۔ منصوبے کے خاکے کا اجراء۔

د۔ متفقہ طور پر کی گئی تفصیلی قراولی پلاٹونوں/سیکشنوں اور امدادی ہتھیاروں کی پوزیشن کی جگہ تک کمپنی، سیکشن اور امدادی ہتھیاروں کے کماندروں کے ذریعے۔

ر۔ کمپنی/ پلاٹون کے کمانڈروں کے ذریعے دفاع کا رابطہ یہ باور کرانے کے لئے کہ اہم زمین پر کمپنی/ پلاٹون کے قریبی مقامات کے ذریعے اس پر قبضہ ہے۔ اور یہ کہ پڑوسی ذیلی یونٹ/ یونٹ کے دفاعی خاکہ میں یہ موزوں ہے۔ ہر سطح پر رابطہ اس کے بعد کے اعلی کمانڈر کے رابطے کی تقلید کرتا ہے۔

ز۔ تصدیقی احکامات اور آگاہی کا اجراء۔

۳۔ دفاع کی منصوبہ بندی مسلسل ہے۔ بنیادی منصوبے کی بناوٹ کے دوران اور بعد کمپنی/ پلاٹون کے کمانڈر متفقہ طور پر ہنگامی منصوبہ بندی پر غور کرتے ہیں اور ایک متبادل منصوبے کے لئے ایک آسان انتقال منصوبہ بناتے ہیں اگر صورت حال کی وجہ درکار ہو۔

سوال نمبر۲۔ دفاع کی منصوبہ بندی کرتے وقت غور طلب کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

۱۔ کمپنی کمانڈر سب سے کم سطح ہے۔ جہاں سے ایک سے زیادہ مسائل کو نمٹانا ہوتا ہے۔ جیسے سطح نیچے جاتی ہے مسائل کی جسامت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کمپنی کمانڈر کے لئے ضروری ہے کہ وہ صورت حال کا تجزیہ کرے تاکہ وہ مکمل طور پر ایک صحیح دفاعی منصوبے کو سلجھا سکے۔ اگرچہ کمپنی کی سطح پر کسی رسمی جائزہ کی صورت نہیں ہوتی لیکن تمام اجزاء کا غور فکر اور صحیح نتائج ضروری ہیں۔ بعض پہلوؤ جن پر کمپنی کمانڈر کو غور کرنا چاہیے۔

ا۔ زمین اور دشمن۔

کمپنی کمانڈر کو نقشہ اور زمینی قراولی کا مکمل مطالعہ کرنا چاہیے اور دشمن کی اہلیت کے پیش نظر سے خطہ کا اندازہ لگانا چاہیے۔ یہ مناسب ہے کہ زمین کو دشمن کے نقطہ نگاہ کی طرف سے دیکھا جائے اور کمزور جگہوں کی شناخت کی جائے۔ زمین کے مطالعہ سے کمپنی کمانڈر کو ان کا اہل ہونا چاہیے۔

(۱) رسائیوں کی شناخت کرے جو ذمہ داری کے علاقے میں جاتی ہیں اور ٹینک کی ممکن رسائی کی ٹھیک ٹھیک جگہ معلوم کرے اور علاقے کو پلاٹون کے سیکٹروں میں تقسیم کرے اور باور کرے کہ ایک رسائی کی دفاع کی ذمہ داری کو دو پلاٹونوں کے درمیان تقسیم نہیں کی گئی ہے۔

(۲) تدبیراتی اہمیت کی زمین کی پہچان کرے اور فیصلہ کرے کہ ابتداء میں ان میں سے کس پر قبضہ کرنا ہے اور کتنی قوت سے۔

(۳) قدرتی رکاوٹوں کی قدر کا جائزہ لے اور ان کی بہتری کے لئے ضرورت کا جائزہ لے۔ اگر کوئی بھی دستیاب نہ ہو تو ایک پیدا کرنے کے لئے قابل عمل پر غور کرے۔

(۴) دشمن کے لئے ممکن جگہ کا کھوج لگائے اور انہیں بطور دفاعی فائر کے ہدفوں کے لئے چنے۔

(۵) اوجھل زمین کی شناخت کرے اور ان کی آڑ کے لئے اقدامات کرے۔

(۶) سلامتی کی ضرورت کا جائزہ لے اور سلامتی آبزرویشن کی چوکیوں اور دیدبانی کی چوکی کے وقوع کا فیصلہ کرے۔

(۷) کمپنی کمانڈ کی چوکی اور کمپنی ہیڈکوارٹر کے لئے ایک مناسب مقام کا انتخاب کرے۔

(۸) ۶۰ ملی میٹر مارٹر سیکشن کے لئے مناسب مقام منتخب کرے۔

(۹) جوابی گھسنے والی پوزیشنوں کا انتخاب کرے۔

ب۔ اپنی صورت حال۔

کمپنی کمانڈر اب کاموں کا جائزہ لیتا ہے۔ جہاں وہ اپنے وسائل کی ضروریات کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے جو زمین مسلط کرتی ہے اور فیصلہ کرتا ہے۔

(۱) مقامات جن پر ابتداء میں دفاع لینا ہوتا ہے اور متبادل پوزیشنیں جو متعین کی جاتی ہیں۔

(۲) کیا اس کے وسائل کافی ہیں یا اضافی ہتھیار اور بارودی سرنگوں کے لئے درخواست کرتا ہے۔

(۳) کیا طاقت بطور بیرونی چوکی استعمال کی جاتی ہے۔

ج۔ وقت اور جگہ

پہل پن دشمن کے نزدیک ہونے سے دفاع کی تیاریوں کے لئے وقت عام طور پر مختصر ہوتا ہے۔ اگر کافی وقت دستیاب ہو تو کام اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ محتاط طریقے سے تیار کیا گیا وقت کا جدول دفاع کی ترتیب سے تیاری اور جوانوں کے لئے کافی آرام باور کرائے گا۔ وقت اور جگہ کی غور سے کمپنی کمانڈر حرکت کے لئے اوقات (اگر حرکت بٹالین کے تحت نہ کی جارہی ہو) اور قراولی کے لئے درکار وقت اور تمام سطح پر احکامات اور کام کی اولیت کا حساب لگاتا ہے۔ اگرچہ زیادہ تر کام ایک دفاعی پوزیشن کو منظم کرنے میں متفقہ طور پر کیے جاتے ہیں صورت حال یہ طلب کرسکتی ہے کہ اولیت بعض سے منسلک ہونی چاہیے۔ کمپنی کمانڈر پوزیشن کی تیاری کے لئے ترتیب اور تلبیس کے سلسلے میں کسی خصوصی احتیاط کی تصریح کرتا ہے۔ کام کی عام اولیت مندرجہ ذیل پر ہے:۔

(۱) حفاظت اور آبزرویشن (دیدبانی کی چوکیاں، بیرونی چوکیاں اور گشتوں) کو منظم کرنا۔

(۲) جی ایل ایچ ایم جی اور مشین گنوں کو پوزیشن میں رکھنا۔

(۳) فیلڈ آف فائیر کی صفائی کرو، دیدبانی نشاندہی کرنے والے مقصود کو ہٹانا اور ممکن ہدف کا مقام یا نقاطہ حوالہ کے فاصلوں کا تعین کرو۔

(۴) ہتھیاروں کی لگانے کی جگہ اور فائر کی خندق کو تیار کرو۔

(۵) مواصلات کی قطار کو قائم کرو۔

(۶) رکاوٹوں کو نصب کرو اور بارودی سرنگوں کو بچھاؤ۔

(۷) بالاسر آڑ اور تلبیس کو شامل کرکے ابتدائی پوزیشن کو بہتر کرو۔

(۸) متبادل اور جوابی گھسنے کی پوزیشنیں تیار کرو۔

(۹) مواصلات کی خندقیں تیار کرو۔

(۱۰) بیت الخلاء اور آرام کی جگہیں تیار کرو۔

د۔ پھیلاؤ

جہاں تک ممکن ہو ہر کمپنی کمانڈر اپنی پوزیشن کو دشمن کے نقطہ نظر سے دیکھے اس طرح وہ دشمن کے آنے کے ممکنہ راستوں کا جائزہ لیکر انکے مطابق اپنے ہتھیاروں کو لگا سکے گا۔ رائفل کمپنی کو مناسب ترین جگہ پر لگانے اور ساتھ ہی کمانڈ و کنٹرول کو قابو میں رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے:۔

(۱) پلاٹون کمانڈر اپنے تمام جوانوں پر ہر وقت پورا پورا قابو رکھے۔ یعنی پلاٹون پھیلی ہوئی نہیں بلکہ یکجا ہونی چاہئے۔

(۲) اس غرض سے کہ کمپنی کمانڈر کمانڈ و کنٹرول قابو رکھ سکے۔ پلاٹونوں کے درمیان کم سے کم فاصلہ ہونا چاہیے۔ تاکہ پلاٹون کمانڈر سیکشنوں پر قابو رکھ سکے۔ بہترین

علاقے میں اگلی رائفل پلاٹون کا پھیلاؤ 400 گز یا (306) میٹر رکھا جا سکتا ہے۔ رائفل کمپنی کی دو اگلی پلاٹونوں کے درمیان 300 گز کا خالی علاقہ بھی ہوسکتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ بات دیکھ بھال، فائری علاقے اور زمین کی بناوٹ پر منحصر ہوگی۔ ایسے حالات میں کمپنی کی پوزیشن کا پھیلاؤ 1500 گز تک بھی ہوسکتا ہے۔ بہر حال یہاں تجویز کی گئی حدوں کی پابندی کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلکہ کمپنی کمانڈر کیلئے ضروری ہے کہ وہ دفاع میں پھیلاؤ کے متعلق تمام متعلقہ باتوں پر غور کر کے موقع پر ہی فیصلہ دے ۔

(۳) پھیلی ہوئی زمین کو فائر سے کور کیا جائے نہ کہ جوانوں سے۔ پھیلاؤ کا دارومدار ان چیزوں پر ہے:۔

(ا) زمین کی قسم۔

(ب) دشمن کی تعداد۔

(ج) مہیا شدہ سپاہ اور اسکے پاس موجود ہتھیار۔

(د) کمان وقابو۔

(ر) پلاٹونوں میں گیپ بیشک زیادہ ہو لیکن پلاٹونوں کا پھیلاؤ کم ہو تا کہ قابو رکھا جاسکے۔

۲۔ **پلاٹون کمانڈر**

پلاٹون کمانڈر کی غور کا انحصار اس پر ہوگا کہ وہ آزادانہ طور پر یا پھر کمپنی کے ماتحت کارروائی کر رہا ہے۔ اول الذکر کی صورت میں ایک پلاٹون کمانڈر ان تمام نکات پر غور کرے گا۔ جن پر کمپنی کمانڈر عام طور پر غور کرتا ہے۔ ان کے علاوہ جن پر وہ غور کرتا ہے۔ جب وہ کمپنی کے ماتحت کام کر رہا ہو۔ ایک پلاٹون کمانڈر پلاٹون کی ذمہ داری کے علاقے کی جدول کے علاوہ عام طور پر اپنے کمپنی کمانڈر سے گروہ بندی اور پلاٹون کے کام حاصل کرتا ہے۔ زیادہ تر صورتوں میں کمپنی کمانڈر عام طور پر جی ایل ایچ ایم جی، مشین گنوں اور کوئی بھی دوسرے امدادی ہتھیاروں کی نشاندہی کرے گا جو پلاٹون کو مختص کیے گئے ہوں۔ اس طرح پلاٹون کمانڈر کا کام سادہ ہو جاتا ہے۔ وہ تاہم اپنے وسائل کے مطابق مندرجہ ذیل پر غور کرتا ہے:۔

ا۔ جی ایل ایچ ایم جی، مشین گنوں اور کوئی دوسرے امدادی ہتھیاروں کی مناسب جانب پناہ پوزیشنیں جس کی پلاٹون کے ساتھ گروہ بندی ہو جیسا کہ ٹینک شکن میزائل ۱۰۵ ایم ایم کے گولے اور ٹینک۔

ب۔ راکٹ لانچر کی صف بندی کہاں ہو۔

ج۔ سیکشن کے کون سے ممکن مقامات ہیں تا کہ کنٹرول برقرار رکھتے ہوئے امدادی ہتھیاروں کی کافی حد تک حفاظت کی جاسکے۔

د۔ تمام سیکشنوں پر مؤثر کنٹرول کے لئے پلاٹون کمانڈ چوکی کے لئے مناسب مقام کون سا ہے۔

ر۔ ہتھیاروں اور سیکشنوں کے لئے متبادل مناسب پوزیشنیں کون سی ہیں۔

ز۔ صفائی کی کم سے کم کوشش کے ساتھ کیسے فیلڈ آف فائر بہتر کیے جاسکتے ہیں۔

س۔ اگر اوجھل زمین ہو تو اس کی آڑ کس طرح کی جاسکتی ہے۔

ش۔ کیسے اچھی دیدبانی حاصل کی جاسکتی ہے۔ دیدبانی چوکی کہاں قائم کی جانی چاہیے۔

ص۔ کیسے بہترین سیکیورٹی حاصل کی جاسکتی ہے۔ کہیں بیرونی چوکی یا چوکیاں ہونی چاہیے۔

ض۔ کیسے بہترین تلبیس اور چھپاؤ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ **سیکشن کمانڈر**

پلاٹون کمانڈر سے احکامات وصول کرنے کے بعد سیکشن کمانڈر اپنی سیکشن کی قوت اور کام پر انحصار کرتے ہوئے فائری خندقوں کی تعداد اور قسم پر فیصلہ کرتا ہے۔ اگرچہ سیکشن کمانڈر کے کام زیادہ تر نگرانی کی ماہیت کے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو مندرجہ ذیل پہلوؤں پر غور کرنا چاہیے:۔

ا۔ مورچوں کی مارکنگ کا طریقہ جو چاروں اطراف سے مؤثر ہوں۔

ب۔ کس طرح مؤثر چھپاؤ اور تلبیس حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ج۔ کھودی ہوئی مٹی کو کہاں پر ذخیرہ کرنا چاہیے۔

د۔ فائری قوسیں کیا ہونی چاہیے اور اس کی نشاندہی کے لئے کون سے زمینی نشان استعمال کرنے چاہیے۔

ر۔ فائر کے میدان کے لئے کہاں اور کتنا علاقہ صاف ہونا چاہیے۔

ز۔ مؤثر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے اس کو خود کہاں کھڑا ہونا چاہیے۔

سوال نمبر ۳۔ کمپنی کمانڈر کو دفاع میں آبزرویشن اور سیکیورٹی کے لئے کیا حفاظتی اقدامات کرنے چاہئیں؟

ا۔ ہر کمانڈر اپنی کمانڈ کی سیکیورٹی کا ذمہ دار ہے۔ جس میں دشمن کی جاسوسی سبوتاژ، تخریب کاری اور ناگہانیت کے خلاف حفاظت شامل ہے۔ مجموعی دفاعی خاکے میں سیکیورٹی حفاظتی دستوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔ لیکن حفاظتی دستوں کے باوجود دشمن کی کارروائی کے امکانات کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا کمپنی کمانڈر دن اور رات کو نگہداری کا ایک نظام قائم کرتا ہے۔ اس میں یہ شامل ہیں:۔

ا۔ آبزرویشن پوسٹ

ایک کمپنی کے علاقے میں عام طور پر ایک یا دو آبزرویشن پوسٹ کافی ہوں گی۔ ایک کمپنی کے پاس اس کے مقام میں توپخانے کا ایک اور مارٹر کا ایک دیدبان ہوگا۔ ان دیدبانی چوکیوں کے بہترین استعمال کو جو مقام مشاہدہ پر وقوع ہوں گی (اونچی زمین، گھر کی چھت یا درخت) اپنی افرادی قوت کے اضافے سے بہتر بنانا چاہیے۔ اس فرض کیلئے بٹالین کی صیانت کے سیکشن کے افراد بہتر موزوں ہوں گے۔ اگر فراہم ہوں۔ متبادل کے لئے کمپنی کے چند ذہین اور تعلیم یافتہ سپاہیوں کو نامزد کیا جا سکتا ہے۔ ہر آبزرویشن پوسٹ پر ہر وقت آدمی ہونا چاہیے اور آبزرویشن پوسٹ کی لاگ بک، نقشہ، دوربین، قطب نما، گھڑی، سیٹی اور مواصلات سے لیس ہونی چاہیے۔ (ٹیلیفون/ وائرلیس وغیرہ)۔ دیدبانی چوکیوں کو ذمہ داری کے علاقے کو سیکٹروں میں تقسیم کرنے سے باقاعدگی سے ایک نظام کے تحت نگہداری کرنی چاہیے اور ہر اطلاع کا اندراج ہونا چاہیے۔ وہ چھوٹی کیوں نہ ہو، نقشے پر دشمن کا کھوج لگانا چاہیے، گاڑیوں کی حرکت کے راستے کا کھوج لگانا چاہیے اور دشمن کی گنوں/ مارٹروں کی دی گئی تمام روشنیوں کی بیرنگ کا اندراج کرنا چاہیے۔

ب۔ لسننگ پوسٹ

ان کی رات کو پہلوؤں پر یا ان سے آگے صف بندی کی جاتی ہے۔ تاکہ دشمن کی رسائی سے فوری آگاہی فراہم ہو سکے۔ ان کا مطلب دیدبانی کی چوکیوں کی نموداری کے نقصان کا ازالہ کرنا ہے۔ سماعتی چوکیاں ہتھیاروں کے علاوہ دوربینوں اور مواصلات کے ذرائع سے لیس ہونی چاہیے۔ سماعتی چوکیوں کے لئے منتخب کئے گئے افراد کو رات کو دیکھنے اور سننے کے طریقوں میں اچھی طرح تربیت ہونی چاہیے۔ اس کے لئے تمباکو نوشی نہ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ سمعی چوکیوں کو صرف اپنے دفاع کے لئے فائر کرنا چاہیے۔ ان کو خواہ مخواہ آگے نہ جانے سے دیدبانی اور شور کی شناخت سے جتنی ممکن ہو سکے اطلاعات حاصل کرنی چاہیے۔

ج۔ سنتری

دن کے وقت اکیلا سنتری اور رات کے وقت دو سنتری کو مقامات کی گہرائی اور سامنے کے ساتھ تعینات کرنا چاہیے۔ بطور قانون سنتریوں کو خودکار ہتھیاروں پر تعینات کیا جائے گا۔ اگر ایک مشین گن کو ایک سیکشن پوزیشن میں رکھا جاتا ہے تو سنتری کو اگلی ہلکی مشین گن کے مقابلے میں اس مشین گن پر تعینات کرنا چاہیے۔ عام طور پر ایک سنتری کے فائر رہنے مدت ۲ سے ۳ گھنٹے ہوتی ہے۔۔ اس کے بعد اس کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ رات کے وقت سنتریوں کے جوڑے کی ڈیوٹی ترتیب دیئے گئے مختلف پر ہونی چاہیے تاکہ ایک وقت پر ایک سنتری کو تبدیل کیا جا سکے۔ اور نگہداری کے تسلسل کو برقرار رکھا جا سکے۔ زمین پر انحصار کرتے ہوئے ایک سنتری فی سیکشن اور ایک برائے کمپنی ہیڈکوارٹر کافی ہے۔ دن کے دوران عام زمین کے سنتریوں کے علاوہ ایک فضائی سنتری فی پلاٹون بھی تعینات کیا جاتا ہے۔ تمام سنتریوں کو دوربینوں اور مواصلات کے ذرائع سے لیس ہونا چاہیے جب کہ فضائی سنتریوں کو سیٹوں سے لیس ہونا چاہیے۔

د۔ گشتیں

بٹالین/ بریگیڈ کی گشت کے پروگرام کے مطابق دفاع کے آگے بھیجی گئی گشتوں کے علاوہ ہر کمپنی باہمی پلاٹون اور رات کے وقت کمپنی کے باہمی خلاؤں کی حفاظت کے لئے ''ربط گشتوں'' کی منصوبہ بندی کرتی ہے۔ یہ تین سے چار جوانوں کی گشتیں ہوتی ہیں جو ایک منصوبہ بندی کے ہوئے جدول کے مطابق حرکت کرتی ہیں اور شگافوں کی مؤثر نگہداری کے تحت ملحقہ مقام سے رابطہ قائم کرتی ہیں۔ وہ حرکت کرتے ہیں، رکتے ہیں، سنتے ہیں اور دوبارہ حرکت کرتے ہیں۔

۲۔ ہتھیاروں کا لگانا/تعین کرنا

ہتھیار

سب سے پہلے خودکار ہتھیار لگائے جائیں گے اور انکے گروپوں کو ایل ایم جی اور راکٹ لانچر سے کور کیا جائیگا اور انکی مقامی حفاظت کیلئے رائفل مین لگائے جائینگے۔ بٹالین کی طرف سے ملے ہوئے بڑے ہتھیار اور کمپنی کے بڑے ہتھیاروں کو کمپنی کمانڈر خود لگائے گا۔

ا۔ مشین گن

تمام مشین گنیں اور وہ جو پلاٹون کے لئے مختص کی گئی ہیں ان کا کام پلاٹون کے علاقے میں انفنٹری کی سب سے زیادہ خطرناک رسائی کو آڑ فراہم کرنے کے لئے تعین کیا جاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ یلغار کرنے والے دشمن اور اپنی پوزیشنوں کے درمیان فائر کا ایک پردہ رکھا جاتا ہے۔ کمپنی کمانڈر مشین گنوں کے ایک ملحقہ پلاٹون کے ساتھ تقاطع فائر کا حکم دے سکتا ہے۔ مشین گنیں عام طور پر جانبی پوزیشنوں میں اکیلی تعین کی جاتی ہے اور علاقے میں سیکشن کی صف بندی کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اگر جوڑوں میں تقرری ہو تو وہ اتنی دور ہونی چاہیے تاکہ آنے والے مارٹر یا توپخانے کے گولے سے تعدیل ہونے سے اجتناب ہو سکے۔

ب۔ ٹینک شکن

ٹینک شکن کا خاکہ اہم دفاع کی بنیاد بنے گا۔ کمپنی کمانڈر ٹینک کی ممکنہ آپروچ پر غور کرتے ہوئے مقامات کا انتخاب کرے گا اور اس کے مطابق اپنی جی ایل ایچ ایم جی کو تعین کرے گا۔ ٹینک شکن ہتھیاروں کو تعین کرتے وقت مختلف ٹینک شکن ہتھیاروں کے درمیان توازن رکھنا چاہیے۔ جو فاصلوں میں بہت زیادہ امتیاز رکھتا ہے۔ چھوٹے ٹینک شکن ہتھیار جیسے راکٹ لانچر اہم پوزیشن میں تعین کرنے کے علاوہ ان کو پہلے سے منتخب کئے گئے علاقوں میں دفاع سے آگے بھی تعین کیا جا سکتا ہے۔ جہاں پر بارودی سرنگوں کے حفاظتی علاقے پر ضرب لگانے کے بعد ممکن ہے کہ ٹینک کو قبضہ میں کر لیں۔ ٹینک شکن ہتھیاروں کو دشمن کے خودکار ہتھیار، گاڑیوں اور گروہ بندی کئے ہوئے افراد کے خلاف بھی تعینات کیا جا سکتا ہے۔ متبادل پوزیشنیں بھی تیار کرنی چاہیے لیکن قبضہ صرف اس وقت ہونا چاہیے جب مکمل طور پر ضروری ہو یا جب کمپنی/ پلاٹون

کمانڈر حکم دے۔

ج۔ **چھوٹے ہتھیار**

ہلکی مشین گنوں کے لئے کمپنی کمانڈر کو پلاٹون کے علاقے کے اندر مختص کرنا چاہیے۔اور پلاٹون کمانڈر کو سیکشنوں کی ذمہ داری کا علاقہ مختص کرنا چاہیے۔ہلکی مشین گنوں کے لئے ایک مقرر قطار اور فائر کا عام علاقہ ہونا چاہیے۔نموداری کی تمام صورتوں کے دوران چھوٹے ہتھیاروں کے فائر سے پلاٹون کے علاقے کو آڑ فراہم کرنے کے لئے پلاٹون کمانڈر کو یہ باور کرنا چاہیے:۔

(۱) رینج کارڈ تیار کئے گئے ہیں۔

(۲) ایمنگ پول جو رات کو نظر آتی ہیں ہر پوزیشن پر رکھ دی گئی ہیں تاکہ سپاہی علاقے کی ایک ذہنی تصویر حاصل کر سکیں اور نازک علاقوں میں فائر گرا سکتے ہوں۔

د۔ **دفاعی فائر۔**

دفاعی فائر (ڈی ایف)۔ پوزیشن پر قبضہ رکھنے میں پلاٹون کو مدد دینے کی غرض سے توپخانے، مارٹروں اور مشین گنوں کیلئے دفاعی فائر کا ایک منصوبہ بنایا جائیگا یہ دفاعی فائر منگوانے کیلئے پلاٹون کمانڈر کو نقشے اور زمین پر دفاعی فائر ڈالنے کی جگہ اور حد معلوم ہونی ضروری ہے۔اگر کمپنی ہیڈ کوارٹر کے ذریعے فائر مانگا جائے تو لازم ہے کہ پلاٹون کمانڈر مندرجہ ذیل معلومات دے:۔

(۱) دشمن کی تعداد۔

(۲) دشمن کی جگہ (گرڈ ریفرنس یا دفاعی فائر،اسکا تعلق)۔

(۳) دشمن کس سمت میں جا رہا ہے۔

(۴) دشمن کس وقت دیکھا گیا ہے۔

۳۔ **سپاہ**

بڑے ہتھیاروں کے مقام پر فیصلہ کرنے پر کمپنی کمانڈر اپنی پلاٹونوں کو پوزیشن میں کرنے کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔عام طور پر کمپنی کمانڈر کو دو پلاٹونوں کے ساتھ آگے اور ایک کو گہرائی میں رکھ کر ذمہ داری کے علاقے کو دفاع کی کوشش کرنی چاہیے۔تاہم اگر حدود محاذ پھیلی ہوئی ہوں تو تمام تین پلاٹونوں کو آگے استعمال کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ایسی صورتوں میں گہرائی کی کمی سے ظاہر ہونے والے نقصانات کا مکمل طور پر وزن کرنا چاہیے۔رائفل پلاٹونوں کو عام طور پر تین سیکشن اپ میں صف بندی کی جائے گی۔ایک سیکشن کے پاس تین یا چار فائری خندقیں ہوں گی۔سیکشن کمانڈر دونوں ہلکی مشین گن کے گروپوں کو کنٹرول کرنے کے لئے مرکز میں قیام کر سکتا ہے یا دوسری ہلکی مشین گن کے گروپ کے ساتھ تعینات کردہ سیکشن کے نائب کمانڈر کے قریب ہوگا۔

سوال نمبر ۴۔ دفاع کے اندر فائر کا امدادی منصوبہ بندی کی اقسام لکھیں؟

فائر کا امدادی منصوبہ بندی

ا۔ فائری امداد کی منصوبہ بندی کمپنی کمانڈر کی ذمہ داری ہے جب کہ توپخانے کے دیدبان اور امدادی ہتھیاروں کے کمانڈروں سے مشورہ/امداد ہمیشہ حاصل کی جاسکتی ہیں۔دفاع میں فائری امداد کی منصوبہ بندی میں رابطہ فائر کے منصوبے کی تیاری شامل ہے جو نموداری کی صورت احوال کا خیال کئے بغیر مؤثر دفاعی فائر فراہم کرتا ہے۔اس کا مقصد پیش رفت دفاعی مقامات کے سامنے دشمن کو تباہ کرنا اور روکنا ہے۔کمپنی/پلاٹون کمانڈر کو عام طور پر مندرجہ ذیل اقسام کے فائر فراہم ہوں گے:۔

ا۔ **غیر نظری فائر**

توپخانہ اور تھری انچ مارٹر/۸۱/۶۰ ملی میٹر مارٹروں سے فراہم کئے گئے اس کی دفاعی فائر کے کاموں کی شکل میں منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔دفاعی فائر کے کاموں کی مفاہمت بٹالین/بریگیڈ کی سطح پر کی جاتی ہے۔لہذا کمپنی/پلاٹون کمانڈروں سے صرف دفاعی فائر کے موزوں ہدف کا انتخاب اور بٹالین ہیڈ کوارٹر کو بھیجنا مطلوب ہے۔''دفاعی فائر کے کام کے جدول'' کو آخری شکل دینے کے بعد کمپنی کمانڈر اسی کی ایک نقل وصول کرے گا جو ہر ہدف کی مختص کئے گئے ہدف کے نمبر اور فائری یونٹیں ظاہر کرے گا۔کمپنی/پلاٹون کمانڈروں کو یہ باور کرنا چاہیے کہ متعلقہ ہدف اور ان کے نمبران کے جوانوں کے علم میں ہیں۔اور فوری برسرپیکار کے لئے زبانی یاد ہیں۔کمپنی میں ہر ایک کو دفاعی فائر کا نمبر زبانی یاد کرنا چاہیے اور زمین پر اس کے مقام کا علم ہونا چاہیے۔دفاعی فائر کے لئے ہدفوں کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل نقاط ذہن میں رکھنا چاہیے:۔

(۱) دشمن کو فائر کے نیچے لایا جاتا ہے جونہی اس کی رسائی کا انکشاف ہوتا ہے۔

(۲) دشمن کو فائر کی بڑھتی ہوئی بھاری جسامت کے تحت رکھا جاتا ہے جونہی وہ دفاعی مقامات کے قریب پہنچتا ہے۔

(۳) دشمن کو اپنے دفاع میں گھسنے کے بعد بھی مرکوز فائر کے تحت رکھا جاتا ہے۔

ب۔ **نظری فائر**

پیادہ فوج کے ہتھیاروں سے فراہم کیا جاتا ہے اور ٹینک مختص کئے جاتے ہیں۔جبکہ مشین گن اور ہلکی مشین گن کے فائر سے پہلوؤں پر اور سامنے زمین بوس فائر کی ایک جالی بنانے کے لئے ایک منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔رائفلیں اور راکٹ لانچر بالترتیب مشین گن اور ٹینک شکن فائر میں یا تو اضافہ کرتے ہیں۔یا زد کے اندر مناسب وقت کے ہدفوں سے برسرپیکار ہوتے ہیں۔فائر کو بند رکھنے کی ہر کوشش کرنی چاہیے۔جب کہ دشمن ہلاک کے علاقے میں نہیں آجاتا ورنہ نہ صرف کوشش ضائع ہو جائے گی بلکہ

مطلوبہ نتائج حاصل کئے بغیر ساری پوزیشن کو چھوڑ نا پڑے گا۔ خاص کررات کے وقت فائر کھولنے اور بند کرنے کی تربیت کا جائزہ لینا چاہیے۔

ج۔ **طیارہ شکن فائر**

دشمن کے ہوائی فائر سے بچنے کے لئے دفاع کے اندر رہنے والے ہر جوان کو چند باتوں کا علم ہونا ضروری ہے:۔

(۱) ہوائی جہازوں کی سپیڈ۔

(۲) فائر کی رفتار۔

(۳) ہتھیاروں کی اقسام۔

(۴) فائری رابطہ اور کنٹرول۔

۲۔ **رکاوٹ کا منصوبہ**

دفاع جہاں تک ممکن ہو سکے ایک قدرتی رکاوٹ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔قدرتی رکاوٹیں جیسا کہ گہرے پانی کے راستے زیادہ باکفایت اور عام طور پر زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔ دوسری رکاوٹیں جیسا کہ نالیاں،غرق شدہ گلیاں اور گنجان جھاڑیاں اگ بہتر اور مستحکم کر دی جاتیں تو مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔تاہم اگر قدرتی رکاوٹیں فراہم نہ ہوں تو مصنوعی رکاوٹیں جیسا کہ بارودی سرنگوں کے علاقے سے دشمن کی زمینی حرکت کو محدود کرنے ،تاخیر ڈالنے یا روکنے کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔اور اعلیٰ ہیڈ کوارٹر سے مفاہمت کی جاتی ہے جو ایک علاقے کی دفاع کا ذمہ دار ہو۔ایک کمپنی/ پلاٹون کمانڈر کو مندرجہ ذیل پر غور کرنا چاہیے اور ربط کے دوران بٹالین کمانڈر کو اپنی ضروریات پہنچانی چاہیے:۔

ا۔ گشت کی گلیاں،تعداد،چوڑائی اور مقام بتاتے ہوئے،تعداد اور استعمال کے وقفے پر غور کرنے کے بعد سیدھ کاری کی ضرورت۔

ب۔ لسننگ پوسٹ کا مقام تاکہ قبضہ اور پسپائی کے لئے راستہ فراہم کیا جا سکے۔

ج۔ اوجھل زمین تاکہ بارودی سرنگوں کے علاقے کی کثافت ان جگہوں میں بڑھائی جا سکے،فائر اور نگہداری کے ذریعے ان علاقوں کے لئے آڑ فراہم کرنے کے انتظامات کئے جاسکیں۔

د۔ ٹینک کا شکار کرنے والی پارٹیوں کے لئے ممکن چھپنے کی جگہیں تاکہ راستہ فراہم کیا جا سکے اور قبضہ کے لئے جگہ چھوڑی جا سکے۔

ر۔ علاقے جہاں بارودی سرنگیں کے علاقے کا دور کنارا دیدبانی کی زد سے دور ہو جاتا ہے۔

۳۔ **بارودی سرنگیں**

اگر قدرتی رکاوٹیں دستیاب بھی ہوں تو بارودی سرنگیں مندرجہ ذیل طریقوں کے کسی بھی طریقے میں استعمال ہونگی:۔

ا۔ قدرتی رکاوٹ کو بہتر بنانا یا مستحکم کرنا۔

ب۔ رکاوٹوں کے درمیان شگافوں کو بھرنا۔

ج۔ دخول کو روکنے کے لئے گہرائی میں بارودی سرنگوں کو بچھانا۔

۴۔ **تار کی رکاوٹیں**

تار لگانا دشمن کے راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا اور کسی موجودہ رکاوٹ کو بہتر بنانے کا ایک فوری طریقہ ہے۔کوئی رکاوٹ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے تار بندی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دشمن کی پیشقدمی کی رفتار کم ہو جائے اور اسے فائر سے مار گرانے کا ہمیں بہتر موقع مل جائے۔ایسی جگہ لگائی جائے کہ ہماری پلاٹون پوزیشن پر گرنیڈ پھینکنے کا فاصلہ مزید بڑھ جائے جو تار بندی ہمارے فائر کی زد میں نہ ہو وہ بیکار رہتی ہے۔جہاں تک ممکن ہو تار ایسی جگہ لگائی جائے کہ دشمن کو بالکل پتہ نہ چل سکے اور اچانک اس سے دوچار ہو جائے۔چنانچہ تار گہرے راستوں،جھاڑیوں کی باڑوں اور لمبی گھاس میں لگائی جائے۔

۵۔ **ٹرپ فلیر**

دفاع کی پوزیشن میں دشمن کے آنے پر بروقت اطلاع دینے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔یہ عام طور پر تار کی رکاوٹوں،سرنگی علاقوں اور جھاڑیوں کی باڑوں کے ساتھ ساتھ اپنی پوزیشن کی سمت میں لگائے جاتے ہیں اور اسکے علاوہ تار بندیوں میں خالی گیپوں اور سرنگی علاقوں سے گزرنے کیلئے جو راستے چھوڑے گئے ہوں ان میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ انکو اپنے فائر کی زد میں رکھنا ضروری ہے۔ٹرپ فلیر تقریباً ایک منٹ تک تیز روشنی سے جلتا ہے اور ۲۵ سے ۵۰ گز تک جو آدمی نزدیک ہوں انکا خاکہ صاف دکھائی دیتا ہے۔بشرطیکہ یہ آدمی ٹرپ فلیر اور دفاع کرنے والے کے درمیان ہوں۔

سوال نمبر ۵۔ جوابی حملے کی منصوبہ بندی کرتے وقت غور طلب باتوں کی وضاحت کریں؟

جوابی حملے کی منصوبہ بندی۔

کمپنی کی سطح پر جوابی حملہ شاذونادر ہوگا کیونکہ دفاع میں کمپنی کا اہم حملہ کو پسپا کرنا یا روکنا اور گھسنا شامل ہے۔اگر حملی جزوی طور پر کامیاب ہے۔اس لئے کمپنی کی قوت کے بڑے حصے کا کام آگے والی پلاٹون کو کمک پہنچانا متبادل/ دخول کی پوزیشنوں پر قبضہ ہے۔جس میں گھسنا بھی شامل ہے۔جب دشمن کمپنی کی ایک پوزیشن میں گھس جائے جس پر دو پلاٹونوں کا قبضہ ہو تو اس کی قوت زیادہ تر صورتوں میں زیادہ ہوگی۔نسبت جو ایک گہرائی والی پلاٹون جوابی حملے کے ذریعے حاصل کر سکتی ہے۔تاہم کمپنی کی سطح پر ایک جوابی حملے کے امکان سے بالکل اجتناب نہیں کیا جا سکتا۔دشمن کے گھسنے کی جسامت اور گھسنے کے بعد اپنی سپاہ کی صورت حال دفاع میں کمپنی کی گہرائی والی پلاٹون کے ذریعے ایک فوری جوابی حملے کے اچھے مواقع فراہم کرتی

ہے۔ جوابی حملوں کی اس لئے بطور محدود مقصود حملوں کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے جو اس طرح ڈیزائن کئے جاتے ہیں تا کہ ایک علاقے میں دشمن کو تباہ کیا جا سکے یا باہر نکالا جا سکے اور ایک قوت کے ساتھ دفاع کئے ہوئے مقام کے کھوئے ہوئے حصے کو دوبارہ حاصل کیا جا سکے اس قوت سے فائر کی لڑائی میں پابند نہ ہو۔

جوابی حملہ کی منصوبہ بندی اور یک جہتی آغاز سے ہی دفاع کے منصوبے میں کرنی چاہیے۔ ایک جوابی حملہ کی منصوبہ بندی کے لئے کمپنی کمانڈر ممکن گھسنے کے لئے فرض کرتا ہے۔ اور اگر ایسے گھسنے کے عمل میں تدبیراتی اہمیت کی زمین شامل ہو تو وہ گہرائی والی پلاٹون کے ذریعے ایک پہلو سے ایک حملے کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ منصوبے ضروری کنٹرول کے اقدامات شامل ہیں جیسا کہ:۔

ا۔ ہدف۔

ب۔ آغاز لائن۔

ج۔ راستہ۔

د۔ فائری امداد منصوبہ۔

ر۔ کوڈ ورڈ/ علامتی نام۔

سوال نمبر ۶۔ کمپنی کے دفاع میں کمانڈ و کنٹرول اور انتظام و انصرام کی وضاحت کریں؟

ا۔ کمانڈ اور کنٹرول بذریعہ لائن، ریڈیو مواصلات اور ذاتی معائنوں سے کی جاتی ہے۔ لڑائی کے علاقے میں جلد دستیاب ہونے کی غرض سے ایک کمانڈ چوکی پیش رفت دفاعی مقامات میں منتخب کرنی چاہیے جو کمپنی ہیڈ کوارٹر سے بالکل مختلف ہو۔

ا۔ <u>کمانڈ چوکی</u>

کمانڈ چوکی ایک ایسے مقام پر ہونی چاہیے کہ اس کی حفاظت کے علاوہ یہ کمپنی کے دفاع، سامنے کا علاقہ اور پہلوؤں جس میں رسائیاں شامل ہوں ان سب کا اچھا منظر پیش کرے۔ یہ بھی ضروری ہو سکتا ہے کہ کمپنی کے تمام علاقے میں آبزرویشن کی فراہمی کے لئے ایک سے زیادہ کمانڈ چوکیاں قائم کی جائیں اگر چہ کمانڈ چوکی کمپنی/ پلاٹون کے کمانڈروں کی لڑائی کا مقام ہوتا ہے۔ وہ جاتے ہیں جہاں ضرورت ہوتی ہے اور کمپنی ہیڈ کوارٹر کو اپنے مقام کی اطلاع دیتے رہتے ہیں اور بٹالین ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ہمیشہ مواصلات سے رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ کمپنی/ پلاٹون کی قراولی گروپ ہمیشہ کمانڈ چوکی میں قیام کرتا ہے۔ پلاٹونیں کمپنی کی کمانڈ چوکی کی کھدائی کی ذمہ دار ہیں اگر ان کے علاقے میں واقع ہوں۔

ب۔ <u>کمپنی ہیڈ کوارٹر</u>

یہ عام طور پر گہرائی والی پلاٹون کے ساتھ قطار میں واقع ہوتا ہے۔ اور بڑے راستے کے قریب ہوتا ہے جو کمپنی کے علاقے کو جاتا ہے۔ ترجیحاً یہ جانبی پوزیشن میں واقع ہونا چاہیے جو فضائی اور زمینی دیدبانی سے چھپا ہوا ہو۔ کمپنی ہیڈ کوارٹر عام طور پر ہیڈ کوارٹر کے افراد کے ساتھ اپنی سیکیورٹی فراہم کرتا ہے۔ گیرائی والی پلاٹون کے نزدیک اسے رکھ کر اضافی سیکیورٹی حاصل کی جا سکتی ہے۔ کمپنی کی امدادی چوکی عارضی جمع کرنے اور اتلاف کی دیکھ بھال کے لئے جن کے انخلاء کا انتظار ہو کمپنی ہیڈ کوارٹر میں قائم کی جائیگی۔ جنگی قیدی بھی کمپنی ہیڈ کوارٹر کے نزدیک جمع اور رکھے جا سکتے ہیں جب تک ان کا انخلاء نہیں ہو جاتا۔ کمپنی کا اعلیٰ وادنی کمیشن آفیسر جس کی مدد کمپنی کا حوالدار میجر کرتا ہے کمپنی ہیڈ کوارٹر کی تنظیم اور تیاری کے ذمہ دار ہیں۔

ج۔ <u>مواصلات</u>۔

دفاع میں کمپنی ابتدا میں لائن کے مواصلات استعمال کرتی ہے جب کہ ریڈیو اور قاصد دوسرے متبادل ہیں۔

(۱) لائن۔ ٹیلی فون لائنیں مندرجہ ذیل کے مطابق فراہم کی جاتی ہیں:۔

(ا) بٹالین ایکسچینج کمپنی ہیڈ کوارٹر تک بذریعہ بٹالین سگنل پلاٹون۔

(ب) فائری احکامات کی لائن توپخانے کے دیدبان تک بذریعہ براہ راست امدادی فیلڈ رجمنٹ۔

(ج) تمام پلاٹونوں سے ایک اومنی بس سرکٹ، دیدبانی چوکی اور ہتھیار کی اہم پوزیشن کمپنی ہیڈ کوارٹر/ کمانڈ چوکی تک بذریعہ کمپنی سگنل۔

(۲) ٹیلی فون کی تمام تاریں مناسب طور پر دفن ہونی چاہئیں اور کمپنی کے سگنلز کے ذریعے باقاعدگی سے دیکھ بھال ہونی چاہیے۔

(۳) ریڈیو۔ ایک کمپنی میں مندرجہ ذیل ریڈیو دستیاب ہیں:۔

(ا) بٹالین کے کمانڈ جال پر پی آر سی۔ ۷۷ سیٹ جس کی تین پلاٹونیں بطور ذیلی سٹیشن ہوں۔

(ب) ایک فالتو پی آر سی۔ ۷۷ سیٹ گشتوں، دیدبانی چوکی کے استعمال کے لئے یا کسی سیٹ کی تبدیلی لے لئے۔

(ج) چار پی آر سی۔ ۷۷، چھ سیٹ گشتوں، ہتھیار کے اہم دستوں کے لئے کمپنی کمانڈر کی مرضی پر کسی سیٹ کی تبدیلی کے لئے۔

(د) پہلے سے ترتیب دئے گئے آتشیں اور آواز/ فیلڈ سگنل مواصلات کے لئے مفید ہیں۔ جب دشمن کے حملے لائن اور ریڈیو کی مواصلات ناکام ہو جاتی ہے۔

۲۔ <u>انتظام و انصرام</u>۔

دفاع میں کمپنی/ پلاٹون کی سطح پر انتظام خوراک اور پانی کی فراہمی، اسلحہ کی بھرائی، اتلاف/ جنگی قیدیوں کا انخلاء، لڑائی میں ہتھیاروں اور ساز و سامان کے نقصانات کو تبدیل کرنے

پر مشتمل ہے۔

ا۔ **خوراک اور پانی کی فراہمی**

سوائے اس صورت میں جب ایک کمپنی آزاد کردار کے لئے علیحدہ کر دی گئی ہو خوراک بٹالین کی "بی" ایشلان یا بریگیڈ یا آزاد سطح پر پکائی جائے گی۔ چاہے کوئی بھی صورت ہو کمپنی کا کوارٹر ماسٹر حوالدار اس لئے ضرورت کا ذمہ وار ہوگا۔ خوراک، پانی اور ڈاک کمپنی کی ضرورت کی دوسری چیزوں کے ساتھ ۲۴ گھنٹوں میں دو مرتبہ کمپنی ہیڈ کوارٹر پر تقسیم کی جائیں گی۔ یہ تقسیم آخری روشنی کے بعد اور پہلی روشنی سے قبل ہوگی۔ پلاٹونیں خصوصی اوقات پر کمپنی ہیڈ کوارٹر سے خوراک ور پانی کا اپنا حصہ حاصل کریں گی۔

ب۔ **اسلحہ کی بھرائی**

اسلحے کی بھرائی عقب سے آگے کی جاتی ہے۔ کمپنی کا حوالدار میجر کی ایف ایشلان کی گاڑی میں کافی تعداد کو برقرار رکھنے اور مطلوبہ تعداد پلاٹونوں کو بھیجنے بذریعہ سٹریچر بردار جو اتلافی کو کمپنی ہیڈ کوارٹر پر چھوڑ کر واپس آ رہے ہوں یا وہ پارٹیاں جو خوراک لینے کے لئے آ رہی ہوں کا ذمہ دار ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی ممکن نہ ہو تو کمپنی کے حوالدار میجر کو کمپنی ہیڈ کوارٹر کے افراد کی مدد سے اسلحہ حاصل کرنے کا انتظام بذات خود کرنا چاہیے۔

ج۔ **زخمی/جنگی قیدیوں کا انخلاء**

اپنے زخمی اور جنگی قیدیوں کا انخلاء پیش رفت سے عقب میں کیا جاتا ہے۔ سٹریچر بردار اتلاف اگلی دفاعی مورچے سے کمپنی ہیڈ کوارٹر لاتے ہیں جب کہ چند اشخاص یا زخمی جو چل سکتے ہوں۔ جنگی قیدیوں کو کمپنی ہیڈ کوارٹر تک لے جانے کے لئے تعینات کئے جاتے ہیں۔ سٹریچر بردار جو پیش رفت پلاٹونوں کو واپس آ رہے ہوں اپنے ساتھ اسلحے کی پٹیاں بھی لے جاتے ہیں۔

د۔ **ہتھیاروں/ساز وسامان کے اتلاف کی بدلی**

تباہ شدہ ہتھیار/ساز وسامان گہرائی کے مقامات سے فوری طور پر بدلی کئے جاتے ہیں اور بدلی بٹالین ہیڈ کوارٹر سے طلب کی جاتی ہے جو ایسی کارروائی فوری طور پر کرتے ہیں اور بعد ازاں ڈویژنل آرڈننس کمپنی سے اس کی طلب کرتے ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دفاعی جنگ کی کارروائی اور مقامی جوابی حملہ

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی 2015 AP.8365 E,

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران دفاعی جنگ کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

۱۔ دفاعی لڑائی کے مرحلے۔

۲۔ حملہ بگاڑ کارروائی۔

۳۔ دخول، رد دخول اور مقامی جوابی حملہ۔

سوال نمبر ۱۔ دفاعی لڑائی کے مرحلے کیا ہیں مفصل بیان کریں؟

۱۔ **دفاعی لڑائی کے مرحلے**

الف۔ **تیاری کا مرحلہ۔** یہ مرحلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب حملہ آور اپنی سپاہ جمع کر رہا ہو اور یورش کیلئے تیاری کر رہا ہو اور دفاع کرنے والا اپنی دفاعی پوزیشن تیار کر رہا ہو۔ یہ وقت سپاہ کیلئے بڑے زور و شور سے کام کرنے کا ہوتا ہے۔ پلاٹون کمانڈر کو اس بات کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی دفاعی پوزیشنیں ہر لحاظ سے جلد از جلد تیار کرے۔ اس مرحلے میں لڑائی اصلی پوزیشن سے آگے لڑی جاتی ہے۔

(۱) **اطلاعات کا جمع کرنا۔** یہ گشت کرنے، لگاتار دیدبانی، کمانڈوز کی کارروائیاں، زمینی اور فضائی قراولی اور فضائی تصاویر کے ذریعے کی جائے گی۔ معلومات کے حصول کے لئے کمپنی/ پلاٹون کمانڈروں کو گشت باہر بھیجنی چاہیے اور منصوبے کے مطابق تیاری کے کام کے لئے ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔

(۲) **غیر مدفوعہ علاقے پر حاوی ہونا (No Man's Land)۔** غیر مدفوعہ علاقے پر قبضہ گشتوں اور گھات پارٹیوں کے ذریعے ایک ایسے طریقے سے کرنا چاہیے کہ دشمن کی گشتوں اور قراولی والی پارٹیوں کی حرکت خطرے میں پڑ جائے۔

(۳) تیاری کے مرحلے میں لڑائی دفاع سے آگے درج ذیل صیغوں کے ساتھ لڑی جائے گی:۔

(الف) حفاظتی دستے۔

(ب) تباہی، انتشاری سرنگی قطعہ بچھانا اور دشمن کو راستے استعمال کرنے سے روکنا۔

(ج) فضائی قراولی سے روکنا۔

(د) فریب دینے والے اقدامات کرنا۔

(ر) ہوائی قراولی اور دشمن کی تیاری میں رکاوٹیں ڈالنا۔

(ز) دفاعی اطلاعات کو جمع کرنا

ب۔ **یلغار کا مرحلہ۔** یہ مرحلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب اصلی پوزیشن دشمن کی پیشقدمی کو روک دے۔ دشمن معلومات حاصل کرنے کی غرض سے کئی ایک ایسے حملے کرے گا جس کا مقصد ہماری پوزیشنوں کی چھان بین کرنا ہوتا ہے اسلئے تمام حملوں کو مضبوطی کیساتھ اور فیصلہ کن انداز میں پسپا کیا جائے۔ پلاٹون کمانڈروں کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ دشمن نے یہ حملہ چھان بین کی غرض سے کیا ہے یا اصلی حملہ ہے۔ اس لئے تمام حملوں کو پسپا کرنا ضروری ہے البتہ پلاٹون کے فائر پر سختی سے قابو رکھنا ضروری ہے تاکہ ایمونیشن کم نہ ہو جائے۔ حملے کا جواب دینے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں۔

(۱) جونہی دشمن نظر آئے یا اس کے کسی جگہ جمع ہونے کی مثبت اطلاع ہو تو دفاعی فائر منگوائیں یا نظر آنے والے دشمن کی تعداد کم ہو تو دفاعی فائر نہیں منگوانا چاہیے

(۲) جب دشمن زد میں آتا ہے تو چند ہتھیاروں کے ساتھ ایم جی اور بڑے ہتھیاروں کا فائر کھولیں اور دشمن کے ردعمل پر نظر رکھیں۔ رات کے وقت فائر نہیں کھولنا چاہیے۔ جب تک گشت/ سامعتی چوکیوں کے ذریعے دشمن کی آمد کی تصدیق نہیں ہو جاتی۔

(۳) اگر دشمن حملے کے بعد کور لے لے یا پسپا ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ یہ اصلی حملہ نہ ہو۔ ایسی صورت میں دشمن نے ہتھیاروں کی پوزیشن کا پتہ لگا لیا ہو تو جگہ تبدیل کریں ورنہ اسی پوزیشن پر قائم رہیں۔ رات کے وقت پوزیشن کی تبدیلی ضروری نہیں ہے۔

(۴) اگر دشمن دباؤ ڈالتا ہے تو منتخب ہتھیاروں (ایم جی) کے ساتھ وقفے وقفے سے اس پر فائر کریں اور بقیہ ہتھیاروں کے فائر کو روکتے ہوئے مطلوبہ دفاعی فائر منگوائیں۔ اگر دشمن کی آمد کی تصدیق ہو جاتی ہے تو وقفے وقفے سے قائم لائن پر فائر جاری رکھیں اور دشمن کی حرکت پر نگاہ رکھنے کے لئے علاقے کو وقفے وقفے سے روشن کریں۔

(۵) جب دشمن ۵۵۰ میٹر پر پہنچ جائے تو ہلکی مشین گن کا فائر بھی شروع کر دیں جب تک کہ دشمن آڑ لینے یا پسپا ہونے پر مجبور نہ ہو جائے چھوٹے ہتھیار والے جوان ہر نظر آنیوالے ہدف پر فائر جاری رکھیں جب کہ راکٹ لانچر اور ٹینک شکن ہتھیاروں سے دشمن کے ٹینک اور گاڑیوں کو زد میں آنے پر نشانہ بنایا جائے توپ خانہ اور مارٹرز اپنا دفاعی فائر مناسب درستگی کے ساتھ جاری رکھیں۔

(۶) دفاعی سپاہ کی بہترین کوششوں کے باوجود ایک پکے ارادے والا دشمن کسی مرحلے پر اپنی یلغار میں کامیاب ہو جائے گا اور آگے والی بعض پوزیشنوں پر حاوی ہو جائے گا۔ یا ان کو کچل دے گا۔ ایک پلاٹون یا ایک سیکشن کا مقام جو مکمل طور پر سلامت ہے اسے لڑائی جاری رکھنی چاہیئے۔ اور دشمن پر مرکوزہ فائر ڈالنا چاہیے جب تک وہ علیحدہ نہیں ہو جاتا یا اس سے دشمن گزر نہیں جاتا ایسی صورت حال میں یہ ضروری ہے کہ ہتھیاروں کو متبادل پوزیشن تک بدل دیا جائے ابتدائی حملہ گزر جانے کے بعد یہ سپاہ دفاع کی دوبارہ درستگی / کمک یا مقامی جوابی حملہ کرنے کی بنیاد فراہم کرے گی۔ اگر پلاٹون کی پوزیشن بہتر ہے تو اس پوزیشن کو مضبوطی سے گرفت میں رکھنا چاہیئے اور جوابی کاروائی کرنی چاہیئے / فائر کے ذریعے حاوی رہتے ہوئے دفاع کی دوبارہ درستگی شامل ہے۔ اگر صورت حال اجازت دے تو گہرائی والی پلاٹون پوزیشن پر قبضہ کرنے یا ایک مقامی جوابی حملے کے ذریعے دشمن کو باہر نکالنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ ہتھیاروں کی پوزیشن اور دفاع میں دوبارہ درستگی کمپنی کمانڈر کے احکامات کے تحت کی جائے گی۔

(۷) جوابی حملہ کرنے یا (C pen) پوزیشن میں جانے کا فیصلہ مندرجہ ذیل اجزاء کی بنیاد پر ہوگا۔

(الف)۔ <u>دشمن کے نفوذ پزیر علاقے کی اہمیت</u>۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دشمن دفاع کرنے والے کو دانستہ طور پر دھوکا دینے کے لئے یا صرف علاقے پر قبضہ کرنے کے لئے ایک غیر اہم علاقے پر قبضہ جمالیتا ہے۔ کمپنی کمانڈر کو اپنی گہرائی والی پلاٹون کو استعمال کرنے میں بہت محتاط رہنا چاہیئے ان علاقوں میں جو اس کے مشن کے لئے اہم ہوں اور غیر اہم اہداف پر اپنی طاقت ضائع نہیں کرتا۔

(ب) <u>دشمن کے قبضہ شدہ علاقے کی جسامت</u>۔ دشمن کے قبضہ شدہ علاقے کے پھیلاؤ اور اس میں موجود سپاہ کی تعداد بھی ایک قابل غور امر ہے جو کمانڈر کو جوابی حملہ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنے میں مددگار ثابت ہوگا دشمن کی تعداد اگر چہ زیادہ مسئلہ نہیں مگر قبضے میں جانے والے علاقے کا پھیلاؤ خاصی اہمیت رکھتا ہے۔

(ج) <u>وقت</u>۔ اگر دشمن کے پاس قبضے میں کئے گئے علاقے میں تنظیم نو اور کھدائی کے لئے کافی وقت ہو تو ایک جوابی حملہ بے سود ہوگا۔ اگر ایک علاقے پر دشمن کے قبضے میں آنے کے ایک گھنٹہ کے اندر جوابی حملہ نہیں کیا جاتا تو اکثر صورتوں میں ناکامی ہوگی۔

(د) <u>اپنی سپاہ کی زد پزیری</u>۔ جب سپاہ اپنی اصل تیار کردہ دفاعی پوزیشن سے باہر نکلے گی تو دشمن کے توپ خانے اور چھوٹے ہتھیاروں کی زد میں ہوگی کمپنی کمانڈر کو دن کے وقت جوابی حملے کا فیصلہ کرتے وقت اس امر کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

(ر) <u>دفاعی پوزیشنوں کی کمزوری</u>۔ گہرائی والے مقامات سے سپاہ کو ہٹانے سے دفاعی پوزیشن کمزور ہو جائے گی اور خاص طور پر دن کے وقت جلدی بکھرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ کمپنی کمانڈر کو اپنے دفاع کی مضبوطی اور جوابی حملہ کرنے کی ضرورت کے درمیان توازن رکھنا چاہیئے۔ خاص طور پر جبکہ اس جوابی حملہ کی پہلے سے ریہرسل نہ کی گئی ہو۔

ج۔ <u>جوابی حملے کا مرحلہ</u>۔ کمانڈر اپنے مخصوص دفاعی منصوبے میں شروع ہی سے جوابی حملے کا منصوبہ بھی شامل کر لیتا ہے۔ جوابی حملے کے منصوبے میں ایسے تمام غیر متوقع حالات کی گنجائش رکھی جاتی ہے جن کا امکان ہو سکتا ہے۔ جب ہماری سپاہ رد دخول کی پوزیشن سنبھال لیتی ہے تو بریگیڈ کمانڈر اپنا ارادی جوابی حملہ کرے گا اور اس طرح دفاعی لڑائی کا آخری مرحلہ شروع ہو جائیگا۔

(۱) یہ ذہن میں رکھنا چاہیئے کہ ایک جوابی حملے کی کامیابی کا انحصار تعداد پر نہیں ہے بلکہ اس کی کامیابی کا انحصار اچانک پن اور شدت پر ہے۔ مٹھی بھر جوان فائری امداد کے ساتھ دشمن میں پیدا شدہ انتشار کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے جو ایک حملے کے اختتام پر دشمن کی صفوں میں پایا جاتا ہے، اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کو دھکیل سکتے ہیں۔

(۲) یلغار کے مرحلے کے ساتھ پلاٹون / کمپنی کمانڈر کو اپنے اعلی ہیڈ کوارٹر کو مکمل طور پر آگاہ رکھنا چاہیئے۔ اگلے اعلی کمانڈروں کی موزوں کاروائی کی ابتداء کے لئے بروقت صحیح اطلاعات کی فراہمی ضروری ہے۔

سوال نمبر۲۔ حملہ بگاڑ کاروائی کو مفصل بیان کریں؟

۲۔ <u>حملہ بگاڑ کاروائی میں کمپنی کے معیار پر منصوبہ بناتے وقت خیال کی باتیں</u>

الف۔ <u>حملہ بگاڑ کاروائی</u>۔ یورش کے مرحلے کے دوران دشمن کی تنظیم اور حملے کی تیاری کو ختم کرنے کیلئے حملہ بگاڑ کاروائی کا استعمال کیا جاتا ہے عموماً وہ جگہیں جہاں پر دشمن منظم ہو رہا ہو وہاں حملہ بگاڑ کیلئے ممکن ہدف چنا جائیگا۔ اس قسم کے جارحانہ اقدام کا مقصد دشمن کو تباہ کرنا، غیر منظم کرنا اور اپنی پوزیشن کے لئے وقت اور حفاظت مہیا کرنا ہوتا ہے۔

ب۔ <u>حملہ بگاڑ کاروائی کا منصوبہ اور طریقہ</u>۔ عموماً کمپنی کے معیار پر حملہ بگاڑ کا منصوبہ بنایا جاتا ہے اور کمپنی کمانڈر ان مقامات کے بارے میں اپنے منصوبے میں تجویز شامل کریگا جہاں پر دشمن منظم ہو سکتا ہے اور پھر ان جگہوں کے خلاف حملہ بگاڑ کا منصوبہ بنایا جائے گا۔ کمپنی کی سطح پر یہ کام ایک سیکشن جس کو چند ایک مزید ہتھیاروں اور فائری قوت مثلاً راکٹ لانچر، 60 ملی میٹر مارٹر یا ایف او او اور ایم ایف سی کو بھی اس کام کیلئے نامزد کیا جائیگا۔

ج۔ <u>کامیابی کے لئے مددگار امور</u>۔ حملہ بگاڑ کی کامیابی کا انحصار جوش، تیز رفتاری اور تیاری پر ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ زیادہ طاقت کا استعمال کیا جائے بلکہ بعض دفعہ جارحانہ کاروائی فائر اور ہراساں کرنے والی حرکات کے ذریعے بھی یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ حملہ بگاڑ کیلئے نامزد سپاہ کو اس کام کی ریہرسل کرائی جائیگی تاکہ یہ لوگ راستے، ہدف اور اپنی سپاہ کی پوزیشن سے مکمل طور پر واقفیت حاصل کریں۔

د۔ <u>کاروائی کا طریقہ</u>۔ یہ سیکشن دشمن کے حملے کو فائر سے بگاڑے گی نہ کہ حملہ کر کے۔ یہ مندرجہ ذیل طریقے سے کاروائی کریگی:۔

(۱) دشمن کی ترتیب گاہ سے تقریباً ۴۰۰ گز کے فاصلے پر کسی بھی ایک بازو پر پوزیشن لے گی۔
(۲) توپخانے یا مارٹر کا فائر گرانا۔
(۳) روشنی کے بم فائر کرنا۔
(۴) 60 ملی میٹر مارٹر، راکٹ لانچر اور دیگر چھوٹے ہتھیاروں مثلاً ایل ایم جی، رائفلوں وغیرہ سے فائر کرانا۔

سوال نمبر ۳۔ دخول، رد دخول اور مقامی جوابی حملے میں کیا فرق ہے؟

۳۔ **دخول، رد دخول اور مقامی جوابی حملہ**

الف۔ **دخول۔** دشمن کا پوری طاقت کے ساتھ دفاع کے کسی ایک بازو میں گھس جانے کو دخول کہتے ہیں۔

ب۔ **رد دخول۔** وہ کاروائی جو کہ دفاعی مورچوں میں دشمن کے دخول کو روکنے کیلئے کی جاتی ہے دخول کو محدود کرنے کیلئے دشمن کو فائر سے تباہ کیا جاتا ہے۔ بٹالین کی سطح پر یہ منصوبہ پہلے سے بنایا جاتا ہے اور سپاہ بھی تیار کی جاتی ہے اور ریہرسل بھی ہوتی ہے۔ دشمن جس جگہ دخول کرتا ہے نزدیکی اور مقامی تمام یونٹوں کے کمانڈروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے تمام ہتھیاروں اور سب یونٹوں کی پوزیشنوں میں ردوبدل کر کے اسکے سامنے اور بازوؤں کو محدود کرے تا کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے اور بڑے کمانڈر کو اطلاع دیں تا کہ وہ اسکے خلاف ضرورت کے مطابق سپاہ کو حرکت دے سکے۔ رد دخول کی حرکت کیلئے ہمیشہ وہ دستہ استعمال میں لایا جائیگا جو اس مقامی لڑائی میں الجھا ہوا نہ ہو۔ دشمن کے حملے کی زد میں آئی ہوئی کمپنی کی سپاہ کی حرکت ممکن نہیں ہوگی اس موقع پر صرف ردوبدل ہی ممکن ہوگی۔ بٹالین یا اس سے اوپر والی سپاہ کو حرکت دی جائیگی اور انہیں دخول کے آگے یا بازوؤں پر پہلے سے تجویز شدہ علاقوں میں لگایا جائیگا۔

ج۔ **مقامی جوابی حملہ**

(۱) یہ عموماً بٹالین کی گہرائی والی کمپنی اپنی فارورڈ کمپنی پوزیشن پر کرتی ہے۔

(۲) **منصوبہ۔** لڑائی شروع ہونے سے پہلے گہرائی والی کمپنی کا کمانڈر اپنے ہدف کی مکمل قراولی کریگا اور جائزہ لینے کے بعد حملے کا منصوبہ بنائے گا۔ جس میں خاص طور پر مندرجہ ذیل باتوں پر زور دیا جائیگا:۔

(الف) حملے کی سمت۔
(ب) ترتیب گاہ۔
(ج) ترتیب گاہ کو جانے کا راستہ۔
(د) پلاٹون کے ہدف۔
(ر) تونتظیم۔
(ز) فائری منصوبہ۔

(۳) **احکام اور مشق۔** اس جوابی حملے کیلئے لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی اپنے او گروپ کو احکام دیگا اور اپنی کمپنی کو اس کاروائی کی مشق کرائیگا۔

(۴) **اگلی کمپنی کے کمانڈر سے ارتباط۔** قراولی کے دوران منصوبہ بناتے وقت اور مشق کرنے سے پہلے اگلی کمپنی کے کمانڈر سے ارتباط کرنا نہایت ضروری ہے۔

(۵) **فائری منصوبہ۔** جوابی حملے کیلئے توپخانے کے افسر کے ساتھ فائری منصوبہ پہلے سے طے کر لیا جائیگا۔ اس فائری منصوبے میں اپنی کمپنی کے ویپن سیکشن کا فائر اور اگر ممکن ہو تو بٹالین کی دوسری کمپنیوں کا فائر بھی استعمال کیا جائیگا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

صف بدلی

۱۔ **بحوالہ۔** رائفل کمپنی پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی ۵۸۵ ا باب ۷ سیکشن ۳۴ سے ۳۶ تک

۳۔ **طریقہ کار۔** لیکچر

۴۔ **مقصد۔** کسی پلاٹون کی بدلی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کی جگہ دوسری پلاٹون اس طرح لائی جائے کہ دشمن کو اس کا علم نہ ہونے پائے اور پلاٹون کی پوزیشن بھی ویسی کی ویسی ہی قائم رہے۔

۵۔ **اجمالی خاکہ۔** یہ سبق آپ کو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ صف بدلی کی وجوہات اور اصول

حصہ دوئم۔ پلاٹون کے معیار پر ہراول پارٹی کی مقدار اور ان کا کام

حصہ سوئم۔ صف بدلی میں کنٹرول پوائنٹ کا لگانا اور ان میں کی جانے والی کاروائیاں

۶۔ **تمہید:۔** یاد رکھیں کسی بھی یونٹ اور سب یونٹ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے لڑائی کے میدان میں سپاہ کی بدلی کرنا جنگ کی ایک عام کاروائی ہے جب یہ کاروائی جاری ہوتی ہے تو آنے اور جانے والی دونوں یونٹوں کے بہت سے سپاہ ایک وقت اگلے مدفوعہ علاقے میں ہوتے ہیں جوان کے لیے نہ صرف خطرناک بلکہ اگر دشمن ایسے حالات میں حملہ کر دے تو کمان قابو رکھنا بہت مشکل ہوگا۔ ایسے حالات میں حوصلہ قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ سپاہ اس علاقہ میں بہت اطمینان ہوشیاری جلدی اور پوشیدگی سے کاروائی کریں اپنے آپ کو جلد اس علاقے سے واقفیت کرائیں تا کہ کسی بھی ناگہانی صورت حال سے بچنے کے لیے تیار رہیں۔

۷۔ **سوال نمبر ۱۔ صف بدلی کی وجوہات کیا ہوتی ہے؟**

ا۔ ایک فارمیشن یا یونٹ جب مدفوعہ مقامات پر زیادہ دیر سے رہ رہی ہو اور اسے آرام دینا مقصود ہو۔

ب۔ زیادہ نقصان اٹھانے کے بعد کسی فارمیشن/ یونٹ کو دوبارہ منظم کرنے کے لیے۔

ج۔ تدبیراتی حالات کی وجہ سے اگر یونٹ کو ایک سیکٹر سے دوسرے سیکٹر میں بھیجنا ہو۔

۸۔ **سوال نمبر ۲۔ صف بدلی کے اصول بیان کریں؟**

ا۔ **راز داری۔** دشمن کو یہ شبہ نہ ہونے دیا جائے کہ بدلی ہونے والی ہے یا ہورہی ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ وہ کوئی سخت کاروائی کرے گا اور ہمارے سپاہ کو بھاری مالی و جانی نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مندرجہ ذیل باتوں کی بنا پر راز داری نہیں رہتی۔

(۱) ہراول پارٹی کا ضرورت سے زیادہ نقل و حرکت اور جنگی ڈسپلن کی پابندی نہ کرنا۔

(۲) وائرلیس ڈسپلن کی پابندی نہ کرنا خصوصاً جب بدلی ہو رہی ہو۔

ب۔ **تیزی۔** بدلی کے دوران کچھ وقت کے لیے دونوں یونٹیں ایک ساتھ پوزیشن میں ہوتی ہیں یہ وقت جتنا کم ہوا تنا ہی اچھا ہے۔ تیزی سے بدلی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ چھوٹی بڑی یونٹیں یونٹوں کے کمانڈر بدلی کی ڈرل سے پوری طرح واقف ہوں۔ پلاٹون میں جوانوں کو مکمل احکام دیئے جائیں تا کہ سب کو معلوم ہو جائے کہ انہیں کیا کام کرنا ہے۔

ج۔ **شور۔** رات کی کاروائی میں خاموشی ضروری بات ہے رات کے وقت آواز بہت دور تک پہنچتی ہے جس سے راز داری قائم نہیں رہتی اور دشمن کے نشانہ بننے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خاموشی اتنی ضروری بات ہے کہ اس کے مقابلے میں تیزی کی اہمیت بھی کم سمجھی جاتی ہے لہذا قابو ایسا ضروری ہے کہ خاموشی بلا وجہ نہ ٹوٹے۔

د۔ **قابو (کنٹرول)۔** راز داری تیزی اور خاموشی اچھے ہی کنٹرول سے حاصل ہوتی ہے اس لیے گائیڈ پڑتال گاہوں (چیک پوائنٹس) راستے کے نشانوں اور گاڑیوں میں یا پیدل سفر کرنے اور اس قسم کے دوسرے معاملوں کے بارے میں مفصل احکام تیار کرنے پر پہلے سے پوری توجہ دی جاتی ہے۔

۹۔ **بدلی کا وقت۔** بدلی کی کاروائی ہمیشہ رات کے وقت کی جائے گی مندرجہ ذیل مواقعوں پر دن کے وقت تبدیل ہو سکتی ہے:۔

ا۔ جب ہمیں ہوائی برتری حاصل ہو اور جس پوزیشن میں بدلی کرنی ہو وہ پوزیشن دشمن کی نظر سے چھپی ہو مثلاً کسی پہاڑی کی پچھلی ڈھلوان پر۔

ب۔ اگر علاقے کی بناوٹ اتنی خراب ہو کہ رات کے وقت بدلی کرنا مشکل ہو۔

ج۔ ذخیرہ کی پوزیشن میں لگی ہوئی کمپنیوں کی تبدیلی کرنا تا کہ رات کی بدلی کا وقت بچایا جا سکے۔

د۔ **آگاہی نامہ (وارننگ آرڈر)۔** کمپنی کو آگاہی نامہ ۴۸ گھنٹے پہلے مل جاتا ہے پلاٹون کمانڈر کو اس کا کمپنی کمانڈر وہ سب خبریں بتاتا ہے جو معلوم کی گئی ہوں گی پلاٹون کمانڈر یہ خبریں پلاٹون حوالدار اور سیکشن کمانڈر کو بتاتا ہے پلاٹون کمانڈر یا پلاٹون حوالدار کو ہراول پارٹی کے ساتھ آگے جانا ضروری ہوتا ہے جب بھی

ممکن ہو پلاٹون کمانڈر اور قاصد (رنر) کو دن کے وقت زمین کا جائزہ لینے کے لیے آگے جانا چاہیے۔

۱۰۔ سوال نمبر ۳۔ پلاٹون کے معیار پر ہراول پارٹی کی مقدار اور ان کا کام بیان کریں؟

ہراول پارٹی کمانڈر کو مندرجہ ذیل کام سرانجام دینے ہوتے ہیں:۔

ا۔ لڑائی کے میدان میں اپنے مخالف نمبر کمانڈر کا ساتھ ہونا اور دشمن اور اس کی پوزیشن کے بارے میں جتنی بھی خبریں معلوم کی جاسکتی ہیں معلوم کرنا کہ پلاٹون کی بدلی تیزی اور سہولت سے کرنے کے لیے تمام ضروری انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ ہراول پارٹی کے ساتھ جانے سے پہلے پلاٹون کمانڈر کو ان باتوں کی فہرست بنالینی چاہیے جن کے بارے میں اسے خبریں معلوم کرنی ہوں کیونکہ زیادہ باتیں ہونے کی وجہ سے ان کا یاد رکھنا مشکل ہوگا ان میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں:۔

ا۔ دشمن

(۱) مخالف یونٹیں یا فارمیشن۔

(۲) معلوم مورچے/جگہیں۔

(۳) سرنگی علاقہ (مائین فیلڈ) تار اور رکاوٹیں۔

(۴) دفاعی فائر (ڈی ایف) کے علاقے جو معلوم ہوں۔

(۵) گولہ باری (شیلنگ)۔

(۶) دشمن کی عادات۔

(۷) گشتی سرگرمیاں۔

(۸) لسننگ پوسٹیں۔

(۹) حوصلہ۔

(۱۰) ممکن ارادہ۔

ب۔ اپنی فوج

(۱) پلاٹون کی قرینہ بندی (لے آوٹ) خاص کر بازو وئی پلاٹون کی۔

(۲) پلاٹون کی پوری تقسیم جس میں ہر سیکشن کے مورچوں کی تعداد شامل ہو۔

(۳) سیکشن کی فائر قوس (آرک آف فائر)۔

(۴) ایل ایم جی کی قائم لائن (فکس لائن) اور بازوئی قوسیں۔

(۵) راکٹ لانچر کی فائری قوسیں۔

(۶) مارٹروں کے ممکن ڈی ایف اور ٹاسک۔

(۷) ٹرپ فلیروں کی جگہیں۔

(۸) زمین پر دفاعی فائر المدد (ڈی ایف ایس او ایس) کی جگہ اور کال کرنے کا طریقہ معلوم ہونا چاہیے۔

(۹) پلاٹون کے علاقے میں جو امدادی نشان ہوں یا جو ہتھیار پلاٹون کے سامنے علاقے میں فائر ڈالنے کے لیے نکالے گئے ہوں ان کی زمین پر پوزیشن اور کام سے واقفیت ہونی چاہیے۔

(۱۰) رینج کارڈ۔

(۱۱) نقشے اور ہوائی فوٹو۔

(۱۲) لسننگ پوسٹیں اور جو گشتیں جا چکی ہوں ان کی تفصیل۔

(۱۳) تار کی اور دوسری کاروٹیں اور سرنگی علاقہ اور ان میں سے گزرنے کے راستے اور گیپ۔

(۱۴) آنے کے راستے اور اوجھل زمین (ڈیڈ گراؤنڈ)۔

ج۔ انتظام وانصرام

(۱) ریزرو ایمونیشن۔

(۲) زخمیوں کا نکالنا۔

(۳) زائد تار اور بارودی سرنگیں۔

(۴) پانی کا انتظام۔

(۵) غلاظت کی صفائی کا بندوست۔

د۔ **کمان وسگنل**

(۱) راستوں کے استعمال کا منصوبہ (ٹریک پلان) اور قاصدوں (رنروں) کے راستے۔

(۲) نزدیک والی پلاٹون کمپنی اور بٹالین صدر مقام کے ٹھکانے۔

(۳) لائنیں بچھائی گئی ہوں تو ان کی پوزیشن۔

(۴) روشنی کے اشارے۔

(۵) دشمن کے ہوائی گیس یا ایٹمی حملوں سے خبردار کرنے کا سگنل۔

(۶) مورچوں کے مواصلات (ملاپ کا انتظام)۔

(۷) جانے والی یونٹ کا پاس نمبر۔

نوٹ:۔ پلاٹون کے درجے پر ہراول پارٹی کی بناوٹ پلاٹون کمانڈر اور اس کا قاصد ہونا چاہیے۔

ر۔ **پلاٹون کی تیاری**

(۱) جب پلاٹون کمانڈر ہراول پارٹی کے ساتھ گیا ہوا ہو تو پلاٹون حوالدار یہ دیکھے کہ عام انتظامی تیاریاں کر لی گئی ہیں ان تیاریوں میں نہانا کینٹین کا سامان حاصل کرنا، معائنہ کرنا اور جن چیزوں کی کمی ہو انہیں پورا کرنا بھی شامل ہیں۔

(۲) ہراول پارٹی کے ساتھ جانے سے پہلے پلاٹون کمانڈر تمام ضروری ہدایات دے گا غالباً اسے اتنا وقت نہیں مل سکے گا کہ واپس آ کر وہ آخری دفعہ یہ ضروری ہدایات دے یہ آخری ہدایات عام طور پر کمپنی ٹو آئی سی پوری کمپنی کو دے گا ان تمام ہدایات میں یہ شامل کی جائیں گی۔

(ا) زمین کی شرح بدلی کرنے کا طریقہ اور پڑتال گاہوں کا بندوست۔

(ب) اگر دشمن کا حملہ ہو تو کیا کاروائی کی جائے گی۔

(ج) دشمن کی طرف سے روشنی کرنے کی ممکن ترکیب اور گولہ باری اور ایسے موقع پر خود کیا کرنا ہے۔

(د) خاموش رہنے اگلے جوان سے لگاؤ قائم رکھنے اور تیزی سے حرکت کرنے کی تاکید۔

ز۔ **ریہرسل۔** ریہرسل میں یہ کام شامل ہونے چاہئیں۔

(۱) گاڑیوں سے اترنا۔

(۲) پلاٹون اور سیکشن کے نئے علاقے میں داخل ہونا/ چارج لینے کی کاروائی۔

س۔ **بدلی کا طریقہ۔** بدلی کی کاروائی پر قابو رکھنے کے انتظامات مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت آتے ہیں۔

(۱) کنٹرول پوائنٹوں اور راہبروں کا انتظام۔

(۲) پلاٹون اور سیکشنوں کے علاقوں میں کیا کاروائی کی جائیگی۔

(۳) مواصلات۔

(۴) بدلی ہونے کے دوران حفاظت کا بندوبست۔

(۵) کمان کی بدلی۔

۱۱۔ **سوال نمبر۴۔ صف بدلی میں کون سے کنٹرول پوائنٹ لگائے جاتے ہیں اور ان میں کیا کاروائیاں کی جاتی ہیں؟۔**

ا۔ **گاڑیوں سے اترنے کی جگہ (ڈی بسنگ پوائنٹ)۔** اگر شروع کی سپاہ نے گاڑیوں میں بیٹھ کر جانا ہو تو جگہ زیادہ آگے قائم کی جائے گی لیکن اتنا آگے نہیں کہ گاڑیوں کے شوروغل سے ہماری نقل وحرکت رازداری باقی نہ رہے کمپنی بمعہ اپنے امدادی صیغوں کے کمپنی ٹو آئی سی کی کمان میں آئے گی۔ کنٹرول پوائنٹ سے ظاہر کیا جائے گا آنے والی بٹالین کا ایک آفیسر اور حفاظتی پارٹی نزدیک ہی ڈیوٹی پر ہوں گی۔ جانے والی بٹالین کا ایک راہبر کمپنی گروپ کو آگے لے جانے کے لیے اور اس میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو تو کسی بکھر گاہ ایریا میں لے جانے کے لیے مقرر کیا جائے۔

ب۔ **بٹالین پڑتال گاہ**

(۱) کمپنیاں جب آتی ہیں تو انہیں چیک کیا جاتا ہے۔

(۲) کمپنیاں یہاں نہیں ٹھہریں گی اور راہبر انہیں سیدھا ان کی پڑتال گاہ پر جائیں گے۔

ج۔ **کمپنی پڑتال گاہ۔** یہ وہ جگہ ہے جہاں ہراول پارٹی (جس میں عموماً کمانڈر اور اس کا قاصد ہوتا ہے) پلاٹون کا انتظام کرتی ہے اس کے علاوہ یہاں یہ لوگ بھی ہوتے ہیں۔

(۱) کمپنی کمانڈر اور اس کا رنر۔

(۲) دوسری پلاٹونوں کی ہراول پارٹیاں۔

(۳) جانے والی کمپنی سے ہر پلاٹون کے لیے ایک راہبر۔

(۴) کمپنی کے علاقے میں جو امدادی ہتھیار ہوں ان کی کمان کرنے والے عہدیدار۔

(۵) جانے والی کمپنی کا حوالدار میجر جو اس پوائنٹ کا انچارج ہوتا ہے۔

د۔ **پلاٹون کی ملن گاہ۔** یہ پلاٹون صدر مقام کے قریب ہوگی۔ضروری ہے کہ پلاٹون کمانڈر یا پلاٹون حوالدار کو کمپنی پڑتال گاہ سے ملن گاہ تک کا راستہ معلوم ہو اور اس نے پلاٹون کے لیے بکھر گاہ بھی چن رکھی ہوتی ہے کہ اگر پلاٹون آگے نہ بڑھ سکے تو اس کی جگہ لی جائے ملن گاہ کی طرف جاتے وقت راہبر کو آگے ہونا چاہیے اور پلاٹون کمانڈر کو پیچھے رہنا چاہیے۔تاکہ وہ اور راہبر کہیں ایک وقت میں زخمی یا ہلاک نہ ہو جائیں جب پلاٹون کمپنی کی پڑتال گاہ سے گزر رہی ہو تو پلاٹون کمانڈر یا پلاٹون حوالدار کو اسے چیک کرنا چاہیے اور پچھلی سیکشنوں کو آگے لا کر باقی پلاٹون سے کور دینا چاہیے پلاٹون کی ملن گاہ پر جانے والی پلاٹون راہبر سیکشن کے منتظر ہوتے ہیں سیکشن ٹھہرتی نہیں بلکہ راہبر فوراً ان کی پوزیشن کی طرف لے جاتے ہیں۔

۱۲۔ **سوال نمبر ۵۔ پلاٹون اور سکیشن کے علاقے میں داخل ہونے کی کاروائیاں بیان کریں؟**

پلاٹون اور سکیشن کے علاقے میں داخل ہونے کی کاروئیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ پلاٹون کے پہنچنے سے پہلے ہراول پارٹی جانے والی سیکشن کمانڈروں کو ہر سیکشن کے جوانوں کے نام بتاتی ہے اور ان سے یہ طے کرتی ہے کہ ان جوانوں کو کون کون سے مورچوں میں جانا ہے جانے والے سیکشن کمانڈر آنے والے سیکشن کمانڈر کو جوڑیوں میں یا چار چار کی ٹولیوں میں ان کے مورچوں تک لے جاتا ہے۔

ب۔ مورچوں پر پہنچنے کے بعد آنے والے جوان شیلٹر والے مورچوں میں چلے جاتے ہیں تاکہ وہ زمین کے اوپر غیر محفوظ نہ رہیں اور ان مورچوں سے جانے والی سیکشن کا تمام سامان نکال لیا گیا ہو اور وہ بدلی کی پوری کاروائی کے دوران تیار حالت میں رہتا ہے۔

ج۔ پھر دونوں سیکشنوں کے کمانڈر باری باری مورچے میں جاتے ہیں جانے والا سیکشن کمانڈر آنے والے جوانوں کو فائری قوسیں (آرک آف فائر) کے بارے میں ضروری معلومات دیتا ہے اور دوسری ضروری باتیں بتاتا ہے جنہیں آنے والا سیکشن کمانڈر لکھ لیتا ہے۔اس کے بعد آنے والے تمام سیکشن کمانڈر اپنے پلاٹون کمانڈر کے پاس جا کر اطلاع دیتے ہیں کہ ہم مورچہ سنبھالنے کے لیے تیار ہیں۔ پلاٹون کمانڈر اپنے کمپنی کمانڈر کو اس کی اطلاع دیتا ہے اور بدلی کی کاروائی پوری کرنے کی اجازت مانگتا ہے۔

د۔ جب اجازت مل جاتی ہے تو دونوں پلاٹون کمانڈر صدر مقام میں ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ہنگامی حالت پیدا ہو تو اس سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں اور دونوں پلاٹون حوالدار اکٹھے باری باری ہر سیکشن میں جاتے ہیں اور جانے والی سیکشن کو حکم دیتے ہیں کہ وہ پیچھے پلاٹون ملن گاہ میں چلی جائیں۔

ر۔ جب یہ تمام ہو جاتا ہے تو پلاٹون حوالدار اپنے پلاٹون کمانڈر کو اس کی اطلاع دیتا ہے جانے والی پلاٹون کا کمانڈر اپنے صدر مقام کے ساتھ پلاٹون کی ملن گاہ میں پیچھے چلا جاتا ہے یہاں اس کی پلاٹون صرف اتنی ٹھہرتی ہے کہ پلاٹون کے اکٹھا ہونے کا یقین کر لیا جائے پھر وہ کمپنی کی پڑتال گاہ اور کمپنی کی ملن گاہ کو جانے کے لیے روانہ ہو جاتی ہے۔

ز۔ جب جانے والی پلاٹون چلی جاتی ہے تو آنے والی پلاٹون کا کمانڈر اپنے کمپنی کمانڈر کو اطلاع دیتا ہے کہ بدلی کی کاروائی پوری ہو گئی ہے۔

س۔ بدلی کی کاروائی پوری ہو جانے پر آنے والا پلاٹون کمانڈر دو قاصد کمپنی صدر مقام کو بھیجتا ہے ایک قاصد وہیں رک جاتا ہے دوسرا واپس آنے والا قاصد وہ ہوگا جو ہراول پارٹی میں پلاٹون کے ساتھ تھا۔

ش۔ آنے والی پلاٹون اس وقت تک سٹینڈ ٹو حالت میں رہے گی جب تک کمپنی کمانڈر سٹینڈ ڈاؤن کا حکم نہ دے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

پسقدمی

بحوالہ۔ ٹیکٹکس۔

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم پسقدمی کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ پسقدمی کا مقصد کیا ہے نیز اسکی وجوہات۔

حصہ دوئم۔ پسقدمی کی اصطلاحات۔

حصہ سوئم۔ پسقدمی کی ترتیب اور طریقہ۔

سوال نمبرا۔ پسقدمی کا مقصد کیا ہے نیز اسکی وجوہات کیا ہیں؟

جواب نمبرا۔

ا۔ **مقصد۔** دشمن کی برتری کو اسطرح ختم یا بے اثر کیا جائے کہ کچھ زمین دیکر وقت حاصل کیا جائے تا کہ حملے کی کاروائی دوبارہ شروع کرنے کیلئے بہتر مواقع اور وقت مہیا ہو سکے۔

۲۔ **وجوہات**

ا۔ ناموزوں حالات میں لڑائی سے بچنے کیلئے تا کہ وقت حاصل کر کے جارحانہ کاروائی دوبارہ شروع کرنے کیلئے موزوں حالات پیدا کیے جائیں۔

ب۔ اپنی لڑائی سے بچنے کیلئے جس میں ناکامی ہو رہی ہو یا شکست ہو گئی ہو۔

۳۔ **پسقدمی کے اصول**

ا۔ **قابو و کنٹرول۔** پسقدمی پر قابو رکھنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ تجویز سادہ اور لچکدار ہو اسکے علاوہ اس مرحلے کی کمانڈ بالاترین کمانڈر کے پاس ہونی چاہیے۔ جو کہ اس پر مکمل قابو رکھ سکے۔ پلاٹون کی سطح پر قابو حاصل کرنا:۔

(۱) پلاٹون کمانڈر سب سے آخر پر آئے۔

(۲) پلاٹون پوزیشن کے قریب آر وی رکھی جائے۔

(۳) تمام سیکشن کمانڈروں کو راستوں کا پتہ ہونا چاہیے۔

(۴) جانے کیلئے سنگل فائل فارمیشن اختیار کی جائے۔ سیکشن کمانڈر آگے اور ٹو آئی سی پیچھے ہونا چاہیے۔

ب۔ **قطع کامل (کلین بریک)۔** جب پوزیشن چھوڑنے کا وقت ہو جائے تو دشمن سے مکمل ملاپ توڑنا ضروری ہے تا کہ پیچھے حرکت کے دوران دشمن سے لڑائی نہ لڑنی پڑے اور نئی دفاعی پوزیشن تک حرکت دشمن کی مداخلت کے بغیر عمل میں آسکے۔

ج۔ **وقت مہیا کرنا۔** نئی دفاعی پوزیشن کی تیاری کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے جسکے حصول کیلئے اگر کچھ زمین دشمن کو دینی پڑے تو دی جائے لیکن وقت ضرور مہیا کیا جائے۔ وقت مہیا کرنے کیلئے درمیانی مورچوں کا استعمال اور مختلف قسم کی رکاوٹیں کافی فائدہ مند ثابت ہونگی۔

د۔ **خبریں حاصل کرنا۔** خبریں پسقدمی کیلئے بے حد ضروری ہیں اور اس مرحلے میں خبروں کا حصول کافی مشکل ہوتا ہے۔ صحیح اور بروقت خبر کمانڈروں کو تجویز میں رد و بدل کرنے کے قابل بناتی ہیں اور دشمن کے خطرے کو کم کرنے میں بھی مدد دیتی ہیں۔ ہر جوان اور کمانڈر کو چاہیے کہ دشمن کے بارے میں جتنی ممکن ہو سکے خبریں حاصل کرے اور جلد از جلد بالا کمانڈر تک پہنچائے۔

ر۔ **توازن۔** پیچھے کی حرکت کے دوران لڑائی سے بچاؤ اور صحیح وقت پر دشمن پر جوابی حملہ کی کاروائی کرنے کے قابل ہونے کیلئے ہر مرحلہ میں توازن رکھنا ضروری ہے اور یہ چیزیں صحیح خبروں اور بہتر کمان اور کنٹرول سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ز۔ **پوشیدگی۔** پوشیدگی سے مراد اپنے ارادوں کے بارے میں دشمن کو علم نہ ہونے دیا جائے کچھ حالات میں ایسا ناممکن ہوگا کہ دشمن ہمارے ارادوں کو نہ جان سکے۔ اسلئے ہر ممکن کوشش کی جائے کہ پوشیدگی قائم رہ سکے۔

س۔ **مورال قائم رکھنا۔** پسقدمی کے دوران مورال کا قائم رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ اس مرحلے میں جوانوں کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں پر زیادہ بوجھ ہوتا ہے۔ سپاہ کو صحیح بتا کر ہی جوانوں کے مورال کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ پسقدمی کی اصطلاحات بیان کریں؟

۴۔ **اصطلاحات**

ا۔ **پشتاول (رئیر پارٹی)۔** وہ سپاہ جو اگلے مدفوعہ مقامات میں اسوقت تک موجود رہتی ہے جب تک کہ ان مقامات کو بالکل خالی کرنے کا وقت نہ آ جائے۔ یہ بٹالین لیول پر چھوڑی جاتی ہے اسکا کمانڈر نامزد ہوتا ہے اسکا مقصد یہ ہوتا ہے:۔

(۱) روزمرہ کی کاروائیاں جاری رکھنا اور دشمن کو اپنے حالات معلوم کرنے سے روکنا۔

(۲) دشمن کو آگے بڑھنے سے روکنا اور اپنی فوج کو قطع کامل کرنے میں مدد دینا۔ اگر پسقدمی کرتے وقت دشمن سے قریبی لگاؤ نہیں ہے تو اس صورت میں پشتاول چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔

ب۔ **چنداول (رئیر گارڈ)۔** یہ تمام صیغوں پر مشتمل ایک جچی تلی قوت ہوتی ہے جو کہ کسی فارمیشن کی پسقدمی کو حفاظت مہیا کرتی ہے۔ یہ بریگیڈ اور اس سے اوپر لیول پر چھوڑی جاتی ہے۔ یہ عموماً بٹالین بمعہ امدادی صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔

ج۔ **غلافی سپاہ (کورنگ ٹروپس)۔** فوج کے تمام ملے جلے صیغوں پر مشتمل ایک قوت ہوتی ہے جو کہ مندرجہ ذیل کام کرتی ہے:۔

(۱) دشمن کے متعلق خبریں حاصل کرنا۔

(۲) بڑی سپاہ کی پسقدمی کے دوران حفاظت کرنا۔

(۳) دشمن کی پیشقدمی میں دیر پیدا کرنا۔

(۴) پیشقدمی کرتے ہوئے دشمن پر دور سے فائر کھولنا اور اسکو پھیل کر پوزیشن لینے پر مجبور کرنا۔

یہ سپاہ جہاں تک ممکن ہو حرکتی اور فائری قوت کے ساتھ ہو اور اسمیں بکتر بند دستے ضرور ہوں۔

د۔ **پڑتال گاہ (چیک پوائنٹ)۔** کمپنی لیول پر پڑتال گاہ ہمیشہ بنائی جائیگی جب کہ پلاٹون لیول پر ضرورت نہ ہونے پر نہیں بنائی جائیگی۔ یہ ایک ایسا پوائنٹ ہوتا ہے جس پر پسقدمی کرنے والی سپاہ رکتی نہیں۔ یہ پوائنٹ ایسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں سے تمام تر سپاہ کے لئے فاصلہ تقریباً برابر ہو۔

ر۔ **ملن گاہ (آروی RENDEZ VOUS)۔** پڑتال گاہ سے گزرنے کے بعد سب یونٹیں یہاں پر اکھٹی ہوتی ہیں۔ کمانڈر اپنا کمان و قابو یہاں پر درست کرتے ہیں اور سپاہ کو چوطرفہ دفاع میں لگایا جاتا ہے۔

ز۔ **ایمبسنگ پوائنٹ۔** وہ جگہ جہاں سے پسقدمی کرنے والی سپاہ گاڑیوں پر سوار ہوتی ہے اور نئی دفاعی پوزیشن کی طرف حرکت کرتی ہے۔

س۔ **ڈیبسنگ پوائنٹ۔** نئی دفاعی پوزیشن کے نزدیک وہ جگہ جہاں پسقدمی کرنے والی سپاہ گاڑیوں سے اترتی ہے یہاں پر پسقدمی کرنے والی سپاہ کو نئی دفاعی پوزیشن میں لیکر جانے کیلئے گائیڈ ملتے ہیں۔

ش۔ **وسطی مورچہ۔** تدبیراتی اہمیت کی وہ جگہ جہاں ایک سب یونٹ یا یونٹ دفاعی پوزیشن اختیار کر کے اپنی مین سپاہ کی پسقدمی کو کور کرتی ہے اور نئی دفاعی پوزیشن کی تیاری کیلئے دشمن کو روک کر وقت حاصل کرتی ہے۔ یہ پوزیشن عموماً کسی قدرتی رکاوٹ وغیرہ کے ساتھ بنائی جاتی ہے اور مصنوعی رکاوٹوں سے انکو مزید مضبوط بنایا جاتا ہے اور یہ ایک سے زیادہ پوزیشنیں بھی ہوسکتی ہیں۔

سوال نمبر۳۔ پسقدمی کی اقسام اور اوقات بیان کریں؟

۵۔ **اوقات کی اقسام**

ا۔ **ضروری اوقات۔** یہ اوقات سب کو بالا کمانڈر دیتا ہے جو پسقدمی کو کنٹرول کر رہا ہوتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) پوزیشن کو قبضہ میں رکھنے کا وقت۔

(۲) وہ وقت جس سے پہلے کوئی حرکت نہیں ہوگی ماسوائے قراولی پارٹی کے۔

ب۔ **اضافی اوقات۔** یہ اوقات مقامی کمانڈر دیتا ہے۔ ضروری اوقات کو بنیاد بنا کر یہ اوقات دیئے جاتے ہیں اسکی تین اقسام ہیں:۔

(۱) کھسکنے (تھننگ آؤٹ) کا وقت۔

(۲) وہ وقت جب پوزیشن مکمل خالی کرنی ہے۔

(۳) وہ وقت جب کسی فرضی لائن کو عبور کیا جائیگا تا کہ ہمارا توپخانہ اور ہوائی جہاز دشمن کی سپاہ پر بم گرائیں۔

۶۔ **رات کی پسقدمی میں قطع کامل حاصل کرنا۔** قطع کامل سے مراد پوزیشنیں چھوڑنے کے وقت دشمن سے اسطرح صاف لگاؤ توڑنا کہ پیچھے حرکت کے دوران دشمن سے لڑائی نہ کرنی پڑے اور حرکت کے دوران دشمن کی مداخلت عمل میں نہ آسکے۔ مندرجہ ذیل قطع کامل حاصل کرنے میں مدد دیتے ہیں:۔

ا۔ غلافی سپاہ (کورنگ ٹروپس)۔

ب۔ ہراول۔

ج۔ پشتاول۔

د۔ روزمرہ کی کاروائیاں حسب معمول جاری رکھی جائیں۔

ر۔ وائرلیس سیٹ، ٹریفک اور حرکت پر کنٹرول۔

ز۔ غیر متوقع کاروائیاں کی جائیں (توپخانے کا فائر وغیرہ)۔

س۔ انہدامات کا بندوبست، مائن اور ڈمی پوزیشن۔

ش۔ وسطی مورچہ۔

ص۔ گاڑیوں پر پسقدمی۔

سوال نمبر۴۔ پسقدمی کا طریقہ اور ترتیب کی وضاحت کریں؟

۷۔ **پسقدمی کا طریقہ اور ترتیب**

ا۔ **طریقہ**

(۱) سب سے پہلے گہرائی والی سیکشن پسقدمی کریگی جبکہ پلاٹون دو سیکشن آگے کی شکل میں ہو۔

(۲) اسکے بعد دوور والی سیکشن۔

(۳) آخر میں تیسری سیکشن (حالات کے مطابق)۔

(۴) ہر سیکشن کے پوزیشن چھوڑنے میں کچھ وقفہ ہونا چاہیے جو کہ زمین کو مدنظر رکھ کر بڑھایا یا گھٹایا جاسکتا ہے۔

ب۔ **پسقدمی کی ترتیب**

(۱) سب سے پہلے قراولی پارٹی حرکت کریگی (جس میں تمام لیول پر ٹو آئی سی شامل ہونگے اور نئی دفاعی پوزیشن میں جائینگے)۔

(۲) اسکے بعد غیر ضروری سامان اور جوان (غیر ضروری سامان میں فالتو اور خراب وائرلیس سیٹ، زائد ایمونیشن، فالتو گرنیڈ، کھانے پینے کے برتن، جوانوں کے بستر، گینتی بیلچے، تار اور بارودی سرنگیں اور بیمار اور زخمی جوان شامل ہیں)۔

(۳) گہرائی والی سپاہ کی پسقدمی۔

(۴) جس سپاہ کا دشمن کے ساتھ ملاپ نہ ہو۔

(۵) جس سپاہ کا دشمن کے ساتھ ملاپ ہو (یہ سپاہ فائر اور حرکت کے ذریعے پیچھے نکلنے کی کوشش کریگی)۔

(۶) سب سے آخر میں پشتاول (رئیر پارٹی) جو گاڑیوں میں بیٹھ کر ایک ہی وقت میں نئی دفاعی پوزیشن میں پہنچ جائیگی۔

۸۔ **دن اور رات کی پسقدمی میں فرق**

ا۔ **دن کی پسقدمی**

(۱) سب سے آگے والی سیکشن (آگے والی دونوں سیکشنوں میں سے کوئی ایک جسکا دشمن کیساتھ ملاپ نہ ہو)۔

(۲) آگے والی دوسری سیکشن۔

(۳) آخر میں پلاٹون کمان چوکی اور گہرائی والی سیکشن۔

ب۔ **رات کے وقت پسقدمی**

(۱) پہلے گہرائی والی سیکشن۔

(۲) دور والی سیکشن (جسکا دشمن سے ملاپ نہ ہو)۔

(۳) دوسری آگے والی سیکشن۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حملے کا تعارف اور اصطلاحات

بحوالہ۔ رائفل کمپنی پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اُردو۔10400، AP 8365 E- 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپ کو حملے کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی عناصر کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ حملہ کی تعریف۔

۲۔ حملے کی اصطلاحات۔

۳۔ حملے کے بنیادی عناصر اور اقسام۔

سوال نمبر۱۔ حملے کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

ا۔ **حملے کی اصطلاح۔** حملے کا مقصد دشمن کے خلاف کاروائی کر کے تباہ و برباد کرنا ہے اور اس اقدام کیلئے ضروری ہے کہ کمانڈر پہل پن کو اپنے ہاتھ میں رکھے۔ حملے کے دوران دشمن سے ملاپ کر کے اسے تباہ کیا جاتا ہے۔ حملے کی کامیابی کا انحصار فائری طاقت، نقل و حرکت، پر زور عمل اور برق رفتار ایکشن کے مشترکہ استعمال پر ہے۔ فائری طاقت ان ہتھیاروں سے حاصل ہوتی ہے جو خود پلاٹون کے پاس یا اسکے امدادی صیغوں کے پاس ہوتے ہیں۔ نقل و حرکت پلاٹون کی اس تدبیراتی پیشقدمی سے پیدا ہوتی ہے جو دشمن کی بناوٹ اور زمین کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔ پر زور عمل وہ مجموعی اثر ہے جو فائر کی طاقت اور یورش کرنے والی پلاٹون کی جارحانہ کاروائی سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریفیں کریں؟

۲۔ **تعریفیں**

ا۔ **اجتماع گاہ(Conc A)۔** وہ جگہ جہاں حملہ کرنے والی فوج جمع گاہ میں جانے سے پہلے اکٹھی ہو کر تمام جنگی کاروائیاں مکمل کرتی ہے۔ اجتماع گاہ ہدف سے 15 سے 20 کلومیٹر تک پیچھے ہوسکتی ہے۔

ب۔ **جمع گاہ(Assy A)۔** وہ علاقہ جہاں حملہ کرنے والی یونٹ، ذیلی یونٹیں حملہ کرنے کیلئے منظّم ہوتی ہیں اور ضروری کاروائیاں مثلاً کمپنی، پلاٹون، سیکشن کے ہتھیاروں کا معائنہ، مواصلات کی پڑتال، سٹور تنظیم نو کو علیحدہ کرنا اور گرم چائے یا کھانا دیا جاتا ہے۔

ج۔ **ترتیب گاہ (FUP)۔** وہ جگہ جہاں حملہ کرنے والی سپاہ یلغار کی وہ ترتیب اختیار کرتی ہے جس ترتیب میں اس نے اپنے ہدف تک پیشقدمی کرنی ہوتی ہے۔ یہ ہدف سے 1000 سے 1200 میٹر دور ہوتی ہے۔

د۔ **آغاز لائن(SL)۔** وہ مقررہ لائن جسکو یلغار کرنے والی سپاہ کے اگلے دستے ایچ بجے عبور کرتے ہیں۔

ر۔ **ایچ بجے(H Hr)۔** وہ مقررہ وقت جس پر یلغار کرنے والی سپاہ کے اگلے دستے آغاز لائن کو عبور کرتے ہیں۔

ز۔ **اے بجے (A Hr)۔** وہ مقررہ وقت جس پر دوسرے مرحلے میں یلغار کرنے والی سپاہ مقررہ آغاز لائن کو عبور کرتے ہیں۔ ان دستوں نے دوسرے مرحلے میں کاروائی کرنی ہوتی ہے۔

س۔ **مرحلے(Phases)۔** حملے کا وہ طریقہ جس میں تمام سپاہ ایک ہی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک ہی دفعہ حملہ نہ کر رہی ہو بلکہ ہدف کی بناوٹ کی وجہ سے علیحدہ علیحدہ حصوں میں اپنے ہدف پر حملہ کر رہی ہو اسے مرحلے کہا جاتا ہے۔

ش۔ **اگلی جمع گاہ۔** جب جمع گاہ اور ترتیب گاہ کے درمیان کافی زیادہ فاصلہ موجود ہو تو اس صورت میں ایک اگلی جمع گاہ بھی مقرر کر لی جاتی ہے۔

ص۔ **تیاری مشن۔** کسی بھی یونٹ یا ذیلی یونٹ کو اسکے اصلی کام کے علاوہ کوئی اور کام بھی کرنے کو دیا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے اضافی کام کو تیاری مشن کہا جاتا ہے۔

ض۔ **فالواپ۔** یلغار کرنے والی اگلی سپاہ کے پیچھے جو دستے آتے ہیں انکو فالواپ سپاہ کہا جاتا ہے۔ عموماً فالواپ سپاہ کو تیاری مشن دیا جاتا ہے یا کوئی اور مشن بھی مل سکتا ہے۔

ط۔ **ذخیرہ۔** وہ محفوظ دستیاب سپاہ جسکو پیچھے رکھا جاتا ہے تاکہ مناسب فاصلے پر رہتے ہوئے ضرورت پڑنے پر مدد دے سکیں اسکو ذخیرہ کہا جاتا ہے۔

ظ۔ **دانستہ حملہ۔** یہ وہ حملہ ہے جس کی منصوبہ بندی بڑی احتیاط سے کی جاتی ہے اور اس کی تکمیل کے لئے جارحانہ کاروائی کی جاتی ہے۔

ع۔ **جوابی حملہ۔** یہ وہ حملہ ہے جو حملہ آور سپاہ کے خلاف جارحانہ کاروائی کر کے کیا جاتا ہے، اور اس کے ذریعے ایک نقطے پر دشمن کی سپاہ کو پھنسانے اور تباہ کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۳۔ حملے کے بنیادی عناصر اور اقسام کیا ہیں؟

۳۔ **حملے کے بنیادی عناصر**

ا۔ **پہل پن۔** ہر ممکن صورت میں کمانڈر کو پہل کرنا ضروری ہے۔ دشمن کے خلاف مؤثر قراولی، جارحانہ فائر اور گشت کے ذریعے کوئی بھی کمانڈر پہل پن کو حاصل کرسکتا ہے۔

ب۔ **ہدف کا چناؤ۔** حملے کے ہدف ایسے ہوں جو دفاعی لحاظ سے اہم ہوں اور جن پر قبضہ کی صورت میں دشمن کا دفاع درہم برہم ہو جائے۔ اسکے علاوہ ان پر قبضہ کی صورت

میں دشمن پر گہرا نفسیاتی اثر پڑے۔ ہدف ایسا ہو جو کہ آسانی سے پہچانا جاسکے اور ان پر دیئے گئے وقت اور موجودہ سپاہ سے قبضہ کرنا بھی ممکن ہو۔

ج۔ **حملے کا تسلسل۔** حملے کے تسلسل کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے ۔بذریعہ پلاٹون/سیکشن فوراً حملہ بے حد ضروری ہوگا۔

د۔ **فائری امداد۔** ہدف پر جاتے وقت اور ہدف پر قبضہ کرنے کے بعد یلغار کرنے والی سپاہ کو ممکن حد تک نزدیکی فائری امداد مہیا کی جاتی ہے۔ حملے کے کامیاب ہونے پر امدادی ہتھیاروں کو فوراً آگے لایا جاتا ہے۔

ر۔ **انٹیلیجنس/معلومات۔** حملے کی مکمل تجویز بنانے کیلیئے دشمن اور زمین کے بارے میں درست معلومات کا حصول بہت ضروری ہے۔ان معلومات کے بارے میں مکمل یقین کے بعد بالا کمانڈر کے لئے درست وقت اور حملے کی سمت کا چناؤ کرنا آسان ہوتا ہے۔ یہ معلومات کمانڈر کو گشتوں، ہوائی فوٹو، ایجنٹوں اور بالا کمانڈروں کی مہیا شدہ معلومات سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

ز۔ **تیزی** ۔دشمن کو اپنے دفاع کی تیاری اور ذخیرہ استعمال کرنے کیلیئے کم سے کم وقت دینا چاہیئے تا کہ حملے کا دباؤ آسانی سے برقرار رکھا جاسکے اور تیاری پر کم وقت صرف کیا جائے۔

سوال نمبر۴۔ حملے کی اقسام بیان کریں؟

۴۔ **تیاری کے لحاظ سے حملے کی اقسام**

ا۔ **جلدی کا حملہ۔** دشمن جب نامکمل تیاری میں ہو اور اسکا دفاع نرم یا کمزور ہو تو اسکا فائدہ اٹھانے کیلیئے جو حملہ کیا جاتا ہے اسے جلدی کا حملہ کہتے ہیں۔اس حالت میں رفتار ایک اہم جز ہے۔ یہ اکثر پیشقدمی کے مرحلے میں کیا جاتا ہے جب دشمن کے ساتھ ملاپ ہونے پر ابتدائی کامیابی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جلدی کا حملہ کر کے اسکے دفاع کو درہم برہم کیا جاتا ہے۔

ب۔ **تجویز شدہ حملہ۔** یہ حملہ دشمن کے مضبوط تیار شدہ دفاع کے خلاف کیا جاتا ہے اسکے لئے تفصیلی قراولی اور منصوبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے حملے کو کرنے سے پیشتر دشمن کا سر جارحانہ کاروائیوں کے ذریعے دبایا جاتا ہے۔گشت اور دوسری جارحانہ کاروائیوں سے پہل پن اپنی فوج کے ہاتھ میں رہے گا۔اس قسم کے حملے کیلیئے جو وقت درکار ہوگا اس کا انحصار دشمن کے دفاع کی تیاری پر ہوگا۔

۵۔ **فائری مدد کے لحاظ سے حملے کی اقسام**

ا۔ **پرشور حملہ۔** وہ حملہ ہے جو فائری امداد کیساتھ کیا جاتا ہے اور اسکے لئے فائری منصوبہ بنایا جائیگا اور اس پر عمل کیا جائیگا۔

ب۔ **خاموش حملہ۔** یہ حملہ بغیر فائری امداد کے کیا جاتا ہے، تا کہ اچانک پن حاصل رہے۔مگر جونہی اچانک پن کھو جانے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں فائر کھولا جائیگا جسکے لئے احکامات پہلے سے جاری کیئے جاتے ہیں اور فائری منصوبہ بنالیا جاتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حملے کی ترتیب

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی2015 AP.8365 E,

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپ کو حملے کی ترتیب کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ حملے کے مراحل اور تیاری۔

۲۔ تباہی اور نو تنظیم

۳۔ حملہ میں سلسلہ وار کارروائی

سوال نمبرا۔ حملے کے کتنے مرحلے ہیں؟

ا۔ **حملے کے مرحلے۔** حملے کے چار مرحلے ہیں:۔

ا۔ تیاری کا مرحلہ۔

ب۔ یلغار کا درجہ۔

ج۔ تباہی اور نو تنظیم۔

د۔ استفادہ۔

سوال نمبر۲۔ تیاری کے مرحلے میں کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

۲۔ **تیاری کا مرحلہ۔** صحیح اور تیز منصوبہ بندی ضروری ہے کیونکہ نامناسب سوچے ہوئے یا تاخیری منصوبے سپاہ کے لئے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔اس مرحلے کے دوران مندرجہ ذیل کام سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

ا۔ سٹورز کی مناسب تقسیم۔

ب۔ امدادی صیغوں کے ساتھ میلاپ۔

ج۔ حملے کی تکنیک کی ریہرسل۔

۳۔ **ریہرسل پلان۔** ریہرسل،اگر وقت ہو تو مندرجہ ذیل کی ریہرسل کی جائیگی:۔

ا۔ ترتیب گاہ میں داخل ہونے کی کارروائی۔

ب۔ ترتیب گاہ سے ہدف تک رفتار برقرار رکھنے کی ریہرسل۔

ج۔ دوسرے مرحلے کی کارروائی کی ریہرسل۔

د۔ ترتیب گاہ کو جاتے وقت راستے میں دشمن سے ملاپ ہونے پر کارروائی۔

ر۔ نو تنظیم۔

ز۔ گاڑیوں سے اترنے کی ریہرسل (اگر استعمال ہو رہی ہوں)۔ریہرسل کیلئے کوشش کی جائے کہ زمین ہدف کے مطابق ہو

س۔ ایف ایشلان کی گاڑیوں کی درست بانٹ اور تنظیم۔

ش۔ جمع گاہ کو جانے کیلئے سپاہ کو ترتیب دینا۔

۴۔ **جمع گاہ کو حرکت۔** اگر دشمن کی پوزیشن سے جمع گاہ کافی دور ہو تو گاڑیوں کے ذریعے وہاں تک حرکت کی جا سکتی ہے مگر حرکت کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل انتظامات اور کارروائیوں کا مکمل کرنا ضروری ہے:۔

ا۔ احکامات اور بریفنگ ہر درجے پر مکمل ہو۔

ب۔ فالتو گاڑیوں اور سامان کا مناسب بندوبست۔

ج۔ ایف ایشلان کی درست تنظیم۔

د۔ اضافی دستوں کیساتھ تعاون اور خصوصاً ایف او او FOO اور انجینئر وغیرہ جو ملے ہیں۔

۵۔ **جمع گاہ سے ترتیب گاہ تک جانا۔** کمپنی جمع گاہ سے آگے اسی ترتیب سے بڑھے گی جسمیں اس نے ترتیب گاہ میں ترتیب اختیار کرنے کے بعد ہدف کی طرف جانا ہے۔اگر ٹینک قریبی امداد میں استعمال ہو رہے ہیں تو کمانڈنگ آفیسر فیصلہ کرینگے کہ ترتیب گاہ میں پہلے ٹینک داخل ہونگے یا انفنٹری داخل ہوگی۔اس صورت میں ٹینکوں کے پہنچنے کے اوقات اور فارمیشنوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

سوال نمبر۳۔ یلغار کے مرحلے کو مفصل طریقے سے بیان کریں؟

۶۔ **یلغار کا مرحلہ۔** اشارہ ملنے پر یورش کرنے والی سپاہ کھڑی ہو جاتی ہے اور پیشقدمی کا اشارہ ملنے پر آگے بڑھتی ہے۔مقررہ وقت پر آغاز لائن کو عبور کرتی ہے اور ایک جیسی رفتار سے ہدف تک بڑھتی ہے۔یہاں سے عام طور پر پھیلی ہوئی لائن میں یورش کرتی ہے۔

ا۔ **پیشقدمی میں رفتار۔** رفتار ممکن حد تک تیز رکھنی چاہیے لیکن دکھاؤ اور راستہ کے لحاظ سے اسمیں کافی حد تک تبدیلی ہوتی رہے گی۔منصوبہ بندی کرتے وقت سپاہ کی کٹھن حالات میں پیشقدمی کی رفتار کا تقریباً 100 گز فی منٹ بھی رکھ سکتے ہیں۔اسلئے ضروری ہے کہ پیشقدمی کی رفتار اپنے منصوبے میں شامل کی جائے کیونکہ امدادی فائر کا پروگرام بھی اسی رفتار کے لحاظ سے مقرر کیا جائیگا۔

ب۔ **یورشی فارمیشن۔** فارمیشن روشنی یا اندھیرے کی حالت کو دیکھ کر چنی جاتی ہے۔اگر کسی رکاوٹ کو پار کرنا ہو تو اس وقت فائل یا سنگل فائل سب سے مناسب ہے جب رکاوٹ پار کر لی جائے تو عام طور پر پھیلی ہوئی لائن کی فارمیشن اختیار کی جاتی ہے۔جہاں تک سپاہ کے بکھرنے کا تعلق ہے اسکا انحصار دکھاؤ پر ہوگا لیکن پھر بھی ضروری ہے کہ پلاٹون کا ہر جوان ساتھ والے جوان کو دیکھ سکے۔اس لحاظ سے درمیانی فاصلے قائم کئے جاسکتے ہیں۔

ج۔ **سمت برقراری۔** ایسے موقعوں پر جب کمپنیوں کے ہدف ایک دوسرے کے نزدیک ہوں تو انٹیلی جنس آفیسر اور اسکی پارٹی کے جوان یورش کمپنی کے درمیان اور بازوؤں پر آگے حرکت کرتے ہیں اور کمپنیوں کو درست سمت قائم رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔اس پارٹی کے کام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) کمپاس یا دوسرے ذریعوں سے حملہ کی سمت کی درستی کی مزید جانچ پڑتال کرنا۔

(۲) قدموں کے ذریعے طے شدہ فاصلہ جانچنا۔اس پارٹی کا یہ کام نہیں کہ یورش کرنے والی سپاہ کو ہدف تک لیجائے۔یہ کام تمام کمانڈروں کا ہے کہ وہ حملے کی سمت قائم رکھیں اور سمت بتانے والی پارٹی دیکھتی رہے۔سمت قائم رکھنے میں مندرجہ ذیل چیزیں مدد دے سکتی ہیں:۔

(ا) کمپاس۔

(ب) قدموں کی ذریعے فاصلہ ناپنا۔

(ج) نمایاں زمینی نشان۔

(د) قطبی ستارہ۔

د۔ حملے کے دوران فائر اور حرکت کا خاص خیال رکھا جائے۔حملہ آور پلاٹون کو یلغار اور فالو اپ سیکشنوں میں بانٹا جائے۔یلغار سیکشنوں کو غلافی فائر کے بالکل پیچھے رہتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔انکا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس سے پہلے کہ دشمن غلافی فائر کے اثرات سے سنبھل سکے اسکو تباہ کر دیا جائے۔جہاں امدادی صیغوں سے غلافی فائر نہ مل سکے وہاں آگے بڑھنے کی مدد کرنے کیلئے پلاٹون اور کمپنی کے ہتھیار استعمال کئے جائیں۔غلافی فائر کے پیچھے رہتے ہوئے حملہ کرنے والی پلاٹون جب ہدف کے قریب پہنچ جاتی ہے تو یکدم اسکے اوپر یورش کرتی ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ تیزی کیساتھ اپنا کام مکمل کرتی ہے۔

ر۔ بعض اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دشمن کے جن ہتھیاروں کا پتہ نہیں چلایا گیا یا جن کو تباہ نہ کیا گیا ہو ان سے درست فائر ہونے کی صورت میں حملے کی کاروائی میں مداخلت پیدا ہو جاتی ہے ان حالات میں پلاٹون،سیکشنوں میں بٹ کر زمین اور پیدل میدان کاری اور فائر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آگے بڑھتی ہے مثال کے طور پر ایک سیکشن اگلی فائری پوزیشن تک جانے کیلئے آگے بڑھتی ہے تو دوسری سیکشن اسے غلافی فائر مہیا کرتی ہے۔ان حالات میں پلاٹون،کمپنی کے اپنے ہتھیار یعنی ایل ایم جی،راکٹ لانچر ایم جی اور 60 ملی میٹر بھی پوری امداد دیں گے۔

ز۔ اگر راستے میں پلاٹون پر دشمن توپخانے یا مارٹر کا فائر ڈالے تو پلاٹون کو چاہیے کہ وہ تیزی سے فائر کی بوچھاڑ سے ایک طرف ہو کر گزر جائے۔

س۔ اگر ہدف پر پہنچنے سے پہلے دشمن فائر کر کے ہماری پیشقدمی روکے تو پھر ہمارے گروپ جوابی فائر کریں۔(جو فائر کرنے کی پوزیشن میں ہوں۔) خود پلاٹون کے ہتھیار اور امدادی ہتھیار دشمن پر فائر ڈالیں اور اگر ضرورت ہو تو پلاٹون کمانڈر مزید فائر مانگے۔بعض موقعوں پر دشمن کے فائر سے کترا کر نکل جانا ممکن ہوگا لیکن ایسا اس صورت میں کیا جائے جبکہ دشمن کے فائر کرنے والے ہتھیاروں کو بے اثر یا تباہ نہ کیا جائے اور اپنے مقصد کے حصول پر کاروائی کا کوئی برا اثر نہ پڑے۔جب اس قسم کی کاروائی کی جائے تو اسکی رپورٹ کمپنی کمانڈر کو دینی چاہیے۔

ش۔ اگر دشمن کی کوئی چوکی ہماری پیشقدمی کو روکنے میں کامیاب ہو جائے تو پلاٹون کمانڈر کو ایسی ترکیب کرنی چاہیے کہ اسکے جوان آگے بڑھ سکیں۔اس صورت میں پلاٹون کمانڈر مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے:۔

(۱) دشمن کی چوکی کی جگہ متعین کرے۔

(۲) سموک فائر کرائے اور سب سے قریبی ایل ایم جی گروپ سے غلافی فائر کروائے۔

(۳) وائرلیس پر کمپنی کمانڈر کو اس حالت کی رپورٹ دے کر مارٹر،آرٹلری یا 60 ملی میٹر کی مزید فائری امداد مانگے۔

(۴) سب سے قریب والے امدادی ٹینک سے فائر کرائے۔

(۵) اگر زد میں ہو تو راکٹ لانچر استعمال کریں۔

(۶) ایف او او اور ایم ایف سی کو حملہ آور سپاہ کے ساتھ حملے میں جانا چاہیے تاکہ اچانک نمودار ہونے والے ٹارگٹوں پر فائر ڈلوا سکے اور تو تنظیم کے دوران فائر کروا سکے۔

ص۔ **کمپنی کے بڑے ہتھیار**

(۱) **جی ایل ایچ ایم جی۔** یہ عموما فائربیس میں چھوڑی جاتی ہیں لیکن اگر ضرورت ہو تو حملے والی سپاہ اپنے ساتھ لے جاسکتی ہے۔

(۲) **60 ملی میٹر مارٹر۔** ان کو فائربیس میں چھوڑا جاسکتا ہے لیکن انکا بہتر استعمال یہ ہوگا کہ انہیں ترتیب گاہ کے علاقے سے فائری امداد میں استعمال کیا جائے تاکہ اچانک نمودار ہونے والے ٹارگٹوں کو نظری فائر سے برباد کرسکیں۔

(۳) **مشین گن۔** پلاٹونوں کو انہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہیے تاکہ دوران حملہ فائر اور حرکت میں مدد دیں اور حرکت کے بعد نو تنظیم میں فوری طور پر استعمال ہوسکیں۔

سوال نمبر ۴۔ تباہی اور نو تنظیم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۷۔ **تباہی اور نو تنظیم**

ن اس علاقے میں پہنچ کر اپنی تنظیم دوبارہ کریگی جسے کمپنی کمانڈر نے پہلے سے مقرر کردیا ہوگا لیکن زمین کی بناوٹ یا دشمن کی خندقوں کے لحاظ سے اس میں ضروری ا دشمن کے اگلے مدفوعہ مقامات کو جب ایک بار پار کرلیا جاتا ہے تو یلغار کا مرحلہ تباہی کے مرحلے میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس مرحلے میں ہدف پر قبضہ کرنے کیلئے لڑائی لڑی جاتی ہے۔ ایسے موقعے پر چونکہ توپ خانے کی مدد حاصل نہیں ہوتی اس لئے پلاٹون کو خود اپنے ہی ہتھیاروں سے پورا فائدہ اٹھا کر لڑتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ اس حملے میں اگر ٹینک امداد پہنچا رہے ہیں تو پھر انفنٹری اور ٹینکوں کا تعاون ضروری ہے۔ اس مرحلے میں پلاٹون دشمن کے ٹینک شکن ہتھیاروں کو برباد کرتی ہے اور ٹینک اپنی بڑی گنوں اور مشین گنوں سے امداد دیتے ہیں۔

ب۔ **نو تنظیم۔** حملے کے فوراً بعد پلاٹون پر دوبارہ مکمل قابو حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کاروائی کو نو تنظیم کہتے ہیں اور اسکے ذریعے سے پلاٹون اپنے لئے علاقے میں اسطرح مضبوطی سے قدم جماتی ہے کہ دشمن کے ہر جوابی حملے کو پسپا کرسکے۔

ج۔ پلاٹو تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔

(۱) اگر دشمن کی خندقوں پر قبضہ کرنا ہو تو نہایت ضروری ہے کہ نئی خندقوں کی کھدائی کا کام جلد از جلد شروع کردیا جائے۔ جب پلاٹون کمانڈر نئی خندقوں کی جگہیں چنے تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ خندقیں ایک دوسرے کے قریب نہ بنائی جائیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جوان ایک دوسرے کے قریب خندقیں بنانا چاہتے ہیں۔ احتیاط کے طور پر اسے چاہیے کہ خندقوں اور سیکشنوں کا درمیانی فاصلہ قدموں کے حساب سے بتادے اسے خندقوں کیلئے فائری قوسیں (آرک آف فائر) بھی مقرر کردینی چاہیے۔ اس احتیاط کے باوجود اگر بعض خندقیں قریب قریب بن جائیں تو صبح کی پہلی روشنی ہونے تک ٹھیک کرلیا جائے۔

(۲) ہر سیکشن کیلئے سنتریوں کی پوزیشن مقرر کرلی جائے۔ ایک سیکشن کے عام طور پر دو سنتری ہوتے ہیں جنکے پاس ایک مشین گن ہوتی ہے۔ سنتریوں کی پوزیشن سیکشن کے آگے ایسی جگہ مقرر کی جائے جہاں زمین کھودنے کی آواز نہ پہنچ سکے۔ اگر دشمن جوابی حملے کی تیاریاں کرے تو اسکے متعلق آگاہ کرسکیں۔

(۳) ہدف پر پہنچتے ہی خندقیں وغیرہ کھودنے کی اہمیت پر دوبارہ زور دیا جاتا ہے۔ ہر جوان کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہیے کہ یہی وہ واحد طریقہ ہے جسے اختیار کرکے وہ دشمن کے فائر سے بچ سکتا ہے کیونکہ قبضہ کئے ہوئے علاقے پر دشمن اپنا فائر ڈالے گا۔ یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ رات کے اندھیرے میں جو چھپاؤ حاصل ہوتا ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

(۴) حملے میں جو ٹینک امداد پہنچا رہے ہوں وہ ٹینک شکن دفاع کا کام اسوقت تک سنبھالے رکھیں گے جب تک انفنٹری کے ٹینک شکن ہتھیار مقررہ جگہوں پر نہ لگادیے جائیں اور انکے درمیان ارتباط نہ پیدا کیا جائے۔

(۵) زخمیوں کو سٹریچر والے اٹھا کرلے جائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ میدان جنگ کی اس غرض سے چھان بین کی جائے گی کہ کوئی زخمی یا شہید وہاں نہ رہ جائے۔

(۶) نو تنظیم کے دوران دشمن کے جوابی حملے کا توڑ کرنے کیلئے توپخانے اور مارٹروں کے خاص دفاعی فائر پہلے سے سوچ لیئے جائیں گے۔ نو تنظیم کے دوران پلاٹون کمانڈر ان کی تصدیق کرے اور اگر ضروری سمجھے تو دفاعی فائر بھی تجویز کرے۔

(۷) حملے کے بعد دشمن کے جوابی حملے کے خطرے کے پیش نظر اور انتظامی امور کے متعلق بھی کئی کاروائیاں کرنی چاہیں، مثلاً پلاٹون کو اپنے اور دشمن کے درمیانی علاقے پر غلبہ حاصل کرنے کیلئے لڑاکا گشت بھیجنے کی ضرورت ہوسکتی ہے اور پھر اپنی دفاعی پوزیشنوں پر بھی مزید کام کرنا ضروری ہوتا ہے جہاں تک انتظامی امور کا تعلق ہے ان میں ہتھیاروں کی صفائی، ایمونیشن، خوراک، جسمانی صفائی اور دفاع کے دوسرے عام کاموں کی طرف توجہ دینا۔

(۸) پلاٹون کمانڈر اس بات کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے کہ ان ٹینکوں اور ٹینک شکن گنوں کی بھی حفاظت کرے جنہیں اسکی پلاٹون کے علاقے میں مختلف پوزیشنوں میں آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حفاظت کے علاقہ میں انہیں جس قسم کی مدد کی ضرورت ہوگی پلاٹون کمانڈر اپنی دفاعی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے انکی مدد کریگا۔

۸۔ **رات کی نو تنظیم میں مشکلات**

ا۔ ذیلی یونٹوں کا آپس میں مل جانا جس سے عارضی طور پر کنٹرول ختم یا مشکل ہوجاتا ہے۔

ب۔ امدادی ہتھیاروں یا امدادی صیغوں کا آگے لانا مشکل ہوتا ہے۔

ج۔ حملہ میں دیر ہوجانے سے نو تنظیم کا دن کی روشنی میں ہونا۔

د۔ رات کے اندھیرے میں لگائی گئی غلط پوزیشنوں کو پہلی روشنی پر درست کرنا۔ ان مشکلات پر اچھی ٹریننگ مکمل تیاری، سادہ تجویز اور محدود ہدف سے قابو پایا جاسکتا ہے۔

۹۔ **استفادہ۔** کامیابی کے بعد کمانڈر کو چاہیے کہ وہ اپنے اس ہدف سے آگے تک تدبیراتی اہمیت کے مقامات پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔اس کاروائی کے اہم فائدے ہو سکتے ہیں مثلاً یہ کہ دشمن کو مجبوراً تفصیلی قراولی کرنی پڑے گی اور یہ جاننا پڑے گا کہ ہماری فوج آگے کہاں تک بڑھ چکی ہے۔استفادہ کی یہ کاروائی ہمیں اپنی فوج کی نوتنظیم میں بھی مدد دیتی ہے اور اسکا کام دشمن کو مداخلت کرنے سے باز رکھنا ہے۔ پلاٹون کمانڈر کو اپنے کمپنی کمانڈر کے احکام سے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اسے کس حد تک استفادہ کی اجازت ہے۔اس کا دارومدار اس پر ہوگا کہ کمپنی کو تیاری مشن کے طور پر کس قسم کا کام سونپا گیا ہے۔

سوال نمبر۵۔ کامیاب نوتنظیم کے اہم نکات بیان کریں؟

۱۰۔ کامیاب نوتنظیم کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ملاپ دوھرا ہونا چاہیے۔

ب۔ ہر آدمی کو تمام مورچوں پر منصوبے کی تفصیل اور اعلیٰ کمانڈر کے ارادے کا علم ہونا چاہیے۔

ج۔ امدادی ہتھیاروں اور ایف ایشلان کو آگے لانے کیلئے تفصیلی احکام ضرور دیئے جائیں۔

د۔ ہدف قبضے میں ہونے کے بعد کمپنی کمانڈر کو آگے نوتنظیم پر کنٹرول کرنا چاہیے اور یہ یقین کرے کہ دشمن کے اچانک پن سے بچنے کیلئے گشت آگے بھیجی جا چکی ہیں۔

ر۔ نوتنظیم کا منصوبہ عمل میں لانے کیلئے پہلے ہر کمانڈر کو علم ہونا چاہیے اور ساتھ ہی ڈی ایف اور انکے خفیہ نام جن پر فائر مانگا جائے گا وہ معلوم ہوں۔

۱۱۔ **ایف ایشلان کا آگے لانا اور سینٹر لائن کی ضرورت**

ا۔ **ایف ایشلان کا آگے لانا۔** ایف ایشلان کے کمانڈر کے ساتھ پہلے سے یہ مقرر کرنا ہوگا اس نے کس اشارے پر کونسی جگہ رپورٹ کرنی ہے۔حملہ کامیاب ہوتے ہی اس مقررہ جگہ پر ایک گائیڈ کھڑا ہوتا ہے جب ایف ایشلان کی گاڑیاں وہاں پہنچیں تو اسکو وہ روک لے اور اسکے ساتھ ہی پلاٹون کے ایمونیشن اٹھانے والے جوان بمعہ پلاٹون حوالدار کے وہاں جائیں۔ پلاٹون حوالدار کا کام ہے کہ وہ اپنی اپنی پلاٹون کیلئے کھدائی کا سامان اور جو ایمونیشن ضرورت ہو وہ حوالدار میجر سے حاصل کرے اور اپنی اپنی پلاٹون میں پہنچائیں اور فوری طور پر کھدائی شروع کر دی جائے اور ایمونیشن کی کمی کو پورا کیا جائے۔

ب۔ **سینٹر لائن۔** بٹالین یہ عموماً بندوبست کرتی ہے کہ جب سپاہ ترتیب گاہ سے ہدف کی طرف پیشقدمی کرے تو ٹیلیفون کی تار بچھا کر سینٹر لائن ظاہر کر دی جائے۔یہ کام سگنل پلاٹون کی لائن پارٹی کرتی ہے جو یلغار کرنے والی سپاہ کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔اس لائن کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ یلغار کرنے والی کمپنیاں اس سے سمت قائم رکھنے میں مدد لیں بلکہ یہ مندرجہ ذیل کاموں میں مفید ہوتی ہے:۔

(۱) اس راستہ پر آنے میں ایف ایشلان کی گاڑیوں کو مدد ملتی ہے اگر انہوں نے اسی راستے سے آگے جانا ہو۔

(۲) فالو اپ یا ذخیرہ سپاہ اس لائن کی مدد سے آگے والی سپاہ کو کمک پہنچا سکتی ہے۔

(۳) قاصد آگے یا پیچھے جاتے وقت اس لائن سے مدد لیتے ہیں۔

(۴) حملے کے ابتدائی مرحلوں میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ سرنگی قطعوں میں صاف کیا ہوا علاقہ کونسا ہے۔

(۵) زخمیوں کو پیچھے لانے میں مدد ملتی ہے۔

(۶) فوری طور پر سی او کو آگے والی کمپنی کے ساتھ رابطہ مہیا ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر۶۔ حملے کی سلسلہ وار کاروائی بیان کریں؟

۱۲۔ **حملے میں سلسلہ وار کاروائی**

ا۔ **اجتماع گاہ۔(تیاری کا مرحلہ)**

(۱) سنتریوں کا مقرر کرنا۔

(۲) الارم پوسٹ لگانا۔

(۳) حکم ملا ہو تو کھدائی کرنا۔

(۴) لڑائی کی تیاری کا آخری معائنہ کرنا۔

(۵) ہتھیار، ایمونیشن کی صفائی اور میگزین بھرنا۔

(۶) وائرلیس سیٹوں کو ٹیسٹ اور نیٹنگ کرنا۔

(۷) ترتیب گاہ میں بیٹھنے کی ریہرسل کرنا۔

(۸) وقت ہو تو آرام کرنا۔

(۹) بندوبستی کاروائیاں کرنا۔

(۱۰) امدادی صیغوں سے ملاپ کرنا۔

(۱۱) غیر ضروری سامان چھوڑنا۔

(۱۲) احکام کی دوبارہ پڑتال کرنا۔
(۱۳) ترتیب گاہ تیار کر کے لیٹ جانا۔
(۱۴) حملے کی آخری تیاری کرنا۔
(۱۵) تین منٹ تک ٹھہرنا۔
(۱۶) سیکشنوں کو ہدف دکھانا۔

ب۔ **جمع گاہ (یلغار کا مرحلہ)**

(۱) توپخانے اور مارٹر کے فائر کے نزدیک پیچھے رہتے ہوئے آگے بڑھنا۔
(۲) جب غلافی فائر اٹھ جائے تو اپنے ہتھیاروں کی مدد سے آگے بڑھنا۔
(۳) اشد ضرورت پر فائر اور حرکت سے بڑھنا۔
(۴) مناسب فاصلے پر پہنچ کر ہدف پر ہلہ بول دینا۔

ج۔ **تباہی اور نو تنظیم کا مرحلہ**

(۱) ہدف پر لڑائی لڑ کر دشمن کو تباہ کرنا۔
(۲) قبضہ ہونے پر پلاٹون پر قابو حاصل کرنا۔
(۳) پوزیشنوں میں ارتباط کرنا۔
(۴) گشت پارٹی کو آگے بھیجنا۔
(۵) کھدائی شروع کرنا۔
(۶) زخمیوں اور شہیدوں کو نکالنا۔
(۷) دفاعی فائر میں ردوبدل کرنا۔
(۸) ایمونیشن کا پورا کرنا۔
(۹) بندوبستی کاروائیاں مکمل کرنا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

ترتیب گاہ (FUP)

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپکو ایف یو پی مارکنگ اور اسکی پارٹیوں کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم چار حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ ترتیب گاہ کی اہم اصلاحات۔

۲۔ ترتیب گاہ کی خصوصیات۔

۳۔ ترتیب گاہ کی تنظیم۔

۴۔ ترتیب گاہ کی مارکنگ۔

سوال نمبر ا۔ ایف یو پی کی اصلاحات تحریر کریں؟

ا۔ **ترتیب گاہ کی اہم اصلاحات**

ا۔ **اجتماع گاہ۔** وہ جگہ جہاں حملہ آور سپاہ جمع گاہ میں جانے سے پہلے اکٹھی ہو کر تمام جنگی کاروائیاں مکمل کرتی ہیں۔ اجتماع گاہ کا فاصلہ ہدف سے 15 سے 20 کلومیٹر تک پیچھے ہوسکتی ہے۔

ب۔ **جمع گاہ۔** وہ علاقہ جہاں حملہ آور سپاہ، حملہ کرنے کے لیے منظم ہوتی ہے اور ضروری کاروائیوں کے بعد ترتیب گاہ کو حرکت کرتی ہے۔ اس کا فاصلہ اجتماع گاہ سے 5 سے 15 کلومیٹر ہوتا ہے۔

ج۔ **ترتیب گاہ۔** وہ جگہ جہاں حملہ آور سپاہ یلغار کی وہ ترتیب اختیار کرتی ہے۔ جس سے اس نے اپنے مقصود تک پیش قدمی کرنی ہوتی ہے۔ ترتیب گاہ کا فاصلہ ہدف سے 1000 سے 1200 میٹر ہوتا ہے۔

د۔ **آغاز لائن۔** حملہ آور سپاہ کے اگلے دستے H بجے جس لائن کو کراس کرتے ہیں اسے آغاز لائن کہتے ہیں۔

ر۔ **H۔ بجے۔** وہ مقررہ وقت جس پر یلغار کرنے والی سپاہ کے اگلے دستے آغاز لائن کو عبور کرتے ہیں۔

ز۔ **A۔ بجے۔** وہ مقررہ وقت جس پر یلغار کرنے والی سپاہ کے پچھلے دستے اپنی آغاز لائن کو عبور کرتے ہیں۔

س۔ **فالواپ۔** یلغار کرنے والی سپاہ کے پیچھے جو دستے آرہے ہوتے ہیں انہیں فالواپ کہا جاتا ہے۔

ش۔ **تیاری مشن۔** دیئے گئے مشن کے علاوہ جب کوئی اور مشن دیا جائے تو اسے تیاری مشن کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ ترتیب گاہ کی خصوصیات تحریر کریں؟

۲۔ **ترتیب گاہ کی خصوصیات**

ا۔ چھوٹے ہتھیاروں کے شستی فائر سے باہر ہوں۔

ب۔ دشمن کا ممکن ڈی ایف یا ڈی ایف ایس او ایس نہ ہوں۔

ج۔ اگر ممکن ہو تو دشمن کے نظری اور ہوائی دیکھ بھال سے محفوظ ہو۔

د۔ ترتیب گاہ میں داخل ہونا آسان ہو اور یہ آسانی سے پہچانی جا سکے

ر۔ ترتیب گاہ اور مقصود کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

ز۔ اپنے سپاہ کی حفاظت میں ہو۔

سوال نمبر ۳۔ ترتیب گاہ کی تنظیم تحریر کریں؟

۳۔ بٹالین لیول پر ترتیب گاہ کی مارکنگ پارٹی کا کمانڈر انٹیلیجنس آفیسر اور کمپنی لیول پر سی ایچ ایم ہوتا ہے۔ کمپنی ایف یو پی مارکنگ پارٹی کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

ا۔ سی ایچ ایم ۔ 1

ب۔ آئی این ٹی کا نمائندہ ۔ 1

ج۔ پیسر ۔ 2

د۔ ٹیپر	۔	2
ر۔ مارکر	۔	2
ز۔ پلاٹون گائیڈز	۔	3
س۔ سگنلر	۔	2
ٹوٹل	۔	**13**

سوال نمبر۴۔ بٹالین لیول کی ایف یو پی مارکنگ پارٹی کی تنظیم بیان کریں؟

۴۔ **بٹالین لیول کی ایف یو پی مارکنگ پارٹی**

ا۔ انٹیلیجنس آفیسر	۔	1	
ب۔ انٹیلیجنس آفیسر کا سگنلر	۔	1	(سگنل پلاٹون کا جوان)
ج۔ آئی این ٹی حوالدار	۔	1	
د۔ پیسر	۔	1	(کسی بھی رینک سے ہوسکتا ہے)
ر۔ مارکر	۔	1	(سولجر)
ز۔ تار بچھاجے والی پارٹی	۔	1	(کسی بھی رینک سے ہوسکتا ہے)
س۔ کمپنی سی ایچ ایم۔	۔	4	(ہر رائفل کمپنی کا سی ایچ ایم)
ش۔ کمپنی گائیڈ۔	۔	8	(تین گائیڈ پر فارورڈ کمپنی اور ایک گائیڈ گہرائی والی کمپنی کا ہوگا)
ٹوٹل۔	۔	**18**	

سوال نمبر۵۔ ایف یو پی مارکنگ کے لئے کون کون سے سامان کی ضرورت ہوگی

۵۔ **ترتیب گاہ کا سامان**

ا۔ سٹارٹ لائن بورڈ۔

ب۔ سنٹر لائن بورڈ۔

ج۔ ایف یو پی بورڈ۔

د۔ کمپنی ہیڈ کواٹر کا بورڈ۔

ر۔ پلاٹون بورڈ۔

۶۔ **اضافی ساز وسامان**

ا۔ ٹیپ نوار۔

ب۔ ٹیلی فون اور تار۔

ج۔ مارکنگ سائن۔

د۔ وائرلیس سیٹ۔

ر۔ کمپاس، اور نقشہ۔

ز۔ کمبل۔

س۔ این وی ڈی۔

سوال نمبر۶۔ ایف یو پی مارکنگ کی ترتیب بیان کریں؟

۷۔ **ایف یو پی مارکنگ کی کاروائی کی ترتیب۔** کمپنی کمانڈر سی ایچ ایم اور پارٹی کمانڈرز کو بریفنگ دے گا جو کہ اکثر اوقات نقشہ یا گراؤنڈ شیٹ پر ہوتی ہے بریفنگ کے بعد سی ایچ ایم نقشے پر ایف یو پی مارک کرے گا اور گرڈ بیرنگ بھی نوٹ کرے گا یہ تمام عمل کرنے کے بعد سی ایچ ایم اپنے نیوی گیشن پارٹی کمانڈر اور پروٹیکشن پارٹی کمانڈر کے ساتھ ایف یو پی کی قراولی کے لیے جائے گا۔ سی ایچ ایم قراولی کے دوران نیوی گیشن پارٹی کو روٹ جبکہ پروٹیکشن پارٹی کو ان کی مقررہ جگہ سے آگاہ کرے گا۔ سی ایچ ایم جمع گاہ میں واپس آ کر کمپنی کمانڈر کو بریف کرنے کا ذمہ دار ہے۔ مارکنگ پارٹی ایف یو پی سے تقریباً 200 میٹر پہلے رک جائے گی اور پروٹیکشن پارٹی اپنی مقررہ جگہ کی جانب آگے بڑھے گی، اور مندرجہ ذیل کام کرے گی

ا۔ ایف یو پی کو دشمن کی گھات پارٹیوں سے محفوظ رکھنا۔

ب۔ ایف یو پی کو دشمن کے حملہ بگاڑ کاروائی سے محفوظ بنانا۔

ج۔ ضرورت پڑنے پر حملے والی سپاہ کے ساتھ حملے میں حصہ لینا۔

۸۔ **مارکنگ کا طریقہ۔** جب پروٹیکشن پارٹی اپنی جگہ پر پہنچ جائے گی تو سی ایچ ایم اپنی مارکنگ پارٹی کو لے کر ایف یو پی کے سنٹر لائن کی طرف بڑھے گا۔ سنٹر لائن پر پہنچنے کے بعد سی ایچ ایم ہدف کی ڈگری لے گا اور اُس میں 90 ڈگری جمع کرے گا اور اُسی سمت میں پیسر کو ذمینی نشان دکھائے گا اور اب پیسرز اسی سمت میں حرکت کریں گے، اب وہ بیک بیرنگ لے کر اسی طریقہ کو دوہرائے گا دونوں Pacers دائیں اور بائیں جانب 100 میٹر کا فاصلہ طے کر کے مارکر کے لیے رک جائیں گے۔ اب نشان دہی کے لئے SL سے CL تک نوار بچھائی جاتی ہے۔ جب نوار CL کے دونوں اطراف بچھ جائے تو دونوں پلاٹونوں کے نائٹ سائن لگا دئے جاتے ہیں۔ اس دوران باقی تمام جوان اپنی اپنی ذمہ داری کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ مارکنگ مکمل کرنے کے بعد سی ایچ ایم واپس جمع گاہ میں جائے گا اور کمپنی کمانڈر کا انتظار کرے گا، کمپنی کمانڈر کی آمد پر انہیں بریف کرے گا۔ پلاٹون گائیڈز اپنی اپنی پلاٹون کو گائیڈ کر کے اپنے مقررہ علاقے میں لے جائیں گے۔

سوال نمبر۷۔ ایف یو پی میں داخلے کا طریقہ بیان کریں؟

۹۔ **ایف یو پی میں داخلے کا طریقہ۔**

ا۔ پہلے مرحلے میں حملہ کرنے والی پلاٹونیں سب سے پہلے ایف یو پی میں جائیں گی اُس کے بعد کمپنی ہیڈ کوارٹر اور پھر دوسرے مرحلے کی پلاٹون۔ پلاٹونوں کے گائیڈ اپنی اپنی پلاٹون کو گائیڈ کرنے کے ذمہ دار ہونگے۔

ب۔ پلاٹونوں کا پہلا جوان سنٹر لائن سے 10 میٹر دور بیٹھے گا اور اس کے بعد باقی جوان 3 سے 5 قدم کے فاصلے پر بیٹھتے جائیں گے۔

ج۔ پروٹیکشن پارٹی جو کہ فالو اپ پلاٹون بھی ہے، اپنی جگہ سے اٹھ کر فالو اپ پلاٹون کی جگہ سنبھالے گی۔

د۔ سگنل پارٹی کمپنی ہیڈ کواٹر تک سگنل کی تار بچھاتی ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

فائر بیس

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی 2015 ,AP.8365 E

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپکو فائر بیس کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

۱۔ فائر بیس کے کام۔

۲۔ فائر بیس کی خصوصیات۔

۳۔ فائر بیس کی اقسام۔

سوال نمبر۱۔ فائر بیس کی تعریف بیان کریں؟

۱۔ **تعریف۔** فائر بیس ان ہتھیاروں پر مشتمل ہوتی ہے جو توپ خانے کا فائر اٹھ جانے کے بعد حملہ آور سپاہ کو فائری امداد مہیا کرتے ہیں۔ کسی بھی حملے کی کامیابی کا انحصار فائر بیس کی صحیح منصوبہ بندی، جگہ، حملہ آور سپاہ اور فائر بیس کے درمیان اچھی تال میل پر ہے۔

سوال نمبر۲۔ فائر بیس کے کام بیان کریں؟

۲۔ فائر بیس کے کام مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ مؤثر فائری امداد کے ذریعے حملہ آور سپاہ کی ہدف کی طرف حرکت کو کور کرنا۔

ب۔ فائر بیس کو مخصوص اہداف دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ انہیں تباہ اور خاموش کرے لیکن اچانک نمودار ہونے والے اہداف کو بھی نظر میں رکھنا چاہیے۔

ج۔ فائر بیس دشمن کے سر کو دبائے رکھے تا کہ نہ وہ ہدف پر کمک پہنچا سکے اور نہ اپنی پوزیشن کو درست کر سکے۔

د۔ خاص مواقعوں پر حملہ آور سپاہ کی نو تنظیم کے دوران گہرائی والے دشمن کے ہتھیاروں کو نشانہ بنا کر نو تنظیم میں مدد کرنا۔

ر۔ حملہ کے ناکام ہو جانے کی صورت میں سپاہ کے نکلنے میں مدد کرنا۔

سوال نمبر۳۔ ایک اچھے فائر بیس کی کون کون سی خصوصیات ہونی چاہیں؟

۳۔ **اچھے فائر بیس کی خصوصیات**

ا۔ بڑے زاویے پر ہو۔ آخر تک فائری امداد مہیا کر سکے۔

ب۔ پورے ہدف پر موثر فائر گرا سکے۔

ج۔ فائر بیس کی جگہ تک چھپا ہوا راستہ ہو۔

د۔ ہدف ہتھیاروں کی کارگر رینج میں ہو۔

ر۔ 90 درجے سے کم زاویہ ہو۔

ز۔ فائر بیس کی اتنی جگہ ہو کہ تمام موجود ہتھیار سما سکیں۔

سوال نمبر۴۔ ایک اچھے فائر بیس کی جگہ کی خصوصیات بیان کریں؟

۴۔ **فائر بیس کی جگہ کی خصوصیات**

ا۔ **حاوی پوزیشن۔** فائر بیس کو زیادہ تر حاوی زمین پر ہونا چاہیے جو کہ اگر ہدف کے بازو پر ہو تو زیادہ موزوں ہوگا۔ حاوی زمین کی وجہ سے بہتر دکھاؤ اور مؤثر فائر گرایا جاسکتا ہے۔

ب۔ **چھپاؤ اور تلبیس۔** رات کو دیکھنے والے آلات کی موجودگی کی وجہ سے رات کے حملے کے دوران بھی فائر بیس کی چھپاؤ اور تلبیس ضروری ہے۔

ج۔ **دفاعی پوزیشن۔** فائر بیس کو ایسی جگہوں پر ہونا چاہیے جو وقت پڑنے پر اچھا دفاعی علاقہ بن سکے۔

د۔ **کمان و قابو۔** جگہ ایسی ہونی چاہیے جہاں سے کمان و کنٹرول آسان ہو۔

ر۔ **حفاظت۔** اگر جگہ اپنی دفاعی افواج کے درمیان نہ ہو تو فائر بیس کی حفاظت کا بندوبست ضروری ہے۔

ز۔ **ملاپ۔** جگہ ایسی ہونی چاہیے جو حملہ آور سپاہ کے ساتھ وائرلیس یا نظری ملاپ میں ہو۔

س۔ **لچک۔** پوزیشن ایسی ہونی چاہیے جو حملہ کے دوران تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ مؤثر رہے اور حملہ کے زیادہ سے زیادہ مرحلوں میں فائری امداد دے۔

سوال نمبر۵۔ حملہ آور کمانڈر کی فائر بیس کمانڈر سے ارتباط کرنے کی باتیں کیا کیا ہیں؟

۵۔ **حملہ آور کمانڈر کی فائر بیس کمانڈر سے ارتباط کرنے کی باتیں**

ا۔ **تدبیراتی بریفنگ**

(۱) ایچ آر، اے آر۔

(۲) حملے کی سمت۔

(۳) ترتیب گاہ۔

(۴) ہدف، مرحلے۔

(۵) چلنے کی رفتار۔

(۶) نو تنظیم۔

ب۔ **دیگر ارتباط کی باتیں**

(۱) فائر بیس کی جگہ۔

(۲) جگہ تک جانے کا راستہ اور حملہ کے بعد ہدف پر آنے کا راستہ۔

(۳) ہتھیار اور ایمونیشن۔

(۴) پہلے اور دوسرے مرحلے کے بعد ہدف اور ممکنہ ہدف۔

(۵) فائر بیس تک حرکت کیلئے غلافی کاروائی وغیرہ۔

(۶) فائر کرنے اور تبدیل کرنے کیلئے کوئی لائن۔

(۷) مواصلاتی نظام کے بارے میں ارتباط۔

(۸) فائر بیس کے حفاظتی دستے۔

(۹) نو تنظیم کے بعد فائر بیس سے ہدف کی طرف چلنے کا اشارہ اور راہبری کا انتظام۔

سوال نمبر۶۔ فائر بیس کی حفاظت کے لئے سپاہ کی تعداد کا تعین کیسے کیا جاتا ہے؟

۶۔ فائر بیس کی حفاظت کیلئے سپاہ کی تعداد کا تعین مندرجہ ذیل امور پر کیا جاتا ہے:۔

ا۔ حملہ کی قسم (پرشور یا خاموش)۔

ب۔ حرکت کرنے کا وقت۔

ج۔ ہتھیاروں کی قسم۔

د۔ فائری مستقر تک راستہ کیسا ہے۔

ر۔ زمین کی حالت۔

ز۔ دشمن اور اپنی فوج کی حالت۔

س۔ امدادی صیغے مثلاً اگر ٹینک بھی فائر بیس میں شامل ہوں۔

سوال نمبر۷۔ فائر بیس عموماً کم سے کم سپاہ کو زیادہ سے زیادہ فائری قوت دینے کیلئے کن ہتھیاروں پر مشتمل ہوتی ہے؟

۷۔ **فائر بیس کے ہتھیار**

ا۔ اے ٹی جی ایم۔

ب۔ جی ایل ایچ ایم جی۔

ج۔ مشین گنیں۔

د۔ ٹینک (اگر دستیاب ہوں)۔

ر۔ 12.7 ایم ایم مشین گن۔

ز۔ 81 ملی میٹر مارٹرز۔

س۔ توپ خانہ نظری فائر کی حالت میں (اگر دستیاب ہو)۔

ش۔ 60 ایم ایم مارٹر۔

سوال نمبر۸۔ فائر بیس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۸۔ **فائر بیس کی سپاہ اور ہتھیاروں کے لحاظ سے قسمیں**

ا۔ **اندرونی وسائل پر مشتمل فائر بیس۔** یہ انفنٹری بٹالین کے ذاتی سپاہ اور ہتھیاروں پر مشتمل ہوتی ہیں اس میں مشین گنیں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر وہ حفاظت کیلئے نہ استعمال ہو رہی ہوں، عموماً اس کا کمانڈر ایک افسر ہوتا ہے۔

ب۔ **بٹالین یا بریگیڈ کی سطح پر فائر بیس۔** اس طرح کے فائر بیس میں ٹینک، بھاری ٹینک شکن، ہلکے ٹینک شکن، بٹالین کے ہتھیار، توپخانے کی گنیں اور انفنٹری کے ذاتی ہتھیار استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں زیادہ وسائل والے صیغے کا افسر کمانڈر ہوگا۔

سوال نمبر۹۔ فائر بیس لگانے کے مرحلے بیان کریں؟

۹۔ **فائر بیس کے مرحلے**

ا۔ تیاری کا مرحلہ۔

ب۔ حرکت کا مرحلہ۔

ج۔ کاروائی کا مرحلہ۔

۱۰۔ **تیاری کا مرحلہ۔** تیاری کے مرحلے میں درج ذیل کام کیئے جاتے ہیں۔

ا۔ منصوبہ بندی کیلئے معلومات جمع کرنا۔

ب۔ احکام اور بریفنگ۔

ج۔ حملہ آور سپاہ کے ساتھ ملاپ۔

د۔ اپنی دفاعی افواج کے ساتھ ملاپ۔

۱۱۔ **حرکت کا مرحلہ۔** یہ سب سے اہم مرحلہ ہوتا ہے جو کہ انتہائی خاموشی سے سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں مندرجہ ذیل کام کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ اجتماع گاہ سے جمع گاہ تک حرکت۔

ب۔ جمع گاہ میں جمع گاہ کے تمام کام سرانجام دینا۔

ج۔ جمع گاہ سے آر وی تک حرکت کرنا۔

د۔ **فائر بیس کا لگانا۔** تجویز شدہ حملے کی صورت میں مندرجہ ذیل کام کئے جاتے ہیں:۔

(۱) تمام صیغوں کی قراولی۔ (۲) ہتھیاروں کی جگہ کی مارکنگ۔

(۳) ہدف کا تعین۔ (۴) روٹ مارکنگ۔

(۵) حفاظتی اقدامات۔ (۶) ہتھیاروں کی پوزیشنیں سنبھالنا۔

۱۲۔ **کاروائی کا مرحلہ۔** کاروائی کے مرحلے میں درج ذیل کام کیئے جاتے ہیں:۔

ا۔ ہتھیار اپنے مقرر شدہ مقصود اور اہداف پر مقرر کردہ وقت اور احکام پر فائر شروع کریں۔

ب۔ اگر دشمن کے ہتھیاروں کی واضح پوزیشن کا علم نہ ہو تو مشکوک پوزیشنوں پر فائر کریں۔

ج۔ فائر بیس کمانڈر حملہ آور سپاہ کی حرکت کو نگاہ میں رکھے اور اپنے فائر بیس کو احکام دے۔

د۔ اپنی سپاہ کے خطرناک علاقے میں آنے پر فائر کو روکنا یا دوسرے اہداف پر فائر کرانا۔

سوال نمبر۱۰۔ فائر بیس میں ہتھیار کس ترتیب میں لگائے جاتے ہیں اور ان کے کیا فائدے اور نقصانات ہیں؟

۱۳۔ فائر بیس میں ہتھیاروں کو درست طریقہ سے لگانا کامیابی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ کمانڈر کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ فائر بیس لگانے کے تین طریقے ہیں۔

ا۔ **تہہ بہ تہہ لگانا۔** اس طریقہ میں ہتھیاروں کو ان کی رینج کے مطابق تہہ بہ تہہ لگایا جاتا ہے۔

فائدے

(۱) ہتھیار لگانے کیلئے کم چوڑائی میں جگہ چاہیئے ہوتی ہے۔

(۲) پہاڑی علاقہ میں زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۳) اجتماعی فائر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۴) ہتھیار دشمن کی رینج سے دور رکھے جاسکتے ہیں۔

(۵) جگہ کے قبضہ کے دوران زیادہ رازداری رکھی جاسکتی ہے۔

نقصانات

(۱) سر کے اوپر سے گزرنے والا فائر خطرناک ہوسکتا ہے۔

(۲) متبادل پوزیشن اختیار کرنے میں مشکلات ہونگی۔

(۳) چوڑا ہدف کور کرنے میں مشکل ہوگی۔

ب۔ **ایک لائن میں پھیلا ہوا فائر بیس۔** اس طریقہ میں ہتھیار ایک سیدھی لائن میں پھیلا کے لگائے جاتے ہیں۔

فائدے

(۱) میدانی علاقوں کیلئے زیادہ مؤثر ہے۔

(۲) چوڑے اہداف پر فائر گرایا جاسکتا ہے۔

نقصانات

(۱) زیادہ علاقہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۲) مؤثر اجتماعی فائر حاصل کرنا مشکل ہے۔

(۳) جگہ کے قبضہ کے دوران رازداری برقرار رکھنا مشکل ہے۔

ج۔ **U کی طرح فائر بیس لگانا (ہارس شو پیٹرن)۔** اس طریقے میں ہتھیاروں کو ہارس شو کی شکل میں لگایا جاتا ہے۔ لانگ رینج ہتھیاروں کو گہرائی میں اور کم رینج والے ہتھیاروں کو آگے کارنر پر لگایا جاتا ہے۔

فائدے

(۱) پہاڑی علاقوں کیلئے زیادہ مؤثر ہے۔

(۲) مؤثر اجتماعی فائر حاصل ہوتا ہے۔

(۳) کم جگہ درکار ہوتی ہے۔

نقصانات

(۱) میدانی علاقوں کیلئے زیادہ مؤثر نہیں ہے۔

(۲) چوڑے اہداف کے لئے زیادہ موثر نہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

صف گزر

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپ کو صف گزر کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم دو بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ صف گزر کا مقصد۔

۲۔ صف گزر میں تدبیرات۔

سوال نمبر ا۔ صف گزر کا مقصد بیان کریں؟

جواب نمبر ا۔

ا۔ **صف گزر کا مقصد۔** ایسی کاروائیاں جس میں نئی آنے والی یونٹ پہلے سے دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف یونٹ میں سے گزر کر حملہ کرتی ہے۔دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف یونٹ اس وقت تک پوزیشن میں رہتی ہے جب تک حملہ آور فوج اسکے فائر کے آگے نہ آ جائے اسکے بعد اس یونٹ کو نیا کام بھی سونپا جاسکتا ہے۔

۲۔ **تجویز۔** لڑائی کے میدان میں جارحانہ کاروائی کیلئے صف سے گزرنے کی تجویز صف بدلی سے ملتی جلتی ہے۔ایسے حملے کا آگاہی نامہ ملنے پر جس میں کسی یونٹ کو کسی دوسری یونٹ میں سے گزر کر حملہ کرنا پڑے۔گزرنے والی یونٹ کا کمانڈر اور اس کا سٹاف دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف یونٹ سے رابطہ قائم کرتا ہے۔گزرنے والی یونٹ جنگ میں مصروف یونٹ کے صدر مقام کے قریب ہی اپنا تدبیراتی صدر مقام، کمان چوکی قائم کرتی ہے عملہ تمام تفصیل کیلئے باہمی ارتباط کے بعد منصوبہ تیار کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ صف گزر کے عمل میں ارتباط پر مفصل روشنی ڈالیں؟

جواب نمبر ۲۔ **ارتباط (بندوبستی مدد کا طریقہ کار)**

ا۔ انٹیلیجنس کا تبادلہ۔

ب۔ تدبیراتی منصوبوں کا تبادلہ اور ملاپ۔

ج۔ گزرنے والی یونٹوں کے کمانڈروں کی قراولی۔

د۔ گزرنے کی کاروائیوں کے دوران صیانت (سکیورٹی)۔

ر۔ راستوں کی ترجیح اور ٹریفک کنٹرول۔

ز۔ وقت یا حالت جس پر کہ اس محاذ پر کمانڈ تبدیل ہوگی۔

س۔ دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف یونٹ سے فائر، دیگر مدد اور بندوبستی مدد۔

ش۔ دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف یونٹ کے ملاپ کے ذرائع کا گزرنے والی یونٹ کا استعمال جہاں تک ممکن ہو وائرلیس کا استعمال کم سے کم ہو۔

ص۔ گزرنے کے علاقے کا چناؤ اور راہنمائی کا بندوبست۔

سوال نمبر ۳۔ صف گزر میں کمان کی تبدیلی کس وقت عمل میں آتی ہے؟

جواب نمبر ۳۔

ا۔ **کمان کی تبدیلی۔** اسکا فیصلہ دونوں کمانڈر کرینگے کہ کمان کس وقت یا کسی حالت میں تبدیل کریں گے۔عموماً گزرنے والی یونٹ کا کمانڈر حملے کے وقت یا اس سے پہلے پورے علاقے کی کمان سنبھال لیتا ہے۔بالا کمانڈروں کے حکم کے مطابق گزرنے والی یونٹ اسوقت تک کمان سنبھال لے جب کہ تیاری کی بمباری شروع ہو یا اس سے بھی پہلے کمان کی تبدیلی اسکے بعد وہ تمام سپاہ جو تبدیلی کے دوران دشمن سے ملاپ میں ہوں، گزرنے والی یونٹ کے ماتحت آ جائینگی۔

۲۔ **راستوں کے استعمال کی ترجیح کا فیصلہ۔** راستوں کے استعمال کی ترجیح کا فیصلہ بالا کمانڈر کریگا عموماً گزرنے والی یونٹ کو ترجیح دیجاتی ہے۔ٹریفک کنٹرول کا بندوبست پہلے سے موجود یونٹ کریگی۔کمان کے تبادلے پر یہ ذمہ داری بھی تبدیل ہوجائیگی۔

سوال نمبر ۴۔ صف گزر میں تدبیراتی امداد پر مفصل روشنی ڈالیں؟

جواب نمبر ۴۔ **تدبیراتی امداد**

ا۔ پہلے سے موجود یونٹ گزرنے والی یونٹ کو ہر ممکن تدبیراتی امداد دیتی ہے مثلاً بارودی سرنگیں اٹھانا، راہبر مہیا کرنا اور فائری امداد دینا۔

ب۔ قابو کی مشکلات کی وجہ سے پہلے سے موجود یونٹ اِن ڈائریکٹ فائر بھی گزرنے والی یونٹ کو مہیا کرتی ہے۔

ج۔ اگرچہ بہتر صورت یہ ہے کہ ہر یونٹ کو اسکا اپنا توپخانہ مدد دے لیکن پہلے سے موجود یونٹ کا توپخانہ کافی ہو تو وہی حملہ کے دوران پہلے مرحلوں میں استعمال کیا جائیگا بعد کیلئے اپنا توپخانہ آگے لایا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ پہلے سے موجود یونٹ گزرنے والی یونٹ کو کیا بندوبستی امداد دے سکتی ہے؟

ا۔ **بندوبستی امداد۔** پہلے سے موجود یونٹ گزرنے والی یونٹ کو مندرجہ ذیل قسم کے بندوبستی امداد دے سکتی ہے:۔

ا۔ زخمیوں اور شہیدوں کا نکالنے کا بندوبست۔

ب۔ ٹریفک کنٹرول اور راستوں کی ترجیح۔

ج۔ سویلین پر کنٹرول۔

د۔ علاقہ میں بندوبستی سہولتیں مثلاً واٹر پوائنٹ وغیرہ۔

۲۔ **عملی کاروائی۔** جہاں تک ممکن ہو گزرنے والی یونٹ پیچھے والے علاقوں سے رات کی تاریکی میں حرکت کرتی ہے۔ حرکت کے اوقات اس طرح رکھے جائیں کہ گزرنے والی یونٹ بغیر کسی انتظار کے حملہ میں جا سکے۔ اس لیئے اگلی جمع گاہ کی ضرورت نہیں ہوگی اسکا یہ بھی فائدہ ہے کہ اگلے علاقوں میں دونوں یونٹیں کم سے کم عرصہ کیلئے اکھٹی ہونگی۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

رات کا حملہ

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ اس پیریڈ کے دوران آپ کو رات کے حملے کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

ا۔ رات کے حملے کی اقسام۔

۲۔ رات کے حملے کی وجوہات۔

۳۔ حملے کی منصوبہ بندی میں قابل غور باتیں۔

سوال نمبر ا۔ رات کے حملے کی اقسام اور ان کے فوائد اور نقصانات بیان کریں؟

جواب نمبر ا۔ **رات کے حملے کی اقسام**

ا۔ **پرشور حملہ۔** یہ وہ حملہ ہے جو مکمل فائری امداد کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جس کا وقت متعین ہوتا ہے۔

(ا) **فوائد**

(ا) رات کے وقت شیلنگ سے دشمن کی پوزیشن میں زیادہ ابتری پھیل جاتی ہے اور اسکے مورال پر اثر پڑتا ہے۔

(ب) فائر کی وجہ سے دشمن کی زیادہ سے زیادہ اتلافی ہوتی ہے ساتھ ہی دشمن کا سر نیچے دبا رہتا ہے اور یلغار کرنے والی سپاہ کی پیشقدمی یلغار لائن تک فائر سے کور رہتی ہے۔

(ج) فائر کی وجہ سے دشمن کے ہتھیار ناکارہ ہوتے ہیں اور وہ اپنے دفاع میں چھوٹے ہتھیاروں کا فائر کم استعمال کر سکتا ہے۔

(۲) **نقصانات**

(ا) اچانک پن نہیں رہتا۔

(ب) فائری امداد میں لچک پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے خصوصاً اچانک نمودار ہونے والے ٹارگٹ سے نمٹنا مشکل ہوتا ہے۔

(ج) اگر فائری امداد کے اوقات میں کسی قسم کی غلطی ہو جائے تو حملے کی کامیابی بری طرح خسارے میں پڑ جاتی ہے

ب۔ **خاموش حملہ۔** یہ وہ حملہ ہے جس کا آغاز مکمل خاموشی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس میں اچانک پن تب ضائع ہوتا ہے جب فائر کھولا جاتا ہے۔ اس حملے میں فائری امداد کا منصوبہ پہلے سے تیار کیا جاتا ہے اور ضرورت پر استعمال میں لایا جاتا ہے۔

(ا) **فوائد**

(ا) اچانک پن حاصل ہوتا ہے۔

(ب) یلغار کرنے والی سپاہ کی حرکت فائر کی محتاج نہیں رہتی۔

(۲) **نقصانات**

(ا) دشمن کی پوزیشن کو پہلے نرم نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) دشمن کے چھوٹے ہتھیاروں کا فائر ناکارہ نہیں ہوتا۔ اگر دشمن کو حملے کا پتہ چل جائے تو وہ زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

(ج) دشمن کا سر دبا نہیں ہوتا ہے جو حملہ آور کیلئے زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ رات کے حملے کی وجوہات اور مشکلات بیان کریں؟

جواب نمبر ۲۔

ا۔ **رات کے حملے کی وجوہات**

ا۔ اچانک پن حاصل کرنے کیلئے۔

ب۔ رکاوٹوں کو آسانی سے عبور کرنے کیلئے۔

ج۔ دشمن کے گشتی فائر سے بچنے کیلئے۔

د۔ دشمن کے دفاعی فائر سے بچنے کیلئے۔

ر۔ دن کے حملے کو پورا کرنے کیلئے جب تک آخری ہدف تک نہ پہنچے ہوں۔

ز۔ دن کے حملے کے دباؤ کو لگاتار قائم رکھنے کے لئے۔

س۔ دشمن کی برتری کو ختم کرنے کیلئے اور اس سے بچنے کیلئے۔

ش۔ دشمن کی ہوائی برتری کو ناکارہ کرنے کیلئے۔

۲۔ **رات کے حملے میں مشکلات**

ا۔ **قابو**۔ پلاٹون اور کمپنی کی سطح پر سپاہ پر قابو رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ب۔ **منصوبہ بندی**۔ قابو کو قائم رکھنے کیلئے منصوبے میں عام طور پر لچک رکھنی مشکل ہوتی ہے۔

ج۔ **سمت برقراری**۔ سمت قائم رکھنا دشوار ہوتا ہے۔

د۔ **فارمیشن**۔ فارمیشن قائم رکھنا آسان نہیں ہوتا خاص کر خراب یا اونچے علاقے میں۔

ر۔ **دشمن کی پوزیشن**۔ دشمن کی پوزیشن کا صحیح پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے خاص طور پر گہرائی والی پوزیشنوں کا۔

ز۔ **امدادی فائر**۔ امدادی فائر کا استعمال مشکل ہوتا ہے اچانک نمودار ہونے والے اہداف پر فائر گرانا آسان نہیں ہوتا اور فائری منصوبہ میں لچک پیدا نہیں کی جاسکتی۔

س۔ **بکتر سے تعاون**۔ قریبی امداد نسبتاً مشکل ہوتی ہے۔

ش۔ **ہوائی فوج سے تعاون**۔ قریبی ہوائی امداد ملنا قدرے مشکل ہوتا ہے۔

ص۔ **قیادت**۔ سپاہ اپنے کمانڈر کو دیکھ نہیں سکتی اسلئے کمانڈر کی دلیری کا ان پر اثر کم ہوتا ہے۔

سوال نمبر۳۔ رات کے حملے کے فوائد اور کامیابی کا انحصار کن باتوں پر ہے؟

جواب نمبر۳۔ **رات کے حملے کے فوائد اور کامیابی کا انحصار** ذیل کی باتوں پر ہے:۔

ا۔ **رات کے حملے کے فوائد**

(۱) رات کے حملے میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اندھیرے کی آڑ میں دشمن کے شستی فائر سے بچا جاسکتا ہے۔

(۲) رات کے وقت کارروائی میں ناگہانیت یا پہل پن کو آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۳) رات کے حملے سے دشمن کے حوصلے پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔

(۴) دشمن کی رکاوٹوں کو عبور کرنا دن کی نسبت آسان ہوتا ہے۔

(۵) دشمن کیلئے ہوائی فوج کا استعمال کرنا مشکل ہوتا ہے۔

ب۔ **حملے کی کامیابی کا انحصار**۔ رات کے حملے کی کامیابی کا انحصار مندرجہ ذیل باتوں پر ہے:۔

(۱) منصوبہ آسان ہو۔

(۲) علاقے کی اچھی طرح قراولی کر لیجائے۔

(۳) مکمل تیاریاں کی جائیں۔

سوال نمبر۴۔ رات کے وقت امدادی فائر لینا اور رات کے حملے کی منصوبہ بندی کیلئے قابل غور باتیں تحریر کریں؟

جواب نمبر۴۔ **رات کے وقت امدادی فائر لینا اور رات کے حملے کی منصوبہ بندی کیلئے قابل غور باتیں**

ا۔ **رات کے وقت امدادی فائر کا لینا**

(۱) **مارٹر**۔ اگر اہداف کو پہلے سے رجسٹر کر لیا جائے تو فائر لینے میں آسانی ہوگی اور فائر بھی درست ہوگا۔ اسکے علاوہ اگر خاموش رجسٹریشن کی گئی ہو تو بھی مدد لی جاسکتی ہے لیکن اس صورت میں فائر شاید اتنا درست نہ ہو کیونکہ:۔

(ا) رات کے وقت ٹارگٹ کی نوعیت کے لحاظ سے فائر کی درستی دینا مشکل ہوتا ہے۔

(ب) ایمونیشن کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(ج) سلامتی کی خاطر فائر اپنی فوج کے نزدیک نہیں گرایا جاسکتا لہذا یہ ضروری ہے کہ تمام اہداف کو دن کے وقت فائر سے رجسٹر کر لیا جائے۔ انفنٹری کے تمام افسروں کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ وہ فائر گرا سکیں اور اسکی درستی کرا سکیں۔

(۲) **ٹینکوں کی کارروائی**۔ رات کے وقت ٹینکوں کے استعمال سے دشمن کے حوصلے پر کافی اثر پڑ سکتا ہے۔

(ا) رات کے وقت ٹینکوں کی نقل و حرکت سے جو شور پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ سے انکی تعداد اور سمت کا صحیح پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ رات کے وقت ٹینکوں کے استعمال سے دشمن کی سپاہ میں جو بے یقینی کی حالت پیدا ہوتی ہے اسکا بہت زیادہ اثر ہوسکتا ہے خاص کر نا تجربہ کار سپاہیوں میں۔

(ب) اگر ٹینکوں میں انفرا ریڈ مہیا ہوں تو انکو دن کی قریبی امداد یا دیکھ بھال کی فائری امداد میں استعمال کیا جاسکتا ہے

(ج) انفرا ریڈ نہ ہونے کی صورت میں بھی ٹینکوں کو موثر طور پر زمین کی حالت اور رات کی تاریکی کو مدنظر رکھ کر فائری امداد یا قریبی امداد میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۳) **آرٹلری**

(ا) **پرشور حملہ**۔ اسکے لئے آرٹلری کی امداد کا منصوبہ اسطرح بنایا جائیگا جسطرح دن کے حملے کیلئے بنایا جاتا ہے۔ آرٹلری کے فائر سے یلغار کرنے والی سپاہ کو

سمت برقرار رکھنے میں مدد ضرور ملتی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی اچانک پن بھی ختم ہوجاتا ہے۔ اسلئے اسکے اوقات اسطرح مقرر کیئے جائیں تاکہ جب اچانک پن ختم ہوتا نظر آئے اسوقت فائر شروع کر دیا جائیگا۔ اس سے پرشور اور خاموش حملہ دونوں کو فائدہ حاصل ہوگا۔

(ب) **خاموش حملہ۔** اسکے لئے آرٹلری کی امداد کا ملنا اور اس امداد کا پہلے سے منصوبہ تیار کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ پیشقدمی کے دوران فائر کی آڑ حاصل ہو۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل قسم کی امداد کے منصوبے بنائے جاسکتے ہیں:۔

(۱) **مقررہ وقت اور پروگرام کے مطابق۔** یلغار اور پیشقدمی کی رفتار کے لحاظ سے پہلے سے چنے ہوئے سلسلہ وار اہداف پر گنز کو لے کر دیا جاتا ہے۔ اگر کسی وقت بھی فائری امداد کی ضرورت ہو تو وہ فوراً مل سکتی ہے۔

(۲) **آن کال۔** ضرورت پڑنے پر اہداف پہلے سے چن لئے جاتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر فائر کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ یہ طریقہ مقررہ وقت اور پروگرام کے طریقے سے زیادہ لچک دار ہے۔ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب تک ضرورت نہ پڑے اس وقت تک گنز کو دوسرے کاموں مثلاً جوابی گولہ باری کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ بات ضروری ہے کہ اسطرح فائر کی درخواست کرنے پر گنز کا ردعمل تیز نہیں ہوگا اور رابطہ ٹوٹ جانے کی صورت میں کوئی فائر نہیں ملے گا۔ لہٰذا بہترین حل یہ ہے کہ دونوں طریقے ملا کر استعمال کیئے جائیں۔ خاموش حملے کو پرشور میں تبدیل کرنے کیلئے فیصلہ اس مرحلے کے متعلقہ اعلیٰ کمانڈر کو کرنا چاہیے۔ رات کے حملے میں بھی فائر کی وہی قسمیں دستیاب ہوتی ہیں جو کہ دن کے حملے میں۔ نوتنظیم کیلئے پہلے ہی نقشے اور ہوائی تصاویر کی مدد سے ڈی ایف ایس او ایس مقرر کیئے جائیں اور کامیابی کے بعد صبح پہلی روشنی ہوتے ہی ان میں مناسب تبدیلی کر لی جائے گی۔

ب۔ **رات کے حملے کی منصوبہ بندی۔** رات کا حملہ کرنے کیلئے چونکہ تجویز، احکامات اور قراولی وغیرہ تفصیل سے کی جاتی ہے اسلئے منصوبے میں جتنا وقت زیادہ خرچ کیا جائیگا اتنا ہی بہتر ہوگا۔ مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں:۔

(۱) **قراولی۔** احکام اور ترتیب گاہ میں پہنچنے کیلئے کتنا وقت درکار ہے اور اس میں آرام سے تمام حرکت جو دشمن دیکھ سکتا ہے اس کو رات میں کیا جائے۔

(۲) **چاند کا نکلنا۔** چاند رات کے کونسے حصے میں نکلتا ہے اور ہمیشہ کوشش یہ کرنی چاہیئے کے ہدف پر قبضہ رات کے اندھیرے میں ہو اور نوتنظیم کرتے ہی چاند نکل آئے تاکہ اگر دشمن جوابی حملہ کرے تو اسکو دیکھ کر اس پر موثر فائر کیا جاسکے۔

(۳) آغاز لائن سے آخری ہدف تک کاروائی کیلئے کتنا وقت درکار ہے۔

(۴) نوتنظیم کیلئے کتنا وقت چاہیے۔

(۵) پہلی روشنی سے پہلے پہلے اگر نوتنظیم کو مکمل کرنا ہو تو اس کے لئے کتنے وقت کی ضرورت ہے تاکہ دشمن کے جوابی حملے کے آنے تک پہلی روشنی ہو جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عمارتی علاقے میں لڑائی

بحوالہ۔ رائفل کمپنی پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اُردو۔10400، 1585

مقصد۔ اس سبق کا مقصد عمارتی علاقوں کی خصوصیات، ان خصوصیات کا جارحانہ کاروائیوں سے دفاعی اقدامات برائے دفاع اور حملے میں پلاٹون کے معیار پر کاروائی کا مفصل ذکر کرنا ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم دو بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

پہلا حصہ۔ عمارتی علاقے کی خصوصیات اور دفاع

دوسرا حصہ۔ عمارتی علاقے میں دفاعی لڑائی لڑنے کے ڈھنگ

سوال نمبر ا: **عمارتی علاقے کی خصوصیات بیان کریں؟**

ا۔ **عمارتی علاقے میں لڑائی کی خصوصیات**

الف۔ محدود فیلڈ آف فائر۔

ب۔ محدود دیکھ بھال۔

ج۔ فائر اور نظر سے بچاؤ کیلئے کور۔

د۔ گلیوں کی وجہ سے حرکت انہی میں ہو سکتی ہے جو کہ فائر سے کور ہوتی ہے۔

ر۔ گاڑیوں کی نقل و حرکت گلیوں تک محدود ہوتی ہے۔

ز۔ گاڑیاں نزدیکی فائر کی زد میں ہوتی ہیں۔

س۔ ٹینک حرکت کرتے وقت بند ہونگے اور انفنٹری کی مدد چاہیے ہوگی۔

ش۔ دشمن قریب ہوگا جس سے گتھم گتھا لڑائی ہوگی۔

ص۔ امدادی فائر والے ہتھیار محدود ہونگے۔

ض۔ دشمن کو بائی پاس کیا جا سکتا ہے (چھت کے اوپر یا نیچے سے)۔

ط۔ ملاپ مشکل ہوتا ہے اس موقع پر چھوٹے چھوٹے گروپوں کو آزادی سے آپریشن کا موقعہ ملے گا جسکے لئے ان گروپوں کے افراد میں پہل پن کا مادہ ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۲: **عمارتی علاقے کے حملے اور دفاع پر کیا اثرات ہوتے ہیں؟**

۲۔ **عمارتی علاقے کی خصوصیات کے حملے اور دفاع پر اثرات**۔ عمارتی علاقے کی خصوصیات کے جنگ کے مختلف مرحلوں کے دوران درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:۔

الف۔ **حملہ**

(۱) حرکت مشکل ہوتی ہے۔

(۲) کمان و کنٹرول مشکل ہوتا ہے۔

(۳) سی کیو بی ہتھیاروں کا استعمال اور فائر پہلے کھولنے کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔

(۴) زیادہ سے زیادہ تھکاوٹ اور اتلافی اور ایمونیشن کا خرچ۔

(۵) ہوائی جہازوں اور توپخانے کا استعمال مشکل ہوتا ہے۔

(۶) ٹینکوں کی حرکت سڑکوں تک محدود ہوتی ہے اور ٹینکوں کو انفنٹری کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۷) دشمن کی پوزیشن معلوم کرنا مشکل ہوتی ہے۔

(۸) حملے اور دیکھ بھال کیلئے اونچی جگہوں کا استعمال زیادہ کرنا پڑتا ہے۔

(۹) آڑ کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا پڑتا ہے۔

(۱۰) اندھیر مدد دیتا ہے اور اسے حملے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱۱) لوٹ مار پر کنٹرول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱۲) ایک مکان کو مکمل صاف کرنے کے بعد دوسرے مکان کو صاف کرنا پڑتا ہے اور یہ کاروائی کرتے وقت گہرائی کیلئے ذخیرے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ب۔ **دفاع**

(۱) فیلڈ آف فائر محدود ہوتا ہے اسلئے دن کی پوزیشن باہر بنائی جاتی ہے اور سنتریوں کو چھت پر یا عمارت کے باہر رکھا جاتا ہے۔

(۲) چوطرفہ دفاع اور باہمی حفاظت، امداد حاصل کرنے کیلئے زیادہ لوپ ہول اور پوزیشنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۳) آگ کے خلاف حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۴) فائر پہلے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۵) ملبے سے بچاؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۶) کمزور آڑ اور ملبے کے خلاف دفاع کیلئے آڑ اور دیواروں کو مضبوط بنانا پڑتا ہے۔

(۷) گہرائی اور دیکھ بھال کیلئے جگہوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

(۸) حرکت کیلئے نالیوں، ملاپی مورچوں، دیواروں اور چھتوں میں سوراخ بنا کر استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

(۹) ٹرپ فلیئر تار کی رکاوٹ، بارودی سرنگی اور شیطانی پھندوں کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔

(۱۰) فیلڈ آف فائر پہلے محدود ہوتا ہے اندھیرا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اطلاع دینے والے آلات لگانے چاہئیں اور رات کو پوزیشن قریب ہونی چاہیے۔

سوال نمبر۳: عمارتی علاقے کا چناؤ کرتے وقت کن کن باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے؟

۳۔ **عمارتی علاقے میں دفاع۔** عمارتی علاقے میں دفاعی پوزیشن لینے کی منصوبہ بندی اور تیاریاں بٹالین کی سطح پر کی جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی پلاٹون کمانڈر کو بعض اوقات عمارت کا دفاع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا چناؤ کرنے کیلئے بھی کہا جا سکتا ہے۔

۴۔ **عمارت کا چناؤ۔** عمارت کا چناؤ کرتے وقت یقین کرنا چاہیے کہ یہ:

الف۔ کس راستے پر حاوی ہے۔

ب۔ کس رکاوٹ پر مبنی ہے۔

ج۔ کس نزدیکی عمارت کو باہمی امداد مہیا کرتی ہے۔

د۔ کیا اس پر ایک پلاٹون کی نفری دفاعی پوزیشن اختیار کر سکتی ہے۔

ر۔ کم از کم نفری کے ساتھ چوطرفہ دفاع لیا جا سکتا ہے۔

ز۔ چاروں طرف سے فیلڈ آف فائر اچھا ملتا ہے۔

س۔ موجود عمارت میں کہیں سے چھپے ہوئے راستے تو نہیں آتے۔

ش۔ زیادہ مشہور تو نہیں ہے۔ دور سے آسانی سے نظر تو نہیں آتی۔

ص۔ کافی مضبوط ہے کنکریٹ کی عمارت سب سے زیادہ اچھی ہوتی ہے پھر اینٹوں والی اور آخر پر کچی عمارت۔

۵۔ **عمارت کا دفاع۔** عمارت کے چناؤ کے بعد دفاع کرنا ہوتا ہے اور درج ذیل کو مدنظر رکھا جاتا ہے:۔

الف۔ عمارت کے باہر حفاظت۔

ب۔ ہتھیاروں کا لگانا۔

ج۔ اندرونی دفاع کیلئے عمارت کو مضبوط بنانا۔

۶۔ **عمارت کے باہر حفاظت۔**

الف۔ عمارت کے باہر پوزیشن کا چناؤ جس میں رہ کر دن کے وقت لڑائی لڑی جائیگی تا کہ دشمن کو عمارت کے باہر روکا جا سکے۔

ب۔ رات کے وقت یہ پوزیشن عام طور پر استعمال نہیں کی جاتی صرف سنتری باہر یا چھتوں پر چھوڑے جاتے ہیں انکی جگہ کے بارے میں سوچیں۔

ج۔ دشمن کے آنے کی اطلاع حاصل کرنے کیلئے ٹرپ فلیئر اور شیطانی پھندوں وغیرہ کے لگانے کی جگہ مقرر کی جائیگی۔

د۔ عمارت تک آنے والے چھپے راستوں پر بارودی سرنگیں اور تار کی رکاوٹیں لگانے کی ممکن جگہیں مقرر کی جائیں۔

ر۔ اندر اور باہر کی پوزیشنوں کے درمیان ملاپی مورچے بنائے جاتے ہیں۔

ز۔ دشمن کو دھوکہ دینے کیلئے عمارت کے باہر نقلی پوزیشن اور لوپ ہول بنائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ عمارت کا دفاع کرتے وقت عمارت کے باہر ہتھیاروں کے لگانے اور عمارت کو مضبوط کرنے کیلئے کن چیزوں کا خیال رکھیں گے؟

۷۔ **ہتھیاروں کا لگانا۔** سپاہ کے پہنچتے ہی اس کام کو کرنا چاہیے۔ سیکشنوں کو عمارت سے باہر لگاتے وقت دفاع کے عام اصولوں کو اپنایا جائے۔

الف۔ کم از کم دونوں ایل ایم جی تمام راستوں پر فائر کر سکتی ہوں اسلئے مناسب لوپ ہول بنائیں۔

ب۔ متوقع جگہ مثلاً کھڑکی وغیرہ پر ہتھیار نہ لگائیں۔

ج۔ ہتھیاروں کو لوپ ہولز اور کھڑکیوں سے مناسب فاصلے پر پیچھے لگائیں اور یقین کریں کہ بیرل باہر سے نظر نہیں آتی۔

د۔ یقین کریں کہ فائر کرتے وقت گرد نہیں اٹھتی اسکے لئے مناسب پانی کا چھڑکاؤ کرنا ضروری ہے۔

ر۔ کچھ دیر فائر کرنے کے بعد ہر ہتھیار کو لوپ ہول بدلی کرنا چاہیے اسلئے ایک ہی علاقے میں فائر کرنے کیلئے کئی ایک ہولز بنانے پڑیں گے۔

ز۔ وی قسم کے لوپ ہول زیادہ حفاظت مہیا کرتے ہیں لیکن عام طور پر مستطیل قسم کے لوپ ہولز بنائے جاتے ہیں۔ تا کہ زیادہ دیکھ بھال اور فیلڈ آف فائر حاصل ہو۔

س۔ دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے روغن کا استعمال کرتے ہوئے کچھ مصنوعی لوپ ہولز بنائیں۔

ش۔ اگر کھڑکی وغیرہ سے فائر کیا جارہا ہو تو ہتھیار کو سینڈ بیگ سے پیچھے رکھنا چاہیے تا کہ گرنیڈ کے پھٹنے سے حفاظت حاصل ہو۔

ص۔ رات کو لوپ ہولز کا استعمال کرتے وقت یقین کریں کہ پیچھے روشنی کی وجہ سے فائر کرنے والا باہر سے دیکھنے پر نظر نہیں آرہا۔

۸۔ **اندرونی دفاع کیلئے عمارت کو مضبوط بنانا**۔ اس مرحلے کے دوران مندرجہ ذیل کام کرنے ہونگے:۔

الف۔ فیلڈ آف فائر صاف کرنا۔

ب۔ تمام کھڑکیوں کے شیشے توڑ دینا۔

ج۔ ان کھڑکیوں پر جو فائر کیلئے استعمال کی جائینگی کانٹے دار تار لگانا۔

د۔ تمام کھڑکیوں اور دروازے جنہیں استعمال نہیں کیا جارہا انہیں سینڈ بیگوں سے بند کرنا تا کہ دشمن انکے اندر نہ آسکے۔

ر۔ ہر ہتھیار کے لئے فالتو لوپ ہولز بنانا۔

ز۔ چھت یا اوپر والی منزل میں فائر کرنے یا گرنیڈ نیچے پھینکنے کیلئے سوراخ کرنا۔

س۔ چھتوں کو بلیوں اور سینڈ بیگوں کا استعمال کرتے ہوئے مضبوط کرنا۔

ش۔ دیوار میں عمارت کے اندر حرکت کیلئے سوراخ بنانا ان سوراخوں کو ضرورت پڑنے پر استعمال کرنا۔

ص۔ اوپر چھت یا کمرے کو جانے والی سیڑیوں کا توڑنا اور اپنی حرکت کیلئے رسے کی سیڑی بنانا جو کہ ضرورت کے وقت لگائی جاسکے۔

ض۔ آگ سے بچاؤ کے اقدامات کرنا جن میں بجلی اور گیس کا بند کرنا۔ آگ پکڑنے والی چیزوں کا ہٹانا اور آگ بجھانے کیلئے سامان کا نزدیک رکھنا۔

ط۔ عمارت سے باہر کی پوزیشنوں تک اور ایک عمارت سے دوسری عمارت تک جانے کیلئے ملاپی مورچے بنانا اور ضرورت پڑنے پر انکو تار اور بارودی سرنگوں سے بند کرنے کا بندوبست کرنا۔

ظ۔ تہہ خانوں میں ایسی پوزیشنیں بنانا جن میں رہ کر مکان میں داخل ہونے والے دشمن پر فائر کیا جاسکے۔

ع۔ اردگرد کے مکانوں کے بھی اور اپنے مکان کے بھی شیشے وغیرہ توڑ دیں اور لوپ ہول رنگ سے بنائیں۔

۹۔ **دفاعی لڑائی لڑنے کے ڈھنگ**

الف۔ **حفاظتی دستے**۔ حفاظتی دستے اسطرح استعمال ہوتے ہیں جسطرح کہ عام دفاع میں یہ لمبے فاصلے پر توپخانے اور چھوٹے ہتھیاروں کا فائر کھول کر دشمن کی پیشقدمی میں دیر پیدا کرتے ہیں اور دشمن کے متعلق خبریں بہم پہنچاتے ہیں اور حکم ملنے پر اصلی دفاعی پوزیشن میں آجاتے ہیں۔

ب۔ **اصلی پوزیشن سے لڑائی**۔ پہلے مکان کے باہر والی پوزیشن سے دشمن کے حملے کو توڑنے کیلئے توپخانے اور خودعمل ہتھیاروں کا فائر گرائیں اسکے لئے درج ذیل نقاط فائدہ مند ہونگے:۔

(۱) حملہ دفاع کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ عمارتی علاقے پوزیشن میں رہتے ہوئے دشمن کا نقصان کرنے کے بہت مواقع فراہم کرتا ہے مکان یا اسکے باہر والے علاقے میں بیٹھ کر دشمن کے آنے کا انتظار نہ کریں۔

(۲) ساتھ والے مکانوں، نالوں وغیرہ کا دشمن کے حملے پر فائر کرنے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے اور نقصان کرنے کے بعد چھوٹے دستے پلاٹون کی پوزیشن پر واپس آجاتے ہیں۔

(۳) چھتوں کے اوپر سے سنائپر دشمن کے کمانڈروں یا بڑے ہتھیاروں کے نمبروں کو مارنے کیلئے استعمال کیئے جاسکتے ہیں

ج۔ اگر حملے کا زور نہیں ٹوٹا تو مکان کے اندر متبادل پوزیشن میں پہنچ کر پھر وہاں سے لڑائی لڑیں۔

۱۰۔ **جوابی حملہ**۔ اگر دشمن مکان کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور لڑ کر اسے صاف کر لیتا ہے تو نزدیک والے مکانوں کی طرف سے جوابی حملہ کر کے پوزیشن خالی کروائیں یا دشمن کو آگے بڑھنے سے روکیں۔

۱۱۔ **عمارتی علاقے میں حملہ**۔ اس قسم کے علاقے میں حملہ کسی خاص علاقے کو صاف کرنے کیلئے مثلاً شہر کے جنوبی حصے کو دشمن سے صاف کرنا یا شہر کے کسی اہم حصے پر قبضہ کرنے کیلئے مثلاً ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کرنے کیلئے کیا جائیگا۔ حملے سے پہلے علاقے پر بھاری توپخانے کا فائر اور ہوائی حملہ کیا جائیگا۔ شہر کے بیرونی علاقے میں کسی سمت سے پہلے مکان پر قدم جمانے کے بعد عمارتی علاقے کے اندر داخل ہو جائیگا اس مرحلے میں کنٹرول رکھنا مشکل ہو جائیگا یوں تو ایک دوسرے سے ارتباط ٹوٹ سکتا ہے سمت برقراری مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر کہیں دشمن کا کوئی ایسا مورچہ جو نظر انداز ہو گیا ہو اگر اچانک فائر کھول دے تو تباہی کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی لڑائی میں جونیئر کمانڈر اور جوانوں کی سیکھلائی کا معیار اچھا ہو اور ان میں خود اعتمادی اور پہل پن کا مادہ ہو تو کامیابی ممکن ہے۔

۱۲۔ **حملے کے بنیادی اصول**۔ بنیادی اصول عام لڑائی کی طرح ہیں۔ مندرجہ ذیل نقاط زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں:۔

الف۔ **سادہ منصوبہ چھوٹے اور واضح مقصود**۔ منصوبے میں مرحلے اور سمت وغیرہ تبدیل نہیں ہونی چاہیے ایک وقت میں صرف ایک جزیونٹ کی کاروائی ہونی چاہیے۔ یونٹ کے مقصود چھوٹے اور واضح ہونے چاہئیں اسطرح بہتر کنٹرول حاصل ہوتا ہے۔

ب۔ **گہرائی**۔ عمارتی علاقہ میں حملہ پھیلاؤ میں کم اور گہرائی میں زیادہ ہوتا ہے۔ ایک علاقے پر قبضہ کرنیکے بعد گہرائی کی طرف جانے سے حملے کا دباؤ برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اس کاروائی کیلئے ذخیرہ قبضہ کئے ہوئے علاقے سے گزر کر گہرائی میں مقصود کے خلاف استعمال ہونا چاہیے نہ کہ سامنے کسی اور عمارت کو قبضے میں کرنے کیلئے استعمال ہونا چاہیے۔

ج۔ **غلافی فائر**۔ عمارت پر حملہ کرتے وقت یا کھلی زمین عبور کرتے وقت غلافی فائر زیادہ اہمیت حاصل کر لیتا ہے۔

د۔ **قدم جمانا**۔ عمارتی علاقے پر حملے کرتے وقت عمارت سے باہر یا اسکے اردگرد کے علاقے پر پہلے قدم جمانا پڑتا ہے۔ اس طرح کے حملے کے دوران ایک مقصود پر مکمل قدم جمانے کے بعد دوسرے مقصود کی طرف بڑھا جاسکتا ہے۔

ر۔ **تیز حرکت**: عمارتی علاقے میں حرکت کرتے وقت عمارت کے باہر بہت تیز حرکت کی ضرورت پڑتی ہے۔ عمارتی علاقے میں لڑائی سے حاصل شدہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کل اتلافی کا ۷۵ فیصد حصہ عمارت کے باہر کی حرکت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عمارت کے باہر حرکت کرتے وقت مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھیں:۔

(۱) حرکت کو ہمیشہ غلاف کریں۔

(۲) کھلے علاقے میں حرکت کرتے وقت دھویں کا استعمال کریں۔

(۳) کھلے علاقے کو عبور کرتے وقت مثلاً سڑک کو عبور کرتے وقت اپنے جزیونٹوں کو اکھٹا کر کے ایک ساتھ تیزی سے دوڑ لگا کر کراس کریں۔

س۔ **ذخیرہ** ایسے علاقے میں حملے کے دوران ذخیرہ رکھنا زیادہ اہمیت اختیار کر لیتا ہے ذخیرہ کو کسی جزیونٹ کی مدد سے گہرائی میں مقصود پر قبضے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ش۔ **قابو رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقاط کو ذہن میں رکھیں**

(۱) چھوٹے مقصود اور سادہ منصوبہ۔

(۲) گلی اور مکانوں کو خفیہ نام دینا۔

(۳) سیکشنوں اور گروپوں میں حدیں بانٹنا تاکہ آپس میں ایکدوسرے پر فائر نہ کریں۔

(۴) لوٹ کھسوٹ پر قابو۔

(۵) میل ملاپ کے متبادل ذرائع مثلاً دھواں، جھنڈیوں کے اشارے اور رنر کا استعمال۔

ص۔ **بندوبستی کاروائیاں**۔ عمارتی علاقے میں بندوبستی کاروائیاں زیادہ اہمیت اختیار کر لیتی ہیں اور مندرجہ ذیل نقاط پر بندوبستی کاروائیوں کے بارے میں غور کرنا چاہیے:۔

(۱) گاڑیوں کے حرکت کرنے کے راستے مثلاً ایف ایشلان وغیرہ۔

(۲) ایمونیشن زیادہ خرچ ہوگا اسکا ذخیرہ اور پہنچانے کے طریقے پر غور کرنا پڑیگا۔

(۳) اتلافی زیادہ ہوگی اسلئے سٹریچر بیرر کا ہونا ضروری ہوگا جو کہ حملہ آور فوج کیساتھ پیچھے جائینگے۔

ض۔ **سازوسامان**۔ حملے کے دوران ہلکا سازوسامان ساتھ ہوگا جو کہ حملے کی کاروائی میں مدد دے سکتا ہے۔ مثلاً جھنڈے، رسے یا ہلکے بانس کی سیڑھیاں وغیرہ۔

۱۴۔ **عمارتی علاقے میں حملے کرنے کے مرحلے**۔ عمارتی علاقے میں مندرجہ ذیل مرحلوں میں گزرنا ہے:۔

ا۔ **پہلا مرحلہ (قدم جمانا)**۔ اس مرحلے میں دشمن کو عمارتی علاقے کے باہر والے حصے سے اٹھا کر عمارتی علاقے کے اندر دفاع لینے پر مجبور کیا جاتا ہے اس مرحلے میں حملہ آور فوج کا پھیلاؤ زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے تاکہ دشمن کو عمارتی علاقے میں داخل ہونے کیلئے چنی ہوئی سمت کا پتہ نہ لگ سکے۔

ب۔ **دوسرا مرحلہ (عمارتی علاقے میں داخل ہونا)**۔ اس مرحلے میں چنے ہوئے علاقے میں حملہ کے پھیلاؤ یعنی چھوٹے اور واضح مقصود پر حملہ کر کے عمارتی علاقے میں داخل ہونا چاہیے اور گہرائی کی طرف چلنا چاہیے۔ عام طور پر کسی ایک گلی کے اردگرد کے مکانوں پر قبضہ کر کے حملہ گلی کے ساتھ ساتھ گہرائی کے طرف چلتا ہے۔

ج۔ **تیسرا مرحلہ (اکادکا مزاحمتوں کا دور کرنا)**۔ چنے ہوئے علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد بچی ہوئی اکادکا مزاحمتیں جنہیں چھوڑ دیا گیا تھا اس مرحلے میں انکو صاف کیا جائیگا۔

سوال نمبر ۶: مندرجہ ذیل کی ترتیب بتائیں:۔

ا۔ ایک گھر سے دشمن کا صفایا کرنا۔

ب۔ ایک گلی سے دشمن کا صفایا کرنا۔

۱۵۔ **مکانوں سے دشمن کا صفایا کرنا**۔

الف۔ عمارتی علاقے میں حملہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے ایک جگہ قدم جما لینے چاہئیں اور باقی علاقے سے دشمن کا باقاعدہ صفایا کیا جائے تاکہ جب بھی یورشی سپاہ آگے بڑھ جائے تو دشمن دوبارہ اس علاقے پر قبضہ نہ کر سکے۔

ب۔ کسی مقام سے دشمن کا صفایا کرنے کیلئے یہ کام کرنے ہوتے ہیں:۔

(۱) مکان میں گھسنا۔

(۲) دشمن کو بھگانا۔

۱۶۔ **سڑکوں اور گلیوں سے دشمن کا صفایا کرنے کی کاروائی:۔** جنگ کاری کا طریقہ جو اوپر بتایا گیا ہے وہ سڑکوں سے دشمن کا صفایا کرنے کیلئے اختیار کیا جائیگا۔ دشمن خواہ کم مقابلہ کر رہا ہو خواہ زیادہ سڑک پر بڑھنے کی حرکت سیڑھی پر چڑھنے کی عمل کے طرح درجہ بدرجہ کی جائیگی یعنی سڑک کے دونوں کناروں پر ایک ایک سیکشن یا پلاٹون کاروائی کریگی اور پھر دوبارہ منظّم ہو کر دوسرے کنارے کے اگلے مکان پر فائر کریگی۔ اس کنارے والی سیکشن یا پلاٹون اس پر قبضہ کرنے میں مدد دے گی۔

۱۷۔ **قتل گاہیں (کلنگ گراونڈ)۔** یہ جگہ بھی چن لینی چاہیے اور تمام کو بتا بھی دینی چاہیے اور اپنی سپاہ کو آگاہ کر دیا جائے کہ اس علاقے میں نہ جائیں۔

۱۸۔ **پلاٹون کا سڑکوں سے دشمن کا صفایا کرنا (منصوبہ):**

الف۔ نمبر ا سیکشن کورنگ فائر دیتی ہے۔

ب۔ نمبر ۲ سیکشن بائیں طرف مکانوں پر حملہ کرتی ہے۔

ج۔ نمبر ۳ سیکشن دائیں طرف والے مکانوں پر حملہ کرتی ہے۔

۱۹۔ **پلاٹون صدر مقام۔** ابزروردستے آگے آگے بڑھنے والی سیکشن سے ایک یا دو مکانوں جتنا پیچھے رہتے ہوئے حرکت کرتے ہیں۔ پلاٹون صدر مقام کا کچھ حصہ غلافی فائر دینے میں نمبر ایک سیکشن کی مدد کرتا ہے۔ سڑکوں، باغیچوں اور مکانوں کے پیچھے احاطے وغیرہ نہایت اچھی قتل گاہیں بن سکتی ہیں۔ اسلئے ایک مکان سے دوسرے مکان میں جانے کیلئے جہاں تک ممکن ہو ان جگہوں سے نہیں گزرنا چاہیے اگر ان سے بچ کر گزرنا ناممکن ہو تو صفایا کرنے والے گروپ اور غلافی فائر دینے کا اچھا بندوبست ہونا چاہیے۔ تاکہ اپنی فوج اپنے ہی فائر کا نشانہ نہ بنیں۔

سوال نمبر ۵۔ عمارتی علاقے میں حملے کے دوران کیا نقاط زیادہ اہمیت اختیار کرتے ہیں؟

۲۰۔ عمارتی علاقے کی لڑائی عام طور پر جونیئر لیڈرز کو لڑنا ہوتی ہے۔ مکان سے دشمن کا صفایا کرنے والی بنیادی جز یونٹ سیکشن ہوتی ہے۔ سیکشن صرف ۵ یا ۶ کمرے کے مکانوں سے دشمن کا صفایا کر سکتی ہے۔ بڑی بڑی حویلیاں یا سلسلہ وار بنے ہوئے کئی مکانوں سے دشمن کا خاتمہ کرنے کیلئے ایک پلاٹون کی ضرورت ہوتی ہے جسکا طریقہ یہ ہے۔ ایک پلاٹون کی سیکشن باری باری (لیپ فراگ) کے طریقے سے نیچے سے اوپر یا سیدھی آگے کو (ضرورت کے مطابق) حرکت کرتی ہے۔

۲۱۔ **پلاٹون اور سیکشن کی تنظیم**

ا۔ **صفایا کرنے والی سیکشن۔** یہ وہ سیکشن ہے جو آگے بڑھ کر حملہ کرتی ہے۔

ب۔ **امدادی سیکشن۔** یہ صفایا کرنے والی سیکشن کو مدد پہنچاتی ہے۔

۲۲۔ مکان سے دشمن کا صفایا کرنے کیلئے سیکشن کو دو گروپوں میں تقسیم کرنا چاہیے:۔

الف۔ **صفایا کرنے والا گروپ**

(ا) سیکشن کمانڈر۔ (۲) مکان میں گھسنے والے دو جوان۔

(۳) بم پھینکنے والا ایک جوان۔ (۴) ایک نگہدار (دیکھ بھال کرنے والا جوان)۔

ب۔ **امدادی گروپ**

(ا) سیکشن کا نائب کمانڈر (سیکنڈ ان کمانڈ)۔ (۲) دو ایل ایم جی گروپ۔

ج۔ **امدادی گروپ کے کام۔**

(ا) اس گروپ کا کام یہ ہے کہ جب صفایا کرنے والا گروپ حرکت کر رہا ہو تو اسے اپنے فائر کی حفاظت میں رکھے۔ یہ گروپ خود موقع دیکھ کر اور سیکشن کمانڈر کے اشارے پر فائر کرتا ہے جبکہ ایک ایل ایم جی یا کوئی اور سیکشن انہیں اپنے فائر کی آڑ میں رکھتی ہے۔

(۲) داخل ہونے کا جو راستہ شروع میں صاف کیا گیا ہو سیکشنوں کو ہمیشہ اسی راستے کا استعمال کرنا چاہیے۔

(۳) جب بھی ممکن ہو عمارت میں اوپر سے نیچے دشمن کا صفایا کرنا چاہیے۔ اگر مکان میں نیچے کی منزل سے گھسا جائے تو پہلے نیچے والی منزل سے دشمن کا صفایا کیا جائے اسکے بعد اوپر کی منزل سے اور آخر پر تہہ خانوں اور گوداموں سے۔

(۴) ایک کے بعد دوسرے کمرے کا صفایا کرتے وقت اگر ضرورت محسوس کی جائے تو بم والے جوان کے کام ایک دوسرے سے بدلی کیئے جا سکتے ہیں۔

(۵) کاروائی درجہ بدرجہ کی جائے۔ ایک وقت میں صرف ایک کمرے سے دشمن کا صفایا کیا جائے تاکہ قبضہ مضبوط ہو جائے اور پوری کاروائی پر بخوبی قابو رکھا جائے۔

۲۳۔ **کاروائی کی ترتیب۔** سیکشن نمبر 2 اور نمبر 3 سیکشن پلاٹون صدر مقام وذخیرہ۔

الف۔ شروع کے غلافی فائر کیلئے مناسب جگہوں پر ہتھیار لگانا اور حملہ آور سیکشنوں کو ترتیب دینا۔

(ا) غلافی فائر دیتا ہے۔

(۲) صفایا کرنے والا گروپ حملہ کرتا ہے اور پہلے مقام سے دشمن کا صفایا کرتا ہے۔

(۳) غلافی فائر دیتا ہے۔

(۴) غلافی فائر اور حملے کے متعلق عام ہدایات دیتے ہیں۔

ب۔ غلافی فائر دیتا ہے۔

(۱) صفایا کرنے والا گروپ جو کامیابی سے مکان میں داخل ہو جاتا ہے غلافی فائر دینے والا گروپ اسکے پیچھے پیچھے مکان میں گھستا ہے۔

(۲) غلافی فائر دیتا ہے۔

(۳) غلافی فائر اور حملے کے متعلق عام ہدایات دیتے ہیں۔

ج۔ غلافی فائر دیتا ہے۔

(۱) سیکشن کمانڈر اگلے مکان پر فائر ڈالتے ہیں سیکشن کو تعینات کرتا ہے۔ غلافی فائر کا انتظام ہو جاتا ہے۔ نمبر ۳ سیکشن کو اشارہ دیتا ہے۔

(۲) غلافی فائر دیتا ہے۔

(۳) غلافی فائر اور حملے کیلئے عام ہدایات دیتے ہیں۔

د۔ غلافی فائر دیتا ہے۔

(۱) صفایا کرنیوالا گروپ یورش کرتا ہے اور دوسرے مکان سے دشمن کا صفایا کرتا ہے۔

(۲) غلافی فائر اور حملے کا رخ بتاتے ہیں۔

ہ۔ غلافی فائر دیتا ہے۔

(۱) صفایا کرنے والا گروپ جونہی کامیابی کے ساتھ مکان میں داخل ہوتا ہے غلافی فائر دینے والا گروپ بھی اسکے پیچھے پیچھے مکان میں گھس جاتا ہے۔

و۔ غلافی فائر دیتا ہے۔

(۱) غلافی فائر دیتا ہے۔

(۲) سیکشن کمانڈر تیسرے مکان پر فائر ڈالنے کیلئے سیکشن کو تعینات کرتا ہے اور جب اسے غلافی فائر کا انتظار ہو جاتا ہے تو نمبر ۳ سیکشن کو اشارہ دیتا ہے۔

۲۴۔ **نمبرون سیکشن نمبر ٹو اور نمبر تھری سیکشن۔**

الف۔ نمبر 2 اور نمبر 3 سیکشن کے مزید آگے بڑھتے وقت غلافی فائر دینے کیلئے یہ سیکشن ضرورت کے مطابق آگے بڑھتی ہے۔

نمبر 2 اور نمبر 3 سیکشن اوپر کے مطابق باری باری اسوقت آگے بڑھتی ہیں جبتک نمبرون سیکشن کو غلافی فائر دینے کیلئے اور آگے بڑھنا ضروری نہ ہو تو وہ یا تو نمبرون سیکشن کیساتھ آگے بڑھ سکتی ہے یا نمبرون سیکشن کو آگے بڑھتے ہوئے اسے غلافی فائر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اگلی پوزیشن میں پہنچ جائے اور پھر خود آگے بڑھتی ہے۔

ب۔ **پلاٹون صدر مقام اور ذخیرہ**۔ جب نمبر دو یا نمبر تین سیکشن پانچویں یا چھٹے مقام تک پہنچ جاتی ہیں تو پلاٹون صدر مقام اور ذخیرہ والے دستے نمبر ۲ یا نمبر ۳ سیکشن کے پیچھے بڑھتے ہیں۔

۲۵۔ اوپر بتائی ہوئی ترتیب صرف راہنمائی کے طور پر بتائی گئی ہے۔ حالات کے مطابق اس میں تبدیلی اور اصلاح بھی کی جاسکتی ہے۔

امدادی ہتھیاروں کا استعمال

الف۔ **مشین گن**۔ (۱) پہلے درجے میں دشمن کے معلوم ہتھیاروں کو ناکارہ کرنے کیلئے۔

(۲) دوسرے درجے میں غلافی فائر دینے کیلئے اور دشمن کے آنے والے ممکنہ راستوں کو روکنے کیلئے۔

ب۔ **آر آر**۔ (۱) پہلے مرحلے میں دشمن کے معلوم شدہ ہتھیاروں کو تباہ کرنے کیلئے فائر بیس کو مضبوط کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے درجے میں دیکھ بھال اور فائری امداد دیتے ہیں۔ اس صورت میں ۷۵ ملی میٹر آر آر زیادہ بہتر رہے گی کیونکہ اسکو ساتھ لے جایا جاسکتا ہے عمارتوں میں سے ان ہتھیاروں کا فائر پچھلے تھپیڑے کی وجہ سے محدود ہوگا۔

ج۔ **مارٹرز**۔ (۱) پہلے درجے میں مربوط فائری امداد میں۔

(۲) دوسرے درجے میں مارٹر کو مختلف سب یونٹوں کے ساتھ بانٹا جاسکتا ہے۔

(۳) مارٹروں کی زیادہ اونچی اڑان کا پورا پورا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے اور ایسے ہدف جو توپخانہ ناکارہ نہ کرسکے انہیں ناکارہ کرنا چاہیے۔

(۴) چھت پر بیٹھے ہوئے دشمن کے دیدبانوں کے خلاف ہوا میں پھٹنے والا فیوز لگا کر استعمال کرنا چاہیے تاکہ گولے ہوا میں پھٹیں اور ہدف ناکارہ ہو جائے۔ اسطرح دیر پا فیوز لگا کر عمارتوں کے اوپر والی چھتوں کو تباہ کیا جاسکتا ہے۔

۲۶۔ **امدادی صیغے**

الف۔ پہلے درجے میں دیکھ بھال اور فائری امداد دیں تاکہ انفنٹری زیادہ سے زیادہ مقصود کے نزدیک پہنچ کر کاروائی کرسکیں۔

ب۔ دوسرے درجے میں ایک یا دو ٹینکوں کو پلاٹون کی کاروائی میں مدد دینے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۱) ٹینک ڈوزر ملبا اٹھانے کیلئے لگائے جاسکتے ہیں۔

(۲) دیکھ بھال سے فائری امداد۔

(۳) جب ٹینک ایک دوسرے کی امداد میں ہوں تو اسکی حفاظت کی ذمہ داری انفنٹری کی ہوگی انفنٹری کا دستہ انکے نزدیک ہونا چاہیے۔

ج۔ **توپخانہ۔** توپخانے کے فائر کی قسم اور مقدار مندرجہ ذیل ہوگی:۔

(۱) عمارتوں کی قسم (کچی یا پکی)۔

(۲) دشمن کے نقصان کی امید۔

(۳) کیا عمارتوں کے نقصان سے ملبہ پیدا ہونے کی صورت میں اپنی گاڑیوں اور ٹینکوں کیلئے رکاوٹ تو پیدا نہیں ہوگی۔

(۴) دوسرے درجے میں چونکہ مختلف گلی کوچوں میں لڑائی ہو رہی ہوگی اسلئے توپخانے کا فائر زیادہ استعمال نہیں کیا جائیگا اور زیادہ تر دارومدار دیکھ بھال سے فائر دینے والے ہتھیاروں پر ہوگا۔

(۵) ایف او او زیادہ آگے رہنا چاہئیں اور زیادہ فائر اسی کو مانگنا چاہیے۔

(۶) دشمن کی کمک کے راستوں کو کاٹنے کیلئے توپخانے کا فائر بہت زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔

د۔ **انجینئرز۔**

(۱) ضرورت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

(۲) بارودی سرنگیں، شیطانی پھندے وغیرہ ہٹانے میں انکی ضرورت ہوگی۔

(۳) وہ عمارتیں جو گرنے والی ہوں انکو گرانے کیلئے ضرورت ہوگی۔

ر۔ **سگنل۔** انکی ضرورت بھی بڑھ جائیگی کیونکہ لائنوں کو ایسی جگہ سے گزارنا پڑیگا جہاں بموں کے پھٹنے سے تار نہ کٹ جائے پلاٹون کے معیار پر وائرلیس سیٹ کا ملاپ دھرا ہونا چاہیے۔

ز۔ **ریکی اینڈ سپورٹ۔**

(۱) پہلے درجے میں فائری امداد میں۔

(۲) دوسرے درجے میں ایل ایم جی اور ایم جی کو زمینی رول پر غلافی فائر میں استعمال کیا جائے اس صورت میں انکا استعمال اسی طرح ہوگا جس طرح پلاٹون کے اپنے ہتھیاروں کا ہوتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

پیشقدمی

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی 2015 ,AP.8365 E

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران پیشقدمی کے بارے میں پڑھنا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم پانچ حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ بنیادی اصطلاحات کی تعریف۔

۲۔ پیش قدمی کا مقصد اور وجوہات۔

۳۔ پیش قدمی کے بنیادی عناصر۔

۴۔ پیش قدمی کی تنظیم۔

۵۔ امدادی صیغوں کے پیش قدمی میں فرائض۔

سوال نمبرا۔ مندرجہ ذیل کی تعریف کریں؟

جواب نمبرا۔ تعریفیں

ا۔ محور (ایکسس)۔ یہ وہ لائن ہے جس سے کُوچ کی عام سمت مقرر ہوتی ہے اور جس پر رہتے ہوئے کوئی فارمیشن یا یونٹ چلتی ہے۔

ب۔ منزل (باؤنڈ)۔ تدبیراتی اہمیت کی جگہ جو پیشقدمی کے دوران نقل و حرکت قائم رکھنے کیلئے استعمال کی جائے۔ یہ ایسی جگہ ہوتی ہے جو نقشے اور زمین دونوں پر موجود ہو۔ یہاں پر آرمڈ رجمنٹ کے سوا باقی سپاہ رکے گی۔ ماسوائے اس صورت میں جبکہ اسکو نہ رکنے کا حکم دیا گیا ہو۔

ج۔ تلاشی کی حد۔ مرکزی لائن کے دائیں یا بائیں وہ حد جہاں تک آگے والے دستے پھیل کر تلاشی لیتے ہیں یہ زمین کے لحاظ سے کم وبیش ہوسکتی ہے۔

د۔ کنٹرول پوائنٹ۔ یہ وہ جگہ ہوتی ہے جسکی تدبیراتی اہمیت نہ ہولیکن کوچ پر قابو رکھنے کیلئے اسے امدادی نشان کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جو اپنی فوج کی یونٹوں کا مقام بتانے میں مدد دیتا ہے۔ اس جگہ کوئی نمایاں نشان ہونا چاہیے مثلاً چوراہا، ریل کی پٹڑی یا گاؤں وغیرہ۔ جو پیشقدمی کے محور پر آتے ہوں اور اس جگہ کا نمبر مقرر کرلیا جاتا ہے جو تین ہندسوں کا کوئی مجموعہ ہوتا ہے۔ یہ نمبر نقشے اور ٹریس پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اسکے گرد دائرہ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً ۳۰۱ یہ ہندسے بے ترتیب ہوتے ہیں۔

ر۔ رپورٹ لائن۔ اس لائن کی تدبیراتی اہمیت تو کوئی نہیں ہوتی مثلاً پہلو کی طرف سے آنے والی سڑک یا ریلوے لائن وغیرہ اس جگہ سے گزرتے ہوئے فارمیشن یا یونٹیں رپورٹ دیتی ہیں لیکن رکتی نہیں اور اسکا خفیہ نام رکھا جاتا ہے۔

ز۔ نقطہ آغاز۔ پیشقدمی کے راستے میں وہ مقررہ جگہ جسکو اگلے دستے کا پہلا آدمی مقررہ وقت پر عبور کرتا ہے۔ اسکو نقطہ آغاز کہتے ہیں۔

س۔ وقت آغاز۔ پیشقدمی کرنے والے دستے کا پہلا آدمی جس مقررہ وقت پر نقطہ آغاز کو عبور کرتا ہے اسکو وقت آغاز کہتے ہیں۔

سوال نمبر۲۔ پیش قدمی کا مقصد اور پیش قدمی کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

جواب نمبر۲۔ پیش قدمی کا مقصد اور پیش قدمی کرنے کی وجوہات

ا۔ مقصد۔ پیشقدمی میں ہر کمانڈر کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ ذیلی یونٹ کو بغیر کسی نقصان اور مسئلے کے کسی ایسی پوزیشن میں لے آئے جو دشمن سے نبرد آزما ہونے کے لئے بہترین ہو۔ دشمن سے میلاپ قائم ہونے کے بعد وہ جلد از جلد دشمن کو شکست دینے کیلئے کوئی ایسا منصوبہ بناتا ہے جو تیزی سے عمل میں لایا جاسکے اور آسانی سے سمجھا جاسکے اور تمام جنگی کاروائیوں میں مکمل رابطہ ہو۔

ب۔ وجوہات

(۱) دشمن سے ملاپ کرنے کیلئے۔ جب دونوں فوجیں کسی اہم مقام پر قبضہ کرنے کیلئے ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہی ہوں تاکہ آئندہ لڑائی میں دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے۔

(۲) دشمن کی پسقدمی کا تعاقب کرنے کیلئے۔ جب دشمن اپنی مرضی سے سوچی سمجھی تجویز کے مطابق کسی دوسری پوزیشن کی طرف پسقدمی کرے تو بھی پیشقدمی کی جاتی ہے کیونکہ دشمن اس وقت لڑائی لڑنے کے قابل نہیں ہوتا۔

(۳) دشمن کی پسپائی کا تعاقب کرنے کیلئے۔ جب دشمن شکست کھانے کے بعد غیر منظم طریقے سے پسپائی کر رہا ہو تو اسکی کمزرویوں سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جائے تاکہ وہ دوبارہ جم کر لڑائی نہ کرسکے۔

سوال نمبر۳۔ پیش قدمی کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟

جواب نمبر۳۔ **پیشقدمی کے بنیادی عناصر**

ا۔ **پیشقدمی برائے ملاپ۔** کمانڈرز کو پہل پن حاصل کرنے کیلیئے ہرممکن کاروائی کرنی چاہیے۔تاکہ دشمن کو اپنی منصوبہ بندی کے مطابق کاروائی کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔ کمانڈرز کو پیشقدمی کا مقصد ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیےاور دشمن کی دیر کرنے کی کاروائیوں کا موثر طور پر سدباب کیا جائے۔

ب۔ **دباؤبرقراررکھنا۔** مسلسل جارحانہ کاروائی کے ذریعے دشمن پر دباؤبرقرار رکھا جاسکتا ہےاوراس طریقے کی بناء پر دشمن کومنظم پسقدمی سے روکا جاسکتا ہے۔

ج۔ **متوازی گروپ بندی۔** پیشقدمی سے پہلے کمپنی کی گروپ بندی متوازی ہونی چاہیے۔گروپ بندی میں لچک ہوناضروری ہے۔تاکہ مارچ کی ترتیب ضرورت پڑنے پر بغیر وقت ضائع کیئے تبدیل کی جاسکے۔گروپ بندی کا انحصار مندرجہ ذیل پر ہوگا:۔

(۱) پیشقدمی کا مقصد۔

(۲) علاقے کی قسم یعنی گنجان یا کھلا علاقہ۔

(۳) دشمن کی ممکنہ مزاحمت کی نفری اور قسم۔

(۴) مہیا شدہ وسائل۔

د۔ **اچھاضابطہ حرب۔** اچھے ضابطہ حرب کے ذریعے کاروائی بغیر وقت ضائع کیئےعمل میں لائی جاسکتی ہے۔پیشقدمی کے دوران پلاٹون کا آرڈر گروپ ،ریکی گروپ کے پیچھے چلتا ہے تاکہ سپاہ بغیر ضرورت کےلڑائی میں ملوث نہ ہواور کم سے کم وقت میں کاروائی کی جاسکے۔

ر۔ **آسان منصوبہ۔** پیشقدمی کا آسان منصوبہ اور مفصل ابتدائی احکام کمانڈز کو پہل پن استعمال کرنے کے مواقع مہیا کرتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ پیش قدمی کی تنظیم تفصیل سے بیان کریں؟

جواب نمبر۴۔

ا۔ **پیشقدمی کی تنظیم۔** پیشقدمی کی تنظیم مندرجہ ذیل ہے:۔

ا۔ **غلافی سپاہ (کورنگ ٹروپس)۔** غلافی سپاہ دوحصوں پر مشتمل ہوتی ہے:۔

(۱) حرکتی سپاہ۔

(۲) بازوئی محافظ سپاہ۔

ب۔ **ہراول دستے (ایڈوانس گارڈ)۔** یہ بھی دوحصوں پر مشتمل ہوتی ہے:۔

(۱) پیشاول (وین گارڈ)۔

(۲) قلباول (مین گارڈ)۔

ج۔ **قلبی حصہ (مین باڈی)**

۲۔ **غلافی سپاہ۔** یہ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوتی ہے:۔

ا۔ **حرکتی سپاہ۔** یہ سپاہ ریکی آرمڈ رجمنٹ یالائٹ اینٹی ٹینک بٹالین سے لی جاتی ہیں اور ہراول سے کافی آگے کاروائی کرتی ہیں۔اسکے کام مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

(۱) دشمن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

(۲) معمولی مزاحمت سے نمٹنا۔

(۳) آگے اہم جگہوں پر قبضہ کرنا۔

(۴) پیشقدمی والی سپاہ کو اچانک پن میں پکڑے جانے سے باز رکھنا۔

ب۔ **بازوئی محافظ (فلینک گارڈ)۔** یہ سپاہ بھی آرمڈ،لائٹ اینٹی ٹینک بٹالین سے لی جاتی ہے اسکے کام مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

(۱) غیر محفوظ بازوؤں کی حفاظت کرنا۔

(۲) اگر دشمن کسی بازو سے آئے تو پیشگی اطلاع دینا۔

۳۔ **ہراول (ایڈوانس گارڈ)۔** یہ تمام صیغوں پر مشتمل ایک متوازن سپاہ ہوتی ہے۔عام طور پر ایک انفنٹری کی بٹالین اپنے امدادی صیغوں کے ساتھ ہراول کا کام کرتی ہے اسکے کام مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

ا۔ قلبی حصہ کو دشمن کے اندر اندھادھند جا گھسنے سے روکنا۔

ب۔ معمولی مزاحمت سے روکنا۔

ج۔ اگر مزاحمت زیادہ ہو تو قلبی حصہ کو ڈیپلائمنٹ کے لئے آڑ دینا۔

۴۔ ہراول کے دو حصے ہیں :۔

ا۔ **پیشاول**

(۱) **تعداد۔** پیشاول کی نفری کا انحصار اسکے کام، زمین کی حالت اور مہیا شدہ سپاہ پر ہوتا ہے۔عموماً اسکی نفری ایک انفنٹری کمپنی اور امدادی صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ پیشاول کی سب سے آگے والی پلاٹون ،نقطہ پلاٹون اور سب سے آگے والا سیکشن نقطہ سیکشن کہلاتا ہے۔

(۲) **کام۔** پیشاول کے مندرجہ ذیل کام ہوتے ہیں :۔

(ا) معمولی مزاحمت سے نمٹنا۔

(ب) قلباول کو اندھا دھند دشمن کے اندر جا گھسنے سے روکنا۔

(ج) اگر مزاحمت زیادہ ہو تو قلباول کو آ ڑ دینا۔

ب۔ **قلباول۔** پیشاول والی سپاہ کے علاوہ باقی سپاہ قلباول کا حصہ بنتی ہے انفنٹری بٹالین کی سطح پر یہ تین کمپنیوں اور امدادی صیغوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

۵۔ **قلبی حصہ (مین باڈی)۔** ہراول کے علاوہ باقی تمام سپاہ قلبی حصہ میں شامل ہوتی ہے۔ یہ ایک ہار بر سے دوسرے ہار بر تک حرکت کرتی ہے۔

٦۔ **درمیانی فاصلہ۔** کیونکہ مختلف علاقوں میں حرکت کی رفتار مختلف ہوگی اسلئے کمانڈر فاصلے کا تعین کرتے ہوئے حساب گھنٹوں اور منٹوں میں لگائے گا نہ کہ میلوں یا گزوں میں۔ مثلاً ایک پلاٹون کمانڈر اگر 20 منٹ کارروائی کرتا ہے تو کمپنی کی باقی پلاٹوں کو ۱۵ منٹ کے فاصلے پر ہونا چاہیے۔

ا۔ **درمیانی فاصلے رکھنے کی وجوہات**

(۱) پیچھے والے دستے وقت سے پہلے لڑائی میں نہ پھنس جائیں۔

(۲) مقصود کے اوپر لوگ اکھٹے نہ ہو جائیں تا کہ زیادہ نقصان نہ ہو۔

(۳) پہل پن کا مادہ برقرار رکھنے کیلئے۔

ب۔ **فاصلے کے تعین کا انحصار**

(۱) **زمین۔** اگر علاقہ تنگ ہو تو درمیانے فاصلے تنگ ہونگے۔ اگر علاقہ کھلا ہو تو درمیانی فاصلے زیادہ ہونگے۔

(۲) **دیکھ بھال۔** رات کے وقت یا محدود دکھاؤ کے حالات میں درمیانی فاصلہ کم ہوگا۔ دن کے وقت اچھی دیکھ بھال میں درمیانی فاصلہ زیادہ ہوگا۔

(۳) **حرکت کا طریقہ۔** فاصلہ کم ہونے کی صورت میں پیدل اور زیادہ فاصلہ ہونے کی صورت میں گاڑیوں پر حرکت کی جائے گی۔

(۴) **دشمن۔** دشمن کی تعداد اور ممکنہ ارادے کو مدنظر رکھتے ہوئے فاصلہ رکھیں تا کہ پچھلے دستے لڑائی میں وقت سے پہلے نہ پھنس جائیں اور اتنے پیچھے بھی نہ ہوں کہ ضرورت پڑنے پر مدد نہ دے سکیں۔

۷۔ **کمان اور قابو۔** پیشقدمی کے دوران کمان اور قابو حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل بہت ضروری ہیں :۔

ا۔ احکام تفصیل سے دیئے جائیں۔

ب۔ "او" گروپ کو "آر" گروپ کے نزدیک رکھنا چاہیے۔

ج۔ تمام لیول پر ہیڈ کوارٹر ٹو آئی سی کی نگرانی میں چھوڑے جائیں۔

د۔ ملاپ کے ذرائع درست ہونے چاہئیں۔

ر۔ کنٹرول پوائنٹ، رپورٹ لائن اور منازل کا درست استعمال ہونا چاہیے۔

ز۔ درست گروپ بندی ہونی چاہیے۔

س۔ درمیانی فاصلے درست ہونے چاہئیں۔

ش۔ اچھا ضابطہ حرب ہونا چاہیے۔

۸۔ **رفتار۔** پیشقدمی میں رفتار برقرار رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل بہت ضروری ہیں :۔

ا۔ فوری فیصلے۔

ب۔ جونیئر لیڈرز کو پہل پن کے مادے کا اختیار دینا چاہیے۔

ج۔ متوازی گروپ بندی ہونی چاہیے۔

د۔ دشمن کے کمزور پہلو تلاش کرنے کے بعد انکو تباہ کرنا چاہیے۔

ر۔ اچھا قابو۔

ز۔ ہر سطح پر دباؤ برقرار رکھنے کا جذبہ۔

سوال نمبر۵۔ پیشاول کمپنی کی مارچ کی ترتیب بیان کریں؟

جواب نمبر۵۔ **پیشاول کمپنی کی مارچ کی ترتیب**

ا۔ سکاؤٹ — 75 سے 150 گز

ب۔ ایل ایم جی گروپ نمبر۱ — ایل ایم جی گروپ نمبر 2 — 150 میٹر۔200 میٹر

ج۔ نقطہ پلاٹون ریکی گروپ (پلاٹون کمانڈر، سگنلر، رنر) — 60۔110 میٹر

د۔ نقطہ پلاٹون آرڈر گروپ (سیکشن کمانڈر، آر ایل نمبر 1، آر آر کمانڈر) — 110 میٹر

ر۔ نمبر۲ سیکشن — 120 میٹر

ز۔ پلاٹون ہیڈکوارٹر — 110 میٹر

س۔ نمبر۳ سیکشن

ش۔ سیکشن ۶۰ مارٹر — 300 سے 400 گز

ص۔ ریکی گروپ (کمپنی کمانڈر، رنر، سگنلر، آرٹلری دیدبان، مارٹر دیدبان) — 110 میٹر

ض۔ کمپنی آرڈر گروپ اور آر پی ڈیٹ — 110 میٹر

ط۔ نمبر 2 پلاٹون — 110 میٹر

ظ۔ آر آر سیکشن — 110 میٹر

ع۔ کمپنی ہیڈکوارٹر

غ۔ آسالٹ پائنیر سیکشن، انجینئر ریکی پارٹی

ف۔ نمبر 2 پلاٹون

ق۔ کمپنی ایف ایشلان۔

<u>نوٹ</u> سیکشن، پلاٹون کے درمیانی فاصلہ کا انحصار زمین اور دیکھ بھال پر منحصر ہوگا۔

سوال نمبر۶۔ نقطہ سیکشن کمانڈر کی کاروائی بیان کریں؟

جواب نمبر۶۔ **نقطہ سیکشن کمانڈر کی کاروائی۔** جیسے ہی دشمن کا فائر کارگر ہو تو سیکشن کا ہر جوان مندرجہ ذیل کاروائی کریگا:۔

ا۔ دوڑ کر نزدیک ترین آڑ میں چلا جائیگا، جوان تقریباً 20 گز سے زیادہ نہ دوڑیں۔

ب۔ ایسی آڑ میں پہنچ کر یکدم زمین پر گر جائیں اور رینگ کر کچھ دور چلے جائیں تاکہ جب وہ دوبارہ ظاہر ہوں تو دشمن کی شست ان پر نہ ہو۔

ج۔ ایسی جگہ پہنچنے کی کوشش کریگا جہاں سے وہ اِدھر اُدھر دیکھ سکے۔ اگر سیکشن کمانڈر کی آواز نہ سن سکتا ہو تو رینگ کر اسکے نزدیک آ جائے۔

د۔ دشمن سے میلاپ قائم ہونے کے بعد کسی جوان کو بیکار نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہر جوان یا:۔

(ا) دیکھ رہا ہو۔

(۲) فائر کر رہا ہو۔

(۳) کسی دیکھ بھال کی پوزیشن کی طرف جا رہا ہو۔

(۴) کسی نئی فائری پوزیشن کی طرف جا رہا ہو۔

ر۔ اس طریقے کا خلاصہ یہ ہے کہ جیسے ہی دشمن کا فائر کارگر معلوم ہو تو دوڑو، گرو، رینگو، دیکھو، نشانہ باندھو اور فائر کرو۔

سوال نمبر۷۔ نقطہ پلاٹون کی کاروائی بیان کریں؟

جواب نمبر۷۔ **نقطہ پلاٹون کی کاروائی۔** جب دشمن کی پوزیشن نقطہ سیکشن کی صلاحیت سے بالاتر ہو تو پلاٹون کمانڈر آگے حرکت کرتا ہے اور سیکشن کمانڈر سے تمام معلومات حاصل کرتا ہے۔ ان معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لیتا ہے اور اگر پوزیشن اسکی صلاحیت کے اندر ہو تو خود حملے کا منصوبہ بناتا ہے۔ پلاٹون کو حملے کیلئے جلدی کے احکامات دیتا ہے۔ جلدی کے احکامات میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں:۔

ا۔ زمینی نشان جو بہت ضروری ہوں۔ ب۔ دشمن کی پوزیشن (زمینی نشانوں کی مدد سے)۔

ج۔ ارادہ۔ د۔ حملے کی سمت۔

ر۔ فائر بیس کی جگہ۔ ز۔ ترتیب گاہ۔

س۔ ترتیب گاہ کو راستہ۔ ش۔ نو تنظیم۔

ص۔ ایچ بجے۔ ض۔ فائری منصوبہ۔

سوال نمبر۸۔ رات کی پیش قدمی میں پیش آنے والے مشکلات بیان کریں؟

جواب نمبر۸۔

۱۔ **رات کی پیشقدمی میں مشکلات**

ا۔ سمت برقرار رکھنا۔ ب۔ سست حرکت۔

ج۔ کمان وقابو۔ د۔ حالات کا جائزہ لینے میں مشکلات۔

ر۔ فائری امداد کا بہتر نہ ہونا۔

۲۔ ان مشکلات پر قابو پانے کیلئے پیشقدمی کے بنیادی عناصر کے علاوہ مندرجہ ذیل پر توجہ دینی چاہیے:۔

ا۔ منصوبہ سادہ بنایا جائے۔ ب۔ دن کی قراولی کی جائے۔

ج۔ اچھا فائری منصوبہ بنایا جائے۔ د۔ تفصیلی منصوبہ بندی اور قراولی بھی کی جائے۔

ر۔ ملاپ دہرا ہونا چاہیے۔

سوال نمبر۸۔ رات کی پیش قدمی سے پہلے کن نکات کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

جواب نمبر۸۔ **رات کی پیشقدمی کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھا جاتا ہے:۔**

ا۔ **دشمن پر دباؤ۔** دشمن پر دباؤ کو برقرار رکھنا چاہیئے تاکہ دشمن رات کے اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی سپاہ کو منظم نہ کر سکے۔

ب۔ **ناگہانیت۔** انفنٹری انفرادی طور پر ٹینکوں کے ساتھ رات کی پیشقدمی کرتے ہوئے اگلے دن دشمن پر اچانک پن حاصل کر سکتی ہے۔

ج۔ **دکھاؤ۔** بڑی سطح پر یعنی ڈویژن وغیرہ۔ جہاں گاڑیوں کی حرکت بھی شامل ہوگی چاند کے مراحل کا بھی خیال رکھا جائیگا۔

د۔ **ٹوٹ پھوٹ۔** گاڑیوں اور ٹینکوں کی لمبی مارچ کے بعد بند وبستی کاروائیاں کرنے کیلئے وقت درکار ہوتا ہے۔اس نقطہ کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

ر۔ **تنگ راستوں کو عبور کرنا۔** رات کے وقت ایسے راستوں کو دشمن کی نظروں سے اوجھل رہتے ہوئے آسانی سے عبور کیا جاسکتا ہے۔

ز۔ **زمین۔** رات کی پیشقدمی کیلئے گاڑیوں اور ٹینکوں کی حرکت کیلئے زمین قدرے بہتر ہونی چاہیے۔

س۔ **دشمن۔** دن کی نسبت رات کو دشمن کے ہوائی جہازوں کا خطرہ کم ہوگا۔

ش۔ **مورال۔** رات کو پیشقدمی کی بناء پر دشمن کے مورال پر برا اثر اور اپنی سپاہ پر اچھا اثر پڑیگا۔

سوال نمبر۹۔ امدادی صیغوں کے پیش قدمی میں فرائض بیان کریں؟

جواب نمبر۹۔ **امدادی صیغے**

ا۔ **ٹینک ٹروپ**

(۱) پیشقدمی کی راہنمائی کرنا۔

(۲) بازوؤئی حفاظت مہیا کرنا۔

(۳) حرکتی سپاہ میں رہتے ہوئے آگے والے علاقے کی قراولی کرنا۔

ب۔ **لائیٹ اینٹی ٹینک**

(۱) حرکتی سپاہ میں رہتے ہوئے آگے والے علاقے کی قروالی کرنا۔

(۲) بازوؤئی حفاظت مہیا کرنا۔

(۳) پیشقدمی میں حملے کے دوران فائری متنقر سے امداد لینا۔

(۴) معمولی مزاحمت سے نمٹنا۔

ج۔ **آسالٹ پائنیر سیکشن۔** عموماً پیش اول کمپنی کو ایک سیکشن دیا جائیگا جسکی تعداد ایک این سی او اور ۵ سپاہی ہوتی ہے۔اسلئے انکا کام کافی محدود ہونا چاہیے۔

(۱) ان چھوٹی سڑکوں اور پگڈنڈیوں کی مرمت کرنا جن پر انجینئر کے دستے کام نہیں کر رہے۔

(۲) چھوٹی سطح پر بارودی سرنگوں کی صفائی۔

(۳) رکاوٹوں کو دور کرنا۔

(۴) کمپنی، بٹالین کو پانی کی رکاوٹ عبور کروانا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

بی او پی پر حملہ

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران بی او پی کی خصوصیات، بی او پی کو کلیئر کرنے کی ڈرل اور ٹیکنیک کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ حصہ اول۔ انڈین بی او پی کی خصوصیات۔

۲۔ حصہ دوئم۔ بی او پی کلیئرنس کی ٹیکنیک۔

۳۔ حصہ سوئم۔ بی او پی کلیئرنس ڈرل۔

حصہ اول

انڈین بی او پی کی خصوصیات

سوال نمبر۱۔ بی او پی کی تعریف اور انڈین دفاعی نظام میں اس کی اہمیت بیان کریں؟

جواب۔ بی او پی ایک ایسی پوسٹ ہوتی ہے جو کہ بارڈر سے ۴۰۰ سے ۸۰۰ میٹر دور دشمن کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھنے کے لیے اور دیکھ بھال کے لیے بنائی جاتی ہے۔

انڈین دفاعی نظام میں بی او پی کی اہمیت

ا۔ بی او پی زیادہ تر امن وامان کی ضروریات کے پیش نظر بنائی جاتی ہیں۔

ب۔ جنگ کے دوران ان کی لڑنے کی صلاحیت محدود ہوتی ہے۔

ج۔ حالات خراب ہونے کی صورت میں بی او پی کو ریگولر انفنٹری کے ساتھ تقویت دی جاتی ہے۔

د۔ بی او پی میں دفاعی پوزیشن کی طرف جانے والے راستوں پر کڑی نظر رکھتی ہے۔

ر۔ بی او پی کو ضرورت پڑنے پر مضبوط نقطہ دفاع (سٹرانگ پوائنٹ) میں بھی بدلا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ انڈین بی او پی کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب۔ بی او پی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ چوطرفہ دفاع کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

ب۔ اونچی زمین پر بنائی جاتی ہے جہاں سے مکمل دیکھ بھال کی جا سکے۔

ج۔ ایک مکمل راستے پر حاوی ہوتی ہے۔

د۔ بی او پی کے اندر دیکھ بھال کے لیے ایک ٹاور نصب کیا جاتا ہے۔

ر۔ بی او پی کے ٹاور پر دیدبانی کے آلات اور انفنٹری ریڈار بھی نصب کیے جاتے ہیں۔

ز۔ اپنے علاقے میں رہتے ہوئے دشمن کے اوپر حاوی رہنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

س۔ سمگلنگ کی روک تھام میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

ش۔ بی او پی میں رہتے ہوئے سویلین لوگوں پر نظر رکھی جاتی ہے۔

سوال نمبر۳۔ بی او پی کی بناوٹ، نفری اور کام کی تفصیل بیان کریں؟

جواب۔

ا۔ بی او پی کے وسط میں ایک ٹاور نصب کیا جاتا ہے۔

ب۔ بی او پی کا درمیانی فاصلہ 1000 سے 3000 میٹر ہوتا ہے۔

ج۔ بی او پی میں 6 سے 8 بنکر ہوتے ہیں۔ جن کا درمیانی فاصلہ ۵۰ سے ۱۰۰ میٹر ہوتا ہے۔

د۔ اس کے ارد گرد اینٹی ٹینک اور اینٹی پرسنل مائن لگی ہوتی ہیں۔

ر۔ ایک بی او پی سے دوسری بی او پی کے درمیان لنک پٹرول چلائی جاتی ہے۔

ز۔ بی او پی کی نفری 30 سے 40 افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

حصہ دوئم

بی او پی پر حملہ کرنے کا طریقہ

سوال نمبر ا۔ ایک بی او پی پر حملہ کرنے کے کتنے طریقے ہیں اور ان کی ٹیکنیک کیا ہیں؟

جواب۔ ٹیکنیک نمبر ا (SIMULTANEOUS ATTK) (بیک وقت حملہ)۔

ا۔ ہر بی او پی کو کمپنی سائز فورس اور ٹینک کو کلوز سپورٹ میں استعمال کرتے ہوئے کلیئر کیا جاتا ہے۔

۲۔ اس ٹیکنیک میں حملہ سامنے سے (فرنٹل اٹیک) کیا جاتا ہے۔

۳۔ ٹینکوں کو مؤثر طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۔ اس ٹیکنیک میں ذخیرہ افواج نہیں ہوتی۔

ٹیکنیک نمبر ۲۔(Wedge In)

ا۔ اس ٹیکنیک میں بی او پی پر حملہ کرنے کے لیے سپاہ کافی تعداد میں میسر ہوتی ہے۔

۲۔ پہلے مرحلے میں استعمال ہونے والی سپاہ دوسرے مرحلے کے لیے مددگار رہوتی ہے۔

ٹیکنیک نمبر ۳۔(Wedge Out)

ا۔ اس ٹیکنیک میں حملہ کی رفتار نسبتاً آہستہ ہوتی ہے۔

۲۔ اچانک پن ختم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۳۔ بی او پی جن کو فیزون میں کلیئر نہیں کیا جاتا دوسری بی او پی کو کمک پہنچاتی ہیں۔

۴۔ اس ٹیکنیک میں کافی مقدار میں ذخیرہ سپاہ ہوتی ہے۔

ٹیکنیک نمبر۴۔(Roll Up)

۱۔ کافی مقدار میں ذخیرہ سیاہ موجود ہوتی ہے۔

۲۔ فیزون میں استعمال ہونے والی سیاہ فیزٹو میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

۳۔ حملے کی رفتار آہستہ ہوتی ہے۔

۴۔ اچانک پن ختم ہو جاتا ہے۔

حصہ سوئم

گروپس اور ڈرل

سوال نمبر۱۔ بی او پی کو کلیئر کرتے وقت سپاہ کتنے گروپوں میں تقسیم ہوتی ہے، ان کی بناوٹ اور کام لکھیں؟

جواب۔ بی او پی کو کلیئر کرنے والی سپاہ کو ۴ گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا جن کی بناوٹ اور کام درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **بریچنگ گروپ**

بناوٹ۔ x6 بریچنگ گروپ زیر کمان این سی او ہر گروپ میں 4 سے 6 جوان (اسالٹ پائینیر ،فیلڈ انجینیر ،انفنٹری کمپنی) باقی گروپس کو لیڈ کریں گے۔

سامان۔ کمپاس، وائر کٹر، بنگلور تارپیڈو، ۵۲۰ گز ٹیپ نوار تیار شدہ چارج، سموک اور ایچ ای گرنیڈ۔

کام/ٹاسک۔ بریچنگ گروپ مائن فیلڈ میں ٹیپ نوار بچھا کر سیف لین کی نشاندہی کریں گے۔اس دوران کورنگ گروپ، فائر بیس، آٹلری اور مارٹر امداد مہیا کریں گے۔اس کے بعد یہ گروپ کورنگ گروپ کا حصہ بن جائیں گے۔

ب۔ **کورنگ گروپ**

(۱) ۲ کورنگ گروپ جس میں x۶ جوان ذاتی ہتھیار، ایم جی ون اے تھری اور آر پی جی سیون کے ساتھ بریچنگ گروپ کے ساتھ چلتے ہوئے فائری امداد مہیا کریں گے۔

(۲) کورنگ گروپ اپنے آپ کو بارودی سرنگ کے اپنی طرف والے کنارے پر پوزیشن لے کر بریچنگ گروپ کو فائری امداد مہیا کریں گے۔

ج۔ **اسالٹ گروپ۔** x6 اسالٹ گروپ جن کی تعداد سیکشن سائز کی ہوگی بریچنگ گروپ سے 100 میٹر پیچھے رہتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ ہر اسالٹ گروپ کو 2 الفاء میں بانٹ دیا جائے گا۔ یہ گروپ اپنے الاٹ شدہ بنکروں پر سیف لین سے گزر کر حملہ بول دیں گے۔

د۔ **فالو اپ گروپ۔** اس گروپ میں کمپنی کی بقایا نفری موجود ہوگی۔اس گروپ کو ۳ سیکشن اور ایک پلاٹون کی شکل میں تشکیل دیا جائے گا۔اس گروپ کی کمان تیسری پلاٹون کا کمانڈر کرے گا۔

سوال نمبر۲۔ بی او پی کلیئر کرتے وقت ترتیب گاہ بناتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے اور FUP میں سپاہ کی ترتیب کیا ہوگی؟

جواب۔ **ترتیب گاہ کی جگہ کا انتخاب**

ا۔ ٹارگٹ کی طرف کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

ب۔ ٹارگٹ کو صحیح طریقے سے دیکھا جاسکتا ہے۔

ج۔ ترتیب گاہ کسی رکاوٹ کے پیچھے نہ ہو۔

د۔ سپاہ کو ترتیب دینے کے لیے جگہ میسر ہو۔

ر۔ متبادل ترتیب گاہ کا چناؤ کیا گیا ہو۔

سپاہ کی ترتیب

ا۔ سنٹر لائن سے دائیں اور بائیں جانب بریچنگ گروپ پوزیشن لے گا۔

ب۔ بریچنگ گروپ کے ساتھ کورنگ گروپ پوزیشن لے گا۔

ج۔ سنٹر لائن سے انتہائی دائیں اور بائیں جانب اسالٹ گروپ پوزیشن لے گا۔

د۔ سنٹر لائن کے ساتھ فالو اپ گروپ جگہ لے گا۔

ر۔ ترتیب گاہ میں سب سے پہلے بریچنگ گروپ اور کورنگ گروپ ہدف کی طرف حرکت کریں گے اس کے بعد اسالٹ گروپ اور آخر میں فالو اپ گروپ حرکت کرے گا۔

ز۔ ترتیب گاہ کی قراولی کے لیے ہر گروپ کا گروپ کمانڈر یا ٹو آئی سی ساتھ جائے گا جو کہ اپنے گروپ کی ترتیب گاہ میں جگہ اور سپاہ کو گائیڈ کرنے میں مدد دے گا۔

اسالٹ گروپ	کورنگ گروپ	بریچنگ گروپ

فالواپ گروپ

بریچنگ گروپ	کورنگ گروپ	اسالٹ گروپ

فالواپ گروپ

سوال نمبر۳۔ فائری مستقر کی جگہ کا انتخاب کرتے وقت ذہن نشین باتیں کیا ہیں؟

۶۔ **فائری مستقر کی جگہ کا انتخاب** ۔

ا۔ ضرورت کے مطابق فائری مستقر کو ایک سے زیادہ گروپس میں بانٹا جا سکتا ہے۔

ب۔ ٹارگٹ کلئیر نظر آنا چاہیے۔

ج۔ فائر زیادہ دیر تک مہیا کیا جا سکے۔

د۔ فائری مستقر اور حملہ کرنے والی سپاہ کے درمیان مناسب حفاظتی زاویہ میسر ہو۔

ر۔ متبادل جگہ کا انتخاب کیا جائے۔

ز۔ حملے کے فیز ٹو کو فائری امداد مہیا کرنے کے لیے فائری مستقر کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکتا ہو۔

سوال نمبر۴۔ بی او پی کی کلیئرنس ڈرل تفصیل سے بیان کریں؟

جواب۔ ایک پلاٹون سائز بی او پی کو ایک کمپنی کے ساتھ کلیئر کیا جاتا ہے۔اس کی ڈرل مندرجہ ذیل طریقے سے کی جاتی ہے:۔

(۱) ترتیب گا سے بریچنگ گروپ اور کورنگ گروپ ہدف کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔

(۲) کورنگ گروپ ٹائپ اے فینس کے دائیں اور بائیں طرف پوزیشن لے کر بریچنگ گروپ کو کور مہیا کرتا ہے۔

(۳) بریچنگ گروپ بنگلور تارپیڈو کا استعمال کرتے ہوئے ٹائپ اے فینس کو کلیئر کرتا ہے۔

(۴) کورنگ گروپ حفاظتی بارودی سرنگ کے اپنے کنارے پر پوزیشن لے کر بریچنگ گروپ کو حفاظتی بارودی سرنگوں کے اندر راستہ بنانے میں کور مہیا کرتا ہے۔

(۵) بریچنگ گروپ حفاظتی بارودی سرنگ کے اندر دو یا دو سے زیادہ حفاظتی راستے بناتا ہے۔ان حفاظتی راستوں کی نشاندہی سفید ٹیپ نوار سے کی جاتی ہے اور اس طرح بریچنگ گروپ اپنا کام مکمل کرنے کے بعد حفاظتی بارودی سرنگ کے دشمن والے کنارے کے دائیں اور بائیں طرف پوزیشن لیتا ہے۔

(۶) اسالٹ گروپ بنے ہوئے حفاظتی راستوں پر ہدف کی طرف پیش قدمی کرتا ہے اور دشمن کے بی او پی کے اندر بنے ہوئے خودکار ہتھیاروں کے مورچوں پر حملہ کرتا ہے۔راکٹ لانچر کے ذریعے بنکر کو تباہ کیا جاتا ہے اور گرنیڈ پھینک کر دشمن کی مورچے کے اندر موجود سپاہ کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

(۷) فیز ٹو میں فالواپ گروپ بی او پی کے اندر موجود باقی ماندہ مورچوں کو کلیئر کرتا ہے نیز دشمن کی رہائش گاہ اور سٹورز وغیرہ کو بھی کلیئر کرتا ہے۔

(۸) بی او پی کی مکمل کلیئرنس کے بعد تمام سپاہ تنظیم نو کرتی ہے اور دشمن کے ممکنہ جوابی حملے کو پسپا کرنے کے لیے تیاری کرتی ہے۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

مختلف رجمنٹس کی تنظیم

بحوالہ۔ انفنٹری کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی اردو 10400، جی ایس پی AP.8365 E, 2015

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ایس آئی بی رجمنٹ، ایم آئی بی رجمنٹ، ایل اے ٹی، ایچ اے ٹی، لائٹ کمانڈو رجمنٹ کی تنظیم کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم پانچ حصوں میں پڑھیں گے۔

۱۔ ایس آئی بی رجمنٹ کی تنظیم۔

۲۔ ایم آئی بی رجمنٹ کی تنظیم۔

۳۔ ایل اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم۔

۴۔ ایچ اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم۔

۵۔ لائٹ کمانڈو رجمنٹ کی تنظیم۔

حصہ اول

ایس آئی بی رجمنٹ کی تنظیم

سوال نمبر ۱۔ ایس آئی بی رجمنٹ کی تنظیم خاکہ بنا کر بحث کریں؟

حصہ دوئم
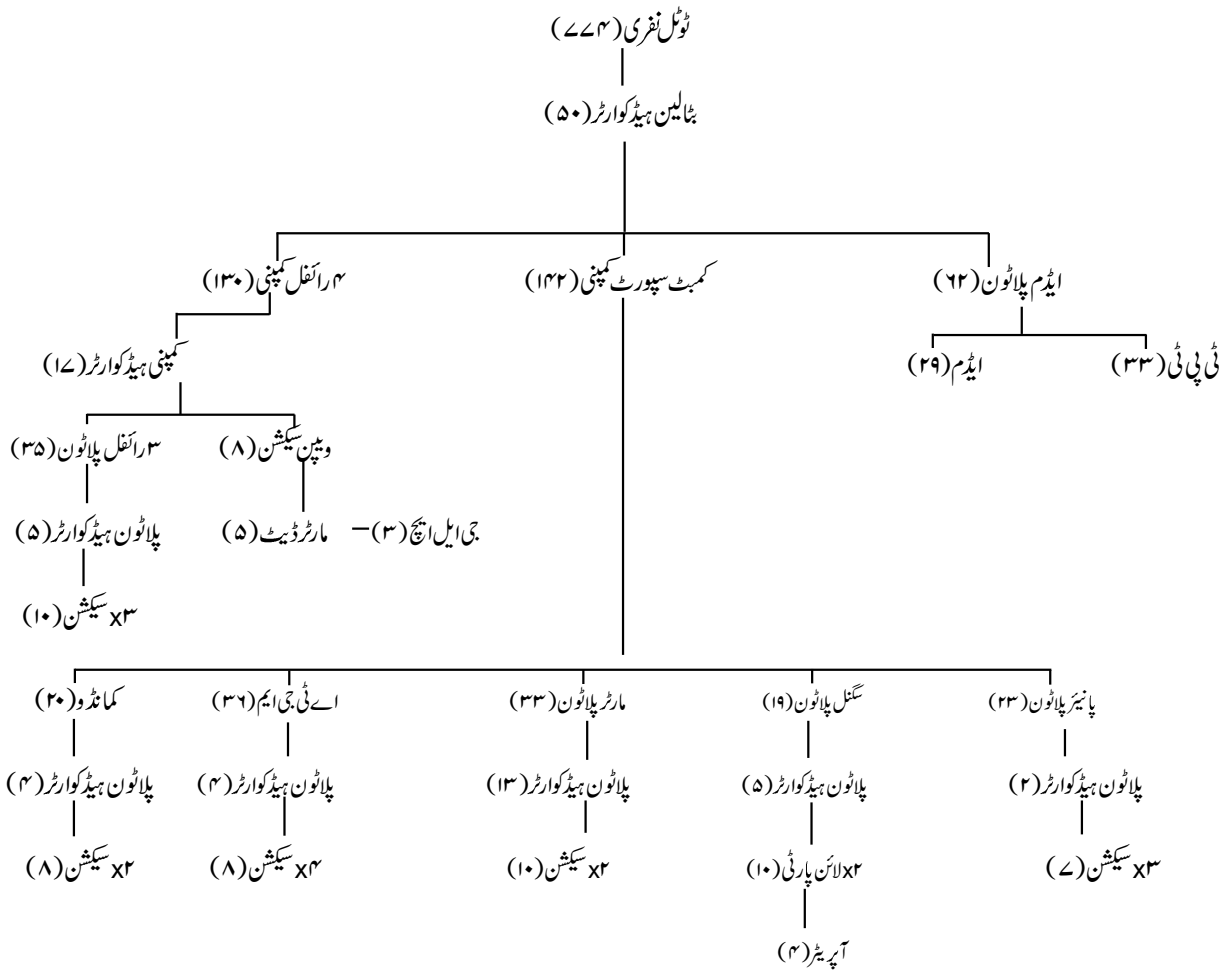
ایم آئی بی رجمنٹ کی تنظیم

سوال نمبر۱۔ ایم آئی بی رجمنٹ کی تنظیم خاکہ بنا کر بحث کریں؟
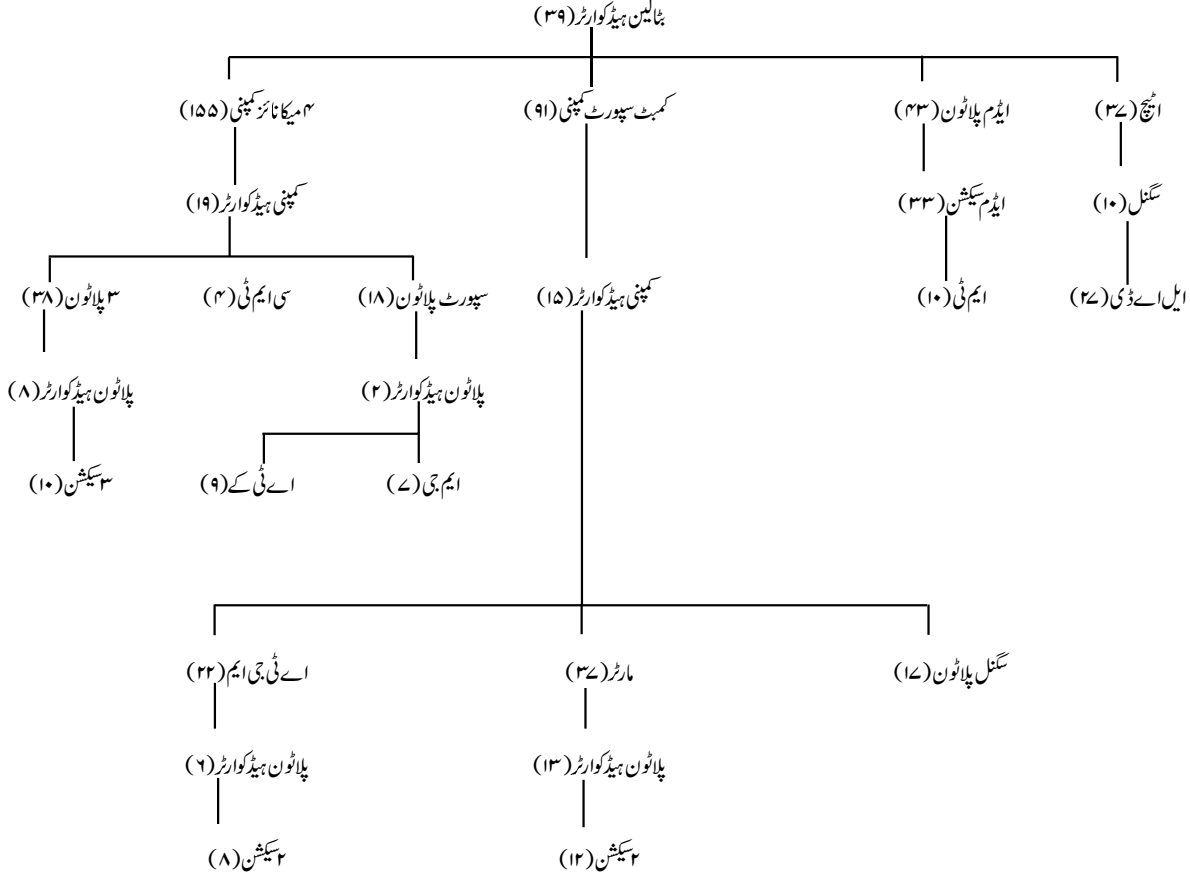
حصہ سوئم

ایل اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم

سوال نمبرا۔ ایل اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم خاکہ بنا کر بحث کریں؟

لائٹ اینٹی ٹینک (LAT) بٹالین (۶۱۹)

جیپ بورن

بٹالین ہیڈکوارٹر (۶۰)

- ایل اے ڈی ای ایم ای (اٹیچ۔۲۳)
- سگنل سیکشن (اٹیچ۔۸)
- ایڈم پلاٹون (۵۲)
  - ٹرانسپورٹ سیکشن (۱۴)
  - ایڈم سیکشن (۳۷)
- LAT کمپنی
- LAT کمپنی
- LAT کمپنی (۱۶۹)
  - ہیڈکوارٹر کمپنی (۳۳)
    - اے ٹی جی ایم پلاٹون (۳۸)
      - پلاٹون ہیڈکوارٹر (۸)
        - ۳ سیکشن (۱۰)
          - ۲ ڈیٹ (۴)
    - اے ٹی جی ایم پلاٹون (۳۸)
      - پلاٹون ہیڈکوارٹر (۸)
        - ڈیٹ
        - ڈیٹ
        - ڈیٹ (۶۰)
          - اے اے ایچ ایم جی سیکشن (۱۲)
          - ایل ایم جی سیکشن (۱۲) ۴ x ایم جی ون اے تھری
          - ایم جی سیکشن (۱۶) ۴ x ایم جی ون اے تھری
          - جی ایچ ایل ایم جی سیکشن (۱۲) ۳ x جی ایچ ایل ایم جی
    - ایس پی پلاٹون (۶۰)
      - پلاٹون ہیڈکوارٹر (۸)
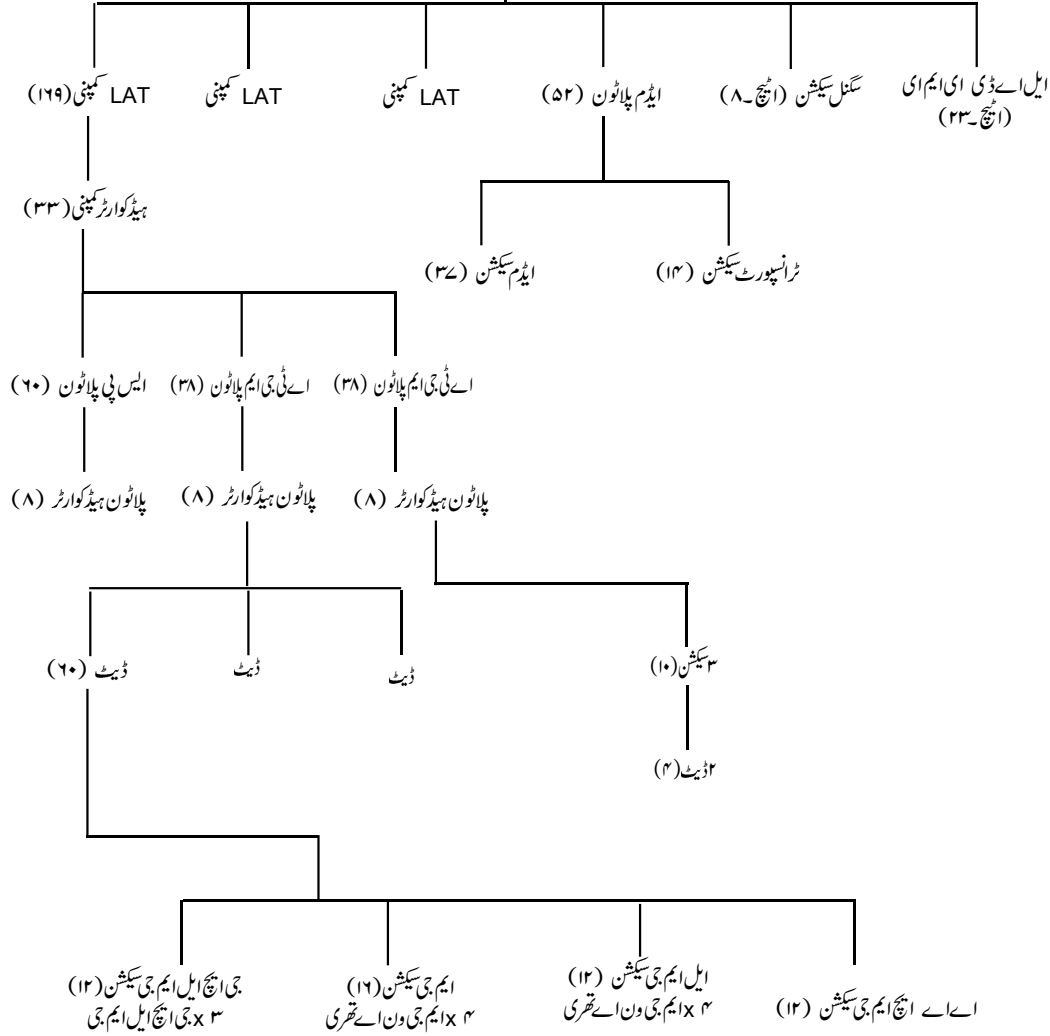
لائٹ اینٹی ٹینک (LAT) بٹالین(۵۹۵)

اے پی سی بورن
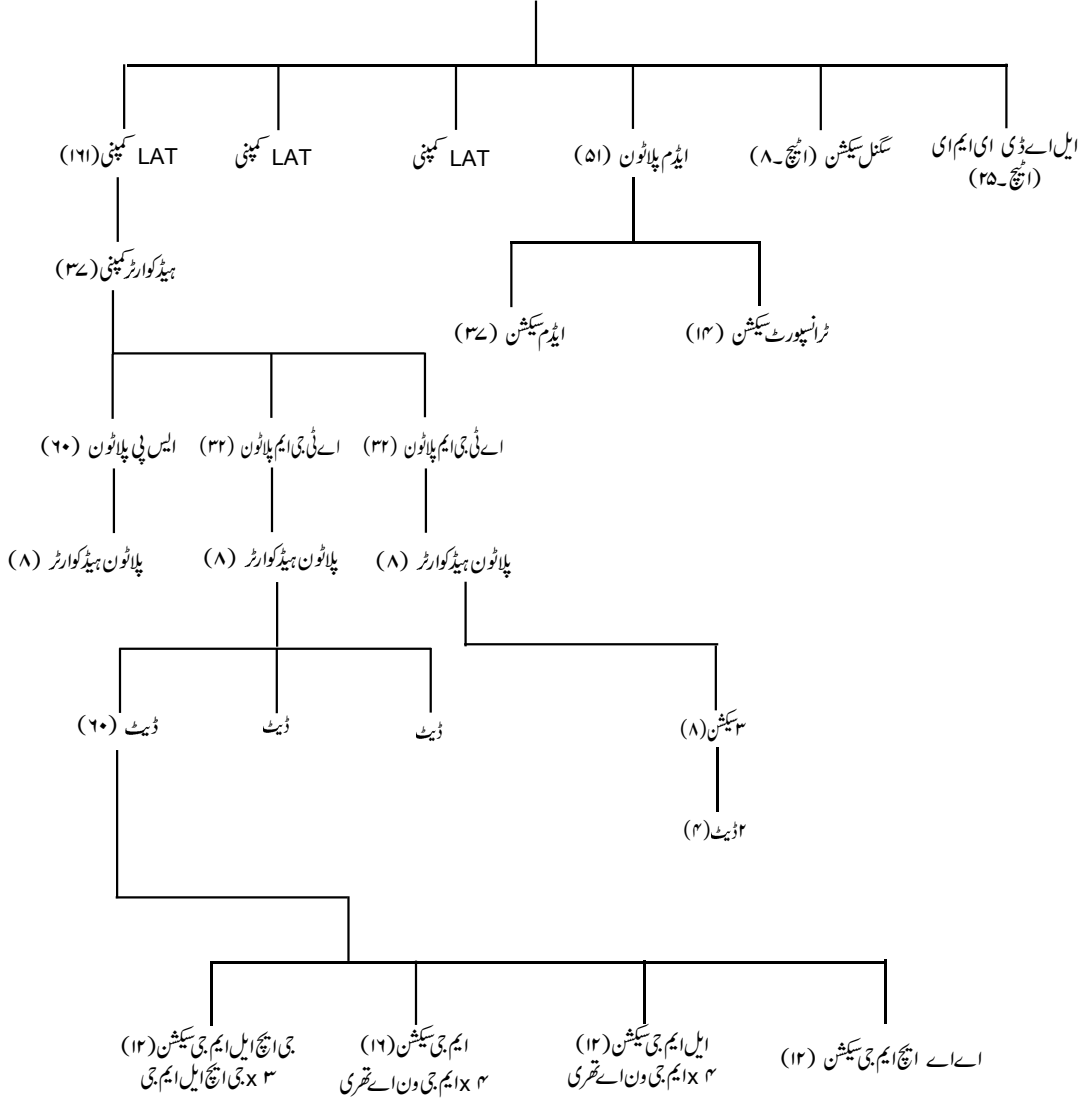
حصہ چہارم

ایچ اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم

سوال نمبرا۔ ایچ اے ٹی رجمنٹ کی تنظیم خاکہ بنا کر بحث کریں؟

حصہ پنجم

لائٹ کمانڈو رجمنٹ کی تنظیم
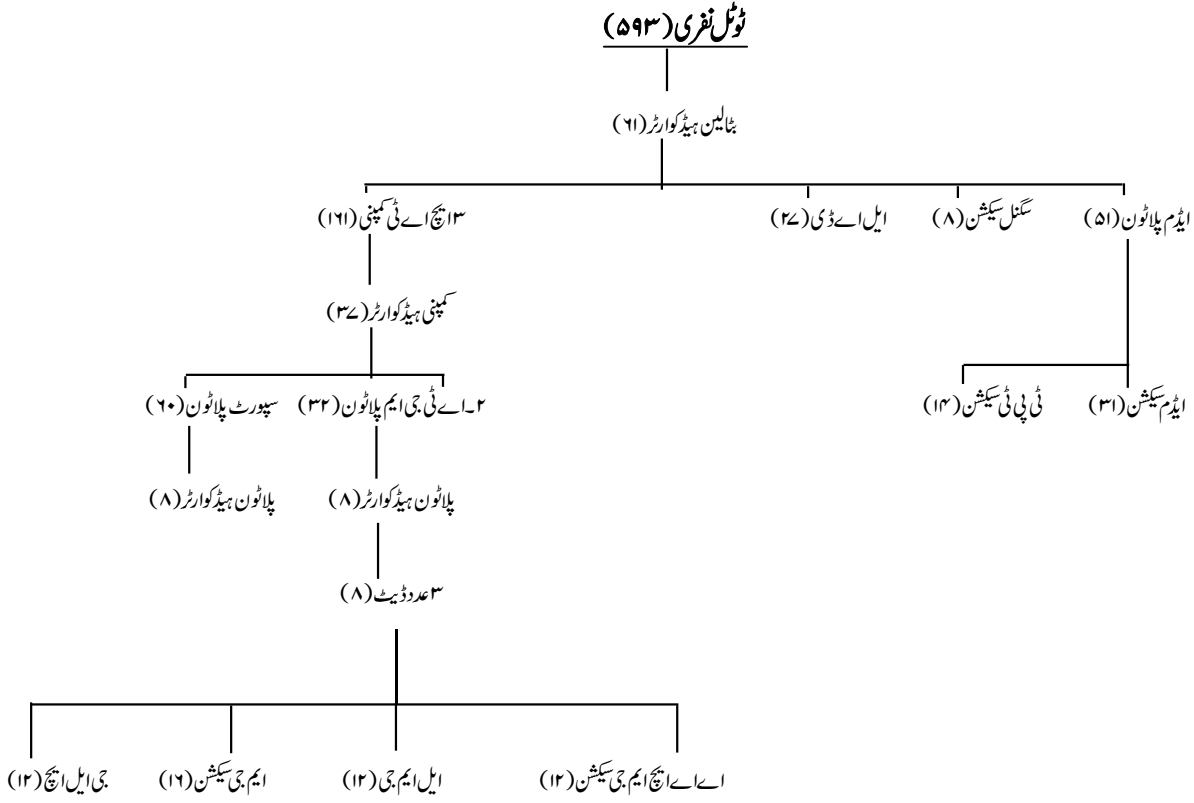
سوال نمبرا۔ لائٹ کمانڈو رجمنٹ کی تنظیم خاکہ بنا کر بحث کریں؟
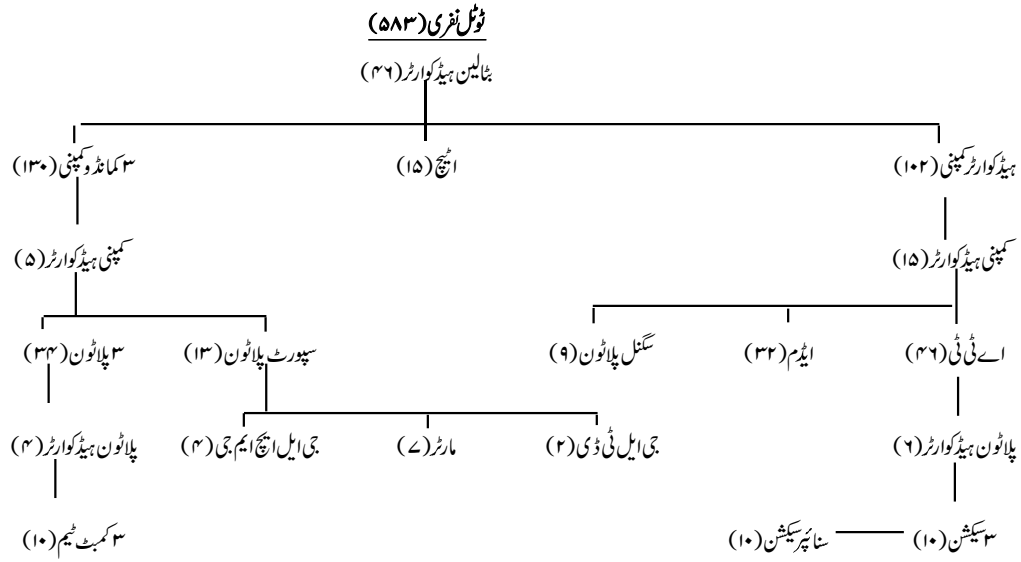
دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

قانون نافذ کرنے والے آپریشن سے تعارف

بحوالہ۔ جی ایس پی، ایل آئی سی 1988

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران قانون نافذ کرنے والے آپریشن سے تعارف کرایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ ایل ای او سے تعارف

حصہ دوئم۔ ایل ای او کی خصوصیات اور ایل آئی سی کی صورتحال میں فوج کے کام

حصہ سوئم۔ تربیتی اداروں میں جونیئر عسکری قائدین کی تربیت

سوال نمبر ا۔ قانون نافذ کرنے والے آپریشن سے کیا مراد ہے؟

ا۔ **قانون نافذ کرنے والے آپریشنز۔** پچھلے کئی سالوں سے قانون نافذ کرنے والے آپریشنز نے جنگی تاریخ میں بہت زیادہ اہمیت اختیار کر لی ہے۔ قانون نافذ کرنے والے آپریشنز جدید دور کی تکنیک ہونے کے باوجود کچھ پرانے بنیادی اصولوں پر کیئے جاتے ہیں یہ اصول ماضی میں لڑی جانے والی جنگوں میں فاتح اور مفتوح دونوں فوجوں کے تجربات کو سامنے رکھ کر بنائے گئے ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے آپریشنز کی چند اہم خصوصیات ہیں۔ ان خصوصیات کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے آپریشنز روایتی جنگ کی نسبت کس قدر مختلف اور پیچیدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ قانون نافذ کرنے والے آپریشن کی خصوصیات کیا ہیں؟

۲۔ **قانون نافذ کرنے والے آپریشن کی خصوصیات**

الف۔ زیادہ تر ایل ای اوز میں دشمن کے ساتھ سیاسی و عسکری مڈبھیڑ کا عنصر موجود ہوتا ہے کسی بھی عسکری طاقت کیلئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ دہشت گردوں اور باغیوں کے خلاف لڑنے کیلئے سیاسی اور سول حکام سے تعاون کرے اور ان کا تعاون حاصل کرے۔

ب۔ سیاسی وجوہات ہتھیاروں اور روایتی سپاہ کا استعمال محدود کر سکتی ہیں۔

ج۔ دشمن نظر نہیں آتا اور وہ کوشش کرتا ہے کہ لوکل آبادی کے ساتھ گھل مل کر اپنے آپ کو چھپائے رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عام لوگوں کو اپنا پیغام بھی پہنچاتا رہتا ہے۔

د۔ دہشت گرد میڈیا میں اپنی مشہوری کیلئے نرم اہداف پر حملے کرتے ہیں۔

ہ۔ نفسیاتی جنگ ایل ای اوز کا ایک اہم عنصر ہے۔

و۔ دہشت گردوں اور باغیوں کو اپنی پسند اور مرضی کا ہدف اور اس کو نشانہ بنانے کا وقت متعین کرنے کی سہولت میسر ہوتی ہے۔

ز۔ ایل ای اوز روائیتی فوجوں کے درمیان مسلح لڑائی نہیں ہوتی۔ اس لئے صرف فوجی ایکشن ہی کے ذریعے ایل ای اوز جیتا نہیں جا سکتا جب تک کہ مسئلے کو سیاسی معاشی اور معاشرتی پہلوؤں سے سلجھانے کی کوشش ساتھ ساتھ نہ کی جائے۔

ح۔ اس کی جڑیں غیر ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں میں ہوتی ہیں۔

ط۔ ایل ای اوز میں زیادہ تر سولین نقصان ہوتا ہے۔

ی۔ باغی اور دہشت گرد زمین کے خدوخال کا بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۔ قانون نافذ کرنے والے آپریشن میں فوج کے فرائض لکھیں؟

۳۔ **قانون نافذ کرنے والے آپریشنکی صورتحال میں فوج کے فرائض**

الف۔ IS ڈیوٹیاں۔

ب۔ دہشت گردوں کے خلاف آپریشن۔

ج۔ ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن۔

د۔ بغاوت کو کچلنا۔

ر۔ اقوام متحدہ کے امن مشن۔

سوال نمبر ۴۔ یونٹ میں قانون نافذ کرنے والے آپریشن سے متعلق ٹریننگ کن امور کو مدنظر رکھ کر کرنی چاہیئے؟

۴۔ **یونٹ میں ٹریننگ**

الف۔تعمیراتی علاقے کی لڑائی میں شامل تدبیراتی امور۔

ب۔ تعمیراتی علاقوں میں فائر کنٹرول اور طریقہ کار۔

ج۔ گھیراؤ اور چھان بین کے آپریشن۔

د۔ این وی ڈی (NVD) کی مدد سے رات کی فائرنگ۔

ہ۔ اہم معلومات کو اکٹھا کرنا۔

و۔ شہری علاقوں کے نقشوں کا استعمال۔

ز۔ نفسیاتی تربیت۔

ح۔ ہجوم پر قابو پانا۔

ط۔ فوری ردعمل کا ضابطہ اور ڈرل۔

سوال نمبر۵۔قانون نافذ کرنے والے آپریشن میں ناکامی کی وجوہات کون سی ہیں؟

۵۔ **قانون نافذ کرنے والے آپریشن کی ناکامی کی وجوہات**

الف۔قومی اور حکومتی سطح پر مسئلے کو حل کرنے کیلئے مشترکہ سوچ اور پالیسی کا فقدان۔

ب۔ ایل ای اوز آپریشن میں حصہ لینے والی ایجنسیوں کا ایک دوسرے سے مناسب تعاون نہ کرنا۔

ج۔ سول حکومت اور فوج کے مابین مختلف فیصلوں پر اتفاق رائے نہ ہونا۔

د۔ ایل ای اوز آپریشن میں حصہ لینے والی مختلف ایجنسیوں کا ذمہ داری قبول کرنے سے گریز کرنا اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں میں ہاتھ نہ بٹانا۔

سوال نمبر۶۔ ایل ای اوز میں پاک فوج کو کن صورتحال کا سامنا ہوسکتا ہے؟

۶۔ **پاک فوج کو صورتوں کا سامنا**

الف۔فرقہ واریت کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال بھی ایل ای اوز کی صورت اختیار کرسکتی ہے۔

ب۔ بھارت کی طرف سے پاکستان کے مختلف علاقوں میں نسلی امتیاز اور فرقہ واریت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دہشت گردی کرنا بھی ایل ای اوز کی ایک مثال ہے۔

ج۔ افواج پاکستان کو سول حکومت کی مدد کیلئے بھی بلایا جاسکتا ہے جیسا کہ ماضی میں ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن اور سندھ میں اندرونی سیکورٹی کے آپریشن میں فوج نے سول اداروں کی مدد کی ہے۔اسی طرح بلوچستان میں 1973ء کی بغاوت کو کچلنے میں فوج کا ایک عظیم کردار رہا ہے اور مستقبل میں بھی اس طرح کی صورتحال میں فوج کو بلایا جاسکتا ہے

د۔ باہر کے ملکوں میں اقوام متحدہ کے تحت چلنے والے امن مشن میں بھی پاک فوج ایک بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

روٹ پکٹنگ اور آئی ای ڈی کے خلاف کاروائی

بحوالہ۔ ایس او پی روٹ پکٹنگ

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم روٹ پکٹنگ اور آئی ای ڈی کے خلاف کاروائی کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول روٹ پکٹنگ۔

حصہ دوئم دہشت گردی کے خلاف سرگرمیاں اور ان کے خلاف کاروائی کی ترتیب۔

حصہ سوئم آئی ای ڈی کے خلاف کاروائی۔

سوال نمبر ۱۔ قبائلی علاقوں میں روٹ پکٹنگ کرنے سے پہلے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

۱۔ **قبائلی علاقوں میں روٹ پکٹنگ**

ا۔ قبائلی علاقوں میں زیادہ تر راستے جن پر سپاہ نے حرکت کرنی ہوتی ہے وادیوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور فائر کی زد میں ہوتے ہیں۔

ب۔ ایسی کوئی جگہ میسر نہیں ہوتی ہے جو قریبی اور نیچی زمین سے فائر کی زد میں نہ ہو۔

ج۔ اپنی منزل پہ پہنچنے کے بعد ۲ سے ۳ گھنٹے درکار ہوتے ہیں کیمپ لگانے کیلئے اور اس کی سیکیورٹی کا انتظام کرنے کیلئے۔

د۔ انتہائی سخت سیکیورٹی انتظامات کے باوجود حرکتی سپاہ کی پروٹیکشن بہت مشکل ہوتی ہے۔

ر۔ انتہائی کوشش کرنی چاہیے کہ حرکت دن کی روشنی میں ہی ختم ہو جائے۔

ز۔ سپاہ کی حرکت کے دوران چھاپہ اور گھات سے بچاؤ کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

س۔ حرکت کے دوران نظری ملاپ اور اپنے ہتھیاروں کی رینج میں رہنا اہم ہے۔

سوال نمبر ۲۔ چلتے کالم کے لئے کس قسم کی پکٹنگ کی جا سکتی ہے؟

۲۔ **پکٹنگ کا طریقہ کار۔** گہری اور تنگ وادیوں میں، جیسا کہ قبائلی علاقوں میں عام ہے۔ عمومی طور پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے پہاڑوں کے بازوؤں پر پکٹوں (چوکیوں) کی مدد سے پروٹیکشن لی جاتی ہے۔ اور یہ اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک کانوائے/کالم کی ریئر گارڈ واپس پیشقدمی نہیں کر لیتی۔ چلتے کالم/کانوائے کو مؤثر پروٹیکشن مہیا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل قسم کی پکٹنگ قائم کی جا سکتی ہیں۔

ا۔ مستقل **ایڈوانس گارڈ سسٹم**۔ اس سسٹم میں ٹروپس کو دوران مارچ حفاظت کیلئے تعینات کیا جاتا ہے۔ بازوئی حفاظت کرنے والی پکٹ ایڈوانس گارڈ کے کمانڈر کے انڈر رہتی ہے اور کسی بھی دوسرے مقصد کیلئے استعمال کی جاتی ہے۔

ب۔ **سیکٹر سسٹم**۔ اس سسٹم میں ڈویژن تمام راستے مکمل طور پر بلاک کرنے کی ذمہ داری انفنٹری بٹالین کو دیتا ہے۔ ایک انفنٹری بٹالین اس مقصد کیلئے ایڈوانس گارڈ کے ساتھ متبادل سیکٹر میں موجود ہوتی ہے۔ ایڈوانس کے دوران حفاظت مہیا کرتی ہے اور پکٹ کے بازوئی گارڈ کی حرکت کو برقرار رکھتی ہے۔

ج۔ پیشقدمی کی محافظ سپاہ کو دیر تک ایک جگہ پر رکھنا اور دیر تک ایک ہی ذمہ داری سونپنا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اس محافظ سپاہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ماتحت کمانڈر کو بھی ایک گروپ دیا جائے تاکہ وہ بہتر طریقے سے ذمہ داری نبھا سکیں۔

د۔ سیکٹر کا نظام کسی بھی یونٹ کی کاروائی کے مراحل کیلئے سود مند ہوتا ہے کیونکہ اس طرح ان کے باہمی روابط قائم رہتے ہیں۔

ر۔ پکٹنگ کے نظام کو جہاں کہیں اپنایا جائے یہ ضروری ہوتا ہے کہ علاقے کی مناسبت سے انہیں حرکتی سپاہ کے نزدیک رکھا جاتا ہے۔ ان کے فاصلے کا انحصار حرکتی سپاہ کے اوقات پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ پکٹنگ کے دوران پیشقدمی کی محافظ سپاہ کے کمانڈر کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے؟

۳۔ **محافظ سپاہ کے کمانڈر کی ذمہ داریاں**۔ محافظ سپاہ کا کمانڈر درج ذیل کا ذمہ دار ہوتا ہے:۔

ا۔ بازوئی محافظ سپاہ کی تعداد اور ترتیب کا فیصلہ کرتا ہے۔

ب۔ ہر پکٹ کی تعداد اور ترتیب کا فیصلہ کرتا ہے۔

ج۔ کمپنی کمانڈر کے براہ راست احکامات پر عمل پیرا ہونا اور پکٹ کی تشکیل کے بعد ان کو تمام احکامات سمجھانا۔

د۔ پکٹ اور بازوئی محافظ سپاہ کو فائری امداد مہیا کرنے کا انتظام کرنا۔

ز۔ کامیابی کے اہداف کی نشاندہی کرنا اور بازوئی محافظ سپاہ اور پیشقدمی کے ہراول دستوں کو آگاہ کرنا۔

سوال نمبر۴۔ روٹ پکٹنگ کی منصوبہ بندی کے دوران کمانڈر کے جاننے کے لئے ضروری نکات بیان کریں؟

۴۔ **روٹ پکٹنگ کی منصوبہ بندی کے دوران کمانڈر کے لئے ضروری نکات**

ا۔ **پکٹ کے کام**

(۱) ایک روٹ پکٹ کو ایسی جگہ پر لگایا جاتا ہے جہاں سے وہ حاوی جگہوں کو دہشت گردوں کے قبضے میں جانے سے روکے اور جہاں سے وہ حرکتی سپاہ پر مؤثر فائر کر سکے۔

(۲) ایک پکٹ کو اس قابل ہونا چاہیے کہ وہ اپنی سپاہ اور دہشت گردوں کی حرکات وسکنات کو دیکھ سکے۔

(۳) ایک پکٹ پیش قدمی کرنے والے سپاہ کو مدد فراہم کرتی ہے اور پوزیشن پر رہتے ہوئے دوسری قریبی پکٹ کو امداد مہیا کرتی ہے ۔

ب۔ **پکٹ کی تعداد**

(۱) پکٹ کی تعداد کا انحصار زمین کی قسم اور دہشت گردوں کے حملے کی متوقع صورتحال پر ہوتا ہے۔

(۲) پکٹ کی تعداد ایک پلاٹون کے برابر ہونی چاہیے۔ اگر سپاہ مہیا نہ ہو تو کم تعداد بھی ہو سکتی ہے مگر وہ خطرناک ہے بعض اوقات پکٹ کی تشکیل کیلئے زیادہ تعداد بھی درکار ہوتی ہے۔ لیکن پکٹ لگانے کے بعد انہیں واپس بھیج دیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اپنی یونٹ میں پہنچ کر کسی اور پکٹ کیلئے انہیں ذمہ داری سونپی جا سکے۔

(۳) **پکٹ کا لگانا۔** یونٹ اور سب یونٹ کی سطح پر ہراول سپاہ کا کمانڈر پکٹ کی جگہ کے انتخاب کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

(۴) **پکٹ کے نمبر لگانا۔** پکٹیں جس ترتیب سے لگائی جاتی ہیں اسی ترتیب سے ان کو نمبر دیئے جائیں گے۔ ایڈوانس گارڈ کمانڈر پکٹ کے نمبر تعداد اور جگہ کا ریکارڈ اپنے پاس رکھے گا۔

ج۔ **پکٹ ریکارڈ سلپ۔** پسقدمی کے دوران کسی بھی پکٹ کے گم ہو جانے کے خدشہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر پکٹ کمانڈر کو ایک سلپ دی جاتی ہے جس میں تمام کمانڈر اپنی پکٹ کا نمبر تعداد اور بازوئی پوسٹوں کا ریکارڈ لکھتا ہے اپنی پکٹ کو تربیت دینا اور علاقے سے واقفیت دلانا پکٹ کمانڈر کی ذمہ داری ہے۔

سوال نمبر۵۔ دہشت گردوں کی سرگرمیوں اور سیکورٹی فورسسز کی جوابی کاروائی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۵۔ **دہشت گردوں کی سرگرمیاں۔** دہشت گرد اپنے مذموم مقاصد جن میں ان کے معاشرتی مذہبی اور سیاسی مقاصد شامل ہیں حاصل کرنے کیلئے مختلف طریقے اپناتے ہیں۔ اور اپنی سرگرمیوں اور طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے درج ذیل اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں:۔

ا۔ معاشرے میں فساد اور خوف وہراس کی لہر پیدا کرنا۔

ب۔ اپنے دوستوں اور اپنے لئے ناجائز مراعات کیلئے دھمکی دینا۔

ج۔ اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے مختلف ذرائع سے اپنے آپ کو مشہور کرنا اور اس کے نعم البدل میں زیادہ مفاد کی تلاش کرنا۔

د۔ عوام کو اپنے ساتھ ملانا اور جو لوگ نہ ملیں انہیں سزا سے دوچار کرنا۔

ر۔ کسی بھی بات پر عوام کو ابھارنا اور دہشت گردی سے انکی مکمل پشت پناہی کرنا۔

ز۔ مفادات کے حصول کی کوششیں مثلاً ساتھی دہشت گردوں کو جیل سے رہائی دلانا، اغواء برائے تاوان اور حکومت کی پالیسیوں میں تبدیلی کرنا۔

س۔ دہشت گردی کو بطور انقلاب استعمال کرنے کی کوشش کرنا اور حکام بالا کو سیاسی حکمت عملی میں ردوبدل پیدا کرنے پر مجبور کرنا۔

ش۔ فرقہ وارانہ تصادم اور نفرت پیدا کرنا۔

ص۔ دہشت گردی کے دشمنوں کو نشانہ بنانا۔

ض۔ غداری کرنے والے لوگوں اور ساتھ نہ دینے والوں کو اذیت کا نشانہ بنانا۔

۶۔ **سیکورٹی فورسسز کی جوابی کاروائی۔** دہشت گردوں کی سرگرمی اور دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع مل جانے پر سیکورٹی ایجنسیاں جو کارروائی کرتی ہیں ان کی ترتیب درج ذیل ہے۔

ا۔ **ہدف کے علاقے کی علیحدگی۔** جس علاقے میں دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع ہو اس علاقے کا گھیراؤ کیا جاتا ہے اور دہشت گردوں کو علیحدہ کرتے ہوئے اس علاقے کے ٹیلیفون روابط، بجلی، پانی، گیس وغیرہ کو منقطع کرنا۔

ب۔ **بات چیت شروع کرنا۔** میگا فون یا دوسرے کمیونیکیشن کے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ کیا جاتا ہے انہیں بتایا جاتا ہے کہ دہشت گردوں کو حوالہ کیا جائے تاکہ باقی لوگوں کو نقصان نہ ہو اس مقصد کیلئے انہیں وقت دیا جاتا ہے۔

ج۔ **معلومات کا جمع کرنا۔** دہشت گردوں کی تعداد ان کے ہتھیاروں، ساز وسامان، ان کی ذہنی اور جسمانی صلاحیت، عادات واطوار اور ممکنہ کمزوریوں کے بارے میں معلومات جمع کی جاتی ہیں کوئی خاص خبر جو آپریشن کے دوران مدد دے سکے دہشت گردوں سے یرغمالیوں کی رہائی کو ابتدا میں ہی ممکن بنایا جاتا ہے۔

د۔ **کاری ضرب کیلئے وقت اور جگہ کا تعین۔** حملے کیلئے وقت اور جگہ کے تعین کو آپریشن میں اہمیت حاصل ہے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس وقت اور کہاں سے حملہ کیا جائے۔ کن اوقات میں دہشت گردوں کی حرکت کم ہوتی ہے اور ان کی برداشت اختتام کو پہنچی ہوتی ہے۔

ر۔ **ریہرسل۔** کامیاب ریسکیو آپریشن کیلئے بہترین منصوبہ اور ریہرسل ضروری ہوتی ہے آپریشن سے مطابقت رکھتے ہوئے ریہرسل بار بار کی جاتی ہے۔

ز۔ **ہدف کے نزدیک سپاہ کو اکھٹا کرنا۔** حملہ اور سپاہ کو ہدف کے بالکل نزدیک لا کر کاروائی کیلئے تیاری مکمل کی جاتی ہے۔سپاہ کی غیر ضروری حرکات کو خفیہ رکھا جاتا ہے تاکہ دہشت گردوں کو علم نہ ہو سکے۔

س۔ **بحث۔** دہشت گرد جو کہ جگہ لے چکے ہوتے ہیں ان سے مزید مباحثہ بے سود ہوتا ہے لہٰذا حملہ قریب ہوتا ہے۔

ش۔ **حملہ۔** منصوبہ بندی کے مطابق حملہ شروع کیا جاتا ہے مقررہ وقت پر کاروائی شروع ہو جاتی ہے، بہترین تربیت یافتہ سپاہ فوری طور پر دہشت گردوں کی طرف بڑھتی ہے جن کو فائر سے تحفظ دیا جارہا ہوتا ہے دہشت گردوں سے یرغمالیوں کو محفوظ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس کام کیلئے ریسکیو گروپ بھی ہوتے ہیں۔

ص۔ **ارتباطی ہدایات۔** مختلف ایجنسیوں مثلاً فائر بریگیڈ، ڈسپوزل سکوارڈ، خفیہ ایجنسیوں، ہسپتالوں اور ریسکیو کا کام کرنے والی غیر حکومتی تنظیموں کے ساتھ درج ذیل روابط ضروری ہوتے ہیں۔

(۱) رابطے کیلئے ایک رابطہ آفیسر کو متعین کرنا چاہیے

(۲) تمام سنٹرز میں ہر وقت تمام سول ایجنسیوں کے ٹیلیفون نمبرز موجود ہونے چاہیے۔

(۳) جگہوں کے چارٹ فاصلے کے چارٹ اور روٹ کارڈ ہر ایجنسی سے رابطے کے ساتھ ساتھ مرتب کئے جائیں اور تمام سینٹرز میں موجود ہوں۔

(۴) مختلف اوقات میں رابطے کیلئے کانفرنس کا انعقاد کیا جائے تاکہ سٹینڈنگ آرڈر پروسیجر پر تبادلہ خیال کیا جائے۔

(۵) متواتر ریہرسلیں جاری رکھی جائیں تاکہ بہتر رابطے کارگزاری اور تیز ترین عمل کا جائزہ لیا جاسکے۔

سوال نمبر۶۔ آئی ای ڈی کی اہمیت بیان کریں ؟

۷۔ **آئی ای ڈی۔** آئی ای ڈی دشمن کے خاص ہتھیاروں میں شامل ہے۔جو کہ دشمن کو اپنی مرضی کے مطابق انتہائی خطرناک کاروائی کرنے کی اہلیت دیتا ہے۔آئی ای ڈی کی اہلیت اور اہمیت کو جاننا ہمارے لئے انتہائی ضروری ہو جاتا ہے تاکہ ہم آئی ای ڈی کی مخالف کاروائی کو جانیں۔

سوال نمبر۷۔ آئی ای ڈی کے خلاف ٹریننگ برائے واقفیت اور بچاؤ کے طریقے بیان کریں؟

۸۔ **آئی ای ڈی سے ٹریننگ برائے واقفیت اور بچاؤ کے طریقے۔** آئی ای ڈی سے واقفیت کی ٹریننگ کا مقصد ایسی چھوٹی تیز رفتار اور ہر دم تیار ٹیم تشکیل دینا ہے جو دشمن کی ہر کاروائی کا منہ توڑ جواب دے سکے اور دشمن اپنے منصوبے کے مطابق کبھی بھی مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر سکے اس ٹریننگ میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔

ا۔ **ٹریننگ**

(۱) آئی ای ڈی کی موجودگی کا وقت سے پہلے پتہ لگانا۔

(۲) حفاظتی کاروائی۔

(۳) مختلف علاقوں کا خدوخال کے حساب سے تجزیہ۔

(۴) آئی ای ڈی کے حملے کے بعد نقصان کو کم سے کم کرنے کے طریقے۔

(۵) معاشرتی اور سماجی سمجھ بوجھ جس سے معلومات حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

(۶) جنگی ڈرل جبکہ آئی ای ڈی کے حملے کے بعد کسی بھی مزید کاروائی سے دشمن کو روکا جاسکے۔

ب۔ **بچاؤ** اس میں آئی ای ڈی سے بچاؤ کے طریقے شامل ہیں۔

(۱) اردگرد کے ماحول میں تبدیلی کسی آئی ای ڈی کے دھماکے کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔

(۲) یونٹ کو کانوائے اور انتظامی انصرامی اوقات میں روز تبدیلی لانا ضروری ہے۔

(۳) چھاپہ اور کارڈن اینڈ سرچ کاروائی سے بھی کسی بھی آئی ای ڈی سے بچا جاسکتا ہے۔

(۴) بم بنانے والے اور آتش گیر مادہ کو قبضہ میں لینے سے آئی ای ڈی سے بچا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر۸۔ آئی ای ڈی کو تلاش کرنے کے طریقے بیان کریں؟

۹۔ **آئی ای ڈی کو تلاش کرنے کے طریقے۔** اس میں یونٹ کے زیادہ سے زیادہ افراد کی تربیت ضروری ہے تاکہ آئی ای ڈی کے علاقے کو تلاش کیا جائے۔اس میں مندرجہ ذیل عوامل شامل ہیں۔

ا۔ علاقے کا تجزیہ، باخبر اور بااعتماد ذرائع۔

ب۔ آئی ای ڈی کے لگانے کی جگہ کے بارے میں احساس۔

ج۔ دشمن کی طریقہ واردات سے آگاہی۔

د۔ آئی ای ڈی کے کارگر ہونے سے پہلے نشاندہی۔

ر۔ خفیہ اداروں کا آئی ای ڈی تیار کرنے والوں کو ڈھونڈنا۔

ز۔ ہر فوجی کو آئی ای ڈی کی نشاندہی کرنے کی اہلیت۔

س۔ علاقے کی نگرانی کے بعد پٹرول کی بریفنگ۔

ش۔ تمام یونٹ کی خفیہ معلومات اکٹھا کرنے میں تربیت۔

سوال نمبر۹۔ آئی ای ڈی کے خلاف کاروائی کے عناصر کیا ہیں؟

١٠۔ **آئی ای ڈی کے خلاف کاروائی کے چیدہ چیدہ بنیادی عناصر۔** یہ سب سے آخری کاروائی ہے جس میں آئی ای ڈی مخالف کاروائی اور ردعمل میں یونٹ کی تربیت کی جاتی ہے۔

ا۔ جنگی کاروائیوں کی ریہرسل۔

ب۔ فائری امداد کے طریقے۔

ج۔ ابتدائی طبی امداد سے واقفیت۔

د۔ زخمیوں کا انخلاء۔

سوال نمبر١٠۔ آئی ای ڈی کے خلاف بنیادی کاروائی کے عناصر بیان کریں؟

١١۔ **آئی ای ڈی کے خلاف بنیادی کاروائی کے عناصر**

ا۔ Confirm (آئی ای ڈی کی پہچان کرنا اور یقینی بنانا)

ب۔ Vacate (فوری جگہ کو چھوڑ دینا)

ج۔ Assess (حالات کا تجزیہ کرنا)

د۔ Cordon &Control (جگہ گھیرے میں لے کر محفوظ کرو)

ر۔ Locate (علاقے میں دہشت گردوں کی نشاندہی)

ز۔ Mark IED (زمینی نشان کی مدد سے جگہ کو نقشے پر مارک کرنا)

س۔ No Radio Device (آئی ای ڈی کے علاقے کے ١٠٠ میٹر میں ریڈیو اور موبائل فون کا استعمال نہ کریں)

ش۔ Gather Info & Leave (علاقے کے اردگرد کی معلومات اکٹھا کرنا، آئی ای ڈی کو پھٹانا، محفوظ کرنا یا ناکارہ کرنے کے بعد علاقے کو چھوڑ دینا)

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

کیو آر ایف کی بناوٹ اور لگانا

بحوالہ۔ ایس او پی کیو آر ایف

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم کیو آر ایف کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ کیو آر ایف کی تعریف، بناوٹ اور کام۔

حصہ دوئم۔ کیو آر ایف کی ٹریننگ۔

حصہ سوئم۔ گاڑیوں پر بیٹھنے اور اترنے کا طریقہ کار۔

تمہید۔ پاکستان آرمی ملک کی سرحدوں کی نگہبان ہے لیکن اسے سول انتظامیہ کی مدد کے لیے کسی بھی وقت بلایا جاسکتا ہے تاریخ سے ظاہر ہے کہ پاک فوج کو کئی مرتبہ اندرونی سیکورٹی فرائض ادا کرنے کے لیے ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں اندرونی سیکورٹی فرائض کی ادائیگی کے لئے کیو آر ایف کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ یونٹ لیول پر کیو آر ایف کا مقصد ایک ایسی چاق و چوبند سپاہ کی موجودگی ہے جو کہ دہشت گردی کی کاروائی سے نمٹنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہے۔ ایسی فورس پلاٹون سے لیکر کمپنی سائز فورس ہوسکتی ہے۔ اسکے اندر چاق و چوبند جسمانی لحاظ سے فٹ اور ذہنی لحاظ سے حاضر دماغ افراد ہوں۔ اس لیے آج ہم اس فورس کے مختلف پہلوں کو اجاگر کرنے کے لیے بحث کریں گے۔

سوال نمبر ا۔ کیو آر ایف کی تعریف، بناوٹ اور کام تحریر کریں؟

ا۔ **کیو آر ایف کی تعریف، بناوٹ اور کام**

الف۔ **کیو آر ایف کی تعریف۔** پلاٹون پر مشتمل سپاہ کا ایک ایسا دستہ جو ہر وقت کسی اندرونی سیکورٹی فرائض یا ایل آئی سی آپریشن میں کسی بھی غیر متوقع حالت سے نمٹنے کے لیے تیار رہوتا ہے۔

ب۔ **کیو آر ایف کی بناوٹ اور کام۔** یہ 36 افراد پر مشتمل ہوسکتی ہے۔ جس میں ایک آفیسر ایک جے سی او 5 این سی او اور 29 سولجر شامل ہو سکتے ہیں، کیو آر ایف کی بناوٹ کمپنی لیول تک بھی ہوسکتی ہے جس کو حالات کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں اس کے کام مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں

(ا) مغوی افراد کی اچانک کاروائی کے ذریعے بازیابی۔

(۲) کارڈن اینڈ سرچ آپریشن کرنا تا کہ مغوی افراد کو بازیاب کروایا جاسکے۔

(۳) رہائشی علاقے کی حفاظت۔

(۴) وی آئی پیز کی حفاظت، آئی ایس آپریشن یا کسی نجی جگہ کے دورے کے دوران۔

(۵) کینٹ کو سیل کرنا۔

(۶) کرائسس مینجمنٹ۔

(۷) کسی فوجی اجتماع کی حفاظت

(۸) گاڑیوں اور لوگوں کی تلاشی۔

(۹) روڈ کی حفاظت اور پٹرولنگ۔

(۱۰) ملٹری/ سپاہ کی حفاظت۔

سوال نمبر ۲۔ کیو آر ایف کی ٹریننگ کے بنیادی عناصر بیان کریں؟

۲۔ **کیو آر ایف کی ٹریننگ کے بنیادی عناصر**

الف۔ جسمانی فٹنس۔

ب۔ ذہنی طور پر چاق و چوبند ہوں۔

ج۔ قوت فیصلہ کی صلاحیت موجود ہو۔

د۔ کمانڈ اینڈ کنٹرول ٹیم کی سطح پر اور انفرادی سطح پر مثالی ہو۔

ہ۔ پلاننگ کے دوران لچک موجود ہو۔

و۔ ٹریننگ کے دوران فائر اس طریقے سے کیا جائے کہ اصل لڑائی کے ماحول جیسا ہو۔

ز۔ رکاوٹوں کو دور کرنے کی تربیت حاصل ہو۔

ح۔ رابطے کی انفرادی اور ٹیم لیول پر اہمیت۔

سوال نمبر ۳۔ کیو آر ایف کی تربیت پلاٹون کی سطح پر کن خطوط پر ہونی چاہیے؟

۳۔ کیو آر ایف کی تربیت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہ غیر معمولی اور عام روایات کے برعکس ہونی چاہیئے کیونکہ اس فورس کو کسی بھی قسم کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے کیو آر ایف کی تربیت مندرجہ ذیل خطوط پر کی جائے:۔

الف۔ جسمانی اور ذہنی طاقت کا بڑھانا تا کہ سپاہ مشکل حالات کا سامنا کر سکے۔

ب۔ پہل پن کا مادہ اور خود اعتمادی پیدا کرنا۔

ج۔ اچھے نشانہ باز تیار کرنا جو پہلی گولی سے دشمن کو ختم کر سکیں

د۔ ہتھیاروں کی مکمل پہچان اور تربیت

ہ۔ جائے وقوعہ پر فوراً پہنچنا۔

و۔ ایسی سپاہ جن کا حوصلہ بلند ہو اور ایک دوسرے کے لیے جان بھی دے سکتے ہوں۔

سوال نمبر ۴۔ کیو آر ایف کو کن اسباق کی تربیت دی جاتی ہے؟

۴۔ کیو آر ایف کو درج ذیل اسباق کی تربیت دینی چاہیے:۔

الف۔ پی ٹی۔

ب۔ ہتھیار سنبھالنا اور فائر کرنا۔

ج۔ سنائپنگ۔

د۔ عمارتی علاقے میں لڑائی اور سڑک محفوظ بنانا۔

ہ۔ تلاش اور گھیراؤ آپریشن۔

و۔ یرغمال بنائے ہوئے لوگوں کو چھڑانا۔

ز۔ گاڑیوں اور ہیلی کاپٹر میں حرکت کرنے میں مہارت۔

ح۔ خطرے کو بھانپنے کی صلاحیت۔

ط۔ ریڈیو اور بارود سے مکمل واقفیت۔

ی۔ شہری علاقے کی واقفیت اور سہولیات۔

ک۔ تدبیرات سے واقفیت جن کی کیو آر ایف کو ضرورت ہو گی۔

سوال نمبر ۵۔ کیو آر ایف کی پارٹیوں کی بناوٹ، کام اور سامان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۵۔ **<u>کیو آر ایف کی پارٹیوں کی بناوٹ کام اور سامان</u>**

الف۔ **<u>کمانڈ پارٹی</u>**۔ اس میں کمانڈر اور اس کا رنر شامل ہیں اس کا کام پوری فورس کی نگرانی اور کنٹرول کرنا ہے۔ اپنے ذاتی سامان کے علاوہ مندرجہ ذیل سامان اٹھائیں گے۔

(۱) ہینڈ گرنیڈ/ سموک گرنیڈ۔ (۲) واکی ٹاکی۔

(۳) گیس ماسک۔ (۴) ابتدائی طبی امداد کا سامان

(۵) علاقے کا خاکہ۔ (۶) این وی ڈی/ این وی جی۔

(۷) دوربین، کمپاس اور جی پی ایس (۸) شیل پروف جیکٹ۔

ب۔ **<u>اسالٹ ٹیم</u>**۔ اس میں 10 سے 12 افراد ہوتے ہیں جو کہ مزید 5 سے 6 افراد کی ٹیم میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

ج۔ **<u>کام</u>**۔

(۱) چھاپہ مارنا (دہشت گردوں کے ممکنہ مقامات پر)۔ (۲) گاڑیوں اور لوگوں کی تلاشی۔

(۳) انٹری کرنا۔ (۴) مشکوک لوگوں کی گرفتاری۔

(۵) چیک پوسٹ اور روڈ بلاک لگانا۔ (۶) وی آئی پی کی حفاظت۔

(۷) ریسکیو آپریشن۔

د۔ **<u>سامان</u>**۔ ہر فوجی کے پاس اپنے ذاتی سامان کے علاوہ اضافی پسٹل وغیرہ ہو سکتے ہیں دیگر سامان درج ذیل ہے۔

(۱) ایک گرنیڈ۔ (۲) گیس ماسک۔

(۳) رابطے کے لئے وائرلیس سیٹ۔ (۴) ابتدائی طبی امداد کا سامان

(۵) ہیلمٹ۔ (۶) شیل پروف جیکٹ۔

(۷) بیلسٹک شیلڈ۔

ر۔ **غلافی/کورنگ پارٹی** ۔ اس میں 2IC شامل ہوتا ہے۔

(۱)۔ **تعداد**۔

(الف) 2 عدد فائرنگ ٹیم (ہر ایک میں ایک ایل ایم جی کم از کم ہو)

(ب) 2 عدد سنائپر رائفل۔

(ج) ایک عدد مارٹر۔

(د) آر پی جی سیون کی دو عدد ڈیٹ۔

(۲)۔ **کام**۔

(الف) فائری امداد مہیا کرنا۔

(ب) اسالٹ ٹیم کو باہر نکالنے میں مدد دینا۔

(ج) کسی بیرونی امداد کو روکنا۔

ز۔ **میڈیکل ایڈ گروپ**۔ اگر کمپنی سائز کیو آر ایف ہو تو اس میں میڈیکل آفیسر، نرسنگ اسسٹنٹ اور دو عدد سٹریچر بردار شامل ہیں اور میڈیکل کٹ کا ہونا انتہائی ضروری ہے اگر ایک پلاٹون سائز کیو آر ایف ہو تو صرف نرسنگ اسسٹنٹ ساتھ ہوگا۔

سوال نمبر ۶۔ الرٹ ہونے کی اقسام اور کیو آر ایف کا جوابی ٹائم (ایکشن ٹائم) بیان کریں؟

۶۔ **الرٹ ہونے کی اقسام اور کیو آر ایف کاری ایکشن (جوابی) ٹائم**

الف۔ الرٹ ہونے کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) کیٹیگری الفا (A) 15 سے 20 منٹ کے نوٹس پر ہوتی ہے۔

(۲) کیٹیگری بریوو (B) 40 سے 45 منٹ کے نوٹس پر ہوتی ہے۔

(۳) کیٹیگری چارلی (C) 90 سے 100 منٹ کے نوٹس پر ہوتی ہے۔

ب۔ ٹائم کو محدود کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

(۱) کیو آر ایف کو علیحدہ بیرک میں رکھا جائے۔

(۲) فورس کمانڈر کیو آر ایف کے نزدیک رہائش پذیر ہو۔

(۳) کیو آر ایف والی گاڑی فورس کی رہائش کے سامنے پارک ہو۔

سوال نمبر ۷۔ کیو آر ایف کے لئے ٹرانسپورٹ اور اضافی سامان تحریر کریں؟

۷۔ **کیو آر ایف کے لئے ٹرانسپورٹ اور اضافی سامان**

الف۔ **ٹرانسپورٹ**

(۱) 1 عدد جیپ۔

(۲) 3 عدد 4/3 ٹن ٹرک۔

(۳) اعدد 1/4 ٹن ایمبولینس۔

ب۔ **اضافی سامان**

(۱) ایلمونیم کی سیڑھی۔

(۲) رسی۔

(۳) دستانے۔

(۴) خاردار تار۔

(۵) روڈ بلاک لگانے کا سامان۔

(۶) وائرلیس سیٹ۔

(۷) ٹارچ/سرچ لائٹ۔

(۸) آگ بجھانے کے آلات۔

(۹) ہتھکڑیاں۔

(۱۰) چہرہ ڈھانپنے کا کپڑا

(۱۱) سٹریچر

سوال نمبر۸۔ کیوآر ایف کے لیے افراد کو چنتے وقت کیا پیمانہ اختیار کرنا چاہیئے؟

۸۔ کیوآر ایف کے لیے سپاہ چنتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں:۔

الف۔ جسمانی طور پر صحت منداور 35 سال تک کی عمر کے افراد ہوں۔

ب۔ تعلیم یافتہ اور ذہین افراد ہوں

ج۔ رضا کاروں کا انتخاب کیا جائے۔

د۔ کسی بھی ماہر یا ذمہ دار آفیسر کے انٹرویو یا پھر ٹیسٹ لینے کے بعد ان کا انتخاب ہو۔

سوال نمبر۹۔ کیوآر ایف کی ممکنہ تنظیم بیان کیجیئے؟

۹۔ کیوآر ایف کو مختلف انداز میں آپریشن کی ضرورت کے مطابق منظم کیا جا سکتا ہے۔ کیوآر ایف کی ایک ممکنہ تنظیم درج ذیل ہے:۔

الف۔ پلاٹون ہیڈ کوارٹر

ب۔ پلاٹون کمانڈر

ج۔ پلاٹون 2IC

د۔ سگنلر، رنر، راکٹ لانچر نمبر اور ایک جیپ بمعہ ڈرائیور کیوآر ایف کی سپاہ کا حصہ نہیں۔

ٹیم (۱۰) ٹیم (۱۰) ٹیم (۱۰)

سوال نمبر۱۰۔ گاڑیوں سے ماؤنٹنگ اور ڈس ماؤنٹنگ کا طریقہ کار تحریر کریں؟

۱۰۔ **گاڑیوں سے ماؤنٹنگ اور ڈس ماؤنٹنگ کا طریقہ کار**

الف۔ **ماؤنٹنگ**۔ وقت کو کم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات مکمل ہوں۔

(۱) گاڑیوں کی چھت کا کپڑا اترا ہو۔

(۲) گاڑیوں کا ٹیل بورڈ کھلا ہو۔

(۳) سازوسامان گاڑی پر لگا ہو۔

(۴) ایل ایم جی گاڑی پر لگی ہو۔

(۵) گاڑی پر بیٹھنے والے افراد ہر سمت سے گاڑی پر سوار ہو سکیں ہر سمت میں دیکھنے اور فائر کرنے کے قابل ہوں۔

ب۔ **ڈس ماؤنٹنگ یا گاڑیوں سے اترنا**

(۱) **دباؤ کے دوران گاڑیوں سے اترنا**۔ سپاہ فی الفور ہر سمت میں تیزی سے اتر جائے گی اور دشمن کے اوپر کور لیکر فائر کرے گی اور غیر ضروری سامان گاڑی میں موجود رہے گا۔

(۲) **عام حالات میں ڈس ماؤنٹنگ**۔ عام حالات میں سپاہ گاڑیوں سے تمام تر سازوسامان لیکر اترے گی۔ کور کا استعمال کرے گی اور حالات کے مطابق ایکشن کرے گی۔

(۳) **گاڑیوں کے دوران آپریشن ڈسپوزل**۔ ڈرائیور گاڑیوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ ڈرائیور ہتھیار اور سازوسامان اپنے ہمراہ رکھیں اور گاڑی کے قریب کور لیکر رہے کیونکہ ڈرائیور کی گاڑی میں موجودگی اس کی زندگی کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

کیمپ سیکورٹی، اے ڈی او اور چیک پوسٹ کا قائم کرنا

بحوالہ۔ ایس او پی کیمپ سیکورٹی

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم کیمپ سیکورٹی، اے ڈی اور چیک پوسٹ کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ کیمپ سیکورٹی۔

حصہ دوئم۔ اے ڈی او۔

حصہ سوئم۔ چیک پوسٹ۔

حصہ اول

کیمپ سیکورٹی

سوال نمبر۱۔ کیمپ سیکورٹی کی اہمیت بیان کریں ؟

ا۔ **کیمپ سیکورٹی۔** فوجی کیمپ دہشت گردوں کے لیے انتہائی پرکشش ٹارگٹ ہوتا ہے۔ دہشت گرد عموماً کیمپ پر حملہ آور ہوتے ہیں جس کے لئے ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کے این سی اوز کو کیمپ سیکورٹی اور اس سے منسلک دیگر کارروائیوں سے واقفیت اور ضروری تربیت دی جائے اسی ضرورت کے پیش نظر کیمپ سیکورٹی کو آپ کے نصاب میں شامل کر کے پاکستانی فوج کے این سی اوز کی ایک بڑی تعداد کو دور حاضر کے اس اہم آپریشن کے بارے میں تفصیلی تربیت دی جاتی ہے۔

سوال نمبر۲۔ دہشت گرد کن طریقوں سے کیمپ پر حملہ آور ہو سکتے ہیں؟

۲۔ **دہشت گردوں کے حملہ آور ہونے کے طریقے**

ا۔ راکٹوں کی مدد سے حملہ کرنا۔

ب۔ بڑے اور چھوٹے ہتھیاروں کا فائر کرنا۔

ج۔ فائری حملے کے ساتھ ساتھ جسمانی/افرادی حملہ کرنا۔

مندرجہ بالا اقسام کے حملے نہ صرف مالی و جانی نقصان کا باعث بنتے ہیں بلکہ جوانوں کے مورال پر بھی نہایت ہی منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ کیمپ سیکورٹی میں لگائی جانے والی پکٹ کے لیے کیا ایس او پی (SOP) ہوگی؟

۳۔ **کیمپ ایس او پی۔** کیمپ کے بارے میں ایس او پی کا علم، اور پکٹ کو لگانے اور ختم کرنے کے بارے میں کمانڈر کے جاننے کے نکات درج ذیل ہیں:۔

ا۔ پکٹ کو روشنی ہونے سے پہلے قائم کر دیا جائے اور روشنی یا دن غروب ہونے کے بعد چھوڑا جائے۔

ب۔ اس کے بعد ترتیب سے پکٹ کی جگہ کو قبضہ میں لیا جائے۔

ج۔ پکٹ کی جگہ کا دفاع کرتے وقت درج ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے گا اور ان کاموں کو ترجیحاً پہلے کیا جائے گا۔

(۱) خودکار ہتھیاروں کو قائم لائن پر پہلے لگایا جائے گا۔

(۲) مواصلات کے نظام کو قائم کیا جائے۔

(۳) ایمونیشن اور راشن کا ذخیرہ کیا جائے۔

(۴) پکٹ چوطرفہ دفاع میں لگائی جائے جس سے تمام علاقہ کو فائر کے لحاظ سے بانٹ دیا جائے۔

(۵) پکٹ کو ہمیشہ چوطرفہ باہمی امداد میں لگایا جائے۔

(۶) پکٹ کی نفری کم از کم ایک پلاٹون کے برابر ہونی چاہیے۔

(۷) تمام جوانوں کو ہتھیار مہیا کئے جائیں جو کہ ہر وقت ان کے پاس موجود رہیں گے۔

د۔ **پسقدمی کرتے وقت مندرجہ ذیل طریقہ کار کو اختیار کیا جائے۔**

(۱) پلاٹون پکٹ کی صورت میں متفرقہ ۵۰/۶۰ فٹ پیچھے کی طرف ایک سیکشن کی پکٹ قائم کی جائے اس صورت میں پس قدمی کرنے والی سپاہ کو کور دیا جائے تا کہ دہشت گردوں کی کاروائی سے بچا جا سکے۔

(۲) فرم بیس کو پس قدمی کے دوران دوسرے سیکشن کے فائر کے ذریعے کور کیا جائے تا کہ فورس بحفاظت پس قدمی کر سکے۔

(۳) پس قدمی کرنے والی سیکشن فائرنگ پوزیشن اختیار کرے اور اس کو فرم بیس والا سیکشن کور کرے گا۔

(۴) گاڑیوں کو پکٹ ایریا سے دور کھڑا کیا جائے تا کہ چھوٹے ہتھیاروں کے فائر سے بچا جا سکے۔

(۵) پسقدمی کے دوران دو سیکشن مینڈ ک کود کی پوزیشن اختیار کریں تا کہ نمبر۳ سیکشن پس قدمی کے دوران کورنگ فائر مہیا کر سکے۔

(۶) پلاٹون پکٹ کے پاس اتھرائزیشن کے مطابق ہتھیاروں کا فرسٹ لائن ایمونیشن ہو۔

سوال نمبر۴۔ کیمپ کے اندرونی اور بیرونی دفاع پر لگائے گئے افراد کے کام بیان کریں ؟

۴۔ ان افراد کو درج ذیل کے خلاف کاروائی کرنی ہوگی:۔

ا۔ __پیرامیٹر پوسٹ۔__ ان کی جگہ پیرامیٹر پر ہوتی ہے۔ یہ پوسٹ دو سے تین افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔

ب۔ __پیرامیٹر پٹرول۔__ عام طور پر دو افراد پر مشتمل پٹرول پوسٹوں کے درمیان حرکت کرتی ہے۔اس طرح کے پٹرول کی تعداد پوسٹوں کے درمیانی فاصلے پر منحصر ہے۔

ج۔ __ذخیرہ سپاہ۔__ یہ سپاہ ہمہ وقت تیار اور مسلح رہتی ہے اس کا مقصد کسی بھی نا گہانی صورت حال سے نمٹنا ہے۔ جونہی خطرے کا آلارم بجتا ہے ذخیرہ سپاہ کاروائی کے لیے پہنچ جاتی ہے۔

د۔ کیمپ پر حملہ کرنے والے افراد کے خلاف۔

ر۔ سنائپرز کے خلاف۔

سوال نمبر۵۔ کیمپ کی سیکورٹی کے لئے ضروری کام تحریر کریں ؟

۵۔ __**کیمپ کی سیکورٹی اور ضروری کام**__

ا۔ آرام کرنی والی سپاہ کے لیے چوطرفہ دفاع کا بندوبست کرنا چاہیے۔

ب۔ چوطرفہ دفاع ایڈم کیمپ کے باہر والی پکٹس سے حاصل ہوتا ہے لہذٰ انہیں ہر وقت الرٹ رہنا چاہیے۔

ج۔ اگر وقت میسر ہو تو ان پوسٹوں کے گرد حفاظتی دیوار بھی بنائی جا سکتی ہے۔

د۔ سنائپرز کے خلاف کور مہیا کیا جانا چاہیے۔

ر۔ کیمپ پکٹ اور پیرامیٹر پوسٹ کی تعمیر بیک وقت شروع کرنی چاہیے۔

ز۔ آخر میں کور کی فراہمی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

سوال نمبر۶۔ کیمپ کو چھوڑنے سے پہلے پکٹ کمانڈر کے لیے ہدایات تحریر کریں ؟

۶۔ کیمپ کو چھوڑنے سے پہلے پکٹ کمانڈر کے لیے ہدایات مندرجہ ذیل نکات ضرور بتانے چاہیں:۔

ا۔ تعداد، ہتھیار، جگہ اور پکٹ کا نمبر۔

ب۔ دوسری پکٹس کی جگہ اور تفصیلات۔

ج۔ اپنا کام۔

د۔ SOS سنگل اور امدادی فائر کا منصوبہ۔

سوال نمبر۷۔ کیمپ پر حملہ ہونے کی صورت میں کیا کاروائی ہوگی؟

۷۔ __**کیمپ پر حملہ ہونے کی صورت میں کاروائی۔**__ کیمپ پر حملہ ہونے کی صورت میں الارم بجا دیا جاتا ہے تمام سپاہ پہلے سے بتائے گئے مورچوں/ مقامات پر پہنچ کر سٹینڈ بائی ہو جاتی ہے۔ پیرامیٹر پیٹرول کی تعداد 8 تک بڑھ جاتی ہے۔ ذخیرہ سپاہ کسی بھی نا گہانی صورت حال سے نمٹنے کے لیے ہر دم تیار رہتی ہے۔ مندرجہ ذیل عوامل کیمپ پر حملے کی صورت میں انتہائی اہمیت کے حامل ہیں:۔

ا۔ ہر سپاہی کو اپنی ڈیوٹی کی جگہ معلوم ہو۔

ب۔ ہتھیار، ایمونیشن تیار حالت میں موجود ہو۔

ج۔ ہر سپاہی کو رات نام، پاس ورڈ معلوم ہو۔

د۔ ہر پوسٹ کو اپنی ذمہ داری کا علاقہ معلوم ہو۔

ر۔ اگر دشمن کیمپ کے اندر گھس آئے تو پوسٹوں کے مابین ملاپ کا سلسلہ جڑا رہے اور دشمن کو پکڑنے/ مارنے کی کوشش کی جائے۔

ز۔ کیمونیکیشن کی بحالی۔

۸۔ __**کیمپ کی جگہ کا سیکورٹی کے نکتہ نظر سے انتخاب کرتے وقت خیال رکھنے کے عوامل**__

ا۔ ایڈم کیمپ سول آبادی کے قریب نہ ہو۔
ب۔ اگر کوئی سرکاری عمارت موجود ہے تو اسے ترجیح دی جائے۔
ج۔ مین روڈ پر نہ ہو بلکہ ہٹ کر ہو۔
د۔ نسبتاً بلندی پر ہو۔
ر۔ دائیں بائیں اگر پہاڑ ہیں تو ان پر پکٹ بنانی چاہیں۔
ز۔ پانی میسر ہو اور ہموار سطح پر ہو۔
س۔ سینڈ بیگز کو بھرنے کے لیے مٹی وغیرہ موجود ہو۔
ش۔ بلڈنگ ہونے کی صورت میں بلڈنگ مضبوط ہو اور چار دیواری اونچی ہو۔

سوال نمبر۸۔ قبائلی علاقوں میں کیمپ لگاتے وقت کن نکات کو ذہن میں رکھنا چاہیے؟

۹۔ **کیمپ کی حفاظت کے لئے مدِنظر نکات۔** قبائلی علاقوں میں کیمپ لگاتے وقت ذہن میں رکھنے والے نکات درج ذیل ہیں:۔

ا۔ فورس جب کیمپ میں آرام کر رہی ہو تو دن رات تمام راستوں کی حفاظت کی جائے۔
ب۔ کیمپ کے اردگرد تمام راستوں کی ناکہ بندی اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے پکٹ لگائی جائیں اور باہر مددگار پوسٹیں قائم کی جائیں۔
ج۔ اگر وقت اجازت دے تو ان پوسٹوں کو پیرامیٹر دیوار کے ساتھ ساتھ لگایا جائے۔
د۔ پیرامیٹر کے اندر بھی حفاظتی پوسٹیں قائم کی جائیں۔
ر۔ سنائپر کو چھپاؤ کے ساتھ لگایا جائے۔
ز۔ کیمپ پکٹ قائم کی جائے اور پیرامیٹر پوسٹ کو ترتیب کے ساتھ لگایا جائے۔

حصہ دوئم

اے ڈی او آپریشن سے تعارف

سوال نمبر۱۔ ایریا ڈومینیشن آپریشن کی تعریف بیان کریں؟

ایک ایسا آپریشن جو ۱۲ سے ۲۷ گھنٹے کے لئے کسی بھی جگہ پر مسلط ہونا، کلیئر کرنا یا زیر اثر کرنے کے لئے کیا جائے اس کو ایریا ڈومینیشن آپریشن کہتے ہیں۔ اس کا مقصد گشت، پکٹ اور اونچائی والی جگہ کو قابو کر کے ایک مخصوص وقت کے لئے دشمن کے اوپ غالب رہنا ہے۔

سوال نمبر۲۔ ایریا ڈومینیشن آپریشن کے مقاصد لکھیں؟

اس آپریشن کے مندرجہ ذیل مقاصد ہیں:۔

ا۔ دشمن پر اخلاقی برتری حاصل کرنا۔
ب۔ جسمانی اور نفسیاتی برتری حاصل کرنا۔
ج۔ مستقبل کے آپریشن میں مدد فراہم کرنا۔
د۔ دشمن کے ایریا میں ایک مضبوط جگہ (Foothold) قبضہ کرنا۔

سوال نمبر۳۔ ایریا ڈومینیشن آپریشن کے لئے کتنی سپاہ/نفری ضرورت ہوتی ہے؟

سپاہ/نفری کا انحصار زمین، دشمن کی صورتحال اور آپریشن کا دورانیہ (جب تک سپاہ نے باہر رہنا ہو) پر ہوتا ہے۔ اس آپریشن کے لئے انفنٹری پلاٹون سے لے کر کمپنی کی سطح تک سپاہ استعمال ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ ایریا ڈومینیشن آپریشن کے لئے کون سے ہتھیار اور ساز و سامان استعمال ہوتے ہیں؟

مندرجہ ذیل ہتھیار اور ساز و سامان سپاہ استعمال کرتی ہے:۔

ا۔ جی تھری۔
ب۔ ایس ایم جی۔
ج۔ ایل ایم جی۔
د۔ راکٹ لانچر۔
ر۔ سنائپر۔
ز۔ سموک گرنیڈ۔

س۔ ایچ ای گرنیڈ۔

ش۔ طبی امداد کا سامان۔

ص۔ بلٹ پروف جیکٹ اور ہلمٹ۔

ض۔ وائرلیس سیٹ/ اضافی بیٹری۔

حصہ سوئم

چیک پوسٹ

سوال نمبر ا۔ چیک پوسٹ کی تعریف بیان کریں؟

ا۔ **چیک پوسٹ۔** چیک پوائنٹ یا چیک پوسٹ اہم شخصیات کے گھروں کو جانے والے راستوں، اہم مواصلاتی عمارتوں، اہم تنصیبات اور اہم حکومتی اداروں کے دفاتر کے داخلے/اخراج کو کنٹرول کرنے کے لئے لگائے جاسکتے ہیں اس پر ایک پلاٹون سے لے کر ایک کمپنی تک کی سپاہ تعینات کی جاتی ہے۔ چیک پوائنٹ ایسی جگہ پر لگایا جائے جہاں سے اسے بائی پاس نہ کیا جاسکے یہ ہر طرح سے مضبوط ہو اس کی پلاننگ سیکورٹی اور چار دیواری کو مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ چیک پوسٹ کی خصوصیات بیان کریں؟

۲۔ **چیک پوسٹ کی خصوصیات۔**

ا۔ چیک پوسٹ اہم مواصلاتی عمارتوں میں داخلے/ اخراج کو کنٹرول کرنے کے لئے لگائے جاسکتے ہیں۔

ب۔ اس پر ایک پلاٹون سے لے کر ایک کمپنی تک کی سپاہ تعینات کی جاتی ہے۔

ج۔ چیک پوسٹ ایسی جگہ پر لگائی جائے جہاں سے اسے بائی پاس نہ کیا جاسکے۔

د۔ چیک پوسٹ ہر طرح سے مضبوط ہو اس کی پلاننگ سیکورٹی اور چار دیواری کی خصوصیات راہ بندی سے مشابہت رکھتی ہیں:۔

سوال نمبر ۳۔ مشترکہ پوسٹ کی تعریف بیان کریں؟

۳۔ **مشترکہ پوسٹ کی تعریف۔** سول آرمڈ فورسز اور فوج کی ملی جلی پوسٹیں مشترکہ پوسٹ کہلاتی ہیں۔ ان کی پوزیشن اور نفری کا انحصار کام اور علاقے پر ہے۔ پوسٹ کی ضرورت کے مطابق باہمی تعاون کا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ سیکورٹی کے خدشات کے پیش نظر معلومات ضرورت کے مطابق کسی بھی شخص کو فراہم کی جاتی ہیں۔ اس پارٹی میں شامل تمام افراد کو اپنی ڈیوٹی سے آگاہی ہو۔

سوال نمبر ۴۔ چیک پوسٹ پر چھاپے اور خودکش حملے کے خلاف کیا طریقہ کار اپنائیں گے؟

۴۔ **چیک پوسٹ پر چھاپے اور خودکش حملے کے خلاف طریقہ کار**

ا۔ بیریئر کا استعمال کریں۔

ب۔ حفاظتی دیوار کا استعمال۔

ج۔ سپیڈ بریکر۔

د۔ کیمرے اور سیکورٹی لائیٹ کا استعمال۔

ہ۔ کنٹرول پوائنٹ پر رش نہ ہونے دیں۔

و۔ گاڑی اور انفرادی طور پر علاقے کی تلاشی لینا۔

ز۔ مناسب طور پر سنائپر، خودکار ہتھیار اور گارڈ لگائیں۔

سوال نمبر ۵۔ چیک پوسٹ کی نفری ہتھیار و ساز و سامان اور ایمونیشن کی تفصیل بیان کریں؟

۵۔ روڈ بلاک اور چیک پوسٹ کی نفری ہتھیار اور ایمونیشن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ **تعداد**

(۱) ایک سے دو این سی اوز

(۲) چار سے پانچ جوان (جگہ کی مناسبت سے نفری زیادہ بھی ہوسکتی ہے)

ب۔ **ہتھیار اور ساز و سامان**

(۱) ذاتی ہتھیار بلٹ پروف جیکٹ اور سٹیل ہیلمٹ۔

(۲) ایک ایل ایم جی۔

(۳) ایک پی آر سی 77 وا کی ٹا کی یا تھورایا سیٹ یا ایل ایم آر مہیا ہو۔

(۴) گاڑی کے نیچے دیکھنے والا شیشہ۔

(۵) رات کے وقت روشنی کے لئے سرچ لائٹ۔

(۶) ذاتی تلاشی کا آلہ میٹل ڈیٹیکٹر، اگر مہیا ہوں تو۔

(۷) گرنیڈ فرسٹ لائن۔

(۸) وارننگ سائنز۔

(۹) بیریئر اور روڈ بلاک کرنے کیلئے لوہے کے سٹینڈ۔

(۱۰) سونگھنے والے کتے۔

د۔ **ایمونیشن۔** بنیادی طور پر ایمونیشن کا انحصار روڈ بلاک اور چیک پوسٹ کے دورانیے پر منحصر ہوگا۔

(۱) ہر جی تھری کے ساتھ 6 میگزین بھرے ہوئے ہمراہ ہونگے۔

(۲) ہر ایل ایم جی کے ساتھ فرسٹ لائن ایمونیشن۔

(۳) 6 سے 9 سموک گرنیڈ۔

سوال نمبر ۶۔ کسی بھی مشکوک گاڑی کے آنے پر چیک پوسٹ کیا کاروائی کرے گی؟

۶۔ مشکوک گاڑی کے آنے پر روڈ بلاک/ چیک پوسٹ مندرجہ ذیل کاروائی کرے گی:۔

ا۔ دو سنتری گاڑی کو بیریر کے پاس روکیں گے۔

ب۔ ایک سنتری ایل ایم جی نمبر 1 کے مورچے میں گاڑی کی طرف رخ کرتے ہوئے پوزیشن لے گا۔

ج۔ گاڑی میں موجود افراد کو نیچے اترنے کے لئے کہا جائے گا۔

د۔ سب افراد جو گاڑی سے نیچے اتریں گے ہاتھ جھٹکنے کے لئے کہا جائے گا۔

ر۔ باری باری سب افراد کی تلاشی لی جائیگی۔

ز۔ تلاشی لینے کے بعد کمانڈر گاڑی کو گزرنے کا اشارہ دے گا۔

س۔ اگر مشکوک گاڑی سے سنتریوں پر فائر کیا جاتا ہے یا زبردستی بیریر سے گزرنے کی کوشش کی جائے تو مورچے میں موجود سپاہ مشکوک گاڑی پر فائر کریگی۔

ش۔ ساتھ ہی پوسٹ کمانڈر تمام پوسٹوں کو اور بالا کمانڈر کو اطلاع کریگا۔

ص۔ **افراد کی تلاشی لینا۔** افراد کی تلاشی لینے کے لئے ایک ممکنہ طریقہ درج ذیل ہے:۔

(۱) کسی بھی فرد کی تلاشی لیتے ہوئے اسکے پاؤں جوتے اور سر کی ٹوپی اتروا دیں

(۲) تلاشی سر سے پاؤں تک لی جاتی ہے عورتوں کی تلاشی کے لئے تلاشی لینے والی عورت لازمی ہے۔

(۳) اگر کسی آدمی کے پاس کھانے کا ٹفن یا دوسرا بیگ ہے تو اس سے لے لیں اور کھول کر تفصیلاً چیک کریں

(۴) اگر کسی شخص کے پاس دستاویزات ہیں تو ان کی بھی جامع تلاشی لی جائیگی

سوال نمبر ۷۔ چیک پوسٹ پر گاڑی کی تلاشی کا طریقہ بیان کریں؟

۷۔ **گاڑیوں کی تلاشی لینا۔** گاڑی کی تلاشی لینے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:۔

ا۔ گاڑی کے پچھلے حصے (ڈگی وغیرہ) کو چیک کریں۔

ب۔ بونٹ کھول کر دیکھا جائے گا۔

ج۔ انجن کی دونوں طرف سے تلاشی لی جائیگی۔

د۔ گاڑی کے ماہرین ہونے کی صورت میں انجن کے وہ حصے جو الگ ہو سکیں ان کو الگ کر کے چیک کیا جائیگا۔

ر۔ ریڈی ایٹر کی جالی اور سامنے کی بتیوں کی تلاشی لی جا ئیگی۔

ز۔ پہیوں کو اتار کر دیکھا جائے گا۔

س۔ ڈیش بورڈ کا نچلا حصہ چیک کیا جائے گا۔

ش۔ ڈرائیور کی سیٹ کا نچلا حصہ چیک کیا جائیگا۔

ص۔ ٹول بکس اور بیٹری کو چیک کیا جائے گا۔

ض۔ فاضل پہیے اور ٹائر کو چیک کیا جائے۔

ط۔ پٹرول کی ٹینکی اور کنستر کو چیک کیا جائے گا۔

ظ۔ مڈگارڈوں کے نیچے کا حصہ دیکھا جائے۔

ع۔ گاڑی کے اندر کا حصہ اور چھت وغیرہ کی تلاشی لی جائے۔

غ۔ جس گاڑی پر سامان لدا ہوا ہو اس کا ایک حصہ خالی کرا کر چیک کیا جائے۔

ف۔ بنیادی طور پر ملک میں امن قائم کرنا سول انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔سول پولیس چونکہ امن قائم کرنے میں تجربہ رکھتی ہے۔اس لئے ہر پوسٹ پر فوج کے ساتھ ساتھ پولیس کا استعمال بہت بہتر ہوتا ہے۔چیک پوسٹ پر دو سے تین اہلکار رہوں تا کہ لوگوں کو پولیس کے اہلکار چیک کریں۔خواتین کو چیک کرنے کیلئے لیڈی پولیس کا ہونا بھی ضروری ہے۔ایک یا دو خواتین پولیس اہلکار ایک چیک پوسٹ پر درکار ہونگی۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

آئی بی او سے تعارف، کارڈن اور سرچ آپریشن

بحوالہ۔ جی ایس پی، ایل آئی سی 1988

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم آئی بی او سے تعارف اور کارڈن اور سرچ آپریشن کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ آئی بی او سے تعارف، مراحل اور رابطہ

حصہ دوئم۔ کارڈن اور سرچ کے مقاصد اور ضروری نکات۔

حصہ سوئم۔ کارڈن اور سرچ کے دوران غور طلب نکات۔

حصہ چہارم۔ سرچ ٹیموں کے مقاصد۔

حصہ اول

آئی بی او سے تعارف، مراحل اور رابطہ

سوال نمبر ا۔ آئی بی او کی تعریف اور آپریشن سے پہلے کی ضروریات بیان کریں؟

ا۔ **تعریف۔** ایسا آپریشن جو قانون نافذ کرنے والے ادارے مستند، بااعتماد اور مکمل انٹیلی جنس کی بناء پر شر پسند عناصر کے خلاف کریں۔

۲۔ **آپریشن سے پہلے کی ضروریات۔**

ا۔ آئی بی او سے پہلے مستند اور مکمل انٹیلی جنس معلومات ضروری ہیں۔

ب۔ آئی بی او میں پولیس، ایف سی، رینجرز اور سی ٹی ڈی (CTD) کو پیش قدم رکھا جاتا ہے۔

ج۔ آئی بی او کی فورس میں لیڈی سرچر شامل ہونی چاہیے۔

د۔ علاقائی روایات اور احساسات کا لحاظ رکھنا لازمی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ آئی بی او آپریشن میں کارروائی کا طریقہ بیان کریں؟

آئی بی او آپریشن سات مراحل میں کیا جاتا ہے:۔

ا۔ **تیاری کا مرحلہ۔**

ا۔ وارننگ آرڈر کا جاری کرنا۔

ب۔ کمانڈرز کا انٹیلی جنس کے اداروں کے ساتھ رابطے۔

ج۔ فورس کو مختلف گروپوں میں تقسیم کرنا۔

د۔ کنٹرول روم قائم کرنا۔

ر۔ ابتدائی قراولی اور منصوبہ بندی کرنا۔

۲۔ **آپریشن بیس تک حرکت کا مرحلہ۔**

ا۔ گائیڈز کا مین فورس کو ریسیو کرنا۔

ب۔ تفصیلی منصوبہ بندی۔

ج۔ زبانی احکامات جاری کرنا۔

۳۔ **ہدف کی طرف پیشقدمی کا مرحلہ۔**

ا۔ مختلف ٹیموں کو اپنی جگہ پر تعینات کرنا۔

ب۔ باہر جانے والے راستوں پر بلاکنگ پوزیشن لگانا۔

۴۔ **کارروائی کا مرحلہ۔**

ا۔ کمانڈ گروپ۔

ب۔ کٹ آف گروپ۔

ج۔ غلافی گروپ۔

د۔ سنائپر ٹیم۔

ر۔ اسالٹ گروپ/ یلغار گروپ۔

ز۔ ذخیرہ۔

۵۔ **ہدف کو زیر اثر کرنے کا مرحلہ۔**

ا۔ ابتدائی سرچ۔

ب۔ ہدف کی تفصیلی قراولی۔

۶۔ **ہدف کی تلاشی کا مرحلہ۔**

ا۔ شر پسند عناصر کو انٹیلی جنس اداروں کے حوالے کرنا۔

ب۔ شر پسند عناصر سے قبضہ میں لیا گیا سامان کو اکھٹا کرنا اور متعلقہ اداروں کو فراہم کرنا۔

۷۔ **ہدف کی جگہ کو چھوڑنے کا مرحلہ۔**

ا۔ ہدف کے ایریا سے فوری اور تیزی سے نکلنا۔

ب۔ بیس کیمپ میں واپس آنا۔

سوال نمبر۳۔ آئی بی او کے دوران دوسرے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ رابطے کا عمل بیان کریں؟

آئی بی او کے دوران مختلف قانون نافذ کرنے والے اداروں سے باہمی رابطہ رکھا جاتا ہے۔ دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو آپریشن کے دوران مندرجہ ذیل کام سونپے جا سکتے ہیں:۔

ا۔ **پولیس۔**

آپریشن کے مقصد اور سپاہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کارڈن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ **سی ٹی ڈی (CTD)۔**

ضرورت پڑنے پر فوجی انٹیلی جنس اداروں کی مدد کرنا۔

۳۔ **ایف سی اور رینجرز**

کارڈن میں استعمال ہوتے ہیں اور کارروائی کے بعد ہدف کی تفصیلی سرچنگ کرتے ہیں اور معلومات اکٹھے کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۴۔ **بم ڈسپوزل۔**

ہدف پر ٹیکنیکل سرچ کرنا تاکہ ہتھیار، ایمونیشن اور آئی ای ڈیز کی موجودگی کے بارے میں پتہ چل سکے۔

حصہ دوئم

کارڈن اور سرچ کے مقاصد اور ضروری نکات

سوال نمبر۱۔ کارڈن اور سرچ کے مقاصد بیان کریں؟

ا۔ **کارڈن اور سرچ کے مقاصد:۔** یہ ایک ایسا اچانک حملہ ہوتا ہے جس کا مقصد کسی بھی جگہ پر سے مندرجہ ذیل کام سرانجام دینا ہے:۔

ا۔ سیکورٹی کے اعتبار سے اہم ثبوت اکٹھا کرنا۔

ب۔ دہشت گردی کا خاتمہ۔

ج۔ یرغمالیوں کی بازیابی۔

د۔ علاقے کو سرچ کرنا۔

ر۔ تفتیش۔

ز۔ گرفتاریاں۔

س۔ ہدف پر باقاعدہ حملے۔

سوال نمبر۲۔ کارڈن اور سرچ آپریشن میں کاروائی کی عام ترتیب بیان کریں؟

۲۔ کارڈن اور سرچ آپریشن کی فورس کو مندرجہ ذیل گروپوں میں تقسیم کیا جائیگا:۔

ا۔ کمانڈ گروپ۔

ب۔ بیرونی گھیراؤ (آؤٹر کارڈن)۔

ج۔ اندرونی گھیراؤ (انر کارڈن)۔

د۔ **ایکشن گروپ**

(۱) سرچ پارٹی۔

(۲) قابوکن پارٹی۔

(۳) خاص کام کرنے والی پارٹی۔

ر۔ فائرسپورٹ گروپ۔

ز۔ کیوآرایف۔

س۔ ذخیرہ پارٹی۔

ش۔ بلاکنگ پوزیشن (ضرورت پڑنے پر)۔

ص۔ **پارٹیوں کی ڈیپلائمنٹ**

(۱) **سٹیج ون۔** آوٹر کارڈن کالگانا۔

(۲) **سٹیج ٹو۔** انرکارڈن/ کمانڈگروپ، کیوآریف اور فائرسپورٹ گروپ کالگانا

(۳) **سٹیج تھری۔** ایکشن گروپ کی کاروائی

سوال نمبر۳۔ کارڈن اور سرچ آپریشن کتنے مراحل پر مشتمل ہے؟

۳۔ کارڈن اور سرچ آپریشن مندرجہ ذیل مراحل پر مشتمل ہے

ا۔ تیاری کا مرحلہ　　ب۔ ٹارگٹ ایریا تک رسائی

ج۔ پارٹیوں کی ڈیپلائمنٹ　　د۔ ایکشن گروپ کی کاروائی　　ر۔ ٹارگٹ ایریا سے واپسی

سوال نمبر۴۔ کارڈن اور سرچ کرنے سے پہلے کون سے نکات ذہن نشین کرنا ضروری ہیں؟

۴۔ **کارڈن اور سرچ کی کاروائی کرنے سے پہلے ذہن نشین کرنے کے نکات**

ا۔ قانونی جائزہ۔　　ب۔ چھاپہ کمانڈر کی تعیناتی۔

ج۔ حالات کا تفصیلی جائزہ۔　　د۔ سیکورٹی۔

ر۔ پلاننگ کے لئے کانفرنس کرنا۔　　ز۔ سادگی اور سپیڈ۔

س۔ سپاہ اور ٹرانسپورٹ۔　　ش۔ متبادل ذرائع۔

ص۔ چھاپے کے بعد کی کاروائی۔　　ض۔ وارننگ آرڈر کا ایشو کرنا۔

سوال نمبر۵۔ کارڈن اور سرچ لگاتے وقت کن اہم نکات کا خیال رکھا جائے؟

۵۔ **کارڈن اور سرچ لگاتے وقت ذہن نشین کرنے والے اہم نکات**

ا۔ باہر والا کارڈن۔　　ب۔ آپریشن کی نوعیت۔

ج۔ اچانک پن کا پہلو۔　　د۔ اوقات۔

ر۔ مسلسل کارڈن کا رکھنا۔　　ز۔ سپاہ کی ضرورت۔

س۔ اندرونی کارڈن۔　　ش۔ دورانیہ۔

ص۔ علاقے کی آبادی۔　　ض۔ مکانات کی نوعیت۔

سوال نمبر۶۔ کارڈن اور سرچ کے احکامات میں کن ضروری باتوں کا جائزہ لینا چاہیے؟

۶۔ **کارڈن اور سرچ کے احکامات کی ضروری باتیں**

ا۔ ہدف کا ایریا اور احاطے۔　　ب۔ وقت اور آر وی/ملن گاہیں۔

ج۔ آرڈر آف مارچ۔　　د۔ کارڈن توڑنے والے کے متعلق احکامات۔

ر۔ سرچ کے علاقہ کی نشاندہی۔　　ز۔ دھوکہ دہی کے ذرائع۔

سوال نمبر۷۔ سرچ ٹیموں کے مقاصد پر بحث کریں؟

۷۔ سرچ ٹیموں کے مقاصد۔ یہ ایک ایسی خاص ٹیم ہوتی ہے جو کہ کارڈن کا کام آسان بناتی ہے۔ان کے مندرجہ ذیل کام ہو سکتے ہیں۔

ا۔ قراولی کرنا۔ ب۔ طبی یا نظری تلاشی کرنا۔

ج۔ فائری کمک مہیا کرنا۔ د۔ گردونواح کے علاقے پر کنٹرول کرنا۔

ر۔ قیدیوں کی نگرانی کرنا۔ ز۔ مائن کی نشاندہی کرنا۔

س۔ سونگھنے والے کتوں کا استعمال کرنا۔ ش۔ بارود کو ٹھکانے لگانا۔

سوال نمبر۸۔ اچانک پن اور دھوکہ دہی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں ؟

۸۔ اچانک پن اور دھوکہ دہی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اقدامات:۔

ا۔ ہر کسی کو اس کے کام کے بارے میں مکمل اور تفصیلی بریفنگ دی جائے تا کہ پارٹیاں بھٹک کر اچانک پن ہاتھ سے نہ کھودیں۔

ب۔ راستے کافی تدبر کے بعد چننے چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ گاؤں اور عمارتی علاقوں سے دور ہوں۔

ج۔ ریڈیو اور ٹیلی فون آپریٹر پر کڑی نظر رکھنی چاہیے تا کہ وہ معلومات کی نشر کا ذریعہ نہ بن جائے۔

د۔ دہشت گردوں کو دھوکہ دینے کے لیے کسی اور علاقے میں ملتی جلتی کارروائی کرنے چاہیے۔

ہ۔ آپریشن شروع کرنے سے دس سے پندرہ گھنٹے پہلے ریڈیو پر جعلی فرضی بات چیت۔

و۔ مختلف علاقوں کی قراولی

سوال نمبر۹۔ سیکورٹی اور صیانت کن اقدامات کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے؟

۹۔ سیکورٹی اور صیانت کے اقدامات

ا۔ منصوبہ بندی کے دوران کم سے کم لوگ شامل کیے جائیں۔

ب۔ معلومات کی فراہمی صرف اور صرف ضرورت کے تحت۔

ج۔ سول ایجنسیاں جس حد تک ہو سکے آخر میں شامل کی جائیں۔،

د۔ مخبروں کو راستوں اور علاقوں کے بارے میں مکمل آگاہی ہو۔

ر۔ آپریشن سے پہلے سول ایکسچینج بند ہو تا کہ تمام رابطے منقطع ہوں تا کہ دہشت گردوں کو کسی قسم کی اطلاع نہ ہو۔

سوال نمبر۱۰۔ بلڈنگ کلیرنس کے دوران اسالٹ کرتے ہوئے کن باتوں کا خیال رکھا جائے گا؟

۱۰۔ بلڈنگ کلیرنس کے دوران خیال رکھنے کی باتیں

ا۔ تفصیلی جاسوسی۔

ب۔ راستوں کا چناؤ۔

ج۔ داخلہ اور اخراج۔

د۔ اسالٹ۔

۱۱۔ گھیراؤ اور تلاش کے اہم نکات

ا۔ جاسوسی

ب۔ ضرورت کے مطابق معلومات کا معلوم ہونا

ج۔ مشاہدہ

د۔ علاقے کی مکمل معلومات ہونا

ر۔ اچانک پن اور دھوکہ دہی

ز۔ رازداری حفاظت

س۔ فوجی/نیم فوجی پولیس کی تنظیم مہم

ش۔ ہتھیار اور سازوسامان

ص۔ اضافی ضعیفوں کا استعمال

ض۔ سول حکومت سے ارتباط

سوال نمبر۱۱۔ شہری علاقے میں گھیراؤ کا طریقہ بیان کریں ؟

۱۲ **شہری علاقے میں گھیراؤ کا طریقہ**

ا۔ گھیراؤ کی کارروائی میں موجود تمام افراد کو گھیراؤ کا مقصد واضح اور معلوم ہونا چاہیے۔

ب۔ اندرونی گھیراؤ میں مداخلت سے بچنے کے لیے بیرونی گھیراؤ کیا جانا ضروری ہے۔

ج۔ گھیراؤ کرتے وقت خاموشی سے پوزیشن لینی چاہیے تا کہ اچانک پن کا عنصر قائم رہے۔

د۔ گھیراؤ کرتے وقت جلدی کریں تا کہ دشمن فرار نہ ہو سکے۔

ر۔ گھیراؤ مسلسل ہونا چاہیے اور ہر آدمی دوسرے کو دیکھ سکے۔

ز۔ ایک عمارتی علاقے میں 100 میٹر کے گھیراؤ کے لئے ایک پلاٹون درکار ہوتی ہے۔

س۔ ایک گھیراؤ کہ اچھی نظری دیکھ بھال کی غرض سے جتنا پیچھے ہو سکے لگانا چاہیے۔

ش۔ گھیراؤ کے علاقے کا انحصار علاقے کے حجم عمارتوں کی تعداد اس علاقے میں لوگوں کی تعداد اور تلاشی کے لیے موجودہ افراد پر ہوتی ہے۔

ص۔ گھیراؤ کے احکامات مکمل انداز میں یاد ہونے چاہئیں۔

سوال نمبر۱۲۔ دیہی علاقوں میں گھیراؤ کا طریقہ بیان کریں ؟

۱۳۔ **دیہی علاقوں میں گھیراؤ کا طریقہ۔** دیہی علاقوں میں گھیراؤ کا طریقہ کار شہری علاقے کی طرح ہے لیکن اس میں کچھ تبدیلیاں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ خطرے کے زیادہ ہونے کی صورت میں زیادہ فورسز کی ضرورت ہوگی۔

ب۔ کھلے علاقے کی وجہ سے مضبوط حرکتی ذخیرہ کا ہونا ضروری ہے۔

ج۔ گنجان علاقے کی وجہ سے خاموشی سے گھیراؤ کرنا اور پوزیشن لینا مشکل ہوگا۔

د۔ گنجان علاقے کی وجہ سے تمام علاقے کا گھیراؤ شاید مشکل ہو اس لیے ہتھیاروں کا موثر استعمال اور اچھا مواصلاتی رابطہ ضروری ہے۔

سوال نمبر۱۳۔ شہری علاقے میں تلاشی کا طریقہ بیان کریں ؟

۱۴۔ **شہری علاقے میں تلاشی کا طریقہ**

ا۔ گھیراؤ کے فوراً بعد اس کی اطلاع علاقے کے باشندوں کو دینی چاہیے۔

ب۔ تلاشی پارٹیوں کا قیام۔

ج۔ خواتین کی تلاشی بھی ضروری ہے اگر عورتیں کم ہوں تو سب کو ایک جگہ اکٹھا کر کے تلاشی لینی چاہیے۔

د۔ ایسی جگہ کا قیام جہاں علاقے کے باشندوں کی تلاشی لی جا سکے۔

ر۔ مکمل علاقے اور افراد کی چھان بین کی جائے۔

ز۔ اگر پولیس کے دستے موجود نہ ہوں تو فوج کو قیدیوں کی حرکت پر حفاظتی دستے مہیا کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر۱۴۔ دیہی علاقے میں تلاشی کا طریقہ بیان کریں ؟

۱۵۔ **دیہی علاقے میں تلاشی کا طریقہ**

دیہی علاقے میں تلاشی کا طریقہ کار شہری علاقے کی طرح ہی ہے لیکن کچھ طریقہ کار کچھ تبدیلیاں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ زیادہ خطرے کی وجہ سے دیہی علاقے میں حفاظتی دستوں کی ضرورت ہوگی

ب۔ تلاشی کی کارروائی سے پہلے علاقے کو دشمن سے صاف کر لینا چاہیے۔

ج۔ تلاشی ایک ترتیب اور طریقہ سے کرنی چاہیے۔

د۔ تلاشی لیتے وقت دور اندیشی سے کام لینا چاہیے۔

سوال نمبر۱۵۔ تلاشی کے دوران کرنے اور نہ کرنے کی باتیں تحریر کریں ؟

۱۶۔ **تلاشی کے دوران کرنے اور نہ کرنے کی باتیں**

ا۔ **کرنے کی باتیں**

(۱) حرکت کرنے پر پھیلاؤ اور رکنے پر درست پوزیشن کا اختیار۔

(۲) دورانِ حرکت محتاط رہنا۔

(۳) فائر آنے کی صورت میں درست اور کامیاب جوابی فائر۔

(۴) ہتھیاروں کا صاف ہونا۔

(۵) الارم کے سننے پر ایکشن اور اپنی سیکشن سے ملاپ۔

(۶) تلاشی کے دوران گاڑی کی پچھلی سائیڈ سے جانا اور ہتھیار کا فائر کیلئے ہمہ وقت تیار رکھنا۔

(۷) کسی بھی آپریشن سے پہلے فورس کی بریفنگ کرنا۔

(۸) آپریشن کے شروع ہونے سے پہلے Buddy سسٹم کا بنانا۔

(۹) تمام فورس کو طے شدہ سگنلز سے آگاہی۔

(۱۰) چوطرفہ دفاع اور باہمی امداد سے آگاہی۔

(۱۱) ذخیرہ فورس کی تعیناتی۔

(۱۲) سنتریوں کا چوکنا رہنا۔

(۱۳) گاڑیوں کے استعمال میں احتیاط۔

(۱۴) ہیلی پیڈ کو ونڈ ساک یا جھنڈے کی مدد سے مارک کرنا۔

(۱۵) رات کے گھیراؤ میں ہر فرد دوسرے کے قریب ہو۔

(۱۶) دورانِ انخلا، سیکشن مکمل طور پر ایک ہی وقت میں حرکت کرے۔

(۱۷) تلاشی والے علاقے کو چھوٹے چھوٹے زون میں تقسیم کیا جائے۔

(۱۸) دہشت گردوں کی تلاشی مکمل ہونے تک ان کی اپیل نہ سنی جائے۔

(۱۹) گھیراؤ اور تلاشی سے پہلے او آئی سی آپریشن اس بات کا خیال رکھے کہ علاقے یا مکان کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

ب۔ نہ کرنے کی باتیں

(۱) کسی بھی آپریشن سے پہلے فورس کو بریف نہ کرنا۔

(۲) اپنے ہتھیاروں کا غیر ضروری طور پر کہیں رکھ دینا۔

(۳) بغیر اطلاع کے چلے جانا۔

(۴) گاؤں وغیرہ سے پانی کا استعمال۔

(۵) اپنے دشمن کو کمزور سمجھنا۔

(۶) اپنی کمزوری کو ظاہر کرنا۔

(۷) چنے گئے راستوں کو محفوظ سمجھنا۔

(۸) گھیراؤ والی جگہ سے اندر یا باہر آنے جانے کی اجازت دے دینا۔

نوٹ۔ آج کل پاکستان کے داخلی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہمارے فوجی اور نیم فوجی اور پولیس کے دستوں کو گھیراؤ اور تلاشی آپریشن میں ماہر ہونا چاہیے۔ تاکہ ہم ہر قسم کی حالت میں نمٹ سکیں اس لیے ہمیں گھیراؤ اور تلاش کی کارروائی کو سیکھنا اور مہارت حاصل کرنا ہوگی۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

ٹنل کلیئرنس

بحوالہ۔
یہ سبق ایک حصے پر مشتمل ہے:۔

۱۔ ٹنل کلیئرنس سے پہلے کیا کیا اقدامات کئے جاتے ہیں؟

ا۔ اس کو یقینی بنایا جائے کہ قریب دہشگر دوں نے کوئی پوسٹ نہ بنائی ہو۔

ب۔ ٹنل تک چھپاؤ کے ساتھ جانا۔

ج۔ سنائپر کی تعیناتی۔

د۔ آؤٹر کارڈن لگانا۔

ر۔ اندر اور باہر جانے کے راستے کور کرنا۔

۲۔ ٹنل کلیئرنس/سرچ سے پہلے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں؟

ا۔ ٹنل کے ارد گرد علاقے کو قابو کریں۔

ب۔ یہ ہوسکتا ہے کہ دہشگر دوں نے کوئی او پی بنائی ہو۔اس طرح کی پوسٹ کو دیکھا جائے اور سنائپر کی مدد سے اس کو نشانہ بنایا جائے۔

ج۔ سنائپر ٹیم کو ایسی جگہ بھیجنا جہاں سے وہ پورا علاقہ دیکھ سکے۔

د۔ فوراً بیرونی کارڈن لگانا اور پھر اندرونی کارڈن۔

ر۔ ٹنل کو بازوئی راستے سے جایا جائے تا کہ دشمن کی ابزرویشن اور فائر سے بچا جائے۔

ز۔ ایک ٹیم ٹنل کے ایک سرے کی حفاظت کرے اور دوسری ٹیم کو دوسرے سرے پر بھیجا جائے۔

۳۔ ٹنل عبور کرنے کے لئے کیا ڈرل اور پروسیجر اختیار کئے جائیں؟

ا۔ ٹنل میں داخل ہونے سے قبل گرنیڈ کو ٹنل میں پھینکا جائے تا کہ موجود دہشتگر دوں کو ممکمہ حد تک نقصان پہنچایا جا سکے۔

ب۔ چھپاؤ اور تلبیس کرتے ہوئے دو افراد پر مشتمل ٹیم داخل ہوگی۔

ج۔ اگر دہشتگر دوں نے فائر کیا تو سپاہ فائر اور حرکت کی حالت میں حرکت کرے گی۔

د۔ ٹنل کلیئرنس ٹیم ابتدائی طور پر فائر اور حرکت کرتے ہوئے دیوار کے ساتھ جائیں گے تا کہ زیادہ سے زیادہ آڑ مل سکے۔

ر۔ این وی ڈی کے استعمال سے ٹنل کے اندر مشاہدے میں آسانی ہوگی۔

ز۔ اگر کوئی دہشتگر د زندہ پکڑا جائے اس کے ہاتھ باندھے جائیں، آنکھوں پر پٹی باندھی جائے اور یکے بعد دیگرے ہیڈ کوارٹر میں بھیجے جائیں۔

س۔ حاضر دماغی اور کمانڈر کی ٹیکٹکس استعمال کر کے مزید بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ش۔ جب سپاہ ٹنل کے اندر موجود ہوں تو کسی قسم کا بلاسٹ نہ کیا جائے اس سے موجودہ سپاہ کی زندگی کے ضیاع کا خطرہ ہے۔

۴۔ ٹنل کو عبور کرتے وقت کن ارتباطی اقدامات کے بارے میں خیال رکھنا چاہیے؟

ا۔ امید سے زیادہ دہشتگر دوں کی موجودگی۔

ب۔ ایمونیشن ٹنل کے اندر موجود ہونا۔

ج۔ ٹنل کے اندر ٹنل۔

د۔ خودکش بمبار کی موجودگی۔

ر۔ ٹنل کے اندر کوئی بھی دہشتگر د موجود نہ ہو۔

۵۔ ٹنل میں سرچ کے دوران کن کن باتوں کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے؟

ا۔ ٹنل میں کسی چیز کو نہ چھونا یہ آئی ڈی ہوسکتی ہے۔

ب۔ لمبے بانس لکڑی، ہک یا رسی کے ساتھ باندھ کر مشکوک چیز کو کلیئر کریں۔

ج۔ ایسی تمام مشتبہ اشیاء کا سامنا کرتے وقت تمام ممکنہ حفاظتی اقدامات کئے جائیں۔

د۔ کسی بھی مشکوک چیز کے قریب نہ جانا جب تک اس کو کلیئر نہ کیا جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

اینٹی ہیلی بورن آپریشن

بحوالہ۔ جی ایس پی 1919 کمانڈو ٹریننگ / جی ایس پی 1858 - Heliborne and Anti Heliborne Operations

ا۔ **تعریف**۔ یہ ایک ایسا آپریشن ہے جس میں سپاہ اور انکا ساز وسامان میدان جنگ میں ہیلی کاپٹروں پر حرکت کر کے زمینی افواج کے کمانڈر کے زیر کمان زمینی جنگ میں حصہ لیتے ہیں ایسے آپریشن میں ایک سیکشن سے لیکر ایک بٹالین تک حصہ لے سکتی ہے۔

۲۔ **ہیلی کاپٹر کی خوبیاں اور خامیاں**

الف۔ **خوبیاں**

(۱) عام اور موزوں موسمی حالات کے اندر ہیلی کاپٹر نہایت ترچھے زاویئے سے ہوا میں بلند اور اتر سکتے ہیں۔ اس قابلیت کی بناء پر وہ تنگ اور دشوار گزار علاقوں میں بھی کاروائی کر سکتے ہیں۔

(۲) ہیلی کاپٹر مندرجہ ذیل کام بخوبی انجام دے سکتے ہیں:۔

(الف) قراولی۔

(ب) ہوا سے فوٹوگرافی۔

(ج) سپاہ اور ساز وسامان کا اٹھانا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔

(د) توپخانے کے فائر کو ایڈجسٹ کرنا۔

(ہ) زمینی سپاہ کی کاروائی کو کنٹرول کرنا۔

(و) ٹریفک کنٹرول۔

(ز) زخمیوں کا انخلاء۔

(۳) اپنے موروثی لچک پن کی وجہ سے ہیلی کاپٹر دشمن پر اچانک پن حاصل کرنے کیلئے ایک نہایت موزوں ذریعہ ہے۔

(۴) ہیلی کاپٹر کی ہوا میں معلق رہنے کی قابلیت کی وجہ سے سپاہ اور ساز وسامان کو اتارا اور چڑھایا جاسکتا ہے۔

(۵) ہیلی کاپٹر کی بیرونی طور پر سامان اٹھانے کا قابلیت کی وجہ سے ساز وسامان دشوار گزار علاقوں میں بھی پہنچایا جاسکتا ہے۔

(۶) ہیلی کاپٹر اپنی متوازی پرواز کی قابلیت کی وجہ سے باآسانی دائیں بائیں، آگے اور پیچھے یعنی ہر سمت میں پرواز کر سکتا ہے۔

(۷) ہیلی کاپٹر 120 ناٹیکل میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑان کر سکتا ہے۔

(۸) ہیلی کاپٹر زمین کی اونچ نیچ اور قدرتی چھپاؤ اور تلبیس کا سہارا لیکر نہایت نیچی پرواز بھی کر سکتا ہے۔

(۹) ہیلی کاپٹروں کو مقصود کے علاقے میں تدبیراتی شکل میں بھی اتارا جاسکتا ہے۔

(۱۰) ہیلی کاپٹر مخدوش موسمی حالات میں بھی کاروائی کر سکتے ہیں۔

ب۔ **خامیاں**

(۱) زیادہ ایندھن استعمال کرتا ہے خصوصاً سرد علاقوں میں، جسکی وجہ سے اسکی رینج اور مال برداری پر اثر پڑتا ہے۔

(۲) ہیلی کاپٹر کی اڑان کا وقت نسبتاً کم ہوتا ہے۔

(۳) تیز بارش، برف باری، تیز ہوائیں انکے استعمال کو کم یا ختم کر دیتی ہیں ہوا کی رفتار ۲۰ ناٹ سے اوپر ہو تو اترنے کے راستے کے چناؤ اور اترنے پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(۴) انجن اور پنکھوں کے شور کی وجہ سے راز داری نہیں رہتی البتہ یہ مشکل ہے کہ آواز کی مدد سے ہیلی کاپٹر کے اترنے کی جگہ اور رخ کا پتہ لگا سکیں۔

(۵) ہیلی کاپٹر کی اونچائی، درجہ حرارت اور ہوا میں نمی اگر زیادہ ہو جائے تو وزن اٹھانے کی قابلیت کم ہو جائیگی۔

(۶)

(۷) ہیلی کاپٹر کی نیچی پرواز (جس پر وہ عام طور پر اڑتا ہے) اور سست رفتار کی وجہ سے یہ زمینی فائر کی زد میں ہوتا ہے اور زیادہ اونچائی پر یہ دشمن کے جنگی ہوائی جہازوں کیلئے ایک آسان ہدف ہوتا ہے۔

(۸) ہیلی کاپٹر اور اسکے دیکھ بھال پر اخراجات کی وجہ سے زیادہ بڑا ہیلی کاپٹروں کا بیڑا رکھنا مشکل ہوتا ہے۔

(۹) پائلٹ کی تھکاوٹ بھی خامیوں میں شامل ہے۔

۳۔ **ہیلی کاپٹر بردار فوج کی خصوصیات**

ا۔ **لچک**۔ ہیلی کاپٹر بردار سپاہ ہیلی کاپٹر کی موروثی خصوصیات کی وجہ سے ایک مقصود سے دوسرے مقصود تک بغیر وقت ضائع کئے ہوئے نہایت تیزی سے روانہ ہوسکتی ہیں۔

یعنی احکام دینے کے بعد بھی منصوبے میں آخری وقت تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ قدرتی یا انسان کی بنائی ہوئی رکاوٹیں ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کی کاروائی میں مخل نہیں ہوتیں۔ ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کو اترنے کا وقت سمت اور جگہ آسانی سے تبدیل کی جا سکتی ہے اور اڑان کی سمت آخری وقت تک چھپائی جا سکتی ہے۔

ب۔ **زد پذیری**۔ ساز و سامان اٹھانے والے ہیلی کاپٹر نسبتاً سست رفتار اور بغیر ہتھیار، بغیر آہنی بچاؤ کے ہوتا ہے۔ زمین پر اترتے وقت نیچی پرواز کرتے ہیں اور زمین پر اترتے ہی عام طور اپنا ساز و سامان اور سپاہ اتارتے ہیں۔ ہیلی کاپٹر بردار سپاہ دشمن کے ہوائی جہاز، توپخانہ اور چھوٹے ہتھیاروں کے فائر کی زد میں آ سکتے ہیں۔

ج۔ **اترنے پر کاروائی کی رفتار**۔ چونکہ ہیلی کاپٹر بردار سپاہ مقصود پر یا اسکے نہایت ہی نزدیک اتر سکتی ہیں اور انہیں حملہ کیلئے تدبیراتی فارمیشن میں اتارا جا سکتا ہے۔ اس لئے نہایت کم وقت میں ترتیب دیکر حملہ یا کوئی مطلوبہ کاروائی کی جا سکتی ہے۔

د۔ **سپاہ**: ہیلی کاپٹر بردار سپاہ چونکہ انفنٹری اور باقی مدد والے صیغوں پر مشتمل ہوتی ہیں اسلئے تمام جنگی کاروائیاں مروجہ طریقے سے کرتی ہیں۔ انکے لئے کسی خاص ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوتی مگر انکی تربیت اعلی معیار کی ہونی چاہیے۔

ر۔ **فائری قوت کی کمی**۔ ہیلی کاپٹر کے بوجھ اٹھانے کی قابلیت مقررہ حدود سے چونکہ بڑھائی نہیں جا سکتی اسلئے سپاہ کو ٹینک کی مدد کے بغیر کاروائی پیدل ہی کرنی پڑتی ہے۔ درمیانی توپیں اٹھائی جا سکتی ہیں لیکن اسکے لئے بھی کافی تعداد میں ہیلی کاپٹروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ زیادہ تر ہیلی بورن آپریشن اپنے آرٹلری کے رینج میں رہتے ہوئے کرتے ہیں۔

س۔ **مورال پر اثر**۔ ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کا اچانک ظاہر ہونا یا کسی جگہ پر اترنا خاص طور رات کے اندھیرے میں دشمن زمینی سپاہ کے مورال پر نہایت برے اثرات ڈالتا ہے اور انکی اطلاع صرف دشمن کے ذخیرے کو باندھنے کیلئے کافی ہے۔

۴۔ **ہدف کے چناؤ میں کون کونسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے**۔ ہدف کے چناؤ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:-

ا۔ **دشمن کی دفاعی پوزیشن**۔ دفاع میں دشمن کی پوزیشن اور اہداف کی تعداد معلوم کرنی چاہئے۔

ب۔ **اترنے کے علاقے**۔ ہدف کے اندر اور قریب اترنے کے لئے جگہ موجود ہونی چاہئے۔

ج۔ **فائری امداد**۔ ہدف کا چناؤ اسطرح کرنا چاہئے کہ وہ اہم جگہ کے اندر ہوتا کہ اسے فائری امداد دی جا سکے۔

د۔ **اہم جگہ**۔ ہدف کا چناؤ اسطرح کرنا چاہیے کہ وہ اہم جگہ کے اندر ہوتا کہ سارے آپریشن کی انجام دہی میں آسانی ہو۔

ر۔ **انتظام و انصرام اور انخلاء**۔ ہیلی کاپٹر سپاہ کو کمک اور ہدف کے ایریے سے انخلاء بوقت ضرورت آسانی سے کر سکیں۔

۵۔ **ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے ممکنہ اہداف**

الف۔ **لنک اپ آپریشن کیلئے**

(۱) نہروں یا دریاؤں کے پلوں پر قبضہ۔ (۲) اہم مواصلاتی جگہوں پر قبضہ۔

(۳) گھاٹیوں وغیرہ پر قبضہ۔

ب۔ **چھاپہ کیلئے**

(۱) توپخانہ کا گن ایریا۔ (۲) ہیڈ کوارٹر۔

(۳) بندوبست کے علاقے اور ذخیرہ وغیرہ۔

ج۔ **مواصلاتی نظام کو درہم برہم کرنا**

(۱) قافلہ رسد پر گھات لگانا۔ (۲) اہم پلوں کو برباد کرنا۔

۶۔ **ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے خلاف کاروائی کا منصوبہ بناتے وقت کون کونسی بنیادی باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے**

الف۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے اترنے کی جگہوں کا دفاع کریں۔ کیونکہ یہ کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

ب۔ تمام ممکنہ ہدفوں کا تفصیلا جائزہ لینا چاہیے اور انکی اہمیت کے مطابق انکے دفاع کا بندوبست کرنا چاہیے جو ہدف زیادہ اہمیت رکھتے ہیں انکا خود دفاع کرنا چاہئے اور کم اہمیت کے ہدفوں کا دفاع دوئم لائن افواج کو دینا چاہیے۔

ج۔ جہاں تک ممکن ہو آرٹلری کے دیدبان کو ایسی جگہوں پر ہونا چاہیے جہاں سے وہ تمام زمینی علاقے کو نظر اور فائر سے کور کرا سکے۔

د۔ دشمن کے اترنے کے بارے میں تمام رپورٹیں اور اطلاعات کو فوراً چیک کروائیں جلدی میں سپاہ کی حرکت نہیں کرنی چاہئے جو کہ غلط رپورٹ پر مبنی ہوں لیکن اسکے ساتھ یہ خیال رکھیں کہ کارواء کے لئے وقت کا ضیاع نہ کریں۔

ہ۔ دفاع کے پچھلے علاقوں میں ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے خلاف جوابی کاروائی کا تفصیلی منصوبہ ہونا چاہیے۔ اسلئے جانباز، مجاہد، گن ایریا، ہیڈ کوارٹر سپاہ اور ذخیرہ کا ایک مربوط ارتباط ہونا چاہئے۔

و۔ فارمیشن ذخیرہ میں سے کچھ حصہ جوابی کاروائی کیلئے مخصوص کر لینا چاہیے۔

۷۔ **جوابی کاروائی کرنے والی سپاہ کے کام دشمن کے اترنے کے بعد**

الف۔ جب دشمن اپنی سپاہ کو ترتیب دے رہے ہوں اسوقت تباہ و برباد کرنا۔

ب۔ اگر ہیلی کاپٹر بردار سپاہ ہدف کے نزدیک زمین بوس ہو جائے تو انکے اوپر بغل یا پیچھے سے حملہ کر کے انکو تباہ و برباد کرنا۔

ج۔ اگر دشمن نے ہدف پر قبضہ کر لیا ہے تو اس صورت میں دشمن پر جوابی حملہ کر کے ہدف کو دوبارہ قبضہ کرنا۔

۸۔ **جوابی کاروائی کرنے والی سپاہ کیلئے ضروری شرائط**

الف۔ سپاہ حرکتی اور تیزی سے کاروائی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

ب۔ سپاہ کو ہوشیار کرنیوالا اور حرکت دینے والا موثر منصوبہ ہونا چاہیے۔

ج۔ ایک اچھا دیکھ بھال اور مطلع کرنے والا منصوبہ ہونا چاہیے۔

د۔ اچھا اور بھروسہ والا مواصلاتی نظام ہونا چاہیے۔

ہ۔ بریگیڈ اور ڈویژن کی سطح پر دیکھ بھال کے علاقوں کی حد بندی۔

۹۔ **ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے حملے کے خلاف کاروائی کرنے والی سپاہ اور انکے کام کی ترتیب**

الف۔ **ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے خلاف کاروائی کرنے والی سپاہ**

(۱) بریگیڈ لیول پر ریکی اور سپورٹ پلاٹون اور کچھ نفری۔

(۲) ڈویژن لیول پر ریکی اینڈ سپورٹ کمپنی انفنٹری بٹالین اور بکتر۔

ب۔ **مقامی سپاہ کی کاروائی کی ترتیب**

(۱) ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے اترنے کی تمام اطلاعات کی جانچ پڑتال۔

(۲) ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے حملے کی اطلاع پر دفاع کرنے والی سپاہ کا دفاعی پوزیشن سنبھالنا۔

(۳) جیپ ماؤنٹڈ مشین گنوں کا ہدف پر پہنچانا تاکہ دشمنکو روک سکیں اور تباہ و برباد کر سکیں۔

(۴) ہدف کا دفاع کرنے والے کمانڈر کا دشمن کے خلاف کاروائی کرنے والی سپاہ کے کمانڈر کو مطلع کرنا اور دشمن کے بارے میں تفصیل سے خبریں دینا۔

(۵) ہدف کا دفاع کرنے والی سپاہ کو دفاع میں اسوقت تک رہنا چاہیے جب تک کہ دشمن کے خلاف کاروائی مکمل نہیں کر لی جاتی۔

۱۰۔ **ذخیرہ کی کاروائی کی ترتیب**

الف۔ بریگیڈ جوابی کاروائی سپاہ کے حکم ملنے پر خطرے والے علاقے کی طرف حرکت کریگا۔ دشمن سے رابطہ کرنے کے بعد اسکے جمع ہونے اور ترتیب دینے کے عمل میں تاخیر پیدا کریگا۔ یہ اپنے ہیڈکوارٹر سے ملاپ رکھے گا اور ہر منٹ کی رپورٹ دیگا۔

ب۔ ڈویژن وغیرہ کم سے کم ٹائم میں حملہ کریگا اور دشمن کو تباہ و برباد کریگا۔

۱۱۔ **دیکھ بھال اور خبریں حاصل کرنے کا نظام بیان کریں**

ا۔ بازو وئی فارمیشن اور یونٹوں کے ساتھ ملاپ۔

ب۔ ہوائی حملے کے خلاف سنتریوں کے درمیان رات اور دن کے اشارے۔

ج۔ وائرلیس اور ٹیلیفون پر خبریں دینے اور لینے والے کیلئے خفیہ نام اور استعمال کی ترجیح کے اشارے۔

د۔ ٹیلیفون اور وائرلیس پر کنٹرول اور فارمیشن ہیڈکوارٹرز میں ملاپ۔

ر۔ اگر ہو سکے تو ہیلی کاپٹر بردار سپاہ کے بارے میں اطلاع دینے کیلئے بریگیڈ ہیڈکوارٹر، ڈویژن ہیڈکوارٹر اور ذخیرہ کے درمیان ملاپ کیلئے علیحدہ وائرلیس سیٹ۔

۱۲۔ **توپ خانے کے دیدبان۔** توپخانے کے دیدبان کو خاص طور پر ہوشیار رہنا چاہیے اور مندرجہ ذیل اطلاع حاصل کرنی چاہیے۔

الف۔ دیدبان کا گرڈ ریفرینس۔

ب۔ ہیلی کاپٹروں کی تعداد۔

ج۔ ہیلی کاپٹروں کی قسم۔

د۔ اڑان کی سمت۔

ہ۔ وقت۔

و۔ دفاعی علاقے کے ارد گرد بسنے والے سویلین اور پولیس کے ارکان کو حملہ کے خلاف باخبر اور چوکنا رکھنا چاہیے۔ پولیس اور سویلین ذرائع ملاپ کا استعمال اس میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

ہیلی پیڈ کی تیاری اور ہیلی لینڈنگ ڈرل/طریقہ کار

بحوالہ۔ جی ایس پی 1829 ایڈوانس انفنٹری ٹریننگ

یہ سبق چار حصوں پر مشتمل ہے:۔

ا۔ لینڈنگ زون کا چناؤ اور تیاری

ب۔ ہیلی پیڈ کی خصوصیات اور چیک کرنے والی باتیں

ج۔ لینڈنگ کے متعلق تفصیلی بیان

د۔ ہاتھ کے اشارے

ا۔ **تعریفیں**

ا۔ **لینڈنگ زون۔** وہ علاقہ جسے ہیلی کاپٹر اور ہوائی جہاز کے اترنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ب۔ **لینڈنگ پوائنٹ۔** لینڈنگ زون میں موجودہ پوائنٹ جہاں ایک ہیلی کاپٹر اتر سکتا ہے۔

۲۔ **لینڈنگ زون کا چناؤ۔** ضروری نہیں کہ اہم جگہ مکمل لینڈنگ سائیٹ ملے لہٰذا مندرجہ ذیل دیئے گئے عناصر کا لینڈنگ سائیٹ کے دوران خیال رکھیں۔

ا۔ ہیلی کاپٹر کے لئے کم از کم ہموار زمین جس کا سائز 50x50 میٹر ہو۔اندرونی 15 میٹر علاقہ نہایت مضبوط 35 میٹر تک علاقہ مکمل طور پر صاف اور مزید 15 میٹر علاقہ بڑی جھاڑیوں اور چٹانوں سے پاک ہونا چاہیے۔

ب۔ لینڈ کرنے کی جگہ کی حدود میں کوئی بھی 35 فٹ سے اونچی رکاوٹ نہ ہو جو یہ ہیلی کاپٹر کے اپروچ اور ڈیپا چر میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔اگر ایسا ہو تو لینڈنگ سائیٹ کے سائز کو ڈبل کر دیں۔

ج۔ ہوا کی سمت ہیلی کاپٹر کی اپروچ اور ڈیپارچر کا یقین کرے گی کیونکہ عام طور ہیلی کاپٹر ہوا کی سمت کے مخالف لینڈ کرتا ہے۔

د۔ زمین کی سطح ہموار ہونی چاہیے۔

ہ۔ زمین کی ڈھلوان زیادہ 4 ڈگری ہونی چاہیے۔

و۔ ترجیحاً دشمن کی براہ راست نظر سے چھپی ہوئی ہو۔

ز۔ لینڈنگ زون میں نرم مٹی یا کٹی ہوئی گھاس یا جھاڑیاں نہیں ہونی چاہیے ورنہ جب ہیلی کاپٹر لینڈ کرے گا تو یہ چیزیں چاروں طرف اڑیں گی۔

ح۔ جگہ کا چناؤ ایسے کیا جائے کہ پائیلٹ ڈائرکٹ اپروچ کر سکے اور آسانی سے لینڈ کر جائے۔

ط۔ جگہ سائے سے باہر ہونی چاہیے اور علاقے میں آسانی سے پہچانے جانے والا ریفرنس پوائنٹ ہو مثلاً نمایاں درخت، چٹان وغیرہ۔

ی۔ لینڈنگ زون ایسی جگہ ہونی چاہیے جہاں پر دشمن کی نہ تو مداخلت ہو اور نہ ہی وہاں پر دشمن کا گشتی دستہ ہو۔

۳۔ **لینڈنگ زون کی تیاری۔** جہاں تک ممکن ہو لینڈنگ زون میں چل کر دیکھ لیں تا کہ زمین کی حالت اور ٹچ ڈاؤن کی جگہ کا پتہ چل جائے۔ مندرجہ ذیل کا خیال رکھیں:۔

ا۔ کم از 50 x 50 مربع میٹر کے علاقے کو چیک کریں تا کہ لینڈ کرتے وقت ہیلی کاپٹر دھنس نہ جائے اور غیر متوازن لینڈ نہ کرے۔

ب۔ اسمبلی ایریا سے لینڈنگ پوائنٹ کا ایریا دبا کر بنایا جائے تا کہ ہیلی کاپٹر تک اپروچ میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔

ج۔ اگر ایک وقت میں ایک سے زیادہ ہیلی کاپٹر لینڈنگ زون میں اتر رہے ہوں تو پھر لینڈنگ پوائنٹ کا درمیانی فاصلہ ۱۰۰ میٹر ہونا چاہیے۔

۴۔ **ہیلی پیڈ کی خصوصیات**

ا۔ ترجیحاً دو اطراف سے ہیلی کاپٹر اپروچ کر سکتا ہو۔

ب۔ لینڈنگ پوائنٹ کی 100 میٹر کی حدود میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔مثلاً درخت بجلی کی تاریں اور عمارتیں وغیرہ۔

ج۔ ہموار اور مضبوط سطح پر بنا ہو۔

د۔ نمایاں طور پر چونے یا نارنجی رنگ سے حروف "H" لکھا ہو۔

ہ۔ ہیلی پیڈ کی ایک طرف نارنجی رنگ کی ونڈ ساک نمایاں نظر آنی چاہیے۔

و۔ میڈیکل کور موجود ہو۔

ز۔ وائرلیس اورٹیلیفون کی سہولت موجود ہو۔

ح۔ ہیلی پیڈ کی حفاظت کا بندوبست ہو۔

ط۔ آگ سے بچاؤ کے آلات موجود ہوں۔

ی۔ جہاز کی ریفیولنگ کا انتظام ہو۔

۵۔ **ہیلی کاپٹر کی آمد سے پہلے چیک کرنے کی باتیں**

ا۔ ہیلی پیڈ کی مکمل طور پر تیاری ہو۔

ب۔ ہیلی کے لئے صاف فیول موجود ہو۔

ج۔ اگر ضرورت ہو تو ہیلی کاپٹر کے عملے کے لئے گاڑی وغیرہ کا بندوبست ہونا چاہیئے۔

د۔ کمیونیکیشن اورسیکورٹی کے احکامات مکمل ہوں۔

۶۔ **لینڈنگ پوائنٹ کی مارکنگ۔** لینڈنگ پوائنٹ کی مارکنگ بہت اہم ہے اوراس کے لئے مندرجہ ذیل کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ روایتی پینل اور لائٹ

ب۔ سموک گرنیڈ

ج۔ پینل کے گرد نارنجی رنگ کا کپڑا لپیٹنا

د۔ چونے کی مدد سے H کو مارک کرنا

ہ۔ ریفرنس پوائنٹ کا استعمال

۷۔ **رات کے وقت لینڈنگ۔** رات کے وقت لینڈ نگ نا رمل اور ایمرجنسی دونوں حالت میں ہو سکتی ہے ۔اس کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

ا۔ **نارمل حالات (ٹارچ کی مدد سے لینڈنگ)**

(۱) پانچ ٹارچوں کی حروف 'H' کی شکل میں استعمال کیا جائے۔

(۲) ٹارچوں کا درمیانی فاصلہ 10 میٹر ہوگا۔

(۳) ٹارچوں کی روشنی کا رخ 30 ڈگری سے 40 ڈگری ہونا چاہیے اور یہ ہوا کی سمت ہونی چاہیے۔

(۴) ٹارچوں کو زمین میں مضبوطی سے گھاڑ دیں۔

(۵) اگر ٹارچ میسر نہ ہو تو پھر لالٹین وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ **ایمرجنسی حالات میں لینڈنگ (گاڑیوں کی روشنی کی مدد سے).**

(۱) گاڑیاں لینڈنگ پوائنٹ کے علاقے سے باہر کھڑی ہوں۔

(۲) دو گاڑیاں 20 سے 25 میٹر کے فاصلے پر آپس میں 45 ڈگری پر کھڑا کریں۔

(۳) گاڑیوں کا رخ ہوا کی سمت ہو اور انکی روشنی لینڈنگ پوائنٹ کے درمیان ملنی چاہیے۔

(۴) گاڑیوں پر کسی قسم کا اینٹینا یا ڈھیلا کیموفلاج نیٹ نہیں ہونا چاہیے۔

(۵) ہیلی کاپٹر گاڑیوں کی پچھلی سمت سے اپروچ کرے گا۔

۸۔ **لینڈنگ زون کی حفاظت**

ا۔ لینڈنگ زون کے چاروں اطراف حفاظت کے لئے سپاہ اور ہتھیار موجود ہوں۔

ب۔ ہتھیار کا آپس میں فائری ملاپ موجود ہو۔

ج۔ لینڈنگ زون تک آنے والے راستے کی حفاظت کا انتظام ہو۔

د۔ علاقے کے گرد پٹرولنگ کا بندوبست ہو۔

ہ۔ چھوٹے ہتھیاروں کے علاوہ آرٹلری فائر کا ارتباط ہونا چاہیے۔

۹۔ ہیلی لینڈنگ کے لئے ہاتھ سے کئے جانے والے اشاروں کے متعلق تفصیل سے بیان کریں۔

ا۔ رہنمائی متوجہ کروانا ۔ بازوکوعمودی طور پراوپر سیدھا کریں اور ہتھیلیوں کا رخ اندر کی طرف ہوگا۔

ب۔ منڈلاتے رہنے کااشارہ (Hovering) ۔ اپنے بازؤں کو کوافقی طور پر کندھوں کی سطح تک کھینچیں، جبکہ ہتھیلیوں کا رخ نیچے کی طرف کریں اور بازؤں کی حالت برقرار رکھیں۔

ج۔ آگے آنے کااشارہ (Mov Fwd)۔ اپنے بازؤں کوسامنے کی طرف لائیں اورانہیں کہنی سے اوپر کی طرف موڑیں، جبکہ ہتھیلیوں کا رخ اندر کی طرف ہو۔ اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف حرکت میں لائیں۔

د۔ پیچھے جانے کااشارہ (Mov Backward)۔ دونوں بازو اپنے جسم کے ساتھ رکھتے ہوئے سیدھا کریں۔ہتھیلیوں کا رخ ہیلی کی طرف ہوگا۔اپے ہاتھوں کو پیچھے سے آگے کی طرف حرکت میں لائیں۔

ر۔ دائیں جانے کااشارہ (Mov Right)۔ اپنے بائیں بازو کوحرکت کے رخ میں افقی طور پر پھیلائیں ۔دائیں بازو کو اپنے سر کی سمت میں گھمائیں۔ (بار بار ایسے حرکت کریں)

ز۔ بائیں جانے کااشارہ (Mov Left) ۔ اپنے بازو کوافقی طور پر پھیلائیں۔دائیں بازو کو اپنے سر کی سمت میں گھمائیں (بار بار ایسے حرکت کریں)

س۔ اوپر جانے کااشارہ (Mov Upward)۔ اپنے دونوں بازؤں کوافقی طور پر پھیلائیں۔اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کا رخ اندر رکھتے ہوئے بازؤں کو اوپر کی طرف حرکت کریں۔

ش۔ نیچے جانے کااشارہ (Mov Downward)۔ اپنے دونوں بازؤں کو افقی طور پر پھیلائیں ۔اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کا رخ اندر رکھتے ہوئے بازؤں کو نیچے کی طرف حرکت کریں۔

ص۔ مثبت اشارہ (Affirmitive Signal)۔ دائیں ہاتھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے کھڑے انگوٹھے کی مدد سے مثبت اشارہ۔

ض۔ منفی اشارہ (Nagative Signal)۔ دائیں ہاتھ کو اوپر اٹھاتے ہوئے نیچے کی طرف انگوٹھے کی مدد سے منفی اشارہ۔

ط۔ روانہ ہونے کااشارہ (Take Off)۔ اپنے دائیں ہاتھ کو سر کے اوپر لے جا کر دائرے میں گھمائیں۔

ظ۔ نیچے اترنے کااشارہ (Land)۔ جسم کے سامنے بازو کو آپس میں اوپر نیچے جوڑ کر نیچے کی طرف بڑھائیں۔

ع۔ رکنے کااشارہ (Stop)۔ بازو کو اوپر نیچے جوڑ کر سر سے اوپر لے جائیں اور پھر حرکت نہ کریں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

چیک پوسٹ/پوسٹ پر ہجوم کو سمجھنا اور کنٹرول کرنا

بحوالہ۔ جی ایس پی، ایل آئی سی 1988

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپ کو مختلف سیکیورٹی حالات میں چیک پوسٹ/پوسٹ پر ہجوم کو سمجھنا اور اس پر قابو پانا کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

تمہید۔ دور حاضر میں قبائلی علاقوں کے اندر انتہائی مشکل اور پیچیدہ مسائل کا سامنا ہے۔ان مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ جس کا ہماری افواج کو سامنا ہے وہ قانون نافذ کرنے والے آپریشن کے دوران مختلف قسم کے عوامی ہجوم اور جمگھٹوں کو کنٹرول کرنا ہے۔ ماضی قریب میں ہمیں ایسے حالات کا تجربہ ہوا ہے جہاں جونیئر لیڈر خاص کر ینگ آفیسرز کا پوسٹ پر عوامی جمگھٹے اور مشکل ہجوم کا سامنا ہوا۔ جیسا کہ خڑ قمر پوسٹ بویا میں (شمالی وزیرستان) جون ۲۰۱۹ کو ہوا۔جس کے نتیجے میں شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ایسی صورتحال سے نمٹنا انتہائی مشکل، پیچیدہ اور اعصاب شکن ہوتا ہے۔ تاہم ایسی صورتحال سے نمٹنے والی تربیت پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔اسی طرح بات چیت کی جگہ اور طریقہ کار کو سمجھنا دونوں بہت اہم ہیں۔اس طرح کی مہارت نہ صرف قبائلی علاقے اور بلوچستان کے لئے ہیں بلکہ پاکستان میں کہیں بھی خراب صورتحال سے نمٹنے کے لئے ضروری ہیں۔اسی ضرورت کے پیش نظر جونیئر لیڈر کو عوامی ہجوم سے نمٹنے کے لئے ضروری تربیت اور راہنمائی دینے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

سوال نمبر ا۔ ہجوم کی تعریف اور اقسام بیان کریں؟

ا۔ ہجوم۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں ہجوم کے لفظی معنی ''ایک بڑی تعداد میں لوگ غیر منظم طریقے سے اکٹھے ہوتے ہیں'' کو ہجوم کہتے ہیں۔

۲۔ ہجوم کی دو اقسام ہیں:۔

ا۔ عام ہجوم۔

ب۔ انتشار پھیلانے والا ہجوم۔

سوال نمبر ۲۔ قبائلی علاقوں میں کس طرح کا ہجوم اکٹھا ہو سکتا ہے اور اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

قبائلی علاقوں میں ہجوم منفرد قسم کا ہوتا ہے۔اس میں عورتیں موجود نہیں ہوتیں۔اور زیادہ تر جوان لڑکے ہوتے ہیں۔ہجوم کی چند ایک وجوہات درج ذیل ہیں:۔

ا۔ علاقے سے بارودی سرنگوں کا ہٹانا۔

ب۔ چیک پوسٹوں پر کی جانے والی سختی کے خلاف۔

ج۔ لاپتہ افراد کا ڈھونڈنے کے لیے۔

د۔ گورنمنٹ کی رٹ کے خلاف۔

ہ۔ انسانی حقوق کے لیے۔

سوال نمبر ۳۔ پرامن اور مشتعل ہجوم میں کیا فرق ہے؟

ا۔ پرامن ہجوم۔

ایک بڑی تعداد میں غیر منظم لوگوں کا اکٹھا ہونا پرامن ہجوم کہلاتا ہے۔ایک پرامن ہجوم کسی بھی واقعے کے وقت اکٹھا ہو سکتا ہے۔

۲۔ پرامن ہجوم کی خصوصیات۔

ا۔ پرامن ہجوم کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں ہوتے۔

۲۔ اس ہجوم میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔

۳۔ اس کا مقصد صرف احتجاج کرنا ہوتا ہے اور کوئی مشتعل کارروائی نہیں کی جاتی۔

۴۔ ہجوم میں مختلف گروپ ہوتے ہیں اور کسی ایک لیڈر کے زیر اثر نہیں ہوتے۔

۵۔ ہجوم میں لوگوں کے پاس لاٹھی اور ہتھیار موجود نہیں ہوتے۔

۳۔ مشتعل ہجوم۔

لوگوں کا بڑا مجمع جو کہ غیر منظم ہو۔ مشکلات اور انتشار پھیلانے کی نیت رکھتا ہو۔ مشتعل ہجوم کہلاتا ہے۔

۴۔ مشتعل ہجوم کی خصوصیات۔

ا۔ مشتعل ہجوم کے سیاسی مقاصد ہوتے ہیں۔ایسا ہجوم قومی اور بین الاقوامی توجہ حاصل کرنے کے لئے ایک خاص مقصد کے تحت اکٹھا ہوتا ہے۔

۲۔ ایسے ہجوم میں بعض شر پسند عناصر کے پاس ہتھیار، لاٹھی اور بارود بھی موجود ہوتا ہے۔

۳۔ ایسے ہجوم میں عورتیں اور بچے شامل نہیں ہوتے۔

۴۔ ایسے ہجوم میں زیادہ تر چھوٹے چھوٹے گروپ/ٹولیاں اکٹھی ہوتی ہیں جن کا مقصد انتشار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یہ روزمرہ کے معاملات کے لئے کسی ایک لیڈر کے زیر اثر نہیں ہوتے۔

سوال نمبر۴۔ پرامن مجمع کے ساتھ بات چیت کرنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

پرامن مجمع سے نمٹنے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

ا۔ پیشہ ورانہ طریقے سے پیش آنا۔ اکڑ کر چلنے، گالی دینے، بحث کرنے سے پرہیز کرنا اور کسی بھی حالت میں مخالفت نہ کرنا۔

ب۔ ہجوم پر جسمانی تشدد سے پرہیز کریں۔

ج۔ پرسکون رہنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت چوکس رہنا اور جذبات کو قابو میں رکھنا۔

د۔ شائستگی سے پیش آئیں اور ان سے محروم نہ ہوں۔

ہ۔ غصیلے افراد کو موقع دینا کہ وہ اپنے جذبات زبانی باہر نکال لیں اور ان کی باتوں کو دھیان سے سننا اور انتظار میں رہنا کہ جب وہ رکیں تو اس موقع کا فائدہ اٹھا کر حالات پر قابو پالینا۔

و۔ جیسے ہی ہجوم اکٹھا ہو رہا ہوں چیک پوسٹ کی سکیورٹی بڑھا دینا۔

سوال نمبر۵۔ ہجوم پر قابو پانے کے لیے کیا ردعمل ہونا چاہیے؟

ہجوم پر قابو پانے کے لیے مندرجہ ذیل ردعمل ہونا چاہیے:۔

ا۔ ہجوم سے بات کرتے ہوئے مستند لہجے کا استعمال کرنا۔

ب۔ جارحانہ لوگوں کو اپنی اردگرد جمع نہ ہونے دینا۔

ج۔ دروازوں کی طرف رسائی کو محدود کرنا۔

د۔ سیکورٹی کیمروں کو ON رکھنا اور خاص واقعہ کی ریکارڈنگ کو محفوظ کرنا۔

و۔ ہجوم بڑھنے پر چیک پوسٹ کی سکیورٹی بڑھا دینا۔

سوال نمبر۶۔ ایک پوسٹ کمانڈر کو ہجوم کے اکٹھے ہونے کے دوران کیا کام کرنے چاہیے؟

ا۔ ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کے لئے آپ کے پاس ہر وقت ذخیرہ فوج ہونی چاہئے۔

۲۔ بالا کمانڈر/ ہیڈکوارٹر کو صورتحال سے آگاہ کرتے رہیں اور ضرورت پڑنے پر مدد طلب کریں۔

۳۔ یونٹ کے اندر ایسا چینل بنائیں جس کے ذریعے پوری صورتحال سے بالا کمانڈر کو آگاہ رکھا جائے۔

۴۔ سول انتظامیہ کا نمائندے کو پہلے سے آگاہ کریں ان کا وہاں پر موجود ہونا ضروری ہے۔

۵۔ مقامی رہنماؤں کے ساتھ رابطہ تاکہ ایسے ہجوم کے بارے میں وقت سے پہلے معلومات مل سکیں۔

۶۔ ان کے رہنما کی نشاندہی کریں اور اس پر کڑی نظر رکھیں تاکہ بعد میں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

۷۔ خفیہ ایجنسی والوں کو پہلے سے آگاہی دینا چاہئے تاکہ وہ صورتحال کا جائزہ لے سکیں۔

۸۔ بریگیڈ خفیہ ایجنسی سیل/ ڈیو خفیہ ایجنسی سیل کو بھی اس صورتحال سے آگاہ رکھیں تاکہ وہ اس پر نظر رکھ سکیں۔

۹۔ کبھی بھی جھڑپ میں پہل پن نہ کریں۔ لیکن اگر جھڑپ ان کی طرف سے شروع ہو جائے تو قوانین کے مطابق ان کی روک تھام کریں۔

۱۰۔ صورتحال بگڑنے کی صورت میں ایک خاص حد تک نفری استعمال کریں۔

۱۱۔ اپنے مقاصد کو اپنی حد میں رہ کر مکمل کریں۔ لچک کا مظاہرہ کریں مگر اس کو حاوی نہ ہونے دیں۔

۱۲۔ ان افراد کی نشاندہی کریں جو اس تقریب کی ریکارڈنگ کر رہے ہیں۔ اور ان کو بھاگنے نہ دیں۔

سوال نمبر۷۔ عوام کے ساتھ برتاؤ کیا ہے، فوج کے لئے عوام سے برتاؤ کی اہمیت اور مؤثر عوامی برتاؤ کے اہم نکات کیا ہیں؟

ا۔ **عوامی برتاؤ**۔ فوج میں عوامی برتاؤ سے مراد زندگی کے تمام شعبوں میں سویلین کے ساتھ مؤثر رابطہ رکھنے کا فن ہے۔

۲۔ **عوامی برتاؤ کی اہمیت**۔ فوجی اصولوں کے مطابق، روائتی جنگ کے امکانات بڑی حد تک کم ہو رہے ہیں۔ چوتھی اور پانچویں نسل کی جنگ/ ہائبرڈ وارفیئر کا ظہور ایک نیا طریقہ جس نے مخالف کے لئے آبادی کو ''میدان جنگ'' بنا دیا۔ لہذا جنگ میں کامیابی کے لئے عوام کا ساتھ ہونا بہت اہم ہے۔ مندرجہ بالا صورتحال عوامی برتاؤ کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

۳۔ **مؤثر عوامی برتاؤ کے بنیادی نکات**

ا۔ عوام کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لئے عوام کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔وہ بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہیں:۔
(۱) علاقے کی تاریخ
(۲) علاقے کی مکمل معلومات بشمول مقامی رسم ورواج/ روایات اور نسلی گروہوں کا پس منظر۔

ب۔ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ عزت سے بات چیت کریں۔ان کی بنیادی اقدار کی عزت کریں خاص کر عورتوں اور بچوں کی۔

ج۔ دوران برتاؤ یہ ان کو باور کرائیں کہ وہ آپ کا حصہ ہیں۔

د۔ روزمرہ کے معاملات کو معلوم کریں۔جن کو وہ اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ان کی حدود وقیود اور کمزوریوں کو سمجھیں جن سے بچنا بہت ضروری ہیں۔

ر۔ علاقائی رسم ورواج کی تکریم کرنا بہت ضروری ہے۔

ز۔ لوگوں سے ان کے درجات کے مطابق برتاؤ کریں۔(ایک پروفیسر کو ایک عام آدمی کے ساتھ برتاؤ نہیں کیا جاتا ہے)۔

س۔ مشکل صورتحال میں مندرجہ ذیل پر عمل کریں:۔
(۱) ہمیشہ پرامن مزاج سے رہیں اور صورتحال کو خراب ہونے سے بچائیں۔
(۲) ان سے ان کے مطالبات پوچھیں اور ان کے ساتھ دوستانہ ماحول میں رہیں۔
(۳) ان کے مطالبات، عادات اور تحریک کی وجوہات کا تجزیہ کریں اور دیکھیں کہ ان کے مطالبات انصاف پر مبنی اور قانونی ہیں یا کسی بدنیتی کی وجہ سے۔
(۴) ان کا اصل مقصد معلوم کریں۔اہم اور مرکزی رہنما کا معلوم کریں اور ان سے بات چیت کریں۔
(۵) مشکل صورتحال میں فیصلہ کرنے پر مجبور کریں۔
(۶) ہمیشہ امداد، تعریف اور لاڈ پیار کا طریقہ اختیار کریں۔

ش۔ صورتحال سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل رہنما اصول اور طریقہ اپنائیں:۔
(۱) اپنے مقصد اور حدود کو پہچانیں اور فائدہ جو آپ ان کو دے سکتے ہیں۔
(۲) ان کو مایوس نہ کریں، جسمانی اور ذہنی طور پر ان میں خود اعتمادی اور حاضر دماغی صلاحیت پیدا کریں۔
(۳) اپنے معاملات میں انتہائی محتاط رہیں اور کلیدی رول ادا کرنے والے لوگوں سے بڑے ہجوم میں بات چیت نہ کریں۔
(۴) حکمت عملی سے کام لیں۔
(۵) صورتحال کی سمجھ کی ضرورت کے لئے ذہانت کا استعمال کریں۔

ص۔ حقیقت پسندانہ توقع رکھو، آپنے مقصد کے حصول کے لئے تیزی اور لچک کا مظاہرہ کریں۔

ض۔ لڑائی جھگڑے سے گریز کریں۔

سوال نمبر ۸۔ آرمی کمانڈر کو احتجاج کے بارے کن پہلوؤں کا علم ہونا چاہیے اور ہجوم کے ساتھ بات چیت کا طریقہ کار بتائیں؟

آئین کا آرٹیکل ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ کے مطابق شہریوں کو یہ حقوق حاصل ہے۔کہ وہ کہیں بھی آزادی سے گھوم پھر، اکھٹے اور جمع ہوسکتے ہیں۔سیکشن ۱۲۸، ۱۲۹ مجرمانہ طریقہ کار کو با اختیار بنانے کے تحت قانون نافذ کرنے والے ادارے ایسے ہجوم کو زبردستی منتشر کرسکتے ہیں۔بین الاقوامی اور اقوام متحدہ کے قوانین کے مطابق قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے بغیر زبردستی کئے حالات کو قابو میں لائیں۔لیکن جہاں حالات قابو میں نہ آئیں تو قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چاہئے کہ ان کے عمل کا ویسا ہی ردعمل کریں۔مزید طاقت کا استعمال ہجوم کے عمل پر انحصار ہوتا ہے۔آپ کی جوابی کارروائی ایک مخصوص انداز میں ہونی چاہئے۔جس سے کوئی سرکاری یا غیر متوقع نقصان نہ ہوجائے۔ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لئے یونٹ کو چاہئے کہ وہ پہلے سے ہی آفیسرز اور جوانوں کا انتخاب کرے جن کو اس علاقے سے واقفیت ہو اور اس صورتحال کا پتہ ہونا چاہئے۔تاکہ وہ اس پر قابو پا سکیں۔ایسی صورتحال زیادہ تر افواہوں پر مبنی ہوتی ہیں۔مندرجہ ذیل بین الاقوامی قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے ہجوم یا ان کے رہنما کے ساتھ بات چیت کرنی چاہئے:۔

ا۔ بات چیت کرنے والا کمانڈر ایک اچھا سننے والا اور قابل اعتماد ہونا چاہئے۔

ب۔ ان سے ہمدردی کا اظہار کرنا چاہئے۔ان کی بات کو تحمل سے سننا چاہئے، ان کے جذبات اور احساسات کو سمجھنا چاہئے تاکہ ان سے صحیح معنوں میں بات ہوسکے۔

ج۔ اپنی بات چیت کا انداز معقول ہو اور سفارت کاری اپنانی چاہئے۔

د۔ ایسا ماحول اپنائیں جس سے اس کو اعتماد حاصل ہو اور اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے کہ ان کا مسئلہ حل ہوگا۔اس کام میں ۷ فیصد الفاظ، ۳۸ فیصد بولنے کا انداز اور ۵۵ فیصد آپ کی باڈی بیرنگ اور توجہ ہو۔

ر۔ جتنا ہوسکے آپ اپنی بات منوائیں۔جہاں تک ممکن ہوسکے ان کی مدد کی یقین دہانی دلائیں۔

نوٹ۔ ایک انتشار پھیلانے والے ہجوم عموماً عارضی ہوتا ہے جس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔یہ چند منٹوں سے لے کر کئی دنوں تک جاسکتا ہے۔یہ اس بات پر منحصر ہے کہ انتشار کس بات پر اور کیوں ہورہا ہے۔ مندرجہ بالا طریقوں کو اپنا کر اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

میڈیا کا استعمال

بحوالہ۔ جی ایس پی 1507 نفسیاتی جنگ اور میڈیا نوٹس (اوپن سورس)۔

تمہید۔ ہر دور کے اپنے تقاضے ہوا کرتے ہیں ماضی میں لوگ انٹرٹیٹمنٹ اور حالات سے آگاہ ہونے کے لئے ریڈیو کا سہارا لیا کرتے تھے۔لیکن پھر دور بدلا اور ٹیلی ویژن متعارف ہوا جس نے ان دونوں لوازمات کے لئے اپنے دیکھنے والوں کے لئے لطف اندوز سماں بنایا، اب چونکہ میڈیا مزید ترقی سے ہمکنار ہوتا جارہا ہے اور آزاد بھی ہو چکا ہے، عوام کی نگاہ میں مزید اہمیت کا حامل بھی ہو گیا ہے پاکستان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر قسم کا میڈیا ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کے لئے کمر بستہ ہے۔اس کی کوئی دورائے نہیں کہ وطن عزیز میں میڈیا نے اپنے پنجے بڑی دل جمی کے ساتھ گاڑھے ہوئے ہیں۔

مقصد۔ اس سبق کا مقصد آپ الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کا استعمال اور اس سے واقفیت دلانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ

میڈیا کی تعریف اور اقسام۔

دوسرا حصہ

میڈیا کا استعمال۔

سوال نمبرا۔ میڈیا کی تعریف اور اقسام بیان کریں ؟

ا۔ **میڈیا کی تعریف۔** میڈیا سے مراد وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے خیالات، احساسات اور اطلاعات کو عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔عام الفاظ میں میڈیا سے مراد عوام سے رابطہ، ان کی تعلیم اور مختلف امور میں ان کی رائے ہے۔پچھلے کچھ عرصہ میں سائنس نے بے پناہ ترقی کی ہے اور اسی ترقی کی وجہ سے دنیا ایک " گلوبل ولیج" بن چکی ہے اسی ترقی کے زیر اثر میڈیا نے ایک نہایت اہم اور موثر ذرائع کا روپ دھار لیا ہے اور وہ عنصر بن چکا ہے جو عوام کو ہمہ وقت باخبر رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ساتھ ان کے ذہنوں پر اثر ڈالتا ہے کہ وہ ایک واقعہ کو مخصوص نقطہ نظر سے دیکھ سکیں۔ یہ عوام کو سیاسی معاشی، ثقافتی اوسماجی معاملات میں حصہ لینے کے لئے متحرک رکھتا ہے۔

۲۔ **میڈیا کی اقسام۔** بنیادی طور پر میڈیا کی تین بڑی اقسام ہیں۔

ا۔ **پرنٹ میڈیا**

(ا) اخبارات

(۲) رسائل

ب۔ **آڈیو میڈیا۔** ریڈیو۔لاؤڈ سپیکر اور میگا فون وغیرہ۔

ج۔ **الیکٹرانک میڈیا**

(ا) ٹی وی

(۲) **انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا۔** اس میں وہ تمام ویب سائٹس شامل ہیں جن کے ذریعے اطلاعات و معلومات، رابطے اور تفریحی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ Skyps,Google,Messenger, Imo, Twitter, WhatsApp,Other In definite Apps اور Facebook وغیرہ۔اس کے علاوہ بھی میڈیا مختلف صورتوں میں ہماری زندگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔

د۔ **عمومی اقسام**

(ا) **اطلاعاتی میڈیا۔** میڈیا کی اس قسم میں اخبارات، اطلاعاتی ویب سائٹ اور معلوماتی پروگرام شامل ہیں۔

(۲) **تعلیمی میڈیا۔** اس میں کتب تعلیمی ویڈیوز اور پروگرام وغیرہ شامل ہیں۔

(۳) **مائل میڈیا۔** اس میں وہ اشتہارات، ویب سائٹ اور اخبارات شامل ہیں جو کسی چیز کی مشہوری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۴) **تفریحی میڈیا۔** اسکا تعلق تفریحی رسالہ جات، فلموں، ناولوں اور تفریحی ویب سائٹس سے ہے۔

سوال نمبر۲۔ پاکستان میں میڈیا کا ارتقاء کب ہوا بیان کریں؟

۳۔ **پاکستان میں میڈیا کا ارتقاء**

ا۔ **قبل از آزادی۔** برصغیر میں میڈیا کی تاریخ بڑی پرانی ہے 1780ء سے 1857ء کے درمیان پورے برصغیر میں تقریباً 44 اخبارات نے اپنی اشاعت شروع کی۔ 1857ء کی جنگ آزادی کے نتیجے میں پریس کو برطانوی حکومت نے دانستہ طور پر نقصان پہنچایا۔اس کے نتیجے میں مسلم پریس تقریباً تباہ ہو گیا لیکن 1870ء کے بعد پریس نے ایک بار پھر سر اُٹھانا شروع کیا۔مسلم پریس کو ایک بار دوبارہ استحکام حاصل ہوا اور اس کا مظاہرہ تحریک خلافت کے دوران بھی کیا۔ 1930ء کی دہائی میں مسلم لیگ نے اپنے خیالات کی ترجمانی کی ضرورت شدت سے محسوس کی۔ بالآخر انگریزی اخبار، دی ڈان، مسلم لیگ کے اخبار کے طور پر 1941ء سے 1942ء

میں شائع ہونا شروع ہوا۔ مسلم پریس نے قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کرنا شروع کیا۔

ب۔ بعد از آزادی

(ا) پرنٹ میڈیا۔ ۱۹۴۷ء کے دور میں بمشکل ایک پریس پاکستان کے حصے میں آیا جس کی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ پاکستان میں پہلی نیوز ایجنسی جو قائم ہوئی وہ ایسوسی ایشن اور پریس آف پاکستان تھی۔ یہ نجی طور پر کام کر رہی تھی جس کو ۵ جون ۱۹۸۱ء کو حکومت نے ایک آرڈیننس کے تحت اپنی نگرانی میں لے لیا۔ آزادی کے پاکستان میں 566 رسائل اور جرائد شائع ہو رہے تھے ان میں سے زیادہ تر مغربی پاکستان سے نکلتے تھے اور لاہور ان کا گڑھ تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں شرح خواندگی کے اضافے کے باعث پرنٹ میڈیا نے کافی ترقی کی اور اس وقت پاکستان سے ۹۰۰ زائد اخبارات، رسائل اور جرائد شائع ہو رہے ہیں۔ ان میں سے 317 روزنامے، 217 ہفتہ روزہ، 25 پندرہ روزہ اور 165 ماہنامے شامل ہیں۔ جو کہ اردو، انگریزی اور دوسری علاقائی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔

(۲) الیکٹرانک میڈیا

(ا) ریڈیو۔ 14 اگست 1947 کو پاکستان ریڈیو سٹیشن نے آزادی کی خبر نشر کی۔ آزادی کے وقت پاکستان کے پاس صرف تین ریڈیو ٹرانسمیٹر تھے جو کہ لاہور پشاور اور ڈھاکہ میں تھے۔ اس وقت ریڈیو سٹیشنوں کی تعداد 17 سے زیادہ ہوگئی ہے۔ جو ملک کے قریباً 100 فیصد آبادی کو اپنی نشریات پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیوٹ ریڈیو اسٹیشن کی تعداد میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ب) ٹیلی ویژن۔ پاکستان میں ٹیلی ویژن کا قیام جو 26 نومبر 1964ء کو لاہور میں ہوا تھا اور 1974ء میں رنگین نشریات کا آغاز ہوا۔ اس وقت پاکستان میں 5 سرکاری ٹیلی ویژن ہیں جو 86 فیصد آبادی تک اپنی نشریات پہنچا رہے ہیں۔

(ج) موجودہ حالات۔ ملکی، عالمی، سیاسی اور جغرافیائی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے میڈیا کی آزادی کو بہت فروغ دیا ہے جس میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا دونوں شامل ہیں۔ پرائیوٹ ٹی وی چینلز اور ریڈیو سٹیشنوں کی بھرمار اس آزادی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اس کے نتیجے رائے پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو چکی ہے۔

سوال نمبر ۳۔ ایک فوجی آفیسر/ جوان کو میڈیا کا استعمال کیسے کرنا چاہئے اور میڈیا کے استعمال سے پہلے کن امور کو ذہن نشین کرنا چاہئے؟

۴۔ ISPR کا ادارہ پاکستانی فوج کا کلیدی رول ادا کرنے والا (میڈیا) کا ادارہ ہے۔ پاک فوج کے ساتھ منسلک تمام پالیسیاں ISPR کا ادارہ چلاتا ہے۔ اور فوج کے اندر کسی فرد واحد کو میڈیا کے استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ تاہم منتخب شدہ افراد جو کہ ISPR کی طرف سے منتخب کیا گیا ہو اس کو میڈیا کا استعمال سے پہلے یہ پتہ ہونا چاہئے کہ اس کا استعمال کیسے ہے۔ یہ صرف ایک آفیسر کو ہی نہیں بلکہ ہر اس افراد کے لئے ہے جس نے میڈیا استعمال کرنا ہے۔ اور اس کو تمام قوانین کے بارے میں پتہ ہو۔

۵۔ میڈیا سے بات چیت کرنے سے پہلے ذہن نشین کردہ نکات

ا۔ تیاری کا مرحلہ

(ا) موضوع/ واقعہ کے بارے میں تمام معلومات۔
(۲) ریفرنس کے لئے اہم نکات۔
(۳) ممکنہ سوالات اور ان کے جوابات لکھ لینا۔
(۴) اسٹائل کم مارنا اور مدے کو بیان کرنا۔
(۵) میڈیا سے بات چیت کرنے سے پہلے مناسب جگہ کا انتخاب کرنا۔
(۶) غلط بیانی سے پرہیز کریں۔

ب۔ عملی کارروائی

(ا) اپنے آفیسرز، سٹاف/ دوستوں کے ساتھ دوستانہ انٹرویو کا اہتمام کرنا۔
(۲) اپنی آواز کو پرکھیں۔ اس کام میں یہ ۷ فیصد الفاظ، ۳۸ فیصد بولنے کا انداز اور ۵۵ فیصد آپ کی باڈی بیرنگ اور توجہ ہو۔

سوال نمبر ۴۔ الیکٹرونکس اور پرنٹ میڈیا کے استعمال کے دوران مخصوص عوامل کیا ہیں؟

ا۔ ٹیلی ویژن

(ا) مخصوص اور مناسب لباس۔
(۲) انٹرویو کرنے والے کی طرف دیکھیں نہ کہ کیمرے کی طرف۔
(۳) انٹرویو کرنے والے کے سامنے رخ کر کے بیٹھو/ سیدھا کھڑے رہیں۔
(۴) اگر مناسب ہو تو جگہ کا انتخاب صحیح کریں جہاں سے آپ نے میسج دینا ہے۔
(۵) بات چیت کے مطابق آپ کے انداز بیان ہونا چاہئے۔ اگر زیر گفتگو مسئلہ باضابطہ ہے تو مسکرانے سے اجتناب کریں، اگر فوجی مسئلہ ہے تو بات چیت مضبوط ہو۔

(۶) اگر آپ کوئی پوائنٹ کلیئر کرنا چاہتے ہیں تو گفتگو کو مکمل کریں۔ ہوسٹ کا انتظار نہ کریں کہ وہ آپ کو منظّم کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ناگوار سلوک نہ کریں۔

(۷) وضاحت کے ساتھ اپنے جواب کو پیش کریں۔

(۸) آپ کا جواب مختصر ہو، جامع ہو اور اہم نکات کو واضح کریں۔

ب۔ ریڈیو

(۱) بامعنی الفاظ، عام مستعمل اور کہاوتیں استعمال کریں۔

(۲) اس بات کا یقین کریں کہ آپ کی بات چیت مضمون کے مطابق ہے۔

(۳) فوری ریفرنس کے لئے پوائنٹس سامنے رکھیں۔

(۴) اپنی ریکارڈنگ کو سنیں۔

ج۔ پرنٹ میڈیا

(۱) مزید سخت انٹرویو کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

(۲) انٹرویو کا مقام ہمیشہ آپ کو اور فوج کے بارے میں صحافی کے تأثرات پر اثر انداز ہوتا ہے۔

(۳) جو انٹرویو کو ریکارڈ کرتا ہے اس سے ایک دفعہ سننے کے لئے درخواست کرنی ہے۔

(۴) اگر کوئی غلط رپورٹ ہو تو فوراً درستگی کریں۔

(۵) سوچ بچار کے لئے وقفہ لیں/ بریک کریں۔

(۶) ریفرنس کے لئے پوائنٹس سامنے رکھیں۔

(۷) اس بات کا یقین کریں کہ میڈیا کی ٹیم جانے سے پہلے غلطی/ غلط مقام کے بارے میں ریکارڈ شدہ باتیں خارج کر دیں گی۔

سوال نمبر ۵۔ میڈیا کو استعمال کرتے وقت کرنے اور نہ کرنے والی باتیں کیا ہیں؟ نیز دشمن میڈیا کے نیٹ ورک سے کیسے نمٹا جاتا ہے؟

ا۔ کرنے والی باتیں

(۱) مثبت جواب کے ساتھ شروع کریں۔ کسی بھی انٹرویو کا پہلا لفظ سننے والوں کے لئے دلچسپ ہو۔

(۲) اپنے جوابات کو ثبوت کے ساتھ، مختلف عوامل اور مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(۳) فوج کے مثبت رؤیے کو سراہیں اور پیش کریں۔

(۴) رک جائیں اور اپنے جوابات کے بارے میں سوچیں۔ اس میں ترمیم کی جائے گی۔

(۵) اگر کسی چیز کے بارے میں معلومات نہ ہوں تو نفی میں جواب دیں۔

(۶) اپنے اہم نکات پہلے پیش کریں اور ذیلی نکات کی طرف بعد میں جائیں۔

ب۔ نہ کرنے والی باتیں

(۱) ثبوت کے بغیر نہ بولیں۔

(۲) ٹھنڈے شیشے والے چشمہ نہ پہنے۔

(۳) منفی اثرات والے الفاظ اور تحریر کو مت دہرائیں۔

(۴) اپنا اعتدال پن نہ کھوئیں، رکیں، سانس لیں اور جواب دیں۔ کسی سے جھگڑا نہ کریں۔

(۵) سختی یا ناگزیر پن نہ دکھائیں۔

(۶) ''کوئی تبصرہ نہیں'' اس طرح مت کہیں بلکہ وضاحت کریں کہ آپ اس کا جواب کیوں نہیں دینا چاہتے۔

(۷) آپ کی بات چیت سوالیہ نہ ہو بلکہ پیغام پر مبنی ہو۔

(۸) رپورٹر کے اسٹائل کو نظر انداز کرنا نہ بھولنا۔

۶۔ دشمن/ حوصلہ افزاء میڈیا سے نمٹنا

ا۔ نیٹ ورک/ جوابی کارروائی

(۱) **بار بار سوالات کرنا۔** اس طریقہ کار سے کچھ کہنے کے لئے بہانہ/ ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے سے ہی اشارہ کر چکا ہے کہ وہ اس تبصرہ کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن انٹرویو لینے والا بار بار پہلے والے موضوع کی طرف آتا ہے اور سوال کرتا ہے۔

(۲) **جوابی کارروائی/ طریقہ کار۔** اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ وہ سوالوں کا جواب بغیر کسی ناراضگی کے دیتا رہے۔

(۳) **منفی اثرات پر مبنی متوقع سوالات۔** یہ ایسا ہی ہے کہ کیا لوگ چیک پوسٹوں پر تلاشی دینے کے لئے لائن میں کھڑا ہو کر انتظار کرنا واقعی ناپسندی کا اظہار کرتے ہیں۔

(۴) **جوابی کارروائی/طریقہ کار۔** اپنے جواب کو مثبت رویہ میں تبدیل کریں۔نفی میں جوابی کارروائی نہ کریں اور اس طرح کہیں کہ ہمارا مقصد لوگوں کی زندگی اور ان کی عزت کا دفاع کرنا ہے۔چیک پوسٹوں کا قیام دہشت گردوں کے خلاف ان کی کارروائی کو روکنا ہے۔جو کہ مقامی لوگوں کی عزت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔تاہم اس مقصد کے حصول کے لئے ہم وقفہ لیتے ہیں پھر گہرائی تک جاتے ہیں کہ وہ ہیں کہ نہیں۔

(۵) **ایک ہی دفعہ بہت سارے سوال کرنا۔** کئی رپورٹر اس چیز کو پسند کرتے ہیں کہ وہ ایک ہی فقرے میں بہت سارے سوالات پوچھ لیں۔اور وہ ایک ایک کر کے جواب طلب کرتے ہیں اور اس بات سے دلچسپی رکھتے ہیں کہ انٹرویو دینے والا اپنی بات چیت سے پھسل جائے۔

(۶) **جوابی کارروائی/طریقہ کار۔** تمام سوالوں کا جواب ایک ہی دفعہ مت دیں۔اسے کہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی سوال کرے۔آپ ان سب کو اکٹھا یاد نہیں رکھ سکتے

(۷) **خاموشی۔** اکثر رپورٹر سوال پوچھتے ہیں اور انٹرویو دینے والا اس کا جواب دیتا ہے۔رپورٹر بیٹھ جاتا ہے اور امید کرتا ہے کہ آپ اس کے اندر اضافہ کریں گے۔

(۸) **جوابی کارروائی/طریقہ کار۔** آپ اسے کہیں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔اور پھر خاموشی اختیار کریں۔حتیٰ کہ آپ ٹیلی ویژن/ریڈیو پر ہوں۔انٹرویو کو آگے بڑھانا آپ کا کام نہیں ہے بلکہ رپورٹر کا ہے۔

(۹) **دشمنی/مخالفت۔** رپورٹر بلند آواز سے بولتا ہے۔تاکہ آپ ناراضگی کا اظہار کریں۔ مثال کے طور پر ''فوج میں آپ لوگ کیوں نہیں عوام کی مشکلات کو سمجھتے ہیں''، جس طرح سے آپ چیک پوسٹ پر لوگوں کو تنگ کرتے ہیں۔یہ سب انسانی ہمدردی ہے؟

(۱۰) **جوابی کارروائی/طریقہ کار۔** سوال کو مثبت رویہ سے وصول کریں۔اور اسی لہجہ میں جواب مت دیں۔جو کچھ بھی آپ کہنا چاہتے ہیں آپ کو اس بارے معلوم ہو کہ ہم بزرگ شہریوں کی عزت کرتے ہیں اور ہم عزت کرنا جانتے ہیں۔

۷۔ **سوشل میڈیا کا استعمال**

آج کل کے انٹرنیٹ کے دور میں مختلف سماجی رابطے کی ویب سائیٹ/ایپلی کیشنز موجود ہیں۔جن کے ذریعے انسان مختلف لوگوں سے روابط قائم کر سکتا ہے۔ان ویب سائیٹ کے فوائد کے ساتھ ساتھ بعض نقصانات بھی ہیں۔خاص کر سکیورٹی کے متعلق کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

پاکستان آرمی نے انہیں نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سماجی رابطے کی ویب سائیٹس کے استعمال پر پابندی کا اطلاق کیا ہوا ہے۔کسی بھی فوجی فرد کو سماجی رابطے کی ویب سائیٹ پر اکاؤنٹ اور گروپ بنانا سختی سے منع ہے اور قابل سزا جرم ہے۔حتیٰ کہ سرکاری مصروفیات کے لئے بھی استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ کسی بھی ہیڈ کوارٹر/تنصیبات یونٹ یا فوجی جگہ پر موبائل فون بالخصوص سمارٹ فون کا استعمال سختی سے منع ہے۔ان سختیوں کے باوجود سماجی رابطوں کی ویب سائیٹس کے استعمال میں کچھ اہم ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:۔

سوشل میڈیا پر نہ کرنے والی باتیں۔

ا۔ ذاتی معلومات (آرمی نمبر، رینک، نام، یونٹ) کا بتانا۔
ب۔ ذاتی اور دفتری معلومات (خطوط اور ڈاکومنٹس) کو سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنا۔
ج۔ ایسی معلومات بتانا جس سے موجودہ یا ماضی کا رینک، عہدہ یا یونٹ/فارمیشن کا پتہ چلے۔
د۔ سرکاری معاملات پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنا۔
ر۔ فوجی ساز وسامان اور سہولیات کے بارے میں بات چیت کرنا اور تفصیل بتانا۔
ز۔ فوجی کورسز کے بارے میں معلومات اور ڈاٹا شیئر کرنا۔
س۔ فوجی پالیسی کے اوپر عام عوام میں بات چیت کرنا اور اپنی رائے دینا۔
ص۔ فوجی حضرات کی فیملیز (بیوی، بچے، والدین، بھائی) کا فرض ہے کہ وہ کسی قسم کی سرکاری معلومات شیئر نہ کریں۔
ض۔ کسی بھی فوجی ٹریننگ، یونٹ اور ساز وسامان کی تصویر یا ویڈیو شیئر کرنا۔
ط۔ وردی میں اپنی تصویر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنا۔
ظ۔ فوجی تقریبات کی تصاویر اور ویڈیو کو سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنا۔

خلاصہ۔ آج اس سبق کا مقصد الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے متعلق روشناس کرانا تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارا میڈیا ہمیں اپنی تہذیب، ثقافت، روایات اور اسلامی تاریخ سے زیادہ سے زیادہ روشناس کروائے۔تعلیم، اطلاعات اور تفریح کو ایسے پروگراموں کے ذریعے فروغ دیا جائے جو موضوع کے اعتبار سے جامع اور معیار کے حوالے سے اعلیٰ ہو اور ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دہشت گردوں کے خلاف دفاعی طریقے

بحوالہ۔ جی ایس پی، ایل آئی سی 1988

تمہید۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کم شدت کی لڑائیوں میں نہ تو کوئی خاص فرنٹ لائن باؤنڈری ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی ریئر لائن باؤنڈری ہوتی ہے۔ اسی لئے جارحانہ گشت ہی ایک ذریعہ رہ جاتا ہے جس کہ مدد سے اہم بند وبستی اداروں اور علاقے کی عام دیکھ بھال کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم دہشت گردوں کے خلاف دفاعی طریقے کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول دہشت گردوں کے خلاف دفاعی طریقے۔

حصہ دوئم روڈ بلاک لگانے کے مقاصد۔

حصہ سوئم فینس (رکاوٹوں) کی اقسام اور احاطے (پیرامیٹر) کی حفاظتی اقدامات۔

سوال نمبر۱۔ دہشت گردوں کے خلاف کون کونسے دفاعی طریقے استعمال کئے جاتے ہیں؟

۱۔ **دہشت گردوں کے خلاف دفاعی طریقے**

الف۔ گشت۔

ب۔ فلیگ مارچ۔

ج۔ چیک پوسٹ۔

د۔ اہم راستوں کی حفاظت۔

ہ۔ اہم شخصیات کی حفاظت۔

و۔ فینس / رکارٹوں کو لگانا۔

ز۔ روڈ بلاک۔

ح۔ سیکیورٹی لائٹ کا استعمال

ط۔ سیکیورٹی کیمروں کا استعمال

ی۔ کیو آر ایف کا انعقاد

ک۔ سنائپر کی تعیناتی

سوال نمبر۲۔ دہشت گردوں کے خلاف گشت کی مختلف اقسام بیان کریں؟

۲۔ **دہشت گردوں کے خلاف گشت کی مختلف اقسام**

الف۔ قراولی گشت۔

ب۔ خوف و ہراس پھیلانے والا گشت۔

ج۔ قائم گشت۔

د۔ لڑاکا گشت۔

سوال نمبر۳۔ فلیگ مارچ کے مقاصد بیان کریں؟

۳۔ **فلیگ مارچ کے مقاصد**

الف۔ اپنی عددی برتری دکھانے کے لئے۔

ب۔ حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے۔

ج۔ شر پسندوں پر نفسیاتی برتری حاصل کرنے کے لئے۔

د۔ لوگوں کو یقین دلانا کہ ان کی جان و مال محفوظ ہے۔

ہ۔ علاقے کو اپنی نگرانی میں رکھنا۔

سوال نمبر۴۔ روڈ بلاک کی اقسام بیان کریں؟

۴۔ روڈ بلاک کی اقسام

الف۔تجویز شدہ روڈ بلاک۔ ب۔ جلدی کا روڈ بلاک۔

(۱) تجویز شدہ روڈ بلاک۔ یہ روڈ بلاک کی وہ قسم ہے جس میں اہم راستوں اور شاہراؤں کے اوپر راہ بندی کی جاتی ہے۔تا کہ مشکوک گاڑیوں اور افراد کی آمد ورفت کی نگرانی کی جاسکے۔کیونکہ یہ راہ بندی ہر وقت قائم رہتی ہے لہذا اس کے نسبتاً فوائد کم ہیں۔کیونکہ دہشت گردوں کو اس کا پہلے سے علم ہوتا ہے۔

(۲) جلدی کا روڈ بلاک۔ یہ روڈ بلاک کی وہ قسم ہے جس میں آپ اچانک کسی اہم خبر پر شاہراہ یا راستے پر راہ بندی کرتے ہیں۔اس راہ بندی کیلئے بہترین منصوبہ بندی اور بہتر کاروائی کی ضرورت ہوتی ہے۔اس روڈ بلاک کے لگانے سے اچانک پن حاصل ہوتا ہے اور عموماً مقصد کے حاصل ہونے پر ختم کردی جاتی ہے۔

سوال نمبر۵۔ روڈ بلاک لگانے کے مقاصد بیان کریں؟

۵۔ روڈ بلاک لگانے کے مقاصد

الف۔حرکت پر مستقل طور پر نظر رکھنا۔

ب۔ مطلوبہ افراد کی گرفتاری میں مدد دینا۔

ج۔ ہتھیاروں ایمونیشن اور بارود کی سمگلنگ کو روکنا۔

د۔ موثر کنٹرول قائم کرنے کے لئے خاص علاقوں میں خوراک کی سپلائی کو روکنا۔

ہ۔ دہشت گردوں کی حرکت پر نظر رکھنا۔

سوال نمبر۶۔ باڑ کی مختلف اقسام لکھیں؟

۶۔ باڑ کی مختلف اقسام

الف۔خاردار تار (باربڈ وائر فینس)۔

ب۔ دیوار نما باڑ (فینس)۔

ج۔ بجلی والی باڑ (فینس)۔

د۔ سکریننگ (Screening)۔

سوال نمبر۷۔ احاطے (پیرامیٹر) کی تعریف کریں نیز احاطے کو موثر بنانے کے حفاظتی اقدامات کون کونسے ہیں؟

۷۔ احاطے کی تعریف۔ احاطہ بندی کرتے ہوئے اس چیز کو مدنظر رکھا جائے کہ کم سے کم بندوں اور سازوسامان کا ضائع ہو۔خصوصی توجہ نالوں اور کٹی پھٹی زمین کو دینی چاہیے۔احاطہ کسی دیوار سے خاردار تار یا دونوں کے اشتراک سے بنایا جاسکتا ہے۔

۸۔ احاطے (پیرامیٹر) کے حفاظتی اقدامات

الف۔داخلی اور خارجی راستوں کا کم سے کم رکھنا۔

ب۔ مین دفتر کے سامنے گیٹ قائم کرنا۔

ج۔ ٹاورز ۔

د۔ احاطے کی لائٹ۔

ہ۔ گیٹ کیپرز۔

و۔ گشت۔

ز۔ سنتری مقرر کرنا۔

ح۔ علاقے کو ہر وقت نگرانی میں رکھنا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

اہم شخصیات (VIP) کی حفاظت

بحوالہ۔ کاؤنٹر انٹیلیجنس حصہ دوئم انٹرنل سیکورٹی، جی ایس پی 1589

مقصد۔ اس ٹی ڈی کا مقصد طلباء کو اہم شخصیات کی حفاظت پر معمور کئے جانے کی صورت میں ڈیوٹیوں سے آگاہی دلانا ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ اہم شخصیات کی حفاظت

حصہ دوئم۔ اہم راستوں کی حفاظت

سوال نمبر ا۔ اہم شخصیات کے ساتھ ڈیوٹی دیتے وقت کونسے اہم نکات قابل غور ہیں؟

ا۔ **اہم شخصیات کے ساتھ ڈیوٹی دیتے وقت قابل غور نکات**

الف۔ اہم شخصیات کی حرکت کا شیڈول۔

ب۔ تمام خطرناک علاقوں کو پہلے سے کلیئر کرنا۔

ج۔ پٹرولنگ کی کاروائی کا عین وقت پر تیز کرنا۔

د۔ لنک پٹرول قائم کرنا۔

ہ۔ کیو آر ایف سپاہ کو تشکیل دینا۔

و۔ حفاظتی گروپ میں دو جیپ ہونی چاہیئں اور ہر جیپ میں چار سے پانچ جوان کسی جے سی او یا این سی او کی زیر کمان ہوں۔ایک جیپ آگے اور ایک پیچھے ہونا ضروری ہے۔

ز۔ جیپوں کا اہم شخصیات کے کانوائے سے فاصلہ 100 سے 150 میٹر ہونا چاہیئے۔

ح۔ ذخیرہ سپاہ جو کہ 10 منٹ کے نوٹس پر پہنچ سکے کا پورے علاقے میں پلان کرنا۔

سوال نمبر۲۔ اضافی حفاظتی تدابیر سے کیا مراد ہے؟

۲۔ **اضافی حفاظتی تدابیر**

الف۔ اہم شخصیات کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ کم اہمیت والی گاڑی میں سفر کیا جائے۔

ب۔ فلیگ کار سے بعض اوقات اجتناب کرنا۔

ج۔ بلٹ پروف جیکٹوں کا استعمال کرنا۔

د۔ بلٹ پروف پلیٹوں والی گاڑی کا استعمال کرنا۔

ہ۔ مکانات کی چھتوں پر سپاہ کی تعیناتی۔

و۔ ہیلی کاپٹر سے پٹرولنگ کا بندوبست کرنا۔

ز۔ حرکت کے اوقات کو تبدیل کرنا۔

ح۔ حرکت کو صیغہ راز میں رکھنا۔

ط۔ ایمرجنسی آپریشن کی پہلے سے ریہرسل کرنا۔

ی۔ حملے کی صورت میں اہم شخصیات کو دو تین جوانوں کی جوڑیوں میں کور کرنا۔

۳۔ **اہم راستوں کی حفاظت۔** ہمیشہ کوشش کی جائے کہ علاقے میں اہم راستے کم سے کم رکھے جائیں اور انکی حفاظت بنیادی طور پر پولیس کی ذمہ داری ہے۔اس لئے پولیس کے ساتھ قریبی رابطے مشکل حالات میں بھی رکھے جائیں۔اور ضرورت پڑنے پر فوجی جوانوں کو بھی ان کے ساتھ تشکیل دیا جائے۔

سوال نمبر۳۔ اہم راستوں کی اقسام اور ترجیحی لسٹ سے کیا مراد ہے؟

۴۔ **اہم راستوں کی اقسام اور ترجیحی لسٹ**

الف۔ مواصلاتی اداروں، ائرپورٹ، ریلوے اسٹیشن کی طرف جانے والے راستے۔

ب۔ پبلک یوٹیلیٹی سنٹر، واٹر پوائنٹ اور ورکشاپ کی طرف آنے جانے والے راستے۔

ج۔ اہم پل۔

د۔ اہم شخصیات کے گھر اور دفتر والے راستے۔

ہ۔ آرڈیننس فیکٹری اور ایمونیشن ڈپو کے قریب والے راستے۔

و۔ بینک۔

ز۔ کینٹ کو آنے جانے والے راستے۔

سوال نمبر۴۔ اہم راستوں کی حفاظت کے لئے سپاہ کی بانٹ اور کام کن باتوں کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے؟

۵۔ **نفری بانٹتے وقت درج ذیل نکات کو سامنے رکھا جاتا ہے**

الف۔ راستے کا سائز۔

ب۔ ممکنہ خطرات۔

ج۔ اردگرد کی پوسٹوں سے فاصلہ۔

د۔ ذخیرہ سپاہ کی موجودگی۔

۶۔ **کام بانٹتے وقت درج ذیل نکات کو سامنے رکھا جاتا ہے**

الف۔ اس علاقے میں حرکت کو کنٹرول کرنا۔

ب۔ نقصان اور لوٹ مار سے بچانا۔

ج۔ اہم فلاحی اداروں کے کام کو برقرار رکھنا۔

سوال نمبر۵۔ سنتری کو دیئے جانے والے احکامات میں کیا کیا شامل ہونا چاہیئے؟

۷۔ **سنتری کو دیئے جانے والے احکامات**

الف۔ ڈریس اور ساز و سامان۔

ب۔ ایمونیشن کا سکیل۔

ج۔ پرسنل سیفٹی کے لئے ہدایات۔

د۔ ذمہ داری کا علاقہ۔

ہ۔ پاس کو چیک کرنا۔

و۔ دوست اور دشمن میں تمیز کرنا۔

ز۔ مشتبہ افراد کا ملنے پر کاروائی کرنا۔

ح۔ مدد کے لئے مقرر کردہ اشارے اور طریقے جاننا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دشمن کی چھوٹی تدبیرات اور گھات تک ٹیموں کا جنگ میں استعمال

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔رائفل کمپنی، پلاٹون اور سیکشن لڑائی کے میدان میں ۔جی ایس پی اے پی ۔8365 دشمن

مقصد۔ اس پریڈ کے دوران ہم دشمن کی چھوٹی جنگی تدبیرات اور گھات تک ٹیموں کا جنگ میں استعمال کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ انڈین چھوٹی تدبیرات سے تعارف۔

حصہ دوئم۔ گھات تک ٹیموں کا جنگ میں استعمال۔

تمہید۔ دشمن اپنے مدمقابل پر کاری ضرب لگانے کے لئے تمام طرح کی تدبیرات اور ذرائع استعمال کرتا ہے تا کہ اپنے علاقے کو محفوظ بناتے ہوئے سامنے موجود مدمقابل کو نقصان سے دوچار کیا جا سکے۔بڑی جنگی کارروائی سے پہلے اور دفاع میں رہتے ہوئے دشمن چھوٹی جنگی تدبیرات کو بروئے کار لاتے ہوئے حاوی ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ان تدبیرات میں گشت،گھات، چھاپہ اور مختلف اوقات میں گھات تک ٹیموں کا استعمال شامل ہے۔لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کی ہم اپنے دشمن کی ان تدبیرات سے متعلق بخوبی آگاہی حاصل کریں۔

حصہ اول

انڈین چھوٹی تدبیرات سے تعارف

۱۔ **گشت**۔ کمانڈر کو اپنی تجویز بنانے اور کامیابی سے اسے پورا کرنے کے لئے مزید خبروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

ا۔ دشمن کے بارے میں پوری طرح اور درست خبریں حاصل کرنا۔

ب۔ دشمن کو اپنی خبریں حاصل کرنے سے روکنا۔

ج۔ ملی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنا۔

۲۔ **کام**۔ گشت مندرجہ ذیل کاموں کو پورا کرنے کے لئے بھیجی جاتی ہے۔

ا۔ دشمن کے دفاع اور ارادے کا پتہ کرنا۔

ب۔ دشمن کو اپنی خبریں حاصل کرنے سے روکنا۔

ج۔ دشمن اور اپنے دفاع کے درمیان والے علاقے پر نظر رکھنا۔

د۔ زمین اور رکاوٹوں کے بارے میں خبریں حاصل کرنا۔

ر۔ پہچان کے نشان (حوالہ نشان) حاصل کرنا۔

ز۔ دشمن کی حرکت اور چالوں (تدبیراتی کاروائی) کی خبریں جلدی دینا۔

۳۔ **اقسام**۔ گشت کی مندرجہ ذیل اقسام ہوتی ہیں۔

ا۔ قراولی گشت

ب۔ حفاظتی گشت۔

۴۔ **قراولی گشت**

ا۔ بغیر لڑائی کے خبریں حاصل کرنا۔

ب۔ جب بغیر لڑائی کئے خبریں حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو لڑائی کر کے اس کام کو سرانجام دینا۔

۵۔ **قراولی گشت کی نفری**۔ اس کی نفری کا دارومدار مندرجہ ذیل پر ہوگا۔

ا۔ کام۔

ب۔ دشمن کی کاروائی۔

ج۔ زمین۔

د۔ فاصلہ۔

ر۔ وقت۔

ز۔ کنٹرول۔

جب بغیرلڑائی کےخبریں حاصل کرناممکن ہوتوگشت پارٹی میں ایک لیڈر جوکہ افسر یا جے سی او ہوگا۔اور دو جوان اس کی حفاظت کے لئے ہوں گے۔لڑکرخبریں حاصل کرنے کی حالت میں نفری ضرورت کے مطابق بڑھائی جائے گی۔

۶۔ **حفاظتی گشت**

کام۔ حفاظتی کاموں پرلگی ہوئی گشتوں کولڑنے کے لئے تیاررہنا چاہیے۔اس لئے ان کی مناسب تربیت ضروری ہے۔ان کے کام مندرجہ ذیل ہوں گے۔

ا۔ ذمہ داری کے علاقے میں گشت کرکے دشمن کی گشت کوخبریں حاصل کرنے سے روکنا اور دشمن کی حرکت کی خبریں جلدی پاس کرنا۔

ب۔ خاص حالتوں میں جیسے کہ پس قدمی میں حفاظت کے لیےگشتوں کوگاڑیاں مہیا کرکے ایسے کام دیئے جاسکتے ہیں جوعام طور پہلوگارڈ کودیئے جاتے ہیں۔اس حالت میں ان کے ساتھ مناسب امدادی صیغے ہوں گے۔

ج۔ ان راستوں کی دیکھ بھال کے لئے جنہیں دشمن استعمال کرسکتا ہے۔

د۔ تنگ علاقے جہاں کی دیکھ بھال محدود ہوایسی جگہوں پر دشمن کی حرکت کی اطلاع دینے کے لئے یا کسی مشہور جگہ پر قبضہ کرنے اورروکنے کے لئے تاکہ دشمن ان علاقوں یا جگہوں کا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

ر۔ حملے میں ترتیب گاہ کی حفاظت۔

ز۔ دفاع میں حفاظت اور دشمن کے لئے دیر پیدا کرنا۔

س۔ اپنے اور دشمن کے درمیانی علاقے پر حاوی رہنا۔

۷۔ **حفاظتی گشت کی نفری**۔ حفاظتی گشت کی نفری بھی قراولی گشت کی طرح دیئے ہوئے کاموں پرمنحصر ہوگی۔مثال کےطور پرکسی خاص راستے پر سے دشمن کے آنے کی خبر جلد چاہیے تواس کام کے لئے اس کی نفری دوتین جوان ہوسکتی ہے۔اورانہیں مناسب ملاپ فراہمکیاجائے گا۔گشت کودشمن کی دخل اندازی روکنے کا کام دیا جاتا ہے۔تواس کی نفری مناسب افراد کے ساتھ پلاٹون یااس سے مزید بھی ہوسکتی ہے۔گشتوں کے ساتھ جب بھی ممکن ہووائرلیس سے رابطہ رکھا جائے گا۔وہ گشتیں جوٹیکنیکل ہوں یاان کوٹیکنیکل خبریں حاصل کرنی ہوں۔ان میں ٹیکنیکل صیغوں کے نمائندے ہوں گے۔مثال کےطور پر۔

ا۔ رکاوٹوں کے لئے انجینئر کے نمائندے۔(یعنی رکاوٹوں کی قراولی کرنے کے لئے)۔

ب۔ جوگشتیں مائن فیلڈ(سرنگی قطعہ)یاپانی کی رکاوٹ کے بارے میں خبریں حاصل کرنے کے لئے جاتی ہیں۔ان میں عام طور پرانجینئرز کے جوان بھی رکھے جاتے ہیں۔لیکن حفاظت کے لئے انفنٹری ضروری ہے۔

ج۔ اگرٹینکوں کے جانے والے راستوں کی قراولی کرنی ہوتو آرمڈکور کے نمائندے شامل ہوں گے۔یہ جان لیناضروری ہے کہ ایسی گشتوں کے کمانڈر انفنٹری افسر/جے سی او ہوں گے۔

۸۔ **مدفوعہ چوکی اورحفاظتی گشت میں فرق**

ا۔ **مدفوعہ چوکی**

(۱) آخری گولی اورآخری جوان تک پوزیشن کوقبضے میں رکھے گی۔

(۲) بغیرحکم کے پس قدمی نہیں کی جائے گی۔

ب۔ **حفاظتی گشت**

(۱) دشمن کے مجبور کرنے پر پس قدمی کرسکتی ہے۔

(۲) مشن پورا کرنے کے بعد پس قدمی کرسکتی ہے۔

چونکہ گشت اکیلے کام کرے گا۔اس لئے اپنی حفاظت کی خود ذمہ دار ہوگی۔اگرزد کے اندر ہوتو توپ خانے کی مدد دی جائے گی۔جب حفاظتی گشت دفاعی پوزیشن سے آگے ہوتو اسے یادرکھنا چاہیے کہ وہ ایسی حالت میں کٹ آف بھی ہوسکتی ہے۔اس خطرے سے بچنے کے لئے گشت کمانڈرکوچاہیے کہ وہ ایسی جگہ چنے کہ۔

ا۔ دشمن کے چھپے ہوئے راستے نہ ہوں اپنے آنے اور جانے کے راستے چھپے ہوئے ہوں۔

ب۔ جب دیکھ بھال مشکل ہوتوسکاؤٹ لگائے جائیں تاکہ دشمن کے اچانک حملے سے بچ سکے۔

ج۔ فیلڈآف فائر صاف ہو۔

د۔ مقصد پورا کیا جاسکے۔

ر۔ چھپاؤ موجود ہو۔

ز۔ بچاؤ آسان ہو۔

۹۔ **گشت کمانڈر کی بریفنگ**۔ خاص اور مشکل کام کو پورا کرنے والی گشت کو اکثر بٹالین کمانڈر ہی بریف کرے گا۔ یعنی احکام دے گا۔ لیکن عام گشتوں کو کمپنی کمانڈر ہی بریف کرتا ہے۔ بہت ہی کم وقتوں پر گشت کو بریگیڈ کا سٹاف افسر بھی بریف کر سکتا ہے۔

۱۰۔ **فائری امداد**۔ بٹالین کمانڈر یہ فیصلہ کرے گا کہ کب توپ خانے یا مارٹر کی فائری امداد کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ضروری ہو تو وہ گشت پارٹی کو ایف او او یا ایم ایف سی دینے کا بندوبست کرے گا۔ جو کہ بریفنگ میں حاضر ہوگا۔

۱۱۔ **گشت بیس**۔ یہ ہو سکتا ہے کہ غیر مدفوعہ علاقہ (اپنے اور دشمن کے دفاع کے درمیان کے دفاع کا علاقہ) یا دشمن کے پیچھے پہنچ کر بیس بنایا جائے۔ جہاں سے چھوٹی گشتیں باہر بھیجی جا سکیں۔ پٹرول بیس اس وقت بنانا ضروری ہے کہ۔

ا۔ نو مین لینڈ زیادہ چوڑا نہ ہو۔

ب۔ ہدف کے علاقے میں دو یا اس سے زیادہ گشت بھیجنے ہوں۔

ج۔ علیحدہ علیحدہ چھوٹی گشتیں بھیجنے سے راستے میں دشمن کی زیادہ دخل اندازی کا خطرہ ہوگا۔

۱۲۔ **گشت بیس کی خوبیاں**۔ گشت بیس دشمن کی پوزیشن کے نزدیک وہ تدبیراتی اہمیت والی زمین ہوتی ہے جو کہ دشمن کی سیدھی دیکھ بھال اور چھوٹے ہتھیاروں کے فائر سے محفوظ ہو۔ اور جہاں سے چھوٹی چھوٹی گشت بھیج کر مقصد پورا کیا جا سکتا ہے۔ بیس میں سٹریچر اٹھانے والے جوان اور ریڈیو سیٹ موجود رہتے ہیں۔ گشت بیس کی خوبیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ گشت بیس اتنی مضبوط ہو کہ ضرورت کے مطابق گشتیں بھیجنے کے باوجود بھی اپنا دفاع کر سکے۔

ب۔ دشمن کے دفاعی فائر سے محفوظ ہو۔

ج۔ مشہور نہ ہو اور مدد فراہم ہوتی ہو۔

د۔ آنے اور جانے کے راستے چھپے ہوئے ہوں۔

ر۔ باہر گئی ہوئی گشتوں کی مدد کی جا سکے۔

۱۳۔ گھات

۱۴۔ **گھات کی تعریف**۔ گھات ایک چھپی ہوئی جگہ سے دشمن کے حرکتی یا عارضی طور پر دئے ہوئے ہدف پر حملہ ہے اس حملہ کا اہم عنصر اچانک پن ہے۔

۱۵۔ **گھات کے کام**

ا۔ دشمن کے جوان اور اس کی گاڑیاں برباد کرنا۔

ب۔ انٹیلی جنس کے لحاظ سے قیمتی خبریں حاصل کرنا۔ جیسے پہچان کے لئے نشان یا ڈاکومنٹ یا اور کوئی ضروری کام۔

ج۔ دشمن کو ڈرانا یا تنگ کرنا کہ وہاں اپنے بچاؤ کے لئے فوج کو بڑھانے پر مجبور ہو جائے۔

۱۶۔ **گھات کی اقسام**

ا۔ **موقع کی گھات**۔ موقع کی گھات میں دشمن کی طرف سے ہو سکنے والی کاروائی کا پتہ لگنے کے بعد گشت جلدی سے صرف بچاؤ کی تدبیر کرے گی۔ اس حالت میں ریکی یا زمین پر قبضہ کرنے کا بہت کم وقت ہوتا ہے۔ گھات کی درستی اور کامیابی پہلے سے کی ہوئی سکھلائی اور کمانڈر کی تیز کاروائی پر منحصر ہوگی۔

ب۔ **تیاری کی گھات**۔ تیاری کی گھات خاص تجویز بنا کر لگائی جاتی ہے۔ عام طور پر اس کے لئے اتنا وقت ہوگا کہ تجویز اور ریہرسل تفصیل سے کی جائے۔

۱۷۔ **گھات کی تنظیم**۔ گھات کی تنظیم مندرجہ ذیل پر مبنی ہوتی ہے۔

ا۔ **سکاؤٹ**۔ دیکھنے والے یا سننے والے آدمی کو کہا جاتا ہے۔ اور یہ گھات کے راستوں پر لگائے جائیں گے تا کہ دشمن کے آنے اور ہو سکے تو نفری کی پہلے سے خبر دیں۔ یہ کاروائی تیز اور خاموشی سے کی جائے گی۔

ب۔ **کورنگ پارٹی**۔ اس کو فائرنگ پارٹی بھی کہتے ہیں۔ یہ دشمن پر فائر کر کے جانی نقصان پہنچاتی ہے۔ اور گڑبڑ پیدا کرتی ہے۔ گھات کمانڈر کے اشارے پر کاروائی کی جاتی ہے۔

ج۔ **سٹاپ**۔ یہ دو یا تین آدمیوں کی ٹولی ہوتی ہے۔ ان کو مناسب جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔ تا کہ دشمن کو روک سکے۔

د۔ **ریزرو**۔ ان کو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کام پر لگایا جا سکتا ہے۔

(۱) کھلے علاقے میں کورنگ پارٹی کو پس قدمی میں مدد دینے کے لئے۔

(۲) کورنگ پارٹی جب دشمن کو نقصان پہنچاتی ہے تو اس دوران دشمن پر ہلہ بولنے یا عقب سے حملہ کرنے کے لئے ریزرو کو استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) گھات دشمن کی پہچان کرنی ہو تو ریزرو سے کچھ حصہ دشمن کی تلاشی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۱۸۔ **ٹولیوں کے لگانے کا طریقہ۔** گھات کو زمین پر ترتیب دیتے وقت مندرجہ ذیل پر غور کرنا ہوگا۔

ا۔ **سکاؤٹ۔** اگر دشمن کے آنے کی سمت کا تعین نہ ہو تو دونوں طرف سکاؤٹ لگائے جائیں۔ اور ان کا کمانڈر سے رابطہ ہو۔

ب۔ **کورنگ پارٹی۔** راستے کے ایک یا دونوں طرف لگائی جائیں۔ اگر پوزیشن ایک طرف ہو تو دشمن دوسری طرف بھاگ سکتا ہے۔ اگر پوزیشن ہو تو اپنے فائر سے نقصان ہوسکتا ہے۔ یہ طے کرنے کے لئے زمین کو غور سے دیکھنا ہوگا۔

ج۔ **سٹاپ۔** دشمن کے راستے سے اتنی دور ہو کہ یہ اپنا کام کر سکے۔ اور دشمن کے سکاؤٹ اور آدمی ان کا پتہ نہ لگا سکیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو فائر کھلنے تک پوزیشن سے تھوڑا پیچھے اور فائر کھلنے پر فوراً پوزیشن پر۔

د۔ **ریزرو۔** ایسی جگہ پر جہاں سے کورنگ پارٹی کا فائر بند ہوتے ہی اپنا کام پورا کر سکے۔

ر۔ **کمانڈر۔** اس کی پوزیشن کہاں ہو۔ یہ زمین پر منحصر ہوگا۔ یہ ایسی جگہ پر ہونا چاہیے کہ فائر کھولنے کا درست فیصلہ کر سکے۔

۱۹۔ **چھاپہ**

تعریف۔ وہ حملہ جو بھرپور طاقت کے ساتھ اچانک ایک نقطہ ہدف پر کیا جائے اور جلدی سے ملاپ توڑ کر تیزی سے پسقدمی کی جائے چھاپہ کہلاتا ہے۔

۲۰۔ **تیاری**

ا۔ چھاپے کے کمانڈر کو دشمن کے بارے میں تفصیل سے معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔ جس میں مندرجہ ذیل معلومات شامل ہوتی ہیں۔

(۱) مقصود کی بناوٹ اور اس کا دفاع۔

(۲) مقصود پر دشمن کی جلدی مدد میں آنے والی فوج۔

(۳) مقصود کے نزدیک کے سویلین لوگوں سے تعلقات۔

(۴) مقصود تک جانے اور آنے کے راستے۔

(۵) ملن گاہ۔

۲۱۔ **ریکی کرتے وقت دھیان کی باتیں۔**

ا۔ مقامی رہنما اگر مل سکیں تو استعمال کئے جائیں۔

ب۔ مقصود کو چھاپے کی کاروائی تک نظر میں رکھا جائے۔

ج۔ چھاپے کا دشمن کو بالکل علم نہ ہو۔

۲۲۔ **چھاپے کی کاروائی**

ا۔ مقصود پر پہنچ کر کٹ آف گروپ اور اسالٹ گروپ کو اپنے اپنے کام پر لگانا۔

ب۔ اسالٹ گروپ تیزی سے حرکت کر کے مقصود پر چھاپہ لگاتا ہے۔

ج۔ قبضہ ہونے کے بعد بارودی پارٹی بارود سے اپنا کام پورا کرتی ہے۔

د۔ کامیابی کے بعد اسالٹ گروپ سپورٹ گروپ کی مدد سے پس قدمی کرتا ہے۔

ر۔ سپورٹ گروپ اسالٹ گروپ آف گروپ کی مدد سے پس قدمی کرتا ہے۔

ز۔ اگر کامیابی نہ ہو تو اسالٹ گروپ اشارہ ملنے پر ملن گاہ پر اکٹھا ہوسکتا ہے۔

حصہ دوئم

گھاتک ٹیموں کا جنگ میں استعمال

تمہید۔ لفظ گھاتک کے معنی ہیں ''قاتل''، یہ عارضی ٹیمیں ہوتی ہیں جو کہ ہر انفنٹری اور ایم آئی بی یونٹ خصوصی منتخب شدہ جوان اور چست سپاہیوں سے ایک پلاٹون کی نفری تیار کرتی ہے جو کہ چھوٹی جنگی کاروائیاں کرتی ہیں اور سی او کی قوت میں خاص اضافہ کرتی ہے۔ یہ ٹیمیں کمانڈو پلاٹون سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ غیر روایتی طریقے سے عمل کرتی ہیں اور اچانک پن ان کا خاص ہتھیار رہتا ہے یہ دشمن کی حساس جگہوں پر وار کرتی ہیں۔

دائرہ کار۔ یہ بنیادی طور پر گھاتک ٹیموں کے روایتی جنگی کاروائیوں تک محدود ہے انہیں کاونٹر انسرجنسی اور کم شدت کی جنگ میں بھی کچھ ساز و سامان کی تبدیلیوں کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نظریہ،کام اورطریقہ کار

ا۔ نظریہ۔ گھاتک ٹیم کو ہلکے ساز وسامان ،زیادہ حرکیت اور جارحانہ ٹیموں کی نظر سے دیکھا جا تا ہے جو کہ خصوصی منتخب شدہ اور جوش جذبہ والی سپاہ پر مشتمل ہے اور مخصوص کاروائیاں غیر روایتی طریقے سے انجام دیتی ہے۔کچھ اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ چناؤ۔ پر جوش اور چست سپاہ چناؤ کے لیے ضروری ہے۔

ب۔ حرکیت۔ ٹیمیں بنیادی طور پر کم ساز وسامان رکھتی ہیں اور پیدل حرکت کرتی ہیں لیکن ہیلی کا پٹر ٹینک اور دوسری گاڑیاں بھی استعمال ہوتی ہیں جن کے لیے خاص ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ج۔ آپریشن کا علاقہ۔ یہ دشمن کے علاقہ میں اپنی یونٹ کے حلقہ میں کاروائیاں کرتی ہیں اور کاونٹرانسرجنسی اور کم شدت کی جنگ میں استعمال ہوتی ہیں۔

د۔ سہارنے کی قوت۔ 48-26 گھنٹوں کے درمیان اپنی زمین پر آرام کے لیے لوٹ کر آنا چاہیے۔

ر۔ آزادانہ کاروائیاں۔ یہ بغیر فائری امداد کے کام کرسکتی ہیں۔

ز۔ کام۔ صرف حساس اور اہم اہداف ان ٹیموں کو دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ کام۔ کمانڈنگ آفیسران کو خاص کام دیتے ہیں اور متبادل بھی دے سکتے ہیں مثلاً۔

ا۔ ٹیم دشمن کار یڈار سکوائر 4256 میں 0200 بجے 26 دسمبر 2001 تک تباہ کرو۔

ب۔ ٹیم سکوائر 4187 میں رات 27/26 دسمبر 2001 میں گھات لگائے گی۔

۳۔ کام دیتے وقت اہم نکات

ا۔ کام کا حملے کے ساتھ تعلق ہو۔

ب۔ بٹالین کے ذمہ داری کے علاقے کے بارے میں بریگیڈ ہیڈکوارٹر اجازت دیتا ہے اور بریگیڈ کے ذمہ داری کے علاقے کے باہر ڈویژن ہیڈکوارٹر۔

ج۔ کام ٹیم کی صلاحیتوں کے مطابق دیا جائے۔

د۔ مناسب وقت دینا چاہیے۔

ر۔ کام مخصوص ہو اور متبادل بھی دے سکتے ہیں۔

۴۔ روایتی جنگی کاروائیوں میں متوقع کام

ا۔ قراوالی اور دشمن کے متعلق معلومات کا حصول۔

ب۔ دشمن کی دیکھ بھال اور مواصلاتی نظام کو تباہ کرنا۔

ج۔ گھات لگا کر دشمن کی باہمی امداد کے نظام کو تباہ کرنا۔

د۔ غیر تباہ شدہ پل پر قبضے کے لیے مدد کرنا۔

ہ۔ بند کے پار برج ہیڈ کی حفاظت میں معاونت کرنا۔

و۔ دشمن کے اگلے اور درمیانے علاقوں میں نرم اور غیر محفوظ اہداف پر ضرب لگانا۔

ز۔ دشمن کی اکیلی گن پوزیشن، ٹینک، مسلح گاڑیاں، بندوبستی تنصیبات اور ہیڈکوارٹروں کو تباہ کر کے دشمن کو ہراساں کرنا۔

۵۔ کم شدت کی کاروائیوں میں متوقع کام

ا۔ معلومات جمع کرنا۔

ب۔ معلومات کے ذریعے اہم شدت پسندوں کو قتل یا قید کرنا۔

ج۔ متوقع کمین گاہوں پر چھاپہ مارنا۔

د۔ گھات لگا کر شدت پسند اور ہتھیار قبضہ میں کرنا۔

ر۔ یرغمالیوں کو رہا کرانا۔

ز۔ کیو آر ایف کے طور پر عمل کرنا۔

س۔ بارڈر کے پار شدت پسندوں کے کیمپوں پر حملہ کرنا۔

طریقہ کار

۶۔ **گھاتک ٹیم کے آپریشن کے مراحل**

ا۔ **مرحلہ نمبر۱:** منصوبہ بندی اور تیاری بشمول قراولی اور ریہرسل۔

ب۔ **مرحلہ نمبر۲:** ہدف تک مارچ بشمول نفوذ۔

ج۔ **مرحلہ نمبر۳:** مشن کا پورا کرنا۔

د۔ **مرحلہ نمبر۴:** نفوذ کرکے واپس پہنچنا یا لنک اپ کرنا۔

۷۔ **سیکیورٹی۔** اچانک پن حاصل کرنے کے لیے صرف جن کا کام ہوتا ہے انہیں مشن کے متعلق معلومات دی جاتی ہیں۔

۹۔ **ارتباط۔** مندرجہ ذیل ارتباطی اقدامات کیئے جاتے ہیں۔

ا۔ دوسری گھاتک ٹیموں کی کاروائیوں کے بارے میں معلومات۔
ب۔ اپنی رکاوٹوں کو کراس کرنا۔
ج۔ پاس ورڈ اور سگنل کا فکس کرنا۔
د۔ بوقت اشد ضرورت آرٹلری فائر کا انتظام کرنا۔
ر۔ کاروائی کے لیے دھوکہ دہی کرنا۔
ز۔ آرٹلری، فضائیہ اور اپنے ہیڈکوارٹر کے ساتھ رابطہ۔
س۔ واپسی کا انتظام۔

تنظیم اور چناؤ کا طریقہ

ا۔ **بناوٹ۔** عمومی طور پر ایک گھاتک ٹیم ایک آفیسر، ایک جے سی او آرٹلری اور انجینیئر کا ایک نمائندہ اور 20 سولجرز شامل ہیں۔ اس میں دو یا زیادہ سکواڈ ہوتے ہیں جو کہ آزادانہ کاروائیاں کرسکتے ہیں۔ ہتھیار اور گولہ بارود دشمن کے مطابق چنا جاتا ہے۔

مواصلات

ا۔ ایک ریڈیو سیٹ بٹالین اور برگیڈ ہیڈکوارٹر کے لیے۔

ب۔ دو ریڈیو سیٹ دونوں سکواڈوں کے لیے۔

ج۔ ایک ریڈیو سیٹ ہوائی جہاز کے لیے۔

افراد کا چناؤ

سولجر

ا۔ **اخلاقی خوبیاں**

ا۔ پرجوش سپاہی خالص جذبوں کے ساتھ۔
ب۔ ذہین۔
ج۔ غیر متوقع صورتحال سے نپٹنے کے لیے فوری ردعمل۔
د۔ ذہنی قوت برداشت۔
ر۔ مرضی سے کام کرنے والا۔
ز۔ دیانت دار۔
س۔ جہاں تک ممکن ہو رضا کار۔

۲۔ **جسمانی خوبیاں**

ا۔ **عمر:** سولجر ۳۰ سال تک اور جے سی او ۳۸ سال تک۔

ب۔ **جسمانی چستی کا معیار:** بہت بلند۔

ج۔ **جنگی صلاحیت کا معیار:** بہت بلند۔

د۔ زیادہ مدت تک جسمانی اور ذہنی بوجھ کو برداشت کرسکے۔

ر۔ کھلاڑی کو اہمیت دی جائے گی۔

ز۔ کمانڈو ٹیکٹکس مثلاً چھاپہ گھات، دیدبانی، روڈ بلاک، بچاؤ میں مہارت۔

س۔ لمبی مدت کی ذہنی اور جسمانی دباؤ کا سامنا۔

ش۔ ریگستانی علاقوں میں گاڑی کی ریکوری وغیرہ۔

ص۔ ہوائی جہاز اور توپخانے کے فائر کو ڈائریکٹ کرانا۔

ضمیمہ ا

گھاتک ٹیم کی تنظیم
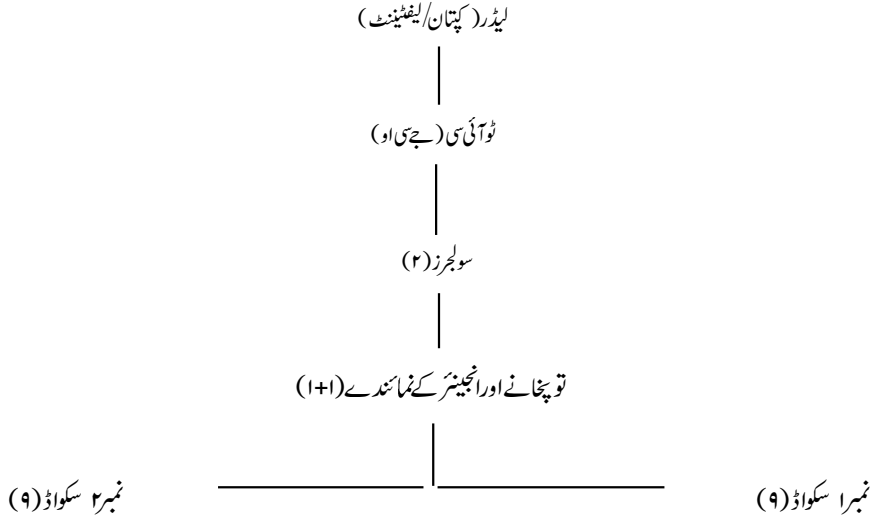
ہر سکواڈ کے ممبران

لیڈر۔ جے سی او/این سی او

راکٹ لانچر ڈیٹیچمنٹ ۳

ایل ایم جی ۳

سولجر ۳ (ترجیحاً ہر ایک کے پاس سنائپر رائفل ہو)

نوٹ:

ا۔ سکواڈ کی تعداد میں تبدیلی بلحاظ ضرورت ہو سکتی ہے۔

ب۔ ہر شخص وائرلیس سیٹ آپریٹ کر سکتا ہے۔

ج۔ ہر این سی او اور بالا کمانڈر توپخانے کا فائر ڈائریکٹ کرا سکتا ہو۔

د۔ فسٹ ایڈ اور بارود کا استعمال ہر کوئی کر سکتا ہو۔

ر۔ ہتھیار اور ایمونیشن ضرورت کے مطابق باقی لوگ سائلنسر والے ہتھیار استعمال کریں۔

ز۔ ساز و سامان بھی مشن کی ضرورت کے مطابق ہو۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

بھارتی فوج کی دفاعی حکمت عملی

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔1674 انڈین زمینی افواج پر نوٹس اور سٹاف آفیسر ہینڈ بک۔

طریقہ کار۔ لیکچر

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم بھارتی فوج کی دفاعی حکمت عملی کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم دو بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

حصہ اول۔ بھارتی فوج کے دفاع کا مقصد اور اصول۔

حصہ دوئم۔ فاکس لینڈ کے حفاظتی دستوں کے کام اور سکرین کی تفصیل۔

تمہید: جنگ میں دشمن کے متعلق معلومات حاصل ہونا نہایت اہم ہے یہ معلومات دو قسم کی ہوتی ہیں ایک وہ اطلاعات ہیں جو فوری نوعیت کی ہوتی ہیں۔ان کا جاننا میدان جنگ میں کسی بھی آپریشن کا منصوبہ بناتے وقت بہت ضروری ہوتا ہے۔مثلاً دشمن کی تعداد اسکے دفاعی مورچے، رسد کا بندوبست وغیرہ دوسری معلومات وہ ہیں جس کو دشمن کی جنگ لڑنے کے طریقہ کار سے منسوب کیا جاتا ہے۔یعنی وہ حملہ کس طریقے سے کرتا ہے اگر اس نے کسی خاص جگہ کا دفاع کرنا ہے تو اس کو کس طریقے سے دفاعی شکل دیتا ہے۔ دفاع میں اس کی سرگرمیاں کیا ہوتی ہیں وغیرہ وغیرہ اس سبق میں ہم دشمن کے دفاعی طریقہ کار کے بارے میں بحث کریں گے۔

سوال نمبر۱۔ بھارتی فوج کے دفاع کا مقصد کیا ہے؟

۱۔ **بھارتی فوج کے دفاع کا مقصد۔** جنگی نقطہ نگاہ سے ضروری علاقے میں دشمن کے دخول کو روکنا اور اسکی برتری کو ختم کرنا یہاں تک کہ دشمن پر جارحانہ کاروائی کرنے کے قابل ہو جانا۔مقصد کو پورا کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ دشمن کو مکمل طور پر برباد کر دیا جائے اس میں یہ بات قابل غور ہے کہ اکیلا دفاع دشمن کو شکست نہیں دے سکتا اس لئے ہر کمانڈر کو دفاع کو ایک عارضی مرحلہ سمجھنا چاہیے۔

سوال نمبر۲۔ بھارتی فوج کے دفاع کے اصولوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۔ **بھارتی فوج کے دفاع کے اصول۔** زمین، دشمن، باہمی امداد، گہرائی، سیکورٹی یہ تمام بنیادی عناصر ہمارے اپنے دفاعی طریقہ کار سے ملتے جلتے ہیں اس کے علاوہ بھارتی فوج کے دفاع کے عناصر مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ **ارتباط شدہ فائری منصوبہ۔** مرکزی محور پر ارتباط شدہ فائری منصوبہ بشمول ہوائی طاقت، توپ خانہ، ٹینک، مارٹر اور مشین گن دشمن کا حملہ توڑنے کیلئے بہت ضروری ہے یہاں پر یہ بات قابل غور ہے کہ بھارتی فوج اپنے تمام امدادی صیغے خاص طور پر آرٹلری کو مرکزی کنٹرول کے تحت رکھتا ہے۔

ب۔ **چوطرفہ دفاع۔** بنیادی طور پر دفاع ایک ممکنہ سمت سے دشمن کو روکنے کیلئے ترتیب دیا جاتا ہے۔لیکن دفاع کو اس قابل رہنا چاہیے کہ وہ کسی بھی سمت سے آنے والے دشمن کو روک سکے لہٰذا دفاع لگاتے ہوئے اس چیز کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ دشمن کسی بھی سمت سے آسکتا ہے

ج۔ **رکاوٹیں۔** مائن فیلڈ، تاریں اور دوسری رکاوٹیں دشمن کے حملے کو روکنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔رکاوٹیں فائر سے کور کی جاتی ہیں اور تار کو اپنے دفاع سے آگے لگایا جاتا ہے۔

سوال نمبر۳۔ بھارتی فوج کے دفاعی مراحل کتنے ہیں؟

۳۔ **دفاعی جنگ کے مراحل۔** بھارتی فوج دفاعی جنگ تین مرحلوں میں لڑتی ہے۔

ا۔ **تیاری کا مرحلہ۔** جب دفاع ترتیب دیا جا رہا ہو اور مخالف فوج حملے کی تیاری کر رہی ہوتی ہے تیاری کے مرحلہ میں اتا ہے اس میں دفاع کی حدود کی قراولی کرنا اور ان کا تعین کرنا بھی شامل ہے۔

ب۔ **حملے/یورش کا مرحلہ۔** جب دشمن دفاع کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔

ج۔ **جوابی حملہ۔** جب حملہ آور سپاہ دفاع کو توڑ کر اندر گھس جاتی ہے تو اس کو واپس دھکیلنے کیلئے جوابی حملہ کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر۴۔ بھارتی فوج کی بٹالین، کمپنی، پلاٹون اور سیکشن کے پھیلاؤ (فرنٹیج) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۴۔ **بھارتی فوج کی بٹالین، کمپنی، پلاٹون اور سیکشن کا پھیلاؤ (فرنٹیج)۔** بھارتی فوج دفاع کے معاملے میں ایک روایتی فوج ہے جس کے دفاع کا طریقہ کار بڑا ارتباط شدہ ہے۔عام طور پر اس کے فرنٹیج مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:۔

ا۔ **بٹالین۔** پھیلاؤ 2500 سے 3000 گز تک ہوتا ہے۔

ب۔ **کمپنی۔** یہ عموماً دو یا تین پلاٹون آگے کی شکل میں دفاع لیتی ہے۔اس کا پھیلاؤ 1200 سے 1500 گز ہوتا ہے۔

ج۔ **پلاٹون۔** عموماً ایک سیکشن آگے یا ایک سیکشن اپیچھے کی شکل میں دفاع لیتی ہے، اس کا پھیلاؤ 75 سے 100 گز (By Men) اور 300 سے 400 گز (By Fire) ہوتا ہے۔

د۔ **سیکشن۔** 75 سے 100 گز ۔

سوال نمبر۵۔ بھارتی فوج میں مدفوعہ چوکی میں سٹینڈ ٹو کے وقت کون کون سی چیزیں چیک کی جاتی ہیں؟

۵۔ **مدفوعہ چوکی میں سٹینڈ ٹو کے وقت معائنہ کرتے ہوئے چیک کرنے کی باتیں**

الف۔سٹینڈ ٹو سے پہلے جوان مورچوں کے نزدیک ہونے چاہیں اشارہ ملتے ہی جلدی سے مورچے میں چلے جائیں۔

ب۔ تمام جوان اپنے متعلقہ مورچوں سے اپنے اپنے علاقے کو دیکھ رہے ہوں۔

ج۔ شام کے سٹینڈ ٹو کے وقت ایل ایم جی فکس لائن پر لگی ہو اور باقی ہتھیار بھی مورچوں میں ہوں۔

د۔ رائفل کی میگزین بھری ہوں اور بینٹ لگے ہوں۔

ہ۔ گرینیڈ پرائم ہوں اور مورچے میں پڑے ہوں۔

و۔ سیکشن کے اندر ملاپ ٹیلیفون کی تار یا رسی کے ذریعے ہونا چاہیے۔

ز۔ سنتریوں کو اپنی ڈیوٹی کا علم ہو۔

ح۔ تمام جوانوں کو مندرجہ ذیل کا پتہ ہونا چاہیے۔

(۱) فائر کھولنے کا اشارہ۔

(۲) دفاعی فائر اور دفاعی فائر المدد۔

(۳) تاروں اور مائن فیلڈ کے اندر راستے کون کونسے ہیں۔

(۴) پاس ورڈ (رات نام)

ط۔ اپنی گشت، ساعتی چوکیوں اور دیدگاہوں کو چیک کرنا چاہیے۔

ی۔ کوئی آواز یا روشنی نہیں ہونی چاہیے۔

سوال نمبر۶۔ فاکس لینڈ کے حفاظتی دستوں کے نام اور سکرین کی تفصیل لکھیں؟

۶۔ **فاکس لینڈ کے حفاظتی دستوں کے نام اور سکرین کی تفصیل**

ا۔ حفاظتی دستے

(۱) نو تنظیم شدہ بارڈر آؤٹ پوسٹ

(۲) غلافی سپاہ۔

(۳) سکرین۔

ب۔ سکرین۔ عام طور پر یہ دستہ تمام صیغوں پر مشتمل ہوتا ہے اور دفاع کے آگے زمین کے خالی ٹکڑے پر دفاعی حالت میں رہ کر دشمن کی حملہ آور سپاہ کی حملہ کی کارروائیوں میں خلل ڈالتی ہے اور اپنی دفاعی لائن کے بارے میں دشمن کو خبریں حاصل کرنے سے روکتی ہے۔سکرین عام طور پر اگلے مدفوعہ مقام سے تقریباً 1000 میٹر کے فاصلے پر ہوتی ہے۔سکرین کو مندرجہ ذیل کام دیئے جائیں گے:۔

(۱) اپنی دفاعی پوزیشن کی قراولی اور نزدیکی دکھاؤ کرنے سے دشمن کو عارضی طور پر روکنا۔

(۲) دشمن کو سکرین پر حملہ کرنے کیلئے پہلے ڈیپلائے کروانا۔

(۳) دشمن کی تعداد اور حملہ کی سمت کے بارے میں اطلاع دینا۔

(۴) دشمن کی گشت کے کام میں خلل ڈالنا۔

(۵) غلافی سپاہ کی پس قدمی میں مدد کرنا اگر وہ گتھم گتھا لڑائی میں ہو۔

(۶) دشمن کو اپنی دفاعی پوزیشن کے بارے میں دھوکہ دینے کیلئے نقلی دفاعی پوزیشن دکھانا۔

سوال نمبر۷۔ فاکس لینڈ کی مقامی جوابی حملہ کی تدبیرات لکھیں؟

۷۔ **فاکس لینڈ کی مقامی جوابی حملہ کی تدبیرات**

ا۔ مقامی جوابی حملہ

(۱) مقامی جوابی حملہ موقع پر موجود کمانڈر اپنے حاصل شدہ وسائل سے مقامی حالت سے نپٹنے کیلئے کرواتے ہیں۔

(۲) چونکہ مقامی سطح پر اس چیز کیلئے مخصوص ذخیرہ نہیں ہوگا لہٰذا مقامی کمانڈر اپنی دفاعی پوزیشن سے سپاہ کو اٹھا کر مقامی جوابی حملہ کروائے گا۔

(۳) مقامی جوابی حملہ کا فیصلہ کرنے کیلئے کمانڈر مندرجہ ذیل نقاط کو ذہن میں رکھتا ہے:۔

(ا) مقامی جوابی حملہ کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوں۔

(ب) کہیں ایسا نہ ہو کہ کمانڈر کا یہ اقدام دشمن کے دخول کو نہ روک سکے۔

(۴) اندھیرے اور کم روشنی میں مقامی جوابی حملہ کو موزوں نہیں سمجھا جاتا کیونکہ درست فائری امداد کا حصول مشکل ہوتا ہے۔

(۵) مقامی جوابی حملہ عام طور پر انفنٹری سے جبکہ جوابی حملہ میں رسالہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(٦) مقامی جوابی حملہ کرنے کے فیصلے کے بارے میں بالا کمانڈر کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

(ب) رددخول (C pen)

(ا) کوشش کی جائے گی کہ دشمن کے دخول کو قتل گاہ میں لایا جائے تا کہ فائر کے ذریعے دشمن کو تباہ کیا جائے۔

(۲) رددخول چونکہ پہلے سے ہی دفاعی منصوبے میں شامل ہوتا ہے۔لہذا یہ شاذ و نادر ہی ڈویژن سے نچلی سطح پر کیا جائے تاہم بریگیڈ کمانڈر کو اضافی سپاہ رسالہ وغیرہ دے کر رددخول کروایا جا سکتا ہے۔

(۳) سیکشن اور پلاٹون کمانڈر، کمپنی کمانڈر جو اقدامات دشمن کے دخول کو روکنے کیلئے کرتے ہیں وہ رددخول میں نہیں آئیں گے چونکہ اس سطح پر تمام سپاہ کسی اہم تدبیراتی زمین کے دفاع پر معمور ہو گی اور اس کو اپنی پوزیشن سے ہٹا کر کسی اور جگہ پر لگانے سے اصل دفاعی منصوبہ بندی میں ناکامی ہو سکتی ہے۔

(۴) رددخول کیلئے ذخیرہ پہلے سے منتخب اور تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

بھارتی فوج کے حملے کا طریقہ کار

بحوالہ۔ جی ایس پی 1674 انڈین زمینی افواج پر نوٹس۔

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران ہم انڈین آرمی کے حملے کا طریقہ کار کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین حصوں میں پڑھیں گے۔

حصہ اول۔ انڈین آرمی کی انفنٹری بٹالین کی اقسام۔

حصہ دوئم۔ انڈین آرمی کے حملے کے طریقہ کار میں بنیادی ضروریات۔

حصہ سوئم۔ انڈین آرمی کے حملے کے مرحلے۔

سوال نمبرا۔ دشمن کی انفنٹری بٹالین کی اقسام اور ہتھیاروں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ا۔ **انفنٹری بٹالین کی اقسام اور ہتھیار۔** ہمیں اپنے مادر وطن کا دفاع کرتے ہوئے مختلف علاقوں میں دشمن کی تین قسم کی انفنٹری بٹالین کا سامنا کرنا پڑے گا:۔

ا۔ **ماؤنٹین انفنٹری بٹالین۔** دشمن کی اس قسم کی بٹالین پہاڑوں میں تعینات کی جاتی ہے۔اس میں چار رائفل کمپنیاں ہوتی ہیں۔ایک سپورٹ کمپنی اور ایک ایڈم کمپنی ہوتی ہے اس کی ایک رائفل کمپنی میں ۱۸ ایم جی ہوتی ہیں اور 75x4 ایم ایم آر آر ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ 81x6 ایم ایم مارٹرز ہوتے ہیں۔

ب۔ **میکانائزڈ بٹالین۔** یہ بٹالین ٹینکوں کے ساتھ مل کر جنگ کرتی ہے۔اس میں تین میکانائزڈ کمپنیاں اور ایک HQ کمپنی ہوتی ہیں میکانائزڈ کمپنیاں اے پی سی پر مشتمل ہوتی ہیں اس کے علاوہ اس میں مندرجہ ذیل ہتھیار ہوتے ہیں:۔

(۱) چھ 106 ایم ایم آر آر۔

(۲) 6 میڈیم مشین گنیں۔

(۳) 28 لائٹ مشین گنیں۔

(۴) 9 آر پی جی سیون۔

ج۔ **سٹینڈرڈ انفنٹری بٹالین۔** یہ بٹالین میدانی علاقے میں کام کرتی ہے۔ماؤنٹین انفنٹری بٹالین سے فرق مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اس میں آٹھ 106 ایم ایم آر آر ہوتی ہیں۔

(۲) اس میں mm84 ایم ایم راکٹ لانچر 36 ہوتے ہیں۔

سوال نمبر۲۔ فاکس لینڈ کے حملے کے طریقہ کار میں بنیادی ضروریات کیا ہیں؟

۲۔ **حملے کے طریقہ کار میں بنیادی ضرورت**

ا۔ **مستقر (Fire Base)۔** حملہ شروع کرنے سے پہلے دشمن ایک مستقر بناتا ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ ناکامی کی صورت میں سپاہ واپس آکر دوبارہ حملے کی تیاری کر سکیں فائر بیس کی حفاظت حملہ کرنے والی سپاہ کے علاوہ دوسری سپاہ بھی کرتی ہے۔اس کا دفاع بہت مضبوط ہوتا ہے۔اس میں بارودی سرنگیں تار کی رکاوٹیں اور ٹینک شکن ہتھیار ہوتے ہیں۔

ب۔ **گہرائی (Depth) اور ذمہ داری کے علاقے کی حدود۔** گہرائی اور حدود محاذ کا آپس میں تعلق ہونا چاہیے۔دشمن کے طریقہ کار کے مطابق فرنٹیج (پھیلاؤ) اور گہرائی زیادہ ہونی چاہیے یعنی دشمن ہمیشہ تنگ پھیلاؤ پر حملہ کرتا ہے اور زیادہ سپاہ گہرائی میں رکھتا ہے تاکہ اگلی سپاہ کی ناکامی میں تازہ سپاہ آگے لائی جاسکے اور اگلی سپاہ کی کامیابی کی صورت میں گہرائی والی سپاہ سے زیادہ دخول حاصل کر سکے۔

ج۔ **فرنٹیج (پھیلاؤ)۔** دشمن کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ تنگ پھیلاؤ پر حملہ کرتا ہے اور اگر اس کو کامیابی حاصل ہو جائے تو پھر دشمن کی سپاہ دائیں بائیں کی طرف کھلتی ہے تاکہ اس کا مخالف اس کے دخول کو روک نہ سکے اس کے علاوہ اگر دفاع کے سامنے مضبوط رکاوٹیں ہوں تو دشمن دائیں یا بائیں بازو سے چوڑے پھیلاؤ پر حملہ کرتا ہے تاکہ کہیں نہ کہیں اسے کامیابی مل جائے۔رات کے حملے کے دوران دشمن کی بٹالین ۴۰۰ سے ۱۰۰۰ میٹر اور کمپنی ۲۰۰ سے ۶۰۰ میٹر تک پھیلاؤ پر حملہ کرتی ہے۔

د۔ **گہرائی۔** اس کا انحصار مندرجہ ذیل چیزوں پر ہوتا ہے:۔

(۱) مخالف کی طاقت اور اس کی دفاعی شکل۔

(۲) حملہ آور کو مہیا سپاہ جس میں تمام امدادی صیغے بشمول ہوائی امداد ہے۔

(۳) امدادی صیغوں کی جگہ جو ہر مرحلے میں حملہ آور سپاہ کی مدد کریں گے۔ایک عام اصول کے مطابق دشمن کی گہرائی ہمارے دفاع کی چوڑائی کے مطابق ہوگی۔

ر۔ **تسلسل قائم رکھنا۔** یہ اصول ہمارے اصول سے ملتا ہے یعنی حملے کے دھکے کو قائم رکھنا چاہیئے تاکہ دشمن کو سنبھلنے کا موقع نہ ملے۔

ز۔ **ذخیرہ۔** مستقر کی حفاظت کرنے والی سپاہ کے علاوہ دشمن کافی تعداد میں سپاہ ذخیرہ میں رکھتا ہے تاکہ بوقت ضرورت ان کو استعمال میں لایا جاسکے۔یہ جگہ آرڈرز

میں بتائی جاتی ہے۔

س۔ **نوتنظیم**۔ دشمن ہدف پر قبضے کے بعد فوراً نوتنظیم کرتا ہے۔امدادی ہتھیار آگے لاتا ہے۔

ش۔ **فائری امداد**۔ مناسب فائری امداد بشمول ہوائی کلوز سپورٹ اس وقت تک ملتی رہنی چاہئیے جب تک ہدف مکمل تباہ نہیں ہو جاتا ہدف پر قبضہ ہونے کے فوراً بعد دفاعی فائر میسر آ جانا چاہیے۔

ص۔ **ہوائی برتری**۔ دشمن کے مطابق حملے میں کامیابی کے لئے ہوائی امداد بہت ضروری ہے اس میں اگر سارے علاقے میں ہوائی برتری ممکن نہ ہو تو اس علاقے میں جہاں حملہ کیا جا رہا ہے ہوائی برتری ضرور ہونی چاہیے۔

ض۔ **بندوبستی راستہ یا سپلائی کا راستہ**۔ یہ راستہ ہر وقت کھلا رکھنا چاہیے تاکہ حملہ آور سپاہ کا بندوبست اور ایڈم ٹھیک رہے۔

سوال نمبر۳۔ بھارتی فوج کے حملے کے مرحلے کتنے ہیں؟

۳۔ **حملے کے مرحلے**۔ دشمن کے طریقہ کار کے مطابق مندرجہ ذیل مرحلے ہوتے ہیں:۔

ا۔ **تیاری کا مرحلہ**۔ اس میں مندرجہ ذیل اقدام کئے جاتے ہیں:۔

(۱) دشمن پر حاوی ہونا۔یہ ہمارے غیر مدفوعہ علاقے پر حاوی ہونے سے ملتا جلتا ہے۔اس میں گشت، سنائپنگ اور توپ خانے کے فائر سے کام لیا جاتا ہے۔

(۲) اطلاعات کا حاصل کرنا۔

(۳) منصوبہ بندی اور آرڈر کا ایشو کرنا۔

(۴) اچانک پن اور دھوکہ دہی کے لئے بندوبست کرنا۔

(۵) حملہ آور سپاہ کا اکٹھا کرنا۔

ب۔ **بریک ان**۔ اس کو آپ اس طرح سمجھ لیں کہ یہ دخول کے برابر ہے یعنی دشمن کی سپاہ حملہ کر کے ہمارے محاذ میں جو دخول کرتی ہیں اسے بریک ان کہتے ہیں اس میں مخالف دفاع کے سامنے رکاوٹوں کو عبور کرنا بھی شامل ہے۔

ج۔ **ڈاگ فائٹ یا گھتم گھتا لڑائی**۔ جب بریک ان کا مرحلہ ختم ہو جاتا ہے اور دشمن اپنے مخالف کے دفاع میں دخول کر لیتا ہے تو اسکی سپاہ اپنے خول کو چوڑا کرنے کیلئے دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے اہداف پر قبضہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔درحقیقت بریک ان اور ڈاگ فائٹ میں فرق کرنے کیلئے ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ دشمن اپنے پہلے سے مقرر شدہ ہدف پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے آپ کو وہاں قائم رکھنے کیلئے دائیں بائیں جو سپاہ ہوتی ہے اسے وہاں سے نکالنے کے لئے نزدیکی چھوٹے چھوٹے حملے کرتا ہے۔

د۔ **بریک آوٹ**۔ بریک آوٹ کا دوسرا نام گھتم گھتا لڑائی کو جاری رکھنا ہے۔جب مخالف کی ذخیرہ سپاہ بھی جنگ میں مصروف ہو جاتی ہے تو ان کو بھی ختم کرنا اس میں شامل ہے اس مرحلے کو بریک ان اور ڈاگ فائٹ سے علیحدہ کرنا بہت مشکل ہے۔

ر۔ **تعاقب یا دشمن کا پیچھا کرنا**۔ یہ مرحلہ بریک آوٹ کے مرحلے کے بعد آتا ہے۔جب مخالف فوج کو مکمل شکست ہو جاتی ہے۔اور اس کے بچے کھچے سپاہ کا دفاع میں رہنا مشکل ہو جاتا ہے تو دشمن کی فوج مخالف سپاہ کا پیچھا کرتی ہے اور اس کو مکمل طور پر دفاع سے اکھاڑ کر اپنی کامیابی کو یقینی بناتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ دشمن حملے کے دوران آغاز لائن، جمع گاہ اور نوتنظیم میں کیا کاروائیاں کرتا ہے؟

۴۔ **دشمن کے جمع گاہ، ترتیب گاہ، آغاز لائن اور نوتنظیم**

ا۔ **جمع گاہ**۔ اجتماع گاہ سے سپاہ جمع گاہ میں جاتی ہے جہاں پر وہ حملہ کی تیاری مکمل کرتے ہیں۔جمع گاہ میں مندرجہ ذیل کاروائی کی جاتی ہے:۔

(۱) امدادی صیغوں سے ملاپ اور رابطہ۔

(۲) بندوبستی کاروائیاں مثلاً کھانا، راشن اور ایمونیشن کا ایشو کرنا۔

(۳) ہتھیاروں اور سامان کا تیار کرنا۔

(۴) وائرلیس سیٹ کا ملاپ چیک کرنا۔

(۵) یہاں پر سپاہ دو سے چھ گھنٹے ٹھہرتی ہے اور کئی حالات میں ۲۴ گھنٹوں تک بھی ٹھہر سکتی ہے۔

(۶) اگر اس میں ایریا ہدف سے زیادہ دور ہو تو اگلی جمع گاہ میں بھی جایا جا سکتا ہے۔

(۷) جمع گاہ ٹارگٹ سے آٹھ کلومیٹر دور رکھی جاتی ہے۔اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔دشمن کے توپخانے کے فائر سے باہر ہونی چاہیے۔گاڑیوں کے لئے آنے جانے کے راستے ٹھیک ہونے چاہیں۔

ب۔ **ترتیب گاہ**۔ وہ جگہ جہاں پر حملہ آور سپاہ حملے کی وہ ترتیب اختیار کرتی ہے جس میں اس نے ہدف تک پیش قدمی کرنا ہوتی ہے:۔

(۱) ترتیب گاہ میں کم سے کم وقت ضائع ہونا چاہیے۔یہ ۱۰ سے ۱۵ منٹ تک ہو سکتا ہے۔

(۲) ترتیب گاہ ہمیشہ محفوظ ہو اور اس کی حفاظت کا بندوبست کیا جانا چاہیے۔اگر ممکن ہو تو چھپی ہوئی ہونی چاہیے۔

ج۔ **آغاز لائن**۔ یہ ایک خیالی لائن ہوتی ہے۔یہ ترتیب گاہ کا اگلا کنارہ ہوتی ہے۔اگر ممکن ہو تو یہ کوئی سڑک کا کنارہ درختوں کی لائن بھی ہو سکتی ہے اس کو ایچ آور پر کراس کیا جاتا ہے۔

د۔ **نوتنظیم**۔ انڈین آرمی کی نوتنظیم اور ہماری نوتنظیم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

انفنٹری ٹینک کوآپریشن

بحوالہ۔ انفنٹری بٹالین میدان جنگ میں، جی ایس پی 1808

مقصد۔ اس سبق کا مقصد طلباء کو انفنٹری ٹینک کوآپریشن کے بارے میں پڑھانا ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ اہم تعریفیں ۲۔ ٹینکوں کو استعمال کرنے کے اصول ۳۔ مختلف جنگی اقدام میں بکتر کے کام

سوال نمبرا۔ مندرجہ ذیل سے کیا مراد ہے؟

ا۔ قریبی امدار ب۔ فائر سپورٹ ج۔ لیگر

د۔ ٹرٹ ڈاؤن ر۔ ٹینک کی پہلی اور آخری روشنی ز۔ میل میلاپ

ا۔ تعریفیں

ا۔ قریبی امداد۔ اس میں ٹینک اور انفنٹری ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے برابر ہدف تک جاتے ہیں لیکن قریبی امداد میں یہ نہیں ہوتا کہ ٹینک اور انفنٹری ایک ہی رفتار سے چلیں گے۔ انفنٹری کی رفتار کا خیال رکھتے ہوئے ٹینک منزل سے منزل چلیں گے اور زیادہ سے زیادہ رفتار سے جائینگے۔

ب۔ فائر سپورٹ (فائری امداد)۔ اس میں ٹینک ایک مخصوص جگہ سے پیش قدمی کرتی ہوئی انفنٹری کو فائری امداد دیں گے۔ یہ طریقہ عموماً تب اختیار کیا جاتا ہے جب مقصود تک کا راستہ ٹینک کے گزرنے کے لئے مناسب نہ ہو۔

ج۔ لیگر۔ آگے والی دفاعی لائن کے فوراً پیچھے رات کے وقت ٹینک جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو وہ جو فارمیشن اختیار کرتے ہیں اسے لیگر کہتے ہیں جس میں وہ چھوٹی چھوٹی مرمتی اور بندوبستی کاروائیاں کرتے ہیں۔

د۔ ہل ڈاؤن پوزیشن۔ اس میں ٹینک کا ہل دشمن کی زمینی دیکھ بھال اور فائر سے چھپا رہے اور ٹرٹ باہر رہے۔ یہ پوزیشن ٹینک عموماً نظری فائر کے لئے استعمال کرتا ہے۔

ر۔ ٹرٹ ڈاؤن۔ جب سب ٹینک دشمن کی زمینی دیکھ بھال اور فائر سے محفوظ ہوں اور صرف کمانڈر کا سر اوپر سے نظر آئے۔ اس پوزیشن سے ٹینک عموماً غیر نظری فائر میں استعمال ہوتا ہے۔

ز۔ ٹینک کی پہلی اور آخری روشنی۔ یہ وہ روشنی ہے جب ٹینک میں لگی ہوئی دوربین سے ہدف کو پہچانا جا سکے۔ یہ صبح عام روشنی سے ۲۰ سے ۳۰ منٹ بعد میں ہوتی ہے اسطرح شام کو ۲۰ سے ۳۰ منٹ آخری روشنی سے پہلے ختم ہو جاتی ہے۔

س۔ میل ملاپ۔ انفنٹری اور بکتر کا آپس میں میل ملاپ وہ طریقہ ہے جو عموماً جمع گاہ یا اجتماع گاہ میں کیا جاتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل کاروائیاں کی جاتی ہیں:۔

(۱) انفنٹری اور ٹینکوں کا آپس میں رابطہ پیدا کرنا۔

(۲) کمانڈر کا ایک دوسرے کو جاننا اور واقفیت پیدا کرنا۔ اکھٹے تجویز بنانا۔

(۳) ہدف کا ظاہر کرنے والے طریقوں پر اتفاق کرنا اگر ہو سکے تو اسکی مشق کرنا اور امدادی نشان چننا۔

(۴) سب یونٹوں کا ملاپ اور ارتباط۔ اگر وقت اجازت دے تو انفنٹری اور ٹینک کمانڈروں کی ملی جلی قراولی۔

سوال نمبر۲۔ ٹینکوں کو استعمال کرنے کے اصول بیان کریں؟

۵۔ ٹینکوں کو استعمال کرنے کے اصول

ا۔ ٹینک اور انفنٹری کو سب سے پہلے آپس میں تفصیلاً رابطہ قائم کرنا چاہیے۔

ب۔ ہر جارحانہ حملے سے پہلے ٹینکوں کی رکاوٹیں بمعہ بارودی سرنگیں دیکھنے کیلئے زمین کی قراولی بہت ضروری ہے۔

ج۔ حملہ کی فارمیشن۔ زمین اور زمین پر لگی ہوئی دشمن کی پوزیشن پر مبنی ہونی چاہیئے۔

د۔ ٹینکوں کی جارحانہ کاروائی کرنے کی صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہیے۔

ر۔ ٹینکوں کی زیادہ سے زیادہ رفتار ہونی چاہیے۔ جہاں تک زمین اور دشمن کی حالت اجازت دے۔

ز۔ ٹینکوں اور انفنٹری کے درمیان اچھا ملاپ ہونا چاہیے۔

نوٹ۔ کمان کا انحصار زمین پر دشمن کی حالت اور بندوبستی کاروائیوں پر مبنی ہوگا لیکن عام اصول کے مطابق جس گروپ کی نمائندگی زیادہ ہوگی وہی کمان کریگا۔

سوال نمبر۳۔ انفنٹری اور ٹینکوں کے درمیان ٹارگٹ دکھانے کے اصول بیان کریں؟

۶۔ ٹینک کو ٹارگٹ دکھانے کے اصول۔ ٹارگٹ دکھانے کے طریقوں میں ٹینک کمانڈر اور انفنٹری کمانڈر کو پہلے سے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے:۔

ا۔ جہاں بھی انفنٹری اور ٹینک مل جل کر کام کر رہے ہوں تو ایک دوسرے کو ٹارگٹ دیکھانا چاہیے۔

ب۔ طریقہ ایسا ہونا چاہیے کہ ایک عہدے دار اور جوان میدان جنگ میں آسانی سے دیکھ سکیں۔

ج۔ طریقہ ایسا ہونا چاہیے جو کہ ہر قسم کی زمین پر اپنایا جا سکے۔

د۔ طریقہ ایسا ہونا چاہیے جس سے دشمن پر جلد از جلد فائر گرایا جا سکے۔

۷۔ انفنٹری اور ٹینکوں کے درمیان مواصلات کے ذرائع

ا۔ ذاتی رابطہ۔ ب۔ وائرلیس۔

ج۔ ٹینک ٹیلیفون۔ د۔ انفنٹری ہینڈسیٹ۔

ر۔ ہاتھ اور ہتھیار کے سگنل۔

۸۔ ٹارگٹ دکھانے کی ترتیب۔ طریقہ جو بھی استعمال کریں ہر صورت میں ترتیب مندرجہ ذیل ہو گی:۔

ا۔ ٹینک کمانڈر کو متوجہ کریں۔ ب۔ ٹینک کمانڈر کو سمت بتائیں۔

ج۔ فاصلہ دیں۔ د۔ ہدف کی تفصیلات سے آگاہ کریں۔

ر۔ ہدف کو برباد کرنے کے احکام دیں۔ ز۔ ٹینک کا فائر دیکھیں اور درستگی کرائیں۔ جب ٹینک کمانڈر ہدف کو صحیح طور پر پہچان نہ سکا ہو۔

۹۔ ٹارگٹ دکھانے کا طریقہ۔

ا۔ ٹینک کمانڈر کو متوجہ کرنا۔ انفنٹری کمانڈر سب سے پہلے ٹینک کمانڈر کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اکیلے ٹینک کو دکھانے کیلئے اسکا نمبر وغیرہ استعمال کرتا ہے۔ مثلاً جب ٹینک انفنٹری کمانڈر کو نظر آ رہا ہو:۔

(۱) ہیلو ٹو فار ۹۹ ٹارگٹ اوور۔

(۲) ہیلو ٹو فار ۹۹ ٹارگٹ فار ٹرٹ نمبر ۶ اوور۔

(۳) ہیلو ٹو فار ۹۹ ٹارگٹ فار اے ٹو اوور۔

نوٹ: روشنی اور دھواں کے سگنل متوجہ کرنے کیلئے صرف اس وقت استعمال کیے جائینگے جس وقت وائرلیس یا ریڈیو یا ہاتھ وغیرہ کے سگنل نہ دیئے جا سکیں۔

ب۔ ٹینک کمانڈر کو سمت بتانا۔ انفنٹری کمانڈر ٹینک کے محور/گن یا کسی حصہ سے ہدف دکھائے گا۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے مدد لی جا سکتی ہے:۔

(۱) پہلے سے چنا ہوا یا نیا مدد کا نشان (جو بالکل آسانی اور جلدی سے دکھایا جا سکے)۔

(۲) گن کی مدد سے۔

(۳) ہل کی مدد سے۔

(۴) محور کی مدد سے۔

(۵) بناوٹی مدد کا نشان، ویری لائٹ، مارٹر، ایم جی یا سموک بم فائر کرنے سے۔

ج۔ فاصلہ۔ فاصلہ ہمیشہ درست ہونا چاہیے اور ہمیشہ گزوں میں دیں۔ فاصلہ مدد کے نشان سے ہدف کا ہونا چاہیے۔ فاصلہ علیحدہ علیحدہ طریقے سے دیا جائیگا۔

(۱) پہلے سے مدد کا نشان۔ ۳ انچ اکیلا مکان، دائیں ۴۰۰ گز خاکی میدان۔
ایم جی تباہ کرو اور ۳ انچ گن سے آدھا دائیں 600 گز اکیلا مکان۔

(۲) نیا چنا ہوا مدد کا نشان۔ ۳ گن آدھا دائیں 600 اکیلا مکان، دائیں 2 بجے۔ 1400 ٹھی زمین بایاں کنارہ۔ ایم جی تباہ کرو۔ اوور۔

(۳) بناوٹی مدد کا نشان۔ ۳ ہل، آدھا بائیں 500 ایم جی پوسٹ مدد کیلئے برسٹ فائر کریگی۔ ٹریسر کیلئے دیکھو۔ اوور

(۴) فائر کرنے کے بعد۔ ہیلو 3 فار 99۔ برسٹ دائیں 100۔ جمع 50 ایم جی سفید علاقہ میں تباہ کرو۔ اوور۔

(۵) ہدف کی تفصیلات آگاہ کرنا۔ ہدف کی تفصیلات دیتے ہوئے کوئی بھی چیز چھوڑی نہ جائے تاکہ دشمن کو پہلے ہی رونڈ سے تباہ کیا جائے۔ ایمونیشن بھی ضائع نہ ہو اور وقت بھی بچایا جائے۔

د۔ ہدف کو برباد کرنے کے احکام دینا۔ جب ہدف دیکھا دیا جائے تو ٹینک کمانڈر کو ہدف کو برباد کرنے کے احکامات دیئے جائیں مثلاً تباہ کرنا، نیوٹرلائز کرنا وغیرہ۔ ہدف کو برباد کرنے کیلئے ہتھیار کا استعمال ٹینک کمانڈر خود کریگا۔

ر۔ ٹینک کا فائر دیکھیں اور درستگی کروائیں

(ا) اگر ٹینک کمانڈر ہدف کو پہچان نہ سکے یا غلط جگہ پر فائر کرے تو انفنٹری کمانڈر مندرجہ ذیل کرتا ہے:۔

(ا) ہدف کا دوبارہ بیان کرنا۔

(ب) پہلا راونڈ مدد کیلئے استعمال کرنا۔

(۲) درستگی مندرجہ ذیل طریقے سے کی جاتی ہے:۔

(ا) ہدف کی سمت دینے کیلئے گھڑی اور رینج کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے اور پہلا رواونڈ مدد کیلئے استعمال ہوتا ہے مثلا راونڈ بائی ۱۱ بجے۔ 100 ایم جی خا کی علاقہ میں دیکھ لیا۔اوور۔

(ب) اوپر نیچے اور دائیں بائیں کی غلطی (ڈراپ اور ایڈ) انفنٹری کمانڈر خود دیکھ لیتا ہے مثلا بائیں 50 ایڈ 100

اضافی سوال نمبرا۔ مختلف جنگی اقدام میں بکتر کے کام بیان کریں؟

۱۰۔ مختلف جنگی اقدام میں بکتر کے کام۔

ا۔ پیشقدمی

(ا) پیشقدمی کو لیڈ کرنا۔

(۲) بازوئی حفاظت مہیا کرنا۔

(۳) حرکتی دستوں میں شامل ہو کر اگلے علاقے کی قراولی کرنا۔

(۴) پیشقدمی کرنے والے دستوں کو قریبی امداد مہیا کرنا۔

(۵) مڈبھیڑ کی لڑائی میں انفنٹری کی مدد کرنا۔

ب۔ حملہ

(ا) انفنٹری کو قریبی فائری امداد دینا۔

(۲) انفنٹری کا مورال بلند رکھنا۔

(۳) اپنی خصوصیات کی بدولت دشمن کے حوصلے پر اثر ڈالنا۔

(۴) دشمن کے بکتر اور انفنٹری کو تباہ و برباد کرنا۔

(۵) نوتنظیم کے دوران اوپر بیان کی گئی دفاعی کاروائی کرنا۔

(۶) اشتعال کے دوران اپنی حرکت کی بدولت دشمن کے قدم نہ جمنے دینا۔

ج۔ دفاع

(ا) جوابی حملہ کرنا۔

(۲) دخول کے خلاف کارروائی کرنا۔

(۳) حفاظتی دستوں میں استعمال ہونا۔

(۴) ٹینک دفاع کو مضبوط بنانا۔

(۵) ہیلی کاپٹر بردار فوج کے خلاف حملہ بگاڑ کارروائی کرنا۔

د۔ پسقدمی

(ا) ملاپ توڑنے میں پسقدمی کرنے والے دستوں کی امداد کرنا۔

(۲) پرانی پوزیشن سے آخری لگاؤ توڑنے میں مدد دینا۔

(۳) غلافی سپاہ یا اسکے ایک حصے کے طور پر کام کرنا۔

(۴) چنداول یا اسکے حصے کے طور پر کام کرنا۔

(۵) ردِدخول، جوابی حملوں، حملہ بگاڑ کاروائیوں اور دشمن کے صدر مقامات گن ایریا کے خلاف استعمال کیلئے کمانڈر کے ذخیرے کے طور پر کام کرنا۔

(۶) بازوئی حفاظت عام جگہوں اور انہدامی جگہوں کی حفاظت کرنا۔

سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

وائس پروسیجر

بحوالہ۔ سگنل پمفلیٹ نمبر 4 اور رائفل کمپنی، پلاٹون سیکشن لڑائی کے میدان میں جی ایس پی 1585 سیکشن 87

مقصد۔ اس سبق کا مقصد طلباء کو وائس پروسیجر کے بارے میں پڑھانا ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق ہم تین بڑے حصوں میں پڑھیں گے۔

ا۔ وائس پروسیجر کے اصول ۲۔ اہم تعریفیں ۳۔ وائس پروسیجر کا طریقہ

سوال نمبرا: وائس پروسیجر کے کون کونسے اصول ہیں؟

ا۔ **وائس پروسیجر کے اصول**

الف۔ **اختصار**۔ مختصر بات کی جائے اور کم وقت کے اندر میسج بھیجنا چاہیے۔

ب۔ **درستی**۔ میسج درست اور صاف الفاظ میں بھیجیں تاکہ دھرانے کی ضرورت نہ ہو۔

ج۔ **صیانت**۔ کوئی ایسی بات نہ کرو جس سے دشمن کو فائدہ پہنچ سکے۔

د۔ **تیزی**۔ جلد از جلد میسج پاس کرنا چاہیے۔

ر۔ **یکجہتی**۔ سب کو ایک جیسا ہی صوتی ضابطہ استعمال کرنا ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲: وائرلیس پر بات چیت کرنے کا انحصار کن باتوں پر ہے؟

۲۔ **وائرلیس پر بات کرنے کا طریقہ**۔ وائرلیس پر بات چیت کرتے وقت مندرجہ ذیل نکات پر غور کریں:۔

الف۔ **لہجہ**۔ وائرلیس پر بولتے وقت عام گفتگو میں جو قدرتی لہجہ پایا جاتا ہے اسے برقرار رکھیں۔لیکن جملے مختصر اور کوڈ ورڈ کا استعمال کریں۔

ب۔ **رفتار**۔ بات چیت نہ زیادہ تیز اور نہ ہی زیادہ آہستہ ہو تاکہ سننے اور لکھنے والا سمجھ سکے۔

ج۔ **والیم (آواز کی مقدار)**۔ عام گفتگو سے تھوڑا اونچا بولا جائے لیکن چیخا نہ جائے۔

د۔ **پچ (آواز کا اتار چڑھاؤ)**۔ میسج بھیجتے وقت شروع سے لیکر آخر تک یکساں دباؤ رکھیں یعنی ہیلو سے اوور تک تمام الفاظ پر یکساں دباؤ رکھیں۔

۳۔ **وائرلیس پر بات چیت**۔ بات چیت پر وائرلیس پر مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں:۔

الف۔ **فیچ اور سپیکنگ کا استعمال**۔ جب کہ امام سے بات کرنی ہو۔کنٹرول ہیلو ون فیچ امام اوور۔

ون ون ویٹ آؤٹ۔امام آجانے تک وقفہ جاری رہے گا۔امام آجانے پر بولے گا۔

ون۔ہیلو ون۔امام لسننگ اوور۔

کنٹرول۔مارخور سپیکنگ۔اپ یہاں رپورٹ کریں اوور۔

ون۔ون ولکو آؤٹ۔

ب۔ **میسج کا پیش کرنا**۔ جب کہ وائرلیس پر بات چیت ٹھیک نہ ہو رہی ہو یا آپ چاہتے ہیں خط نہ لکھ سکے تو میسج پیش کیا جاتا ہے۔

کنٹرول۔ہیلو ون میسج اوور۔

ون۔ون سینڈ ٹو یور میسج اوور۔

کنٹرول۔ون راشن مل گیا ہے اوور۔

ون۔لیس آؤٹ۔

ج۔ **یور میسج**۔وہ میسج ہے جو تیار کرنے والا خود سگنل سینٹر یا آپریٹر کو پہنچائے۔

سوال نمبر۳۔ اپوئنٹمنٹ ٹائیٹل سے کیا مراد ہے اور کون کونسے ہوتے ہیں؟

۴۔ **اپوئنٹمنٹ لیٹر**۔ کسی خاص اپوائنٹمنٹ کا نام لیکر وائرلیس پر میسج بھیجنے سے صدر مقام کا ظاہر ہونے کا خطرہ ہے۔اس خطرے کو دور کرنے کیلئے اپوائنٹمنٹ کوڈ مقرر کئے جاتے ہیں مثلاً ایک کمانڈر خواہ وہ لانس نائیک ہو یا جنرل، سیکشن کمانڈر سے لیکر چیف آف آرمی سٹاف تک امام کہا جائیگا۔چند کوڈ مندرجہ ذیل ہیں:۔

اپوائنٹمنٹ	ٹائٹل
الف۔ ہر درجہ پر کمانڈر	امام
ب۔ ٹو آئی سی	وزیر
ج۔ ایجوٹینٹ	مارخور
د۔ کوارٹر ماسٹر	ناظم
ہ۔ آئی او	چھوٹا
و۔ سگنل کا نمائندہ	کبوتر
ز۔ انفنٹری کا نمائندہ	چیتا
ح۔ ایس اینڈ ٹی/ایم ٹی او	سلوا
ط۔ ای ایم ای کا نمائندہ	لوہار
ی۔ ویٹری کا نمائندہ	گھوڑا
ک۔ میڈیکل کا نمائندہ	تعویز
ل۔ ایم پی کا نمائندہ	ضابط
م۔ انجینئر کا نمائندہ	فرہاد

سوال نمبر۵۔ مندرجہ ذیل سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔وائرلیس نیٹ، کال سائن، این آئی ایس، ایڈریس گروپ، جرگن، کوڈورڈ اور نک نیم؟

۵۔ تعریفیں

الف۔ وائرلیس نیٹ۔ وائرلیس نیٹ ایک ہی فریکونسی پر بات چیت کرنے والے سٹیشنوں کو وائرلیس نیٹ کہتے ہیں۔جس میں سنئیر سٹیشن کا کنٹرول کرتے ہیں۔یا کسی ایک نیٹ کے اندر گفتگو شروع کرنے کیلئے۔

ب۔ کال سائن۔ ایک یا دو فگروں کا مجموعہ جو کسی سب اسٹیشن کی پہچان کیلئے اسکو کال سائن کہتے ہیں۔یہ فگر ایک سے ۹۹ تک مشتمل ہوتے ہیں۔کہیں حالتوں میں ہندسوں کیساتھ حروف بھی ہوتے ہیں مثلاً اے۲۲ وغیرہ۔

ج۔ این آئی ایس۔ یہ دو لیٹر حروفوں کا مجموعہ ہوتا ہے جو ہر نیٹ کے چھپنے کیلئے دیا جاتا ہے۔مثلاً (اے ایم) یہ نیٹ پہنچانے کیلئے ہوتا ہے۔مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے:۔

(ا) این آئی ایس کا استعمال

(الف) ملاپ شروع کرنے کیلئے۔ (ب) جب کوئی نیا اسٹیشن نیٹ میں شامل ہو رہا ہو۔

(ج) کسی اسٹیشن کی اصل شناخت معلوم کرنے کیلئے۔ (د) خراب کیمونیکیشن کی حالت میں استعمال کرتے ہیں۔

(ر) وائرلیس کی خاموشی ختم کرتے وقت۔

(ز) آرمڈ رجمنٹ والے گروپ کال کرتے وقت تو این آئی ایس کا استعمال کرتے ہیں۔

د۔ ایڈریس گروپ۔ یہ تین حروف پر مشتمل مجموعہ ہوتا ہے ہر یونٹ کے ہیڈ کوارٹر یا صدر مقام کو پوشیدہ رکھنے کیلئے دیا جاتا ہے۔مثلاً (ایم ایل او) وغیرہ۔یہ بھی روز آنہ تبدیل ہوتا ہے بات چیت کے دوران صدر مقام کی بجائے ایڈریس گروپ استعمال ہوتا ہے۔انفنٹری میں (بی ایچ کیو) کے درجے تک دیتے ہیں۔

ہ۔ جرگن۔ وہ غیر منظور شدہ یا فرضی کوڈ وہ ہوتے ہیں جو کسی فرضی نام یا اپوئنٹمنٹ کی طرف اشارہ کرتے ہیں مثلاً پیرا ٹروپس کیلئے اس غرض سے اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں چونکہ یہ تمام فوج میں رائج نہیں ہوتے۔

و۔ کوڈورڈ۔ کسی بات کو چھپانے کیلئے اسکی جگہ پر ایک خاص لفظ استعمال کرنا کوڈ ورڈ کہلاتا ہے۔عام بول چال میں استعمال نہیں کرنا چاہیے ماسوائے وائرلیس، خاموشی توڑنے کیلئے۔

ز۔ نک نیم۔ دو الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے جو کسی بات کو پوشیدہ رکھنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے مثلاً ر پورٹ لائن کیلئے۔شیش محل

سوال نمبر۶۔ کال کی کتنی قسمیں ہیں۔مثالیں دیکر واضح کریں؟

۶۔ کال کی قسمیں

الف۔ سنگل کال۔ جب ایک اسٹیشن سے کسی دوسرے اسٹیشن سے بات کرتے ہیں تو اسے سگنل کال کہتے ہیں مثلاً ایک نیٹ میں کنٹرول کی سب اسٹیشن سے بات کرنا۔

ب۔ **ملٹی پل کال۔** جب دو اسٹیشنوں سے زیادہ مگر نیٹ کے سب اسٹیشنوں کو کال نہ کیا جائے تو اسے ملٹی پل کال کہتے ہیں۔ ہیلو ۱، ۲ اور ۴

ج۔ **کلیکٹیو کال۔** جب نامزد اسٹیشنوں کا خاص موقع پر جسکے لئے پہلے سے ہدایات ملی ہوتی ہیں بات کرنے کیلئے کال سائن استعمال کیئے بغیر کال کیا جائے اسکے پکارنے کیلئے چارلی چارلی پکارا جاتا ہے اسکو کلیکٹیو کال کہا جاتا ہے۔

د۔ **نیٹ کال یا آل اسٹیشن کال۔** جب نیٹ پر تمام اسٹیشنوں کو ایک ہی وقت کال کیا جائے تو اسے نیٹ کال کہتے ہیں۔

۲۔ **نیٹنگ کرنے کا طریقہ۔** نیٹنگ تین مرحلوں میں کی جاتی ہے اگرچہ ہمیشہ اس طریقے کو اپنانا ضروری نہیں کیونکہ ہر وائرلیس سیٹ کا اپنا اپنا طریقہ ہے

ا۔ **ٹیوننگ کال۔** دیئے ہوئے وقت پر کنٹرول ۳۰ سیکنڈ کیلئے ٹیوننگ کال دیتا ہے جس میں این آئی ایس پکارا جاتا ہے اس عرصہ میں سب اسٹیشن سب سے اونچا سگنل تلاش کرتے ہیں۔

ب۔ **نیٹنگ کال۔** نیٹنگ کال کے اختتام پر کنٹرول کہتا ہے اب نیٹنگ کال سنو اور نیٹ کرو۔ اسکے ساتھ ساتھ وہ 30 سیکنڈ کیلئے بھیجتا ہے۔ 30 سیکنڈ پورے ہونے پر کنٹرول کہتا ہے نیٹنگ کال ختم۔

ج۔ **ٹرانسمیٹر ٹیوننگ۔** نیٹنگ کال کے خاتمہ پر کنٹرول 30 سیکنڈ کیلئے انتظار کرتا ہے کہ سب اسٹیشن ٹیوننگ کرلیں اسکے بعد وہ رپورٹ لیتا ہے۔ رپورٹ لینے کا طریقہ پیرا نمبر 7 میں دیکھیں۔

سوال نمبر ۷: رپورٹ مانگتے وقت کون کونسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں طریقہ واضح کریں؟

۷۔ **رپورٹ۔** جب نیٹنگ مکمل ہوجائے تو کنٹرول رپورٹ مانگتا ہے کہ دوسرے اسٹیشن اسے کسطرح سن رہے ہیں۔

ا۔ **سگنل کی طاقت اور درجہ بندی۔** ملے ہوئے سگنل کی درجہ بندی بھی درج ذیل سے کی جاتی ہے:۔

الفاظ	مطلب
لوڈ اینڈ کلیر	بالکل صاف اور اونچا سن رہا ہو
ویری ویک	بہت کمزور آواز سننا
نتھنگ ہیرڈ	بالکل نہ سننا
انٹرفیرنس	مداخلت شور وغل ہے۔ زیادہ کم ہوسکتی ہے۔
ڈسٹارٹڈ	جب آواز کٹ کٹ کر آ رہی ہو
ریڈایبل	سمجھ سکتا ہوں

ب۔ **رپورٹ مانگنے کا طریقہ۔** کنٹرول تمام اسٹیشنوں کو کال کریگا اور ان سے پوچھے گا اسکے ساتھ کنٹرول این آئی ایس کا بھی استعمال کرتا ہے اسکے جواب میں سب اسٹیشن اپنا کال سائن دو دو دفعہ پکارتے ہیں اور رپورٹ دیتے ہیں۔ کنٹرول اگر تمام اسٹیشنوں کو لوڈ سنتا ہے تو ایک دوسرے سے سگنل کی رپورٹ لیگا۔

ج۔ **رپورٹ سگنل سٹرینتھ۔** رپورٹ لینے کے بعد اگر کنٹرول یہ جاننا چاہے کہ اسے اسٹیشن ایک دوسرے کو کیسے سنتے ہیں تو مندرجہ ذیل طریقہ سے رپورٹ کرتا ہے۔ آل اسٹیشن لوڈ اینڈ کلیر رپورٹ سٹرینتھ اوور۔ وائرلیس ڈسپلن کے مطابق سنیئر اسٹیشن پہلے جواب دیگا اور صرف اس اسٹیشن کا نام پکارے گا جسکو وہ ٹھیک نہیں سن رہا ہو اسطرح باری باری تمام اسٹیشن جواب دینگے۔ آخر میں کنٹرول کہتا ہے آل اسٹیشن راجر آؤٹ۔

۸۔ **ہندسے کا استعمال۔** ہندسے بھیجنے سے پہلے لفظ فگر کا استعمال کیا جائے سوائے مندرجہ ذیل کے:۔

ا۔ جب کال سائن پکارا جارہا ہو۔

ب۔ گرڈ ریفرنس پکارتے وقت۔

ج۔ توپخانے کو احکام دیتے وقت۔

د۔ شناختی گروپ پکارتے وقت

ہندسے 100 اور 1000 کی ضرب المثل سے بھیجتے ہیں مثلاً:۔

فگر 100 یعنی ایک سو 1000۔

فگر 10,000 یعنی فگر ایک ہزار 10,000

فگر 40,000 چار صفر یا فگر فور زیرو تھاوزینٹ 000 ,40

۹۔ **وقت۔** وائرلیس پر وقت 100 کی ضرب المثل سے نہیں بھیجا جائیگا مثلاً 1000 بجے کو فگر ایک صفر سو بجے یا فگر زیرو ہنڈرڈ۔ اوور۔ زیرو سات سو بجے کو فگر 700 یا فگر زیرو سیوں ہنڈرڈ اوور۔ 1100 بجے کو فگر ایک ایک سو بجے یا فگر ون ون ہنڈرڈ اوور۔

۱۰۔ **گرڈ ریفرنس۔** اس میں لفظ فگر کی بجائے گرڈ ریفرنس کہا جائیگا۔ بھیجنے کا طریقہ یہ ہے مثلاً گرڈ ریفرنس دو ایک، چار، پانچ، چھ، ایک۔ ہر ہندسہ علیحدہ پکارا جائیگا۔

سوال نمبر ۸: سپیلینگ کا کیا اصول ہے نیز کن کن چیزوں کے سپلنگ نہیں ہوتے؟

۱۱۔ **سپیلنگ کے اصول۔** تمام الفاظ کے پیچھے یا سپیلنگ کرنے کیلئے لفظ آئی سپیشل کا استعمال کیا جائیگا سوائے مندرجہ ذیل کے:۔

ا۔ ایڈریس گروپ۔ ب۔ کال سائن۔

ج۔ این آئی ایس۔ د۔ گرڈ ریفرنس۔

۱۲۔ **ہندسے اور حروف کا مجموعہ بھیجنے کا طریقہ۔** مثلاً فگر تھری ون آئی سپیشل تھری ون آئی سپیشل الفا، بریو فگر سکس۔ ایک انفنٹری بٹالین میں استعمال ہونے والے کال سائن۔

اپوئنٹمنٹ	کال سائن
الف۔ سی او	9
ب۔ ٹو آئی سی	11
ج۔ ایجوٹینٹ	17
د۔ اے ایشلان	10 الفا
ہ۔ بی ایشلان	10 بریو
و۔ فالتو کال سائن	6،7،8،13،14
ز۔ اے کمپنی رئیر لنک	1
ح۔ بی کمپنی رئیر لنک	2
ط۔ سی کمپنی رئیر لنک	3
ی۔ ڈی کمپنی رئیر لنک	4
ک۔ مارٹر پلاٹون	5
ل۔ اسالٹ پائنیر	15
م۔ اے، بی، سی اور ڈی کمپنی	مارٹر پلاٹون
ن۔ کمپنی کمانڈر 9	پلاٹون کمانڈر 1
س۔ پلاٹون رئیر لنک 1،2،3	ایم پی او 2،3

ایم ایس سی، او پی 5 الفا، او پی 6 الفا، 6 بریو

نوٹ: جب کہ بٹالین کا نیٹ اکھٹا کام کر رہا ہو تو گڑبڑ ہونے کا زیادہ امکان ہوگا۔ اسکے لئے ذیل کے کال سائن استعمال ہونگے:۔

اے کمپنی۔	20
بی کمپنی۔	30
سی کمپنی۔	40
ڈی کمپنی۔	50
مارٹر پلاٹون۔	60

سوال نمبر ۹۔ شروع کی ہدایات کون کونسی ہوتی ہیں؟

۱۳۔ **شروع کی ہدایات۔** ان باتوں کا شامل ہونا ضروری ہے:۔

الف۔ این آئی ایس اور ایڈریس گروپ۔

ب۔ نک نیم اور کوڈ ورڈ۔

ج۔ نیٹ شروع کرنیکا وقت۔

د۔ نیٹ کے فریکونسی اور چینل۔

ر۔ سلائی ڈیکس۔

ز۔ آؤٹ پٹ کی طاقت۔

س۔ نیٹ کی تصویر، سب اسٹیشن، کال سائن۔

ش۔ استعمال ہونے والی سیٹیں۔

سوال نمبر۱۰: لانگ میسج بھیجتے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے؟

۱۴۔ **لانگ یور میسج اور بھیجنے کا طریقہ۔** لانگ میسج ہوتا ہے جو 30 الفاظ سے زیادہ یا جسکے پاس کرنے میں 30 سیکنڈ سے زیادہ وقت خرچ ہوتا ہو اس میسج کو پیش کرنے سے پہلے لانگ میسج کہا جائیگا۔ میسج کو حصوں میں بانٹا جائیگا۔ ہر حصہ 30 الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔ بھیجتے وقت ذیل کی باتوں کا خیال رکھیں:۔

ا۔ لفظ (لانگ میسج) پیش کرتے وقت کہا جائیگا۔

ب۔ میسج کو حصوں میں بھیجیں ہر حصہ 30 الفاظ سے زیادہ نہ ہو۔

ج۔ ہر حصہ بھیجنے کے بعد لفظ راجر سو فار کا استعمال کیا جائیگا سوائے آخری حصے کے اور ضرورت پڑنے پر دہرانے کو۔

د۔ ایک حصہ بھیجنے کے بعد 5 سیکنڈ کا وقفہ دیا جائیگا تا کہ کوئی اسٹیشن ضروری میسج پاس کر سکے۔

ہ۔ اگر وقفہ کے دوران مداخلت نہ ہو تو دوسرا حصہ پاس کیا جائے۔

و۔ تمام رسیور سٹیشن نمبر پر جواب دینگے اور غلطی کی دہرائی اور درستی کرائی جاسکتی ہے۔ مثال:۔

(۱) **کنٹرول۔** ہیلو ٹو اینڈ تھری لانگ میسج اوور۔

(۲) ٹو سینڈ یور میسج اوور۔

(۳) تھری سینڈ یور میسج اوور۔

(۴) **کنٹرول۔** دشمن کے ٹینک علاقہ جنگل میں انفنٹری اور توپخانے کی مدد سے داخل ہو رہے ہیں توپخانے نے گرڈ اسٹیشن 681423 پر ایچ ای اور سموک فائر کر رہا ہے۔ راجر سو فار اوور۔

راجر اوور۔

راجر اوور۔

(۵) **کنٹرول۔** ٹو اینڈ تھری تم تیار رہو اور کال سائن ایک کے امام کو بتاؤ کہ پرانے منصوبے پر عمل کریں اوور۔

ٹو راجر آؤٹ۔

تھری راجر آؤٹ۔

۱۵۔ **کریکشن اور آئی سے اگین کا استعمال**

ا۔ **کریکشن۔** جب کوئی غلطی ہو جائے اور میسج بھیجنے والا اسے درست کرنا چاہے تو یہ طریقہ استعمال ہوگا۔ (جہاں سے غلطی ہوئی ہے اس سے ایک لفظ پہلے شروع کریگا)۔

کنٹرول۔ ہیلو تھری دشمن کے ٹینک۔ کریکشن دشمن کی بکتر بند گاڑیاں علاقہ جنگل میں داخل ہو رہی ہیں۔

ب۔ **سے اگین۔** اگر میسج لینے والا سمجھ نہ سکے یا اور کسی وجہ سے میسج کو دہرانا چاہتا ہو تو سے اگین کہہ کر دوبارہ پوچھ سکتا ہے۔

(۱) ہیلو ون تھری۔ دشمن پیشقدمی کر رہا ہے اوور۔

(۲) تھری سے اگین اوور۔

(۳) ون آئی سے اگین دشمن پیشقدمی کر رہا ہے اوور۔

(۴) تھری راجر آؤٹ۔

ج۔ **آئی سے اگین۔** کسی بات پر زیادہ زور دینے کیلئے اور سے اگین کے جواب میں استعمال ہوتا ہے مثلاً ٹو فار ون دشمن کے ٹینک علاقہ جنگل میں ہیں۔ آئی سے اگین۔

سوال نمبر۱۱: ریلینگ میسج اور ریڈ بیک پروسیجر سے کیا سمجھتے ہیں پورا پروسیجر بتائیں؟

۱۶۔ **ریلینگ میسج (میسج پاس اور آؤٹ ٹو یو کا استعمال)۔** ریلے میسج کا طریقہ اسوقت استعمال کیا جاتا ہے جب دو سٹیشنوں کا ملاپ آپس میں اچھا نہ ہو تو کسی اور سٹیشن جو دونوں سے ملاپ میں ہو کے ذریعے میسج بھیجی جاتی ہے۔ طریقہ مندرجہ ذیل ہے:۔

کنٹرول ہیلو ون میسج اوور	کوئی جواب نہیں ملتا
ہیلو ون میسج اوور	کوئی جواب نہیں ملتا
ہیلو ون میسج اوور	کوئی جواب نہیں ملتا

تین دفعہ چیک کرنے کے بعد

کنٹرول۔ ہیلو تھری ریلے ٹو ون اوور تھری ویلکو اوور

تھری ریلے ٹو ون ٹھنڈا پانی اوور۔

تھری راجر آؤٹ ٹو یو ہیلو تھری فار ون میسج فرام کنٹرول ٹھنڈا پانی اوور۔

(۱) ون راجر آؤٹ۔

(۲) کنٹرول۔تھری راجر آؤٹ۔

(۳) تھری میسج پاس اوور۔

۱۷۔ **ریڈ بیک پروسیجر کا استعمال۔** یہ طریقہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب میسج بھیجنے والا یقین کرنا چاہتا ہو کہ اسکا میسج ٹھیک سنا اور سمجھا گیا گیا ہے۔مثلاً کنٹرول۔ہیلو ٹو ریڈ بیک میسج اوور۔

۱۸۔ **ٹو سینڈ یور میسج اوور**

کنٹرول۔ ٹو سلائڈ کس کا ڈ تھری۔فگر تھری الفا چارلی۔کلو۔لیما۔پاپا ہوٹل۔ریڈ بیک اوور۔

ٹو آئی ریڈ بیک سلائڈ کس کارڈ تھری فگر تھری الفا چارلی کل لیما پاپا ہوٹل اوور۔کنٹرول۔ٹو کریکٹ اوور۔

نوٹ: شروع کی ٹرانسمیشن میں لفظ ریڈ بیک میسج کہنا لازمی ہے۔

سوال نمبر۱۲۔ مندرجہ ذیل سے کیا مراد ہے:۔

۱۔ ہیلو	۲۔ اوور	۳۔ آؤٹ
۴۔ راجر	۵۔ راجر سوفار	۶۔ سینڈ یور میسج
۷۔ کریکیشن	۸۔ سے اگین	۹۔ آئی سے اگین
۱۰۔ ریڈ بیک	۱۱۔ آئی ریڈ بیک	۱۲۔ میسج پاس
۱۳۔ آؤٹ ٹو یو	۱۴۔ ریلے ٹو	۱۵۔ ویٹ
۱۶۔ ویٹ آؤٹ	۱۷۔ رانگ	

ورڈ الفاظ	مطلب
ہیلو	بات چیت کرتے وقت مخاطب کرنے کیلئے کہتے ہیں۔
اوور	جب تک ایک بات کرنے والا اپنی بات ختم کرتا ہے اور جواب کا طلبگار رہتا ہے۔
آؤٹ	جب بات چیت کا سلسلہ ختم کرنا ہو تو لفظ آؤٹ کہا جائے۔
راجر	میسج مل گیا ہے اور سمجھ بھی آ گئی ہے۔
ولکو	میسج مل گیا ہے اور سمجھ بھی آ گئی ہے اور عمل کریں۔
راجر سوفار	ابھی تک میسج ختم نہیں ہوا کچھ اور باقی ہے جو سنایا گیا ہے اس میں سمجھ آئی کہ نہیں۔
سینڈ یور میسج	میسج بھیجو۔
کریکشن	کسی غلطی کی درستی کرنے کیلئے۔
سے اگین	دوبارہ کہیں۔
آئی سے اگین	میں دوبارہ کہتا ہوں۔
ریڈ بیک	تم اسکو دھراؤ۔
آئی ریڈ بیک	میں دھراتا ہوں۔
میسج پاسڈ	میسج پہنچا دیا گیا ہے۔
آؤٹ ٹو یو	تمارے ساتھ بات ختم ہو گئی ہے۔
ریلے ٹو	دوسرے کو میسج دو (جب کہ آپ کی بات اس اسٹیشن سے نہ ہو رہی ہو)۔
ویٹ	جواب دینے سے پہلے ۵ سیکنڈ انتظار
ویٹ آؤٹ	جب کوئی اسٹیشن کسی چیز کی پڑتال کیلئے بات ختم کرتا ہے۔
رانگ	جب کوئی اسٹیشن میسج کو غلط سمجھے تو لفظ رانگ کا استعمال کرتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی
اینڈ سٹیٹ ایڈم/مینجمنٹ

اے ایل سی کورس کے دوران جوانوں کو یونٹ ایڈم/مینجمنٹ سے واقفیت دلانا مقصود ہے۔ کورس کے دوران جوانوں کو مندرجہ ذیل اسباق میں عبور دلایا جائے گا۔

۱۔ زمانہ امن اور جنگ میں اے اور ر کیو عہدیداران کی ڈیوٹیوں کے بارے میں واقفیت دلانا ہے۔

۲۔ یونٹ کی کمیٹیوں کی بناوٹ اور ان کے کام سے واقفیت۔

۳۔ یونٹ میں پارٹ ون اور پارٹ ٹو آرڈر کی تیاری اور اس کا مقصد۔

۴۔ فائر فائیٹنگ پارٹیوں کی تنظیم اور ان کے کام سے واقفیت۔

۵۔ یونٹ الاؤنسز اور گرانٹس اور آڈٹ کے معاملات سے واقفیت۔

۶۔ بٹالین سٹور کی حفاظت اور مرمتی کا طریقہ۔

۷۔ یونٹ کے ٹھیکداروں کی مینجمنٹ۔

۸۔ یونٹ اور فارمیشن لیول پر دربار، فنکشن اور ایونٹ کا انعقاد اور ان کے بارے میں واقفیت۔

۹۔ سروے، سٹاک ٹیکنگ، کنڈمنیشن بورڈ اور ہنڈنگ ٹیکنگ کا طریقہ کار۔

۱۰۔ ایس جے سی او، یونٹ، ڈویژن، کور، آرمی ایس ایم کے فرائض کے بارے میں واقفیت۔

۱۱۔ قانون رازہائے مجریہ ایکٹ 1923 کے بارے میں واقفیت۔

۱۲۔ یونٹ انسپکشن کی تیاری اور یونٹ سیکورٹی کی تنظیم کے بارے میں واقفیت۔

۱۳۔ راشن کی اقسام، حصول، سٹور کرنا اور ر یونٹ میں میسنگ کے بندوبست کے طریقہ کار کے بارے میں آ گاہی۔

۱۴۔ انفنٹری ڈیوژن، انفنٹری بریگیڈ اور انڈ یپنڈنٹ بریگیڈ گروپ کے بارے میں واقفیت۔

۱۵۔ پرسنل، ای آئی اور سپیشل ای آئی کلودنگ/کٹ کی اشیاء اور آرڈیننس سٹور کا حصول اور تقسیم کے بارے میں واقفیت۔

۱۶۔ ایم ٹی گاڑیوں کا استعمال اور نگرانی۔

۱۷۔ بیرکوں کی مرمت اور دیکھ بھال اور حفظان صحت اور صفائی۔

۱۸۔ یونٹ میں ہتھیاروں اور ایمونیشن کی حفاظت اور دیکھ بھال۔

۱۹۔ میدان جنگ میں راشن/ایمونیشن کا حصول، تقسیم اور سٹور کرنا۔

۲۰۔ یونٹ کا ریل اور سڑک کے ذریعے سفر کرنے کا طریقہ کار۔

۲۱۔ فیلڈ میں واٹر سپلائی/فرسٹ ایڈ اور زخمیوں کا انخلا اور تجہیز و تدفین کے بارے میں واقفیت۔

۲۲۔ یونٹ لوڈ ٹیبل کی تیاری/سامان کی مرمت اور ریکوری سے واقفیت۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

زمانہ امن میں اے اور کیو عہدیداروں کی ڈیوٹیاں

بحوالہ۔ سٹینڈنگ آرڈر پروسیجر

مقصد۔ اس پیریڈ کے دوران آپ کو زمانہ امن میں اے اور کیو عہدیداران کی ڈیوٹیوں کے بارے مین روشناس کرانا ہے۔

۱۔ **نائب صوبیدار ایڈجوٹینٹ کی زمانہ امن میں ڈیوٹیاں**

الف۔ نائب صوبیدار ایڈجوٹینٹ، ایڈجوٹینٹ کا قریبی معاون ہے۔ جو کہ اس کو ڈسپلن سے متعلق بٹالین میں ہونے والے تمام واقعات سے باخبر رکھے گا۔

ب۔ ڈرل گارڈز اور اس سے متعلقہ فرائض کے بارے میں ایڈجوٹینٹ کو براہ راست جواب دہ ہے۔

ج۔ ڈیوٹی روسٹر تیار کرنے اور مختلف فرائض کے لیے سردار صاحبان کی تعیناتی کا ذمہ دار ہے۔

د۔ جوانوں کے فرائض پر تعیناتی کے لیے بٹالین حوالدار میجر اس کا معاون ہوتا ہے۔ تاہم نائب صوبیدار ایجوٹینٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ یقین کرے کہ تمام فرائض پر تعیناتی ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ہوتی ہے۔

ہ۔ وہ جوانوں کی وردی اور مفتی لباس کے صحیح بناؤ کا خصوصی طور اور ان کے نظم وضبط کا عمومی طور پر ذمہ دار ہے۔ جہاں پر کسی کو سزا کا مستحق سمجھے تو ایڈجوٹینٹ کو اس کے بارے میں آگاہ کرے گا۔ جو کہ متعلقہ کمپنی کمانڈر کو اس کے بارے میں اطلاع دے گا۔

و۔ احکامات کا صحیح اعلان/ نفاذ۔

ز۔ تمام گارڈز ماؤنٹنگ پریڈ کا معائنہ اور یقین کرنا کہ گارڈ کمانڈر اپنے فرائض کو سمجھتے ہیں۔

ح۔ یونٹ کے تربیتی کیڈرز اور ڈرافٹس کی تربیت میں ایجوٹینٹ کی مدد کرنا۔

ط۔ تمام قیدی، غیر حاضر۔ اور قید سے رہائی سے متعلقہ امور کے وقوع پذیر ہونے پر ایڈجوٹینٹ کو آگاہ کرنا۔

ی۔ یقین کرنا کہ بگل مقررہ وقت پر بجایا جاتا ہے۔

ک۔ قیدیوں اور دوسرے سزا یافتہ لوگوں کی پریڈ کی نگرانی۔

ل۔ یقین کرنا کہ کوارٹر گارڈ میں گارڈ بورڈ، کتابوں اور ساز وسامان کی فہرستیں صحیح طریقے سے برقرار رکھی جاتی ہیں۔

م۔ روزانہ ایجوٹینٹ دفتر احکامات کے لیے جانا۔ ن۔ یقین کرنا کہ گارڈ روم اور اس کے قرب وجوار کے علاقہ کو خصوصی طور پر ہر وقت صاف رکھا جاتا ہے۔

س۔ اپنی ذمہ داری میں دیئے گئے تمام اسٹورز کو پورا اور صحیح رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ ع۔ بٹالین کوا ٹر گارڈ سے متعلقہ تمام سٹور کا رجسٹر بنا کر اسے درست رکھنے کا ذمہ دار ہے۔

ف۔ یقین کرے گا کہ رینج سے متعلقہ تمام ساز وسامان مکمل اور قابل استعمال حالت میں ہے۔

۲۔ **بٹالین حوالدار میجر کی زمانہ امن میں ڈیوٹیاں**

الف۔ ڈرل، نظم وضبط اور فرائض پر تعیناتی سے متعلقہ امور میں نائب صوبیدار ایڈجوٹینٹ کی مدد کرے گا۔

ب۔ ایڈجوٹینٹ کے حکم سے جمع ہونے والی پریڈ کا چارج لے گا اور ان کی روزانہ حاضری کا ریکارڈ رکھے گا۔ اس کو فرائض کی ادائیگی میں مدد کے لیے ایک جوان بھی دیا جائے گا۔

ج۔ پریڈ اور پریڈ کے علاوہ عہدیداروں اور جوانوں کے لباس میں پائی جانے والے بے ضابطگیوں کو چیک کرے گا۔

د۔ ایڈجوٹینٹ سے براہ راست ملنے والے احکامات کو نائب صوبیدار ایڈجوٹینٹ تک پہنچائے گا۔

ہ۔ جوانوں کو فرائض اور ورکنگ پارٹی کے لیے متعین کرے گا۔ اور اس کے لیے ایک رجسٹر بنا کر رکھے گا۔

و۔ یقین کرے گا کہ باہر جانے والی ورکنگ پارٹیاں بناوٹ کے اعتبار سے درست ہیں۔

ز۔ دفتر کے اردلیوں کی صحیح بناوٹ اور فرائض کی صحیح طور پر ادائیگی کا یقین کرے گا۔

۳۔ **رجمنٹل پولیس حوالدار کی زمانہ امن میں ڈیوٹیاں**

الف۔ یقین کرے گا کہ اس کی زیر نگرانی لائنز میں کسی غیر مجاز شخص کا آنا جانا نہیں ہے۔ ب۔ مجاز مہمانوں کی صوبیدار میجر کی نظر میں مشتبہ ٹھہرنے والے افراد کی نگرانی۔

۴۔ **کمپنی حوالدار میجر کی زمانہ امن میں ڈیوٹیاں**

الف۔ کمپنی کے تمام عہدیداروں اور جوانوں کے نظم وضبط کا ذمہ دار ہے۔ اور اس بات کا یقین کرے کہ کمپنی کے تمام لوگ اپنے فرائض کمپنی لائنوں میں درست طریقے سے انجام دیتے ہیں۔

ب۔ کمپنی کے تمام عہدیدار اس کے فرائض کے بارے میں پلاٹون کے لحاظ سے روسٹر تیار کرے گا۔

ج۔ کمپنی کے تمام لوگوں اور عہدیداران کے صحیح لباس اور بناؤ کا یقین کرے گا۔

د۔ ٹریننگ اسٹور اور اس سے متعلقہ سامان کو بوقت ضرورت ٹریننگ کے لیے مہیا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ہ۔ کمپنی کو تمام کمپنی/ بٹالین احکام سے رول کال پر آگاہ کرے گا۔ پلاٹون حوالداروں سے رپورٹ لینے کے بعد صوبیدار میجر کی رول کال میں حاضر ہوگا۔

و۔ تمام عہدیداران اور جوانوں کو رپورٹ لینے کے لیے حاضر کرے گا۔اور یقین کرے گا کہ تمام متعلقہ لوگ جن کی موجودگی ضروری ہے پریڈ پر حاضر ہیں۔

ز۔ اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اس کی کمپنی پریڈ کے لیے وقت پر تیار ہو اور اپنی کمپنی کی پریڈ سٹیٹ تیار کر کے پیش کرے گا۔

ح۔ اس بات کا جائزہ لے گا کہ تمام سنتری صحیح جگہ پر متعین کیے گئے ہیں۔

۵۔ **پلاٹون JCO کی زمانہ امن میں ڈیوٹیاں**

الف۔ پلاٹون کا نائب کمانڈر رہتا ہے۔اور پلاٹون کمانڈر کو اس کے فرائض کی انجام دہی میں مدد دیتا ہے۔

ب۔ پلاٹون کے تمام لوگوں کی فہرست بنائے گا۔اور پلاٹون کمانڈر کی غیر موجودگی میں کمان سنبھالے گا۔

ج۔ اپنی پلاٹون کو کوئی بھی کلودنگ یا ساز وسامان اجراء اور تقسیم کرنے کے وقت موجود رہے گا۔

د۔ پلاٹون کے قابل مرمت کلودنگ، ساز وسامان اور دیگر ضروری اشیاء کی ایک فہرست تیار کرے گا۔

ہ۔ پلاٹون کے چارج پر تمام گورنمنٹ سٹور کا ذمہ دار ہے۔

۶۔ **زمانہ امن میں سیکشن کمانڈر کے فرائض**

الف۔سیکشن کمانڈر اپنے سیکشن کے نظم وضبط، کارکردگی اور کارگزاری کا ذمہ دار ہے۔

ب۔ اس بات کا خیال کرے گا کہ اس کی سیکشن کے تمام جوان متعلقہ آرمی اور بٹالین کے احکامات سے آگاہ ہیں۔

ج۔ وہ جا بجا اپنے سیکشن کے جوانوں کا گارڈ اور دیگر فرائض کے بارے میں علم چیک کرتا رہے گا۔

د۔ اس بات کا خیال رکھے گا کہ ہر جوان کی کٹ مکمل اور اچھی حالت میں ہے۔اور یہ کہ ہر جوان اپنی یونیفارم پر اسلحہ اور دیگر ضروری سامان لگانا جانتا ہے۔کسی بھی کمی بیشی کی صورت میں فوراً پلاٹون کمانڈر کو رپورٹ دے گا اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں خود ذمہ دار ہوگا۔

ہ۔ بیرک کے اس حصے کی صفائی اور حفظان صحت کے اصولوں پر عمل درآمد کا ذمہ دار ہے۔جو اس کی سیکشن کے جوانوں کو رہنے کے لیے دیا گیا ہے۔

و۔ اس بات کا خیال رکھے گا کہ اس کی سیکشن کے تمام ہتھیار صحیح حالت میں ہوں اور ہتھیاروں کے بارے میں تمام احتیاطوں اور ان کے حفاظتی اقدامات پر پوری طرح عمل کیا جا رہا ہے۔

ز۔ اپنی سیکشن کی فہرست ہر وقت اس کے پاس ہوگی۔زبانی از بر ہوگی اور اندھیرے میں بھی اسے بلانے کے قابل ہونا چاہیے۔

ح۔ یقین کرے گا کہ اس کی سیکشن کا نظم وضبط اور لباس ہر وقت مثالی رہے۔

ط۔ پریڈ پر جانے سے پہلے اپنی سیکشن کے جوانوں کا معائنہ کرے گا۔

ی۔ یقین کرے گا کہ اس کی سیکشن کے تمام جوان ''لائٹ آوٹ'' کے وقت لائن میں موجود ہیں۔اور اس کے بعد زیادہ دیر کے لیے لائن سے باہر نہیں رہتے۔

۷۔ **کمپنی کوارٹر ماسٹر کے زمانہ امن میں فرائض**۔کمپنی کوارٹر ماسٹر گارڈ اور دوسرے متعلقہ فرائض سے مستثنیٰ ہوگا۔اس کے فرائض مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

الف۔ فائرنگ کے لیے اسلحہ لیکر ضرورت کے مطابق تقسیم کرے گا۔اور کمپنی کے اسلحہ کا اکاؤنٹ اور انڈینٹ بک بنائے گا۔

ب۔ کوارٹر ماسٹر اسٹور سے راشن جاری کرائے گا۔اور کمپنی کو راشن کی صحیح تقسیم، راشن اکاؤنٹ اور راشن کی مقدار میں یومیہ تبدیلی کو صحیح رکھنے کا ذمہ دار ہے۔

ج۔ کمپنی کے راشن اسٹور ٹیلی کارڈز، رکھنے اور ان کو تا حال رکھنے کا ذمہ دار ہے۔

د۔ کمپنی کے لیے کلودنگ اور ساز وسامان ضرورت کے مطابق لینے اور تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ہ۔ ایسے تمام عہدیداران اور جوانوں کی کٹ اور کلودنگ جمع کرے گا۔جو ہسپتال یا رخصت پر جا رہے ہوں۔

و۔ اپنی کمپنی لائنوں کا روزانہ معائنہ کرے گا۔اور یقین کرے گا کہ لائنیں صاف ستھری ہیں۔لنگر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہیں۔اور باورچی صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔

ز۔ بیرک میں ہونے والے نقصان کی ہفتہ وار رپورٹ کرے گا۔اور کسی بھی ناگہانی صورت حال کے فوراً بعد خصوصی مشن پر جانے یا کسی اور مقصد کے لیے کمپنی سے غیر حاضر ہونے سے پہلے اپنے فرائض کسی اور کو سونپے گا۔اور اسکی رپورٹ کمپنی کمانڈر کو دے گا۔

۸۔ **کوت نائیک کے فرائض**۔ مندرجہ ذیل کا ذمہ دار ہوگا:۔

الف۔کمپنی کے تمام لوگوں کے لیے تنخواہ کی ڈیمانڈ تیار کر کے بٹالین نائب کمانڈر کے دفتر میں ہر مہینے کی پندرہ تاریخ تک جمع کرائے گا۔

ب۔ وہ یقین کرے گا کہ کمپنی میں کسی کو مقرر کردہ شرح سے زیادہ تنخواہ نہ دی جائے۔

ج۔ یقین کرے گا کہ کمپنی جن لوگوں کے ذمہ رقم واجب الادا ہے ان کو ان کے مقرر کردہ شرح سے ایک تہائی سے زیادہ ادائیگی نہیں کی جاتی۔

د۔ واجب الموصول رقوم کی صورت میں ڈیمانڈ رجسٹر پر کمپنی کمانڈر سے منظور کی جائے گی۔

ہ۔ یقین کرے گا کہ تنخواہ کے دن وصول شدہ تنخواہ اسی دن تمام لوگوں میں تقسیم کر دی جائے۔

و۔ یقین کرے گا کہ غیر تقسیم شدہ تنخواہ اسی دن صوبیدار میجر کے پاس جمع کرا دی جائے۔

ز۔ کوئی بھی پبلک یا رجمنٹل فنڈ سے متعلقہ رقم اپنے پاس نہیں رکھے گا۔

ح۔ یقین کرے گا کہ رجمنٹ فنڈ کے لیے کٹوتی کی رقم اسی دن صوبیدار میجر کے پاس جمع کرا دی جائے۔

ط۔ کوت عہدیدار کی حیثیت سے اس بات کا یقین کرے گا کہ بٹالین کی سیکورٹی سے متعلقہ تمام احکام کی ان کی صحیح روح کے مطابق تعمیل کی جائے۔

ی۔ کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ کوئی ہتھیار ڈسک رکھے بغیر لے جائے۔

۹۔ **کوارٹر ماسٹر جے سی او کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:۔**

ا۔ کوارٹر ماسٹر کا نائب اور ایڈم پلاٹون کمانڈر ہوتا ہے۔

ب۔ بٹالین ورکشاپ کی نگرانی کرنا۔

ج۔ میگزین اکاؤنٹ کا ذمہ دار ہے۔

د۔ بٹالین کا راشن سپلائی سے خود حاصل کرے گا۔

ر۔ وزن اور سکیل کے پیمانوں کو درست حالت میں رکھے گا۔

ز۔ سرکاری بائیسکل کو ٹھیک حالت میں رکھے گا۔

۱۰۔ بٹالین کوارٹر ماسٹر حوالدار میجر کی ڈیوٹیاں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ وہ کوارٹر ماسٹر جے سی او کا نائب ہوگا۔

ب۔ وہ کوارٹر ماسٹر کے جے سی او کے کام سیکھے گا، تاکہ اس کی عدم موجودگی میں اس کا کام کر سکے۔

ج۔ وہ عام طور پر کلودنگ سٹور اور یونٹ ایکوپمنٹ کا انچارج ہوتا ہے۔

د۔ وہ کوارٹر ماسٹر جے سی او کی مدد کرے گا اور کوئی بھی کام ملے اسے سرانجام دے گا۔

ر۔ فائر آلارم کے سامان کو اپ ڈیٹ رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ز۔ بی کیو ایم ایچ کنڈمنیشن بورڈ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

س۔ ای آئی کے سٹور کو سردیوں میں ایشو کرنا اور سردیاں ختم ہوتے ہی جمع کرنا۔

۱۱۔ میگزین این سی او کی ڈیوٹیاں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ میگزین کی ایس او پی سے صحیح طریقے سے واقف ہوگا۔

ب۔ میگزین کی سیکورٹی کو یقینی بنائے گا۔

ج۔ میگزین کے اردگرد کے علاقے کی صفائی کو یقینی بنائے گا۔

د۔ اس بات کو یقینی بنائے گا کہ میگزین میں بجلی کا کنکشن نہیں ہے۔

ر۔ میگزین کے درجہ حرارت کو برقرار رکھے گا۔

ز۔ میگزین این سی او مقررہ اوقات پر میگزین کو کھولے گا۔

س۔ ممنوع ایمونیشن کی لسٹ کو Maint رکھے گا اور اس سلسلے میں Q کلرک کے ساتھ رابطے میں رہے گا۔

ش۔ ایمونیشن کو ایس او پی کے مطابق میگزین میں رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ص۔ ایمونیشن کو میگزین میں گروپ کے مطابق ترتیب دیتا ہے۔

ض۔ اے ٹی او انسپکشن کے دوران تمام لیجرز اور رجسٹرز کو Maint رکھے گا۔

ط۔ فائر فائیٹنگ کے سامان کو قابل استعمال حالت میں رکھے گا۔

ظ۔ کمپنیوں کی ڈیمانڈ کے لئے ایمونیشن کی کمی کو پورا کرے گا۔

ع۔ ایمونیشن کے کارٹرج کو متعلقہ آرڈیننس یونٹ/ڈپو میں جمع کروائے گا۔

غ۔ اگر میگزین ایس او پی کے مطابق نہ ہو تو سالانہ ڈیوی ایشن رپورٹ جمع کروائے گا۔

ف۔ ایمونیشن ٹرن اوور کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ کی کمیٹیوں کی بناوٹ اوران کے کام

تمہید۔ کسی یونٹ کی لڑائی کی اہلیت عام طور پر جوانوں کے مورال پر منحصر ہوتی ہے جو کہ اچھی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔اچھی ایڈمنسٹریشن کا اسی وقت یقین کیا جا سکتا ہے جب مختلف ذمہ دار لوگ اپنے فرائض اچھی طرح سے سرانجام دیں۔اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ایک یونٹ میں کئی کمیٹیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔

یونٹ میں کمیٹیاں

۱۔ یونٹ کے کاروبار کو یونٹ کے لوگوں کے خیالات کے مطابق چلانے کیلئے کچھ کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں جو کہ عام طور پر مندرجہ ذیل ہوتی ہیں:۔

ا۔ لائن کمیٹی۔ ب۔ پٹیشن کمیٹی۔

ج۔ کھیلوں کی کمیٹی۔ د۔ یونٹ میسنگ کمیٹی۔

ر۔ بینڈ کمیٹی۔

۲۔ **لائن کمیٹی۔** اس کی تشکیل مندرجہ ذیل ہے جو ہر تین ماہ بعد یونٹ پارٹ ون آرڈر کے ذریعے نامزد کی جاتی ہے۔

ا۔ چیئرمین : سیکنڈان کمانڈ

ب۔ ممبران :

(۱) کوارٹر ماسٹر۔

(۲) صوبیدار میجر۔

(۳) ایک جے سی او۔

(۴) ایک این سی او۔

(۵) ایک سپاہی۔

۳۔ **لائن کمیٹی کے فرائض**

ا۔ چیزوں کی مرمت یا نئے بنانے کے نرخ ہر مہینے مقرر کرنا یا انہیں دہرانا۔

ب۔ جوانوں کے یا یونٹ کے بل جو کاریگروں نے دیئے ہوں ان کی پڑتال کرنا۔

ج۔ عارضی طور پر ملحق (اٹیچ) لوگوں اور مہمانوں کیلئے رہنے کی جگہ اور دیگر سہولتیں بہم پہنچانا۔

د۔ یونٹوں اور مہمانوں کی آمد پر ان کیلئے خرچ کا اندازہ لگانا اور سیکنڈان کمانڈ کے ذریعے سی او صاحب سے اس کی منظوری لینا۔

ر۔ او آر کے آرام، بھلائی اور تسکین کے بارے میں سوچنا اور جہاں ضروری ہو طریقہ کار میں تبدیلیاں تجویز کرنا۔

ز۔ سی او کی طرف سے دیئے ہوئے کام پر غور کر کے سی او کو مطلع کرنا۔

۴۔ کمیٹی کو مہینے میں ایک اجلاس کرنا چاہیئے اور اپنی کارروائی ایک رجسٹر میں درج کرنا چاہیئے اس رجسٹر کو سی او کی منظوری کیلئے پیش کرنا چاہیئے سب یونٹ کمانڈر اور کمیٹی کے ممبروں کو اجلاس کی تاریخ سے پہلے اپنے پوائنٹ سیکنڈان کمانڈ کو دینے چاہئیں۔

۵۔ **پٹیشن کمیٹی۔** یہ کمیٹی عام طور پر سیکنڈان کمانڈ، صوبیدار میجر اور دو جے سی اوز پر مشتمل ہوتی ہے جن کے نام یونٹ پارٹ ون آرڈرز میں ہر ۳ ماہ بعد چھاپے جاتے ہیں۔کمیٹی اپنے ہفتہ وار اجلاس میں جوانوں کی درخواستوں پر غور کرتی ہے اور پریزیڈنٹ کو ایسی درخواستوں پر جو سول اتھارٹی کو بھیجنے کے قابل ہوں لکھنا چاہیئے تب یہ درخواستیں سی او، ٹو آئی سی کے دستخطوں کے تحت سول اتھارٹی کو بھیجی جاتی ہیں۔اگر کسی درخواست کا سول اتھارٹی کو بھیجنا نامناسب ہو تو پریزیڈنٹ کو خود درخواست دہندہ کو اس کی وجہ بتانی چاہیئے۔عام طور پر یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہر درخواست دینے والے کو کمیٹی کے سامنے حاضر ہو کر حالات بتانے چاہئیں۔

۶۔ فوجی جوانوں کے گھر کے معاملات کے متعلق جو درخواستیں ہوں انہیں تصدیق اور کارروائی کیلئے ضلع کے آرمڈ سروسز بورڈ کو بھیجا جائے۔کسی اور سول محکمے کو ایسی درخواستیں نہیں بھیجی جائیں گی۔درخواست بھیجتے وقت مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھنا چاہیئے:۔

ا۔ درخواست دینے والے اس کی بیوی، نابالغ بچے یا اس کے نزدیکی رشتہ دار جو اپنا معاملہ خود طے کرنے سے معذور ہوں ان کے سوائے اور کسی تکلیف کے متعلق درخواست نہیں دی جائے گی۔

ب۔ ایسا مقدمہ جو دیوانی یا فوجداری عدالت میں ہو اس کیلئے صرف جلد فیصلہ کرنے کی درخواست کی جا سکتی ہے ایسے مقدمے پر نظر ثانی کیلئے جس کا فیصلہ دیوانی یا فوجداری عدالت کر چکی ہو درخواستوں اور شکایات پر ضروری عمل کے بارے میں ہدایات ایس پی اے او ۱۹/۸۲ میں دی ہوئی ہیں۔

محدود

۷۔ **کھیلوں کی کمیٹی۔** یہ کمیٹی سیکنڈ ان کمانڈ، کھیلوں کے آفیسر، صوبیدار میجر اور کھیلوں کے این سی او پر مشتمل ہوتی ہے اس کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ کھیلوں کو ہر دل عزیز بنانے کے طریقوں پر غور کرنا اور یونٹ میں کھیل کا معیار بلند کرنا۔

ب۔ یقین کرنا کہ یونٹ میں کھیلوں کا سامان کافی مقدار میں موجود ہے اور کھیلوں کیلئے جو فنڈ ہے اس میں خرچ آمدنی کے مطابق ہے۔

ج۔ یقین کرنا کہ یونٹ میں کھیلوں کا سامان ضائع نہیں ہوتا، ٹوٹ پھوٹ کم ہو اور ناکارہ چیزوں کو باقاعدہ کنڈم کیا جائے۔

د۔ میچوں یا مقابلوں پر چائے، شربت کا انتظام کرنا۔

ر۔ کھیلوں کے سامان کو اس کے لیجر کے ساتھ پڑتال کرنا اور دیکھنا کہ تمام کمپنیوں کے پاس اس کا مناسب حصہ ہے اور اس کو کھیلوں میں استعمال کیا جائے۔

۸۔ **میسنگ کمیٹی۔** یہ فرائض پریذیڈنٹ ہر ایک ممبر کو بانٹ کر دے۔ کمیٹی ہر ماہ کے پہلے ہفتے اجلاس کرے گی اور اسکی کارروائی متعلقہ رجسٹر میں درج کرے گی جو مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی۔ کمیٹی کی بناوٹ ضرورت کے مطابق تبدیل بھی کی جا سکتی ہے۔

ا۔ صدر سیکنڈ ان کمانڈ

ب۔ ممبران

(۱) میڈیکل آفیسر (اگر ہو تو)

(۲) میسنگ آفیسر

(۳) ہر سب یونٹ سے ایک ایک سپاہی

(۴) این سی او کک

۹۔ **میسنگ کمیٹی کے فرائض**

ا۔ جب ممکن ہو کھانے کے پروگرام اور معیار کو بہتر بنانا۔

ب۔ مختلف اقسام کے کھانے کی چیزوں کا پتہ لگانا جن کو جوان پسند یا ناپسند کرتے ہیں۔

ج۔ کھانا پکانے اور بانٹنے کی بہتری کی تجویز

د۔ یونٹ کے ککوں کی ضرورت پوری کرنا اور ان کی مزید سکھلائی کا بندوبست کرنا۔

ر۔ راشن ضائع ہونے سے بچانے کی تجویز پیش کرنا۔

۱۰۔ کمیٹی کا اجلاس سی او کے حکم کے مطابق ہوگا اور اجلاس کی کارروائی ایک کتاب میں لکھی جائے گی جو سی او صاحب کے مشاہدے کیلئے پیش کی جائے گی۔

۱۱۔ **بینڈ کمیٹی۔** یہ کمیٹی ۳ آفیسروں پر مشتمل ہوگی جو کمانڈنگ آفیسر ہر ۳ ماہ بعد نامزد کریں گے۔ اور ان کے نام پارٹ ون آرڈرز میں شائع کئے جائیں گے۔ اس کمیٹی کا کام یونٹ بینڈ کی بہتری کیلئے کام کرنا ہے۔

خلاصہ۔ رجمنٹ کی کمیٹیاں جوانوں کی فلاح و بہبود کیلئے تشکیل دی جاتی ہیں۔ یہ اسی صورت میں سودمند ہو سکتی ہیں جب کہ ان پر مقرر کیا ہوا سٹاف اپنا کام صحیح طریقے سے سر انجام دے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ پارٹ ون اور پارٹ ٹو آرڈرز کی تیاری

بحوالہ۔ (ا) اے آر (آئی) 774 اور 775

(۲) اے پی ڈی ریگولیشنز 1999ء

(۳) ایس ڈی ان دی فیلڈ 1995 سیکشن 44

تمہید۔ پارٹ ون آرڈرز وہ احکام ہوتے ہیں جو یونٹ کے اندرونی فلاح و بہبود سے تعلق رکھتے ہیں عام طور پر ہفتہ وار چھاپے جاتے ہیں ان میں یونٹ کی ٹریننگ، پریڈ، انتظام، ڈیوٹیاں اور بہتری کے حکم ہوتے ہیں۔ پارٹ ٹو آرڈرز میں وہ تمام باتیں اور واقعات چھاپے جاتے ہیں جن کا اثر براہ راست جوانوں کی تنخواہ، پنشن، ترقی، تقرری یا نوکری پر پڑے اس سبق کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے حصہ اول پارٹ ون آرڈرز اور حصہ دوم پارٹ ٹو آرڈرز۔

پارٹ ون آرڈرز

ا۔ **پارٹ ون آرڈرز شائع کرنا۔** پارٹ ون آرڈرز سی او کے حکم سے شائع کئے جاتے ہیں ان میں عام طور پر مندرجہ ذیل قسم کے احکام شائع کئے جاتے ہیں:۔

ا۔ نمایاں کام سرانجام دینے پر حوصلہ افزائی اور شاباش یا مبارکباد وغیرہ دینا۔

ب۔ گارڈ اور ڈیوٹیاں۔

ج۔ روزمرہ کے تمام احکامات۔

د۔ نظم و ضبط ماسوائے انفرادی باتوں کے۔

ر۔ سروے، کنڈمنیشن اور سٹاک ٹیکنگ بورڈ۔

ز۔ بیماریوں کی روک تھام کیلئے احکامات، طریقہ اور صحت کے اصول۔

س۔ انسپکشن اور وزٹ وغیرہ۔

ش۔ پریڈ، پی ٹی اور کھیلوں کے اوقات۔

ص۔ بہادری کے کارنامے۔

ض۔ مقامی کورسز کے نتیجے۔

ط۔ روزمرہ راشن کی نفری۔

ظ۔ لوکل ان پیڈ رینک کی تقرری (ان پیڈ لانس نائیک کا پارٹ ٹو آرڈر بھی شائع ہوگا)۔

ع۔ ایسی سزا جو جوان کی نوکری اور تنخواہ وغیرہ پر اثر نہ رکھتی ہو۔ مثلاً گارڈ ڈیوٹیاں یا 14 دن سے کم سی ایل۔

غ۔ جوانوں کی بہبود اور دلچسپی کی باتیں مثلاً فلم، قوالی، ڈرامہ وغیرہ پارٹ ون آرڈرز کے آخر میں بطور نوٹس چھاپے جاتے ہیں۔

۲۔ **آرڈرز کا چھاپنا۔** پارٹ ون آرڈرز ایک تسلیم شدہ انداز میں چھاپے جاتے ہیں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:۔

ا۔ یہ ہفتہ وار چھاپے جاتے ہیں سوائے اس کے کہ چھاپنے کیلئے مواد نہ ہو۔

ب۔ ہر آرڈر سلسلے وار ہونا چاہئے اور آرڈر کے نمبر ہر سال پہلی جنوری سے شروع کرنے چاہئیں۔

ج۔ ہر ایک آرڈر پر موزوں سرخی ہونی چاہئے۔

د۔ یہ آرڈرز اوسی یونٹ یا فارمیشن کی اتھارٹی پر چھاپے جاتے ہیں اور ان پر مندرجہ ذیل آفیسرز دستخط کر سکتے ہیں:۔

(ا) کمانڈنگ آفیسر۔

(۲) ایڈجوٹینٹ یا اس کے برابر کا آفیسر۔

(۳) ایڈم آفیسر/ کیوایم۔

ر۔ اِن آرڈرز کو سیکورٹی کا مناسب درجہ دینا چاہئے۔

ز۔ جب یونٹ بارڈر کے علاقے میں ہو تو احکامات میں یونٹ کی لوکیشن نہیں دینا چاہئے۔

س۔ وہ تمام سٹینڈنگ آرڈرز، پی اے اوز، ڈویژن اور بریگیڈ کے احکام اور خاص خطوط جو کہ تمام رینکس کے لئے جاننے ضروری ہیں۔ یہ احکامات دوبارہ چھاپے جائیں۔

ش۔ پاکستان آرمی ایکٹ کی مندرجہ ذیل سیکشن ہر تیسرے ماہ لگا تار ۳ رول کال پر پڑھی جانی چاہئیں۔ سیکشن ۱۶ تا ۱۸، سیکشن ۲۴ تا ۵۹، سیکشن ۶۰ تا ۶۲ اور سیکشن ۶۵ (۲) (اے) تا (آئی) اتھارٹی۔ اے آر (آئی) ۱۸۵ بی

ص۔ اے آر آر ۲۹۰ کے تحت وی ڈی کو چھپانا جرم قرار دیا گیا ہے لگا تار ۳ رول کال پر پڑھنا چاہئے۔ (اتھارٹی۔اے آر (آئی) ۱۸۵ بی)

ض۔ پارٹ ون آرڈر سب سے پہلے ایک رجسٹر میں لکھے جاتے ہیں اور اس پر ایڈ جوٹینٹ دستخط کرتے ہیں چھاپنے سے پہلے کمانڈنگ آفیسر رجسٹر پر دستخط کرتے ہیں۔

۵۔ **تقسیم کے بارے میں احکامات**

الف۔ یہ احکامات روزانہ تمام جوانوں کو پڑھ کر سنائے اور سمجھائے جائیں اس کے بعد یہ عذر نہیں مانا جائے گا کہ یہ احکامات کسی کے علم میں نہیں ہیں۔ (اتھارٹی اے آر (آئی) ۷۸۴)

ب۔ یہ احکامات عام زبان میں ترجمہ کر کے سنائے جائیں گے۔

ج۔ پارٹ ون آرڈرز کی کاپیاں ہر اس جگہ چسپاں کی جائیں گی جہاں پر تمام جوان اس کو دیکھ لیں مثلاً کینٹین، ریکریشن روم، انفارمیشن روم اور کمیٹی کے نوٹس بورڈ وغیرہ۔

د۔ جو جوان یونٹ سے کسی وجہ سے غیر حاضر ہوں (کورس یا چھٹی وغیرہ) وہ تمام احکام جوان کی عدم موجودگی میں جاری ہوئے ہوں واپسی پر ان کو پڑھائے جائیں۔ (اتھارٹی اے آر (آئی) ۷۸۴)

۳۔ مندرجہ ذیل کو عام طور پر تقسیم کئے جاتے ہیں کیونکہ ان کی تقسیم کی تعداد مقرر نہیں ہے:۔

ا۔ سی او۔ ب۔ تمام میریڈ آفیسرز کے بنگلے۔

ج۔ کوارٹر ماسٹر۔ د۔ صوبیدار میجر، رسالدار میجر۔

ر۔ جے اے۔ ز۔ کمپنی آفس۔

س۔ کوارٹر گارڈ۔ ش۔ میس، ڈائننگ ہال۔

ص۔ نوٹس بورڈ۔ ض۔ ریکریشن روم۔

ط۔ سٹوڈنٹس جو کہ کورس پر ہوں۔

۴۔ **پارٹ ٹو آرڈرز**۔ پارٹ ٹو آرڈرز شائع کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں:۔

ا۔ ہر آرمز اور سروس کیلئے علیحدہ علیحدہ آرڈرز شائع کریں۔

ب۔ پارٹ ٹو آرڈر کا حوالہ اس طرح دیا جائے گا پارٹ ٹو ۹۷۔۵۔۳۰

ج۔ ان احکامات کو اے پی ڈی ریگولیشنز کے ضمیمہ ڈی میں دیئے ہوئے نمونے کے مطابق چھاپا جاتا ہے ہر حکم میں کیزولیٹی (Casualty) نمبر ایک سے شروع کر کے سلسلہ وار دئے جاتے ہیں۔ گروپ کے اندر ایک آدمی کا نام، آرمی نمبر کی سنیارٹی کے حساب سے لکھنا چاہئے اس طرح شیٹ نمبر اور نمبر آف شیٹ پہلے اور آخری صفحہ پر ظاہر کرنا لازمی ہے۔ (اے پی ڈی ریگولیشنز ۸۹۱)

د۔ خاص خاص الفاظ کے مخفف جو کہ اے پی ڈی ریگولیشنز ضمیمہ جی میں درج ہیں استعمال کرنے چاہیں۔

ر۔ پرسنل اور آرمی نمبر جو کہ ریکارڈ آفس نے ہر جے سی او/ او آر کو دیئے ہیں استعمال کرنے چاہئیں۔

ز۔ پارٹ ٹو آرڈرز پر سی او یا ایڈ جوٹینٹ یا ان کے مقابل آفیسر ہی دستخط کریں گے۔ دوسرا کوئی آفیسر کسی کی جگہ پر دستخط نہیں کرسکتا۔ اگر ایک سے زیادہ ورق ہوں تو صرف آخری ورق پر دستخط کئے جائیں گے باقی اوراق پر چھوٹے دستخط ہوں گے۔ اسی طرح کیزولٹی (Casualty) کا ٹوٹل آخری صفحہ پر دستخط کرنے والا آفیسر اپنے ہاتھ سے لکھے گا۔ پارٹ ٹو آرڈرز کی تمام کاپیاں صاف اور مکمل ہونی چاہئیں۔

س۔ مہینے اس طرح لکھے جائیں گے جنوری، فروری، مارچ وغیرہ۔

ش۔ تمام آدمیوں اور جگہوں کے نام الفاظ میں لکھے جائیں گے۔

ص۔ تمام ترامیم شدہ الفاظ اور ہندسوں پر آفیسر کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۵۔ **اٹیچڈ پرسنل**

ا۔ جو لوگ مستقل طور پر کسی یونٹ کے ساتھ اٹیچ ہوتے ہیں ان کے پارٹ ٹو آرڈرز وہ یونٹ کرے گی جس کے ساتھ وہ اٹیچ ہوں۔ (اتھارٹی اے پی ڈی ریگولیشنز پیرا ۱۱۰)

ب۔ یہ بات ضروری ہے کہ پرسنل اور آرمی نمبر اور نام، اصل ٹریڈ اور یونٹ کا نام واضح طور پر شائع کئے جائیں۔

۶۔ ترمیم۔ اگر پارٹ ٹو آرڈر کو درست کروانا ہو تو یہ فوراً کیا جائے یہ اسی گروپ اور ہیڈنگ کے آخر میں چھاپی جائے۔ اگر ضروری سمجھا جائے تو پہلی کیز ولٹی (Casualty) کو منسوخ کیا جائے اس کی جگہ نئی اور درست کیز ولٹی (Casulaty) چھاپی جائے۔

۷۔ چھاپنا۔ پارٹ ٹو آرڈرز کی تمام کاپیاں پڑھی جانی چاہیں اور ایک طرح کی ہوں کوئی کٹنگ نہ ہو۔ اگر کوئی ترامیم ہوں تو دستخط کرنے والے آفیسر کو اس پر چھوٹے دستخط کرنے چاہئیں۔

۸۔ تقسیم۔ شائع کرنے کے فوراً بعد پارٹ ٹو آرڈرز کی کاپیاں مندرجہ ذیل کو تقسیم کی جائیں۔

ا۔	آفیسر انچارج ریکارڈ	۲ کاپیاں یا ضرورت کے مطابق
ب۔	فیلڈ پے آفس یا یونٹ اکاؤنٹ	۱ کاپی
ج۔	متعلقہ سی ایم اے	۱ کاپی
د۔	یونٹ۔ سب یونٹ جن کا تعلق ہو	۱ کاپی
ر۔	آفس کاپی	۱ کاپی
ز۔	نوٹس بورڈ	۱ کاپی

۹۔ کافی کاپیاں چھاپی جائیں تاکہ انہیں دوبارہ چھاپنے کی ضرورت نہ ہو۔

۱۰۔ تقسیم پارٹ ٹو آرڈر کے نیچے نہیں دکھائی جائے گی۔

۱۱۔ پارٹ ٹو آرڈرز کی کاپیاں کسی اور آفس یا آفیسر کو جی ایچ کیو کی اجازت کے بغیر نہیں بھیجی جائیں گی۔

۱۲۔ غلطیاں

ا۔ ریکارڈ آفس اور ایف پی او ، یواے علیحدہ علیحدہ غلطیاں نکالیں گے اور سب کو لکھیں گے۔

ب۔ پارٹ ٹو آرڈرز کے متعلق غلطیوں کا فوراً جواب دیا جائے گا۔

۱۳۔ پارٹ ٹو آرڈرز لیٹ چھپنے کی صورت میں اس کا اثر جوان کی سروس اور اس کی تنخواہ اور الاؤنسز پر پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی کوئی ایسی چیز ہو جس کے لئے پارٹ ٹو آرڈر کا چھپنا ضروری ہو اس کو فوری طور پر پارٹ ٹو آرڈر میں شامل کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ضروری ڈاکومنٹس مہیا کئے جائیں۔

۱۴۔ ڈی ایس صاحبان پارٹ ٹو آرڈر چھاپنے کیلئے جو ڈاکومنٹس چاہیے ہوتے ہیں ان پر بھی بحث کریں۔

نوٹ۔ پارٹ ون آرڈرز یونٹ کی روزمرہ فلاح و بہبود کیلئے ہوتے ہیں ان کو کافی عرصہ پہلے چھاپنا چاہئے تاکہ تمام متعلقہ افراد کو وقت پر آگاہی ہو سکے۔ پارٹ ٹو آرڈرز جوانوں کی تنخواہ اور نوکری پر اثر انداز ہوتے ہیں جوانوں کے حقوق کے محفوظ رکھنے کیلئے ان کے متعلق جو کیز ولٹی (Casualty) نوٹس میں آئے اسے فوراً چھاپا جائے اور تمام متعلقہ افراد کی یونٹوں کو ان کی کاپیاں بھیجی جائیں۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

فائر فائٹنگ پارٹیوں کی تنظیم اور ان کے کام

بحوالہ: اے آر (آئی)589، بیرک اینڈ ہاسپٹل شیڈول سیکشن ڈی

مقصد۔ اس سبق کا مقصد آپ کو آگ لگنے کی وجوہات، اس پر قابو پانا اور اس کے خلاف استعمال ہونے والے سامان کے سکیل اور اس کو ڈیمانڈ کرنے کے طریقے کے بارے میں بتانا ہے۔

تمہید۔ اگر آگ کے خلاف موثر اقدام نہ کیے جائیں تو یہ کسی بھی چیز کو تباہ و برباد کر سکتی ہے۔ اس قسم کے حادثات سے بچنے کیلئے سٹورز، میگزین، پی او ایل سٹورز اور دیگر مختلف مقامات پر سٹورز کی نوعیت کے حساب سے فائر پوائنٹ بنائے جاتے ہیں۔ ان فائر پوائنٹ پر آگ کے خلاف لڑنے کے لیے مختلف قسم کا سامان رکھا جاتا ہے تا کہ بوقت ضرورت کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے اس سامان کو کام میں لاتے ہوئے آگ پر جلدی قابو پایا جائے اور نقصان سے بچا جائے۔ واضع رہے کہ زیادہ تر آگ لگنے کے واقعات ہماری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔ ہم مختلف قسم کی حفاظتی تدابیر کو عمل میں لاتے ہوئے ان حادثات سے بچ سکتے ہیں۔

۱۔ آگ لگنے کی وجوہات۔ آگ لگنے کی عام وجوہات درج ذیل ہیں:۔

ا۔ دشمن کی کاروائی۔

ب۔ سگریٹ یا بوسیدہ بجلی کی تاروں کا استعمال۔

ج۔ بجلی۔

د۔ لوہے کے اوزاروں کا استعمال۔

ر۔ برقی رو کا تیز بہاؤ۔

ز۔ بجلی کے سامان اور تاروں سے۔

س۔ آگ سے بچاؤ کی تدابیر پر عمل نہ کرنے سے۔

۲۔ آگ بجھانے کا طریقہ

ا۔ فائر الارم کا طریقہ۔ یہ سائرن عام طور پر ہوائی حملے پر استعمال کیا جاتا ہے یہ اس قسم کا ہونا چاہیے جس کے بجنے کی آواز پوری یونٹ میں سنائی دے سکے اور یونٹ میں ایسی جگہ رکھا ہوں جہاں ضرورت پڑنے پر بغیر وقت ضائع کئے استعمال میں لایا جا سکے۔

ب۔ فائر پارٹیاں۔ یونٹ فارمیشن کے اندر عموماً تین قسم کی پارٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں:۔

(۱) فائر پکٹ یا فائر فائٹنگ پارٹی۔ یہ آگ لگنے کی صورت میں فائر کے احکامات میں جو ذمہ داری ان کو سونپی گئی ہے اس پر عمل کرے گی اور آگ کو بجھانے کی کوشش کرے گی۔

(۲) کارڈن پارٹی۔ اس کا کام ایک جوان باہر کی طرف اور دوسرا اندر کی طرف منہ کر کے آگ والی جگہ کو گھیر لینا ہے تا کہ کوئی باہر سے گڑ بڑ نہ کر سکے۔

(۳) سالوج پارٹی۔ اس کا کام عمارت کے اندر سے لوگوں اور سامان کو بچانا ہوتا ہے۔

(۴) ڈیوٹی رنر۔ یہ ڈیوٹی آفیسر اور ٹیلیفون آپریٹر کے پیغام دوسری جگہوں تک لے جاتے ہیں......

۳۔ آگ بجھانے کے خاص نکات

ا۔ آگ بجھانے والے سامان میں ریت پانی کی بالٹیاں فائر بیٹر فائر ایکسٹینگوشر اور ٹائروں سے حرکت کرنے والے پمپ موجود ہونے چاہیے۔

ب۔ بجلی سے لگنے والی آگ کو ریت یا سی ٹی سی) کلورائیڈ ٹیٹرا سائیکلین (ایکسٹینگوشر سے بجایا جا سکتا ہے۔ یہ ایکسٹینگوشر دھواں چھوڑتے ہیں جو انسانی زندگی کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے اس لئے اس دھویں کو نکالنے کے لیے راستہ ہونا چاہیے۔

ج۔ جس سامان کو آگ نہ لگی ہو اس کے وہ اسے اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

د۔ جس عمارت کو آگ لگی ہو اس کے اندر داخل ہونے کے لیے جب دروازے اور کھڑکیاں کھولیں تو اندر جانے والے آدمی منہ اور ناک پر گیلا کپڑا لپیٹنے کیونکہ گرم ہوا کے جھکڑ جب سانس کے ذریعے پھیپڑوں میں جاتے ہیں تو نقصان دے ہوتے ہیں۔

ر۔ ایمونیشن اسٹوروں کو لگی آگ ان کے باہر لگے ہوئے بورڈ پر لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق بجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۵۔ سٹیشن فائر کمیٹی کی ذمہ داریاں۔ اسٹیشن پر کمیٹی کی ذمہ داریاں اسٹیشن فائر کمیٹی کی ذمہ داریاں درج ذیل ہوں گی:۔

ا۔ مختلف اوقات جو کہ سال میں دو دفعہ سے کم نہ ہو تمام اسٹیشن کی یونٹوں کو ملاحظہ کریں گے کہ یونٹ کے پاس فائر فائٹنگ کا سامان سکیل کے مطابق پورا اور قابل استعمال ہے اور ضرورت کے وقت موجود ہوگا۔

ب۔ سٹیشن کمانڈر کو اپنی انسپکشن کی رپورٹ دیتے ہیں۔

ج۔ اسٹیشن کمانڈر کو فائر فائٹنگ کے سامان کے متعلق سفارشات دیتے ہیں اور واٹر ٹینک اور دوسرے مخصوص سامان کو مہیا کرنے کی بھی سفارشات بھیجتے ہیں۔

د۔ یونٹ نے جو اپنے فائر آرڈر بنائے ہوں ان کی منظوری دیتے ہیں۔

۶۔ **آگ لگنے کی بچاؤ کیا اہم ہدایات**۔ آگ لگنے سے بچاؤ کی عام ہدایات درج ذیل تدابیر پر عمل کر کے آگ لگنے سے کسی حد تک بچایا جا سکتا ہے:۔

ا۔ گورنمنٹ کی عمارتوں کے اندر یا نزدیک آگ لگانے کی اجازت نہیں سوائے ان جگہوں کے جہاں آگ لگانے کی مخصوص جگہ بنائی گئی ہیں۔

ب۔ رات کو جب خالی کمرے بند کیے جائیں تو تمام قسم کی آگ کو بجھا دینا چاہیے جب روشنیاں بند کرنے کا وقت ہو تو آپ کو بھی بجھا دینا ضروری ہے۔

ج۔ سٹور روم یا ایسی جگہ جہاں گھاس پھوس وغیرہ ہو سگریٹ وغیرہ نہ پیا جائے۔

د۔ جب آگ کے چولے یا لیمپ وغیرہ جل رہے ہو تو بڑی احتیاط کی جائے تاکہ آگ نہ لگنے پائے۔

ر۔ اگر کوئی کی چمنی آگ پکڑے تو اس کے اندر سے تیل نکال لیا جائے اور شعلوں کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔

ز۔ بیرک اور کیمپ کے اندر آ کام یا بون فائر ممنوع ہے۔

س۔ لکڑی سے بنی عمارت کے ایک سو گز کے اندر پکانے کا چولہا یا کوئلے کی انگیٹھی وغیرہ کا استعمال نہ کیا جائے۔

ش۔ لنگروں کی چھتیں اور دیواریں رو کو چمنی کے دھواں سے صاف رکھنا چاہیے ایم ای ایس کو مہینہ میں ایک بار ان عمارتوں کو صاف کرنا چاہیے۔

ص۔ جہاں گاڑیاں کھڑی ہو وہاں پٹرول مٹی کا تیل اور دوسرے تیل نہ رکھے جائیں۔

ض۔ پٹرول تیل اور دوسرے اور دوسرے تیل کی لیکیج کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ط۔ غیر مجاز آدمیوں کو عمارتوں کے اندر بجلی کی تاروں واٹر سپلائی پائپ اور گیس کے پائپوں کو نہیں چھیڑنا چاہیے صرف مجاز لوگ ہیں فیوز یا تار وغیرہ تبدیل کریں۔

۷۔ **آگ کے سامان کی ڈیمانڈ، مہیا اور حساب کتاب کا طریقہ**۔ ہر اسٹیشن کمانڈر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک اسٹیشن فائر کمیٹی بنائے جس کے ممبران انجینئر، اے ایس سی، آرڈیننس اور ای ایم ای سے لیے جائیں گے۔ ان میں سے کسی بھی ایک آفیسر کا فیلڈ آفیسر ہونا ضروری ہے جو کہ بحیثیت کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔ اسٹیشن فائر کمیٹی ہر یونٹ میں فائر فائٹنگ پوائنٹ کا جائزہ لے گی اور بیرک اور ہاسپٹل شیڈول سیکشن ڈی کے مطابق آگ کے خلاف استعمال ہونے والے سامان کا سکیل مقرر کرے گی۔ اسٹیشن فائر کمیٹی کے تجویز کردہ سامان کے سکیل کو بورڈ پروسیڈنگ کی شکل میں اسٹیشن کمانڈر کی منظوری کے بعد یونٹ کے لیے سامان ڈیمانڈ کرنے کی اتھارٹی ہوگی اور یونٹ تجویز کردہ سامان رکھنے کی مجاز ہوگی۔

۸۔ **فائر فائٹنگ کا سامان ڈیمانڈ کرنے کا طریقہ**۔ یونٹ PAFO-2790 ڈیمانڈ آف آرڈیننس سٹور پر مجاز سکیل کے مطابق اپنی ضرورت کا سامان آرڈیننس یونٹ سے طلب کرے گی۔ ڈیمانڈ دستخط کرنے والا مجاز آفیسر اس چیز کا ذمہ دار ہوگا کہ وہ کوئی بھی چیز سکیل سے زیادہ نہ طلب کرے اور ڈیمانڈ پر جو چیز لکھ کر دے رہا ہو وہ صحیح ہو۔ اس کے بعد ایشو کے لیے یہ ڈیمانڈ آرڈیننس یونٹ کو بمع ایک کاپی بورڈ پروسیڈنگ بھیج دی جائے۔ آرڈیننس یونٹ کے پاس جو سامان ہوگا وہ فوراً ایشو کرے گا اور جو سامان موجود نہیں ہوگا وہ یونٹ کو بتا دے گی۔ اس کے مہیا کرنے کا بندوبست لوکل پر چیز یا ڈپو سے منگوا کر کریں گے۔

۹۔ **آگ کے سامان کی تفصیل**

سیریل نمبر	ایٹم	تعداد
ا۔	کروبار	ایک عدد
ب۔	رسہ	ایک عدد
ج۔	کلہاڑا	ایک عدد
د۔	کلہاڑا کا دستہ	ایک عدد
ر۔	گینتی ساڑھے چار پونڈ	ایک عدد
ز۔	گینتی کا دستہ	ایک عدد
س۔	بیلچہ مارک نمبر ۳	ایک عدد
ش۔	فائر بیٹر	ایک عدد
ص۔	فائر گھنٹی	ایک عدد
ط۔	آگ والی بالٹی	ایک عدد

ظ۔ فائرایکسٹنگوشر (فوم قسم کا) ایک عدد (بجلی کی آگ کے لئے استعمال ہوتا ہے)

ع۔ فائرایکسٹنگوشر (سوڈاایسڈ) ایک عدد (گھاس پھوس اور جھاڑیوں کی آگ کے لئے استعمال ہوتا ہے)

غ۔ فائرایکسٹنگوشر (سی ٹی سی) ایک عدد (یہ ہرقسم کی آگ کے لئے استعمال ہوتا ہے)

ف۔ آگ والی سیڑھی ایک عدد

ق۔ فائر ہک ایک عدد

۱۰۔ **فائر فائیٹنگ کے سامان کو کنڈم کرنے کا طریقہ**۔گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی اشیاء ایشو کی جاتی ہیں.ان کی ایک خاص زندگی مقرر کی جاتی ہے۔اگر ان تمام اشیاء کو بہتر طریقے سے استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف اپنی مقرر کردہ زندگی مکمل کر لیتی ہیں بلکہ بعض اوقات اضافی زندگی بھی گزار لیتی ہیں۔فائر فائیٹنگ کے سامان کی زندگی جب مکمل ہو جاتی ہے تو اس کو کنڈم نیشن بورڈ کے سامنے لایا جاتا ہے۔بورڈ کے ممبران آرڈیننس کے نمائندے کی موجودگی میں تمام اشیاء کا بغور جائزہ لیتے ہیں اور ناکارہ سامان کو کنڈم کر دیتے ہیں۔اس کنڈم شدہ سامان کو بورڈ پروسیڈنگ پی اے ایف زیڈ ۳۰۷۳ کی مدد سے دوبارہ پی اے ایف او۔۲۷۹۰ فارم استعمال کرتے ہوئے آرڈیننس یونٹ سے ڈیمانڈ کیا جاتا ہے۔اگر سامان موجود ہوا تو یونٹ کو ایشو کر دیں گے اور اگر نہ موجود ہو تو یونٹ لوکل پرچیز درخواست بنا کر خرید لیتی ہے۔

نوٹ۔ آگ کے خلاف کاروائی کرنے کے لئے ہر جوان کو یہ علم ہونا چاہئے کہ کس قسم کی آگ کے خلاف کیا کاروائی عمل میں لانی ہے۔متعلقہ تمام افراد کو یہ بھی آن ہونا چاہیے کہ ان میں کون کون سا سامان ہوتا ہے۔اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریقہ کار ہے۔آگ لگنے سے بہتر ہے کہ آگ لگنے سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر پر عمل کیا جائے تاکہ آگ لگنے نہ پائے۔عام طور پر آگ بے قاعدگی یا لا پرواہی سے ہی لگتی ہے۔اگر قوائد اور ضوابط کا خیال رکھا جائے اور صفائی کا خاص خیال ہو تو آگ لگنے سے بچا جا سکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ لیول پر آڈٹ کے معاملات

بحوالہ۔ اے آر (آر) 462 تا 466 ضمیمہ آر

مقصد۔ اس سبق کا مقصد آڈٹ کی اقسام، وجوہات اور یونٹ لیول پر آڈٹ کے معاملات کے بارے میں بحث کرنا ہے۔

مقصد۔ افواجِ پاکستان میں یونٹ اور فارمیشن کو حکومت کی طرف سے جو رقوم اور سٹورز دیے جاتے ہیں ان کا با قاعدہ حساب رکھا جاتا ہے اور یہ یقین کرنے کے لئے کہ سٹورز یا رقم جس مقصد کے لیے جاری کی جاتی ہیں رائج الوقت قوانین کے مطابق ان کو خرچ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے آڈٹ کا محکمہ قائم کیا گیا ہے جو دیے ہوئے طریقے کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

آڈٹ کی اقسام

ا۔ سہ ماہی رجمنٹل آڈٹ بورڈ۔ ایک یونٹ کیا فارمیشن میں تیار کردہ پبلک رجمنٹل اور پرائیویٹ فنڈ کیش اکاؤنٹ کا سہ ماہی آڈٹ ہوتا ہے۔ پبلک فنڈز کا آڈٹ تو ملٹری اکاؤنٹ ڈیپارٹمنٹ (PMAD) اور ڈائریکٹر آڈٹ ڈیفینس سروس یعنی ٹیسٹ آڈٹ بھی ہوتا ہے۔ جبکہ رجمنٹل اور پرائیوٹ فنڈ کا آڈٹ عمومی طور پر ملٹری اکاؤنٹ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا۔ جب کہ کمانڈر کور، ڈویژن، لاگ ایریا، خودمختار بریگیڈ اور سینئر کمانڈنٹ پر منحصر ہے کہ وہ کسی بھی وقت مطلقہ کنٹرولر آف ملٹری اکاونٹ سے کہہ کر اس کی پڑتال اور انسپکشن کرا سکتے ہیں۔

۲۔ انٹرنل آڈٹ۔ یہ آڈٹ پاکستان ملٹری اکاؤنٹ کا محکمہ کرتا ہے اس کا سربراہ ملٹری اکاؤنٹ جنرل کہلاتا ہے۔ انٹرنل آڈٹ کے تمام معاملات کو دیکھنے کی ذمہ داری پاکستان ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کی ہوتی ہے۔ مثلاً پبلک فنڈز کی منظوری اور اس کا ریکارڈ نیز اس کے آڈٹ کی ذمہ داری بھی پی ایم اے ڈی ہی کی ہوتی ہے۔

۳۔ ایکسٹرنل آڈٹ۔ اسے عام طور پر ٹیسٹ آڈٹ بھی کہتے ہیں ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس آڈٹ (DGDA) کے زیرِ نگرانی آڈٹ کرنے والی ٹیمیں کام کرتی ہیں۔ عام طور پر ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس آڈٹ (DGDA) ایڈیٹر جنرل آف پاکستان کے سٹاف کا حصہ ہوتا ہے اور باقی تمام آڈٹ ٹیموں کا سربراہ ہوتا ہے ایکسٹرنل آڈٹ کرنے والی ٹیمیں ملٹری اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت نہیں ہوتیں۔ یہ عام طور پر تمام سٹورز کارپوریشن کا دس فیصد حصے کا آڈٹ کرتا ہے۔

۴۔ آڈٹ میں بڑی بے قاعدگیاں

ا۔ فرضی بھرتی شدہ آدمیوں کی فہرست۔

ب۔ خریداری کے فرضی بل۔

ج۔ باقی ماندہ رقوم کا مالی سال کے اختتام پر حکومت کو جمع نہ کروانا۔

د۔ گورنمنٹ فنڈز کا غلط استعمال اور ان سے منافع لینا۔

ر۔ فنڈز کا انحراف۔

ز۔ مرمت کے کام میں بے ضابطگی۔

س۔ مسلح افواج کی بجائے سول مزدور رکھنا۔

ش۔ خریداری کے لیے بہت زیادہ چیزوں کے نرخ لگانا۔

ص۔ ریکارڈ صحیح طریقے سے تیار نہ کرنا۔

ض۔ گوشواروں کی تکمیل میں کوتاہی۔

ط۔ منظور شدہ فنڈز کو مقررہ وقت کے اندر خرچ نہ کرنا۔

ظ۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے باوجود کچھ الاؤنسز اور فنڈز کی غیر قانونی منظوری۔

۵۔ یونٹ میں اکاؤنٹ کے معاملات میں آڈٹ آبجیکشن

ا۔ ٹی اے ڈی اے

(۱) عارضی ڈیوٹی پر حد سے زیادہ ادائیگی۔

(۲) 20 فیصد ٹی اے ڈی اے کلیم میں تاخیر۔

(۳) دوران سفر ڈی اے کلیم کرنے کے لیے زیادہ سفر لگانا۔

(۴) فیملی اکوموڈیشن نہ ہونے کے باوجود بھی فیملی کا ٹی اے ڈی اے کلیم کرنا۔

(۵) کارٹرانسپورٹیشن کے چارجزEVK کے چارجز سے زیادہ کلیم کرنا۔

(۶) عارضی ڈیوٹی پر ڈی اے کے ساتھ ساتھ راشن الاؤنس بھی کلیم کرنا۔

(۷) دوسرے محکموں مثلاً واپڈہ، اے این ایف، موٹروے میں تبدیلی پر ایڈوانس ٹی اے ڈی اے پیمنٹ کرنا۔

ب۔ تنخواہ اور الاؤنسز

(۱) جوانوں کی تنخواہ صحیح ایڈجسٹ نہ ہونا۔

(۲) بھگوڑا ہونے والے افراد کی پوری تنخواہ ٹی آر پر جمع نہ کروانا۔

(۳) ہسپتال داخل ہونے پر کنوینس الاؤنس اور سیلف شیونگ الاؤنس کی ریکوری نہ کرنا۔

(۴) فیملی کوارٹر الاٹ ہونے کے باوجود پورا سی آئی ایل کیو (CILQ) لینا۔

(۵) یو این مشن پر جانے والوں کی پوری تنخواہ کلیم کرنا۔

(۶) بغیر پارٹ ون آرڈرز شائع کرنے کے مختلف الاؤنس کلیم کرنا۔

۶۔ گرانٹس

ا۔ ATG

(۱) فنڈز کو مقررہ وقت پر خرچ نہ کرنا۔

(۲) ڈاکومنٹس مکمل نہ کرنا۔

(۳) غیر رجسٹرڈ ڈیلروں سے خریداری کرنا۔

(۴) فرضی بل تیار کرنا۔

(۵) 50 ہزار سے زائد کی خریداری پر ٹینڈر نہ دینا۔

(۶) سپیشل اے ٹی جی کا کلیم بھیجتے وقت مزدوری نہ شامل کرنا۔

ب۔ ETG۔ پرانے اخباروں کو ردی کے طور پر فروخت کر کے قیمت ٹی آر پر جمع نہ کروانا۔

۷۔ یونٹ میں کیو کے معاملات میں آڈٹ اوبجیکشن

ا۔ راشن ریٹرن

(۱) سپلائی سے تمام جاری کردہ ڈرائی اور فریش راشن کے وچر چارج پر نہ لینا۔

(۲) ڈرائی راشن کے سپلائی سے جاری ہونے والا پی ایم چارج پر نہ لینا۔

(۳) سپلائی سے جاری کردہ ڈائٹ پروگرام کے مطابق فریش خرچ نہ کرنا۔

(۴) نفری سے زائد راشن خرچ کرنا۔

(۵) راشن کا آئٹم چارج پر ہونے کے باوجود قرض کرنا۔

(۶) اضافی سٹور چارج پر نہ لینا۔

(۷) نفری کے مطابق سپلائی سے نہ لانا۔

ب۔ سٹورز

(۱) تمام سرکاری سٹوروں کا سالانہ اسٹاک ٹیکنگ کا منعقد نہ ہونا اور لیجر پر انٹری آفیسر سے تصدیق نہ کروانا۔

(۲) گورنمنٹ کا جاری کردہ سٹور لیجر چارج پر نہ لینا۔

(۳) لیجر پر دی ہوئی تعداد میں ردوبدل کرنا۔

(۴) یو ایس چیزوں کو وقت پر متعلقہ ڈپو میں جمع نہ کروانا۔

(۵) ٹی او اینڈ ای سے زائد سٹور کو یونٹ میں رکھنا۔

۸۔ یونٹ میں آڈٹ انسپکشن کرانے سے پہلے کاروائی۔ یونٹ میں آڈٹ انسپکشن کا شیڈیول ملنے پر کمانڈنگ افسر کو مندرجہ ذیل کاروائی عمل میں لانی چاہیے:۔

ا۔ آڈٹ کا شیڈیول ملنے پر ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں آڈٹ انسپیکشن کے بارے میں بتایا جائے تاکہ تمام ذمہ دار صیغے بروقت آڈٹ کے لئے تیاری کر سکیں۔

ب۔ ایک ٹیم سیکنڈ ان کمانڈ کی زیر نگرانی تشکیل دی جائے جو کہ آڈٹ انسپیکشن کے لئے تیاری کرے گی۔

ج۔ تمام سابقہ آڈٹ آبجیکشن کا ریکارڈ جو کہ ایل اے او اور فارمیشن میں موجود ہوتا ہے وصول کیا جائے تاکہ دوبارہ اسی طرز کی اوبجیکشن سرزد نہ ہو۔

د۔ گمشدہ اور ٹوٹ پھوٹ اسٹورز کی کورٹ آف انکوائری اگر کوئی نامکمل پڑی ہو تو اس کو مکمل کرایا جائے اور اس کی قیمت کی ٹی آر پر گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائی جائے۔

ر۔ کمانڈنگ افسر اپنی انسپیکشن کے لئے ایک تاریخ مقرر کرے اور ایک بورڈ کی زیرِ نگرانی یونٹ لیول پر تمام کاغذات کا آڈٹ کیا جائے۔

ز۔ اپنے علم کے لیے تمام لیجرززاور رسیدوں کو چیک کیا جائے اور لیجروں کے مطابق ٹیلی کیا جائے۔

س۔ تمام پوائنٹ کی ایک چیک لسٹ تیار کی جائے اور آڈٹ والے ڈاکومنٹ کو آڈٹ انسپکیشن کے لئے تیار کیا جائے۔ جو رول اور خطوط حوالے کے طور پر پیش کرنے ہوں ان کو فلیگ لگا کر رکھا جائے۔

۹۔ **آڈٹ ابجکشن سے بچنے کے اقدامات۔** آڈٹ ابجکشن سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے ضروری ہیں:۔

ا۔ مطلقا آدمی کی قوانین سے ناواقفیت کی وجہ سے آڈٹ ٹیم کو صحیح طریقے سے آگاہ نہیں کرسکتا جس کی وجہ سے ابجکشن لکھ لی جاتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تجربہ کار آدمی کو آڈٹ کروانے کے لیے نامزد کیا جائے۔

ب۔ کمانڈنگ آفیسر اور سٹاف کا رویہ آڈٹ والوں کے ساتھ خوشگوار ہونا چاہیے۔ اگر کوئی آبجیکشن لکھ لی جاتی ہے تو اور اسٹاف کے ساتھ بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے بلکہ شائستہ انداز میں ان کو بریف کیا جائے اور ابجکشن کے حل کے لیے ان سے رائے لی جائے۔

ج۔ اپنے علم کے لئے تمام لیجرز جرز اور رسیدوں کو چیک کیا جائے اور لیجروں کے مطابق ٹیلی کیا جائے۔

د۔ تمام پوائنٹ کی ایک چیک لسٹ تیار کی جائے اور آڈٹ والے ڈاکومنٹ کو آڈٹ انسپیکشن کے لئے تیار کیا جائے۔

ر۔ ذمہ دار آدمی کو پتہ ہونا چاہیے کہ میں نے کس طرح آڈٹ کروانا ہے۔

۱۰۔ **لوکل آڈٹ آبجیکشن کے اقسام یا درجہ بندی۔** لوکل آڈٹ آفیسر آڈٹ مکمل کرنے کے لئے اپنی رپورٹ متعلقہ یونٹ، کنٹرولر لوکل آڈٹ (ڈیفنس سروس لاہور) اور متعلقہ ڈپٹی کنٹرولر لوکل آڈٹ (ڈیفینس سروسز) کو روانہ کرتا ہے۔ کنٹرولر لوکل آڈٹ (ڈیفینس سروسز لاہور) رپورٹ پر لکھے گئے تمام اعتراضات کو مندرجہ ذیل اقسام یا کیٹیگریز میں تقسیم کر کے متعلقہ لوکل آڈٹ آفیسر کو مراسلہ ارسال کرتا ہے۔

ا۔ **کیٹگری اے۔** ایسے اعتراضات جن کی مالیت تیس ہزار روپے تک ہو ان کو ختم یا سیٹل کرنے کا اختیار لوکل آڈٹ آفیسر کے پاس ہوتا ہے۔

ب۔ **کیٹگری بی۔** یہ ایسے اعتراضات ہوتے ہیں جن کی مالیت تیس ہزار سے ایک لاکھ تک ہو یا شدید قسم کی مالی بے ضابطگیوں میں ملوث ہوں۔ ایسے اعتراضات کو سیٹل کرنے کا اختیار ڈپٹی کنٹرولر لوکل آڈٹ آفیسر کے پاس ہوتا ہے۔

ج۔ **کیٹگری سی۔** یہ ایسے اعتراضات پر مشتمل ہوتا ہے جن کی مالیت ایک لاکھ سے زیادہ ہو یا بہت ہی شدید قسم کی مالی بے ضابطگیوں کی ملوث ہو۔ اس کیٹگری میں شامل اعتراضات لوکل آڈٹ آفیسر اور ڈپٹی کنٹرولر لوکل پراڈکٹ کی سفارشات پر کنٹرولر آڈٹ (ڈیفینس سروسز لاہور) سیٹل کرسکتا ہے۔ ان کے سیٹل کرنے کا مجاز افسر CLA (DS) لاہور ہے۔

۱۱۔ **بورڈ کی تشکیل اور بناوٹ**

ا۔ رجمنٹ آڈٹ بورڈ کمانڈنگ آفیسر کے حکم سے تشکیل دیا جاتا ہے۔

ب۔ بصورت دیگر جہاں کسی بددیانتی کا شبہ ہو فارمیشن کمانڈر چاہیں تو متعلقہ یونٹ کا خصوصی آڈٹ بذریعہ کنٹرول آف ملٹری اکاؤنٹس کروا سکتے ہیں۔

ج۔ **بناوٹ** تین سنیئر آفیسرز یا ایک سنیئر آفیسر، ایک جونیئر آفیسر اور ایک جونیئر کمشنڈ آفیسر۔

نوٹ۔ جہاں چھوٹی یونٹ میں ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو فارمیشن کمانڈر اپنی مرضی سے بورڈ کی تشکیل کر سکتے ہیں۔

د۔ بورڈ کی تشکیل کے لیئے ہر سہ ماہی کے آخر پر ایک باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا جاتا ہے جو درج ذیل ماہ میں اپنی کارروائی مکمل کرتا ہے۔

(۱)	پہلی سہ ماہی	ماہ اپریل ہر سال
(۲)	دوسری سہ ماہی	ماہ جولائی ہر سال
(۳)	تیسری سہ ماہی	ماہ اکتوبر ہر سال
(۴)	چوتھی سہ ماہی	ماہ جنوری ہر سال

۱۲۔ **جانچ پڑتال کے مقاصد**

ا۔ رجمنٹل آڈٹ بورڈ کو رجمنٹل پرائیویٹ فنڈز کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔

ب۔ یہ بورڈ پبلک فنڈز کو چیک کرتا ہے۔

ج۔ زیر آڈٹ کھاتہ جات میں غلطیاں معلوم کرنا۔

د۔ زیر آڈٹ کھاتہ جات میں فراڈ کو روکنا۔

ر۔ کیش بک میں موجود آمدنی کی رقوم کی بنیادی ریکارڈ سے پڑتال کرنا۔

س۔ تمام اداشدہ رقوم کا ان کے متعلقہ ووچر سے ملا کر پڑتال کرنا۔

۱۳۔ **آڈٹ بورڈ کے لیے ضروری کتابیں**

الف۔ نوٹس آن پری وینشن آف فراڈ۔

ب۔ رجمنٹل اکاونٹس آرمی یونٹس 2009۔

ج۔ اے آر آر۔

د۔ اے آر ائی انڈکس آر۔

۱۴۔ **آڈٹ بورڈ کے لیئے ہدایات برائے پڑتال**

ا۔ ہر ایک فنڈ سے تعلق رکھنے والی کتابیں بورڈ کے سامنے موجود ہوں۔

ب۔ اگر کوئی نئی کتاب کھولی جائے تو اس میں پچھلی سہ ماہی کے بیلنس درست لکھے گئے ہوں۔

ج۔ تمام اندراج درست ہوں اور اکاونٹس آفیسر نے دستخط کیے ہوں۔

د۔ حوالہ جات کے لیئے پچھلی چار سہ ماہی کے گوشوارے موجود ہوں۔

ر۔ نقد رقم یونٹ میں بیلنس کے حساب سے پوری ہوں۔

ز۔ فنڈز کی پالیسی موجود ہو۔

س۔ تمام ادائیگی سے متعلق رسیدیں اور بل موجود ہو۔

ش۔ کم سے کم نقد رقم یونٹ میں رکھی جاتی ہے۔

ص۔ بینک میں رقم جمع کرانے کی اصل رسیدیں موجود ہیں۔

ض۔ تمام ضروری سامان جو خریدا گیا ہے پراپرٹی لیجر میں درج ہے۔

ط۔ فنڈز بیلنس درست لکھا گیا ہو۔

اے ایل سی

یونٹ الاؤنسز اور گرانٹس

بحوالہ:۔ (۱) پے اینڈ الاؤنسز ریگولیشنز جلد دوم۔

(۲) ایف آر جلد دوم۔

(۳) ایس پی اے او ۶۵۔۱۴۔۴۹ اور ۷۵۔۲۴۔

(۴) آرمی انسٹرکشن ۶۱۔۱۳۸ اور ۵۹۔۱۸۲۔

مقصد اس سبق کا مقصد آپ کو یونٹ الاؤنسز اور گرانٹس کے بارے میں پڑھانا ہے۔

تمہید

۱۔ روزانہ کی فوجی زندگی میں ہمیں کئی قسم کے اخراجات سے واسطہ پڑتا ہے۔ ذرائع محدود ہونے کی وجہ سے ان اخراجات کو پورا کرنا یونٹ کمانڈر کے بس کا روگ نہیں۔ ایسی ضرورتوں کیلئے جن کا پورا کرنا یونٹ کیلئے مشکل ہے گورنمنٹ نے مختلف قسم کے فنڈز الاٹ کئے ہیں اور کچھ الاؤنس دیتی ہے تا کہ یونٹ کی کارکردگی برقرار رکھی جائے۔ یونٹوں میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ مختلف وقفوں کے بعد فنڈز الاٹ ہوتے ہیں۔ کلیم بنائے جاتے ہیں اور سی ایم اے سے پیسے منگوائے جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی اخراجات آپ کی نگرانی میں کئے جاتے ہوں گے۔ اس سبق میں آپ کو ان تمام فنڈوں اور الاؤنسز کے متعلق ضروری تفصیلات بہم پہنچانے کیلئے ان پر بحث کی جائے گی۔

الاؤنسز اور گرانٹس

۲۔ الاؤنسز اور گرانٹس مندرجہ ذیل ہیں۔ یونٹ کمانڈر کو قوانین کے مطابق خرچ کرنے کا پورا اختیار حاصل ہے۔

الف۔ بینڈ الاؤنس۔

ب۔ آفیسر میس مینٹیننس الاؤنس۔

ج۔ ایکسٹرا فیئیر منی۔

د۔ کنڈیمنٹس (مصالحہ جات) الاؤنس۔

ہ۔ ایجوکیشن ٹریننگ گرانٹ۔

۳۔ اس کے علاوہ یونٹ کو مندرجہ ذیل الاؤنسز اور گرانٹس بھی ملتے ہیں:۔

الف۔ سالانہ ٹریننگ گرانٹ۔

ب۔ ایمنٹی گرانٹ۔

ج۔ لیڈ اینڈ کارٹریج فنڈ۔

الاؤنسز اور گرانٹس کی تفصیل

۴۔ **بینڈ الاؤنس**

الف۔ یہ ان یونٹوں کو مینٹیننس ملتا ہے جن کو اپنا براس بینڈ اتھرائز ہو اور اپنا بینڈ ہو۔

ب۔ اس کا ریٹ 400 روپے ماہوار ہے۔

ج۔ یہ ہر سہ ماہی کے شروع میں سی ایم اے سے کلیم کیا جاتا ہے اور ملنے پر اس کو پبلک فنڈ سے رجمنٹل فنڈ میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

د۔ مالی سال کے ختم ہونے پر گورنمنٹ کو جمع نہیں کرایا جاتا۔

۵۔ **میس مینٹیننس الاؤنس**

الف۔ یہ آفیسر میسوں کی بہبود کیلئے ہے۔

ب۔ ہر سہ ماہی سی ایم اے سے اگلی سہ ماہی کیلئے کلیم کیا جاتا ہے۔ پچھلی سہ ماہی کی اوسط حاضر نفری پر کلیم کیا جاتا ہے۔ اگر میس کی نفری 5 آفیسرز سے کم ہو تو پورے 5 کا کلیم کیا جاتا ہے۔

ج۔ اگر میس سرونٹ گورنمنٹ کی طرف سے مہیا نہ کئے جائیں تو اس الاؤنس کو ۵۰ فیصد بڑھا دیا جائیگا۔

د۔ اس کے ریٹ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) پہلے 10 آفیسرز 45 روپے ماہوار فی آفیسر

(۲) 11 سے 25 آفیسرز تک 25 روپے فی آفیسر

(۳) 25 آفیسرز سے زیادہ 15 روپے ماہوار فی آفیسر

ہ۔ مالی سال کے آخر میں بچی ہوئی رقم گورنمنٹ کے خزانے میں جمع نہیں کرائی جائے گی۔

۶۔ **ایکسٹرافیئر منی**

الف۔ عیدین اور مخصوص تہواروں پر فالتو کھانا مہیا کرنے کیلئے گورنمنٹ کی طرف سے 5 روپے فی جوان سالانہ کے حساب سے ملتے ہیں۔

ب۔ یہ کلیم مارچ کی نفری پر سالانہ کلیم کیا جاتا ہے۔

ج۔ وہ لوگ جو کوارٹر گارڈ، بیرک ڈیٹنشن روم اور چھٹی پر راشن لے رہے ہوں ایکسٹرافیئر منی کے حقدار نہیں۔کلیم کرتے وقت انکو نفری میں نہیں لیا جائے گا۔

د۔ اسکا 50 فیصد یوم جمہوریہ پر خرچ ہوگا اور باقی رقم قومی تہواروں پر اوسی کی مرضی سے خرچ کی جائیگی۔

ہ۔ مالی سال کے آخر میں بچی ہوئی رقم گورنمنٹ کے خزانے میں جمع نہیں ہوگی۔

۷۔ **کنڈیمنٹس (مصالحہ جات) الاؤنس**

الف۔ چونکہ گورنمنٹ عام طور پر راشن کے ساتھ کنڈیمنٹ مہیا نہیں کرتی اسلئے یہ الاؤنس کنڈیمنٹ خریدنے کیلئے ہے۔

ب۔ ہر سہ ماہی سی ایم اے سے اگلی سہ ماہی کیلئے کلیم کیا جاتا ہے۔نفری پچھلی سہ ماہی کی اوسط لی جائے گی۔

ج۔ اس کا ریٹ 171.8 روپے کوارٹرلی ہے۔

د۔ مالی سال کے آخر میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع نہیں ہوگی۔

۸۔ **ایجوکیشن ٹریننگ گرانٹ**

الف۔ فارمیشن ہیڈکوارٹر جو کہ فارمیشن سنٹرل سکول چلاتے ہیں سی ایم اے سے سہ ماہی کلیم کرتے ہیں۔یہ ایڈوانس کلیم کیا جاتا ہے اور پچھلی سہ ماہی کی پہلی تاریخ کو زیر کمان یونٹوں کی اتھرائزڈ اور اٹیچڈ نفری کے حساب سے کلیم کرتے ہیں۔

ب۔ ریٹ 9 روپے فی کس فی سہ ماہی ہے اور کم از کم 350 روپے فی سہ ماہی کلیم کیا جائے گا۔

ج۔ جو یونٹیں نئی کھڑی ہوں وہ اپنی گرانٹ کلیم کرسکتی ہیں۔ایک سال عرصہ کے بعد یونٹ پرانی تصور کی جائیگی۔

د۔ فارمیشن ہیڈکوارٹر اس کا باقاعدہ حساب کتاب رکھیں گے جس کا آڈٹ بھی ہوگا۔

ہ۔ اس کا 70 فی صد فارمیشن ہیڈکوارٹر اپنے پاس رکھتے ہیں اور 30 فیصد یونٹوں کو دیا جاتا ہے۔

و۔ اس میں مندرجہ ذیل اخراجات کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) نصاب اور لائبریری کیلئے کتابیں۔

(۲) جغرافیائی نقشے، سٹیشنری اور ایجوکیشن کا دوسرا سامان۔

(۳) چارٹ، اخبار اور مراسلے وغیرہ سٹڈی روم کیلئے۔

(۴) آرٹ، کرافٹ اور مشغلوں وغیرہ کیلئے سامان۔

(۵) تعلیمی لحاظ سے کسی جگہ پر جانا۔

(۶) سویلین لیکچرار، ٹیچر ملازم رکھنے کیلئے

(۷) کوئی اور مقصد جو کہ آرمی ایجوکیشن کیلئے ہو۔

ز۔ مالی سال کے ختم ہونے پر بچی ہوئی رقم گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہوگی۔

۹۔ **متفرق اخراجات گرانٹ**

الف۔ جی ایچ کیو (بجٹ ڈائریکٹوریٹ) ہر مالی سالے کے شروع میں تمام یونٹوں کو رقم الاٹ کرتا ہے۔

ب۔ تمام رقم چار سہ ماہیوں میں سی ایم اے سے کلیم کی جاتی ہے۔اگر الاٹمنٹ جلدی نہ ہو تو یونٹیں مالی سال کی پہلی سہ ماہی کیلئے سابقہ سال کا چوتھائی حصہ کلیم کرسکتی ہیں جو کہ الاٹمنٹ ہونے پر ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔

ج۔ مندرجہ ذیل پر رقم خرچ کی جاتی ہے:۔

(۱) سرکاری ڈاک کے ٹکٹ خریدے جاتے ہیں جس سے سرکاری ڈاک بھیجی جاتی ہے۔

(۲) ٹائپ رائٹر مشین وغیرہ کی مرمتی۔

(۳) لوکل پرنٹنگ۔جلد سازی وغیرہ۔

(۴) ٹیلی گرام کا خرچ۔

(۵) کلاس ٹو سرونٹ کے مخصوص کپڑے وغیرہ۔

(۶) بھگوڑے کو پکڑنے کا انعام۔

(۷) منی آرڈر کمیشن۔

(۸) سٹیشنری کی مقامی خریداری اگر سٹیشنری سٹور نے مہیا نہ کی ہو۔

(۹) دریاں۔

(۱۰) لوہے کی الماریاں۔

(۱۱) دفتر کیلئے اور بہت ساری چیزیں جو کہ ایف آر جلد دوم میں دی گئی ہیں۔

د۔ مالی سال کے ختم ہونے پر گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہوگی۔

۱۰۔ سالانہ ٹریننگ گرانٹ

سالانہ ٹریننگ گرانٹ ایسی گرانٹ ہے جو آئی جی ٹی اینڈ ای برانچ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور ڈیفنس سروس سٹیمیٹ سے لیا جاتا ہے۔ اس سے تمام ٹریننگ کے معاملات کا خرچ اٹھایا جاتا ہے۔

اے ٹی جی (پبلک منی) جو کہ ٹریننگ کے اخراجات برداشت کرنے کے لئے فارمیشن / یونٹ کمانڈر کو دیا جاتا ہے۔

اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

الف۔ فکس اے ٹی جی۔

ب۔ فیلڈ اے ٹی جی۔

ج۔ سپیشل الاٹمنٹ۔

د۔ فیلڈ اے ٹی جی فار ٹرین موو۔

ڈیمانڈ اے ٹی جی کی ڈیمانڈ فارمیشن / یونٹ سے ہر سال 30 اپریل کو بھیجی جاتی ہے۔

ایم ٹی ا فکس، فیلڈ یا فیلڈ اے ٹی جی فار ٹرین موو۔

ایم ٹی ۸ سپیشل اے ٹی جی۔

فکس اے ٹی جی فکس اے ٹی جی لوکل پرچیز سٹور کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو اشیاء ٹی او اینڈ ای پر اتھرائز نہیں ہوتیں ہر ۵ سال بعد اس کے نرخ مقرر کئے جاتے ہیں۔

فیلڈ اے ٹی جی یہ سفر کے الاونسز کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس کی ڈیمانڈ بھیجنے کے لئے ضروری ہے کہ ٹریننگ کے معاملات کی تفصیل کو بطور امدادی ڈاکومنٹس لگایا جائے۔

سپیشل الاٹمنٹ

اس سے ٹریننگ میں مدد دینے والی اشیاء خریدی جاتی ہیں۔

الف۔ ٹریننگ ایڈز۔

ب۔ ٹریننگ کی سہولت۔

ج۔ ٹریننگ پروجیکٹ کی مرمتی۔

د۔ ٹریننگ پروجیکٹ ایم ٹی ڈائریکٹوریٹ سے منظور شدہ۔

فیلڈ اے ٹی جی فار ٹرین موو

یہ رقم فارمیشن / یونٹ کمانڈر کو دی جاتی ہے۔ جب یونٹ فارمیشن ٹرین کے ذریعے موو کرے گی کسی بھی ٹریننگ کے لئے۔

۱۱۔ ایمنٹی گرانٹ

الف۔ یہ کھیلوں کا سامان، ریڈیو اور میوزیکل انسٹرومنٹس اور ریکریشن روم کیلئے رسالے وغیرہ خریدنے کیلئے ملتی ہے۔

ب۔ سال میں دو دفعہ سی ایم اے سے کلیم کیا جاتا ہے۔

ج۔ 15 اگست کی اتھرائزڈ نفری پر 3 روپے فی کس سالانہ کے حساب سے کلیم کیا جاتا ہے۔

د۔ یونٹوں کو آڈٹ کیلئے اس کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنا چاہئے۔

ہ۔ مالی سال کے آخر میں بچی ہوئی رقم گورنمنٹ کے خزانے میں جمع نہیں ہوگی۔

۱۲۔ **لیڈ اینڈ کارٹریج فنڈ**

الف۔ یونٹیں راؤنڈ کے خالی کھوکھے اور سکہ وغیرہ پی او ایف واہ کو واپس کرتی ہیں تو اس ووچر کی اصلی کاپی کی اتھارٹی پر کنٹیجنٹ بل (Contingent Bill) تیار کیا جاتا ہے۔ یہ بل پی او ایف واہ کے ذریعے چیک کرنے کے بعد سی ایم اے کو بھیجا جاتا ہے۔ سی ایم اے یونٹ کے نام چیک ایشو کر دیتا ہے۔

ب۔ یہ رقم رجمنٹل فنڈ میں جمع کی جاتی ہے۔

ج۔ یہ اس مقصد کیلئے استعمال کی جاتی ہے:۔

(۱) سب کیلیبر رینج کی امپرومنٹ۔

(۲) ٹارگٹ پیپر۔

(۳) یونٹ پیرا ٹیم کی ٹریننگ۔

(۴) سب یونٹ کے شوٹنگ مقابلے۔

(۵) مارکس مین کیلئے ٹرافیاں وغیرہ۔

د۔ مالی سال کے آخر میں بچت سرکاری خزانے میں جمع نہیں کی جائے گی۔

۱۳۔ الاؤنسز اور گرانٹس کا حساب کتاب پی اے ایف اے 811 (کالمز کیش اکاؤنٹ) میں رکھا جاتا ہے۔ ایجوکیشن ٹریننگ گرانٹ، متفرق اخراجات گرانٹ، سالانہ ٹریننگ گرانٹ اور ایمنٹی گرانٹ کے علاوہ باقی تمام فنڈز کی رقم رجمنٹل فنڈ میں تبدیل کر دی جاتی ہے۔

<u>نوٹ:</u> یونٹ الاؤنسز اور گرانٹس یونٹوں کی کارکردگی کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں کیونکہ یونٹ کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ تمام ضروریت کو پورا کرے۔ اس لئے سی او اور متعلقہ سٹاف کو چاہئے کہ ان کا بروقت کلیم کیا جائے۔ جس فنڈ کا پیسہ ہو اسی کیلئے قانون کے مطابق خرچ کیا جائے اور ان کا باقاعدہ حساب کتاب رکھا جائے۔

اے ایل سی

بٹالین سٹورز کی حفاظت اور دیکھ بھال

بحوالہ۔ (ا) ضمیمہ وائی ٹو اے آر (آئی) ۶۰۵
(۲) اے آر (آئی) ۶۰۳ تا ۶۱۳
(۳) ایس پی اے او ۶/۷/۸

مقصد۔ اس سبق کا مقصد مختلف عہدیداران کو پاکستان آرمی کی مختلف یونٹوں میں سٹورز کی حفاظت اوران کی دیکھ بھال کے متعلق احکامات و ہدایات سے آگاہ کرنا ہے۔

سٹوروں کی خصوصیات

ا۔ **سٹور بلڈنگ کی خصوصیات۔** تمام سٹور بلڈنگ درج ذیل خصوصیات کی حامل ہونی چاہیئے۔

ا۔ جس بلڈنگ میں سٹور رکھنا مطلوب ہو اس کا احاطہ سٹور کے سامان کے مطابق ہونا چاہیئے۔
ب۔ تعمیر سادہ ہو تا کہ صفائی کرنے میں آسانی ہو۔
ج۔ سٹور ہوادار ہوں۔
د۔ چھت بارش کے اثرات سے محفوظ ہو یعنی بارش کا پانی چھت کے ذریعے اندر نہیں آنا چاہیئے۔
ر۔ فرش پکا یعنی سیمنٹ کا بنا ہو تا کہ نمی سے محفوظ رہے۔
ز۔ اینٹیں اچھی کاریگری سے لگی ہوں تا کہ کیڑے مکوڑوں سے حفاظت ہو اور ان کا داخلہ ناممکن ہو سکے۔
س۔ زنگ آلود لوہے کی چادروں اور دیمک سے کھائی ہوئی لکڑی کا استعمال بلڈنگ کی تعمیر میں نہ ہو۔
ش۔ لائٹنگ کنڈکٹر لگا ہونا چاہیئے۔
ص۔ سکیورٹی کا خاص انتظام ہونا چاہیئے۔

۲۔ **سٹوروں کا معائنہ۔** کمانڈر اور سینئر سٹاف آفیسر کے معائنہ کے وقت سٹوروں کے بارے میں مندرجہ ذیل راہنما اصول ذہن نشین کرنے چاہیں۔

ا۔ **صفائی۔** سٹور کی صفائی سے سامان کو کیڑے مکوڑوں سے بچایا جا سکتا ہے اور اگر فرش میں دراڑیں اور کھڈے ہوں تو کیڑے مکوڑے آرام سے پرورش پا سکتے ہیں اور مون سون کے موسم میں سٹوروں کو اندر سے سفیدی کرنی چاہیئے۔

ب۔ **ہوا لگوانا۔** نمی کے اندر چھوٹے یعنی خوردبینی جراثیم اور کیڑے مکوڑے زیادہ پرورش پاتے ہیں۔کلودنگ اور کپڑوں وغیرہ کو ہوا لگوانی چاہیئے اور ہوادار جگہ پر رکھا جائے ،اگر ممکن ہو تو الماریوں کا استعمال کیا جاے، روشنی اور ہوا کے لیے روشندان کا ہونا ضروری ہے۔دن کے وقت کھڑکیوں اور دروازوں کو کھلا رکھا جائے تا کہ ہوا اور روشنی اندر آ سکے۔

ج۔ **وقتاً فوقتاً معائنہ۔** یہ نہایت ضروری ہے کہ سٹوروں کا وقتاً فوقتاً اور آزادانہ معائنہ کیا جائے تا کہ نقصان کا بروقت پتہ چل سکے اور اس کا ابتدائی سطح پر ازالہ کیا جا سکے۔

۳۔ **یونٹ میگزین کا معائنہ۔** یونٹ میگزین کے معائنے کی ذمہ داری اے ٹی او پر عائد ہوتی ہے اور ساتھ ہی وہ مناسب ہدایات سے آگاہ کرتا ہے اس سبق میں یونٹ میگزین کے اردگرد علاقہ پر روشنی دالیں گے۔

۴۔ **یونٹ میگزین کے اردگرد علاقہ کی صفائی۔**

ا۔ میگزین کے اردگرد کا علاقہ صاف ہونا چاہیئے اور کسی قسم کا گھاس پھوس نہ ہو۔
ب۔ کسی قسم کا فالتو سامان یا پیکنگ میٹریل وغیرہ نہ ہو۔
ج۔ صفائی والا سامان یعنی کپڑے اور تیل وغیرہ نہ ہو۔
د۔ پانی کا ذخیرہ موجاد ہو۔

۵۔ **یونٹ میگزین کے فائر پوائنٹ کے سامان کا معائنہ**

ا۔ فائر پوائنٹ پر اتھرائزیشن کے مطابق سامان موجود ہو۔
ب۔ سامان کی ظاہری حالت۔
ج۔ سامان کی اندرونی حالت۔
د۔ سامان استعمال کے قابل ہونا چاہیئے۔

ر۔ سامان مناسب جگہ پر موجود ہوتا کہ پہنچ کے اندر ہو۔

ز۔ فائر اسٹینگوئشر ہر وقت چارج شدہ ہوں۔

س۔ زنگ آلودہ نہ ہوں۔

۶۔ **ماب سٹور کی حفاظت** ۔ ماب سٹور کی حفاظت مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے:۔

ا۔ سامان اتھرائزیشن کے مطابق مکمل ہے۔

ب۔ سامان یونٹ کی تنظیم کے مطابق مکمل ہونا چاہیے۔

ج۔ اے آئی پی ۶۹/۲ کے مطابق یونٹ کے پاس سامان کی تعداد مکمل ہے۔

د۔ ماب سٹور رجسٹر ای آر (آر) کے مطابق مکمل ہونا چاہئے۔

ر۔ ماب سٹور کا سامان فارمیشن کمانڈر کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں۔

ز۔ اگر کوئی سامان مرمت ہوتا ہے تو اس کی سٹیٹ مکمل ہو۔

۷۔ **اسٹیشن سٹور/ فائر فائٹنگ کے سامان کی حفاظت**

ا۔ سامان اتھرائزیشن کے مطابق مکمل ہے۔

ب۔ ''تمباکو نوشی منع ہے'' کے بورڈ آویزاں ہیں۔

ج۔ تمام فائر فائٹنگ کے آرڈر لگے ہوئے ہیں۔

د۔ تمام جوانوں کو سامان کے بارے پتہ ہے اور اس کا استعمال جانتے ہیں۔

ر۔ جوانوں کو ریہرسل کروائی جائے اور ان کو ذمہ داری کے بارے میں آگاہ ہونا چاہئے۔

ز۔ اگر کوئی سامان مرمت ہوتا ہے تو اس کی لسٹ مکمل ہے۔

س۔ اسٹیشن آرڈر کے مطابق سامان مکمل ہو۔

اے ایل سی

یونٹ کے ٹھیکیداروں کی مینجمنٹ

بحوالہ۔ ایف آر جلد اول رول ۱۳۰ضمیمہ جے

تمہید۔ یونٹیں اپنا کاروبار احسن طریقہ سے چلانے کے لئے کام ٹھیکہ پر دے کر چلاتی ہیں تا کہ جوانوں کو یونٹ کے اندر ہی سہولیات میسر ہوں اور انہیں کہیں دور نہ جانا پڑے۔ جو کام ٹھیکے پر دیئے جاتے ہیں اس میں کینٹین کا کام جہاں سے لوگوں کو ضروریات زندگی کی چیزیں مناسب اور رعائیتی نرخ پر مل سکیں۔ کپڑے دھونے اور بال کٹوانے کیلئے بھی دھوبی شاپ اور باربر شاپ شامل ہیں جن کو سول ٹھیکیدار چلاتے ہیں۔ ہم اس سبق میں تین ٹھیکیداروں کے متعلق بحث کریں گے یعنی یونٹ کینٹین کنٹریکٹرز، نائی اور دھوبی۔

۱۔ **نائی/دھوبی کا ٹھیکہ۔** قانون کے مطابق تمام جوان مفت حجامت اور کپڑے دھلائی کے حقدار ہیں۔ یہ سہولت باہم پہنچانے کیلئے گورنمنٹ سول ٹھیکیدار سے کام کرواتی ہے۔اس سلسلے میں درج ذیل کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ا۔ **سٹیٹک یونٹ اور فارمیشن**

(۱) یہ یونٹیں اتھرائزیشن کے مطابق سویلین نائی اور دھوبی رکھ سکتی ہیں اور ان کے اوزار آرڈننس یا سپلائی یا پھر قانون کے مطابق لوکل مارکیٹوں سے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) اگر نائی اور دھوبی جیسا کہ اتھرائز ہیں مہیا نہ ہو سکیں تو پھر کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کا کام مقامی ٹھیکیداروں سے کروایا جائے گا۔اس کیلئے ہدایات فائنانشیل ریگولیشنز حصہ اول رول 130 ضمیمہ جے میں درج ہیں۔

ب۔ **ایکٹو اور سٹیٹک یونٹوں، فارمیشنوں کیلئے مشترکہ نکات**

(۱) وہ آدمی جو عارضی ڈیوٹی پر یونٹ سے دور ہوں تو مقامی فارمیشن کمانڈر یا سٹیشن کمانڈر ان کو کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کے لئے کسی یونٹ کے ساتھ منسلک کر سکتے ہیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے بدلے میں الاؤنس دینے کا حکم صادر کر سکتے ہیں۔

(۲) اگر کوئی آدمی ایسی جگہ کام کر رہا ہے جس سٹیشن پر اس کی یونٹ موجود ہو لیکن عملی طور پر کپڑوں یا حجامت کی سہولت یونٹ ٹھیکیداروں سے لینا ممکن نہ ہو تو کمانڈنگ آفیسران کے بدلے میں آدمی کو الاؤنس دینے کا حکم صادر کر سکتے ہیں۔

(۳) چھوٹی یونٹیں جو دور دراز علاقے میں مقیم ہیں اور وہ نہ آزادانہ طور پر ٹھیکہ کر سکتی ہوں اور نہ ان کو بڑی یونٹوں کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہو نہ ہی ان کی آپس میں گروپ بندی کی جا سکتی ہو اور جو الاؤنس ہے وہ بھی ضروریات پوری نہ کرتا ہو تو متعلقہ فارمیشن کی مخصوص سفارش پر ایک دھوبی اور ایک نائی ملازم رکھ سکتے ہیں۔

(۴) اگر کسی آدمی کو ایسی جگہ پر متعین کیا جائے جہاں کوئی آرمی یونٹ نہیں اور نہ ہی متعلقہ سٹیشن کے کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کی سہولت کے بدلے نرخ مقرر کئے گئے ہوں تو آدمی اپنی آبائی یونٹ میں جو ریٹ ہوں گے ان کے مطابق الاؤنس لینے کا مجاز ہوگا۔

(۵) اگر کوئی آدمی سفر کر رہا ہو جہاں کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کی سہولیات پہنچانا ممکن نہ ہو اور سفر بھی ۱۲ گھنٹے کے دورانیہ سے زیادہ ہو تو وہ اپنی آبائی رجمنٹ میں جو ریٹ ہونگے اس کے مطابق الاؤنس لینے کا مجاز ہے۔

۲۔ **کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کے ریٹ مقرر کرنے کا طریقہ**

ا۔ ہر سال جنوری اور جولائی میں مندرجہ ذیل آفیسرز پر مشتمل ایک بورڈ سٹیشن کمانڈر کے حکم پر تشکیل دیا جائے گا جو سویلین دھوبی، نائی کی ماہانہ تنخواہ کے ریٹ، کپڑوں کی دھلائی اور حجامت کے بدلے جو الاؤنس حقدار آدمیوں کو ماہانہ دیا جائے گا اور جو اِن سہولتوں کے بدلے میں رقم نائی دھوبی ٹھیکیدار کو دی جائے گی کا تعین کرے گا:۔

(۱) صدر ۔ فیلڈ آفیسر سوائے سٹیشن کمانڈر

(۲) ممبرز ۔ (الف) ایک فوجی آفیسر (کسی بھی رینک کا)

(ب) لوکل آڈٹ آفیسر یا اس کا اسسٹنٹ بورڈ اپنی تمام بہترین صلاحتیں بروئے کار لاتے ہوئے ایسے ریٹ مقرر کرے گا جو حکومت کیلئے بچت کا باعث ہوں اور ان دونوں سروسز (یعنی کپڑوں کی دھلائی اور حجامت) کو بہم پہنچانے سے بھی مطابقت رکھتے ہوں۔اس کے بعد بورڈ اپنی سفارشات لکھ کر سٹیشن کمانڈر کو سٹیشن آرڈر میں چھاپنے اور اس کی منظوری کیلئے بھجوائے گا۔

ب۔ سٹیشن کمانڈر جس کا رینک لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے سے کم ہو ایسی سفارشات کی منظوری نہیں دیگا۔اگر لوکل آڈٹ آفیسران سفارشات سے متفق نہ ہو تو وہ آخری فیصلہ کیلئے لاگ ایریا کمانڈر کو بھجوا دیگا۔

ج۔ سٹیشن آرڈر میں جو ریٹ چھپ جائیں گے وہ سی ایم اے کیلئے یونٹ کے بل منظور کرنے کیلئے اتھارٹی تصور ہونگے۔

د۔ تمام ٹھیکیداروں کے کنٹریکٹ ہر سال کی پہلی مارچ اور پہلی ستمبر کو تازہ ہونگے۔

۳۔ ذاتی شیونگ (سیلف شیونگ) سکیم متعارف ہونے کے نتیجے میں ہئیر کٹنگ اور واشنگ (کنٹریکٹ ریٹ) کلیم کرنے کا طریقہ درج ذیل ہوگا:۔

ا۔ سٹیشن ہیڈکوارٹر ریٹ کو دو حصوں کے اندر سٹیشن آرڈر چھاپے گا یونہی بال کاٹنے کے ریٹ علیحدہ اور داڑھی بنانے کے ریٹ علیحدہ ہوں گے۔

ب۔ ہیئر کٹنگ اور واشنگ کے بل ٹھیکیداروں کے نام پر بنائے جائیں گے جب کہ شیونگ الاؤنس حقدار لوگوں کی تنخواہ کے بل کے ساتھ کلیم ہوں گے۔

یونٹ کنٹین کنٹریکٹرز

۴۔ **کنٹین کنٹریکٹروں کی اقسام۔** یونٹ کنٹین کنٹریکٹروں کی مندرجہ ذیل دو قسم کے ٹھیکیدار رکھے جاسکتے ہیں:۔

ا۔ **کنٹین کنٹریکٹر۔** اس کنٹریکٹر کیلئے آدمی یا کمپنی کی غیر منقولہ جائیداد 25,000 روپے او 20,000 روپے بینک میں یا کیش کی صورت میں ہونا لازمی ہے۔ یعنی کل ملا کر 45,000 روپے بنتے ہیں۔ انکے رکھنے کی اجازت سٹیشن کمانڈر دے سکتا ہے۔ ان کو اس یونٹ کا ٹھیکہ دیا جاسکتا ہے جن یونٹوں کی کمانڈ میجر کرتا ہے اور ان کی نفری 80 سے زیادہ اور 500 سے کم ہو۔

ب۔ **جنرل کینٹین کنٹریکٹر۔** اس قسم کے ٹھیکیدار کو رکھنے کی اجازت کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب دیتے ہیں اور وہ یونٹیں رکھ سکتی ہیں جن کو لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے کے آفیسر کمانڈ کرتے ہیں۔ اس ٹھیکیدار کی مالی حیثیت 25,000 روپے جو کہ 40,000 روپے نقد یا بنک میں موجود ہوں اور 25,000 روپے کی غیر منقولہ جائیداد یا نقد رقم بینک میں جمع ہو۔

نوٹ: کینٹین کنٹریکٹر صرف وہ یونٹیں رکھ سکتی ہیں جن کی نفری 80 سے کم نہ ہو۔ ایسی یونٹوں کو کینٹین کی ضرورت کیلئے کسی نزدیکی بڑی یونٹ کے ساتھ وابستہ کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ **یونٹ کا خود کینٹین چلانا۔** جو یونٹیں کینٹین کا کام خود چلانے کی خواہشمند ہوں وہ اپنے انتظامات پر ایسا کرسکتی ہیں تاہم اکو ایس پی اے ۱۹۱/۷ کے ضمیمہ الف کے تحت فارمیشن ہیڈکوارٹر کی معرفت کوارٹر ماسٹر جنرل سے منظوری لینا ضروری ہے۔

۶۔ **یونٹ کا ٹھیکہ لینے کیلئے غیر مجاز لوگ**

ا۔ ریٹائرڈ آرمڈ فورسز آفیسرز۔

ب۔ وہ ریٹائرڈ فوجی جن کا کردار غیر تسلی بخش ہو یا وہ کورٹ مارشل کے ذریعے فوج سے برخاست کئے گئے ہوں یا کسی خیانت کے جرم میں سول کورٹ کے سزا یافتہ ہوں۔

۷۔ **کینٹین ٹھیکیدر کا اندراج کرنا**

ا۔ کوئی یونٹ یا ادارہ اگر کسی نئے کینٹین کنٹریکٹر کو رکھنا چاہتی ہو تو اسے پہلے ایم آئی ڈائریکٹوریٹ کی معرفت اس آدمی کے سابقہ کردار مالی حیثیت، پارسائی، راست بازی اور سیکورٹی کے متعلق جانچ پڑتال کروانی ضروری ہے۔ جانچ پڑتال کے پرفارمے کی تین کاپیاں فارمیشن ہیڈکوارٹر کے ذریعے جی ایچ کیو ایم آئی ڈائریکٹوریٹ کو جانچ پڑتال کیلئے بھیجی جائیں گی۔ یہ پانچ سال تک کیلئے کارآمد ہوگا۔ پانچ سال کے بعد دوبارہ یہی پڑتال کروانا ضروری ہے۔

ب۔ سیکورٹی کلیرنس حاصل کرنے کے بعد رجسٹریشن کا کیس مندرجہ ذیل کاغذات کے ساتھ فارمیشن ہیڈکوارٹر کی معرفت کوارٹر ماسٹر جنرل یا سٹیشن کمانڈر کو بھیج دیا جائیگا۔

(۱) ایس پی اے او ۱۹۱/۷ کے ضمیمہ الف کے مطابق درخواست جو کہ یونٹ کے کمانڈنگ آفیسر سے دستخط شدہ اور فارمیشن کمانڈر یا اس کے کسی سٹاف آفیسر (جن کا عہدہ لیفٹیننٹ کرنل سے کم نہ ہو) کی سفارش کے ساتھ رجسٹریشن کیلئے سٹیشن ہیڈکوارٹر کو بھیج دی جائے گی۔ تب سٹیشن کمانڈر اس ضمیمے پر منظوری دے کر بمعہ بینک ڈرافٹ مالیتی 200 روپے بطور بنیادی رجسٹریشن فیس ایک کاپی جی ایچ کیو کوارٹر ماسٹر جنرل برانچ کو ان کے ریکارڈ کیلئے بھیجے گا۔

(۲) فوٹو کاپی کلیرنس سٹیفکیٹ مجاز آفیسر سے دستخط شدہ۔

(۳) ایک کاپی ٹھیکیدار کا قومی شناختی کارڈ۔

(۴) بینک ڈرافٹ مالیتی دوسو روپے بطور بنیادی رجسٹریشن فیس۔

(۵) بینک سٹیمنٹ اور غیر منقولہ جائیداد کا کاغذی ثبوت۔

(۶) ٹھیکیدار سے دستخط شدہ سٹیفکیٹ کہ میں سی ایس ڈی سے ماہانہ کوٹے کا سامان خریدوں گا۔

(۷) **معاہدہ کی تکمیل۔** رجسٹریشن کی تکمیل کے بعد یونٹ کے کمانڈنگ آفیسر اور کینٹین کنٹریکٹر کے درمیان پانچ روپے کے اسٹام پر ایس پی اے او

۱۷۹ ضمیمہ سی کے مطابق معاہدہ ہوگا۔جس پر دونوں پارٹیاں دستخط کریں گی۔ یہ معاہدہ بنیادی طور پر ایک سال کیلئے ہوگا اور ہر سال تازہ ہوتا رہے گا۔ ہر سال نئی فیس مبلغ 100 روپے بذریعہ بینک ڈرافٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کو بھیجی جائے گی۔

۸۔ **ٹھیکہ کا خاتمہ۔** کوئی بھی پارٹی کسی بھی وقت 30 دن کا نوٹس دے کر معاہدہ ختم کر سکتی ہے۔

ا۔ اگر ٹھیکیدار نے سی ایس ڈی سے لگا تار دو ماہ کا ماہانہ کوٹے کا سامان نہ خریدا ہو۔

ب۔ اگر کینٹین کنٹریکٹر غیر مجاز لوگوں کو سامان فروخت کرتا ہو جو ریٹ یونٹ کی بازار کمیٹی یا سی ایس ڈی نے مقرر کئے ہوں ان سے زیادہ ریٹ پر بیچتا ہو۔

ج۔ مقامی یونٹ یا سٹیشن آرڈر کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو۔

د۔ یونٹ نے کینٹین سروس کیلئے جو معیار مقرر کیا ہو اس پر پورا نہ اترے۔

ر۔ کمانڈنگ آفیسر کی اجازت کے بغیر کینٹین کا ٹھیکہ کسی اور کو دے دے۔

ز۔ ایسی حرکات کر مرتکب ہو جو فوجی ضابطہ اور قانون کے مطابق نہ ہوں۔

۹۔ **ٹھیکیدار کو بلیک لسٹ کرنے کی وجوہات۔** کینٹین کنٹریکٹروں کو کوارٹر ماسٹر جنرل سٹیشن کمانڈر کی سفارش پر بلیک لسٹ کر سکتا ہے۔اگر وہ درج ذیل جرائم میں ملوث ہو:۔

ا۔ بداخلاقی اور ناشائشتہ حرکات یا فوجی آفیسر، جے سی او اور جوانوں پر جھوٹے الزامات لگائے۔

ب۔ نازیبا حرکات کا جرم کرے۔

ج۔ کوئی کام یا ایسی کوتاہی یا بے قاعدگی جو مقامی سٹیشن کمانڈر کی نظر میں بلیک لسٹ کرنے کیلئے کافی ہو۔

۱۰۔ **اپیل۔** ٹھیکہ ختم ہونے کا نوٹس ملنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر کینٹین کنٹریکٹر کوارٹر ماسٹر جنرل صاحب کو اپیل کر سکتا ہے۔جس کا فیصلہ دونوں پارٹیوں کیلئے آخری ہوگا۔

اے ایل سی

یونٹ اور فارمیشن لیول پر دربار، فنکشن اور ایونٹ کا انعقاد

بحوالہ۔ (۱) اے آر (آئی) ۱۱۷ اے

(۲) پی اے او۔ ۳۳۱/۹۲

تمہید۔ کسی بھی یونٹ/فارمیشن میں دربار اور مختلف فنکشن کا انعقاد ہوتا رہتا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ایک ذمہ دار عہدیدار/این سی او کو اس کے انعقاد کرتے وقت اس میں شامل ہر ایک پہلو کا علم ہونا چاہیئے۔

۱۔ دربار کے مقاصد۔ کمانڈر دربار مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے کرتے ہیں:۔

ا۔ اپنی شخصیت ظاہر کرنا

ب۔ یونٹ کے آدمیوں سے ذاتی میل جول پیدا کرنا۔

ج۔ اپنی حکمت عملی (پالیسی) ان پر واضح کرنا۔

د۔ جوانوں کی مشکلات کا جاننا جن کا تعلق پوری یونٹ سے ہو۔

۲۔ دربار کے اصول۔ سی او ز ہر ماہ کھلا دربار کرینگے ان درباروں میں ہر ایک جوان کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ ذاتی طور پر سی او کو آگاہ کرنے کیلئے اپنے مجموعی معاملات پیش کر سکے اور سی او کو بھی ذاتی طور پر اپنی حکمت عملی ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے دربار کرنے کے عام اصول درج ذیل ہیں:۔

ا۔ دربار منظم طریقے سے منعقد کرنا چاہیئے۔

ب۔ تمام آفیسرز اور جے سی اوز کی حاضری ضروری ہے او آر کی حاضری کم وبیش ہو سکتی ہے۔

ج۔ دربار باقاعدگی سے ہر ماہ ہونا چاہیئے۔

د۔ کوئی جوان اپنا مسئلہ پیش کرنا چاہے تو اس کو حق حاصل ہے۔

ر۔ دربار کی کارروائی کی کتاب رکھی جائے گی۔

ز۔ جہاں تک ممکن ہو سکے کمانڈنگ آفیسر اپنا فیصلہ اسی وقت دے۔

س۔ نظم وضبط اور ترقی وتقرری کے معاملوں کے بارے میں کسی قسم کی رپورٹ نہیں سنی جائے گی۔ (اتھارٹی۔ اے آر (آئی) ۔۱۱۷ اے (الف)

۳۔ دربار منعقد کرنے کا طریقہ۔ اگر چہ دربار منعقد کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ مقرر نہیں ہے مگر درج ذیل سے مدد مل سکتی ہے:۔

ا۔ دربار کا وقت اور تاریخ روزانہ کے احکام میں کافی دن پہلے شائع کرنے چاہیئے تاکہ کمپنی کمانڈر بھی سی او کے دربار سے پہلے اپنی کمپنی کا دربار کر سکیں۔

ب۔ سب یونٹ کے پوائنٹ کا گوشوارہ مقررہ تاریخ پر ایڈ جوٹینٹ کے دفتر میں دیا جانا چاہیئے تاکہ وہ اپنے تاثرات کا اظہار سی او کے سامنے کر سکے۔

ج۔ جن لوگوں نے کوئی مسئلہ پیہش کیا ہو ان کو موقع دیا جائے کہ وہ سی او دربار میں حاضر ہوں اور اپنا خیال ظاہر کر سکیں۔ ان کے علاوہ بھی اگر کسی کو کوئی مسئلہ ہو تو اسے موقع دیا جائے۔

د۔ ایڈ جوٹینٹ تمام لوگوں کے بیٹھ جانے پر ٹو آئی سی صاحب کو رپورٹ دیں گے جو کمانڈنگ آفیسر کے آنے پر انہیں پریڈ کی رپورٹ دیں گے۔

ر۔ کمانڈنگ آفیسر کے بیٹھنے کے بعد خطیب صاحب تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ سنائیں گے۔ اس کے بعد ایڈ جوٹینٹ گزشتہ دربار کی کارروائی پڑھ کر سنائیں گے پھر سی او صاحب دربار کریں گے اور پہلے جوانوں کے سوالات کا جواب دیں گے اس کے بعد سی او اپنے پوائنٹ بتائیں گے یہ سوال جواب شروع ہونے سے پہلے بھی بتائے جا سکتے ہیں۔

۴۔ کمانڈنگ آفیسر کو لازمی طور پر اس بات کا یقین کرنا چاہیئے کہ اس جوان کے خلاف جس نے دربار میں اپنے سینئر کے خلاف شکایت یا کوئی پوائنٹ دیا ہو کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی ورنہ دربار کا مقصد ختم ہو جائیگا۔

۵۔ فارمیشن لیول پر دربار، ایونٹ اور فنکشن کا انعقاد۔ جب بھی فارمیشن لیول پر دربار، ایونٹ اور فنکشن کا انعقاد ہو تو اس میں مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے:۔

ا۔ سیکورٹی۔ سیکورٹی کے معاملات میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:۔

(۱) انر اور آؤٹر کارڈن کا لگانا۔

(۲) آنے والے لوگوں کی تلاشی۔

(۳) گاڑیوں کی چیکنگ اور ان کی پارکنگ کا انتظام۔

(۴) وی آئی پی کے لئے الگ راستے کا انتظام اور پارکنگ کی جگہ۔

(۵) کیوآرایف کی تشکیل اوراس کی جگہ کا چناؤ۔

ب۔ **بیٹھنے کے انتظامات۔** بیٹھنے کے انتظامات کے لئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے :۔

(۱) آفیسر، جےسی اواور سولجرز کے لئے الگ الگ بیٹھنے کا انتظام کرنا۔

(۲) دربار /ایونٹ اور فنکشن میں استعمال ہونی والی اشیاء کے لئے دوسری یونٹوں کے ساتھ رابطہ اور ان کی فراہمی کا طریقہ کار۔

(۳) اس بات کا یقین کرنا کہ جتنے مہمان آرہے ہیں اس کے مطابق ہی بیٹھنے کا بندوبست موجود ہو۔

(۴) اگر فیملیز آرہی ہیں تو ان کے لئے الگ جگہ کا مختص کرنا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سروے، سٹاک ٹیکنگ اور کنڈمنیشن بورڈ

بحوالہ۔ ای آر (آر)۱۲۱ تا ۱۳۱

پیریڈ۔ ۲

مقصد۔ اس سبق کا مقصد طلباء کو سروے، سٹاک ٹیکنگ اور کنڈمنیشن بورڈ کی ذمہ داریاں اور طریقہ کار کے متعلق واقفیت دلانا ہے۔

تمہید۔ یہ کمانڈنگ آفیسر اور اس کے ماتحت افسران کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات پر نظر رکھیں کہ جو گورنمنٹ سٹورز، کپڑے اور ایکویپمنٹ یونٹ یا یونٹ کے آدمیوں کے زیر استعمال ہیں ان کا صحیح استعمال ہو اور مقررہ مدت تک قابل استعمال رہیں۔ اس مقصد کے لئے کمانڈنگ آفیسر اور کمپنی کمانڈر کو چاہیئے کہ وہ کلودنگ اور ایکویپمنٹ کی اکثر انسپکشن کرتے رہا کریں۔ باوجود اس کے کہ کمانڈنگ آفیسر اور او۔سی کمپنی سامان کی انسپکشن کرتے رہتے ہیں پھر بھی اس مقصد کے لئے آفیسرز اور جے اوز کے مندرجہ ذیل مختلف بورڈ مقرر کئے گئے ہیں جو وقتہ وقتہ سے سامان کو چیک کرتے رہتے ہیں:۔

ا۔ سروے بورڈ

ب۔ سٹاک ٹیکنگ بورڈ

ج۔ کنڈمنیشن بورڈ

حصہ اول

سروے بورڈ

ا۔ **سروے بورڈ۔** سروے بورڈ آرڈننس سٹور ایکویپمنٹ جو کہ یونٹ کے چارج پر ہوتا ہے۔ یعنی جو سامان یونٹ کے پاس موجود ہو اس کی پڑتال اور سامان کی حالت معلوم کرنے کے لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ اگر حکم دیا جائے تو یہ بورڈ اس سامان کو ٹھکانے لگانے کے لئے اپنی سفارشات بھی دیتا ہے۔ بورڈ اس بات کا بھی یقین کرتا ہے کہ جو سامان یونٹ کو اتھرائز ہے وہ ہر وقت پورا ہے۔

۲۔ **سروے بورڈ کی تشکیل**

ا۔ صدر۔ سیکنڈ ان کمانڈ یا ایک فیلڈ آفیسر۔ اگر کوئی یونٹ جس کی کمانڈ فیلڈ آفیسر سے نچلے رینک کا آفیسر کر رہا ہو تو خود بورڈ کی صدارت کرے گا۔

ب۔ ممبرز۔ ایک آفیسر یا ایک جے سی او جو یونٹ کمانڈنگ آفیسر مقرر کرے۔

ج۔ مشیر۔ آرڈننس کا نمائندہ مثلاً ڈی اے ڈی او ایس، سٹاف کیپٹن (آرڈننس) یا آرڈننس جے سی او۔

۳۔ **سروے بورڈ کے فرائض۔** سروے بورڈ مندرجہ ذیل اطلاعات اور سفارشات مرتب کرتا ہے:۔

ا۔ تمام قسم کے سٹورز اور ایکویپمنٹ جو یونٹ کے پاس موجود ہوں، کی حقیقی تعداد کا تعین۔

ب۔ سٹوروں میں کمی بیشی جو اتھرائزیشن کے مطابق ہو گی تفصیل لکھتا ہے۔

ج۔ یونٹ کے اندر موجود سٹوروں کی حالت کا جائزہ لیتا ہے یعنی اگر سٹور اتھرائزیشن سے کم ہوں تو اپنے اعتراض لکھتا ہے کیونکہ یونٹ کے پاس ہر وقت اتھرائزیشن کے مطابق قابل استعمال سامان ہونا چاہیئے۔

د۔ کمی کو پورا کرنے اور فالتو سامان کو ٹھکانے لگانے کے متعلق اپنی سفارشات دینا۔

ر۔ اگر کہیں سامان کا غیر معمولی ضیاع ہو رہا ہو تو اس کے بچاؤ کے لئے اپنی سفارشات دیتا ہے۔

۴۔ **سروے بورڈ کی تشکیل کے مواقع**

ا۔ یونٹوں کے آپریشن ایریا میں داخل ہونے سے پہلے۔

ب۔ آپریشن ایریا سے واپس آنے پر۔

ج۔ سردیوں کے موسم کے اختتام پر صرف گرم کپڑوں کے لئے۔

د۔ یونٹ کے کوارٹر ماسٹر کی اچانک یونٹ سے غیر حاضری پر۔

ر۔ جب فارمیشن کمانڈر سمجھے کہ حالات سروے بورڈ کروانے کے متقاضی ہیں۔

ز۔ جب یونٹ ٹوٹ جائے یا معطل ہو جائے۔

س۔ جب فری ایشو سسٹم سے کلودنگ الاؤنس سسٹم پر آئیں۔

ش۔ ادھار لئے ہوئے سامان کو ڈیو واپسی سے پہلے سروے بورڈ کروایا جاتا ہے۔

حصہ دوم

سٹاک ٹیکنگ

۵۔ **سٹاک ٹیکنگ**۔ سال میں ایک دفعہ ہر حالت میں یا جب ضرورت ہو تو تشکیل دیا جاتا ہے تا کہ لیجر کے بیلنسوں کے مطابق سامان کو چیک کیا جاسکے اور اگر کوئی کمی بیشی ہو تو نوٹ کر لی جاتی ہے۔ اے آر (آئی) ۱۴۱۷ کے مطابق ہر سال کی ۳۱ جولائی کو یونٹیں ایک پروفارمہ پر سرٹیفکیٹ اپنی فارمیشن کو بھیجیں گی۔ اس کی ایک کاپی سی ایم اے کو مقامی ایل اے او کی معرفت سے بھیجی جاتی ہے۔ جس میں یہ درج ہوتا ہے۔ کہ یونٹ سٹوروں کے سٹاک کی پڑتال موجودہ مالی سال کے لئے کر لی ہے۔ سٹاک ٹیکنگ کے لئے مالی سال یکم جولائی سے ۳۰ جون ہوتا ہے۔ اگر کوئی یونٹ کسی وجہ سے سٹاک کی پڑتال نہ کر سکے تو وہ اپنی فارمیشن ہیڈ کوارٹر کو ایک رپورٹ بھیجے گی۔ جس میں سٹاک کی پڑتال نہ کرنے کی وجوہات درج کی جائیگی۔ نیز یہ بھی لکھا جائے گا کہ گورنمنٹ کے حکم کی خلاف ورزی کو باضابطہ بنانے کے لئے کیا کاروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ فارمیشن ہیڈ کوارٹر ہر سال ۱۵ اگست کو چیک کرے گا کہ اس کی زیر کمان تمام یونٹوں نے سٹاک کی پڑتال کا سرٹیفکیٹ بھیج دیا ہے۔ فارمیشن ہیڈ کوارٹر اپنی پوری فارمیشن کا سرٹیفکیٹ جی ایچ کیو (پی پی اے ڈائریکٹوریٹ) کو ۱۳ اگست سے پہلے پہلے بھیجے گا۔ یہ یاد رہے کہ اگر سٹاک کی پڑتال نہ کی گئی ہو تو اس خلاف ورزی کو گورنمنٹ کے حکم یا اجازت سے باضابطہ بنایا جاسکتا ہے۔

۶۔ نئی کھڑی ہونے والی یونٹوں کا سٹاک ٹیکنگ کب ہوتا ہے۔ نئی کھڑی ہونے والی یونٹوں کے سٹاک ٹیکنگ کی پڑتال جس سال یونٹ کی تکمیل ہوئی ہو اس سے دوسرے سال کیا جاتا ہے۔ اگر یونٹ کی تکمیل ایک سال میں نہ ہو سکے تو سٹاک ٹیکنگ کو مئوخر کیا جائے گا۔ بلکہ اس کی پہلی سالگرہ کی تاریخ کے بعد مالی سال میں ضرور کیا جائے گا۔

۷۔ **سٹاک ٹیکنگ بورڈ کی تشکیل اور بورڈ کی کاروائی**

ا۔ سٹاک ٹیکنگ آفیسر کمانڈنگ خود کرے یا وہ جس آفیسر ز کو مقرر کرے۔

ب۔ ہتھیاروں اور ایمونیشن اور ان کے متعلقہ سامان کی سٹاک ٹیکنگ آفیسر کا بورڈ کرے گا۔

۸۔ **بورڈ کی کاروائی**۔ بورڈ مندرجہ ذیل طریقہ اپنائے گا:۔

ا۔ سٹاک ٹیکنگ شروع ہونے سے ایک دن پہلے تمام سٹوروں کا اجراء بند کر دیا جائے گا۔

ب۔ جب تک کہ سٹاک ٹیکنگ مکمل نہیں ہو جاتی اگر سٹور کا جاری کرنا ضروری ہو تو ایک آفیسر کی نگرانی میں لین دین ہوگا۔ آفیسر کمانڈنگ آفیسر مقرر کرے گا۔

ج۔ کھلے سامان کو سوفی صد چیک کیا جائے گا۔

د۔ فیکٹری کی پیکنگ شدہ گانٹھوں کو تولا، ناپا یا گنا جائے گا۔

ر۔ مہر شدہ بند ڈبوں کو نہیں کھولا جائے گا۔

ز۔ اگر لیجر اور گراؤنڈ بیلنس آپس میں ملتے ہوں تو آخری انٹری کے نیچے لال لکیر کھینچ دی جائے گی۔ اگر بیلنس نہ ملتے ہوں تو ایک لائن چھوڑ کر سرخ لکیر کھینچی جائے گی۔

س۔ سٹاک ٹیکنگ کے دوران جو گر (ہندسہ) چیک کیا گیا ہے لیجر کے بیلنس کے خانے میں لکھ کر آفیسر چھوٹے دستخط کر دے گا لفظ تولا، ماپا یا گنا گیا وغیرہ لکھا جائے گا۔

ش۔ لیجر کے اندر لکھی ہوئی اے پی اور یو ای کے ساتھ جو سامان گنا ہے ملایا جائے گا اگر فالتو ہے تو فارمیشن ہیڈ کوارٹر کو باضابطہ بنانے کے لئے اطلاع دی جائے گی۔

ص۔ ہتھیاروں، ایمونیشن اور ان کے متعلقہ پرزوں کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی۔

ض۔ کوارٹر ماسٹر کو سٹاک ٹیکنگ پر نہیں لگایا جائے گا۔

ط۔ سٹاک ٹیکنگ کے نتیجے کا ریکارڈ لیجر کے اوپر انٹری کے علاوہ پی اے ایف زیڈ۔۳۰۷۳ پر بھی رکھا جائیگا۔ جو کہ ضرورت ہو تو لوکل آڈٹ آفیسر بھی چیک کرے گا۔ اس ریکارڈ میں اگر کوئی کمی ہو تو درج کی جائیگی۔

۹۔ **ایڈجسٹمنٹ**۔ اگر سامان فالتو پایا گیا ہو تو سی آر وی کے ذریعے لیجر چارج پر لکھا جائے گا۔ اور اگر کم ہو تو لاس سٹیٹمنٹ کے ذریعے باضابطہ بنایا جائے گا۔

حصہ سوم

کنڈمنیشن بورڈ

۱۰۔ **کنڈمنیشن بورڈ کی تشکیل**۔ یہ بورڈ ہر سہ ماہی میں آفیسر کے حکم سے فارمیشن ہیڈ کوارٹر کے پروگرام کے مطابق تشکیل دیا جاتا ہے۔ فارمیشن ہیڈ کوارٹر اپنا پروگرام کچھ اس طریقے سے بناتا ہے کہ ایک ماہ کے اندر فارمیشن کی یونٹوں کا ایک تہائی کنڈمنیشن مکمل ہو جائے۔ بورڈ کی تشکیل درج ذیل ہے:۔

ا۔ صدر سیکنڈ ان کمانڈ یا یونٹ کا کوئی فیلڈ آفیسر

ب۔ ممبرز: ایک آفیسر یا ایک جے سی او

ج۔ مشیر: آرڈننس کا نمائیندہ ۔ ڈی اے ڈی او ایس، سٹاف کیپٹن (آرڈننس) یا ڈویژن، بریگیڈ، لاگ ایریا کا آرڈننس جے سی او۔

نوٹ:۔ اگر کسی یونٹ کی کمانڈ فیلڈ آفیسر کے نچلے رینک کا کوئی آفیسر کر رہا ہو تو وہ خود صدارات کے فرائض سرانجام دے گا۔

۱۱۔ **یونٹ کوارٹر ماسٹر کی کاروائی۔** وہ مندرجہ ذیل کا یقین کرے گا:۔

ا۔ ایک اکٹھی لسٹ جو وو کیبلری سیکشن کے مطابق بنائی گئی ہو بورڈ کے سامنے پیش کرے گا۔

ب۔ بورڈ کے اکٹھے ہونے کے دن اور وقت پر سامان کو لسٹ کے مطابق لگوائے گا۔

ج۔ یونٹ کے کاریگروں کو حاضر کرے گا تا کہ مرمت کے لئے ان کو موقع پر ہی ہدایات جاری کی جاسکیں۔

۱۲۔ **کنڈمینشن کے سلسلے میں کمپنی کمانڈر کی کاروائی۔** کنڈمینشن بورڈ جو ایک دو دن پہلے پارٹ ون آرڈر کے ذریعے کنڈمینشن بورڈ کے منعقد ہونے کی تاریخ اور وقت کے متعلق آگاہ کیا جاتا ہے۔ کنڈمینشن کے منعقد ہونے سے پہلے کمپنی کمانڈر سامان کا بنیادی سروے کرتے ہیں اس کے علاوہ درج ذیل کاروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے:۔

ا۔ چیک کیا جائے گا کہ سامان کے اوپر آدمی کا آرمی نمبر لکھا ہوا ہے۔(سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے یونٹ کا نام ایٹم پر درج نہیں کیا جائے گا) وہ آئیٹم جو ناکارہ ہو گئے ہیں یا جن کی مقررہ عمر پوری ہونے میں تین ماہ سے کم عرصہ رہتا ہے صرف وہ ایٹم بورڈ کے سامنے رکھے جائیں گے۔

ب۔ جو آئیٹم وہ سمجھیں کہ استعمال کے قابل ہیں مرمت کروا کر مالک کو واپس کر دیئے جائیں گے۔

ج۔ جو آئیٹم بورڈ کے سامنے پیش کرنے والے ہونگے ان کی لسٹ تیار کروائے۔

۱۳۔ **کنڈمینشن بورڈ کی کاروائی۔** کنڈمینشن بورڈ کی کاروائی درج ذیل ہیں:۔

ا۔ صدر اور ممبران مل کر ہر ایک چیز کا بخوبی جائزہ لیں گے کہ آیا جو سامان ناکارہ ہوا ہے وہ جائز استعمال سے ہوا ہے اور اپنی مقررہ حد(عمر) پوری کر چکا ہے۔

ب۔ مرمت ہونے والی اشیاء کمپنیوں کو واپس کر دی جائیں گی۔تا کہ مرمت کے بعد استعمال میں لائی جاسکیں۔

ج۔ اگر یہ اندازہ ہو جائے کہ سامان جوان کی لاپرواہی یا غلط استعمال کے نتیجے میں ناکارہ ہوا ہے تو اسے بھی کنڈم قرار دے دیا جائے گا۔تاہم جوان سے اس کی قیمت وصول کی جائے گی۔

د۔ جن ناکارہ چیزوں کی کوئی دوبارہ قیمت فروخت نہ ہو ان کو بورڈ کے سامنے جلا دیا جائے گا۔یا پھر توڑ پھوڑ کر کے ضائع کر دیا جائے گا۔تا کہ دوبارہ کنڈم میں نہ لائی جاسکے۔

ر۔ یونٹ کو ناکارہ سامان کو ٹھکانے کے متعلق ہدایات جاری کرے گا۔

ز۔ اگر کسی سامان میں غیر معمولی زیاں ہو رہا ہے تو بچاؤ کی تدابیر سے متعلق ہدایات جاری کرے گا۔

س۔ کٹ کے سامان کو رنگ خراب ہونے کی بناء پر ناکارہ قرار نہیں دیا جائے گا۔

ش۔ ٹیکنیکل اور لڑائی سے متعلقہ سامان جن کو ناکارہ قرار دینا ای ایم ای، اے ٹی او یا آرڈننس آفیسر کی ذمہ داری ہے ناکارہ قرار نہیں دیا جائے گا۔جہاں تک سگنل سٹور کا تعلق ہے وہ سگنل کے کسی آفیسر، جے سی او یا این سی او کی ہدایات پر ناکارہ قرار دیئے جائیں گے۔

۱۴۔ **کنڈمینشن بورڈ کے ذریعے ناکارہ سامان کو ٹھکانے لگانا کا طریقہ**

ا۔ ناکارہ سامان کو بورڈ پروسیڈنگ کے ساتھ ڈپو کو واپس کیا جائے گا۔تاہم یونٹ یہ یقین کرے گی۔کہ سامان کو توڑا پھوڑا یا پھاڑا نہیں گیا۔تا کہ وہ اپنی شناخت اور دوبارہ فروخت کی قیمت نہ کھو بیٹھے۔

ب۔ وہ آئیٹم جو صفائی اور مرمت کے لئے یونٹ کو رکھنے کی اجازت دی گئی ہو اس کو بورڈ کے سامنے مناسب چھوٹے ٹکڑوں میں کر دیا جائے گا۔

ج۔ جن آئیٹم کو بورڈ نے جلانے کا حکم دیا ہو بورڈ کے سامنے جلا دیئے جائیں گے۔

د۔ مشروط طور پر ناکارہ قرار دیئے ہوئے سامان پر تکون مہر اس انداز سے لگا دی جائے گی کہ سامان کو نقصان نہ ہو۔

۱۵۔ **بورڈ پروسیڈنگ (PAFZ-3073) کی تقسیم**

الف۔ایک کاپی فارمیشن کے آرڈننس کے نمائندے کو بھیجی جائے گی۔

ب۔ ایک کاپی بطور آفس کاپی رکھی جائے گی جس کو ضرورت پڑنے پر ایل اے او کی انسپکشن کے لئے پیش کیا جائے گا۔

ج۔ ایک کاپی ناکارہ سٹور کے ساتھ ڈپو کو بھیجی جائے گی

د۔ جن آئیٹم کو بورڈ نے جلانے کا حکم دیا ہو بورڈ کے سامنے جلا دیئے جائیں گے۔

ر۔ مشروط طور پر ناکارہ قرار دیئے ہوئے سامان پر تکون مہر اس انداز سے لگا دی جائے گی کہ سامان کو نقصان نہ ہو۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

کمپنی ایس جے سی او، یونٹ، ڈویژن اور آرمی صوبیدار میجر کے فرائض

بحوالہ۔ کمانڈ کمیونیک چیف آف آرمی سٹاف اگست 2008

مقصد۔ آپ کو اس پیریڈ کے دوران یونٹ صوبیدار میجر، ڈیو، کور اور آرمی صوبیدار میجر کی ذمہ داریوں سے واقفیت دلانا ہے

تمہید۔ صوبیدار میجر کی تقرری کا مقصد جوانوں اور فوجی قیادت کے درمیان ہمہ وقت رابطے کو برقرار رکھنا ہے اور پالیسی/ فیصلہ سازی میں ان کی آراء سے استفادہ کرنا ہے تاکہ جوانوں کے مسائل اعلیٰ قیادت تک پہنچ سکیں۔ سردار صاحبان اور جوانوں میں کمانڈ صوبیدار میجر کو مسائل کے حل کا تیز ترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور کمانڈ صوبیدار میجر کی تقرری سے سپاہ کی اعتماد سازی میں کافی مدد ملی ہے۔ کمانڈ کمیونیک نمبر ۱۱ اگست ۲۰۰۸ کے مطابق کمانڈ صوبیدار میجر کی چار بنیادی ذہم داریاں ہیں جن میں جوانوں کے نظم ونسق اخلاقیات، فلاح و بہبود اور عسکری تربیت جیسے معاملات شامل ہیں۔ کمانڈ صوبیدار میجر ان تمام معاملات کے متعلق اپنے فارمیشن کمانڈر کو مشورہ/ تجویز دینے کے مجاز ہیں۔ ویسے تو کمانڈ صوبیدار میجر کی تقرری کا مقصد بہت وسیع اور کثیر الجہتی ہے۔ لیکن راہنمائی کے طور پر ان کو جوانوں کی عسکری زندگی کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں اپنی ذمہ داریاں سر انجام دینی چاہئیں۔

۱۔ **کمپنی ایس جے سی او کی ذمہ داریاں**

ا۔ کمپنی کمانڈر کو اس کے فرائض سرانجام دینے میں مدد دینا۔

ب۔ کمپنی کمانڈر کی غیر موجودگی کی صورت میں کمپنی کی کمانڈ سنبھالے گا۔

ج۔ کمپنی میں موجود تمام جوانوں کی خبر رکھے گا اور ان کے مسائل حل کرے گا۔

د۔ کمپنی کے تمام عہدیداروں اور جوانوں کے نظم وضبط کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ر۔ کمپنی میں موجود تمام عہدیداروں کے فرائض کے بارے میں ان کو آگاہ کرے گا اور ان کو احسن طریقے سے سرانجام دینے میں مدد دے گا۔

ز۔ کمپنی میں موجود تمام رینک کے جوانوں کی تنخواہ بنانے کا ذمہ دار ہوگا اور تنخواہ کو تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

س۔ یقین کریگا غیر تقسیم شدہ تنخواہ اسی دن صوبیدار میجر کے پاس جمع کرادی ہے۔

ش۔ کمپنی میں ہونے والے حالات اور واقعات سے کمپنی کمانڈر کو آگاہ کرے گا۔

۲۔ **صوبیدار میجر کی ذمہ داریاں**

ا۔ یونٹ کا خزانہ بکس کا خزانچی ہوتا ہے۔

ب۔ جے سی اوز میس کمیٹی کا صدر ہوتا ہے۔

ج۔ سی او کو جوانوں کی آنے جانے کی رپورٹ اور دیگر ضروری باتوں کے بارے میں بتاتا ہے۔

د۔ ڈیوٹی جے سی او سے روزانہ رپورٹ لینا۔

ر۔ یونٹ میں موجود جوانوں کے آنے واے مہمانوں کا رجسٹر میں اندارج کرنا۔

ز۔ یونٹ کے سویلین کی نگرانی کرنا۔

۳۔ **ڈویژن، کور اور آرمی صوبیدار میجر کے فرائض**

ا۔ کمانڈ کے خاص عملے کا حصہ رہتے ہوئے براہ راست ان کے ماتحت کام کرنا اور جہاں ضروری ہو متعلقہ عملے سے رہنمائی اور مشورہ لینا۔

ب۔ روزانہ کی بنیاد پر کمانڈر سے رابطہ میں رہنا۔

ج۔ سادار صاحبان، جوانوں اور فوجی قیادت کے درمیان رابطہ فراہمی کے سلسلے میں وقتاً فوقتاً فارمیشن کی یونٹوں کا دورہ کرنا۔

د۔ چیف آف آرمی سٹاف، کور کمانڈر اور جی او سی کی طرف سے موصول شدہ پیغامات کو اپنی فارمیشن کے جوانوں تک بروقت پہنچانا۔

ر۔ کمانڈر کے احکامات اور ایس او پی کو لاگو کرنے میں معاون ثابت ہونا۔

ز۔ سردار صاحبان اور جوانوں کے نظم ونسق، مورال اور عسکری تربیت کے متعلق کمانڈر کے ساتھ مشیر کے طور پر کام کرنا۔

س۔ جوانوں کے جملہ مسائل ترجیحی بنیادوں پر کمانڈر تک پہنچانا اور ان کے حل کے لئے اپنی رائے دینا۔

ش۔ سردار صاحبان اور جوانوں کی طرف سے موصول مختلف تجاویز کے متعلق کمانڈر کے احکامات یونٹ صوبیدار میجر کے ذریعے تمام صیغوں تک پہنچانا۔

ص۔ جوانوں اور ان کی فیملیز کی سہولت اور بہتری کے لئے کیے گئے انتظامی اور فلاحی اقدامات کے متعلق ان کو آگاہ کرنا۔

ض۔ سپاہ میں احساس محرومی کو ختم کرنے اور بھرپور محنت سے کام کرنے کے جزبہ کے فروغ کے لئے اقدامات تجویز کرنا۔

ط۔ جوانوں کی صحیح ذہنی کیفیت اوران کے احساسات (Pulse) کے متعلق کمانڈر کوآگاہ رکھنا۔

ظ۔ آرمی صوبیدار میجراور نزدیکی فارمیشن کے کمانڈ صوبیدار میر سے مسلسل رابطے میں رہنا اور دوسری فارمیشن میں ہونے والے فلاحی کاموں کو اپنی فارمیشن میں رائج کرنے کے لئے کمانڈر کو تجاویز دینا۔

ع۔ موجودہ حالات کے پیش نظر جوانون کو شدت پسندی کے بارے میں آگاہ رکھنا نیز سفر اور چھٹی کے دوران محتاط رہنے کی تلقین کرنا۔

غ۔ فارمیشن کی گاڑیوں، ہتھیاروں اور ساز وسامان کی دیکھ بھال پر گہری نظر رکھنا اوران کی بہتری کے لئے کمانڈر کو مشورہ/تجاویز دینا۔

ف۔ جوانوں کے ذاتی مسائل کے حل کے لئے ایک وسیع پروگرام کے حصے کے طور پر منتخب جوانوں کی کمانڈر کے سامنے باریابی (انٹرویو) کی سفارش اور بندوبست کرنا۔

۴۔ فارمیشن صوبیدار میجر کانفرنس

ا۔ ضرورت کے مطابق یونٹ صوبیدار میجر کی کانفرنس کرنا۔ان کے مشوروں اور آراء کی بنیاد پر اجتماعی نوعیت کے ایجنڈ اپوائنٹس کمانڈ صوبیدار میجر کے لئے منتخب کرنا۔

ب۔ آرمی صوبیدار میجراور کورصوبیدار میجر کے دورے کے موقع پر تمام صوبیدار میجر کی کانفرنس کا بندوبست کرنا اور اپنی فارمیشن میں ہونے والے انتظامی اور فلاح و بہبود کے کاموں کے متعلق ان کو مطلع کرنا۔

۵۔ کمانڈ صوبیدار میجر کانفرنس

ا۔ فارمیشن سے اکھٹی کی گئی آراء کی بنیاد پر خاص نوعیت کے ایجنڈ اپوائنٹس جن کا حل فارمیشن/کور کے دائرہ کار سے باہر ہو،کمانڈ صوبیدار میجر کانفرنس کیلئے تجویز کرنا۔

ب۔ آرمی کمانڈ صوبیدار میجر کانفرنس میں شرکت کرنا۔

ج۔ کانفرنس کے بعد کمانڈر کو بریف کرنا اوران کے احکامات کی روشنی میں زیر کمان صوبیدار میجر کی کانفرنس بلانا اور احکامات کو تمام لوگوں تک پہنچانا۔

د۔ کانفرنس کے بعد جی ایچ کیو سے ایجنڈ اپوائنٹس کا تفصیلی جواب ملنے پر یونٹوں کو آگاہ کرنا۔

٦۔ کمانڈر وزٹ کے دوران کی جانے والی ذمہ داریاں

ا۔ تمام فوجی تقریبات اور دورے جن میں جوانوں کی شمولیت ہو،کمانڈر کے ساتھ رہنا۔

ب۔ نظم و نسق،فلاح و بہبود اور عسکری تربیت سے متعلقہ تمام احکامات کو قلم بند کرنا اور فارمیشن کی دوسری یونٹوں تک بھی پہنچانا۔

ج۔ مندرجہ بالا نکات کے علاوہ بھی اگر کوئی ذمہ داری جو کہ کمانڈ کمیونیک میں دیئے گئے بنیادی منشور یعنی نظم و نسق،عسکری تربیت،اخلاقیات یا بہبود کا حصہ ہو تو کمانڈ صوبیدار میجر وہ بھی ادا کرنے کے مجاز ہونگے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹوں کے درمیان ہیڈنگ ٹیکنگ اور اس کی تیاری

بحوالہ: (ا) اے آر (آر) ۵۱۹ تا ۶۷۰

(۲) اے آر (آئی) ۳۱ تا ۳۵، ۱۵۹، ۴۲۲، ۵۰۱، ۵۰۲

مقصد۔ اس سبق کا مقصد سٹوڈنٹس این سی اوز کو یونٹوں کی دوسرے سٹیشنوں پر تبدیلی کے وقت سرانجام دیئے جانے والے مراحل سے آگاہی دلانا ہے۔

تمہید۔ مروجہ طریقہ کار کے مطابق ہر یونٹ کو ایک مقررہ عرصہ ایک سٹیشن پر گزارنے کے بعد کسی دوسرے سٹیشن پر جانے کا حکم جنرل ہیڈکوارٹرز کی جانب سے مل جاتا ہے۔متعلقہ یونٹ کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جب ایک سٹیشن پر تبدیل ہو تو درپیش تمام مراحل خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں۔عام طور پر جب تبدیلی کے احکامات یونٹ کو موصول ہوتے ہیں تو فوراًا گلے سٹیشن پر موجود یونٹ سے رابطہ قائم کیا جاتا ہے اور تمام ضروری معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ پھر ایڈوانس پارٹی تشکیل دی جاتی ہے۔اسکی بناوٹ کا فیصلہ یونٹ کمانڈر کرتے ہیں۔ تا ہم ہر ایک سب یونٹ سے کم از کم ایک جے سی او ضرور شامل ہوتا ہے۔سٹورمینوں کے علاوہ اے اور کیو برانچ کے کلرک بھی جاتے ہیں۔اس پارٹی کا انچارج سیکنڈ ان کمانڈ یا کوئی دوسرا سینئر میجر ہوتا ہے۔ایڈوانس پارٹی کا کام نئے سٹیشن پر ملنے والی لائنوں، پریڈ گراؤنڈ، گاڑیوں، ہتھیار، ٹیکنیکل ساز وسامان سٹیشن سٹورز اور فرنیچر وغیرہ کا چارج لینا ہے۔ یہ چارج جنرل ہیڈکوارٹر کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری ہونے والے احکامات کی روشنی میں ہوتا ہے۔اور اس کیلئے باقاعدہ ایک بورڈ تشکیل دیا جاتا ہے تاکہ یونٹوں کے تنازعات اور تصفیہ طلب امور کا فیصلہ کیا جاسکے۔

۱۔ اس سبق میں ہم مختلف مراحل کی کارروائی پر بالترتیب بحث کریں گے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ابتدائی کارروائی۔

ب۔ ایڈوانس پارٹی کے فرائض۔

ج۔ سٹور، ایکوپمنٹ، سٹیشن سٹورز اور میگزین وغیرہ۔

د۔ نئے سٹیشن پر احکام جاری کرنا۔

ہ۔ ٹیکنگ اوور کیلئے مفید باتیں۔

۲۔ **ابتدائی کارروائی۔** جب یونٹ کے جانے کی تاریخ مقرر ہو جائے تو مندرجہ ذیل کارروائی کی جاتی ہے:۔

الف۔ وارننگ آرڈر جاری کرنا جس میں جانے کی تاریخ سے پہلے کی کارروائی اور نئے سٹیشن پر جو مختلف سہولیات موجود ہوں ان کی تفصیل بتانا۔

ب۔ ضروری سٹاف کی چھٹی بند کرنا۔ جو لوگ پہلے سے چھٹی پر ہوں ان کو یونٹ کی بدلی کی اطلاع دینا اور نئے ریلوے وارنٹ کا بھیجنا اگر ضرورت ہو۔

ج۔ فیملی کا ڈسپوزل کرنا۔

د۔ آرڈننس ڈپو کو سٹورز کے بارے میں نئی جگہ ریل، روڈ ہیڈ ڈاک کا پتہ بتانا۔

ہ۔ ایم ای ایس کو لکھنا کہ ہینڈنگ ٹیکنگ اوور کا بندوبست کرے۔

و۔ ایل اے او کو آڈٹ کیلئے لکھنا۔

ز۔ جتنے سٹورز، فرنیچر یا بلڈنگ وغیرہ چارج پر ہیں ان کی انسپکشن کرنا، کمی کو پورا کرنا اور اگر سامان کی مرمت کی ضرورت ہو اس کی مرمت کرنا۔

ح۔ اے آر (آئی) ۴۲۲ کے مطابق سب یونٹ کو آرڈننس سٹور نئی یونٹ کو ہینڈ اوور کرنے کیلئے یا ساتھ لے جانے کیلئے ہدایات دینا۔اس کیلئے جی ایچ کیو پہلے سے یونٹ کو ہدایات دیتا ہے۔

ط۔ لوکل فارمیشن، سٹیشن آرڈر وغیرہ سوائے ایک سیٹ جو کہ یو دفتر عموماً آڈٹ کیلئے رکھتا ہے۔ایڈجوٹینٹ آفس کو واپس کرنا تاکہ یہ نئی یونٹ کو دئے جاسکیں۔

ی۔ مقامی ڈاک خانے کو نئے سٹیشن کا بتانا تاکہ یونٹ کی ڈاک بھیج سکے۔

ک۔ آرمی سکول وغیرہ جہاں یونٹ کے آدمی کورس کر رہے ہوں انہیں نیا ایڈریس لکھنا اور اگر ضروری ہو تو نئے ریلوے وارنٹ بنا کر روانہ کرنا۔

ل۔ تمام متعلقہ لوگوں کو پتے کی تبدیلی کی اطلاع دینا۔

۳۔ **ایڈوانس پارٹی کے فرائض**

الف۔ اکاموڈیشن، فرنیچر اور ایکوپمنٹ کا چارج لینا۔

ب۔ سب یونٹوں کو بیرکس وغیرہ دینے کیلئے منصوبہ بنانا سب یونٹ کے نمائندوں کو سمجھانا۔

ج۔ اکاموڈیشن میں اگر کسی قسم کی مرمتی کی ضرورت ہو تو اس کی فہرست بنانا۔

د۔ یونٹ کے علاقے میں حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق صفائی کروانا۔

ہ۔ مین باڈی کا استقبال کرنا۔

و۔ جب تک یونٹ نہیں پہنچتی اس وقت تک سی او کی جگہ فیصلہ دینا۔

۴۔ **سٹور، ایکوپمنٹ، سٹیشن سٹور اور میگزین۔** اگر جی ایچ کیو کے احکامات کے مطابق دینے ہوں تو اس قسم کے سٹوروں کی فہرست جانے والی یونٹ تیار کرے گی۔ لیتے اور دیتے وقت نئی یونٹ سے عارضی طور پر رسید لی جائے گی۔اس کے بعد فوراً ایشو واؤچر بنایا جائے گا۔

۵۔ **نئے سٹیشن پر احکامات جاری کرنا۔** نئے سٹیشن پر پہنچنے کے فوراً بعد جو احکامات جاری کئے جائیں گے اس میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہونی چاہئیں:۔

الف۔ پریڈ کی جگہ۔

ب۔ فائر آرڈرز۔

ج۔ کمپنیوں سے سب اچھا رپورٹ۔

د۔ لوکل الارم سکیم۔

ہ۔ مقامی حالات پر اہم باتیں۔

و۔ سب یونٹ کو الاٹ شدہ علاقے کی صفائی۔

ز۔ نئے سٹیشن پر کوئی مخصوص حکم۔

ح۔ مختلف بیرکوں میں سٹور رکھنے کا بندوبست۔

۶۔ **ٹیکنگ اوور کیلئے مفید اور کار آمد باتیں۔** اس کیلئے مفید باتیں درج ذیل ہیں:۔

الف۔ اکاموڈیشن کا چارج لیتے وقت مفید باتیں:۔

(۱) اکاموڈیشن کی قسم (عارضی یا مستقل)۔

(۲) سنگل آفیسروں کی جگہ رہائش اگر میس میں نہیں ہے۔

(۳) سنگل کوارٹر جے سی اوز۔

(۴) فیملی کوارٹر سب کیلئے۔

(۵) دفاتر۔

(۶) ایم ٹی پارک اور گیراج۔

(۷) ورکشاپ، آرمورر شاپ، ٹریڈ مین۔

(۸) سکول اکاموڈیشن۔

(۹) انگیٹھی، پانی گرم کرنے کی جگہ۔

(۱۰) سٹور، میگزین، کوارٹر گارڈ۔

(۱۱) مسجد۔

(۱۲) ریکریشن روم، میس، کینٹین۔

(۱۳) ایم آئی روم۔

(۱۴) غسلخانے، لیٹرین۔

(۱۵) کھانا پکانے اور دوسری سہولیات کے انتظامات۔

ب۔ **فرنیچر**

(۱) حالت۔ (۲) اتھرائزیشن کے مطابق ہے یا کم ہے۔

ج۔ **پانی کی تنصیبات**

(۱) نلکے اور ٹوٹیاں۔

(۲) مستقل تالاب۔

(۳) تیرنے کیلئے اگر تالاب ہے۔

(۴) پانی کو اکٹھا کرنے کی سہولیات۔

(۵) پانی کھلنے کے اوقات۔

(۶) غسل کی سہولیات۔

(۷) دھوبی گھاٹ وغیرہ۔

د۔ **سپورٹس اور ریکریشن کی سہولیات**

(۱) کھیلوں کیلئے گراؤنڈ۔

(۲) شہر اور یونٹ کے درمیان فاصلہ۔

(۳) سول اور ملٹری ٹرانسپورٹ۔
(۴) سنٹرل پے منٹ ایشو شاپ، سی ایس ڈی۔

ہ۔ **ذرائع مواصلات**
(۱) پوسٹ ٹیلی گراف سروس۔
(۲) ٹیلی فون ایکسچینج۔
(۳) ٹیلی فون ڈائریکٹری۔

و۔ **ٹریننگ کی سہولیات**
(۱) اجتماعی ٹریننگ کیلئے جگہ۔
(۲) رینجز۔
(۳) ماڈل روم۔
(۴) پریڈ گراؤنڈ۔

ز۔ **ٹرانسپورٹ**
(۱) ریلوے سٹیشن اور یونٹ کے درمیان فاصلہ۔
(۲) سٹوروں کی نقل وحمل کے طریقے اور ذرائع۔
(۳) مقامی ٹرانسپورٹ کی سہولیات۔

۷۔ **چیک لسٹ ہینڈنگ ٹیکنگ کے دوران**۔ چارج دیتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:۔
ا۔ یونٹ میں ایک ٹیم تشکیل دی جائے جس کو چارج دینے کے لئے کم از کم دو ہفتے تیاری کروائی جائے۔
ب۔ تمام لیجرز اور انونٹری کو چیک کیا جائے گا۔
ج۔ تمام ناقص ساز وسامان یا اس کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔
د۔ جو ساز وسامان زیر مرمت ہے اس کا ورک آرڈر آنے والی یونٹ کے حوالے ہوگا۔
ر۔ تمام ووچرز تیار ہونگے۔
ز۔ بورڈ پروسیڈنگ کی تیاری سٹیشن کی تمام کورٹ آف انکوائری مکمل ہونگی۔
س۔ ڈیولیول سٹرپ کو اکٹھا کرنا تا کہ آنے والی یونٹ کے حوالے کیا جائے۔
ش۔ کنڈمنیشن بورڈ۔
ص۔ چارج دینے والی کمیٹی کی ہفتہ وار میٹنگ ہوگی، جس میں وہ مسائل کو ڈسکس کریں گے اور بالا کمانڈر کو آگاہ کریں گے۔

۸۔ **چارج لیتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے**۔ چارج لیتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:۔
ا۔ چارج لینے کے لئے بھی یونٹ میں ایک ٹیم تشکیل دی ہے۔
ب۔ اس ٹیم کو لیئے جانے والے سٹور (لیجر اور ووچر) کا علم ہو۔
ج۔ ڈاکومنٹس سے واقفیت۔
د۔ تمام ساز وسامان اور سٹور کے اوریجنل ووچر لینا۔
ر۔ اگر اوریجنل نہ ہوں تو اس کے عوض ڈاکومنٹس۔
ز۔ اس طرح کا کوئی سٹور یا سامان چارج پر نہ لینا جس کا مسئلہ حل ہوا نہ ہو۔
س۔ چارج لیتے وقت اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بھی قسم کی نرمی نہ برتی جائے یا کسی کی بے جا طرف داری نہ کی جائے اور غلط چارج نہ لیا جائے۔
ش۔ درپیش مسائل کو بالا کمانڈر تک پہنچایا جائے اور ان کو متعلقہ آرڈیننس یا ای ایم ای بٹالین کی مدد سے ٹھیک کیا جائے۔

نوٹ۔ ڈی ایس کلاس میں مزید پوائینٹس ڈسکس کرے اور طلباء کو اسائمنٹس دے گا۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

قانون رازہائے سرکاری مجریہ ایکٹ 1923

بحوالہ۔ ایم پی ایم ایل جلد اول باب ہشتم

ایم پی ایم ایل جلد دوم آفیشل سیکرٹس ایکٹ سیکشن ۱۱ اے ۱۵

مقصد۔ سبق کا مقصد آفیشل سیکرٹ ایکٹ 1923 کے چیدہ نکات کے بارے میں آگاہی اور اس کے تحت دی جانے والی سزاؤں کے بارے میں روشناس کرانا ہے۔

تمہید۔ اس کا اطلاق پورے ملک پر محیط ہے بشمول پاکستان کے تمام شہری اور حکومت پاکستان کے تمام ملازمین خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔

ا۔ **تعریفیں**

ا۔ **ڈاکومنٹ۔** ڈاکومنٹ سے مراد کوئی سرکاری دستاویز یا اس کا کوئی حصہ۔

ب۔ **ماڈل۔** اس میں خاکہ سانچہ اور نمونہ شامل ہیں۔

ج۔ **سامان جنگ۔** اس میں تمام بحری، ہوائی جہاز، آبدوزیں، ٹینک یا ان جیسی مشینری، ہتھیار، گولہ بارود، تارپیڈو، مائن جو لڑائی کیلئے ہوں یا ان کا کوئی حصہ یا ایسی کوئی چیز سامان یا آلہ جو کہ اصلی ہو یا تجویز کردہ ہو جو کہ اس قسم کے استعمال کے ارادے سے بنائے گئے ہوں۔

د۔ **فوٹوگراف۔** اس میں غیر تیار شدہ فلم (انڈیولپڈ) یا پلیٹ شامل ہیں۔

ر۔ **ممنوعہ علاقہ۔** کوئی بھی دفاعی کام، گولہ بارود کے مراکز یا ذخائر بری، بحری اور فضائی افواج کے تنصیبات، جگہیں، مائن فیلڈ کیمپ وغیرہ جن کا تعلق مسلح افواج سے ہو یا ان کے قبضے میں ہوں یا بندرگاہ، ہوائی اڈا یا کوئی کارخانہ جہاں سامان حرب تیار ہوتا ہو یا اس کی منصوبہ بندی کی جاتی ہو۔

ز۔ **خاکہ۔** اس میں تصویریں یا کسی چیز یا جگہ کو ظاہر کرنے کا کوئی اور طریقہ شامل ہیں۔ اس میں تصویریں یا کسی جگہ کو ظاہر کرنے کا طریقہ شامل ہو (خاکہ)

س۔ **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس۔** اس میں پولیس کا کوئی آفیسر جو اس کے برابر یا اعلیٰ عہدے کا ہو یا کوئی ایسا آفیسر جس کو مجاز حکومت نے اس ایکٹ کے تحت سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے اختیار دیئے ہوں۔

ش۔ **جاسوسی۔** اگر کوئی شخص کسی خاص مقصد کیلئے حکومت، ریاست کی سلامتی یا مفاد کے خلاف ذیل میں سے کوئی عمل کرے جاسوسی میں شامل ہیں:۔

(ا) کسی ممنوعہ علاقے سے گزرنا، معائنہ کرنا، رسائی حاصل کرنا یا اس کی حدود میں داخل ہونا۔

(۲) کوئی ماڈل، خاکہ، منصوبہ یا تحریر (نوٹ) جو اس خیال سے بنایا ہو جو کہ دشمن کیلئے بالواسطہ یا بلاواسطہ سودمند ہو یا ہو سکتا ہو۔

(۳) کوئی شخص کسی بھی پاس ورڈ، خاکہ، نمونہ تحریر، دستاویز یا کوئی اطلاع اس خیال سے حاصل کرتا ہے یا جمع کرتا ہے۔ ریکارڈ بناتا ہے تحریر حاصل کرتا ہے یا شائع کردہ چیز حاصل کرے جو دشمن کیلئے بالواسطہ یا بلاواسطہ فائدہ مند ہوں یا ہو سکتے ہوں۔ (آفیشل سیکریٹ ایکٹ سیکشن نمبر ۲)

ص۔ **دفاعی کام۔** اس سے مراد کوئی ادارہ بشمول بندرگار، ہوائی اڈہ، رن وے، ہنگامی ہوائی اڈہ یا کوئی اور ایسا علاقہ جس کو مرکزی حکومت نے کام یا دفاعی کام قرار دیا ہو۔

ض۔ **غیر ملکی ایجنٹ۔** اس سے مراد ایسا شخص ہے جس پر یہ شک ہو کہ اس کو کسی دوسرے ملک نے بالواسطہ یا بلاواسطہ پاکستان کی سلامتی اور مفاد کے خلاف کام کرنے کیلئے ملازم رکھا ہوا ہے یا تھا۔ یا جس پر یہ شک ہو کہ اس نے پاکستان کے اندر یا باہر کسی دوسرے ملک کے فائدے کیلئے ایسا کام کیا ہے یا کرنے کی کوشش کی ہے۔ (باب ہشتم پیرا نمبر ۸)

ط۔ **غیر ملکی ایجنٹ سے رابطہ۔** ذیل میں سے کوئی بھی کام غیر ملکی ایجنٹ سے رابطہ تصور کیا جاتا ہے:۔

(ا) کسی غیر ملکی ایجنٹ کا پاکستان کے اندر یا باہر کسی جگہ ملاقات کی ہو۔

(۲) پاکستان کے اندر یا باہر کسی غیر ملکی ایجنٹ کا نام یا پتہ یا اس کے متعلق کوئی بھی اطلاعات یا معلومات اس کے پاس پائی جائیں یا اس نے کسی دوسرے شخص سے حاصل کی ہوں۔

ظ۔ **جاسوس کو پناہ دینا۔** کسی بھی جاسوس کو پناہ دینا اس ایکٹ کی سیکشن ۱۰ کے تحت جرم ہے۔

ع۔ **زیر حراست لینے کے اختیارات۔** اس ایکٹ کی سیکشن نمبر ۱۲ کے تحت افواج پاکستان کا ہر فرد کسی مجسٹریٹ کے حکم یا حراست میں لینے کا اجازت نامے کے بغیر کسی بھی ایسے شخص کو جس نے آفیشل سیکرٹ ایکٹ ۱۹۲۳ کے تحت جرم کیا ہو حراست میں لینے کا مجاز ہے (باب ہشتم پیرا نمبر ۱۲)

غ۔ **حراست میں لئے گئے شخص سے متعلق کارروائی۔** کسی بھی شخص کو حراست میں لینے کے بعد فوراً مجاز مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے۔ البتہ جب جرم مسلح افواج سے متعلق ہو تو ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا بلکہ اسے فوجی حراست میں رکھا جائے گا۔

محدود

ف۔ **وردی کا غیر مجاز استعمال بشمول اطلاع میں غلط بیانی، جعلسازی، بہروپ اور غلط دستاویزات**۔ اگر کوئی شخص ملک کی سلامتی کے خلاف کسی ممنوعہ علاقے میں ازخود داخلہ کی غرض سے یا کسی اور شخص کی معاونت کی غرض سے مندرجہ ذیل جرائم میں ملوث ہو تو اس کا یہ جرم تصور ہوگا:۔

(ا) بری، بحری، فضائی، پولیس یا کسی اور سرکاری اہل کار کی وردی کا استعمال کرنا یا پہننا یا کسی اور اس سے ملتی جلتی وردی کا استعمال جس کا مقصد دھوکہ دہی یا اپنے آپ کو ایسا آدمی ظاہر کرنا جو اس وردی کے استعمال کا مجاز ہو۔

(۲) اپنے آپ کو اس کے مجاز بنانے کیلئے کوئی تحریری یا زبانی غلط بیانی کرنا جھوٹی دستاویز، ثبوت کوئی اور جعلسازی یا شکل وصورت اختیار کرنا یا اصل ڈاکومنٹ میں ردوبدل کرنا۔

۲۔ **آفیشل سیکرٹ ایکٹ کے تحت جرائم اور ان کی سزا**

	جرم کی نوعیت	ایکشن کی سیکشن	سزا
ا۔	کسی دفاعی نوعیت کے کام یا اسلحہ خانہ سے متعلق جاسوسی۔	3	۱۴ سال کی قید بامشقت یا سزا موت یا اس سے کم
ب۔	دوسرے معاملات کے متعلق جاسوسی۔	3	۳ سال قید یا اس سے کم
	ممنوعہ یا مخصوص شدہ علاقے کی تصویر یا خاکہ بنانا۔	3A	۳ سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں
ج۔	کسی دفاعی کام یا اسلحہ خانہ وغیرہ کے بارے میں غلط بیانی کرنا یا غلط اطلاع دینا۔	5(1)A	سزائے موت یا ۱۴ سال قید یا اس سے کم
د۔	دوسرے معاملات میں غلط اطلاع دینا یا اطلاعات حاصل کرنا۔	5(1)B 5(2)	۲ سال قید یا جرمانہ یا دونوں یا اس سے کم
ر۔	وردی کا غیر مجاز استعمال بشمول اطلاع میں غلط بیانی، جعلسازی، بہروپ اور غلط دستاویزات۔	6	۲ سال قید یا جرمانہ یا دونوں یا اس سے کم
ز۔	کسی پولیس آفیسر یا مسلح افواج کے کسی فرد کی ممنوعہ علاقے میں ڈیوٹی کے سلسلے میں مداخلت کرنا۔	7	۲ سال قید یا جرمانہ یا دونوں یا اس سے کم
س۔	کسی جرم کو ہوتے دیکھ کر اطلاع نہ دینا یا اطلاع دینے میں ناکام ہونا۔	8	۲ سال قید یا جرمانہ یا دونوں یا اس سے کم
ش۔	مندرجہ بالا جرائم میں سے کسی جرم کے کرنے کی کوشش کرنا یا کسی کو اس کے کرنے کی ترغیب دینا یا اکسانا۔	9	جو سزا اس جرم کے لئے ہے دی جائے گی
ص۔	جاسوس کو پناہ دینا۔	10	ایک سال قید یا جرمانہ یا دونوں یا اس سے کم

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ انسپکشن کی تیاری

(ایڈم، ٹیکنیکل اوراے ٹی او انسپکشن)

بحوالہ۔ (ا) ضمیمہ وائی ٹو اے آر (آئی) ۶۰۵

(۲) اے آر (آئی) ۶۰۳ تا ۶۱۳

(۳) ایس پی اے او ۶/۷۶/۸

مقصد۔ اس سبق کا مقصد سردار صاحبان اور عہدیداران کو پاکستان آرمی کی مختلف یونٹوں اور دیگر اداروں میں رائج دوسالہ اور سالانہ یونٹ ایڈمنسٹریشن، سالانہ ٹیکنیکل اور ایمونیشن انسپکشن کے متعلق احکامات وہدایات سے آگاہ کرنا ہے۔

تمہید۔ یونٹ کی انسپکشن اس مقصد کے لیے کی جاتی ہے کہ آیا متعلقہ یونٹ زمانہ امن اور لڑائی کے دوران اپنا مشن پورا کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ اس انسپکشن میں مشکالت کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے اور مختلف سطحوں پر ہونے والے اقدامات کے سلسلے میں جہاں ضرورت ہو ان کی مدد کی جاتی ہے۔ پاکستان آرمی کی یونٹوں کی انسپکشن اعلی فارمیشن کمانڈر کرتے ہیں یہ انسپکشن کمپنی/ بٹالین کی سطح تک ہوتی ہے جس میں جوانوں کے ذاتی کاغذات، ریکارڈ، کوت، ہتھیار، جوانوں کی کٹ، لنگر اور لائنیں بھی دیکھی جاتی ہیں۔ اس سبق میں مزکورہ لفظ یونٹ کی اصطلاح میں تمام جنگی یونٹیں، ٹریننگ سکول، سینٹرز اور سا کن یونٹیں شامل ہیں۔ نئی کھڑی ہونے والی یونٹس کو مکمل ہونے کے بعد کم از کم چھ ماہ دینے چاہئیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ یونٹ کے پاس موجودہ مشینی ٹیکنیکل ساز وسامان اور ایمونیشن ضرورت کے وقت قابل استعمال حالت میں ہیں ان کی وقتاً فوقتاً انسپکشن ہونا لازمی ہے۔

حصہ اول

ایڈم انسپکشن

۱۔ **ایڈم انسپکشن کے مقاصد۔** یونٹوں اور اداروں کی سالانہ یا دوسالا انسپکشن کا مقصد مندرجہ ذیل امور کو دیکھنا ہوتا ہے۔

ا۔ کیا یونٹ جنگ کے لیے فٹ ہے۔

ب۔ کیا یونٹ ٹریننگ معاملات میں تسلی بخش ہے۔

ج۔ اس کے انتظامی امور تسلی بخش ہیں۔

د۔ ٹیکنیکل امور میں تسلی بخش ہیں۔

۲۔ یونٹ اور اداروں کی انسپکشن جو کہ فارمیشن کے بالا آفیسرز کرتے ہیں ان کو کامیاب بنانے کے لیے تمام عہدہ داروں کو مندجہ ذیل کاموں کو یقینی بنانا ہے۔

ا۔ بیرکوں کا معائنہ۔

ب۔ سٹوروں کا معائنہ۔

ج۔ یونٹ میگزین کا معائنہ۔

د۔ ریکریشن یا انفارمیشن روم۔

ہ۔ سکیورٹی معاملات۔

بیرکوں کا معائنہ

۳۔ **رہائشی بیرکوں کا معائنہ۔** کمانڈر اور سنیئر سٹاف آفیسر کے معائنہ کے لیے رہائشی بیرکوں کے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

ا۔ لائنیں صاف اور ستھری ہوں، حفظان صحت اور بیرکوں کو صحیح حالت میں رکھنے کے لیے مقررہ وقت پر چونے کا استعمال۔

ب۔ لائنوں میں ردی اشیاء اور سگریٹ کے ٹکڑے کسی مخصوص جگہ پر انبار کرنا۔

ج۔ ڈی ڈی ٹی کا باقاعدہ چھڑکاوء، ڈرائی ڈے پروگرام کے مطابق منایا جائے۔

د۔ بستر اور کٹ کی ترتیب یونٹ احکام کے مطابق ہو اور صفائی کے لحاظ سے درست ہو۔

ر۔ بیرک انونٹری کے مطابق تمام لگا ہوا سامان پورا ہو اگر کوئی آدمی بیرک کے نقصان (بیرک ڈیمیج) کا مرتکب ہو تو اسے فوراً نقصان پورا کرنا چاہیے۔

ز۔ لیٹرین اور باتھ روم ساف ستھرے ہوں، دروازوں، کھڑکیوں اور روشن دانوں پر جالی لگی ہوئی ہو اور روشنی کا مناسب بندوبست ہو۔

۴۔ **لنگر، خوراک اور لنگر سٹاف۔** لنگر، خوراک اور لنگر سٹاف کے متعلق ہدایات، پریسی، انتظام دوران امن (کیو) کے سبق اور رہائشی بیرکوں کا معائنہ میں دی ہوئی ہیں۔

۵۔ **لنگر اور لائن** ان کی مکمل طور پر صفائی ہونی چاہئے۔ لنگر میں کام کرنے والوں کی صفائی بھی ہو اور ان کے ٹیکے وغیرہ لگے ہونے چاہئے اور طبی معائنہ ہوا ہو۔ لائن میں کٹ نمونے کے مطابق ہو۔

سٹوروں کا معائنہ

۶۔ **سٹور بلڈنگ کی خصوصیات۔** کمانڈر اور سینئر سٹاف آفیسر کے معائنہ کے لیے سٹور بلڈنگ درج ذیل خصوصیات کی حامل ہونی چاہئے۔

ا۔ جس بلڈنگ میں سٹور رکھنا مطلوب ہو اس کا احاطہ سٹور کے سامان کے مطابق ہونا چاہئے۔

ب۔ تعمیر سادہ ہو تا کہ صفائی کرنے میں آسانی ہو۔

ج۔ سٹور ہوا دار ہوں۔

د۔ چھت بارش کے اثرات سے محفوظ ہو یعنی بارش کا پانی چھت کے ذریعے اندر نہیں آنا چاہئے۔

ر۔ فرش پکا یعنی سیمنٹ کا بنا ہو تا کہ نمی سے محفوظ رہے۔

ز۔ اینٹیں اچھی کاریگری سے لگی ہوں تا کہ کیڑے مکوڑوں سے حفاظت ہو اور ان کا داخلہ ناممکن ہو سکے۔

س۔ زنگ آلود لوہے کی چادروں اور دیمک سے کھائی ہوئی لکڑی کا استعمال بلڈنگ کی تعمیر میں نہ ہو۔

ش۔ لائٹنگ کنڈکٹر لگا ہونا چاہئے۔

ص۔ سکیورٹی کا خاص انتظام ہونا چاہئے۔

۷۔ **سٹوروں کا معائنہ** کمانڈر اور سینئر سٹاف آفیسر کے معائنہ کے وقت سٹوروں کے بارے میں مندرجہ ذیل راہنما اصول ذہن نشین کرنے چاہیں۔

ا۔ **صفائی۔** سٹور کی صفائی سے سامان کو کیڑے مکوڑوں سے بچایا جاسکتا ہے اور اگر فرش میں دراڑیں اور کھڈے ہوں تو کیڑے مکوڑے آرام سے پرورش پا سکتے ہیں اور مون سون کے موسم میں سٹوروں کو اندر سے سفیدی کرنی چاہئے۔

ب۔ **ہوا لگوانا۔** نمی کے اندر چھوٹے یعنی خورد بینی جراثیم اور کیڑے مکوڑے زیادہ پرورش پاتے ہیں۔ کلودنگ اور کپڑوں وگیرہ کو ہوا لگوانی چاہئے اور ہوا دار جگہ پر رکھا جائے، اگر ممکن ہو تو الماریوں کا استعمال کیا جاے، روشنی اور ہوا کے لیے روشندان کا ہونا ضروری ہے۔ دن کے وقت کھڑکیوں اور دروازوں کو کھلا رکھا جائے تا کہ ہوا اور روشنی اندر آسکے۔

ج۔ **وقتاً فوقتاً معائنہ** یہ نہایت ضروری ہے کہ سٹوروں کا وقتاً فوقتاً اور ازادانہ معائنہ کیا جائے تا کہ نقصان کا بروقت پتہ چل سکے اور اس کا ابتدائی سطح پر ازالہ کیا جاسکے۔

یونٹ میگزین کا معائنہ

۸۔ **یونٹ میگزین کا معائنہ۔** یونٹ میگزین کے معائنے کی ذمہ داری اے ٹی او پر عائد ہوتی ہے اور ساتھ ہی وہ مناسب ہدایات سے آگاہ کرتا ہے اس سبق میں یونٹ میگزین کے ارد گرد علاقہ پر روشنی دالیں گے۔

۹۔ **یونٹ میگزین کے ارد گرد علاقہ کی صفائی۔**

ا۔ میگزین کے ارد گرد کا علاقہ صاف ہونا چاہئے اور کسی قسم کا گھاس پھوس نہ ہو۔

ب۔ کسی قسم کا فالتو سامان یا پیکنگ میٹریل وغیرہ نہ ہو۔

ج۔ صفائی والا سامان یعنی کپڑے اور تیل وغیرہ نہ ہو۔

د۔ پانی کا ذخیرہ موجود ہو۔

۱۰۔ **یونٹ میگزین کے فائر پوائنٹ کے سامان کا معائنہ**

ا۔ فائر پوائنٹ پر اتھرائزیشن کے مطابق سامان موجود ہو۔

ب۔ سامان کی ظاہری حالت۔

ج۔ سامان کی اندرونی حالت۔

د۔ سامان استعمال کے قابل ہونا چاہئے۔

ر۔ سامان مناسب جگہ پر موجود ہو تا کہ پہنچ کے اندر ہو۔

ز۔ فائر اسٹینگوئشر ہر وقت چارج شدہ ہوں۔

س۔ زنگ آلودہ نہ ہوں۔

۱۱۔ **ریکریشن روم۔** ریکریشن روم کا مقصد یونٹ کے جوانوں اور سویلین ایمپلائز کو جو کسی میس کے ممبر نہیں ہوتے تفریح کی سہولت بہم پہنچانا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس کو

استعمال کرتے وقت جوانوں پر کوئی پابندی نہ ہو۔اس لیے ریکریشن روم، دفتر، کوارٹر گارڈ اور پریڈ گراونڈ سے دور ہوں لیکن لائن سے ایک طرف بھی نہ ہو۔اس میں مندرجہ ذیل چیزیں ضرور ہونی چاہیں۔

ا۔ ٹیلی ویژن اور ریڈیو

ب۔ اخبار اور رسالے وغیرہ

ج۔ مذہبی، تاریخی اور نصاب کی کتب

د۔ ریکریشن روم کے اندر جوانوں کے کھیلنے کا سامان

ر۔ مناسب فرنیچر۔

۱۲۔ مندرجہ بالا کے علاوہ اعیان سلطنت اور اعلیٰ آفیسرز کی تصویریں بھی ریکریشن روم میں آویزاں ہونی چاہئیں۔

ا۔ قائداعظم ب۔ صدر مملکت

ج۔ چیف آف دی آرمی سٹاف د۔ کور کمانڈر

ر۔ ڈویژن کمانڈر ز۔ کرنل کمانڈنٹ آف دی رجمنٹ یا کور

س۔ کرنل آف دی بٹالین یا رجمنٹ ش۔ نشان حیدر پانے والے شہداء

۱۳۔ **انفارمیشن روم۔** ہر یونٹ میں لائبریری اور مطالعے کے لئے علیحدہ کمرہ ہوتا ہے اس پر ہر قسم کے چارٹ اور پوسٹر لٹکائے جاتے ہیں اور مطالعے کے لئے کتابیں وغیرہ مہیا کی جاتی ہیں۔اس ادارے کو چلانے کا ذمہ دار ایجوکیشن سٹاف ہے۔اس کمرے کی ضرورت کی چیزیں ایمنٹی گرانٹ اور ایجوکیشن گرانٹ سے خریدی جاتی ہے اوسی یونٹ دیکھیں گے کہ جوان لائبریری سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا کہ نہیں۔

سیکیورٹی معاملات

۱۴۔ **سیکیورٹی۔** اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کو دیکھا گیا ہے:۔

ا۔ کمپنی/ بٹالین میں سیکیورٹی سٹینڈنگ آرڈر ہیں۔

ب۔ خفیہ قسم کے کاغذات الماری میں تالا لگا کر رکھے جاتے ہیں۔

ج۔ کمپنی/ بٹالین میں اگر کسی آدمی کا شناختی کارڈ گم ہوا ہے تو اس کا ریکارڈ رکھنا۔

د۔ کمپنی/ بٹالین کے ہتھیاروں کی حفاظت کی جاتی ہے اور انہیں روزانہ چیک کیا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ
ٹیکنیکل انسپکشن

۱۵۔ مشینی گاڑیوں، ہتھیاروں اور دیگر ٹیکنیکل ساز وسامان وغیرہ کی سالانہ انسپکشن ای ایم ای والے کرتے ہیں اور سگنل کے سامان کی انسپکشن سگنل کور کرتی ہیں۔

۱۶۔ **یونٹ ٹیکنیکل انسپکشن۔** مشینی گاڑیوں، ہتھیاروں، دوربین، کمپاس، گھڑیوں، ٹیلی سکوپ اور دیگر اس قسم کے سامان کی سالانہ انسپکشن فارمیشن کی ای ایم ای کی ٹیم کرتی ہے۔ ان میں سگنل کا سامان بھی شامل ہے۔البتہ سگنل ایکوپمنٹ کی سہ ماہی انسپکشن فارمیشن کی سگنل یونٹ کرتی ہے۔انسپکشن کے دوران مندرجہ ذیل کو دیکھا جاتا ہے۔

ا۔ **مشینی گاڑیاں**

(۱) گاڑیاں ہر لحاظ سے ٹھیک ہوں۔

(۲) گاڑیوں کا ٹول مکمل ہو۔اگر کمی ہو تو ڈیمانڈ ثبوت کے طور پر موجود ہو۔

(۳) گاڑیوں کی صفائی ٹھیک ہو۔

(۴) گاڑیوں کے تمام کاغذات ہر لحاظ سے مکمل اور درست ہوں۔

(۵) گاڑیوں کا ٹیکنیکل سٹور ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہئے۔

(۶) گاڑیوں کے فالتو پہیے، ٹائر اور ٹیوب (AI(P)82/60) کے مطابق موجود ہوں۔

(۷) گاڑیوں کی مارکنگ (PAO 709/58) کے مطابق ہونی چاہئے۔

(۸) ڈرائیوروں کو اپنے کام کے بارے میں پتہ ہونا چاہئے۔

(۹) ڈرائیوروں کو روڈ سائن، ٹریفک سگنل اور کانوائے سگنل کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔

(۱۰) ایکسیڈنٹ ہونے کی صورت میں تمام کارروائی کے بارے میں ایم ٹی سٹاف کو پتہ ہونا چاہئے۔

ب۔ ہتھیار

(۱) صفائی۔

(۲) مرمتی۔

(۳) درست کاغذی کارروائی۔

(۴) ہتھیار کا ان اوٹ ریکارڈ۔

(۵) پرائیویٹ ہتھیاروں کا ریکارڈ۔

(۶) سپئیر پارٹ کا ریکارڈ۔

ج۔ فائر کنٹرول انسٹرومنٹس (آلات)۔ ان کی انسپکشن کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان کی صفائی ٹھیک ہو اور جہاں ضروری ہو وہ کرائی گئی ہو۔

د۔ سگنل ایکوپمنٹ کی صفائی۔ اگر مرمت طلب ہو تو فوراً مرمتی کا بندوبست کرنا چاہئے

ر۔ کلودنگ اور متفرق سامان

(۱) کلودنگ اور ایکوپمنٹ سٹوروں میں صحیح حالت میں رکھا ہونا چاہئے۔

(۲) ہر سٹور کی گنتی کی لسٹ موجود ہونی چاہیئے۔

(۳) کلودنگ اور ایکوپمنٹ کا ریزرو موجود ہونا چاہئے۔

(۴) کلودنگ اور ایکوپمنٹ کی مارکنگ کلودنگ ریگولیشن باب ۹ کے تحت ہونی چاہئے۔

(۵) کلودنگ اور ایکوپمنٹ کا ماہانہ انسپکشن ریکارڈ موجود ہونا چاہئے۔

تیسرا حصہ

ایمونیشن کی سالانہ انسپکشن

۱۷۔ تمام ایمونیشن جو یونٹ کے چارج پر ہوتا ہے اس کا سال میں ایک بار اے ٹی او ملاحظہ کرتا ہے اگر رپورٹ غیر تسلی بخش ہو تو اس کا دوبارہ اسی سال میں پاکستان آرمی آرڈر ۹۳/۴۹ ۷ کے تحت ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اے ٹی او انسپکشن کے دوران مندرجہ ذیل چیزیں چیک کرے گا۔

ا۔ ایمونیشن کی کنڈیشن کرنا۔

سمال آرمز

(۱) بلٹ لوز نہ ہو۔

(۲) ڈینٹ نہ ہو۔

(۳) کیپ پرکاشن پر زنگ لگا ہوا نہ ہو۔ زنگ سے گیس پریشر پیچھے آئے گا۔

ب۔ ایمونیشن کی سٹوریج کو چیک کرنا۔

ج۔ سیفٹی فاصلہ کو دیکھنا۔

د۔ ایمونیشن فاصلہ کو دیکھنا۔

ر۔ ایمونیشن کو سٹور کرنے کے طریقے چیک کرنا اور بتانا۔

ز۔ ایمونیشن کی اکاونٹنگ کو چیک کرنا۔

س۔ آگ بجھانے کے آلات اور سٹور کی سیکیورٹی کے انتظامات کو دیکھنا۔

۱۸۔ اے ٹی او کی انسپکشن سے پہلے درج ذیل نکات کو چیک کر لینا چاہئے۔

ا۔ ایمونیشن اتھرائز سکیل کے مطابق یونٹ کے پاس موجود ہے۔

ب۔ اکاونٹ مکمل ہے اور لیجر صاف ستھرا اور پڑھنے کے قابل ہے۔

ج۔ تمام ایمونیشن قابل استعمال ہے۔

د۔ کھلے بکس بہت کم تعداد میں ہیں۔

ر۔ مہر شدہ بکسوں کو غیر ضروری نہیں کھولا گیا۔

ز۔ ایمونیشن کو لاپرواہی سے ہینڈل نہیں کیا گیا۔

س۔ ایمونیشن کو بہترین میسر سٹوریج حالت میں رکھا گیا ہے۔

ش۔ ایمونیشن کے پیکج طریقے کے مطابق سٹاک کیے گئے ہیں۔

ص۔ ایمونیشن گروپوں کے مطابق جن کی اجازت ہے اکٹھے رکھے گئے ہیں۔

ض۔ ایمونیشن سٹور کے آس پاس کا علاقہ صاف ستھرا ہے۔

ط۔ آگ بجھانے والے آلات وافر مقدار میں رکھے گئے ہیں۔

ظ۔ ایمونیشن کی عمارت کی حفاظت گارڈ کے ذریعے کی جا رہی ہے۔

ع۔ مختلف قسم کے ایمونیشن کے درمیان حفاظتی فاصلہ موجود ہے یا پھر ڈیوی ایشن کی اجازت لے لی گئی ہے۔

غ۔ مندرجہ بالا کے علاوہ یونٹ کو ایمونیشن کی سیکیورٹی، اکاؤنٹنگ اور سٹوریج کی صحیح تصویر اے ٹی او کو پیش کرنی چاہیئے۔

خلاصہ۔ یونٹ کے تمام عہداروں کو ایڈم انسپکشن کے لیے بیرکوں، سٹوروں، میگزین، ریکریشن/ انفارمیشن روم اور دیگر معاملات کی تیاری کرنی چاہیئے۔ ٹیکنیکل انسپکشن کے لئے ہتھیاروں، گاڑیوں اور دیگر ساز وسامان کا معائنہ ذاتی طور پر کرنا چاہیئے تا کہ تسلی بخش تیاری ہو سکے مزید یہ کہ ایمونیشن کے لئے بھی مروجہ قوانین کے مطابق مکمل تیاری کرنی چاہیئے۔ کمانڈنگ آفیسر کو بھی ہر ماہ یہ انسپکشن کرنی چاہئیں صرف اسی صورت میں یونٹ کی ایڈمنسٹریشن بہتر ہو سکتی ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ سیکورٹی کی تنظیم اوراس کے فرائض

بحوالہ۔ (۱) اے آر (آر) ۲۹۸ تا ۳۱۱

(۲) سیکورٹی پمفلٹ ۱۹۹۰ کوڈ نمبر جی ایس پی اردو ۱۰۳۴۸ (باب نواں)

مقصد۔ اس سبق کا مقصد یونٹوں میں سیکورٹی سے متعلق معاملات اور یونٹ سیکورٹی آفیسر کے فرائض کے بارے میں آگاہی دلانا ہے۔

تمہید۔ یونٹ سیکورٹی گویا فوج کی ہمہ گیر سیکورٹی کا ایک بنیادی حصہ ہے لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ یونٹ سیکورٹی کو آنے والے خطرات کے مقابلے میں زیادہ مضبوط اور موثر بنایا جائے۔ کوئی یونٹ کمانڈر صرف ابتدائی اور سرسری سیکورٹی اقدامات بروئے کار لا کر اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس پر لازم ہے کہ اپنی یونٹ، ادارے کی ایک ایک سرگرمی کو سیکورٹی کے نقطہ نگاہ سے جانچے۔ اور پھر اس کی سلامتی اور تحفظ کیلئے خاطر خواہ سیکورٹی اقدامات عمل میں لائے۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ سیکورٹی محض دفاتر کے احاطے تک محدود نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار یونٹ کے تمام تر علاقے، سامان، مواد اور افراد تک محیط ہے۔

۱۔ اس باب کی ترتیب اس طرح ہوگی۔

ا۔ یونٹ سیکورٹی کی ذمہ داریاں۔

ب۔ تنظیم۔

ج۔ یونٹ سیکورٹی آفیسر کے فرائض۔

د۔ یونٹ سیکورٹی اقدامات۔

ر۔ سیکورٹی ٹریننگ۔

۲۔ **یونٹ سیکورٹی کی ذمہ داری**

ا۔ سیکورٹی اور سیکورٹی ٹریننگ کی ہمہ گیر ذمہ داری کمانڈنگ آفیسر پر عائد ہوتی ہے۔

ب۔ اپنے اپنے علاقے میں ذیلی یونٹ کمانڈر اپنی یونٹ کی سیکورٹی اور سیکورٹی ٹریننگ کا ذمہ دار ہے۔

ج۔ آخر میں ہر شخص انفرادی طور پر نہ صرف یہ کہ اپنی ذات، اپنے اعمال اور اپنے مشن کا جوابدہ ہے بلکہ دشمن کی خبر رساں مساعی اور اس کی تخریبی سرگرمیوں کو کچلنے کا بھی ذمہ دار ہے۔

۳۔ **تنظیم**

ا۔ **یونٹ سیکورٹی آفیسر۔** عام طور پر سیکنڈ ان کمانڈ کو یونٹ کا سیکورٹی آفیسر متعین کیا جاتا ہے اور وہ یونٹ کے تمام سیکورٹی معاملات کیلئے کمانڈنگ آفیسر کے سامنے جوابدہ ہے۔

ب۔ ایڈجوٹینٹ یونٹ سیکورٹی آفیسر کو اس کے کاموں کی انجام دہی میں معاونت کرتا ہے۔

ج۔ **صوبیدار میجر۔** یونٹ سیکورٹی تنظیم کا ایک حصہ ہے اور یونٹ سیکورٹی آفیسر کو اس کے کاموں کی انجام دہی میں اس کی معاونت کرتا ہے۔

۴۔ **یونٹ سیکورٹی آفیسر کے فرائض**

الف۔ **یونٹ کے قائم سیکورٹی احکامات۔** یونٹ کے جامع قسم کے سیکورٹی احکامات، ہدایات کو تشکیل دینا اور انہیں تازہ ترین رکھنا۔

ب۔ **نفاذ۔** اس بات کا یقین کرنا کہ سیکورٹی معاملات کے بارے میں تمام عہدیداران نے تمام احکامات اور ہدایات سمجھ لی ہیں اور ان پر کماحقہ عمل ہو رہا ہے۔

ج۔ **یونٹ سیکورٹی ٹریننگ۔** فارمیشن کی سیکورٹی پالیسی کے مطابق یونٹ میں سیکورٹی ٹریننگ کی تشکیل اور اجراء۔

د۔ **ذیلی یونٹ کی سیکورٹی ٹریننگ۔** تمام ذیلی یونٹ سیکورٹی ٹریننگ پروگراموں میں معاونت کرنا۔

ر۔ **سیکورٹی کی خلاف ورزیاں۔** اس بات کا یقین کرنا کہ تمام عہدیداران کسی بھی مشتبہ واقعہ، سانحہ یا کسی بھی سیکورٹی کی خلاف ورزی کو فی الفور اس کے نوٹس میں لاتے ہیں۔

ز۔ **قابل رسائی۔** سیکورٹی آفیسر کو براہ راست یا بالواسطہ تمام عہدیداران کیلئے قابل رسائی ہونا لازمی ہے۔

س۔ **سیکورٹی کانفرنسیں۔** سیکورٹی کے موضوع پر جتنی کانفرنسیں منعقد ہوں ان میں یونٹ کی نمائندگی کرنا اور یونٹ کے سیکورٹی مسائل کو منظر عام پر لانا۔

ش۔ **رابطہ۔** اپنی یونٹ کی سیکورٹی سے متعلق تمام امور کے سلسلے میں فیلڈ سیکورٹی سیکشن کے ساتھ رابطہ استوار کرنا۔

ص۔ **تفتیش۔** یونٹ میں اپنے کمانڈنگ آفیسر کے احکام پر کسی بھی سیکورٹی خلاف ورزی کی تفتیش کرنا۔

۵۔ **یونٹ سیکورٹی کے لئے اقدامات۔** کسی یونٹ میں سیکورٹی کا حصول بالعموم جامع قسم کی احتیاطی تدابیر، اقدامات نافذ کرکے کیا جاتا ہے یہ احتیاطی تدابیر ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

ا۔ **یونٹ سیکورٹی کے احکامات۔** جامع اور تازہ ترین سیکورٹی احکامات کا ہمہ وقت اہتمام کرنا لازم ہے۔ مقامی تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ان قائم احکامات میں مناسب ترمیم بھی کی جاسکتی ہے۔ یونٹ سیکورٹی احکامات کے مجوزہ نکات کو ضمیمہ الف میں درج کیا گیا ہے۔

ب۔ **داخلے پر کنٹرول۔** کسی غیر مجاز شخص کو یونٹ کے علاقے میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ صرف سرکاری مقاصد کیلئے کسی سول یا فوجی کو داخلے کی اجازت کے سلسلے میں احکامات کا اجراء عمل میں لایا جائے درج ذیل نقاط پر توجہ دی جائے

(۱) **شناخت کی پڑتال۔** یونٹ کے علاقے میں کسی بھی شخص کے داخل ہونے سے قبل اس کی مکمل شناخت لازمی ہے۔

(۲) **پاس۔** تمام سول افراد مثلاً ایم ای ایس کے لوگ وغیرہ کو پاس جاری کئے جائیں جن کی پڑتال کی جائے اس بات کا بالخصوص اہتمام کیا جائے کہ اس قسم کے افراد کو ان کے کام کاج کی جگہوں تک پہنچانے کیلئے راہبری کے موقع میسر ہوں۔

(۳) **حصار۔** یونٹ میں اگر موزوں قسم کا حصار موجود ہو تو ملاقاتیوں وغیرہ کی آمد ورفت پر کنٹرول کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ گیٹوں پر سنتری تعینات کئے جائیں تو ہر ملاقاتی کے کوائف چیک کئے جاسکتے ہیں۔

(۴) **جہاں حصار نہ ہو۔** اگر کسی یونٹ میں حصار نہ قائم کیا گیا ہو تو وہ یونٹ کسی بھی غیر مجاز داخلے کے سلسلے میں جراحت پزیر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں سنتریوں کی تعداد بڑھا کر سیکورٹی کا مقصد پورا کیا جاسکتا ہے۔ یہ سنتری یونٹ ایریا کے ارد گرد آوارہ پھرنے والے لوگوں کو چیک کریں۔

(۵) **گارڈز۔** تمام گارڈوں اور سنتریوں کو اپنے اپنے فرائض کا بخوبی علم ہونا لازم ہے۔ بالخصوص تمام ملاقاتیوں کی شناخت پر ان کو مکمل عبور ہو۔ اس سلسلے میں بڑے واضح احکامات جاری کئے جائیں اور اس امر کا بھی یقین کر لیا جائے کہ تمام عہدیداران ان احکامات کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔

ج۔ **معلومات کی سیکورٹی۔** کسی بھی معلومات کے افشاء کے خلاف تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائی جائیں۔ اس سلسلے میں ممکنہ اندیشے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **غیر محتاط گفتگو۔** تمام عہدیداران کو خبر کر دی جائے کہ وہ پبلک مقامات پر سرکاری باتیں زیر بحث نہ لائیں۔

(۲) **خط وکتابت۔** تمام عہدیداران پر زور دیا جائے کہ اپنے نجی خطوط میں ایسے امور کا تذکرہ نہ کریں جن کا تعلق مسلح افواج سے ہو۔

(۳) **مواصلات۔** تمام آپریٹر درست مواصلاتی ضابطے کو استعمال کریں اور ان تمام اقدامات کی پابندی کریں جو مواصلاتی سیکورٹی کی ذیل میں زیر بحث لائی گئی ہیں۔

(۴) **دستاویزات۔** دستاویزات کی ہینڈلنگ کے سلسلے میں جملہ ہدایات پر سختی سے عمل کیا جائے

(۵) **فوجی معلومات کی طباعت۔** خبروں اور اشتہاروں کے بارے میں تمام مندرجات کو طباعت سے پہلے سیکورٹی آفیسر سے توثیق کرالینا چاہئے۔

(۶) **جنگی قیدی۔** تمام عہدیداران کو اس بات کی تربیت دی جائے کہ جنگی قیدی بن جانے کی صورت میں وہ تمام قسم کی تفتیش کی مزاحمت کریں۔ دشمن کو ما سوائے نمبر، نام، عہدہ اور عمر کے کوئی بھی اور معلومات فراہم نہ کی جائیں۔

۶۔ **سیکورٹی ٹریننگ۔** درج ذیل طریقوں کو اگر ذہانت اور تخیل سے استعمال کیا جائے تو نتائج خاطر خواہ نکلتے ہیں۔

ا۔ **یک جہت تربیت۔** ابتدائی سیکورٹی تربیت کو تربیت کی دوسری اقسام کے ساتھ یک جہت کیا جائے۔ مثلاً گارڈ ماؤنٹ کرتے وقت پاس چیک کرنے کی مشق اور ردی کاغذوں کو جلانے کیساتھ فیلڈ میں صحت وصفائی کی تربیت دینا وغیرہ کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ ہمہ وقت سیکورٹی کی ضرورت کا مظاہرہ کیا جائے۔

ب۔ **لیکچر۔** سیکورٹی کے موضوع پر لیکچر دیئے جائیں یا بات چیت کی جائے وہ سامعین کی ذہنی سطح کے مطابق اور مختصر بھی ہو۔

ج۔ **پڑتالیں۔** سیکورٹی تربیت اور سیکورٹی معیار کی گاہے بگاہے پڑتال کرنی چاہئے۔ اسے عام سیکورٹی امور کے بارے میں اور نیز سیکورٹی قائم احکام کے بارے میں منتخب عہدیداران سے سوالات کے ذریعے چیک کیا جاسکتا ہے۔

د۔ **مظاہرے۔** روزمرہ کے معمولات کے بارے میں مظاہروں کا اہتمام کیا جائے مثلاً پاسوں اور شناختی کارڈوں کو چیک کرنا۔

ر۔ **ڈرامے۔** مختصر دورانیوں کے ڈرامے جن میں سیکورٹی سے متعلق موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ز۔ **سیکورٹی پوسٹرز۔** یونٹ کے انفارمیشن روم اور دفاتر میں سیکورٹی کے بارے میں مختلف موضوعات پر چارٹس، پوسٹر وغیرہ آویزاں کئے جائیں۔ اس سے تمام عہدیداران کو سیکورٹی امور سے متعلق باتوں کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

س۔ **سیکورٹی کی خلاف ورزیاں۔** تمام عہدیداران کو باری باری بلا کر ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے یونٹ میں اگر سیکورٹی کی خلاف ورزی کا کوئی واقعہ دیکھا ہو یا سنا ہو تو اس کی رپورٹ کریں۔

ش۔ **تربیتی فلمیں۔** یہ نہایت قابل قدر امداد ہے۔ فارمیشن والے چاہیں تو جنرل ہیڈ کوارٹر سے فلمیں حاصل کر کے تمام سپاہ کو مرکزی طور پر دکھانے کا بندوبست کر

سکتے ہیں۔

خلاصہ۔ سیکورٹی کے ضمن میں جوسب سے زیادہ اہمیت کی حامل چیز ہے اور جسے سمجھنا از حد ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دشمن کی ایجنسیاں اپنی معلومات کے حصول کی خاطر کیا کیا طریقے بروئے کار لاتی ہیں۔ان معلومات کا دائرہ استعداد جنگ سے لے کر فضائی حملوں کے اثرات نیز میدان حرب کی معلومات تک پھیلا ہوا ہے۔امن کے دور کی معلومات کو زمانہ جنگ میں کام میں لایا جاسکتا ہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ تمام افراد سیکورٹی کے اصول سے کما حقہ آگاہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو سیکورٹی تربیت کو دوسری تربیتی مشقوں کے ساتھ مکمل کرایا جائے۔اسی طریقے سے ہم دشمن کی چالوں کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

ضمیمہ الف

یونٹ سیکورٹی قائم احکامات کیلئے مجوزہ نکات

ا۔ یونٹ سیکورٹی احکامات کا بنانا یونٹ سیکورٹی آفیسر کی ذمہ داری ہے۔اس ضمن میں چند ضروری باتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

ا۔ آرڈرز مختصر اور صاف ہوں۔ان میں صرف وہ باتیں شامل کرنی چاہئیں جن کا تمام رینکس سے تعلق ہو۔آفس وغیرہ کیلئے الگ آرڈرز شائع کرنے چاہئیں۔

ب۔ یونٹ کی سیکورٹی کا دارومدار تمام رینکس کی بیداری پر ہے۔آفیسر اور جوان جب تک کوئی ایسی حرکت نہیں کرتے جس سے کوئی اطلاع یا سامان کو سیکورٹی کے نقطہ نظر سے نقصان پہنچے تو سیکورٹی کو قائم رکھنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ج۔ مہمانوں کے بارے میں ہدایات اور اندر آنے کے راستے مخصوص کریں۔

د۔ شناختی کارڈ کو اپنے پاس رکھنے اور گم ہو جانے کی صورت میں رپورٹ دینے کے احکامات۔

ر۔ تمام جوانوں کیلئے آفس، سگنل سیکورٹی آرڈرز کا جاننا اور ان کو یہ بتانا کہ یہ آرڈرز کہاں سے مل سکتے ہیں۔

ز۔ فوجیوں کیلئے سویلین کے بارے میں قانونی اختیارات۔

س۔ آفیشل سیکرٹ ایکٹ 1923 کیلئے سب یونٹ کمانڈرز کو احکام دینا اور ان کی ذمہ داریاں یاد دلانا۔

ش۔ کسی مشکوک آدمی تک رسائی ہونے پر اور افواہ سننے پر رپورٹ کا طریقہ بتانا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

انفنٹری ڈویژن اور انفنٹری بریگیڈ/انڈیپینڈنٹ انفنٹری بریگیڈ گروپ

بحوالہ۔ جی ایس پی ۔۱۹۴۷ (آئی ڈی آئی بی)

ایس او ہینڈ بک

مقصد۔ سبق کا مقصد انفنٹری ڈویژن اور انفنٹری بریگیڈ/انڈیپینڈنٹ انفنٹری بریگیڈ گروپ کی تنظیم سے متعارف کرنا مقصود ہے۔

تمہید۔ پاکستان آرمی میں انفنٹری کو ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے۔اس نفری کو دشمن کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال کرنے کے لئے اس کی تنظیم سے واقفیت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ پاکستان آرمی میں انفنٹری یونٹوں کو بریگیڈ اور اسی طرح بریگیڈوں کو ڈویژن کے ماتحت زمانہ امن اور جنگ کے دوران مختلف ڈیوٹیوں پر لگایا جاتا ہے۔

۱۔ اس سبق میں ڈویژن اور بریگیڈ کی تنظیم پر بحث درج ذیل ہے:۔

ا۔ انفنٹری ڈویژن کی تنظیم ۔ ضمیمہ الف

ب۔ انفنٹری ڈویژن ہیڈکوارٹرز کی تنظیم ۔ ضمیمہ ب

ج۔ انفنٹری بریگیڈ/ آئی آئی بی جی کی تنظیم ۔ ضمیمہ ج

د۔ انفنٹری بریگیڈ/ آئی آئی بی جی ہیڈکوارٹرز کی تنظیم ۔ ضمیمہ د

خلاصہ۔ مشہور جرنیل سن ذو کے مطابق "اگر تمہیں دشمن اور اپنے بارے میں معلومات میسر ہیں تو سو لڑائیوں سے بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں اگر تم اپنے بارے میں جانتے ہو اور دشمن کے بارے میں نہیں تو ہر حاصل کردہ جیت کے ساتھ ایک ہار یقینی ہے اور اگر تم دشمن اور اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو تم ہر لڑائی میں ہارو گے" اپنی تنظیم سے آگاہی اپنی حالت کو جاننے کا پہلا مرحلہ ہے چناچہ اس سے واقفیت حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔

ضمیمہ۔ ۱

ضمیمہ۔ ب

ضمیمہ۔ ج

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

راشن کی اقسام،سکیل،حصول اور ذخیرہ کرنا

بحوالہ۔ ا۔ اے آر (آر) باب ۱۳سیکشن ۳سی
۲۔ اے آر (آئی) باب ۱۳سیکشن ۳سی
۳۔ ایس آر ایس
۴۔ اے آئی پی ۲۷/۱ (ترمیم شدہ) اور ۲۰/۷۷
۵۔ اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ نمبر ۳ حصہ دوم
۶۔ کیٹرنگ گائیڈ ۱۹۹۵ء

مقصد۔ اس سبق کا مقصد آپ کو مندرجہ ذیل باتوں سے واقفیت دلانا ہے:۔
ا۔ جوانوں اور جانوروں کیلئے راشن کی مختلف اقسام اور سکیل۔
ب۔ راشن کی طلب اور حاصل کرنے کا طریقہ۔
ج۔ یونٹ میں راشن رکھنے کا طریقہ۔
د۔ راشن کا حساب رکھنے کا طریقہ۔

تمہید۔ جوانوں اور جانوروں کو بطور خوراک مہیا کی جانے والی اشیاء راشن کہلاتی ہیں۔فوجی جوانوں اور سرکاری جانوروں کو راشن مفت مہیا کیا جاتا ہے۔اس ضمن میں مکمل تفصیل اے آر (آر)۴۸۶ اور ۴۸۷ میں دی گئی ہے۔جن لوگوں کا ذکر متعلقہ قوانین میں نہیں ہے ان کو حکومت پاکستان کی منظوری اور اجازت کے بغیر مفت راشن نہیں دیا جاسکتا۔اس کے علاوہ کچھ لوگ بشمول آفیسروں کے قیمتاً راشن لے سکتے ہیں۔جن کی تفصیل اے آر (آر) ۴۹۹ اور ۵۰۰ میں دی ہوئی ہے۔راشن کی مختلف اقسام،سکیل،طلب کرنے اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں عام ہدایات ایس آر ایس میں دی ہوئی ہیں۔

راشن ایسی چیز ہے جس کی مکمل جانچ پڑتال ہوتی ہے۔لہٰذا اس کا درست رکھنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا اس کے متعلق دوسری باتوں،مثلاً طلب اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

۱۔ **راشن کی مختلف اقسام**
ا۔ بنیادی راشن سکیل۔
ب۔ ہنگامی بند راشن درجہ سوم۔
ج۔ جانوروں کا راشن۔
د۔ برفانی راشن کی سکیل (مینو اور ایچ اے)۔
ر۔ ہسپتال کی اضافی خوراک اور طبی سہولتیں۔
ز۔ چوبیس گھنٹے کا (ایک آدمی کیلئے) بند راشن درجہ چہارم۔

۲۔ **مفت راشن کھانے کے حقدار لوگ۔** مندرجہ ذیل لوگ مفت یا فری راشن کے حقدار ہیں:۔
ا۔ سردار صاحبان بشمول اعزازی کمشن پانے والے، جوان بشمول غیر لڑاکا بھرتی شدہ جوان اور یونٹوں کے خطیب صاحبان جو حاضر نوکری پر ہوں۔
ب۔ آفیسر صاحبان جب سرحدی دفاع یا جنگی حالات میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہوں۔
ج۔ تمام سول ملازمین جو کہ محکمہ دفاع سے تنخواہ لیتے ہوں اور یونٹ کے ساتھ سرحدی دفاع کیلئے جنگی حالات میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہوں۔
د۔ سویلین لانگری جو کہ بھرتی شدہ میس لانگری کے عوض ایکٹیو فارمیشن یا یونٹ میں رکھے گئے ہوں۔ان کیلئے خاص منظوری حکومت پاکستان دیتی ہے اور منظوری کے احکامات کو وقتاً فوقتاً پاکستان آرمی آرڈرز میں شائع کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ **قیمتاً راشن کھانے کے حقدار لوگ۔** مندرجہ ذیل لوگ اور ان کے اہل وعیال قیمت ادا کر کے فوجی راشن سٹینڈ سے راشن لے سکتے ہیں:۔
ا۔ آفیسر صاحبان،سردار صاحبان، جوان بشمول غیر لڑاکا جوان اور فوجی پنشنرز۔
ب۔ سویلین دھوبی اور حجام جب یونٹ کے ساتھ باہر تربیت پر ہوں۔
ج۔ حقدار میس کے سویلین ملازم۔

د۔ انٹر سروسز سلیکشن بورڈ میں انٹرویو اور امتحان دینے والے امیدوار۔

ر۔ سویلین آفیسر اور دوسرے ملازمین جن کو محکمہ دفاع سے تنخواہ ملتی ہو۔

ز۔ سرکاری ملاقاتی اور بڑے سرکاری مہمان وغیرہ۔

س۔ پاکستان آرمی سپلیمنٹری ریزرو آفیسر

ش۔ سویلین مولوی صاحبان۔

ص۔ اس کے علاوہ کار یا بس جو یونٹ فنڈ سے خریدی گئی ہو اس کیلئے پٹرول بھی یونٹ سے قیمتاً خریدا جا سکتا ہے۔

۴۔ **ہنگامی بند راشن درجہ سوم کے اجراء کے مواقع۔** یہ راشن جنگی مشقوں کے دوران جوانوں کو دیا جاتا ہے جو چوبیس گھنٹوں کے دوران کسی اور راشن کے بغیر کافی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل ایس آر ایس میں دی گئی ہے۔ یہ راشن مندرجہ ذیل موقعوں پر دیا جا سکتا ہے۔

ا۔ ہنگامی حالات کے دوران

ب۔ بنیادی اور جنگی راشن کی تبدیلی کیلئے۔

ج۔ جنرل ہیڈ کوارٹر سے حکم ملنے پر۔

۵۔ **جنگی راشن کی سکیل۔** یہ راشن جنگی سرحدی دفاعی علاقہ میں دوران جنگ دیا جاتا ہے۔ اس کی سکیل بنیادی راشن سکیل کے علاوہ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے:۔

ا۔ گرم مصالحہ — 12 گرام روزانہ

ب۔ چینی (سگریٹ، ماچس اور نسوار کی جگہ) — 113 گرام روزانہ

۶۔ **نہانے کے گرم پانی کیلئے ایندھن۔** ۹۰ گرام لکڑی فی کس فی ہفتہ کے حساب 15 اکتوبر سے 15 اپریل تک خرچ کرنے کی اجازت ہے۔

۷۔ **لکڑی برائے بھٹی۔** پچاس آدمی تک بحساب 1.361 گرام فی کس فی ماہ اور پچاس آدمیوں سے زائد بحساب 90 گرام فی کس فی ماہ (ان آدمیوں کیلئے جو کٹ الاؤنس نہیں لیتے)۔

۸۔ **مٹی کا تیل برائے آئل ککر۔** 11 لٹر بحساب فی آئل ککر ایک دن کیلئے اور ٹیسٹنگ کیلئے 4.454 لٹر فی سال کے حساب سے خرچ کرنے کی اجازت ہے۔

۹۔ **معدنی اور لکڑی کا کوئلہ۔** مقامی سٹیشن کمانڈر کے حکم کے تحت معدنی اور لکڑی کا کوئلہ جلانے والی انگیٹھیوں کیلئے مقرر شدہ سکیل کے مطابق سردی کے موسم میں جوانوں کی بیرکوں اور فیملی کوارٹروں کیلئے دیا جاتا ہے۔

اضافی راشن کی منظوری دینے کے اختیارات

۱۰۔ **اضافی راشن۔** اس راشن کی منظوری سینئر میڈیکل آفیسر کی سفارش پر کور، ڈویژن، لاگ ایریا اور خود مختار بریگیڈ کمانڈر دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ موسم شدید ہو اور جوانوں کو غیر معمولی طور پر سخت کام کرنا پڑے۔ جس کیلئے کمانڈروں کی رائے میں روزمرہ کا راشن ناکافی ہو۔ اضافی راشن کی منظوری مندرجہ ذیل حد تک دی جا سکتی ہے۔

ا۔ کور کمانڈر ۔ تین دن تک ایک وقت میں اور مالی سال میں 90 دن تک

ب۔ ڈویژن کمانڈر ۔ تین دن تک ایک وقت میں اور مالی سال میں 60 دن تک

ج۔ لاگ ایریا کمانڈر اور خود مختار بریگیڈ کمانڈر ۔ تین دن تک ایک وقت میں اور مالی سال میں 30 دن تک

د۔ حکومت پاکستان ۔ 90 دن سے زیادہ عرصہ کیلئے

نوٹ:۔ اگر لگاتار تین سے زیادہ عرصہ کیلئے راشن دینا مقصود ہو تو اس کیلئے جنرل ہیڈ کوارٹر سے اجازت لینا ہوگی۔

۱۱۔ **اضافی راشن جاری کرنے کیلئے شرائط۔** اضافی راشن مندرجہ ذیل شرائط کے تحت جاری کیا جاتا ہے:۔

ا۔ اضافی راشن ان چیزوں تک محدود ہوگا جو بنیادی اور جنگی سکیل میں شامل ہوں۔

ب۔ اضافی راشن کی قیمت 10 روپے ماہوار فی کس سے زیادہ نہ بڑھنے پائے اور قیمت نرخ نامہ کی کتاب سے لگائی جائے۔

ج۔ اضافی راشن اے ایس سی سپلائی دے گی۔

د۔ یہ راشن سینئر میڈیکل آفیسر کی سفارش پر جاری کیا جائے گا۔

ر۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل راشن بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ میڈیکل آفیسر اس کی سفارش کرے۔ لیکن یہ راشن ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین دن تک اور ایک ماہ میں 9 دن تک دیا جا سکتا ہے:۔

(ا) چائے ۔ 7 گرام روزانہ فی کس

(۲)	چینی	۔	28 گرام روزانہ فی کس
(۳)	تازہ دودھ	۔	85ملی لٹر روزانہ فی کس
(۴)	ڈبہ بند دودھ	۔	28 گرام روزانہ فی کس
(۵)	ملک پاؤڈر	۔	14 گرام روزانہ فی کس

۱۲۔ **چھوٹی میسوں اور چھوٹے دستوں کیلئے اضافی راشن۔** اضافی راشن چھوٹی میسوں اور چھوٹے دستوں کیلئے ڈبہ بند راشن کی اشیاء گوشت، تازہ مچھلی، سبزی اور فروٹ مندرجہ ذیل شرح سے فالتو دیا جاسکتا ہے:۔

ا۔	دس یا اس سے کم نفری کیلئے	۔	20فیصد
ب۔	گیارہ سے بیس تک کی نفری کیلئے	۔	10فیصد

اتھارٹی اے آر (آر) ۴۸۹)

راشن طلب کرنا اور حاصل کرنا

۱۳۔ **راشن انڈنٹ کی اقسام۔** انڈنٹ کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:۔

ا۔ **آرڈینیزی (عام) انڈنٹ۔** یہ انڈنٹ اتھرائز سٹور کیلئے مقررہ تاریخ پر تیار کر کے سپلائی ڈپو کو بھیجا جاتا ہے۔مثلاً ہفتہ وار انڈنٹ۔

ب۔ **ہنگامی انڈنٹ۔** یہ وہ انڈنٹ ہے جو مقررہ تاریخ کے علاوہ کسی اور دن سپلائی ڈپو کو بھیجا جائے۔یا پھر ان اشیاء کیلئے ہو جو اتھرائز نہ ہوں۔ اس انڈنٹ پر فارمیشن کمانڈر کے توثیقی دستخط ہونا ضروری ہیں.

ج۔ انڈنٹ جو طبی لحاظ سے ضرورت کی اشیاء کے ہوں وہ ADMS سے تصدیق کرائے جائیں گے۔

د۔ جو انڈنٹ اشد ضرورت کے تحت تار یا سگنل کے ذریعے بھیجے جائیں تو بعد میں انڈنٹ کے ساتھ تار یا سگنل کی کاپی بھی بھیجی جائے گی.

ر۔ جو انڈنٹ مویشیوں کے راشن کے لیے بھیجے جائیں ان پر لاگ ایریا یا ڈویژن کمانڈر یا ڈی اے ڈی آر وی اینڈ ایف سی کے دستخط کروائے جائیں گے

ز۔ نان ملٹری یونٹیں مثلاً ملٹری فارم اور ایم ای ایس وغیرہ راشن انڈنٹ کی چھ کاپیاں بنائیں گی۔(اتھارٹی: اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ نمبر۲ سیکشن ۳۳ پیرا گراف نمبر۲)

س۔ انڈنٹ بھیجتے وقت مندرجہ ذیل تفصیلات دی جائیں گی:۔

(۱) طلب کیلئے اتھارٹی مثلاً آرمی انسٹرکشن یا پاکستان آرمی آرڈرز وغیرہ۔

(۲) اعداد و شمار جن پر ڈیمانڈ بنائی گئی، تعداد اور دن وغیرہ۔

(۳) موجودہ انڈنٹ سے پہلے والے انڈنٹ کا نمبر اور تاریخ جس پر سپلائی حاصل کی گئی ہو۔

(۴) موجودہ بچت جو کہ سٹور میں ہو۔

(اتھارٹی۔اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ حصہ دوم، پمفلٹ کا نمبر۲، سیکشن ۳ پیرا گراف نمبر۱)

۱۴۔ **راشن انڈنٹ کی تقسیم۔** راشن انڈنٹ کی پانچ کاپیوں کی تقسیم مندرجہ ذیل کے مطابق ہوگی:۔

ا۔ پہلی کاپی جس پر یونٹ کی وصولی کے دستخط ہونگے، سپلائی ڈپو میں سنٹر لیجر کی معاونت کیلئے رکھی جائیگی۔

ب۔ دوسری کاپی یونٹ کے پاس رہے گی۔اس پر سپلائی ڈپو کی مہر اور دستخط ہونگے جو یونٹ کی راشن ریٹرن بنانے کے کام آئے گی۔

ج۔ تیسری اور چوتھی کاپی جس پر سپلائی ڈپو کی مہر ہوگی وہ دونوں ایل اے او کو بھیجی جائیں گی۔

د۔ پانچویں کاپی آفس کاپی کے طور پر یونٹ میں رہے گی۔

۱۵۔ **انڈنٹ آفیسر کی ذمہ داریاں**

ا۔ انڈنٹ ٹھیک فارم پر قانون کے مطابق بنانا اور پھر مقررہ تاریخ پر ارسال کرنا۔

ب۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ جو سٹور طلب کیا جارہا ہے اسکی واقعی ضرورت ہے اور اس کی مقدار اتھرائزیشن سے زیادہ تو نہیں ہے۔

ج۔ انڈنٹ میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔

د۔ جو مقدار طلب کی جارہی ہے وہ حسب ضرورت ہے۔ (اتھارٹی: اے آر (آر) ۴۷۲)

۱۶۔ **راشن حاصل کرنے کیلئے عام ہدایات**

الف۔ یونٹیں عام طور پر سپلائی ڈپو کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق راشن حاصل کریں گی۔

ب۔ راشن کی مقدار کے مطابق خالی پی ایم مثلاً خالی بوریاں ٹین وغیرہ سپلائی ڈپو کو واپس کئے جائیں گے۔سامان بند کرنے والا سامان کم پڑ جائے تو جتنی کمی ہوگی وہ ڈپو انڈنٹ میں کیا ہوگا جو کہ یونٹ اپنے درج چارج پر لے گی۔

ج۔ یونٹیں راشن حاصل کرنے کیلئے اپنی ورکنگ پارٹیوں اور گاڑیوں کا بندوبست کریں گی۔

د۔ یونٹ کا جو نمائندہ راشن لینے جائے گا وہ انڈنٹ کی اصل کاپی وصولی کے دستخط شدہ سپلائی ڈپو میں دے گا۔یہ کاپی یونٹ کو راشن حاصل کرنے والے دن سے پہلے ڈپو سے واپس مل سکتی ہے۔

ر۔ انڈنٹ کی دوسری کاپی ''ایشو سرٹیفکیٹ'' کے ساتھ دستخط شدہ یونٹ کے نمائندہ کو دے دی جائے گی۔

ز۔ راشن لینے کے بعد اسے گیٹ پاس کی دو کاپیاں دی جائیں گی اصل کاپی گیٹ سے نکلتے وقت گیٹ این سی او کو دی جائے گی جبکہ سٹور، گیٹ این سی او نے گیٹ پاس کے مطابق چیک کر لیے ہوں.

۱۷۔ <u>فریش راشن کا حصول۔</u> فریش سپلائی مثلاً سبزیاں، گوشت اور پھل وغیرہ ہر روز ماسوائے چھٹی کے دن کے حاصل کیے جاتے ہیں۔چھٹی کیلئے فریش راشن عموماً دوگنا ایک دن پہلے دے دیا جاتا ہے۔فریش سپلائی عام طور پر سپلائی ڈپو سے حاصل کیا جاتا ہے۔مگر کبھی کبھار ٹھیکے دار سے براہ راست بھی حاصل کیا جاتا ہےلیکن یہ سپلائی کے نمائندے کی موجودگی میں ہوتا ہے۔

۱۸۔ <u>صاف کیا ہوا مُرغ۔</u> 162 گرام صاف کیا ہوا مرغ جبکہ 312 گرام زندہ ہفتہ میں ایک دفعہ 99 گرام گوشت کے بدلے ناغہ والے دن دیا جائے گا۔سپلائی ڈپو کو اس سلسلے میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:-

ا۔ مرغ اس طرح دیا جائے کہ اگر آدھی نفری کو ایک ناغہ والے دن ملے تو باقی بچی ہوئی نفری کو دوسرے ناغہ والے دن ضرور دیا جائے۔

ب۔ مرغ تب ملے گا جب سپلائی ڈپو میں موجود ہو۔اگر موجود نہ ہو تو انڈہ یا مچھلی دی جائیگی۔البتہ ترجیح مرغ کو دی جائے گی۔

ج۔ اگر ٹھیکیدار کسی وجہ سے مرغ مہیا کرنے میں ناکام ہو جائے تو سپلائی ڈپو از خود بندوبست کرے گا جس کا تمام خرچہ ٹھیکیدار کو دینا ہوگا۔

۱۹۔ <u>سبزیاں اور گوشت وغیرہ۔</u> یہ پی اے ایف ایس 1555 پر حاصل کی جاتی ہیں۔جس دن سبزی وغیرہ حاصل کی جاتی ہے اس دن پی اے ایف ایس۔1555 کے ایک صفحے کی پشت پر تیسرے دن کی مانگ دی جاتی ہے. اتھارٹی (اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ جلد دوئم سیکشن ۳۷ پیراگراف ۸)

۲۰۔ <u>کم یا زیادہ خرچ</u>

ا۔ فریش سپلائی بشمول آلو پیاز وغیرہ کے جو حاصل کی گئی ہوں۔اپنی حاضر نفری سے زیادہ حاصل نہیں کی جائیں گی۔

ب۔ زیادہ حاصل کی ہوئی سپلائی دوسرے دن کم کر کے حساب ٹھیک کیا جا سکتا ہے مگر یہ مہینے کے اندر ہی پورا کیا جائے سوائے مہینے کے آخری دن کے البتہ راشن کا گوشوارہ بناتے وقت غلطی ہو جائے تو دوسرے مہینے میں کم حاصل کی جا سکتی ہے۔

ج۔ ایسی حالت میں جب ٹھیکیدار سپلائی نہ کر سکے تو یہ کمی ان اشیاء کی جگہ ان کا نعم البدل ایشو کر کے پوری کی جائے گی. یاد رہے کہ ان اشیاء کی قیمت ٹھیکیدار سے لی جائے گی. (اتھارٹی. ایس آر ایس رول ۵)

۲۱۔ <u>راشن کے بارے شکایات</u>

ا۔ سپلائی جو کہ پہلے ہی یونٹ کے چارج پر ہو.

ب۔ سپلائی جو کہ ڈپو سے ایشو ہونی ہو مثلاً خشک اور فریش راشن.

۲۲۔ یاد رہے کہ پہلی حالت میں سپلائی ڈپو کوئی شکایت نہیں سنے گا. البتہ اس سلسلے میں آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف نیوٹریشن لاہور سے مشورہ کر کے نقصان باضابطہ بنایا جاتا ہے۔

۲۳۔ دوسری صورت میں او سی سپلائی ڈپو شکایت پر غور کرے گا اور ان سٹورز کی جگہ نعم البدل ایشو کرے گا۔لیکن اگر وہ شکایت پر اتفاق نہیں کرتا تو اشیاء پر گارڈ لگا دی جائے گی اور سٹیشن کمانڈر کو رپورٹ دے دی جائے گی۔جس کا فیصلہ اس سلسلے میں حتمی مانا جائے گا۔خشک راشن کی صورت میں سٹیشن کمانڈر اے ایف آئی این لاھور سے بھی مشورہ لے سکتا ہے۔ (اتھارٹی۔ اے آر (آر) ۴۹۸)

۲۴۔ سیمپل (نمونہ) بھیجنے کیلئے طریقہ کار اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ جلد دوئم سیکشن 42 اور 43 میں دیا ہوا ہے۔

۲۵۔ <u>پے منٹ کیلئے راشن کا حصول اور ایشو کرنا۔</u> یونٹوں کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ سپلائی ڈپو سے کچھ راشن تھوک مقدار میں حاصل کریں اور ان لوگوں کو جو نقد ادائیگی کر کے راشن لینے کے مجاز ہو۔انہیں نقد قیمت پر راشن ایشو کریں:-

ا۔ جو لوگ یونٹ راشن سٹینڈ سے راشن لینے کے مجاز ہوں ان کی تفصیل اور شرائط اے آر (آر) 499 میں دی گئی ہے جو لوگ مذکورہ شرائط پر پورا نہیں اترتے انہیں قیمتاً راشن نہیں دیا جا سکتا۔

ب۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر وہ چیز جو اپنے مقررہ وقت پر استعمال نہ ہو سکے اور اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو جی ایچ کیو کی اجازت سے قیمتاً فروخت کی جا سکتی ہے.

یونٹ کا راشن ذخیرہ کرنا

۲۶۔ **عام بیان**۔ راشن کو ذخیرے کرنے کا انحصار موزوں جگہ کے ہونے پر ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جگہ بہترین ہی ہوسکتی ہو لیکن بنیادی اصول یہ ہونا چاہیے کہ ہر حالت میں اشیاء کو نقصان سے بچایا جائے۔ اگر اعلیٰ پیمانے پر سٹوروں کی سہولتیں میسر نہ ہوسکیں تو اس سلسلے میں آفیسر کمانڈنگ سپلائی ڈپو سے مشورہ کرنا چاہیے۔ آفیسر کمانڈنگ سپلائی ڈپو، یونٹوں کا دورہ کرتا ہے اور ذخیرہ کرنے کیلئے یونٹوں کو مشورہ دیتا ہے۔

۲۷۔ **ریزرو راشن**۔ زمانہ امن میں جن چھاؤنیوں کے اندر سپلائی ڈپو موجود ہیں یونٹیں کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن کا ذخیرہ رکھ سکتی ہیں۔ سپلائی ڈپو دور ہونے کی صورت میں جی ایچ کیو اس سے بھی زیادہ ذخیرہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے۔ البتہ عمومی طور پر فاضل ذخیرہ نہیں ہونا چاہیے۔

۲۸۔ **خشک راشن سٹور کرنا**

ا۔ ذخیرہ دیوار کے نزدیک نہ بنایا جائے۔

ب۔ سٹور کی کھڑکیاں اور دروازے۔

ج۔ ذخیرے چھوٹے چھوٹے بنائیں جائیں تا کہ پڑتال میں آسانی ہو۔

د۔ ٹریسلز کا استعمال کریں تا کہ سٹور خراب نہ ہوں۔ سٹاک تقریباً 14 انچ زمین سے اونچے ہوں۔

ر۔ فاضل راشن ورکنگ سٹاک اور ایمرجنسی راشن الگ الگ سٹاک کیے جائیں۔

ز۔ اگر ذخیرہ پر ٹیلی کارڈ ہوں تو ان پر بجٹ لکھی ہو۔

س۔ راشن، پٹرول اور مٹی کا تیل اکٹھا نہ رکھا جائے۔

ش۔ آگ کے خلاف حفاظتی تدابیر پر نظر رکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ راشن کو موسمی اثرات اور کیڑوں وغیرہ سے بچانے کیلئے ٹھیک تدابیر اختیار کی گئی ہیں۔

ص۔ تبدیلی کا خیال رکھیں۔

ض۔ چینی، خشک فروٹ، خشک سبزیاں، دوسری چیزوں سے الگ چھوٹے ذخیرہ میں رکھیں۔

ط۔ سپلائی کی چیزیں جو مائع شکل میں ہوتی ہیں ان کو بکسوں میں سٹور کیا جائے۔ ایسی حالت میں بوتلوں کو ڈبوں میں سیدھا رکھا جائے۔ چٹنی اور سرکہ کی بوتلوں کو بھی اسی طرح رکھا جائے۔ ورنہ ان کے کارک تیزابیت کی وجہ سے خراب ہو جائیں گے۔

ظ۔ گرم آب و ہوا میں آٹا میدہ اور چاول میں کیڑے پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے ان کی متواتر دیکھ بھال کی جائے۔

حساب کا طریقہ

۲۹۔ پی اے ایف ایس۔۱۵۱۹ اے (راشن ریٹرن) جسے عموماً آر آر کہا جاتا ہے اپنے ملحقہ کاغذات کے ساتھ سپلائز کا حساب رکھنے کیلئے ایک اہم دستاویز ہے۔ یہ آڈٹ ایبل دستاویز ہے۔ جو یونٹ سپلائی سے راشن حاصل کرتی ہے وہ ماہانہ راشن کا گوشوارہ ہمیشہ تیار کرے گی۔

۳۰۔ **راشن کا گوشوارہ بنانا**

ا۔ جو پی ایم یونٹ نے پورے مہینے میں جمع کرایا ہوا س کو بھی چارج سے ختم کیا جائے۔ راشن کا گوشوارہ پی اے ایف ایس 1519 اور 1519 اے اگلے ماہ کی دس تاریخ تک بن جانا چاہیے اس کو ذمہ دار آفیسر اور جے سی او بنائے گا۔

ب۔ مہینے کے دوران یعنی یکم سے لے کر آخری تاریخ تک جو راشن وغیرہ سپلائی ڈپو یا کسی اور یونٹ سے حاصل کیا ہو چارج پر لینا چاہیے۔

ج۔ مہینے کے دوران جو راشن حقدار لوگوں کو قیمتاً دیا ہوا س کا حساب بھی اس میں رکھا جائے گا۔

د۔ مفت راشن کیلئے مہینے کی کل نفری جو یونٹ پارٹ ون آرڈر میں شائع ہوتی ہے کے مطابق حساب کیا جائے گا اور راشن گوشوارہ میں دیے ہوئے کالم میں اندراج کیا جائے گا۔

نوٹ۔ راشن کے گوشوارے کے بارے میں باقی تفصیلات الگ سبق (راشن کا حساب) میں دی ہوئی ہے۔

۳۱۔ تیل پانی چولہا میں استعمال کیا ہوا انجن آئل استعمال ہوتا ہے جو کہ عموماً انجن آئل ایک حصہ اور فیول آئل چار حصے کے حساب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس استعمال کے علاوہ استعمال کیا ہوا انجن آئل مندرجہ ذیل کاموں کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ ملیریا کے استعمال اور دیگر صفائی کے کاموں کیلئے۔

ب۔ پی او ایل کے کین اور ڈبوں پر بھی لگایا جا سکتا ہے تا کہ زنگ سے محفوظ رہیں۔

ج۔ عمارتوں کی لکڑی پر استعمال کیا جا سکتا ہے تا کہ دیمک وغیرہ سے بچاؤ ہو۔ (اتھارٹی۔ پی اے او ۵۰۴/۷۰)

۳۲۔ **پےمنٹ ایشو**۔ جو اشیاء قیمتاً دی جائیں ان کا اندراج پےمنٹ ووچر اور کیش میمو میں ہوگا۔ مہینے کے اختتام پر تمام پےمنٹ ایشو ایک ووچر (پی اے ایف زیڈ۔ ۲۰۹۶) کی مدد

سے گوشوارہ (پی اے ایف ایس 1519) میں چارج آف کیا جائے گا اور رقم پبلک اکاؤنٹ میں جمع کرادی جائے گی۔ جب کہ یونٹ لڑائی طریقہ پر حساب رکھتی ہو۔ زمانہ امن کے طریقہ کار کے مطابق یہ رقم پبلک فنڈ میں جمع کرادی جائے گی. اور گورنمنٹ کے خزانے میں ہفتہ وار یا ماہوار جمع کرادی جائے گی. یاد رہے کہ قیمتاً دیتے وقت اشیاء کی مقدار اس سے بڑھنے نہ پائے جو ان کے بنیادی سکیل میں دی گئی ہے.

۳۳۔ **یونٹ کے باغیچہ کی پیداوار**۔ یونٹ کے باغیچہ سے سبزی کے روزانہ خرچہ کا حساب (پی اے ایف ایس۔ 1520) پر یونٹ اور سپلائی ڈپو کے مابین رکھا جائے گا۔ سپلائی ڈپو مہینہ کے خاتمہ پر یونٹ کو سبزی کا ووچر جو اس نے دوران ماہ خرچ کیا ہے روانہ کرے گا. یونٹ ووچر پر دی ہوئی سبزی کی مقدار کو اپنے راشن کے گوشوارے میں شمار کرے گی اور کنٹرولر آف ملٹری اکاؤنٹس سے کل قیمت کا ۷۵ فی صد کلیم کرے گی. کلیم (پی اے ایف اے۔155) پر بنایا جائے گا اور رقم کے حساب سے رسیدی ٹکٹ لگایا جائے گا. جیسا کہ پی اے او ۶۰/۲۳۷ اور فنانشیل ریگولیشن حصہ دوئم رول 109 میں دیا گیا ہے.

۳۴۔ **ڈیری کی مصنوعات**۔ ڈیری فارم، ڈیری کی مصنوعات یونٹوں کے یونٹ سٹینڈ تک پہنچائے گا. اس کا حساب (پی اے ایف ایس . 1530) پر رکھا جائے گا. مہینے کے آخر میں ڈیری فارم (پی اے ایف زیڈ . 2096) پر یونٹ کو ووچر کردیتا ہے جسے یونٹیں (پی اے ایف ایس 1519) میں مقدار کے مطابق چارج پر لے کر چارج آف کردیتی ہیں اور ووچر کی ایک کاپی ڈیری فارم کو واپس کی جاتی ہے۔

Rat Return (RR)

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ میں میسنگ کا بندوبست

بحوالہ۔ (ا) پمفلٹ اے ایس سی ان دی فیلڈ 1999

(۲) اے ایس سی جلد . 2 پمفلٹ 4

مقصد۔ اس سبق کا مقصد تمام سٹوڈنٹ این سی اوز کو یونٹ میسنگ کے بارے میں تفصیلاً آگاہی دلانا ہے۔

ا۔ یونٹ میں میسنگ کا خاطر خواہ انتظام چلانا اوسی یونٹ کی ذمہ داری ہے۔ ڈائننگ ہال کیلئے جو فرنیچر گورنمنٹ نے اتھرائز کیا ہے اس کی تفصیل بیرک اینڈ ہاسپٹل شیڈول میں دی ہوئی ہے۔

۲۔ **یونٹ میسنگ آفیسر**۔ ہر بڑی یونٹ میں ایک میسنگ آفیسر مقرر کیا جائے گا۔ البتہ چھوٹی یونٹوں میں میسنگ کا بندوبست کرنا اوسی یونٹ کی ذمہ داری ہے۔ اوسی اپنی مدد کیلئے کسی بھی جے سی او یا این سی او کو میسنگ کی نگرانی اور ضابطہ کیلئے مقرر کر سکتا ہے۔

۳۔ **میسنگ کے سلسلے میں یونٹ کمانڈر کی ذمہ داریاں**۔ یونٹ کمانڈر اپنی یونٹ میں دیگر ذمہ داریوں کی طرح اس بات کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے کہ اس کے جوانوں تک مکمل اور اچھا پکا ہوا کھانا پہنچے۔ اس مقصد کیلئے اس کو اپنی یونٹ کی جدول تنظیم میں مختلف افراد کا تعین کرنا چاہیئے۔ کمانڈر کو چاہیئے کہ:۔

ا۔ وہ یونٹ میں کھانا پکانے سے متعلقہ افراد کی اچھی تربیت کا بندوبست کرے۔

ب۔ وہ وقتاً فوقتاً کھانا پکانے کی تنظیم کو ذاتی طور پر چیک کرے۔

ج۔ اس بات کا یقین کرے کہ مختلف کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں اور وہ اپنی ڈیوٹیاں بخوبی نبھا رہی ہیں۔

د۔ اس بات کا یقین کرے کہ بہترین قسم کا راشن یونٹ میں لایا جا رہا ہے اور اس کی پکائی عمدہ ہے۔

ر۔ اس بات کا یقین کرے کہ راشن ضائع نہ ہو۔

ز۔ اس بات کا یقین کرے کہ کھانا پکانے کیلئے منظور شدہ برتن مکمل ہیں اور اگر ہو سکے تو مزید برتنوں اور سہولتوں کا بندوبست کرے۔

س۔ اس بات کا یقین کرے کہ باورچی خانے اور کھانے کے کمرے مکمل ہیں اور بہترین طور پر ان کو چلایا جا رہا ہے اور ان میں مکمل سامان موجود ہے۔

ش۔ اس بات کا یقین کرے کہ یونٹ میں دیگر حفاظتی اقدامات کی طرح حفظان صحت کے اصول اپنائے جا رہے ہیں اور یہ کہ یونٹ کی میڈیکل انسپکشن متواتر ہو رہی ہے۔

۴۔ **انچارج اوآر میس کی ذمہ داریاں**۔ ایک حوالدار یا نائیک اوآر میس کا انچارج بذریعہ پارٹ ون آرڈر تعینات کیا جائے گا۔ جو اپنی اصل ڈیوٹیوں کے علاوہ یہ ذمہ داریاں بھی پوری کرے گا کہ اس کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں:۔

ا۔ وہ اس بات کا یقین کرے گا کہ اوآر میس میں موجود تمام سامان ٹھیک حالت میں اور مکمل ہے۔

ب۔ وہ تمام باورچیوں کے نظم وضبط، صحت اور صفائی کا ذمہ دار ہوگا۔

ج۔ وہ اوآر میس کی صفائی اور حفظان صحت کا ذمہ دار ہوگا۔

د۔ وہ یونٹ راشن سٹینڈ سے راشن وصول کرے گا اور ذاتی طور پر باورچیوں کو راشن کا اجراء کرے گا۔

ر۔ وہ یقین کرے گا کہ تمام راشن پکایا گیا ہے اور کوئی راشن نہ بچے۔

ز۔ وہ روزانہ کے راشن کی وصولی اور اجراء کا رجسٹر بنائے گا۔

س۔ وہ یقین کرے گا کہ کھانا ضائع نہ ہو اور یہ کہ کھانا اچھی طرح اور مکمل طور پر ذائقہ دار پکایا گیا ہو اور بنائے گئے چارٹ (مینو) کے مطابق ہو۔

ش۔ وہ یقین کرے گا کہ کھانا وقت پر تیار ہو جائے اور احسن طریقہ سے جوانوں کو کھلایا جائے۔

ص۔ وہ کھانا کھلانے کی پارٹیاں ترتیب دے گا۔

ض۔ وہ اس بات کا یقین کرے گا کہ کھانے سے پہلے تمام برتن اچھی طرح صاف ہوں اور کھانے کے بعد ان کو اچھی طرح صاف کر دیا گیا ہے۔

ط۔ وہ اس بات کا یقین کرے گا کہ باورچیوں کے لباس مکمل ہیں۔

ظ۔ وہ کسی غیر متعلقہ فرد کو اوآر میس میں کھانے کی اجازت نہیں دے گا۔ وہ تمام سویلین کھانے والوں کا ریکارڈ رکھے گا اور ان سے وقت پر رقم جمع کر کے اکاؤنٹ آفس میں جمع کروائے گا۔

ع۔ وہ اس بات کا یقین کرے گا کہ اس کے ماتحت باورچیوں کا ہر ماہ باقاعدگی سے طبی معائنہ ہو رہا ہے۔

غ۔ وہ اس بات کا یقین کرے گا کہ اوآر میس میں موجود اشیاء کی تبدیلی اور نئی ضروریات کے متعلق افسران بالا کو مطلع کرے۔

۵۔ **میس حوالدار آفیسرز میس کی ذمہ داریاں۔** میس حوالدار کا تعلق بے شک یونٹ کی میسنگ کے ساتھ نہیں لیکن چونکہ این سی اوز کو عموماً اس سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے اس کے فرائض کے بارے میں جملہ این سی اوز کو علم ہونا ضروری ہے میس حوالدار کی مندرجہ ذیل ڈیوٹیاں ہیں:۔

ا۔ میس حوالدار مندرجہ ذیل کاغذات اپنے پاس مکمل رکھے گا:۔

(۱) میس پراپرٹی لیجر۔

(۲) میس اسٹاک بک۔

(۳) منظوری کی کتاب۔

(۴) روزانہ میسنگ کا ریکارڈ۔

(۵) حاضری رجسٹر۔

(۶) احکامات کا رجسٹر۔

(۷) بازار کا ریکارڈ (خریداری اور خرچ)۔

(۸) افسران کی روانگی اور آمد کا ریکارڈ۔

(۹) شکایات اور تجاویز کا رجسٹر۔

(۱۰) باغ کی آمدن کا ریکارڈ۔

(۱۱) مہمانوں کی کتاب۔

(۱۲) کوئی دوسرے کاغذات اگر تیار کرنے کا حکم ملے۔

ب۔ میس کیلئے بازار سے سامان خریدے گا۔

ج۔ میس کے سامان کی حفاظت کرے گا۔

د۔ میس سٹاف کی چھٹیوں اور ڈیوٹی وغیرہ کا رجسٹر تیار کرے گا۔

ر۔ یقین کریگا کہ میس میں کھانا افسران کی صحیح تعداد کیمطابق پک رہا ہے اور راشن ضائع نہیں ہو رہا ہے۔

ز۔ میس کی صفائی ستھرائی کا ذمہ دار ہوگا۔

س۔ میس کے باورچیوں اور جملہ عملے کے لباس کی صفائی کا یقین کرے گا۔

ش۔ اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ کھانا مینو کے مطابق وقت پر تیار ہو۔

ص۔ کھانے کے صحیح اور ذائقہ دار پکنے کا یقین کرے گا۔

ض۔ میس کے برتنوں کی صفائی اور حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔

ط۔ میس میں منعقدہ پارٹیوں وغیرہ کے انعقاد کا ذمہ دار ہوگا۔

۶۔ **یونٹ میسنگ کمیٹی۔** ہر یونٹ میں کھانا پکانے کے عمل میں بہتری پیدا کرنے کی خاطر یونٹ میسنگ کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے۔ ہر یونٹ اپنی سہولت کے مطابق میسنگ کمیٹی میں افراد کا تقرر کر سکتی ہے۔ایک مجوزہ میسنگ کمیٹی میں مندرجہ ذیل افراد شامل کئے جا سکتے ہیں:۔

ا۔ آفیسر (میجر عموماً طور پر یونٹ کا سیکنڈ ان کمانڈ) ۔ صدر

ب۔ میڈیکل آفیسر (ڈاکٹر) ۔ ممبر۔۱

ج۔ جوان ہر کمپنی سے ۔ ممبر۔۲

د۔ سینئر باورچی (این سی او) ۔ ممبر۔۳

۷۔ **یونٹ میسنگ کمیٹی کی ذمہ داریاں۔** یونٹ کی میسنگ کمیٹی مندرجہ ذیل کام کرے گی:۔

ا۔ اس بات کا یقین کرے کہ یونٹ میں بنایا جانے والا ہفتہ وار مینو مناسب ہے اور اس میں گاہے بگاہے جوانوں کی پسند کے مطابق تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔

ب۔ یونٹ میں باورچی خانے عمدہ حالت میں رکھنے کیلئے اپنی سفارشات مرتب کرنا اور انہیں کمانڈر کے سامنے منظوری کیلئے پیش کرنا۔

ج۔ باروچیوں کی مناسب تربیت کے بارے میں اپنی سفارشات مرتب کرنا۔

د۔ یونٹ کے کھانا پکانے کے معیار کا جائزہ لینا اوران میں پائی جانے والی کمزوریوں کی نشاندہی کرنا اوران کے بارے میں اپنی سفارشات مرتب کرنا۔

ر۔ یونٹ میں آنے والے راشن کے معیار کا جائزہ لینا۔

۸۔ **میس کمیٹی میٹنگ**۔ میسنگ کمیٹی سی او کے حکم کے مطابق میٹنگ کرے گی اور ہر میٹنگ کی کاروائی مکمل کر کے سی او کو پیش کرے گی۔جس پر وہ دستخط کرے گا۔

۹۔ **سٹیشن میس میٹنگ**۔ ہرایک سپلائی ڈپو میں مہینہ میں ایک دفعہ میٹنگ ہوتی ہے۔ہو سکے تو سٹیشن کمانڈر کو صدر کا کام کرنا چاہئے۔کمیٹی کا صدر سٹیشن کمانڈر یا کوئی دوسرا افسر جن کو وہ مقرر کرے ہوتا ہے۔تمام یونٹوں (جن کا انحصار متعلقہ سپلائی ڈپو پر ہے) کے کوارٹر ماسٹر بمعہ کوارٹر ماسٹر جے سی او میسنگ آفیسر اور فارمیشن کے اے کیو سٹاف کا نمائندہ اور سپلائی آفیسر ممبر ہوتے ہیں۔

۱۰۔ **سٹیشن میس کمیٹی کے مقاصد**۔ سٹیشن میس کمیٹی کے مندرجہ ذیل مقاصد ہوتے ہیں:۔

ا۔ سپلائی ڈپو اور یونٹوں میں ملاپ

ب۔ یونٹ کو سپلائی حاصل کرنے میں پیش آنے والی دقتوں سے واقف ہونا اور راشن کے متعلق معلومات۔

ج۔ راشن کے متعلق شکایات دور کرنا۔

د۔ ان چیزوں کا مہیا کرنا جن کو یونٹ پسند کرتی ہے۔اور جو بنیادی راشن سکیل میں آنے والے مہینے کے پروگرام میں ہوں۔

ر۔ پروگرام پر بحث کرنا۔اس میں سپلائی آفیسر وہ اشیاء جو سپلائی کر سکتا ہے اور جتنی ایشو کر سکتا ہے بتائیگا۔

۱۱۔ **خشک راشن سٹور کی خصوصیات**

ا۔ خشک راشن سٹور پکی عمارت میں بنا ہونا چاہئے۔

ب۔ راشن سٹور کا فرش پکا ہونا چاہئے۔

ج۔ راشن سٹور راشن کی ضرورت کے مطابق ہو۔

د۔ راشن سٹور ہوادار اور روشن ہو۔

ر۔ راشن سٹور کے فرش میں ڈھلوان ہونی چاہئے۔

ز۔ راشن سٹور کی چھت میں ڈھلوان ہونی چاہئے۔

۱۲۔ **تازہ راشن رکھنے کا طریقہ**۔ تازہ راشن یونٹ میں لا کر باورچی خانہ میں بنے ہوئے مختلف خانوں میں رکھا جائے۔یہ خانے سیمنٹ سے بنے ہوئے ہوں۔یہ خانے صاف ستھرے ہوں اور زمین سے چار فٹ بلند ہوں۔ہر سبزی اور پھل علیحدہ علیحدہ خانوں میں رکھا جائے تا کہ خراب نہ ہوں۔

۱۳۔ **راشن سٹور کی صفائی اور دیکھ بھال**۔ راشن سٹور ہر یونٹ میں ایک اہم سٹور ہوتا ہے۔اس کی مناسب دیکھ بھال اور صفائی سے نہ صرف یونٹ کا راشن محفوظ رہتا ہے بلکہ اس سے راشن کا اجراء اور وصولی بھی آسان ہو جاتی ہے۔راشن سٹور کی دیکھ بھال کیلئے مندرجہ ذیل نکات پر عمل کرنا چاہئے:۔

ا۔ راشن سٹور کو ہر روز کھول کر جھاڑو لگانا چاہئے اور تمام بکھرا ہوا راشن ایک جگہ جمع کر کے پھینک دیا جانا چاہئے۔

ب۔ راشن سٹور کو ہر روز کھول کر ہوا لگونی چاہئے۔

ج۔ راشن سٹور کے ارد گرد باہر کی طرف کسی قسم کی گندگی یا پانی وغیرہ کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔

د۔ راشن سٹور میں موجود ریک کے نیچے اور پیچھے سے صفائی لازمی کرنی چاہئے۔

ر۔ رستے ہوئے گھی کی صفائی ہر روز کرنی چاہئے۔

ز۔ اس بات کا خیال رکھا جانا چاہئے کہ مکھیاں راشن سٹور میں موجود نہ ہوں۔اس کیلئے جالی وغیرہ کا بندوبست ہونا چاہئے۔

س۔ راشن سٹور کے باہر گرد دان موجود ہونا چاہئے۔

ش۔ راشن سٹور میں ہر سال کم از کم ایک دفعہ سفیدی کروالینی چاہئے۔

۱۴۔ **کھانے کی خصوصیات**۔ جب یونٹ میں راشن سپلائی ڈپو سے لایا جاتا ہے تو اسے جوان تک پہنچانے کے عمل میں کھانے کے پکانے کا عمل سب سے اہم ہوتا ہے۔اچھا پکا ہوا کھانا زیادہ اور بہتر طور پر کھایا جاتا ہے۔جب کہ کچا اور غیر معیاری کھانا نہ صرف جوان کے مورال پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ اس کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔کھانا پکانا اب ایک سائنس کے طور پر رائج ہے اور اس کے بھی چند بنیادی اصول ہیں۔

۱۵۔ **کھانا پکانے کے بنیادی اصول**

ا۔ کھانا مکمل طور پر پکا ہو، کچا نہ ہو۔

ب۔ کھانا ذائقے دار ہو۔

ج۔ کھانے میں مصالحہ جات مناسب مقدار میں ہوں۔

د۔ کھانا خوشبودار ہو اور اس کا قدرتی رنگ محفوظ ہو۔

ر۔ کھانے کے غذائی اجزاء محفوظ ہوں۔

۱۶۔ **کھانا پکانے کے مقاصد**۔ کھانا پکانے کے مندرجہ ذیل مقاصد ہوتے ہیں:۔

ا۔ غذا کو لذیذ بنانا۔

ب۔ غذا کو جراثیم وغیرہ سے پاک کرنا۔

ج۔ غذا کو آسانی سے ہضم ہونے والا بنانا۔

د۔ غذا کی غذائیت برقرار رکھنا۔

کھانے کا ضیاع اور محفوظ کرنا

۱۷۔ **کھانا ضائع ہونے کے عوامل**۔ فوج میں کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے ہر سطح پر کوشش کی جاتی ہے اور کی جانے چاہئے۔ باورچی سے لے کر یونٹ کمانڈر تک کی ذمہ داری ہے کہ وہ یقین کرے کہ کسی سطح پر بھی کھانا ضائع نہ ہو۔ چونکہ کھانے پر ہر سال ایک بہت بڑی رقم فوج کے لئے خرچ کی جاتی ہے اس لئے اس رقم کو حفاظت اور طریقہ سے خرچ کرنے کی ذمہ داری کھانا پکانے کی تنظیم پر بھی عائد ہوتی ہے۔ فوج میں کھانا ضائع ہونے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:۔

ا۔ کم تولا اور کم وصول کیا جائے۔

ب۔ وصول کرنے کے بعد بے احتیاطی سے بوریوں میں بند کیا جائے گاڑی کی باڈی میں پھینک دیا جائے۔

ج۔ پھٹی ہوئی بوریوں میں ڈالا جائے اور بہہ جائے۔

د۔ اچھی کوالٹی کا نہ ہو۔

ر۔ جو راشن خراب ہونے والے ہوں ایک دوسرے کے اوپر اس طرح رکھے جائیں کہ اس کے وزن سے نیچے والا راشن خراب ہو جائے۔

ز۔ بے احتیاطی سے گاڑی سے اتارا جائے۔

س۔ سبزی، گوشت وغیرہ دیر تک رکھا جائے۔

۱۸۔ **سٹور کے اندر راشن کے ضیاع کی وجوہات**

ا۔ کیڑا لگ جانا۔

ب۔ بہہ جانا

ج۔ چوری ہو جانا۔

د۔ نمی اور پانی

۱۹۔ **پکانے کے دوران کھانے کے ضیاع کی وجوہات**

ا۔ کھانا زیادہ پکا دینا جو بچ جانے کی صورت میں خراب ہو۔

ب۔ اچھا اور زائقہ دار کھانا نہ پکا ہونا۔

ج۔ چھیلتے ہوئے سبزی، گوشت وغیرہ کا زیادہ ضائع کر دینا۔

د۔ پکانے کے دوران زمین پر کھانے کی مختلف اشیاء پھینک دینا۔

۲۰۔ **راشن کی وصولی کے بعد یونٹ میں لانے تک حفاظتی تدابیر**۔ کھانے کو ضائع ہونے سے روکنے کیلئے مندرجہ ذیل تدابیر بہت ضروری اور اہم ہیں:۔

ا۔ راشن اچھی کوالٹی کا ہونا چاہئے۔

ب۔ راشن مکمل وزن کا ہو۔

ج۔ راشن پھٹی ہوئی بوریوں اور ڈبوں میں نہ ہو۔

د۔ راشن کو اس طرح بوریوں میں ڈالا جائے کہ سبزیاں وغیرہ جو خراب ہو سکتی ہوں ان کے اوپر کوئی وزن نہ پڑے۔

ر۔ راشن کو پورا تول کر دیا جائے اور روزانہ کا راشن روز جاری کیا جائے۔ بہت سے دنوں کا اکٹھا راشن جاری کرنے سے جلد خرچ ہو جاتا ہے۔

ز۔ سبزیوں پھلوں اور گوشت کو علیحدہ علیحدہ بنے خانوں میں رکھا جائے۔

س۔ راشن کا حساب کتاب ٹھیک طریقے سے کیا جانا چاہئے۔

ش۔ راشن والی جگہ کو نمی سے پاک رکھا جائے۔

۲۱۔ **کھانا پکانے کے دوران حفاظت**۔ کھانا پکانے کے دوران مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا جانا چاہئے تا کہ ضائع ہونے سے بچ سکے:۔

ا۔ راشن اتنی ہی مقدار میں پکایا جائے جتنی تعداد میں جوان ہوں۔زیادہ راشن ہرگز نہ پکایا جائے۔

ب۔ راشن چھیلنے کی صورت میں پتلے سے پتلا چھلکا اتارا جائے.

ج۔ باورچیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ کھانے کو اچھے طریقے سے پکایا جائے۔بے ذائقہ اور بے رنگ کھانا نہیں کھایا جا سکتا اور ضائع ہو جاتا ہے۔

د۔ کھانا پکانے کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ راشن زمین پر نہ بکھرے۔

ر۔ کھانا پکانے کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بچ جانے والا کھانا ضائع نہ کیا جائے بلکہ محفوظ کر دیا جائے۔

ز۔ کھانا پکانے کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کھانے میں زہریلا پن پیدا نہ ہو۔

۲۲۔ **کک ہاؤس کی بناوٹ**۔ موجودہ قسم کے کک ہاؤس تسلی بخش نہیں ہیں۔جن کا میسنگ پر بہت برا اثر ہوتا ہے۔کک ہاؤس میں صفائی کے انتظام کو فلاح و بہبود کے لحاظ سے بہت اہمیت حاصل ہے۔اسلئے ضروری ہے کہ کک ہاؤس میں ہر ایک چیز نہایت صاف ہو۔کک ہاؤس ہوادار ہونا چاہئے فرش پکا ہونا چاہئے۔ ایم ای ایس کو سفیدی مقررہ وقت پر یا آر ایم او کے حکم کے مطابق کرنی چاہئے۔کوڑا کرکٹ کے برتن کو ڈھانپنا چاہئے اور برتن بھی صاف ہونے چاہئیں۔ کک ہاؤس میں پرائیویٹ طور پر کھانا پکانے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

۲۳۔ **کنڈیمنٹ الاؤنس**۔ یہ الاؤنس کھانے میں استعمال ہونے والے مصالحہ جات خریدنے کیلئے ملتا ہے۔یقین کرنا چاہئے کہ یہ الاؤنس مجوزہ ریٹ پر باقاعدہ کلیم کیا جاتا ہے اور کھانے کیلئے مصالحہ جات پر استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۴۔ **یونٹ کے باغیچے کی پیداوار**۔ یونٹ کے باغیچے میں پیدا ہونے والی سبزیوں سے کھانے کے پروگرام میں مختلف قسم کے کھانے پکائے جا سکتے ہیں۔یہ سبزی سپلائی آفیسر کے ساتھ بندوبست کرنے کے بعد استعمال کی جا سکتی ہے۔یونٹ کو اس کی قیمت کا کنٹریکٹ ریٹ کا 75 فی صد ملے گا۔

نوٹ۔ فوجی جوانوں کو جو خوراک دی جاتی ہے اس میں غذائیت کی کافی مقدار ہوتی ہے۔جو جوانوں کی صحت برقرار رکھنے میں مدد ومعاون ثابت ہوتی ہے۔یاد رہے جب ہمارے جوان صحت مند ہوں گے تو تفویض کردہ فرائض بخوبی اور احسن طریقے سے سرانجام دے سکیں گے۔راشن سے متعلق تمام افسران،سردار صاحبان،عہدیداران وغیرہ کا یہ فرض ہے کہ یقین کریں کہ راشن جو سپلائی ڈپو سے لایا جاتا ہے اسے جوان تک پہنچانے کے عمل یعنی کھانا پکانے اور پیش کرنے کا اعلیٰ معیار قائم کیا جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

پبلک، پرسنل ای آئی (اضافی ایشو) اور سپیشل ای آئی کلودنگ کا حصول اور تقسیم

بحوالہ۔ (ا) اے آئی ۔ ۶۰/۲۴ اور ۶۸/۳۴
(۲) ایس اے آئی ۶۷/۱
(۳) ایس پی اے او ۔ ۷۳/۸
(۴) کلودنگ ریگولیشنز ۲۰۰۰

مقصد۔ اس سبق کا مقصد پبلک اور پرسنل کلودنگ کے حصول، تقسیم اور مرمت کے طریقوں کو بیان کرنا ہے۔

تمہید۔ مختلف قسم کا کلودنگ ہر جوان کو مفت مہیا ہوتا ہے اور اس کی مرمت کے اخراجات بھی گورنمنٹ ہی برداشت کرتی ہے تاہم ان کے حصول اور اتھرائزیشن کے متعلق جاننا ضروری ہے تاکہ گورنمنٹ کی دی گئی سہولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ یونٹ کمانڈر کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کے زیر کمان جوانوں کے پاس مکمل اور اچھی حالت میں کٹ موجود ہو۔

۱۔ **کلودنگ کی اقسام**۔ کلودنگ دو اقسام کے ہوتے ہیں:۔

ا۔ **پرسنل کلودنگ**۔ یہ کلودنگ بنیادی طور پر مفت دیا جاتا ہے تاہم اس کے معیار کو بلند رکھنے، مرمت اور بعد ازآں تبدیلی کیلئے جوان کو تنخواہ کے ساتھ کلودنگ الاؤنس دیا جاتا ہے جوان اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اس کلودنگ کا ایک مکمل سیٹ ہر وقت قابل استعمال حالت میں موجود رہے۔

ب۔ **پبلک کلودنگ**۔ اس کلودنگ کا بنیادی اجراء اور بعد ازاں تبدیلی بھی گورنمنٹ کے خرچ پر ہوتی ہے۔ اس کلودنگ کی تفصیل کلودنگ ریگولیشنز 1983 کے ضمیمہ الف اور ب میں دی گئی ہے۔

۲۔ **اصطلاحیں**

ا۔ نئی چیزیں (ایس اے) جب بنیادی طور پر بالکل نیا جاری کیا جائے اور پہنتے ہوئے اس کی جو سرکاری عمر مقرر کی گئی ہے کا تیسرا حصہ نہ گزرا ہو۔

ب۔ پہلے سے استعمال شدہ (پارٹ وارن سروس ایبل) جب بنیادی طور پر نیا جاری کیا گیا اور سرکاری مقررہ عمر کے تیسرے حصے سے زیادہ تر استعمال رہا ہو اور ابھی قابل استعمال ہو یا جب اجراء ہوا ہو تو وہ پہلے سے استعمال شدہ تھا اور ابھی تک قابل استعمال ہو۔

۳۔ **انڈنٹنگ**۔ یہ عام آرڈننس سٹور کی طرح ڈیمانڈ کیا جاتا ہے۔

۴۔ **سٹور کرنے کا طریقہ**۔ پرسنل اور پبلک کلودنگ اگر سٹور میں جگہ ہو تو علیحدہ علیحدہ سٹور کیے جائیں لیکن بہتر یہ ہے کہ کلودنگ کو الماریوں میں ترتیب سے رکھا جائے۔

کلودنگ سٹاک کی سیکشنز

۵۔ **سٹاک لیجر**۔ کلودنگ اور اس سے متعلقہ ضروری اشیاء بشمول ای آئی کا علیحدہ علیحدہ ریکارڈ رکھا جائے گا۔ یہ لیجر مندرجہ ذیل چار سیکشنوں پر مشتمل ہوگا:۔

ا۔ سیکشن اے ۔ پبلک کلودنگ اور عام یا خاص ای آئی کلودنگ۔
ب۔ سیکشن بی ۔ پبلک کلودنگ کی مرمت کا سامان۔
ج۔ سیکشن سی ۔ پرسنل کلودنگ۔
د۔ سیکشن ڈی ۔ پرسنل کلودنگ کی مرمت کا سامان۔

۶۔ **نقصان یا گمشدہ اشیاء کی تبدیلی**۔ جب کوئی کلودنگ کا آئیٹم دوران ڈیوٹی گم ہو جائے یا اسے نقصان پہنچے اور یہ جوان کی غلطی سے نہ ہو تو پھر کمانڈنگ آفیسر کی مرضی پر ہے کہ وہ اس کی بدلی کا حکم دے گا تاہم جوان کو اس آئیٹم کی گذری ہوئی مدت (جو کہ اجراء کی تاریخ سے لی جائے گی) کے حساب سے رقم جمع کروانی ہوگی۔ اگر آئیٹم جوان کی لاپرواہی سے گم ہوا یا اس کو نقصان پہنچا ہو تو آئیٹم کی اصل قیمت سے ۱۵ فی صد رقم زیادہ وصول کی جائے گی۔

۷۔ **کنڈمنیشن**۔ کلودنگ کی اشیاء کنڈمنیشن بورڈ کے سامنے لائی جاتی ہیں اگر بورڈ ناکارہ قرار دے دیتا ہے تو اس چیز کے بدلے یونٹ سٹور سے جوان کو دے دی جاتی ہے اگر بدلی کیلئے سامان یونٹ سٹور میں نہ ہو تو ناکارہ آئیٹم جوان کو واپس کر دیا جاتا ہے اور اس کی بدلی کی ڈیمانڈ ڈپو کو بھیج دی جاتی ہے۔ ڈپو سے سامان آنے پر جوان سے پرانی چیز لے کر نئی دے دی جاتی ہے اور پرانی چیز ڈپو کو بھیج دی جاتی ہے۔ یہ خالصتاً ایک ہاتھ لے اور دوسرے ہاتھ دے کے اصول پر ہوتی ہے۔

۸۔ **سائز رول**۔ پرسنل کلودنگ کیلئے ہر جوان کی سائز رول یونٹ میں رکھی جائے گی اور اس کا اندراج انوینٹری آف کٹ میں بھی ہوگا۔ سامان کا اجراء اس سائز کے مطابق ہوگا۔ اگر کوئی سائز آرڈننس میں محدود ہو تو اس سائز سے بڑے سائز کا سامان جاری کیا جائیگا۔

۹۔ **پرسنل یا پبلک کلودنگ کا چھٹی جاتے وقت ساتھ لے جانا**۔ چھٹی جاتے وقت پرسنل کلودنگ ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے ماسوائے مندرجہ ذیل اشیاء کے:۔

ا۔ **کسی بھی موسم میں**

(۱) مچھر دانی ۔ ۱عدد

(۲) مچھر کا تیل یا کریم ۔ ۱عدد

(۳) کمبل ۔ ۱عدد

ب **اضافی آیٹم برائے موسم سرما**

(۱) بنیان بازوؤں والی (ای آئی) ۔ ۲عدد

(۲) کمبل ۔ ۲عدد

۱۰۔ **انوینٹری آف کٹ۔** انوینٹری آف کٹ تمام پرسنل اور پبلک بشمول ای آئی کلودنگ کی اشیاء جو جوان کو دی جائیں گی ان کا اندراج انوینٹری آف کٹ میں ہوگا۔ اس میں اجراء کی تاریخ اور سامان کی حالت مثلاً سروس ایبل یا پی ڈبلیو ایس جاری کی گئی ہے کا اندراج بھی کیا جائے گا۔ جب کوئی چیز واپس لی جائے گی تو بھی اس کا اندراج ہوگا اور دوبارہ اجراء ہو تو بھی انوینٹری آف کٹ میں لکھا جائے گا۔

۱۱۔ **ای آئی اور پبلک کلودنگ کی دھلائی کیلئے احکامات**۔

ا۔ **ای آئی کلودنگ**۔ فارمیشن میں آرڈننس کا نمائندہ ہر سال مئی کے مہینے کی پہلی تاریخ کو یونٹوں سے ای آئی کلودنگ جن کی دھلائی درکار ہوگی کی تفصیل مانگے گا اور متعلقہ ڈپو کو اس کے بارے میں جتنی جلدی ممکن ہو اطلاع دے گا۔ آرڈیننس ڈپو پروگرام بنائے گا اور آرڈیننس کا نمائندہ یونٹوں کا ای آئی کلودنگ ورک آرڈر پر ڈپو کو بھیجنے کا بندوبست کرے گا۔ جو چیزیں دھلائی میں کنڈم ہوں گی اس کی اطلاع ڈپو فوراً یونٹ کو دے گا تاکہ یونٹ اس کی بدلی ڈیمانڈ کر سکے۔
اگر فارمیشن کا نمائندہ اور آرڈیننس ڈپو یہ سمجھتے ہیں کہ ڈپو سے دھلائی مہنگی پڑتی ہے تو یہ اشیاء یونٹ میں دھلائی کی جائیں گی۔ دھلائی سے پہلے آرڈننس ڈپو سے ورک آرڈر پر دھلائی کے نرخ منظور کروائے جائیں گے اور دھلائی کی رقم متعلقہ سی ایم اے سے Contingent Bill پر حاصل کر لی جائے گی۔

ب۔ **پبلک کلودنگ**

(۱) **کمبل اور گریٹ کوٹ**۔ یہ یونٹ کے بندوبست پر سال میں ایک دفعہ دھلائے جائیں گے۔ اس کیلئے سٹیشن ہیڈ کوارٹر ہر سال ریٹ مقرر کرتا ہے۔ رقم متعلقہ CMA سے Contingent Bill پر حاصل کی جاتی ہے۔

(۲) **مچھر دانی اور ڈانگری**۔ مچھر دانی تین ماہ جبکہ ڈانگری ۱۵ دن بعد دھلانے کی اجازت ہے جو کہ سٹیشن ہیڈ کوارٹر کے مقرر شدہ ریٹ پر ہوگی۔ رقم متعلقہ CMA سے Contingent Bill پر حاصل کیجاتی ہے۔

۱۲۔ **ریلیز اور ڈسچارج جانے والوں کو کلودنگ رکھنے کی اجازت**

ا۔ جو لوگ 3 سال سے کم اور 15 ماہ سے زیادہ سروس کرنے کے بعد (اس میں ٹریننگ کا عرصہ شامل نہیں) ڈسچارج جائیں گے وہ مندرجہ ذیل سامان اپنے پاس رکھنے کے مجاز ہیں:۔

نمبر شمار	سامان	۱۵ ماہ سروس سے زیادہ	تین سال یا زائد	ڈسمس فرام سروس
(۱)	قمیض	۱	۲	۱
(۲)	پتلون	۱	۲	۱
(۳)	بوٹ بڑے	۔	۱	۔
(۴)	پی ٹی شوز	۱	۱	۱
(۵)	کٹ بیگ	۱	۱	۔
(۶)	بکل براس	۱	۱	۔
(۷)	دری	۱	۱	۔
(۸)	کچھے (انڈرویئر)	۲	۲	۔
(۹)	سوئی دانی	۱	۱	۔
(۱۰)	جرسی	۱	۱	۔
(۱۱)	تسمے	۱	۱	۔
(۱۲)	رسی	۱	۱	۔

(۱۳) جرابیں	۲	۲	۔
(۱۴) تولیہ	۲	۲	۔
(۱۵) بنیان	۲	۲	۔
(۱۶) میڈل، ربن اور بار	جواتھرائز ہیں	جواتھرائز ہیں	۔
(۱۷) کمبل	۔	۔	پی ڈبلیوایس

نوٹ : ا۔ ٹی بی کے مریض گھر جانے پر تمام کلودنگ آئٹمز جواس وقت ان کے پاس ہوں وہ سارے ساتھ لے جاسکتے ہیں۔
۲۔ اگر کوئی آدمی سروس کے دوران مرجائے تواس رول کے مطابق جوسامان اس کوڈسچارج جانے پر لے جانے کی اجازت ہوتی ہے وہ بیچ کر رقم متوفی کے حساب میں جمع کروادی جائے گی۔

۱۳۔ **سوئی دھاگہ برائے سوئی دانی**

ا۔ سوئی سائز نمبر ۲	۔	ا عدد
ب۔ سوئی سائز نمبر ۳	۔	ا عدد
ج۔ سوئی اڑھائی انچ لمبی	۔	ا عدد
د۔ خاکی دھاگہ	۔	ایک ٹیوب (۷۶ء۴۵ سنٹی میٹر)
ر۔ بٹن پلاسٹک خاکی	۔	۶
ز۔ بٹن پلاسٹک خاکی آدھا انچ	۔	۶ عدد
س۔ اونی دھاگہ خاکی	۔	۵۴۴ء۳ گرام

(ضمیمہ اے کلودنگ ریگولیشنز)

۱۴۔ **کٹ ڈیفیشنسی کا سرٹیفکیٹ**۔ جب کوئی جوان ایک یونٹ سے دوسری یونٹ میں تبدیل ہوکر جاتا ہے تواس کی کٹ کی انسپکشن کی جائے گی۔تمام چیزیں سکیل کے مطابق پوری ہونی چاہیں۔اگر کوئی کمی ہوتو سٹور سے پوری کی جائے اگر سٹور میں چیزیں موجود نہ ہوں تو کٹ کی کمی کا سرٹیفکیٹ بشمول کم اشیاء کے نام اور نہ ہونے کی وجوہات لکھ کر دوسری یونٹ میں بھیج دیا جائے گا۔

۱۵۔ **ای آئی کلودنگ**۔ کلودنگ کی کچھ اشیاء فارمیشن کمانڈر یا اسٹیشن کمانڈر کی مرضی سے جاری کی جاسکتی ہیں یہ مطلوبہ اشیاء فقط اس وقت جاری کی جائیں گی جب ان کی ضرورت محسوس کی جارہی ہو۔ایسے معاملات میں فارمیشن کمانڈر منظوری دینے کے مجاز ہیں اس طرح سے جاری ہونے والی کلودنگ اشیاء کوا یکسٹراایشو پبلک کلودنگ کہا جاتا ہے۔
Auth: Clo Regs-233

۱۶۔ **موسم سرما کی ای آئی کلودنگ کی سکیل**۔ اس قسم کی کلودنگ کی مکمل تفصیل کلودنگ ریگولیشن ضمیمہ "سی" میں درج کی گئی ہے تاہم سردیوں کے موسم میں عام طور پر جاری ہونے والی اشیاء درج ذیل ہیں:-

ا۔ پاجامہ	۲ عدد	
ب۔ دستانے	۱ جوڑا	
ج۔ گرم بنیان	۲ عدد	
د۔ گرم ٹوپی	۱ عدد	
ر۔ کمبل	۲ عدد	
ز۔ دستانے ایم ٹی	۱ جوڑا (ڈرائیوروں کے لئے)	Auth: Clo Reg Anx 'C'

۱۷۔ **ای آئی کلودنگ کے استعمال کا دورانیہ**۔ فارمیشن کمانڈر ای آئی کلودنگ کے استعمال کا دورانیہ متعین کرے گا اور استعمال سے دو مہینے قبل سٹیشن آرڈر میں شائع کرے گا تا کہ اگر یونٹوں کو کوئی چیز ڈیمانڈ بھی کرنی ہو تو وہ بروقت کاروائی عمل میں لائیں۔ Auth: Clo Reg - 145

۱۸۔ **موسم سرما کی سپیشل ای آئی کلودنگ**۔ اس قسم کی کلودنگ ان خاص علاقہ جات میں خدمات سرانجام دینے والے افراد کو جاری کی جاتی ہیں جن کا ذکر کلودنگ ریگولیشن ضمیمہ "ڈی" میں کیا گیا ہے۔اس قسم کی اشیاء درج ذیل سکیل سے جاری کی جاتی ہیں:-

ا۔ بوٹ ڈی ایم ایس	ایک جوڑا فی جوان	
ب۔ پارکہ جیکٹ	ایک عدد فی سنتری	(ایک عدد فی گارڈ روم)

ج۔ گریٹ کوٹ — ایک عدد ۱۰ جے سی اوز/این سی اوز/او آر/این سیز ای کے اوپر

د۔ پاجامہ — ۲ عدد فی جے سی اوز/او آر/این سیز ای

ر۔ دستانے — ایک عدد فی سنتری Auth: Clo Regs Anx 'D"

۱۹۔ **سنو وار فیئر کلودنگ۔** وہ تمام یونٹیں جو 7000 فٹ یا اس سے زیادہ بلند مقامات پر تعینات ہوں گی ان کو ہر سال ۱۵ اکتوبر سے ۳۱ مئی تک سنو وار فیئر کلودنگ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اس قسم کی کلودنگ اور دیگر ساز و سامان کی شرح درج ذیل ہے:-

ا۔ **انفرادی طور پر جاری ہونے والی اشیاء**

(۱)	جرسی ہائی نیک	۱ عدد
(۲)	گرم جراب	دو جوڑے
(۳)	گرم دستانے	۱ جوڑا
(۳)	انگشت دستانے	۱ جوڑا
(۴)	برفانی ٹوپی سفید	۱ جوڑا
(۵)	بوٹ ڈی ایم ایس	۱ جوڑا (۲۱۳۳ میٹر اونچائی تک)
(۶)	بوٹ قراقرم	۱ جوڑا (۲۱۳۳ میٹر اونچائی سے زیادہ)
(۷)	برفانی عینک	۱ عدد
(۸)	پارکہ جیکٹ	۱ عدد
(۹)	برفانی بوٹ (ٹرگر)	۱ عدد
(۱۰)	برفانی چھڑی	۱ عدد
(۱۱)	بنیان	۱ عدد
(۱۲)	گدہ	۱ عدد
(۱۳)	پارکہ پتلون	۱ عدد
(۱۴)	پاجامہ	۲ عدد
(۱۵)	جھولا	۱ عدد
(۱۶)	سلیپنگ بیگ	۱ عدد

ب۔ **یونٹوں کو جاری ہونے والا سامان**

(۱)	برفانی بوٹ (ٹریل بریکر)	نفری کا ۱۰ فیصد
(۲)	لائنز پارکہ جیکٹ	نفری کا ۵۰ فیصد
(۳)	لائنز پارکہ ٹراؤزر	نفری کا ۵۰ فیصد
(۴)	برفانی کلہاڑی	نفری کا ۱۰ فیصد
(۵)	پریشر ککر	نفری کا ۱۰ فیصد
(۶)	ایس ایف ککر	نفری کا ۱۰ فیصد

۲۰۔ **بیرون ملک جانے والے افراد کے لیے موسم سرما کی ای آئی کلودنگ۔** کلودنگ ریگولیشن ضمیمہ ایف کے مطابق بیرون ملک جانے والے افراد کو درج ذیل شرح سے کلودنگ جاری کی جائیگی:-

ا۔	کمبل	۲ عدد
ب۔	گرم ٹوپی	۱ عدد
ج۔	گرم دستانے	۱ جوڑا
د۔	گرم پاجامہ	۲ جوڑے
ر۔	بنیان چھوٹے بازو والی	۲ عدد

ز۔	گرم جیکٹ	۱عدد
س۔	دستانے ایم ٹی	۱عدد (ڈرائیوروں کے لیے)

۲۱۔ **ای آئی کلودنگ کی دھلائی کیلیئے احکامات۔** فارمیشن میں آرڈیننس کا نمائندہ ہر سال مئی کی پہلی تاریخ کو یونٹوں سے ای آئی کلودنگ جن کی دھلائی درکار ہوگی کی تفصیل مانگے گا اور متعلقہ ڈپو کو اس کے بارے میں جتنی جلدی ممکن ہو اطلاع دے گا۔ آرڈیننس ڈپو پروگرام بنائے گا اور آرڈیننس کا نمائندہ یونٹوں کا ای آئی کلودنگ ورک آرڈر پر ڈپو کو بھیجنے کا بندوبست کرے گا۔ جو چیزیں دھلائی میں کنڈم ہوں گی اس کی اطلاع ڈپو فوراً یونٹ کو دے گا تا کہ یونٹ اس کی بدلی ڈیمانڈ کر سکے اگر فارمیشن کا نمائندہ اور آرڈیننس ڈپو یہ سمجھتے ہیں کہ ڈپو سے دھلائی مہنگی پڑتی ہے تو یہ اشیاء یونٹ میں دھلائی کی جائیں گی۔ دھلائی سے پہلے آرڈیننس ڈپو سے ورک آرڈر پر دھلائی کے نرخ منظور کروالئے جائیں گے اور دھلائی کی رقم متعلقہ سی ایم اے سے کنٹیجینٹ بل پر حاصل کر لی جائے گی۔

Auth: Clo Regs - 254

نوٹ۔ پبلک اور پرسنل کلودنگ کے حصول تقسیم، کنڈمنیشن اور نئے اجراء کے طریقہ کار کے متعلق پوری سپاہ کا تفصیلی جاننا نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ اس کے علم کے بغیر وہ ان چیزوں سے صحیح طریقہ سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ موسم سرما کی شدت سے بچنے کیلیئے پاکستان آرمی میں اضافی کلودنگ کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ لیکن اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کیلیئے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر جوان کو اضافی ایشو کو حاصل کرنے ان کی دھلائی حفاظت اور واپسی کے بارے میں تفصیلاً علم ہو۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حفظان صحت اور صفائی (ہائی جین و سینیٹیشن)

بحوالہ۔ (۱) ہیلتھ آف ٹروپس ۱۹۷۲ء، مینول آف آرمی ہیلتھ

(۲) ایس پی اے او۔۹/۸۱

مقصد۔ اس سبق کا مقصد جوانوں کی صحت اور ان کی جنگی قابلیت کو قائم رکھنے پر بحث کرنا ہے۔

عام بیان۔ ہر ایک آفیسر، جے سی اوز، این سی اوز کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ جوانوں کو صحت کے لحاظ سے موزوں رکھیں۔ اس مقصد کو اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے:۔

ا۔ جوانوں کو روزانہ رہنے سہنے کی عادات اور ان کے رہنے کی جگہ کو بہتر بنایا جائے اس کو سینیٹیشن کہتے ہیں۔

ب۔ بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے کو ہائی جین کہتے ہیں۔

صحت قائم رکھنے کی ذمہ داری

ا۔ میڈیکل سروسز۔ میڈیکل سروسز کی ذمہ داری ہے کہ بیماروں اور زخمیوں کو ہسپتال میں لے جانا ان کی دیکھ بھال اور علاج کرنا ہے اس کے علاوہ کمانڈروں کو جوانوں کی صحت کے متعلق صلاح مشورے دینا ہے۔

۲۔ یونٹ۔ سی او اور تمام آفیسرز ذمہ دار ہیں کہ:۔

ا۔ ان کے جوان جس علاقہ میں رہتے ہیں اس کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔

ب۔ وہ تمام اقدامات کئے گئے ہیں جو جوانوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور ان کی جنگی قابلیت کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہیں۔ وہ چیزیں جو صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

۳۔ آب وہوا۔ اسکے اثر سے بچنے کیلئے رہائشی جگہ کا انتظام کیا جاتا ہے جو کہ اس طرح ہونی چاہئے:۔

ا۔ آب وہوا کی شدت سے محفوظ۔

ب۔ تازہ ہوا کیلئے کھڑکیاں۔

ج۔ جوانوں کے بستروں کے درمیان کا فاصلہ عام طور پر ۶ فٹ ہونا چاہئے تا کہ ان کو کافی کھلی جگہ مل سکے اگر ایسا نہ ہو سکے تو ان کے بستر اور پاؤں سر کی جانب ایک دوسرے سے مختلف کئے جائیں۔

د۔ روشنی کا اچھا انتظام۔

ر۔ سینیٹیشن کیلئے پیشاب کی جگہ اور غسل کرنے کی جگہ وغیرہ ٹھیک ہو کوڑا کرکٹ کی صفائی کا انتظام اچھا اور سردیوں میں غسل کیلئے گرم پانی کا انتظام یقینی ہو۔

ز۔ فیملی کوارٹر، کھیلوں کے گراؤنڈ، باربر شاپ، کینٹین اور تالاب وغیرہ کا اچھا انتظام ہو اور ایم آئی روم کا انتظام۔

۴۔ خوراک۔ خوراک ایسی ہونی چاہئے جس میں تمام قسم کے حیاتین (وٹامن) شامل ہوں روزانہ کا راشن جو جوانوں کو ملتا ہے اس میں ان سب کا خیال رکھا گیا ہے۔

۵۔ کام۔ جوانوں کو کام اس قسم کا دیا جائے جو ان کی جسمانی اور دماغی قابلیت کے لحاظ سے درست ہو۔

۶۔ آرام اور دلچسپی۔ اس کو بہتر بنانے سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

۷۔ ذاتی صفائی۔ اس میں ورزش، نہانا دھونا اور نائی دھوبی کے انتظامات شامل ہیں۔

۸۔ ویلفیر۔ اسکا انتظام ایسا ہو کہ بہبود کا خاص خیال رکھا جائے تا کہ وہ گھریلو تفکرات و پریشانیوں سے بری ہوں۔

۹۔ بیماریوں کی قسمیں

ا۔ ایسی بیماریاں جو ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہیں ان کو چھوت کی بیماری کہتے ہیں۔

ب۔ ایسی بیماریاں جو ایک آدمی سے دوسرے کو نہیں لگتی جیسا کہ ہیٹ سٹروک وغیرہ۔

۱۰۔ وہ بیماریاں جو ایک سے دوسرے کو لگتی ہیں ان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

ا۔ ہوا میں سانس کے ذریعے۔

ب۔ ایک آدمی سے دوسرے آدمی کو ملنے سے

ج۔ انتڑیوں کی بیماریاں۔

د۔ جو کیڑوں سے پھیلتی ہیں۔

۱۰۔ وہ بیماریاں جو ہوا میں سانس کے ذریعے پھیلتی ہیں

ا۔ **بیماریاں**۔ نزلہ زکام کھانسی، ٹی بی، چیچک وغیرہ (رہائش کی کمی یعنی کم جگہ میں زیادہ افراد رہ رہے ہوں تو یہ بیماریاں بہت آسانی سے پھیلتی ہیں)۔

ب۔ **حفاظت**

(۱) زیادہ تنگ جگہ نہ ہو۔
(۲) رہائشی جگہ میں روشنی اور ہوا کا بندوبست۔
(۳) بیمار کو علیحدہ کیا جائے۔
(۴) رومال کا استعمال کیا جائے۔
(۵) چیچک کا ٹیکہ لگوانا چاہئے۔
(۶) مریضوں کے پاس جانے اور ان کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرنا۔
(۷) کپڑوں کو ابلے ہوئے پانی سے دھونا۔
(۸) صحت کا عام خیال کرنا۔
(۹) جس جگہ زیادہ ہجوم ہو وہاں نہ جانا۔
(۱۰) گردوغبار سے بچنا۔

۱۱۔ **وہ بیماریاں جو ایک آدمی کو دوسرے سے ملنے سے لگتی ہیں**

ا۔ **بیماریاں**

(۱) وی ڈی۔
(۲) جلد کی بیماریاں۔
(۳) منہ اور مسوڑوں کی بیماریاں۔

ب۔ **حفاظت**

(۱) باقاعدہ معائنہ اور فٹ راڈ انسپکشن۔
(۲) باقاعدہ نہانا۔
(۳) کپڑے دھونے کا اچھا انتظام۔
(۴) ایک دوسرے کے کپڑوں کا یا بستر کا استعمال نہ کرنا اس میں کھیل کے دوران پہننے والے کپڑے بھی شامل ہیں۔
(۵) بار بر شاپ میں صفائی کا معقول انتظام۔
(۶) جو آدمی وی ڈی کی بیماری کو چھپائے اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنا۔
(۷) کھانے پینے کے برتنوں کی صفائی۔

ج۔ **نگرانی (کنٹرول)**

(۱) کوڑے کرکٹ کا صحیح بندوبست۔
(۲) خوراک، پانی، دودھ کی حفاظت کرنا۔
(۳) مکھیوں سے بچاؤ کرنا۔
(۴) بیمار آدمیوں کو الگ کرنا۔
(۵) بیمار کے کپڑوں اور برتنوں کو اچھی طرح دھونا۔
(۶) طبی امداد کا جلد حاصل کرنا۔
(۷) ٹیکہ لگوانا۔

۱۲۔ **انتڑیوں کی بیماریاں**۔ یہ وہ بیماریاں ہیں جو ان جراثیموں سے ہوتی ہیں جو کہ انسان کے پاخانے میں ہوتے ہیں:۔

ا۔ **دست**۔ اس کا سبب کھانے کا ہضم نہ ہونا، کھانے یا پانی میں جراثیم کا ہونا ایسے بیمار کو فوراً ہسپتال میں معائنہ کے لئے جانا چاہئے۔

ب۔ **پیچش**۔ یہ پہلے ڈائریا کی صورت میں ہوتا ہے پھر خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔

ج۔ **انٹیریک فیور**۔ یہ خوراک میں جراثیموں کی وجہ سے ہوتا ہے اسکا بہتر علاج ٹی اے بی کا ٹیکہ ہے۔

د۔ **کالرہ۔** یہ سخت قسم کی ڈائریا کی شکل اختیار کر لیتا ہے الٹی بھی آتی ہے اس کو پھیلنے سے روکنے کیلئے پانی کی صفائی ضروری ہے۔

۱۳۔ **نگرانی اور حفاظت۔** کوڑا کرکٹ اور گندگی کی صفائی، مکھیوں سے بچاؤ اور ہائی جین (صفائی) کا بندوبست جو کیڑوں سے پھیلتے ہیں۔

۱۴۔ **ملیریا۔** اس کو مچھر پھیلاتے ہیں۔

۱۵۔ **ٹائفس اور ریلیسنگ فیور۔** یہ جوؤں اور چیچڑوں سے ہوتا ہے۔

۱۶۔ **ایسی بیماریاں جو ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی ہیں**

ا۔ **ہیٹ سٹروک۔** اس کی وجہ بدن میں پانی کی کمی ہے اس سے بچاؤ اس طرح ہو سکتا ہے:۔

(۱) پانی نمک کے ساتھ کافی پیا جائے۔

(۲) نیند اور کافی آرام دیا جائے۔

(۳) جوانوں کو آب و ہوا برداشت کرنے کا عادی بنایا جائے دن کے وقت بارہ بجے سے چار بجے کے درمیان جوانوں سے کام نہ لیا جائے۔

(۴) جنہیں ہیٹ سٹروک ہو جائے ان کو چار ہفتے کا آرام دیا جائے۔

ب۔ **ہیٹ ایگزازشن۔** یہ بیماری بدن میں پانی یا نمک دونوں کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہے جوان تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے اور بہت کمزور ہو جاتا ہے اس سے بچاؤ کا طریقہ بھی وہی ہے جو ہیٹ سٹورک کیلئے ہے۔

۱۷۔ **بلندی کا اثر اور اس سے حفاظت۔** بلندی جوانوں کی صحت پر بہت اثر ڈالتی ہے۔ چند ایک بیماریاں جو جوانوں کو بلندی پر ہو جاتی ہیں۔

۱۸۔ **انا کولیشن اور ویکسینیشن۔** انا کولیشن اور ویکسینیشن اگر وقت پر لگایا جائے تو اس سے بہت سی بیماریوں کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ تفصیل کیلئے ایس پی اے او۔9/81 کو دیکھیں۔

۱۹۔ **زہریلی ہوا کے اثرات۔** کاربن مونو آکسائیڈ سخت زہریلی گیس ہے جو کہ کوئلے اور لکڑی وغیرہ کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے اور جب ہوا میں اس کی دو فیصد مقدار مل جاتی ہے تو اس سے موت واقع ہو جاتی ہے اس کا کوئی رنگ یا ذائقہ نہیں ہوتا اور عام ہوا کی نسبت ہلکی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مکان یا خیمہ کے اوپر والے حصے میں بڑھتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ اموات واقع ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

نوٹ۔ فوج میں صحت کا اچھا ہونا مورال اور فوجی قابلیت کیلئے ضروری ہے صرف صحت مند جوان جو صاف ستھری جگہ میں رہیں اپنی ذاتی صفائی کا خیال رکھیں، صاف ستھری خوراک کھائیں، وہی لڑائی میں اچھی طرح لڑ سکتے ہیں یہ ضروری ہے کہ بیماری کی وجہ سے حادثات زیادہ نہ ہوں۔ بیماریوں کی روک تھام کی جا سکتی ہے یونٹ اور سب یونٹ کمانڈر اپنی یونٹ کے جوانوں کی صحت کو اچھا رکھنے کے ذمہ دار ہیں۔ میڈیکل آفیسر سے ان باتوں پر ہمیشہ صلاح مشورہ لیا جا سکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

بیرکوں کی مرمت اور دیکھ بھال

بحوالہ ۔ (۱) ایم ای ایس ریگولیشن
(۲) اے آر (آئی) باب ۱۳ سیکشن ۵
(۳) پی اے او، ۵۷۔۴۹۴ عمارات کا معیار کلر سکیم
(۴) جے ایس (آئی) ۶۶۔۱۱

مقصد۔ اس سبق کا مقصد یہ ہے کہ بیرکوں کی مرمت اور ٹھیک حالت میں رکھنے کے طریقوں کے متعلق آپ کو واقفیت دلائی جائے۔

تمہید۔ فوج کے لئے رہائش کی عمارتیں مہیا کرنا بنیادی طور پر ایم ای ایس کی ذمہ داری ہے جن کے لئے وہ یقین کرے گی کہ عمارت پائیدار اور صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر بنائی گئی ہو۔ البتہ جب کوئی عمارت یونٹ کے حوالے کر دی جائے تو پھر اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری یونٹ پر عائد ہوتی ہے۔ کہ اس میں جو بجلی، پانی یا کسی اور چیز کی فٹنگ موجود ہو اس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ کوئی بھی عمارت چاہے خالی ہی کیوں نہ ہو جب یونٹ کے چارج پر ہو تو یونٹ کی مکمل ذمہ داری میں تصور کی جاتی ہے۔

۱۔ **بیرکوں کی حفاظت کی ذمہ داری**

ا۔ کمانڈنگ آفیسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ بیرکیں اور دوسری عمارتیں جو اس کے چارج پر دی گئی ہیں ان کی مناسب دیکھ بھال اور صفائی ہو۔ ان کو کسی قسم کا نقصان نہ ہو اور دیمک وغیرہ کے حملے سے محفوظ رہیں۔ یونٹیں جس تاریخ سے بیرکس چارج پر لیتی ہیں اُسی دن سے ان کی ذمہ داری میں آ جاتی ہیں۔ بیرکیں جو کسی یونٹ کی چارج پر نہ ہوں تو ان کی حفاظت کی ذمہ داری ایم ای ایس کی ہے۔

ب۔ ایم ای ایس سب بیرکوں اور عمارتوں کی پائیداری، سفیدی اور مرمت کی ذمہ دار ہے۔ نیز وہ نئی مسجدیں مہیا کرنے، ان کی صفائی اور مرمت کی بھی ذمہ دار ہے۔ پہلے سے موجود مسجدوں کی نگہداشت و مرمت جس میں بجلی اور پانی کی سپلائی شامل ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے، نئی مسجد کی سکیل ہر بڑی یونٹ کے لئے ایک مسجد ہے۔

بنیادی تعمیری کام اور مرمت کے عام اصول

۲۔ بندوبستی اور تکنیکی کنٹرول کے لئے ایم ای ایس کے کام کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **بنیادی یا تعمیری کام**۔ اس میں ہر نیا تعمیری کام یا کوئی اضافہ یا ردوبدل جو بندوبستی امور کے لحاظ سے کیا جائے، بنیادی یا تعمیری کام کہلاتا ہے۔

ب۔ **مرمت**۔ تمام اخراجات اور کام جو کسی تجدید، تبدیلی، یا معمولی یا غیر معمولی مرمت یا تحفظ وغیرہ کے لئے تکنیکی یا فنی لحاظ سے ضروری ہوں۔ سب مرمت کے زمرے میں آتے ہیں اس مرمت کی مزید دو قسمیں ہیں۔

۳۔ **مرمت کی اقسام**

ا۔ **معمول کی عام مرمت**۔ مرمت جس کی لاگت ایک لاکھ پچاس ہزار روپے تک ہو۔ معمول کی عام یا ادنیٰ مرمت کہلاتی ہے۔ اسے مائنر ورک بھی کہتے ہیں۔ یہ ایم ای ایس خود بخود الاٹ کئے ہوئے فنڈوں سے کرتی ہے۔ اس کی اعلیٰ مجاز اتھارٹی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اس قسم کے کاموں کے لئے یونٹیں مائنر ورک پروفارمہ بنا کر اسٹیشن ہیڈ کوارٹر بھیجتی ہیں۔

ب۔ **غیر معمولی مرمت**۔ ایسی مرمت جس کی لاگت ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ ہو ابنارمل یا غیر معمولی مرمت کے زمرے میں آتی ہے۔ اسے میجر ورکس بھی کہتے ہیں۔ ایسی عمارتیں جن میں ابنارمل یا غیر معمولی مرمت کی ضرورت ہو ان کا اسٹیشن کمانڈر خود معائنہ کریں گے۔ خرچ کا اندازہ گیریژن انجینئر لگائے گا اور فنڈز کی منظوری کیو ایم جی سے لی جائے گی۔

۴۔ **ششماہی معائنہ، بیرکوں کا معائنہ**

ا۔ اے آر (آئی) کے مطابق تمام بیرکوں اور ان میں لگی ہوئی چیزوں کا ششماہی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ایم ای ایس اور یونٹ کے نمائندے مل کر معائنہ کرتے ہیں اور مرمت طلب چیزوں کو نوٹ کرتے ہیں۔ بعد میں حسبِ ضرورت اور فنڈوں کی دستیابی پر ایم ای ایس بیرکوں اور دیگر پکی لگی ہوئی چیزوں کی مرمت کا بندوبست کرتی ہے۔

ب۔ اس مقررہ انسپکشن کے علاوہ بیرکوں کی مارچنگ اِن اور مارچنگ آؤٹ یعنی جب کوئی یونٹ بیرکوں میں داخل ہوتی ہے یا بیرک چھوڑ کر کسی اور جگہ جاتی ہے تو بھی معائنہ کیا جاتا ہے۔ ان معائنوں کی وجہ سے مرمت کا کام بہت جلد ہو جاتا ہے اور بیرکوں کو درست حالت میں رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

۵۔ **غیر معمولی مرمت کرانے کا طریقہ**۔ یونٹ معمولی مرمت کی مانگ ایم ای ایس کو درج ذیل طریقے سے دے گی:۔

ا۔ **ارجنٹ رپیئر۔** اس کا اندراج یونٹ ڈیمانڈ رجسٹر (پی اے ایف ڈبلیو۔1817) پر جو کہ ایم ای ایس کے پاس ہوتا ہے کرے گی۔ایسی مرمتیں ضروری خدمات مثلاً بجلی،کھانے پکانے،صفائی ستھرائی اور بیرک کے مکینوں کی صحت کے لئے ناگزیر ہوں تک محدود رکھی جاتی ہے۔

ب۔ **آرڈنری رپیئر۔** اس کا اندراج یونٹ ڈیمانڈ رجسٹر (پی اے ایف ڈبلیو۔1805) جو کہ یونٹوں کے پاس ہوتا ہے پر کرے گی۔ایم ای ایس کا نمائندہ مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ یونٹ میں آ کر مرمت کا کام نقل کر کے ریکوزیشن فارم (پی اے ایف ڈبلیو۔1833) پر درج کرے گا۔

۶۔ اگر MES مرمت کے لئے کوئی کارروائی نہ کرے تو کوارٹر ماسٹر کو اس مقصد کیلئے ایک خصوصی چھٹی لکھنی چاہیئے۔

۷۔ **عمارتوں کی دیکھ بھال**

ا۔ **سفیدی کرنا**

(ا) ششماہی ۔ لنگر، ڈائننگ ہال،لیٹرین، پیشاب دانیاں وغیرہ

(۲) سالانہ ۔ بیرکیں اور ورکشاپ

(۳) دو سال بعد ۔ سٹور اور اس قسم کی دوسری عمارتیں

ب۔ **ڈسٹمپر کرنا**

(ا) ششماہی ۔ ہسپتال کی وارڈیں (اگر اوسی ہسپتال چاہے)

(۲) ہر دو سال بعد ۔ دفتر،سکول وغیرہ ایک یا اسکے بدلے ہر چار سال بعد دو کوٹ

ج۔ **لکڑی اور لوہے کی چیزوں پر رنگ روغن اور تیل لگانا**

(ا) بیرونی ۔ ہر تین سال بعد دو کوٹ

(۲) اندرونی ۔ ہر چار سال بعد ایک کوٹ

۸۔ **جو عمارتیں سول سے کرایہ پر لی گئی ہیں ان کی مرمتی کا طریقہ۔** رہائش کی کمی کی وجہ سے کئی جگہوں پر فوج نے کچھ عمارتیں سول سے کرائے پر لی ہوئی ہیں۔ان کی مرمتی کی ذمہ داری مالک مکان کی ہے۔مرمتی کروانے کا طریقہ یہ ہے:۔

ا۔ یونٹ فارمیشن یا اسٹیشن ہیڈ کوارٹر کو مرمت کے لئے لکھے گی۔

ب۔ اسٹیشن ہیڈ کوارٹر ملٹری اسٹیٹ آفیسر،کنٹونمنٹ بورڈ آفیسر کو لکھے گا اور وہ مالک مکان سے مرمت کے بارے میں رابطہ کرے گا۔

ج۔ اگر مالک مکان مرمت کروانے میں ناکام ہو جائے تو پھر یہ کام ایم ای ایس سے قیمتاً کروایا جائے گا اور اس کی لاگت مالک مکان سے وصول کی جائے گی یا پھر کرائے میں سے کاٹ لی جائے گی۔

۹۔ **بجلی کا لگا ہوا سامان**

ا۔ یونٹ کو بجلی کی تاروں وغیرہ کو نہیں چھیڑنا چاہیے نہ ہی کسی پوائنٹ میں اپنے آپ تار لگا کر بجلی لگانی چاہیے۔یہ صرف ایم ای ایس کو لگانی چاہیے۔اس قانون کی خلاف ورزی سخت جرم ہے اور اگر اس وجہ سے کوئی آگ لگ جائے یا کوئی اور حادثہ ہو جائے تو آفیسر انچارج ذمہ دار ہوگا۔

ب۔ بجلی کے بلبوں کی بدلی کرنا ایم ای ایس کی ذمہ داری ہے مگر یونٹ کو احتیاط کرنی چاہیے کہ بلب ٹوٹنے نہ پائیں۔کیونکہ ٹوٹے ہوئے بلب ایم ای ایس واپس نہیں لے گی۔

۱۰۔ **فرنیچر۔** فرنیچر مہیا کرنا اور اس کی مرمت وغیرہ کی ذمہ داری اسٹیشن ہیڈ کوارٹر کی ہے۔اس مقصد کے لئے اسٹیشن ہیڈ کوارٹر یونٹوں کو فنڈ الاٹ کرتا ہے۔فرنیچر کا لین دین اسٹیشن فرنیچر یارڈ اور یونٹوں کے درمیان ہوگا۔اس بارے میں ایم ای ایس کی ذمہ داری بالکل ختم ہو چکی ہے لیکن جو عمارت میں پکی لگی ہوئی چیزیں ہوں۔مثلاً کھڑکیاں اور الماریاں وغیرہ تو ان کی ذمہ داری ایم ای ایس پر عائد ہوتی ہے۔

۱۱۔ **کھڑکیوں وغیرہ کے شیشے۔** بیرکوں کے شیشے گورنمنٹ کے خرچ پر بدلی نہیں ہوتے۔سوائے اس صورت میں جب آندھی طوفان کیوجہ سے ٹوٹ جائیں۔اس صورت میں MES کو 48 گھنٹے کے اندر لیٹر بھیجنا ہوگا کہ شیشے آندھی یا طوفان کی وجہ سے ٹوٹے ہیں۔

۱۲۔ **اپنی مدد آپ کے تحت کام۔** ایسے کام جن میں کاریگروں کی ضرورت نہ ہو اور جوانوں کی مدد سے کئے جائیں اس کو اپنی مدد آپ کہتے ہیں۔ایسے کاموں کے لئے ایم ای ایس سامان دیتی ہے۔اس کی مثالیں یہ ہیں:۔

ا۔ گہرے مورچوں والی لیٹرینوں کا بنانا۔

ب۔ بیرکوں کی سفیدی۔

۱۳۔ **عمارتوں کا گرانا۔** جو عمارتیں کفایت شعاری کی وجہ سے گرانی مقصود ہوں اس کی منظوری مجاز آفیسر عمارت کی مالیت کو مدِنظر رکھ کر دے سکتے ہیں۔تفصیل درج ذیل

ہے:-

ا۔	کیوایم جی	۔	10,00,000 (دس لاکھ روپے کی مالیت تک)
ب۔	کورکمانڈر	۔	5,00,000 (پانچ لاکھ روپے کی مالیت تک)
ج۔	ڈویژن، لاگ ایریا کمانڈر	۔	1,50,000 (ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کی مالیت تک)
د۔	اسٹیشن کمانڈر	۔	50,000 (پچاس ہزار روپے کی مالیت تک)

۱۴۔ **سرکاری عمارتوں کا گرانا**

ا۔ مجاز آفیسر کی اجازت کے بغیر کوئی عمارت خواہ لیٹرین، پیشاب خانہ ہی کیوں نہ ہو، گرائی نہیں جاسکتی۔

ب۔ اسٹیشن کمانڈر کی رضامندی کے بغیر کسی عمارت میں ردوبدل نہیں کیا جاسکتا۔

ج۔ جو عمارت کفایت شعاری کی وجہ سے گرانی ہو اس کی منظوری مختلف مجاز آفیسر اس عمارت کی مالیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے دے سکتے ہیں۔

۱۵۔ **عمارت میں ردوبدل**۔ کسی بھی عمارت میں اضافہ یا ردوبدل خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو اور پرائیویٹ طور پر کرنا ہو مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔

۱۶۔ **عمارتوں کی دیکھ بھال**۔ یونٹ میں ہر عمارت کسی نہ کسی خاص مقصد کیلئے بنائی جاتی ہے۔ عمارت کو اصلی مقصد کے علاوہ کسی اور مقصد کیلئے استعمال کی اجازت نہیں۔ ایسا کرنے کیلئے مجاز اتھارٹی کی اجازت ضروری ہے۔ اجازت لے کر کسی عمارت کو دیگر مقاصد کیلئے استعمال کرنے کو متبادل استعمال کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کا خصوصی خیال رکھا جائے:-

ا۔ جوانوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ وہ سرکاری سامان بشمول عمارتوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔

ب۔ بجلی کی تاروں اور میٹروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔

ج۔ خیال رکھا جائے کہ عمارتیں اور بیرکیں ہر وقت ٹھیک حالت میں ہیں۔ اگر ایم ای ایس کام نہ کرے تو سٹیشن ہیڈکوارٹر یا فارمیشن ہیڈکوارٹرز کو رپورٹ دیں۔

نوٹ۔ آج کل دیکھا گیا ہے کہ یونٹیں بوجہ لاعلمی ایم ای ایس سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ایم ای ایس کی خدمات کے سلسلے میں جو قواعد وضوابط مرتب کئے ہیں ان کے مطابق جب بھی ایم ای ایس کے نمائندے یونٹ میں آئیں تو ان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

کٹ کی اشیاء کا مہیا کرنا اور اس کی حفاظت

بحوالہ۔ ا۔ اے آر (آر) باب ۱۳ سیکشن ۳ سی

۲۔ اے آر (آئی) باب ۱۳ سیکشن ۳ سی

۳۔ ایس آر ایس

۴۔ اے آئی پی ۲/۷۷/۱ (ترمیم شدہ) اور ۲۰/۷۷

۵۔ اے ایس سی ٹریننگ پمفلٹ نمبر ۳ حصہ دوم

مقصد۔ اس سبق کا مقصد این سی اوز کو کٹ کی اشیاء، کٹ انونٹری اور مینو سکرپٹ ریکارڈ کے بارے میں بتانا ہے۔

تمہید۔ کٹ کی اشیاء اور کٹ انونٹری ہر جوان کی ذاتی چیزیں ہیں یہ ہر وقت جوان کے پاس ہوں گی. یہ انتہائی ضروری ہے کہ جوان کو اس کے بارے میں مکمل معلومات ہوں تا کہ جوان ان ہدایات اور معلومات پر عمل کرے اور کسی قسم کی غلطی کا مرتکب نہ ہو. اس سبق کو ہم دو حصّوں میں پڑھیں گے:۔

ا۔ کٹ انونٹری۔

ب۔ کٹ کی اشیاء کی سکیل عرصہ اور قیمت۔

ا۔ **انونٹری آف کٹ کے لئے ضروری ہدایات**

ا۔ یہ فہرست (انونٹری آف کٹ) ہر جوان کے پاس ہر وقت موجود رہے کوئی چیز لیتے یا تبدیل کرتے وقت اسے ضرور پیش کیا جائے۔

ب۔ فہرست میں تمام اندراج سیاہی سے کئے جائیں۔

ج۔ جوان خود اس فہرست میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرے گا۔

د۔ اس فہرست میں تمام اندراجات صرف ذمہ دار افسر یا جے سی او کرے گا جس کو اس کا اختیار دیا گیا ہو۔

ر۔ اس فہرست کے گم ہو جانے کی صورت میں یہ تصّور کیا جائے گا کہ بالکل پورا سامان سپاہی متعلقہ کے پاس ہے کوئی چیز اگر کم نکلے تو اس کی قیمت سپاہی متعلقہ کی تنخواہ سے کاٹی جائے گی۔

ز۔ جب کوئی سپاہی ہسپتال میں داخل ہو جائے تو اسکا سامان بمطابق کلودنگ ریگولیشنز 2000ء کے تحت اس کے ساتھ بھیجا جائیگا. بقایا سامان حفاظت کے ساتھ باندھ کر یونٹ سٹورز میں رکھ دیا جائیگا۔

س۔ اگر مریض کی تبدیلی کسی دوسرے ہسپتال میں ہو تو اس کا پورا سامان دوسرے ہسپتال میں اس کے ساتھ بھیجنے کی ذمہ داری ہسپتال کے میڈیکل آفیسر کی ہے جب مریض ہسپتال سے خارج ہوگا تو میڈیکل آفیسر PAFF-976 پر کٹ کی فہرست بنا کر مقامی کمانڈنگ آفیسر کو دے گا. تا کہ وہ فہرست مریض کی اصل یونٹ میں بھیج دی جائے. اس فہرست کا مقابلہ میڈیکل آفیسر کی دستخط شدہ فہرست سے کیا جائے گا۔

ش۔ مقررہ تعداد سے ذیادہ سامان دینے کی صورت میں سامان دہندہ آفیسر کو چاہئے کہ وہ فہرست میں لکھ دے اور سامان لینے کے دستخط بھی کرالے۔

ص۔ زیادہ کاٹ چھانٹ کی وجہ سے اگر فہرست خراب ہو جائے یا لکھتے لکھتے سارے صفحے بھر جائیں تو ایک نئی فہرست تیار کی جائے اور پرانی فہرست واپس کی جائے۔

ض۔ یہ فہرست ظاہر کرتی ہے کہ سپاہی کے پاس کتنی کٹ ہے۔

ط۔ سامان کی واپسی اور تبدیلی اس فہرست کے متعلقہ کالموں میں درج کی جائے گی۔

نوٹ:۔ ہر کالم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس میں اندراج مندرجہ ذیل طریقے سے کئے جائیں گے:۔

(۱) ٹیڑھی لکیر سے اوپر تعداد لکھی جائے گی جس کے بعد اس سامان کی حالت درج کی جائے گی۔

(۲) ٹیڑھی لکیر کے نیچے وہ آفیسر جس کی نگرانی میں سامان وصول یا دیا گیا ہو، کے دستخط ہونگے۔

(۳) سیدھی لکیر کے نیچے پوری تاریخ درج کی جائے گی۔

ظ۔ جوان کے دستخط اس فہرست کے پہلے صفحے پر بطور رسید لئے جائیں گے۔

ع۔ کمپنی کمانڈر کے دستخط بھی اس فہرست کے پہلے صفحے پر ہوں گے۔

۲۔ **انونٹری آف کٹ میں ایشو کی تقسیم۔** اس میں دو قسم کے ایشو کا اندراج ہوگا:-

ا۔ پرسنل کلوڈنگ۔

ب۔ اضافی ایشو۔

۳۔ **کٹ انونٹری میں اشیاء کا اندراج۔** کٹ انونٹری PAFF-957B پر مندرجہ ذیل اقسام کی اشیاء کا اندراج کرنے کی سہولت موجود ہے. علاوہ ازیں اس میں اضافی ایشو کی بے شمار اشیاء کا بھی اندراج کیا جاتا ہے:-

	نام اشیاء	سکیل	لائف
ا۔	بوٹ ڈی ایم ایس	۲ جوڑے	۲۴ ماہ
ب۔	گرم جیکٹ	اعدد	۶۰ ماہ
ج۔	دری نیلی	اعدد	۳۶ ماہ
د۔	بستر کی رسی	اعدد	۶ ماہ
ر۔	سٹیل ہیلمٹ	اعدد	۶۰ ماہ
ز۔	گرم پٹی	اعدد	۶ سال
س۔	بیلٹ	اعدد	۶۰ ماہ
ش۔	کمبل	اعدد	۴۸ ماہ
ص۔	مچھر دانی	اعدد	۲۴ ماہ
ض۔	جرسی	اعدد	۳۶ ماہ
ط۔	فوڈ پان	اعدد	۶۶ ماہ
ظ۔	رین کوٹ	اعدد	۳۶ ماہ

۴۔ **کٹ انونٹری کے کالم**

ا۔ سیریل نمبر

ب۔ اشیاء کا نام

ج۔ جتنی اتھرائیز ہے

د۔ اشیاء کا عرصہ مہینوں میں

ر۔ پہلی مرتبہ کب ایشو ہوا

ز۔ کب چیز واپس لی گئی

س۔ کب متبادل ایشو کیا گیا

ش۔ دوبارہ کب چیز واپس لی گئی

ص۔ دوبارہ کب متبادل ایشو کیا گیا

محدود

مینوسکرپٹ ریکارڈ رجسٹر

۱. نام اشیاء: ____________

۲. پارٹ نمبر : ____________

۳. سیکشن: ____________

۴. گنتی کی یونٹ: ____________

ووچر نمبر بمعہ تاریخ	جتنی تعداد چارج پہ لینی ہے	جتنی تعداد ایشو کی گئی ہے	بیلنس	بیلنس کی تقسیم

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری گاڑیوں کا استعمال اور نگرانی (ایم ٹی)

بحوالہ۔ ا۔ مکینیکل وہیکل ریگولیشن

۲۔ اے آر (آئی) باب ۱۳ حصہ ۲۳

۳۔ سپیشل پاکستان آرمی آرڈر ۹۳/ ۲

مقصد۔ اس سبق کا مقصد ایم ٹی کے استعمال اور کنٹرول کے سلسلے میں اہم نکات سے آگاہی دلانا ہے۔

تمہید۔ گاڑیوں کے استعمال کے سلسلے میں ان کی کارکردگی اور کفایت شعاری کا مطلوبہ معیار اسی صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے جب گاڑیوں کو استعمال کرنے اور کنٹرول کرنے والے لوگ ان کے بارے میں قوانین سے مکمل طور پر آگاہ ہوں۔اسی موضوع پر سال ۱۹۸۵ء میں خصوصی پاکستان آرمی آرڈر (ایس پی اے او ۱۵/۸۵) جاری کیا گیا تھا۔عسکری زندگی میں روزمرہ کے انتظامی امور چلانے کیلئے یا لوگوں کی تربیت مکمل کرنے کیلئے ان گاڑیوں کا بند کرنا تو ناممکن ہے مگر ان کے استعمال میں کفایت شعاری ہمارے اختیار میں ہے۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہمارا تعلق ایک ترقی پذیر ملک سے ہے جہاں گاڑی اور گاڑی کا تیل ہم بیرون ملک سے کثیر زرمبادلہ خرچ کر کے منگواتے ہیں۔

۱۔ **نارمل آرمی ڈیوٹیز۔** روزمرہ کے معاملات کو چلانے کیلئے اس کام کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

ا۔ ٹریننگ۔

ب۔ جنرل ڈیوٹیز۔

ج۔ پے منٹ (اتھارٹی ایم وی آر (آر) 1985 رول 2)

۲۔ **ایڈم ڈیوٹیز۔** کوارٹر ماسٹر جنرل بذریعہ اپنے ماتحت سٹاف تمام بی ٹائپ گاڑیاں (بشمول سامان یا لوگوں کو اٹھانے والی گاڑیاں) ماسوائے ٹریننگ اور آپریشنل مقاصد یا خصوصی ایم ای ایس وہیکل کے ان کو کنٹرول کرنے اور باہمی رابطہ قائم کرنے یا رکھنے کا ذمہ دار ہے۔مگر اس کام کو زیادہ آسانی سے چلانے کیلئے انہوں نے درج ذیل کمانڈروں کو یہ اختیارات دیئے ہیں (صرف ایڈم ڈیوٹیز):۔

ا۔ سٹیشن ڈیوٹیز	سٹیشن کمانڈر (نامزد آفیسر/ایس ٹی او)
ب۔ ایک ہی لاگ ایریا کے حدود کے اندر	فارمیشن کمانڈر
ج۔ لاگ ایریا حدود سے باہر	کور کمانڈر
د۔ وہ ڈیوٹیز جو درج بالا میں شمار نہ کی جاسکتی ہوں	جنرل ہیڈکوارٹر میں متعلقہ محکمہ کا سربراہ اعلیٰ
ر۔ 50 کلومیٹر کے اندر	آفیسر کمانڈنگ یونٹ

ز۔ کور کمانڈر، ڈویژن کمانڈر/لاگ ایریا کمانڈر بذریعہ سڑک جانے کیلئے سرکاری گاڑی فاصلے کے امتیاز کے بغیر فارمیشن کی حدود یا حدود سے باہر درج بالا کے علاوہ اگر کوئی اور صورت پیش آئے تو ڈی جی (ایس اینڈ ٹی) اجازت دیں گے۔

۳۔ **گاڑیوں کی اقسام**

ا۔ **اے وہیکل۔** اس میں لڑاکا گاڑیاں شامل ہوتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) اے ایف وی (آرمڈ فائٹنگ وہیکل)

(۲) اے آر وی (آرمڈ ریکوری وہیکل)

(۳) اے پی سی (آرمڈ پرسنل کیریئر)

(۴) آئی ایف وی (انفنٹری فائٹنگ وہیکل)

ب۔ **بی وہیکل۔** اس میں تمام غیر لڑاکا گاڑیاں شامل ہوتی ہیں۔

ج۔ **سی وہیکل۔** اس میں وہ مشینری شامل ہوتی ہے جن کا تعلق کنسٹرکشن سے ہوتا ہے مثلاً کرین، بلڈوزر، روڈ رولر اور گریڈر وغیرہ۔

۴۔ **گاڑیوں کے استعمال کے لیے مجاز حکام**

ا۔ پرووسٹ مارشل، ڈپٹی پرووسٹ مارشل	مقامی ملٹری پولیس کو ان کے مقامی لاگ ایریا کی حدود کے اندر اچانک پڑتال کیلئے
ب۔ ڈی جی ملٹری انٹیلیجنس	جغرافیکل سیکشن، سروے سیکشن، جی ایچ کیو کے درمیان اور انکے متعلقہ سٹیشن جہاں وہ رہ رہے ہوں
ج۔ سگنل ڈائریکٹوریٹ	بوقت ضرورت جی ایچ کیو سگنل، رجمنٹ ہیڈکوارٹر آرمی سگنل برائے سپیشل کوریئر، ڈی آر جب اشد ضرورت

محسوس کریں

د۔ ڈائریکٹر جنرل نیشنل گارڈ — اپنی جانباز یونٹیں نیشنل گارڈ، مجاہد یونٹیں نیشنل کیڈٹ کور وغیرہ۔

ر۔ کمانڈ نیشنل گارڈ سیکٹر — سیکٹر ہیڈکوارٹر اور اس کی سب یونٹیں۔

ز۔ ریکروٹنگ آفیسر — اپنے بھرتی کرنے والے علاقے

۵۔ **گاڑیاں جو جنرل ڈیوٹی پر استعمال نہیں ہوسکتی**

ا۔ مخصوص موٹر کاریں۔(بحوالہ اے آئی پی 38/48)۔

ب۔ ایمبولینس گاڑیاں۔

ج۔ ٹیکنیکلی ان فٹ گاڑیاں۔

د۔ ڈرائیور ٹریننگ کیلئے مخصوص گاڑیاں۔

(ا) جیپ ایم 138اے ٹیوٹا 24 وولٹ۔

(۲) ڈاج 3/4 ٹن ون ایم 601 ٹیوٹا 3/4 ٹن۔

۶۔ **سیر و تفریح کیلئے گاڑیوں کا استعمال۔** جے سی اوز او آر کو سیر و تفریح کیلئے گاڑی مفت مل سکتی ہے۔مگر درج ذیل افسران سے اجازت لینا ضروری ہے۔

ا۔ جب فاصلہ 3 کلومیٹر سے کم نہ ہو اور 32 کلومیٹر سے زیادہ نہ ہو۔ — یونٹ کمانڈر
(یک طرفہ 32 کلومیٹر)

ب۔ جب یک طرفہ فاصلہ 64 کلومیٹر سے زیادہ نہ ہو۔ — سٹیشن کمانڈر

ج۔ جب یک طرفہ فاسلہ 64 کلومیٹر سے زیادہ ہو۔ — فارمیشن کمانڈر

د۔ فارمیشن کی حدود سے باہر۔ — جنرل ہیڈکوارٹر

۷۔ **سرکاری گاڑیوں کے استعمال کے مواقع۔** درج ذیل مواقع پر افسران اور جوانوں کو فری گاڑی مل سکتی ہے۔

ا۔ **تمام افسران بلا امتیاز رینک۔** سرکاری تہواروں پر جس کا خرچہ گورنمنٹ ادا کرے مثلاً پی ایم اے، پی اے ایف اور پاکستان نیوی پاسنگ آؤٹ پریڈ وغیرہ۔

ب۔ رجمنٹل اور سروسز کھیلیں۔

ج۔ رجمنٹل اور دوسرے ڈنرز جب کسی دوسرے آفیسر کو سرکاری حیثیت میں مدعو کیا گیا ہو۔

د۔ لیکچرز وغیرہ جن کا دفتری اوقات کے بعد بندوبست کیا گیا ہو۔

ر۔ دفتری اوقات کے بعد کسی آفیسر کو یونٹ میں بلانا ضروری ہو۔

ز۔ آفیسر اور اس کا ذاتی سامان جب باہر کسی ڈیوٹی پر یا ایکسرسائز وغیرہ پر جا رہا ہو۔

س۔ جے سی اوز، او آر کے سکول جانے والے بچوں کیلئے۔

ش۔ آفیسرز کے سکول جانے والے بچوں کیلئے بشرطیکہ گاڑیوں میں جگہ ہو۔

ص۔ JCOs/OR کیلئے سالانہ چھٹی جاتے وقت واپس آتے وقت صرف ریلوے سٹیشن یا لاری اڈہ تک۔

ض۔ مرحوم آفیسر، جے سی اوز او آر کو مقامی قبرستان تک دفن کرنے کیلئے۔

ط۔ یوم دفاع کے موقع پر سکول جانے والے بچوں کو فوجی تہوار دکھانے کیلئے۔

ظ۔ سی ایس ڈی والوں کو سٹور لانے کیلئے۔

ع۔ آفیسرز، جے سی اوز جب کسی ڈیوٹی پر تعینات کئے گئے ہوں۔

غ۔ چھاؤنی میں ٹروپس ویلفیئر شاپس پر سامان لانے کیلئے۔

۸۔ **گاڑیوں کے استعمال میں کفایت شعاری**

ا۔ کمانڈنگ آفیسر کی ذمہ داری ہے کہ سرکاری گاڑیوں کا استعمال سرکاری کام (ایڈمنسٹریشن اور ٹریننگ) تک محدود رکھے۔

ب۔ ڈپوؤں کے اندر مزدوروں، ریڑھیوں یا چھکڑوں سے کام لیا جائے۔

ج۔ جب کوئی کانوائے دس سے کم گاڑیوں کے قافلے پر مشتمل ہو(یک طرفہ فاصلہ 65 کلومیٹر سے کم نہ ہو) تو کانوائے کمانڈر کو موٹر سائیکل استعمال کرنا چاہئے۔

د۔ ڈی آر ڈیوٹی کیلئے سرکاری جیپ استعمال نہ کی جائے۔

ر۔ ڈی آر ڈیوٹی کیلئے سرکاری بائیسکل استعمال کی جائے۔

ز۔ زمانہ امن میں پرانی جیپیں استعمال کی جائیں۔

س۔ درج ذیل کاموں کیلئے خصوصاً پرانی گاڑیاں استعمال کی جائیں۔

(۱) راشن لانے اور لے جانے کیلئے۔

(۲) ریلوے اسٹیشن تک سامان لانے اور لے جانے کیلئے۔

(۳) رینج فیلڈ فائرنگ، ورکشاپ یا مقامی ڈپو میں سامان لانے اور لے جانے کیلئے۔

ش۔ ریل کی سہولت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔

ص۔ ایمبولینس کاریں صرف زخمی یا مریضوں کیلئے استعمال کی جائیں۔

ض۔ ملٹری گاڑیاں ہارس اینڈ کیٹل شو (میلہ مویشیاں) کیلئے کرائے پر استعمال نہ کی جائیں اس کیلئے سول گاڑیاں کرائے پر حاصل کی جائیں۔

ط۔ اسٹیشن ڈیوٹی کیلئے اکانومی ویگن کا استعمال کیا جائے۔

ظ۔ گاڑیاں خالی حالت میں نہ چلائی جائیں۔

ع۔ جہاں اے ٹی (مال برداری والے جانور) میسر ہوں وہاں انہیں کو استعمال کیا جائے.

۹۔ **<u>گاڑیوں کا استعمال ۔ ایڈم ڈیوٹی</u>**

ا۔ گارڈ پر جانے والے فوجی جوانوں کا سامان لانے، لے جانے اور سالانہ رخصت پر جوانوں کیلئے جانے کیلئے۔

ب۔ ڈیوٹی آفیسر، جے سی او کو گارڈ چیکنگ کیلئے۔

ج۔ جوانوں کا راشن لانے، لے جانے، پانی کی کمی کی صورت میں پانی لانے کیلئے یا جوانوں کی تنخواہ وغیرہ لانے کیلئے۔

د۔ اگر ۱۸ کلوگرام سے گاڑیوں کے پرزہ جات زیادہ وزنی ہوں تو ورکشاپ تک آنے جانے کیلئے۔

ر۔ آفیسرز، جے سی اوز اور جب انہیں کسی کورٹ آف انکوئری، کورٹ مارشل، کانفرنس کی کارروائی میں شامل ہونا ہو۔

ز۔ ٹروپس کو یوم جمہوریہ کی پریڈ پر لانے اور لے جانے کے سلسلے میں۔

س۔ شدید بیمار لوگوں کو ہسپتال لے جانے کیلئے۔

ش۔ افسران کو درج ذیل جگہوں پر جانے کیلئے۔

(۱) فارمیشن ہیڈکوارٹر، سٹیشن ہیڈکوارٹر مقامی یونٹیں، ادارے۔

(۲) سول حکام کو ملنے کیلئے۔

(۳) جائے حادثہ کے معائنے کیلئے۔

(۴) ریلوے سٹیشن جب رولنگ سٹاک کے سلسلے میں رابطے کی ضرورت ہو۔

ص۔ سرکاری خزانے میں سرکاری رقوم کا جمع کروانا یا نکلوانا۔

ض۔ لوکل آڈٹ سٹاف کو یونٹ میں لانے اور لے جانے کیلئے۔

۱۰۔ **<u>سرکاری گاڑیوں کا ناجائز استعمال</u>**۔ ٹرانسپورٹ کے ناجائز استعمال کے متعلق مثالیں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ قاعدے کے رو سے جو بھی گاڑی منظوری کے بغیر، غیر منظور شدہ روٹ، نامکمل کاغذات یا کسی بھی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے استعمال کی جائے وہ ناجائز استعمال کے زمرے میں شمار کی جائے گی۔

۱۱۔ نوٹ۔ اس کے علاوہ پیریڈ کے دوران ڈی ایس صاحبان مندرجہ ذیل پر بحث کریں:۔

الف۔ سیکنڈ سیٹر کے فرائض۔

ب۔ ڈیوٹی کے دوران ڈرائیور کے پاس کون کون سے ڈاکومنٹ ہونا ضروری ہیں۔

<u>ڈرائیور کے پاس ڈاکومنٹس</u>۔

الف۔ سروس کارڈ۔ ب۔ شناختی کارڈ۔

ج۔ ڈرائیونگ لائسنس۔ د۔ گاڑی کے ڈاکومنٹس۔

(۱) فارم سی۔

(۲) ایکسیڈنٹ فارم (پاکستان آرمی فارم۔وائی 1971)۔

(۳) ڈیوٹی سلپ۔

ر۔ <u>آؤٹ سٹیشن کے لئے</u>۔

(۱) لاگ بک۔ (۲) موؤ سینکشن۔

(۳) موؤ آرڈر۔

ز۔ <u>ٹریننگ ایکٹیویٹی</u>۔

(۱) نامینل رول۔ (۲) ٹریننگ پروگرام۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

آرڈننس سٹور کا حصول، تقسیم، حفاظت اور مرمت

بحوالہ۔ ۱۔ آرڈننس ریگولیشنز حصہ اول اور دوم

۲۔ ایکوپمنٹ ریگولیشنز حصہ اول اور دوم

مقصد

۱۔ مختلف قسم کا سامان جس میں ہتھیار، بارود، کپڑے اور دیگر سامان ڈیمانڈ اور حاصل کرنے کے طریقوں سے متعلق واقفیت دلانا ہے۔

تمہید

۲۔ یونٹ کو لڑائی اور امن کیلئے مختلف قسم کا سامان درکار ہوتا ہے۔ جس کی اتھرائزیشن اس کی اپی ٹی او اینڈ ای، ایکوپمنٹ ٹیبل مختلف پاکستان آرمی آرڈرز اور انسٹرکشنز میں دی ہوئی ہوتی ہے۔ یونٹ کیوایم سٹاف کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی یونٹ کے سامان کو ہر وقت مکمل رکھیں۔ یہ بھی ان کی ذمہ داری ہے کہ تمام سٹورز جنگی یونٹ حقدار ہے آرڈننس سے طلب کریں اور ملنے پر سب یونٹوں کو بانٹیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب متعلقہ سٹاف مروجہ قوانین سے واقفیت رکھتا ہو۔ اس سبق میں صرف سامان کے حصول اور تقسیم پر بحث کی جائیگی۔

یونٹ سے ڈیمانڈ وصول ہونے پر کارروائی

۳۔ **ڈیمانڈ موصول ہونے پر ڈپو کی کارروائی۔** آرڈننس ڈپو میں ڈیمانڈ موصول ہونے پر انڈنٹ کو ہر پہلو سے چیک کیا جائے گا۔ مثلاً وہ صحیح طریقہ سے تیار ہوا ہے۔ اس میں دی ہوئی اتھارٹی، ڈاٹا، اور متعلقہ سرٹیفیکیٹ صحیح ہیں۔ انڈنٹ چیک کرنے کے بعد ووچر پی اے ایف او 2672 کی چھ کاپیاں بنائی جائیں گی۔ اگر سٹور موجود ہو تو ووچر متعلقہ سیکشن کو سٹور سپلائی کرنے کیلئے پاس کر دیگا۔ متعلقہ سیکشن سٹور چیک کر کے بند کرے گی اور مذکورہ بالا ووچر کی نمبر ۲ کاپی بنڈل نمبر ایک میں ڈال دی جائے گی اور اس طرح ایک پیکنگ نوٹ جس میں کہ بند سامان کی فہرست ہوتی ہے۔ ہر بنڈل میں بند کر دی جاتی ہے۔ ووچر کی نمبر ایک کاپی ٹریفک برانچ کو پاس کر دی جاتی ہے۔ ٹریفک برانچ سٹور بھیجنے کے بعد یہ کاپیاں ریلوے رسید (آر آر) کے ساتھ یونٹ کو ڈاک کے ذریعے بھجواتی ہے۔

۴۔ **آرڈننس سٹور حاصل کرنے کے ذرائع۔** عام طور پر سامان درج ذیل ذرائع سے وصول کیا جاتا ہے:۔

ا۔ یونٹ کا خود حاصل کرنا (لوکل کلیکشن)

ب۔ ڈاک کے ذریعے وصول کرنا (بذریعہ پوسٹ)

ج۔ ریل کے ذریعے وصول کرنا

د۔ ہوائی جہاز سے وصول کرنا

ر۔ سڑک کے ذریعے وصول کرنا

ز۔ سمندری راستے سے وصول کرنا

۵۔ **یونٹ کے ڈپو سے سامان حاصل کرنے کیلئے کارروائی۔** اس صورت میں ووچر کی نمبر ۲ کاپی یونٹ کو بھیجی جاتی ہے اور ساتھ ہی سامان لینے کی تاریخ دی جاتی ہے۔ یونٹ نمبر ۲ کاپی دستخط شدہ آرڈننس ڈپو کو دے کر اپنا سامان لے لیتی ہیں۔ جو آدمی سامان لینے کیلئے جائے اس کے پاس مندرجہ ذیل کاغذات ہونے چاہیں:۔

ا۔ آرمی سروس آئی ڈی کارڈ اور شناختی کارڈ

ب۔ یونٹ کی طرف سے اتھارٹی لیٹر جس میں سٹور حاصل کرنے والے فرد کے دستخط بطور نمونہ اور یونٹ کی مہر لگی ہو۔ اگر آفیسر مقرر کیا جائے تو اتھارٹی لیٹر کی ضرورت نہیں۔ آفیسر کا شناختی کارڈ دیکھ لیا جائیگا۔

ج۔ وہ چھٹی جسکے تحت سامان لینے کیلئے یونٹ کو کہا گیا ہو (یعنی کال اپ نوٹس) یا پھر چھٹی کا حوالہ)

د۔ سامان لینے والے آدمی کو چاہیے کہ تمام سامان کو اچھی طرح چیک کرے۔ سامان ووچر کی کاپی نمبر ۲ سے چیک کیا جائے گا۔ ووچر کی کاپی نمبر ایک یونٹ میں ریکارڈ کیلئے لائے گا۔ سامان عام طور پر سامان لینے کے نوٹس کے حاصل ہونے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر حاصل کر لیا جائے۔ بصورت دیگر ڈپو سے تاریخ بڑھوالی جائے ورنہ اسے سٹور لینے کی وجوہات لکھنی پڑتی ہیں۔

ہتھیار اور گولہ بارود حاصل کرنے والی گارڈ کے متعلق احکامات

۶۔ ہتھیار اور بارود حاصل کرنے کیلئے گارڈ بھیجی جائے گی یہ حکم ان یونٹوں کو بھی لاگو ہے جو بارڈر کے علاقے میں ہوں۔ گارڈ کو چاہیے کہ:۔

ا۔ سامان ڈپو کے نمائندے گارڈ کمانڈر کی موجودگی میں گاڑی لادیں گے اور گارڈ کمانڈر سامان کو احتیاط سے چیک کریگا۔

ب۔ راستے میں ٹھراؤ کے وقت ویگن، لاری کے دونوں طرف سنتری مقرر کرے۔

ج۔ ایمونیشن (بارود) اگر سڑک کے ذریعے لایا جارہا ہو تو بند گاڑی میں لایا جائے۔ بند گاڑی کی عدم موجودگی میں بارود کو ترپال سے محفوظ کیا جائے گا۔

د۔ یونٹ میں پہنچنے پر سامان اتارنے اور چیک کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

۷۔ **سٹوروں کے متعلق رہنما اصول۔** اگر درج ذیل راہنما اصولوں کو اپنایا جائے تو سٹوروں کو خراب ہونے سے کافی حد تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

ا۔ سٹور کی عمارت کے لیے موزوں جگہ کا چناؤ۔

ب۔ سٹور کی عمارت کو ضرورت کے عین مطابق تعمیر کرنا۔

ج۔ ایسا طریقہ کار رائج کرنا کہ پرانا سامان پہلے جاری کیا جائے۔

د۔ متواتر انسپکشن اور سٹاک میں تبدیلی۔

۸۔ **سامان کو سٹور بلڈنگ کے اندر رکھنے کے مقاصد**

ا۔ سامان کو نقصان ہونے اور خرابی سے بچانا یعنی ان پر موسمی اثرات نہ پڑے اور دیمک نہ لگ جائے۔

ب۔ سٹوروں کو اسٹینڈ پیکنگ میں محفوظ رکھنا تاکہ بوقت ضرورت آسانی سے استعمال میں لایا جا سکے۔

ج۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ سٹور آپس میں گھل مل نہیں گئے تاکہ ان کی پہچان ختم نہ ہو جائے۔

د۔ اسٹاک ٹیکنگ کے دوران چیک کرنے میں آسانی ہو۔

ر۔ جگہ کی بچت ہو۔

۹۔ **سٹور کے اندر سامان کے سٹاک کرنے کا طریقہ۔** سٹور کے اندر سامان سٹاک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول اپنانے چاہیے۔

ا۔ سامان اچھی طرح پیک ہونا چاہیے۔

ب۔ اسٹاک کو ڈینج لکڑی کے پرانے باکس یا اینٹوں پر رکھنا چاہیے جو زمین سے کم از کم 22.86 سینٹی میٹر اونچے ہو۔

ج۔ سٹوروں کا لگاتار معائنہ کرتے رہنا چاہیے۔

د۔ سٹاک کی اونچائی انسانی پہنچ میں ہونی چاہیے۔

ر۔ سٹیک اور دیوار کا درمیانی فاصلہ کم از کم 0.610 میٹر ہونا چاہیے۔

س۔ ایک اسٹیک سے دوسرے ٹیک کے درمیان 0.914 میٹر کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ش۔ کھلے سامان کو ایک لائن میں رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو سائز وار رکھیں۔

ص۔ ہر سٹیک کے اوپر بن کارڈ پی (اے ایف او-1288) لگانا چاہیے۔

ض۔ ناکارہ سامان یا پیکنگ میٹیریل کو قابل استعمال سامان کے ساتھ نہ رکھا جائے۔

ط۔ اسٹیک چھت کو ٹچ نہ کرے۔

۱۰۔ **سٹور کی سکیورٹی کے لیے اہم نکات۔** سٹوروں کی سکیورٹی بھی انتہائی ضروری ہے اس لئے درج ذیل نکات کو یقینی بنائیں۔

ا۔ سٹور جب استعمال میں نہ ہو تو اس کو تالا لگا ہونا چاہیے۔

ب۔ آگ بجھانے کے آلات قابل استعمال حالت میں نزدیک ہو۔

ج۔ کھڑکیوں کو بند رکھیں اور ان کے بلٹ مضبوط ہو۔

د۔ کسی غیر متعلقہ آدمی کو سٹور کے اندر داخل نہیں ہونا چاہیے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ میں ہتھیاروں کی حفاظت اور دیکھ بھال

مقصد۔ یونٹ کے چارج پر ہونے والے ہتھیار چاہے وہ چھاؤنی میں ہو یا ٹریننگ کیمپ کے اندر، اس کی حفاظت کے طریقوں پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔اس سبق کا مقصد ان طریقوں کے بارے میں بحث کرنا ہے۔

تمہید۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جنگ کے دوران صرف ہتھیاروں کے سہارے ہی زندہ رہا جا سکتا ہے۔اس کے پیش نظر ہر یونٹ میں ہتھیاروں اور ایمونیشن کی حفاظت کے لیے اسٹینڈنگ آرڈرز جاری ہوتے ہیں۔تاہم بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ان میں مناسب ردوبدل کرتے رہنا چاہیے۔ہر سپاہی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہتھیار کی حفاظت کرے۔ بالا کمانڈر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہتھیاروں کی حفاظت اور صفائی کا یقین کرے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔تمام متعلقہ آدمی انہیں سمجھتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔اس سبق کا بیان مندرجہ ذیل حصوں پر مبنی ہوگا:۔

ا۔ ہتھیاروں کا اصول۔

ب۔ ہدایات۔

ج۔ کوت میں ہتھیار رکھنے کی ہدایات۔

د۔ کوت جے سی او۔

ر۔ کوت این سی او۔

ز۔ ہتھیاروں کے جاری اور وصول کرنے کی ہدایات۔

س۔ ہتھیاروں کو چیک کرنے کی خصوصی ہدایات۔

ش۔ کوت کا معائنہ۔

ہتھیاروں کا اصول

ا۔ ہتھیاروں کا اصول مندرجہ ذیل ہے:۔

ا۔ تمام آرمز اور کوروں کی ٹی او اینڈ ای میں ان کے ہتھیاروں کی اتھرائزیشن دی ہے۔

ب۔ ہتھیار ٹی او اینڈ ای کے مطابق آرڈننس ڈپو سے پی اے ایف او 2790 پر ڈیمانڈ کیے جاتے ہیں۔

ج۔ آرڈیننس ڈائریکٹوریٹ سے ایشو آرڈر موصول ہونے پر یونٹ اپنا نمائندہ تشکیل دیتی ہے جو ہتھیار ڈپو سے ایشو ووچر کے مطابق وصول کرتا ہے۔

د۔ ہتھیاروں کو وصول کرتے وقت تمام پرزہ جات کی بناوٹ اور تعداد کو یونٹ کا نمائندہ چیک کرے گا۔اگر کوئی کمی بیشی ہو تو آرڈننس کے نمائندے کو بتائے گا۔

ر۔ راستے میں ہتھیاروں کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے۔

عام ہدایات

۲۔ عام ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ جب ہتھیار کوت سے باہر کسی جوان کو جاری کیا جائے تو اس ہتھیار کی حفاظت اور صفائی اس جوان کی ذمہ داری ہے۔

ب۔ اگر ہتھیار رات کو کوت میں نہیں ہیں تو شام اور صبح کے بگل کے دوران ہر فرد کی ذاتی ذمہ داری ہوگی کہ وہ ہتھیار کو اپنے ساتھ سلنگ یا زنجیر کے ساتھ باندھ کر رکھے۔

ج۔ کسی قسم کے نقصان یا گمشدگی کی اطلاع فوراً صوبیدار میجر، ایجوٹنٹ اور کمانڈنگ آفیسر کو دی جائے۔

کوت میں ہتھیار رکھنے کی ہدایات

۳۔ کوت میں ہتھیار رکھنے کی ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ڈیوٹی یا صفائی میں استعمال نہ ہونے کی صورت میں ہتھیار کوت میں رکھے جائیں گے۔

ب۔ ہتھیاروں کی صفائی کوتوں کے قریب کی جائے گی۔صرف کسی جے سی او کی نگرانی میں ہتھیاروں کو کوتوں سے دور صفائی کے لیے لے جایا جائے گا۔

ج۔ وہ ہتھیار جو کسی کی ذاتی ذمہ داری میں نہیں ہیں اور ان کو کسی وجہ سے کوت میں جمع کرانا ممکن نہیں تو ان کو کوارٹر گارڈ میں رکھا جائے گا۔

د۔ کوت میں باقاعدہ ہتھیار ریک یا خانوں میں رکھے جائیں گے۔ریک یا خانوں میں باقاعدہ ہتھیاروں کے نمبر لکھے جائیں گے اور ہتھیار اس کے مطابق رکھے جائیں گے۔

ر۔ ریوالور اور پسٹل علیحدہ علیحدہ بکسوں میں باقاعدہ تالے میں رکھے جائیں گے۔

ز۔ پوچ ایمونیشن علیحدہ کمپنیوں اور پلاٹون کے حساب سے بکسوں میں رکھا جائے گا۔

س۔ فاصلہ متعین فائر کیلئے فرسٹ لائن ایمونیشن کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔

ش۔ تمام پریکٹس ایمونیشن جو خرچ ہو جائے باقائدہ پی اے ایف او 1406 پر درج کیا جائے گا۔

کوت جے سی او کے فرائض

۴۔ کوت جے سی او کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ کوت جے سی او بٹالین پارٹ ون آرڈر میں متعین کیا جائے گا جو عموماً ایک ماہ کے لئے برقرار رہے گا۔

ب۔ ہر کمپنی کے لیے علیحدہ علیحدہ کوت جے سی او متعین ہو گا۔

ج۔ کوت جے سی او کوت این سی او کی پڑتال کرے گا اور یقین کرے گا کہ تمام حفاظتی اقدامات کی تعمیل جاری ہے۔

د۔ صبح اور شام کے بگل کے وقت وہ کوت این سی او کی موجودگی میں تمام ہتھیاروں کی پڑتال کرے گا۔

کوت این سی او کے فرائض

۵۔ کوت این سی او کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ہر کوت کے لیے علیحدہ کوت این سی او ہو گا۔

ب۔ وہ ذاتی طور پر تمام ہتھیاروں کے جاری کرنے اور واپس وصول کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ج۔ کوت این سی او کوت رجسٹر پی اے ایف او چو 1459 برقرار رکھے گا نیز وہ روزانہ کے جاری کرنے اور وصول کرنے کا بھی ایک رجسٹر میں اندراج کرے گا۔اس رجسٹر میں مندرجہ زیل کالم ہوں گے:۔

تاریخ ایمونیشن ہتھیار تعداد لینے والے کے دستخط واپسی پر کوت این سی او کے دستخط

د۔ صبح شام بگل کے وقت ڈیوٹی جے سی او کوت این سی او کی موجودگی میں تمام ہتھیاروں کی پڑتال کرے گا۔

ہتھیاروں کے جاری اور وصول کرنے کی ہدایات

۶۔ ہتھیاروں کے جاری اور وصول کرنے کی ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ہتھیاروں کو جاری کرتے وقت صرف ہتھیار لینے والا اور اس کے علاوہ کوت نائیک، کمپنی حوالدار میجر، پلاٹون حوالدار یا اس پارٹی کا کمانڈر موجود ہو گا جو ہتھیار لے رہے ہیں۔

ب۔ تمام ہتھیاروں کی صفائی کوت سے باہر کی جائے گی۔

ج۔ کوت جے سی او کسی شخص کو عمارت یا کمرہ صاف کرنے کے لیے خصوصی طور پر متعین کر سکتا ہے۔

د۔ ہتھیار جاری ہونے کے وقت کوت جے سی او سب سے آخر میں سے نکلے گا۔

ہتھیاروں کو چیک کرنے کی خصوصی ہدایات

۷۔ ہتھیاروں کو چیک کرنے کی خصوصی ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ تمام رجسٹر جو کوت میں برقرار رکھے جاتے ہیں، کمپنی کمانڈر ہر ہفتے ان کی پڑتال کرے گا۔کوارٹر ماسٹر ہر مہینے اور کمانڈنگ آفیسر ہر تیسرے مہینے پڑتال کرے گا۔

ب۔ ہر کمپنی کمانڈر تمام ہتھیار گن کر چیک کرے گا نیز وہ کوت رجسٹر پر دستخط کرے گا۔

ج۔ جب کوت این سی او دوسرے کوت این سی او کو چارج دے گا اس وقت کوت جے سی او موجود ہو گا۔

د۔ مندرجہ ذیل دستاویزات متعلقہ اشخاص برقرار رکھیں گے:۔

پی اے ایف زیڈ 6652 اے	آرمز لیجر	کوارٹر ماسٹر، کمپنی کمانڈر
پی اے ایف او 1339	پرائیویٹ آرمز رجسٹر	کمپنی کمانڈر
پی اے ایف او 1459	کوت رجسٹر آف ایمونیشن (پریکٹس اینڈ سروس)	کمپنی کمانڈر
پی اے ایف او 1444	ایمونیشن لیجر	کوارٹر ماسٹر
پی اے ایف او 1406	انڈنٹ برائے ایمونیشن	کمپنی کمانڈر
پی اے ایف او 2591	رجسٹر برائے ایمونیشن سمال آرمز	کوارٹر ماسٹر

ڈیٹونیٹرز اور دیگر اقسام

پی اے ایف او 2592	یونٹ رجسٹر آف کارٹریج شیل اور مارٹر بم	کوارٹر ماسٹر
پی اے ایف او 2593	یونٹ رجسٹر آف پرائمرز اور	کمپنی کمانڈر

فیوز ویپن ہسٹری شیٹ

ر۔ کمانڈر ذاتی طور پر ہر قسم کے اندراج کا ذمہ دار ہوگا

ز۔ ہتھیاروں کے کوت سے باہر ہونے کی صورت میں اگر کمپنی کمانڈر چاہے تو عارضی طور پر ہتھیار ایک حفاظتی گارڈ کے زیر کمان رکھ سکتا ہے۔

س۔ گارڈ کمانڈر کی غیر موجودگی میں کوئی آدمی سنتری سے ہتھیار نہیں لے گا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

ایمونیشن کی حفاظت اور دیکھ بھال

مقصد۔ اس سبق کا مقصد این سی اوز کو ایمونیشن سٹور کرنے اور دیکھ بھال کے قوانین وضوابط سے آ گاہی دلانا ہے۔

تمہید۔ ایمونیشن کو اس نظریے اور غرض سے بنایا جاتا ہے کہ وہ صحیح وقت اور جگہ پر کام کرے۔ایمونیشن کے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایمونیشن کی حفاظت اور صفائی پر باقاعدہ توجہ دی جائے۔

۱۔ **ایمونیشن کو سٹور کرنے کا طریقہ کار**

ا۔ تمام قسم کے ایمونیشن کو لاٹ، بیچ نمبر اور بھرنے کی تاریخ کے مطابق رکھا جائے۔

ب۔ ایمونیشن کے بکس ڈنیج کے اوپر اس حساب سے رکھے جائیں کہ:۔

(۱) ہوا کی آمدورفت ہو۔

(۲) تمام اطراف کو آسانی سے آیا جا سکے۔

(۳) شناختی علامات سامنے ہو اور آسانی سے دیکھی جا سکیں۔

(۴) نمی سے محفوظ ہو۔

(۵) ڈنیج کی اونچائی ۶ انچ، چوڑائی ۶ انچ، لمبائی ۲ فٹ۔

ج۔ ایمونیشن کو دیوار سے کم از کم دو فٹ کے فاصلے پر رکھا جائے لائنوں کے درمیان بھی راستہ موجود ہو تا کہ ان کا معائنہ اور ہینڈلنگ آسانی سے ہو۔

د۔ ایمونیشن بکس کے پیندے نیچے ہو اور سٹاک کی بلندی 16 فٹ سے زیادہ نہ ہو۔

ر۔ فرسٹ لائن ایمونیشن اتھرائزیشن کے مطابق پورا کر کے سٹور کریں۔

س۔ پریکٹس ایمونیشن ایس پی اے او کے مطابق پورا کر کے سٹور کریں۔

ش۔ اگر بکسوں کے ڈھکن چوڑائی میں کم یا تنگ لمبائی چوڑائی کے ہو تو انہیں لٹا کر رکھیں جن کی اونچائی 8 فٹ سے زیادہ نہ ہو۔

۲۔ **یونٹ میں ایمونیشن کا اسٹور کرنا۔** گولہ بارود جو یونٹ کے چارج پر ہو اس کو ایمونیشن ایکسپلوز و ریگولیشن پارٹ تھری اور اے آر (آئی) میں دی گئی ہدایات کے مطابق رکھنا ضروری ہے اگر یونٹ کے لیے ان ہدایات پر عمل کرنا ممکن نہ ہو اور اسٹور کے مطابق رکھا نہ جا سکے تو پھر یونٹ کو پی اے او 334/69 میں دیے گئے پروفارما کے مطابق ڈیوی ایشن اسٹیٹمنٹ اپنے بالا فارمیشن ہیڈ کوارٹر کو سالانہ بھیجنی پڑتی ہے تا کہ رسمی منظوری دی جا سکے۔

۳۔ **ایمونیشن اسٹور کی خصوصیات**

ا۔ ایمونیشن سٹور کمروں کی ایک لائن یا اسی بلڈنگ کے پچھلے حصے میں رکھا جانا چاہیے۔

ب۔ ایمونیشن بکس کو کھولنے وصولی اور اجراء کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مخصوص ہو جس کو وصولی اور اجراء روم کا نام دیا جا سکتا ہے۔

ج۔ ایمونیشن سٹور ایک یا زائد بلڈنگ میں بنایا جا سکتا ہے تاہم ہر کمرے کے دروازے کھلی ہوا کی طرف کھلنے چاہیے اور اگر وصولی اور اجراء روم ساتھ ملحق ہو تو ان کا اندرونی دروازہ ایک کمرے کی طرف کھولنا چاہیے جس میں ایمونیشن رکھا گیا ہو۔

د۔ ایمونیشن کی سکیورٹی لائٹ اور آگ بجھانے کا سامان قانون کے مطابق پورا ہونا چاہیے۔

۴۔ **ایمونیشن اسٹور کے متعلق احکامات**

ا۔ **حفاظتی فاصلہ۔** ایمونیشن اور ایکسپلوز و ریگولیشن کے مطابق ایمونیشن سٹور یا میگزین رہنے والی جگہ دفتروں اور شاہراہ عام سے ایک محفوظ فاصلے پر ہونا چاہئے۔اس کا فاصلہ گولہ بارود کی مقدار جو کہ اسٹور کے اندر موجود ہو اس کے مطابق رکھا جاتا ہے۔

ب۔ **ڈنیج۔** ایمونیشن خواہ بکس میں ہو یا کھلا ہمیشہ ڈنیج جو لکڑی اینٹیں یا مکمل بلاک جو کہ تین انچ موٹی تہہ سے کم نہ ہو پر رکھا جاتا ہے اور وہ زمین اور فرش سے ہمیشہ ڈنیج کے اوپر رکھا جائے۔

۵۔ **ایمونیشن کی گروپ بندی**

نوٹ۔ پاکستان آرمی میں پہلے برٹش نظام کے تحت ایمونیشن کو ۱۵ گروپس میں سٹور کرتے تھے۔لیکن ابھی یو این انٹرنیشنل سسٹم آف کلاسیفیکیشن کے مطابق ۱۲ گروپس میں سٹور کرتے ہیں۔

ا۔ **گروپ اے۔** اس گروپ میں فلیمنٹ، ٹیٹرا سین، خشک آر ڈی ایکس، خشک پی ای ٹی این اور مرکری فلیمنٹ شامل ہیں۔

ب۔ گروپ نمبر بی۔ اس گروپ میں تمام ڈیٹونیٹر، بلاسٹنگ کیپ، سمال آرمز کے پرائمر اور فیوز شامل ہیں۔

ج۔ گروپ نمبر سی۔ اس گروپ میں آر پی جی سیون، ۶۰ مارٹر، ۸۱ مارٹر کے پراپلینٹ بم اور راکٹ، ٹھوس پراپلینٹ، انرٹ راؤنڈ اور آرمر ایمونیشن شامل ہیں۔

د۔ گروپ نمبر ڈی۔ اس گروپ میں بلک ٹی این ٹی، بمز، فیوز، گیلا آرڈی ایکس، مائنز، ڈیمولیشن سٹور اور ایکسپلوزو شامل ہیں۔

ر۔ گروپ نمبر ای۔ اس گروپ میں آرٹلری ایمونیشن، راکٹ، گائیڈڈ میزائل اور ائیر ڈیفنس کا ایمونیشن شامل ہے۔

ز۔ گروپ نمبر ایف۔ اس گروپ میں تمام راکٹ اور پراپلینٹ گرنیڈ شامل ہے۔

س۔ گروپ نمبر جی۔ اس گروپ میں ٹرپ فلیئر، پنسل شوٹنگ، ایلومنیٹنگ ایمونیشن، سموک ایمونیشن اور آگ لگانے والا ایمونیشن شامل ہے۔

ش۔ گروپ نمبر ایچ۔ اس گروپ میں وائٹ فاسفورس ایمونیشن شامل ہے۔

ص۔ گروپ نمبر جے۔ اس گروپ میں لیکوئیڈ اور آگ لگانے والا ایمونیشن شامل ہے۔

ض۔ گروپ نمبر کے۔ اس گروپ میں آرٹلری اور مارٹر کا فیوز اور ان فیوز ایمونیشن اور مہلک / غیر مناسب کیمیکل ایمونیشن شامل ہے۔

ط۔ گروپ نمبر ایل۔ اس گروپ میں ایمونیشن جو ڈیج اور سسپیکٹ ہے وہ تمام ایمونیشن شامل ہے۔ چاہے وہ کسی بھی گروپ سے ہو۔

ظ۔ گروپ نمبر این۔ اس گروپ میں مارک۔۸۲ اور مارک۔۸۴ ایمونیشن شامل ہے۔

ع۔ گروپ نمبر ایس۔ اس گروپ میں تمام سمال آرمز کا ایمونیشن شامل ہے۔

۶۔ **ایمونیشن کا گروپوں کے مطابق سٹور کرنا**

۱۔ گروپ بی کو گروپ سی، ڈی، ای، ایف اور سے الگ سٹور کریں۔

۲۔ گروپ ایف اور ایل کو کسی بھی حالت میں کسی دوسرے گروپ کے ساتھ سٹور نہ کریں۔ بلکہ ہر حالت میں الگ سٹور کریں۔

۳۔ گروپ سی، ڈی اور ای کو اکٹھا سٹور کر سکتے ہیں، لیکن سٹور کرنے سے پہلے اے ٹی او کی اجازت لینی ضروری ہے۔

۴۔ گروپ این کو گروپ ایس کے ساتھ سٹور کر سکتے ہیں۔

۵۔ گروپ ایل کو یونٹ کی ایس او پی یا اے ٹی او کی ہدایات کے مطابق سٹور کریں۔

۶۔ گروپ جی، ایچ اور جے کو ہر حالت میں انڈر گراؤنڈ اور الگ الگ سٹور کریں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

زمانہ جنگ میں اے اور کیو عہدیداروں کی ڈیوٹیاں

مقصد۔ اس پیریڈ کے دوران آپ کو زمانہ جنگ میں اے اور کیو عہدیداران کی ڈیوٹیوں کے بارے مین روشناس کرانا ہے۔

۱۔ **دوران جنگ پلاٹون جے سی او کی عام ڈیوٹیاں۔** دوران جنگ ہر سربراہ کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی کو پورا کرے تاکہ غیر معمولی نقصان سے خود اور اپنے زیر کمان سپاہ کو نا صرف محفوظ رکھے بلکہ دشمن کو کاری ضرب بھی لگائے۔ ہر پلاٹون جے سی او کے لیے بے حد ضروری ہے کہ دوران جنگ اسے اپنے فرائض سے آگاہی ہو۔

ا۔ زیر کمان کے بارے میں جانکاری۔اس میں مندرجہ ذیل چیزوں کا علم ہونا ضروری ہے۔

(۱) گھرانہ۔

(۲) تعلیمی قابلیت۔

(۳) تکنیکی مہارت/ٹریننگ کا معیار۔

(۴) جسمانی مہارت/قوت۔

(۵) ذہنی صلاحیت۔

ب۔ اپنی پلاٹون کے رہنے کی جگہ ذاتی صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے اصولوں کا خیال رکھنا۔

ج۔ ہر جوان کا نظم وضبط جنگی لباس اور ظاہری بناوٹ۔

د۔ سامان جنگ کا معیار اور اسکے حفاظتی اقدامات۔

ہ۔ پلاٹون کو بدلتی ہوئی جنگی صورت حال سے آگاہ رکھنا۔

و۔ مختلف فرائض کی ادائیگی کے لئے صحیح جوانوں کو متعین کرنا۔

ز۔ پلاٹون کمانڈر کو فرائض کی ادائیگی میں مدد دینا۔

ح۔ پلاٹون میں ہونے والے حالات اور واقعات سے پلاٹون کمانڈر کو آگاہ رکھنا۔

ط۔ پلاٹون کی تربیت اور اقدامی کاروائیوں کے ارتباط کا ذمہ دار ہے۔

۲۔ **دوران جنگ پلاٹون جے سی او کے غیر معمولی فرائض۔** زمانہ جنگ میں پلاٹون جے سی او اپنے پلاٹون کمانڈر کو فرائض کی ادائیگی میں مدد دے گا جو کہ درج ذیل ہیں:۔

الف۔کمپنی کمانڈر کے جنگی احکامات پلاٹون کو دینا اور اسکی ادائیگی کا طریقہ کار واضح کرنا۔

ب۔ پلاٹون اور کمپنی کے درمیان رابطہ کا ذریعہ واضح کرنا اور اسے برقرار رکھنا۔

ج۔ پلاٹون کے علاقہ، ذمہ داری میں ہتھیاروں کا صحیح انتخاب ار درست جگہ کا تعین کرنا۔

د۔ پلاٹون کو تمام ممکنہ/ غیر متوقع اہداف سے نبرد آزما ہونے کی تیاری/مشق کرائے گا۔

ہ۔ گاہے بگاہے جنگی چالوں اور زمینی اصلاحات/ اشاروں کے استعمال کرنے اور اس پر مہارت حاصل کرنے کے لئے مشق کروائے گا۔

و۔ دوران جنگ ذمہ داری کے علاقہ میں بدلتی ہوئے حالات سے کمپنی کمانڈر کو آگاہ کرے گا اور اس کی ہدایات پلاٹون تک پہنچائے گا۔

ز۔ پلاٹون کے حوصلہ اور جنگی جوش وخروش کو بلند رکھنے کیلئے ہر ممکنہ کوشش کرے گا۔

۳۔ **نائب صوبیدار ایڈ جوٹنٹ کی زمانہ جنگ کی ڈیوٹیاں**

الف۔فیلڈ میں ایڈ جوٹنٹ کو فرائض کی آدائیگی میں مدد کرتا ہے۔

ب۔ بٹالین صدر مقام کے لیے دفاع کی تیاری اور کھدائی کا بندوبست کرتا ہے۔

ج۔ بٹالین صدر مقام کے لیے گارڈز، گشت اور دوسرے فرائض کے لیے جوانوں کو متعین کرنا ہے۔

د۔ بٹالین صدر مقام کے ڈسپلن کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ہ۔ بٹالین میں اسلحہ کے خرچ ہونے، حالت، تعداد اور اتلافی وغیرہ کے متعلق معلومات اکٹھی کرتا ہے۔

و۔ بٹالین صدر مقام، کمان پوسٹ، اور کار پارک قائم کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ز۔ جب ٹیلی فون لائن نہ بچھائی گئی ہو تو کمپنیوں کے قاصدوں کا بٹالین صدر مقام میں موجود ہونے کا یقین کرتا ہے۔

ح۔ رات اور دن کے وقت نشاندہی کے نشانوں اور بٹالین صدر مقام میں راستوں کی حالت بہتر بنانے کا ذمہ دار ہے۔

ط۔ علاوہ ازیں بالا جو بھی فرائض اس کو ایڈ جوٹینٹ کی طرف سے سونپے جائیں انہیں بجالانے کا ذمہ دار ہے۔

۴۔ **بٹالین حوالدار میجر کی زمانہ جنگ میں ڈیوٹیاں**

الف۔ نائب صوبیدار ایڈ جوٹینٹ کو اس کے فرائض کی انجام دہی میں مدد دیتا ہے۔

ب۔ نائب صوبیدار ایڈ جوٹینٹ کی غیر موجودگی میں اس کے فرائض سنبھالتا ہے۔

ج۔ بٹالین صدر مقام میں آلارم پوسٹ کے عملے کی تعیناتی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

د۔ دن اور رات کے لیے نشاندہی کے نشانوں کا بندوبست کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ہ۔ بٹالین صدر مقام میں زمینی اور ہوائی حملوں کے خلاف سنتریوں کے متعین کرنے کا ذمہ دار ہے۔

و۔ بٹالین میں آنے والے مہمانوں کے کنٹرول، نظم وضبط اور صیانت کے لیے رجمنٹل پولیس کے عملہ کی تعیناتی کا ذمہ دار ہے۔

ز۔ حکم ملنے پر اسلحہ جاری کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ح۔ رجمنٹل پولیس کو کمان کرتا ہے۔ اور ان کی تعیناتی اور یقین کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہیں۔

۵۔ **رجمنٹل پولیس حوالدار کی زمانہ جنگ میں ڈیوٹیاں**

الف۔ بٹالین کے علاقے میں ٹریفک کنٹرول اور نشاندہی کے نشانوں کو لگانے کا ذمہ دار ہے۔

ب۔ چیک پوسٹوں پر عملہ کی تعیناتی۔

ج۔ بٹالین میں داخل ہونے/ نکلنے والے افراد کی شناخت۔

د۔ ممنوعہ علاقہ جات کا کنٹرول۔

ہ۔ بتیاں بجھانے کے اوقات کی پابندی کرانا۔

و۔ غیر عمومی واقعات سے صوبیدار میجر کو آگاہ کرنا۔

۶۔ **کمپنی حوالدار میجر کی زمانہ جنگ میں ڈیوٹیاں**

الف۔ کمپنی میں اسلحہ کی سپلائی اور تبدیلی کا کمپنی سینئر سردار کی زیر نگرانی بندوبست کرے گا۔

ب۔ کمپنی کے نظم وضبط کا ذمہ دار ہوگا۔

ج۔ کمپنی میں گارڈ اور فرائض کی تقسیم کا ذمہ دار ہوگا۔

د۔ کمپنی کے صدر مقام کے دفاع کا بندوبست کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

ہ۔ کمپنی کی حالت، تعداد، ہتھیاروں اور اسلحے کے بارے میں جوابدہ ہوگا۔

۷۔ **کمپنی کوارٹر ماسٹر کی زمانہ جنگ میں ڈیوٹیاں**

الف۔ کمپنی میں راشن کی سپلائی اور تبدیلی کا ذمہ دار ہوگا۔

ب۔ کمپنی کے لیے اسلحہ، ہتھیار اور کلودنگ حاصل کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

ج۔ کمپنی سٹورز، سازوسامان اور کلودنگ کی وصولی کا حساب کتاب رکھنے اور تقسیم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

د۔ حفظان صحت کے اصولوں پر عمل درآمد اور صفائی کا ذمہ دار ہوگا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

میدان جنگ میں راشن کا حصول، تقسیم اور ذخیرہ

بحوالہ۔ پمفلٹ اے ایس سی ان دی فیلڈ 1999 جی ایس پی 1942 سیکشن 35

مقصد۔ اس سبق میں میدان جنگ میں راشن کی راشن کا حصول، تقسیم اور ذخیرہ کے بارے میں علم حاصل کرنا مقصود ہے۔

تمہید۔ آرمی سروس کور جس طرح زمانہ امن میں یونٹوں کو راشن مہیا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح لڑائی کے دوران بھی تمام سپاہ کو راشن مہیا کرنا آرمی سروس کور کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ لڑائی میں راشن کیسے حاصل کیا جاتا ہے اور سپلائی کرنے کا طریقہ کار کیا ہے۔ متوازن غذا کے بغیر سپاہ کا پیش قدمی کرنا اور اپنے جسم کی طاقت کو بحال رکھنا ناممکن ہے اس لئے بروقت اور نہایت محفوظ طریقے کے ساتھ فیلڈ میں راشن کی سپلائی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ سپلائی میں کھانے کی اشیاء جانوروں کا راشن ہسپتال کیلئے کھانے پینے کی اشیاء، جراثیم کش ادویات، پانی اور ایندھن شامل ہیں۔

ا۔ **فیلڈ میں راشن کی ڈیمانڈ، وصولی اور ترسیل کا طریقہ کار۔** فیلڈ میں راشن کی ڈیمانڈ، وصولی اور ترسیل مندرجہ ذیل طریقے سے ہوگی:۔

ا۔ یونٹیں اپنی ڈیمانڈ وصولی سے 48 گھنٹے پہلے سپلائی پوائنٹ کو انڈنٹ پی اے ایف 1024 پر بھیجیں گی۔

ب۔ یونٹیں انڈنٹ پی اے ایف 1024 کی چار کاپیاں بنائیں گی۔ اصل کاپی سپلائی پوائنٹ کے پاس بطور ریکارڈ رہ جاتی ہے جبکہ دوسری کاپی یونٹ کے ریکارڈ کیلئے یونٹ کو بھیج دی جاتی ہے اور تیسری اور چوتھی کاپیاں سپلائی پوائنٹ ایل اے او کو بھیج دیتا ہے۔

ج۔ سپلائی پوائنٹ انڈنٹ پر دی ہوئی نفری کے مطابق تمام اشیاء کی مقدار کو چیک کرتا ہے اور تمام یونٹوں کی مکمل اور مشترکہ ڈیمانڈ بنا کر سمری آف انڈنٹ پی اے ایف ایف 1025 پر اگلے دن کیلئے ایس آر پی کو بھیج دیتا ہے۔

د۔ اگلے دن ایس آر پی سے راشن وصول کرتا ہے۔

ر۔ راشن بلک بریکنگ پوائنٹ پر اکٹھا لایا جاتا ہے جو کہ ڈویژن ایڈم ایریا یا بٹالین پناہ گاہ اور ایس آر پی کے درمیان بنایا جاتا ہے وہاں پر سامان کو یونٹوں کی ڈیمانڈ کے مطابق الگ الگ کر کے دوبارہ لوڈ کیا جاتا ہے۔

ز۔ دیئے ہوئے وقت کے مطابق راشن سپلائی پوائنٹ پر لایا اور لے آؤٹ کیا جاتا ہے۔

س۔ یونٹوں کے نمائندے سپلائی پوائنٹ پر آتے ہیں راشن انڈینٹ (پی اے ایف ایف 1024 کی اصل کاپی پر وصولی کے دستخط کرتے اور انچارج سپلائی پوائنٹ سے دستخط شدہ انڈینٹ کی دوسری کاپی ساتھ لے جاتے ہیں. ساتھ ہی اگلے دن کی ڈیمانڈ بھی دے جاتے ہیں۔

ش۔ تمام اشو مکمل ہونے کے بعد سپلائی پوائنٹ بند کر دیا جاتا ہے اور تمام گاڑیاں اور آدمی واپس یونٹ کے پڑاؤ یا ڈیوا ایڈم ایریا میں چلے جاتے ہیں۔

۲۔ **سپلائی کے اصول۔** فیلڈ میں راشن سپلائی کے مندرجہ ذیل اصول ہیں:۔

ا۔ یونٹوں کے پاس ہمیشہ تین دن کا ریزرو راشن ہونا چاہیے، ایک دن کا آسانی سے قابل رسائی حد تک اور ایک دن کا ایمرجنسی پیک راشن۔

ب۔ راشن کی روزانہ ترسیل ہونی چاہیے۔

۳۔ **سپلائی کے اصولوں پر عمل درآمد کی مثالیں**

ا۔ ایک انفنٹری ڈویژن کی یونٹ کو کسی ایک دن میں ۱۶۰۰ بجے سپلائی کی مثالی حالت اسطرح ہوگی:۔

(ا)	جوانوں کے پاس	-	ایمرجنسی راشن
(۲)	یونٹ کے لنگر خانے میں	-	دن کا بچا ہوا راشن اور تین دن کا ریزرو راشن.
(۳)	یونٹ کی گاڑیوں میں	-	اگلے دن کا راشن جو سپلائی پوائنٹ سے لیا ہے.
(۴)	اگلے ڈپو یا ایس آر پی میں	-	چار دن کا راشن.

ب۔ آخر کار ۵ دن کا راشن بمعہ موجودہ دن کا بچا ہوا راشن اور ایک دن کا ایمرجنسی راشن. اس کے علاوہ تین دن کا مزید ریزرو راشن یونٹ کی فرسٹ لائن ٹرانسپورٹ میں ہونا چاہیے. یہ ریزرو راشن جنرل ہیڈکوارٹر کے احکامات سے لیا جاسکتا ہے اور صرف فارمیشن کمانڈر کے احکامات سے اس وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب سپلائی سسٹم میں رکاوٹ پیدا ہو.

ج۔ **آرمڈ ڈویژن میں سپلائی کی مثالی حالت۔** ایک آرمڈ ڈویژن کی یونٹ میں 1600 بجے کی سپلائی کی مثالی حالت درج ذیل ہونی چاہیے:۔

(ا)	جوانوں کے پاس	-	ایمرجنسی راشن

(۲) اگلے سپلائی ڈپو/ایس آر پی میں - چار دن کا راشن

آخر کار آٹھ دنوں کا راشن بمعہ موجودہ بچا ہوا راشن اور ایک دن کا ایمر جنسی راشن۔

۴۔ **لڑائی میں سپلائی پوائنٹ کھولنے کا طریقہ کار۔** دوران جنگ سپلائی پوائنٹ کھولنے کے احکامات فارمیشن کی کیو برانچ کی طرف سے سی او ایس این ٹی بٹالین کو دیئے جاتے ہیں جو کہ او سی فیلڈ سپلائی پلاٹون کو سپلائی پوائنٹ کھولنے کا حکم دیتا ہے. جگہ کا چناؤ ہونے کے بعد او سی فیلڈ سپلائی پلاٹون بٹالین ہیڈ کوارٹر کو نقشے کے چھ ہندسی حوالے سے آگاہ کرتا ہے جو فارمیشن کے کیو سٹاف کو اطلاع دیتا ہے. فارمیشن کیو سٹاف انتظامی احکامات کے تحت تمام متعلقہ یونٹوں کو اس سے آگاہ کرتا ہے سپلائی پوائنٹ مختصر سے وقت کے لئے کھولا جاتا ہے اور ایشو مکمل ہونے کے بعد تمام گاڑیاں اور جوان بٹالین پناہ گاہ یا ڈویژنل ایڈمنسٹریشن ایریا میں واپس چلے جاتے ہیں.

۵۔ **سپلائی پوائنٹ کا لے آؤٹ۔** سپلائی پوائنٹ کا لے آؤٹ مندرجہ ذیل طریقے سے ہوگا:-

ا۔ خشک اور تازہ راشن یونٹ کی ضروریات اور ڈیمانڈ کے مطابق یونٹ کو الاٹ کیا ہوا سیریل نمبر لگا کر ترپال پر رکھا جاتا ہے. خشک اور تازہ راشن اکھٹا یا علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

ب۔ ایک مرکزی جگہ دفتر لگایا جاتا ہے۔

ج۔ پیکنگ میٹریل گروپ ان گیٹ کے ساتھ ہو۔

د۔ کے ٹو آئل راشن اشیاء سے دور رکھا ہونا چاہیے۔

ر۔ زندہ بکرے (Meet on Hoof) علیحدہ ہونے چاہییں۔

ز۔ فرسٹ اور سیکنڈ لائن گاڑیوں کیلئے الگ الگ جگہ کا انتخاب ہونا چاہیے۔

س۔ اعلیٰ دفاعی امور کا بندوبست ہونا چاہیے۔

ش۔ رپورٹ سنٹر کا قیام عمل میں آنا چاہیے۔

ص۔ سٹاک ٹریفک سرکٹ کے نزدیک ہونے چاہییں۔

ض۔ باقاعدہ سائن پوسٹنگ ہونی چاہیے۔

۶۔ **سپلائی پوائنٹ کا دفاع.** سپلائی پوائنٹ کے دفاع کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے:۔

ا۔ سپلائی پوائنٹ ایک محدود وقت کے لئے کھولا جاتا ہے۔

ب۔ دن کے وقت ہوائی حملہ کے لئے سنتری تعینات کیے جائیں۔

ج۔ دشمن کے خطرات سے بچنے کے لئے رات کو گشتی پارٹی مقرر کی جائے۔

د۔ سپلائی پوائنٹ کے گرد مورچہ زن جوان ہتھیاروں کے ساتھ موجود ہونے چاہییں۔

نوٹ۔ ایک سپلائی پوائنٹ یا ایس آر پی کوئی مستقل تنظیم نہیں ہے یہ صرف ہنگامی حالت میں ضرورت پڑنے پر قائم کی جاتی ہے اس کی بہترین کارکردگی اچھے چناؤ اچھی منصوبہ بندی اور سادہ تنظیم میں پنہاں ہے۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ کا ریل کے ذریعے سفر

بحوالہ: (ا) پی آر - 1980

(۲) اے آر (آر)

(۳) نوٹس اینڈ انسٹرکشنز مومنٹ بائی ریل-1980 اور 1999

تمہید۔ تمام افواج کی حرکت جس میں افراد، گاڑیاں، جانور، ساز و سامان اور اسٹور کی حرکت شامل ہے کا کنٹرول کوارٹر ماسٹر جنرل کرتا ہے۔ تاہم تربیت یا ٹریننگ کے لئے جو حرکت کی جاتی ہے اس کی اجازت چیف آف جنرل سٹاف اور متعلقہ کور، ڈویژن، لاگ ایریا اور بریگیڈ کمانڈرز دیتے ہیں۔ اور ان کا خرچ سالانہ ٹریننگ گرانٹس سے ہوتا ہے۔ فوج کی حرکت معمول کی بات ہے وہ بھی سڑک کے ذریعے، کبھی ریل اور کبھی جہازوں (سمندری، ہوائی) کے ذریعے ہوتی رہتی اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں جب بھی حرکت کرنی پڑے تو حرکت سے پہلے دوران اور بعد کی کارروائی کا علم ہونا چاہیے۔ اس سبق میں ہم ریل کے ذریعے حرکت کے بارے میں تفصیلی بحث کریں گے۔

ریل کے سفر کی اقسام

ا۔ عام ٹرین سروس سے سفر

ا۔ ایک فرد کا سفر کرنا۔ آفیسر، جے سی او، او آر ریلوے حکام سے براہ راست ریل میں نشت کا انتظام کرینگے۔ ریزرویشن سے پہلے ریلوے وارنٹ یا واؤچر تبدیل کروانا لینا چاہیے۔ کیونکہ ریزرویشن کے لئے ٹکٹ کا ہونا ضروری ہے۔

ب۔ آفیسرز، جے سی اوز 5، جوان 50 یا 15 ویگن لوڈ کا بندوبست یا ڈپو کرے گا۔

ج۔ آفیسرز، جے سی اوز 25، جوان 300 یا 25 ویگن لوڈ کا انتظام فارمیشن ہیڈ کوارٹر کرے گا۔

نوٹ

(ا) اس میں سوائے (ایم بی ایف یو، ایم بی ایف آر) ہر قسم کے ریل کے ڈبے برائے گولہ بارود (سٹور، گاڑیاں اور جانور وغیرہ کے لئے) شامل ہیں۔

(۲) ان کے لیے خصوصی ٹرین ڈیمانڈ نہیں کی جائے گی۔

(۳) جو یونٹیں کسی ڈویژن ہیڈ کوارٹر کے ماتحت نہ ہوں وہ جی ایچ کیو کی چٹھی نمبر 13647۔194 ایچ کیو 2 (اے) بتاریخ 26 ستمبر 1964 کیمطابق اپنے ماتحت جوانوں اور سٹور وغیرہ کا ریل کے ذریعے حرکت کا انتظام کرنے کیلئے فارمیشن ہیڈ کوارٹر تصور کئے جائیں گے۔

د۔ سپیشل ٹرین سے حرکت کرنا۔ جس وقت یونٹ نے حرکت کرنا ہو کوارٹر ماسٹر جنرل برانچ جوانوں، گاڑیوں اور سٹوروں کے لئے سپیشل ٹرین کا انتظام کرتا ہے۔

۲۔ سپیشل ٹرین کی ڈیمانڈ کا طریقہ۔ یونٹ کی ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کیلئے جی ایچ کیو، ایم او ڈائریکٹریٹ اجازت دیتا ہے جونہی حرکت کے احکام ملتے ہیں تو اس یونٹ کو مندرجہ ذیل اطلاعات اپنے فارمیشن ہیڈ کوارٹر کی معرفت کیو ایم جی برانچ کو خاص حرکت سے ۲۱ دِن پہلے بھیجنی چاہیے۔ جوانوں کی تعداد کی درجہ بندی کے لحاظ سے ہوگی۔ مثلاً آفیسرز، ان کے بیوی بچے، جے سی اوز اور ان کے بیوی بچے وغیرہ۔

ا۔ گاڑیوں کی تعداد اقسام کے لحاظ سے۔

ب۔ کل وزن ٹنوں میں۔

ج۔ جوانوں اور جانوروں کی تعداد۔

د۔ خاص قسم کا سامان ہو مثلاً مشینری وغیرہ تو اس کیلئے الگ اطلاع دی جائے گی۔

ر۔ رولنگ سٹاک کا اندازہ کر کے جی ایچ کیو ریلوے اتھارٹی سے مشورہ کرتا ہے اور یونٹ کی حرکت کی تاریخ مقرر کرتا ہے اور اِس طرح جی ایچ کیو سے فارمیشن ہیڈ کوارٹر کو آرڈر بھیجے جاتے ہیں اور وہ یونٹ کو مکمل احکام جاری کرتے ہیں۔ انہی احکام کی بنیاد پر یونٹ اپنے احکام جاری کرتی ہے۔

۳۔ گاڑی کا چارج لینا۔ گاڑی کا چارج لیتے وقت مندرجہ ذیل چیزیں چیک کرنا ضروری ہے:

ا۔ تمام کھڑکیوں کو بند کریں، بجلی کے سوئچ، لائٹیں اور پنکھے چیک کریں۔ کھڑکیوں کے کیچ اور شلٹر چیک کریں۔

ب۔ واش بیسن، چین، پلگ اور پانی کی ٹوٹیوں کی ٹوٹ پھوٹ چیک کریں۔ پانی کی سپلائی وغیرہ۔

ج۔ لیٹرین۔ پیپر بکس دیکھیں اور پانی کی سپلائی بھی۔ اگر سیٹ کو نقصان ہو تو نوٹ کریں۔

د۔ فائر ایکسٹینگویشر چیک کریں کہ قابل استعمال ہے اور ادویات بھرنے والا آلہ ٹوٹا ہوا تو نہیں۔

ر۔ تمام قسم کی کھلی فٹنگ کو گاڑی کے اندر لگی ہوئی لسٹ کے مطابق چیک کریں اگر لسٹ گاڑی کے اندر نہ ہو تو محکمہ سے طلب کریں نہ ملنے کی صورت میں اندراج

کریں۔

ز۔ ایمبولینس قسم کی ملٹری کار۔انسٹرومنٹ اور ڈرایئنگ کیبنٹ تالا کے ساتھ بند ہوتا ہے اس کی چابی ریلوے والے اپنے پاس رکھتے ہیں۔

س۔ بروقت گاڑی چارج پر لیں اور اگر صفائی ناقص ہو تو کروائی جائے اور چلنے سے پہلے خراب پمپ، لیٹرین کے فلش، بجلی کے سوئچ اور پنکھے ٹھیک کروائیں۔ یہ دستخط کرنے سے پہلے ریلوے حکام سے ٹھیک کروانے چاہئیں۔

ش۔ تمام نقصان اور کمی لسٹ میں درج کریں۔

ص۔ اگر گاڑی کی عام حالت خراب یا گندی ہے تو ڈیمیج میمو میں اندراج کریں۔

۴۔ **ریل کے سفر کے دوران صحت کی حفاظت کیلئے احکامات**

ا۔ سورج چڑھنے سے پہلے اور ڈوبنے کے بعد ہمیشہ جراب، پتلون اور بازوؤں والی قمیض پہنیں اور ان کے بٹن بند رکھیں۔

ب۔ اگر مچھر دانی نہ لگی ہو تو جسم کے ننگے حصوں پر مچھر کا تیل لگائیں۔

ج۔ اپنے سر اور آنکھوں کو گرمی کی شدت سے محفوظ رکھیں۔ جب آپ ڈبے سے باہر دھوپ میں جائیں تو سر پر ٹوپی یا ہلمینٹ رکھیں۔

د۔ ہمیشہ نمک ملا پانی استعمال کریں۔

ر۔ ڈبے کی کھڑکیاں کھلی رکھیں۔

ز۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا نہ بھولئے۔

۵۔ ریل کے سفر کے دوران صحت کی حفاظت کیلئے کیا کام نہیں کرنے چاہئیں:۔

ا۔ کچی سبزیاں جو پکی نہ ہوں اور کچا فروٹ نہ کھائیں۔

ب۔ فروٹ اور سلاد کو مت کھائیں جب تک اسے دھو نہ لیا جائے۔

ج۔ ہاکروں سے کوئی کچی یا پکی چیز کھانے کیلئے نہ خریدیں۔ مثلاً چنا یا مٹھائی وغیرہ۔

د۔ غیر مجاز ذرائع سے سوڈے کی بوتل وغیرہ نہ پیئیں۔

۶۔ **خصوصی ملٹری ٹرین کا سٹاف مقرر کرنا۔** جب کبھی بذریعہ ٹرین سفر کرنا ہو تو درج ذیل سٹاف مقرر کرنا ضروری ہے:۔

ا۔ او سی ٹرین

ب۔ ٹرین میڈیکل آفیسر

ج۔ بیگیج آفیسر

د۔ ٹرین کنڈکٹنگ این سی او

ر۔ ڈرافٹ کنڈکٹنگ آفیسر

ز۔ ٹرین ایڈجوٹینٹ

۷۔ **ٹرین سٹاف کی ڈیوٹیاں**

ا۔ **او سی ٹرین کی ذمہ داریاں**

(۱) یقین کرنا کہ تمام رولنگ سٹاک لیتے وقت چیک کیا گیا ہے۔

(۲) گاڑی میں سوار ہونے، اترنے اور دوران سفر نظم و ضبط قائم رکھنے کے آرڈر دیئے گئے ہیں

(۳) گاڑیاں اپنے ڈبوں میں صحیح طریقے سے لادی گئی ہیں۔

(۴) تمام رینکس ریلوے کے احکامات پر عمل پیرا ہیں اور یہ کہ ریلوے کے منتخب ٹائم ٹیبل اور جو جنرل کا کام ہے اس میں فوج کی طرف سے دخل اندازی نہیں ہو رہی ہے۔

(۵) تمام ویگنوں جن میں گورنمنٹ کا سامان اور جوانوں کا بیگیج لادا گیا ہے ان کے دروازے مقفل ہیں.

(۶) تمام پلیٹیں، میس ٹین وغیرہ ہر کھانے کے بعد دھوئے گئے ہیں اور دھلائی کیلئے پینے کا پانی استعمال کیا گیا ہے۔

(۷) ٹرین میڈیکل آفیسر کو باخبر کر دیا گیا ہے کہ پینے اور دھونے کا پانی کب دوبارہ بھرا جائے گا۔ دونوں پینے اور دھونے کے پانی کو ضائع نہیں کیا جا رہا اور پینے کا پانی صرف پینے کیلئے ہی استعمال ہو رہا ہے۔

(۸) اے ایس سی کے نمائندہ جو راستے میں راشن دینے کے جوابدہ ہیں کو گاڑی لیٹ ہونے کی صورت میں اطلاع بذریعہ ٹیلی گرام دے دی گئی ہے۔

(۹) ٹرین کے گارڈ کو آفیسر اوران کی فیملی کو جو کھانا درکار ہے وقت سے پانچ گھنٹے پہلے نوٹ کروایا ہے۔اس کھانے کی قیمت دی جائیگی۔

(۱۰) راشن اور پی ایم جو روانگی کے وقت سٹیشن پر ملا ہے اس کا ووچر دستخط کر دیا ہے۔

(۱۱) بچا ہوا راشن بمعہ پی ایم منزل پر پہنچ کر اے ایس سی کے نمائندے کے حوالے کر دیا گیا ہے اور رسید حاصل کر لی گئی ہے۔

۸۔ **بیگج آفیسر کی ذمہ داریاں۔وہ یقین کرے گا کہ**

ا۔ سامان وغیرہ کو احکام کے مطابق رکھا گیا ہے تا کہ منزل مقصود پر اتارنے میں آسانی ہو یا راستے میں ڈرافٹ وغیرہ کو دینے میں مشکل نہ ہو۔

ب۔ سامان، ہتھیار ٹھیک طرح سے مہر کئے گئے ہیں اور محفوظ ہیں۔

ج۔ جب ویگنوں میں سامان لادا اور اتارا جا رہا ہو تو ذاتی طور پر حاضر ہو اور یقین کرے کہ بوگیاں صحیح طریقے سے بند کی گئی ہیں۔

د۔ راستے میں ڈرافٹ پارٹی کو ٹھیک طور پر سامان تقسیم کیا گیا ہے اور منزل مقصود پر گن لیا گیا ہے۔

ر۔ رِسے، چابیاں، تالے اور دیگر سامان جو کہ ریلوے کی ملکیت ہیں منزل مقصود پر ریلوے کے حوالے کر دی گئی ہیں اور رسید لی گئی ہے۔

۹۔ **ٹرین کنڈکٹنگ این سی او۔** ٹرین کنڈکٹنگ این سی او صرف اسی صورت میں ہوگا جب مختلف یونٹوں کی چھوٹی چھوٹی پارٹیاں ایک ٹرین میں سفر کر رہی ہوں۔ورنہ بڑی یونٹ جو سپیشل ملٹری ٹرین پر سفر کر رہی ہو۔ان کا اپنا ایڈ جوٹینٹ جے سی او بٹالین حوالدار میجر ہوتے ہیں۔تاہم اسکی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ یقین کرنا کہ اوسی ٹرین کے احکامات پر عمل ہو رہا ہے اور بہترین نظم وضبط کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

ب۔ اوسی ٹرین کی گاڑیوں کیلئے ٹرین کے ڈبے الاٹ کرنے میں مدد دے گا۔

ج۔ دورانِ سفر کھانے کی تقسیم اور سامان کو لانے اور لے جانے کیلئے ورکنگ پارٹی مقرر کرے گا۔

د۔ پڑاؤ کے وقت ٹرین گارڈ مقرر کرے گا۔

ر۔ ڈبے کے این سی او انچارج سے پڑاؤ پر رپورٹ لے گا۔

ز۔ گاڑی کے ڈبے جو ابتدائی سٹیشن سے گاڑی کے ساتھ تھے اور جو راستے میں لگائے گئے ہیں ان کے نمبروں کا ریکارڈ او سی ٹرین کو دے گا۔

س۔ ٹرین میں سوار ہونے والی تمام پارٹیوں اور ان کے ساز وسامان کو گاڑی میں لادنے اور اتارنے میں مدد کرے گا۔

ش۔ وہ فیملیز جن کے ساتھ مرد نہ ہوں ان کی مدد کرنا اور مشورہ دینا۔

ص۔ اوسی ٹرین اور ڈرافٹ کنڈکٹنگ آفیسر کو گاڑی کا چارج لینے اور دینے میں مدد کرنا۔

ض۔ اوسی ٹرین کو گاڑی چلانے اور دیگر اوقات مثلاً کھانے کیلئے پڑاؤ، پینے اور دھونے والے پانی کے متعلق ضروری اطلاع دینا اور اس سلسلے میں ریلوے حکام سے رابطہ کرنا۔

ط۔ ریلوے سے وارنٹ تبدیل کرانے میں مدد دینا۔

ظ۔ جنکشن پر سامان کی وصولی اور ادائیگی میں مدد دینا۔

ع۔ **وبائی امراض کا پھوٹ پڑنا۔** اگر متعلقہ بیماری پھوٹ پڑے تو اوسی ٹرین یا ڈرافٹ کنڈکٹنگ آفیسر فوراً بذریعہ تار مندرجہ ذیل کو رپورٹ دے گا:۔

(۱) لاگ ایریا، ڈویژن کمانڈر جس کے علاقے سے ٹرین گذر رہی ہے۔

(۲) آگے آنے والے نزدیکی سٹیشن کمانڈر، لاگ ایریا، ڈویژن کمانڈر کو۔

(۳) منزلِ مقصود والے سٹیشن کمانڈر کو۔

(۴) اوسی ٹرین منزلِ مقصود پر ریلوے اتھارٹی کو سپیشل ملٹری ٹرین کے نمبر اور اس کی بناوٹ سے مطلع کرے گا جس میں وبائی بیماری پھیلی تھی۔

۱۰۔ **سکیل آف اکاموڈیشن۔** سفر کے دوران 0600 بجے سے 1200 بجے تک سونے کیلئے اکاموڈیشن درج ذیل سکیل سے دی جائے گی:۔

ا۔	بالغ	ایک برتھ
ب۔	بچے ۱۲ سال اور اس سے زائد عمر کے	ایک برتھ
ج۔	بچے ڈیڑھ سال سے ۱۲ سال کی عمر کے	نصف برتھ

نوٹ۔ سپیشل ملٹری ٹرین میں دوران سفر اگر بتائے ہوئے اصول اور قواعد وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور ان پر عمل کیا جائے تو نہ صرف سفر خوشگوار بنایا جا سکتا ہے بلکہ بہت سی غیر ضروری کاروائی سے بچا جا سکتا ہے۔ اور انسانی جان ومال کے زیاں کا بھی خطرہ کم ہوتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سڑک کے ذریعے یونٹ کا سفر

بحوالہ: (ا) اے آر (آئی) چیپٹر XIII سیکشن 24 ی

(۲) ایس ڈی ان دی فیلڈ 1955 سیکشن 43 جی ایس پی (اردو) 10481

مقصد۔ اس سبق کا مقصد این سی اوز کو وہ اطلاعات بہم پہنچانا ہے جو کہ نقل وحرکت اور مؤثر منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہے۔

تمہید۔ ایم ٹی گاڑیوں کا سفر جنگ کا ایک لازمی عنصر ہے اس حرکت میں ڈسپلن کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر سڑک پر ایم ٹی گاڑیوں کی حرکت ڈسپلن کے تحت نہیں ہوگی تو پورے قافلے کے چلنے میں دیر اور بھیڑ بھاڑ کی سی حالت پیدا ہوگی اور اس کیلئے ہوائی حملے اور گولہ باری سے اس کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔ گاڑیاں تعداد کے لحاظ سے تقریباً چار، چار یا پانچ پانچ کے گروپ میں چلیں گی۔ ایک گروپ کی گاڑیاں یا تو ایک ہی نمونے کی ہونی چاہیں یا ایک ہی سب یونٹ کی۔ ہر گروپ کی کمان ایک افسر یا سردار یا عہدیدار کے ہاتھ میں ہونی چاہیے اور گاڑی پر ایک کمانڈر مقرر ہونا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو گروپوں کے درمیان میں ایک میل کا فاصلہ چھوڑ کر چلنا چاہیے تا کہ الگ الگ گروپ دشمن کے ہوائی حملے کیلئے اچھے ٹارگٹ نہ بنیں۔

ا۔ **ایم ٹی گاڑی کے کمانڈر کی ڈیوٹیاں۔** ایم ٹی گاڑی کے کمانڈر کی ڈیوٹیاں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ گاڑی کا کمانڈر گاڑی میں سب سے سینئر ہوتا ہے۔ روانگی سے پہلے مقرر کیا جاتا ہے۔

ب۔ وہ ڈرائیور اور دوسرے مسافروں کے رویہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

ج۔ اس کو ایسی پوزیشن میں بیٹھ کر سفر کرنا چاہیے کہ وہ گاڑی کے باہر ہر طرف اور پیچھے بھی دیکھ سکے۔

د۔ اگر وہ خود گاڑی کے پیچھے نہیں دیکھ سکتا تو پیچھے نظر رکھنے کیلئے کسی اور آدمی کو مقرر کر دینا چاہیے۔

ر۔ گاڑی کے کمانڈر کو راستہ نقشے کے مطابق اختیار کرنا چاہیے۔

ز۔ اگر راستہ چلنے میں بغیر سوچے سمجھے اگلی گاڑی کی پیروی کی جائے تو گروپ کی کچھ گاڑیوں کے بھٹک جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

س۔ اگر گاڑی کسی جگہ خلاف توقع رک جائے تو اسے باہر نکل کر دیکھنا چاہیے۔ کہ گاڑی کیوں رکی ہے اور اگر ممکن ہو تو رکاوٹ کو دور کرے۔

ش۔ اگر سب گاڑیوں کے کمانڈر اس طریقے پر عمل کریں گے تو ایک خراب گاڑی کے پیچھے پورا گروپ نہیں رکے گا۔

۲۔ **قافلے کی رفتار متعین کرتے وقت جن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔** قافلے کی رفتار متعین کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:۔

ا۔ چلنے کی عام رفتار اتنی مقرر کی جائے جو حالات کے لحاظ سے ممکن اور محفوظ ہوگی۔

ب۔ قافلے میں چلتے وقت یہ رفتار سب سے آہستہ چلنے والی گاڑی کی رفتار ہوگی۔

ج۔ انتہائی رفتار بھی مقرر کی جائے گی تا کہ پیچھے رہنے والی گاڑیاں اگلی گاڑیوں سے ملنے کیلئے اس رفتار سے زیادہ نہ چلیں۔ یہ رفتار عام رفتار سے عموماً کوئی پانچ میل فی گھنٹہ سے زیادہ ہوگی۔

د۔ اس حد سے رفتار کبھی بھی زیادہ نہ کی جائے۔

۳۔ **ھالٹ کے وقت لئے جانے والے ایکشن۔** ھالٹ کے وقت درج ذیل ایکشن لینے چاہیں:۔

ا۔ سفر کے دوران ھالٹ ہونے کے اوقات اور وقفے مقرر کر دیئے جائیں گے۔

ب۔ جب بھی ممکن ہو ایک قیام گاہ (ہاربر ایریا) سے دوسری قیام گاہ (ہاربر ایریا) تک سفر کرنا چاہیے۔

۴۔ **نقل وحرکت پر عمل درآمد (ذمہ داریاں)**

ا۔ کسی بھی یونٹ یا فارمیشن کی نقل وحرکت سے متعلقہ تمام افراد کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ دی گئی سڑک کا بہترین استعمال کرتے ہوئے منزل مقصود پر یوں بحفاظت پہنچیں کہ وہ اپنے تفویض کردہ فرض کی ادائیگی کیلئے تیار ہوں۔ سڑک پر گاڑیوں کی تعداد فی کلومیٹر کے مطابق تمام گاڑیاں زیادہ سے زیادہ رفتار سے سفر کریں۔ ہوائی حملے کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس قدر زیادہ سے زیادہ گاڑیاں بحفاظت سڑک پر لائی جاسکتی ہوں وہ لائی جائیں۔ نقل وحرکت کا آپریشن اس وقت شروع ہوتا ہے جب گاڑیاں ایک پڑاؤ (Harbour) سے نکلتی ہیں اور ختم تب ہوتا ہے جب یہ گاڑیاں کسی دوسرے پڑاؤ میں داخل ہوتی ہیں اور تلبیس، چھپاؤ اور بچاؤ کی تمام تدبیریں ایک مرتبہ پھر مکمل کر لی جاتی ہیں۔

ب۔ تاوقت یہ کہ راستہ مکمل تیار کر لیا گیا ہو اور اس پر نشان دہی (Marking) بھی کر لی گئی ہو۔ یہ یونٹ یا فارمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ راستہ کی قراولی (ریکی) کرے اور بالخصوص پڑاؤ گاہیں چنے۔ اس مقصد کیلئے قراولی دستوں کی خوب تربیت کی جائے اور انہیں قراولی کیلئے تیاری کی حالت میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ج۔ نقل وحرکت خواہ کتنی ہی سادہ یا آسان کیوں نہ ہو اس میں کچھ نہ کچھ منصوبہ بندی ضرور کرنا ہوتی ہے۔ اس منصوبہ بندی کا اطلاق خصوصاً مختصر پڑاؤ کیلئے جگہ کے انتخاب پر ہوتا ہے۔ دن کے وقت یہ سڑک سے ہٹ کر ہوں اور ان میں گاڑیاں خوب پھیلا کر کھڑی کی جا سکیں جبکہ رات کے وقت سڑک کسی خوب چوڑے کنارے یا بازو کے علاقے کو اس مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۵۔ **نقل وحرکت کی منصوبہ بندی کیلئے مجوزہ ڈرل**

ا۔ **انتباہی احکامات (Warning Order)** ۔ یہ جی سٹاف دیتے ہیں اور ان میں درج ذیل احکامات ہوتے ہیں:۔

(ا) نقل وحرکت کی تاریخ

(۲) منزل کا علاقہ

(۳) وہ وقت جس سے قبل سوائے ریکی پارٹی کے کوئی نقل وحرکت نہیں ہوگی۔

(۴) پہلے سے مقرر کردہ جگہ (RV) اور وقت جس پر ریکی پارٹیاں نئے علاقے میں رپورٹ کریں گی اور کوئی بھی خصوصی ہدایت جس کا تعلق راستے یا سائز کی پابندی سے ہو۔

(۵) کیا بی ایشلان (B Echlon) کی گاڑیاں ساتھ جائیں گی۔

(۶) آپریشن آرڈر کس وقت دیے جائیں گے یا ماتحت فارمیشن یا یونٹوں کے نمائندے زبانی احکامات سننے کیلئے کس وقت رپورٹ کریں گے۔

(۷) کوئی فوری اطلاع۔

ب۔ **جی اور کیو سٹاف کی منصوبہ بندی کا خاکہ**

(ا) کیو سٹاف، جی سٹاف کے ساتھ مل کر نئے علاقہ کا خاکہ نقشے کی مدد سے مرتب کرتے ہیں۔

(۲) جی سٹاف ڈویژن ہیڈکوارٹرز کے نمائندے کے طور پر کام کرنے والے افسر کو نئے علاقے میں جانے کیلئے کافی تفصیلات بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ اطلاع ریلیز لائن یا نقطہ اختتام، تمام اوقات، ممکنہ راستوں اور نئے راستے کے خاکے پر مشتمل ہوگی۔

(۳) جی سٹاف اے اور کیو سٹاف کے ساتھ مل کر (ملٹری پولیس کا نمائندہ ضرور موجود ہونا چاہیے) راستے تجویز کرتے ہیں اور یونٹوں کو گروپوں میں تقسیم کر کے راستے الاٹ کرتے ہیں۔ مارچ کی تنظیم نقطہ آغاز نقطہ اختتام کی جگہیں، رفتار اور کثافت (Density) اگر وہ مستقل احکامات سے مختلف ہوں ٹریفک کنٹرول کا خاکہ جس میں ٹریفک پوسٹ یا سیکٹر کنٹرول کی ممکنہ جگہیں شامل ہوں جو پہلے سے رائج شدہ کنٹرول کرنے کے طریقے کے مطابق ہوں۔

ج۔ **قراولی پارٹیاں**

(ا) ڈویژن ہیڈکوارٹر کے نمائندے نئے علاقے میں پہنچ کر بریگیڈ اور ڈویژن ٹروپس کے نمائندوں سے ملتے ہیں اور انہیں نقشے کی مدد سے علاقے الاٹ کر دیتے ہیں۔

(۲) اپنے علاقے کی قراولی کے بعد تمام نمائندے ڈویژن سے ملتے ہیں (جو اس دوران ڈویژن ہیڈکوارٹر کی جگہ منتخب کرنے کیلئے قراولی کر چکا ہوتا ہے)۔ اور ڈویژن ہیڈکوارٹر کو لانے اور منتشر (Disperse) کرنے کے بارے میں تبدیلیاں آپس میں بحث کر کے حل کر لی جاتی ہیں۔

د۔ **ابتدائی احکامات**۔ ان یونٹوں کو ابتدائی احکامات دے دیے جاتے ہیں جنہیں پہلے حرکت کرنا ہو (غالباً رابطہ افسر کی مدد سے) یہ احکامات نشان زدہ نقشوں اور بمعہ مکمل تفاصیل کے دیے جاتے ہیں تاکہ یونٹوں کو مارشل کرنے اور نقطہ آغاز (SP) تک پہنچنے میں آسانی ہو۔ ابتدائی حرکت کے دوران گروپنگ پر اثر انداز ہونے والے احکامات بھی اس مرحلے پر دیے جا سکتے ہیں۔

ر۔ **بڑے احکام کیلئے تیاری**

(ا) جی ایس او ۲ اور جی ایس او ۳ کی مدد سے کیو کے نمائندے کے ساتھ مل کر مکمل احکامات تیار کرتے ہیں اور انہیں جاری کر دیتے ہیں۔

(۲) مواصلات کی اہمیت کے باعث جو کہ حرکت سے پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں ضروری ہے اور ان سے متعلق منصوبہ بندی کرتے وقت اور جب کام تیار ہو رہے ہوں تو سگنل (مواصلات) افسر سے مشورہ لینا چاہیے۔

ز۔ **نقل وحرکت کا جدول (Mov Table)**. اگر وقت اجازت دے تو نقل وحرکت کا ٹیبل ہمیشہ تیار کر کے تقسیم کر دیا جائے۔ آسان ترین نقل وحرکت کے احکام بنانے میں یہ ٹیبل ہمیشہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ خواہ اسے تقسیم نہ بھی کیا جائے۔ یہ مختلف لیول (سطحوں) پہ کام کرنے والے بہت سے لوگوں کو اطلاعات پہنچانے کا بہت کارگر طریقہ ہے۔ اسی لئے کنٹرول کرنے کا مؤثر ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ تمام متعلقہ اشخاص کے پاس مکمل اطلاعات ہوتی ہیں جس کے باعث تبدیلی یا تصحیح کرنے میں آسانی اور تیزی آجاتی ہے اس کی مدد سے منصوبہ بندی کو بہتر طریقے سے جانچا جاتا ہے اور سٹاف ورک کی درستی کی آزمائش بھی ہو جاتی ہے۔

س۔ **حرکت سے پہلے اور بعد کے ضروری اقدامات۔** کوارٹر ماسٹر سٹاف کو درج ذیل اقدامات کرنے چاہیے:۔

(۱) ہینڈنگ/ٹیکنگ اوور کی تکمیل۔

(۲) بیرک ڈیمیج کی ادائگی اگر کوئی ہو۔

(۳) احکامات کے مطابق راشن، پی او ایل اور پانی وغیرہ کا بندوبست۔

(۴) ای ایم ای کور کا بندوبست۔

(۵) راستے میں واضح سپلائی پوائنٹ سے فریش کا بندوبست اور تقسیم۔

(۶) گرمی کے علاقوں میں برف کا بندوبست۔

(۷) چلنے سے پہلے آئل ٹکر کا ٹیسٹ کرنا تاکہ راستے میں استعمال کرتے وقت تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(۸) یہ دیکھنا کہ لالٹین جو ٹی او اینڈ ای میں اتھرائز ہیں وہ ٹھیک حالت میں ہیں اور ان کے شیشے وغیرہ موجود ہیں تاکہ یونٹ کو اگر راستے میں رات گذارنا پڑے تو دقت نہ ہو۔

(۹) خیموں کی چوبیں اور کلے وغیرہ پورے ہیں۔

(۱۰) راستے میں اگر پڑاؤ کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو ایجوٹینٹ کے مشورے سے کیمپ لگانا، لنگر کا بندوبست کرنا، لیٹرین کیلئے ڈیپ ٹرینچ کی کھدائی وغیرہ۔

(۱۱) کیمپ سے روانگی سے پہلے علاقے کا ملاحظہ کرنا جو گڑھے وغیرہ کھودے گئے تھے ان کی بھرائی کرنا۔

(۱۲) اے ایس سی یونٹ یا کسی دوسری یونٹ سے جو ڈرائیور وغیرہ آئے ہیں ان کے راشن کا بندوبست کرنا۔

(۱۳) کیو سٹاف کے سامان یعنی کیو سٹور اور میگزین اٹھانے کیلئے جو گاڑیاں ملی ہیں ان میں کوارٹر ماسٹر کے حکم سے سامان لادنا سامان کی مارکنگ کرنا اور اس سامان کی حفاظت کرنا۔

(۱۴) اگر سامان بند کرنے کیلئے پیکنگ میٹیریل کی ضرورت ہو تو آرڈیننس سے کافی پہلے ڈیمانڈ کرنا۔ کمپنیوں کی سامان بند کرنے میں مدد کرنا، ترکھان وغیرہ مقرر کرنا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

میدان جنگ میں ایمونیشن کی ترسیل

بحوالہ۔ جی ایس پی اردو 10476

تمہید۔ فوج میں ایمونیشن کی حفاظت، نگہداشت اور ترسیل ایک اہم اور نازک مسئلہ ہے اسلئے اس سلسلے میں مکمل اور کسی خامی سے پاک انتظامات کرنے کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا جونیئر لیڈر کے طور پر آپ کو ایمونیشن کی سیکورٹی کے انتظامات، ان کی مسلسل نگرانی اور ترسیل کرنے کا فرض سونپا جائے گا۔ اس لئے یہ آپ لوگوں کے لئے انتہائی اہم ہے کہ ایمونیشن کی ترسیل کے طریقہ کار سے آگاہ ہوں۔

۱۔ **ایمونیشن کی ترسیل کے اصول۔** ایمونیشن کی ترسیل کے نظام کو سادہ اور لچک دار ہونا چاہئے تاکہ وہ ہر قسم کے جنگی حالات میں برقرار رہ سکے۔ مندرجہ ذیل اصول اس کی ترسیل کیلئے لاگو ہوتے ہیں۔

ا۔ ایمونیشن کی ترسیل باضابطہ طریقے سے خود بخود خرچ شدہ ایمونیشن کو اصلی ایمونیشن کی بدلی کیلئے پیچھے سے آگے کی طرف ہونا چاہئے۔

ب۔ تمام خرچ شدہ ایمونیشن کو اصلی ایمونیشن سے جلد از جلد بدلی کرنا چاہئے۔

ج۔ حرکتی جنگی آپریشن میں ایمونیشن والی گاڑیاں کبھی بھی اپنے اصل کام (ایمونیشن ترسیل) سے موڑی نہ جائیں۔

د۔ جنگ میں فارمیشن یا یونٹ کسی بھی ایمونیشن لے کر آنے والی گاڑیوں سے ایمونیشن لے سکتی ہیں اگر ان کے پاس ان کا مطلوبہ ایمونیشن موجود ہو

ر۔ ایمونیشن انڈینٹ کی ضرورت نہیں ہوتی صرف وصولی کی رسیدیں دی جائیں گی جو یونٹ/ فارمیشن مطلوبہ ایمونیشن لینے کے بعد گاڑیوں کو دیں گے۔

ز۔ ایک گن پوزیشن پر اتنا ہی ایمونیشن ذخیرہ کیا جائے جتنا کہ اس گن پوزیشن سے فائر کرنے کی ضرورت ہو۔

۲۔ **ایمونیشن سکیل اور اس کی قسمیں۔** ایمونیشن کی وہ مقدار جو کہ رائج قوانین کے تحت ایک یونٹ یا ایک جوان یا گاڑیوں میں لے جایا جاتا ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

ا۔ **فرسٹ لائن سکیل۔** یہ جوانوں کے ذریعے یا یونٹ کی فرسٹ لائن گاڑیوں کے ذریعے لے جایا جاتا ہے اس کی مقدار یونٹ کی اتھرائز سکیل کے مطابق ہوتی ہے۔

ب۔ **سکینڈ لائن سکیل۔** یہ فوری ذخیرہ ہوتا ہے جو کہ فارمیشن کی سکینڈ لائن گاڑیوں میں لے جایا جاتا ہے فارمیشن کمانڈر کے زیر کنٹرول ہوتا ہے اور عام طور پر فرسٹ لائن کے 50 فیصد ہوتا ہے۔

ج۔ زمانہ امن

(ا) فرسٹ لائن یونٹ میگزین میں موجود ہوتا ہے۔

(۲) سکینڈ لائن متعلقہ آرڈیننس یونٹ کے پاس ہوتا ہے۔

(۳) جی ایس ریزرو آرڈیننس ڈپو میں موجود ہوتا ہے۔

د۔ زمانہ جنگ

(ا) فرسٹ لائن یونٹ کے پاس ہوتا ہے۔

(۲) سکینڈ لائن یونٹ کو ایشو کردیا جاتا ہے۔

(۳) جی ایس ریزرو پر متعلقہ فارمیشن کی ایس او پی کے مطابق عمل کیا جاتا ہے۔

۳۔ **ایمونیشن کی ترسیل**

ا۔ ایمونیشن کی گاڑیاں ایمونیشن کارخانوں اور بندرگاہوں سے بیس ڈپوؤں میں پہنچاتی ہیں وہاں سے آرڈیننس مینٹیننس پارک میں اور پھر ایمونیشن ریپلینیشمنٹ پوائنٹ میں لے جاتی ہیں۔

ب۔ ایمونیشن ریپلینیشمنٹ پوائنٹ سے سپلائی کی گاڑیاں ایمونیشن ہاربر ایریا یا ڈیوایڈم ایریا میں لے جاتی ہیں۔

ج۔ ایمونیشن کی ترسیل جنگ کے دوران سکون کے عرصے میں ڈیوایڈم ایریا سے ہوتی ہے۔

د۔ جنگ کے دوران ایمونیشن پوائنٹ قائم کیا جاتا ہے جو کہ سپلائی کی گاڑیوں اور تمام قسموں کے ایمونیشن پر مشتمل ہوتا ہے۔

ر۔ عام حالات میں یونٹ اپنی گاڑیاں ایمونیشن کیلئے ایمونیشن پوائنٹ پر بھیجتی ہیں جبکہ آرٹلری ایمونیشن کے سلسلے میں سپلائی کی گاڑیاں استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ جو یہ ایمونیشن آرٹلری یونٹوں میں پہنچاتی ہیں۔

۴۔ **کمپنی لیول پر ایمونیشن کی ترسیل۔** کمپنی لیول پر سی ایچ ایم، ایمونیشن کی ترسیل کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سی ایچ ایم، دوران جنگ پلاٹون حوالداروں کی مدد سے ایمونیشن خرچ رپورٹ بناتا ہے۔ اس رپورٹ کی بنا پر کمپنی کی ایف ایشلان گاڑیوں میں کمپنی کے خرچ اور ضرورت کے مطابق بٹالین کے اے ایشلان سے ایمونیشن ایشو کروانا ہے۔ یہ ایمونیشن پلاٹونوں میں سٹریچر پارٹی یا کھانا لے جانے والی پارٹی کے ہاتھ بھجوایا جاتا ہے۔ پلاٹون میں پلاٹون حوالدار، ایمونیشن کے خرچ اور ضرورت کے مطابق تمام سیکشنوں میں تقسیم کرتا ہے۔

۵۔ **ڈمپ بناتے وقت یادرکھنے کی باتیں**

ا۔ کھلے علاقوں میں ڈمپ عام طور پر دشمن کی زد میں ہوتے ہیں اور ان کیلئے اچھے ٹارگٹ ہوتے ہیں۔

ب۔ ڈمپ علاقے میں کافی بکھرے ہوئے ہوں۔

ج۔ تمام سٹاک اچھی طرح چھپائے گئے ہوں۔

د۔ گولہ بارود زیادہ پوائنٹس کے اصول پر سٹور کئے گئے ہوں تاکہ دشمن کی کارروائی سے ذخیرہ کی تباہی سے فوج گولہ بارود کے بغیر نہ رہ جائے نگران میں فاصلہ ہونا چاہئے۔

ر۔ ڈمپ کے اندر اور باہر آنے کا راستہ اچھے طریقے سے بنایا گیا ہو تاکہ ایمونیشن دینے میں دیر نہ لگے۔

ز۔ ایک سے زیادہ آدمیوں کو ڈمپ کی واقفیت ہونی چاہئے۔

س۔ ڈمپ میں ایمونیشن کی چوری ہونے کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں مناسب اقدام اور پختہ انتظام کی ضرورت ہے۔

ش۔ اگر ڈمپ دشمن کے ہاتھ میں چلے جانے کا تھوڑا سا امکان بھی ہو تو مناسب تجویز پہلے سے بنا کر رکھنی چاہئے تاکہ ذخیرہ کو تباہ کر دیا جائے یا دشمن کے ہاتھ لگنے سے روکا جائے یہ کارروائی اس صورت میں اور بھی زیادہ ہوگی جب کہ دشمن کے پاس بھی اس قسم کا ایمونیشن ہو جو ہم استعمال کر رہے ہوں۔

۶۔ **گولہ بارود کے ذخائر (ایمونیشن ڈمپ)**۔ لڑائی میں مختلف مراحل پر ڈمپ کا عمل درج ذیل طریقوں پر ہوگا:۔

ا۔ حملہ (اٹیک)

ب۔ دفاع (ڈیفنس)

ج۔ پیش قدمی (ایڈوانس)

د۔ پس قدمی (ودڈرال)

۷۔ **حملہ (اٹیک)**۔ کسی بھی حملہ کیلئے گولہ بارود کی مطلوبہ مقدار کو مہیا کرنے کیلئے تیاری حسب معمول کافی وقت پہلے سے کرنا ہوگی۔ حملہ کا دن اور وقت متعین کرنے کا انحصار مکمل طور پر گولہ بارود کی ضروری مقدار ذخیرہ کرنے کیلئے درکار وقت پر بھی ہو سکتا ہے۔ اس نوعیت کے ذخیرہ کیلئے راہنما اصول یہ ہیں:۔

ا۔ ذخائر (ڈمپ) کا حجم کافی ہونا چاہئے تاکہ اس بات کا یقین ہو جائے کہ غیر متوقع طور پر کسی بھی اچانک گولہ بارود کی طلب کو سیکنڈ لائن گاڑیوں میں مقدار سے پورا نہ کرنا پڑے۔

ب۔ ذخائر کافی حد تک قریب واقع ہونے چاہئیں تاکہ یونٹیں اپنی گاڑیوں میں وہاں سے حاصل کرنے کے قابل ہوں۔

ج۔ گولہ بارود کے ذخائر کو کسی تخریبی کارروائی سے بچانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کرنے چاہئیں۔

د۔ جب حملہ شروع ہو جائے تو گولہ بارود کی رسد کو قائم رکھا جائے تاکہ ہدف کو تسخیر کرنے کے بعد آگے تک گولہ بارود حاصل ہو سکے۔

۸۔ **دفاع (ڈیفنس)**۔ اول دوم لائن کی یونٹ، فارمیشن کے پاس موجود ذخائر سے قطع نظر اعلیٰ حکام کے فیصلہ کے مطابق اضافی دوسری لائن کی اٹھان بڑے مورچہ کے پاس ذخیرہ (ڈمپ) کی جا سکتی ہے۔ ذخیرہ کرنے کی حکمت عملی حکام اعلیٰ وضع کریں گے اور اس پر عمل درآمد بڑے مورچہ کی تیاری کے مطابق ہونا چاہئے۔ اس قسم کے ذخائر کو مناسب کھدائی کر کے رکھا جائے۔ تلبیس (چھپاؤ) کیا جائے اور انکو دشمن کی ممکنہ تباہ کن کارروائی سے بچاؤ کیلئے منتشر رکھنا چاہئے۔

۹۔ **پیش قدمی (ایڈوانس)**۔ اگر پیش قدمی کرنے والے ڈویژن کے ذرائع مواصلات کے منقطع ہونے یا نظام رسد نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو اسے اپنے ساتھ اضافی محفوظ ذخائر رکھنے چاہئیں۔ ان ذخائر کی مقدار کا حساب عملہ (سٹاف) کو کرنا ہوگا۔ پیش قدمی کے دوران یونٹوں کو گولہ بارود کی کمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ جوں جوں دشمن کی مخالفت کم ہوتی جائے گی گولہ بارود کا خرچہ بھی کم ہوگا۔

۱۰۔ **پس قدمی (ودڈرال)** ۔ پس قدمی میں سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ گولہ بارود کی صفوں (ایشلان) کو ٹریفک کی مخالف سمت میں نقل و حرکت کرنا پڑتی ہے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے گولہ بارود کو قابل رسائی اور آسانی سے مل جانے والی جگہوں پر ذخیرہ کرنا چاہئے۔ ایسے ذخیروں کے نقصان کے خطرہ کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ لیکن اس سے بچنے کیلئے ان کی تعداد اور حجم دونوں کو کم سے کم رکھا جائے۔ بجائے اس کے کہ آپ کی توپوں کا بارود کم ہو البتہ چھوڑے ہوئے بارود کو تباہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر ضروری ہو تو گولہ بارود والی دوسری لائن کی گاڑیوں کو پس قدمی میں مدد دینے والی یونٹوں کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ناپسندیدہ صورت حال ہے۔

۱۱۔ **ڈمپ کے خطرات**۔ ڈمپ میں چند خطرات ضرور پیش آتے ہیں کیونکہ دشمن کے ردعمل کی پیش گوئی نہیں کی جا سکتی اس لئے بعض حالات میں ڈمپ استعمال کرنے کی بجائے خود تباہ کرنا پڑتا ہے تاکہ دشمن کے قبضہ میں نہ آ جائے۔ بڑے خطرات درج ذیل ہیں:۔

ا۔ ڈمپ کا دشمن کے اچانک یا تجویز کردہ حملے سے تباہ ہونا۔

ب۔ ڈمپ بنانے کیلئے گاڑیوں اور افراد کا کام بڑھ جانا۔

ج۔ لڑائی کی ترکیب میں تبدیلی سے جب ڈمپ کا فائدہ نہ رہے یا اس گولہ بارود کا نکالنا مشکل ہو جائے۔

د۔ گولہ بارود نکالنے کیلئے جب ڈمپ کی ضرورت نہ رہے جوانوں اور گاڑیوں کی مطلوبہ تعداد میں کمی

ر۔ ایمونیشن کا زیاں بوجہ گمشدگی، خراب موسم، حفاظت میں کمی یا چوری

ز۔ گولہ بارود کا زیادہ عرصہ فیلڈ میں رہنے کی وجہ سے نا قابل استعمال ہونے کا خدشہ۔

۱۲۔ ایمونیشن ذخیرہ کرنے سے پہلے ضروری باتیں۔ ڈمپ کرنے سے پہلے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

ا۔ ڈمپ کا مقصد اور ضرورت۔

ب۔ وہ وقت جب ڈمپ مکمل ہونا چاہیئے کو مدنظر رکھتے ہوئے دن کی روشنی اور رات کے وقت کتنی حرکت کی جا سکتی ہے۔

ج۔ ایمونیشن کی کتنی مقدار ذخیرہ کرنا ہے۔

د۔ وقت اور جگہ جہاں سے ایمونیشن مہیا کرنا ہوگا۔

ر۔ دشمن کی زمینی اور ہوائی حملے سے حفاظت۔

ز۔ ڈمپ کی تنظیم کیلئے سٹاف کا بندوبست

س۔ لوڈنگ، ان لوڈنگ، ڈگنگ (زمین کھودنا) اور کانٹے دار تار لگانے کیلئے افرادی قوت۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

فیلڈ میں واٹر سپلائی کا نظام

بحوالہ۔ پمفلٹ جی ایس پی اردو 10472 اور 10477

تمہید۔ پانی مہیا کرنے کی ذمہ داری عموماً میدان جنگ میں فارمیشن کی ہوتی ہے۔ پانی کی کمی والے علاقے میں صف اول اور صف دوم افواج کو پانی مہیا کرنے کیلئے انصرامی علاقہ کو پانی کے مقامات قائم کرنا پڑینگے۔ اس ضمن میں پائپ لائن بچھانے، صف سوم کی رسلیات تک پانی لے جانے کیلئے خود ساختہ ٹینک بنانے اور گہرے ٹیوب ویل لگانے جیسے دشوار اور وقت طلب بندوبست کرنے کی ضرورت بھی پیش آسکتی ہے۔ ایسے علاقہ جات میں GHQ کو اس مقصد کیلئے تمام ضروری ذرائع بروقت مہیا کرنے ہونگے تاکہ انصرامی علاقہ میں جنگی کارروائیاں شروع ہونے سے قبل تمام انتظامات مکمل کر سکے۔

۱۔ لڑائی میں پانی مہیا کرنے میں درج ذیل تین بڑے مسائل پیش آتے ہیں:۔

ا۔ پانی کو دریافت کرنا اور اس کو ٹیسٹ کرنا۔

ب۔ پانی کو شفاف حالت میں کسی ایسی جگہ اکٹھا کرنا جہاں سے یونٹیں باآسانی حاصل کر سکیں اس کام کیلئے پانی کو سٹور کرنے کی سہولت بھی مہیا کرنی پڑتی ہیں۔

ج۔ پانی کی یونٹوں میں مناسب تقسیم۔

۲۔ ذمہ داری۔ واٹر سپلائی کے سلسلے میں مختلف صیغوں، فارمیشن، یونٹوں کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں۔

۳۔ فارمیشن کا عملہ

ا۔ شرح اجراء کی تقرری۔

ب۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ آگ بجھانے کی صورت میں پانی کیسے اور کتنا ملے گا۔

ج۔ انجینئر کے مشورہ سے پانی کی تقسیم کا فیصلہ کرنا۔

د۔ درج ذیل اطلاعات یونٹوں کو باہم فراہم کرنا

(۱) پانی لینے کی جگہ۔

(۲) راستے۔

(۳) پانی لینے کا وقت۔

(۴) کسی وجہ سے پانی کے مقام کا بند ہونا۔

(۵) بعض حالات کے تحت پانی کے معائنہ خاص کا انتظام کرنا۔

ر۔ ضرورت کے وقت پانی کے بہم پہنچانے کا انتظام بذریعہ سڑک، ریل وغیرہ منظم کرنا۔

۴۔ انجینئر کور

ا۔ رسد کے ذرائع کی فراوانی اور ترقی۔

ب۔ ذخیرہ آب کو جمع کرنا اور اسے قابل استعمال بنانا۔

ج۔ اس ساز و سامان کا انتظام کرنا۔ اسے چلانا اور اس کی دیکھ بھال کرنا۔ جس سے پانی کی رسد ہوتی ہے سوائے باقی ماندہ یونٹوں کے ساز و سامان کے۔

د۔ جیسے ضرورت ہو پانی کی فراہمی پانی کے منتخب مقام پر کرنا۔

۵۔ طبی (میڈیکل کور)

ا۔ پانی کے ذرائع کا معائنہ کرنا اور کسی ذریعہ کا مسلسل معائنہ کرتے رہنا جو کہ جوان پینے یا دھونے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

ب۔ پانی کے قابل استعمال ہونے کا مشورہ دینا۔

ج۔ پانی کو قابل استعمال کرنے کے طریقے کی منظوری دینا اور ایسے اقدام بتانا جس سے ذریعہ آب کو گندگی سے بچایا جا سکے۔

د۔ شرح اجراء کی منظوری دینا۔

ہ۔ پانی پر متعین افراد کی تربیت۔

۶۔ استعمال کرنے والی یونٹ

ا۔ یونٹوں کواپنے فراہمی کے سازوسامان چلانے کی اور باقی فرائض پانی سے متعلقہ جب ضروری ہو دیئے جاسکتے ہیں۔اس میں پانی کی آلودگی بذریعہ ریڈیائی تابکاری، کیمیائی اور حیاتیاتی عناصر سے پاک رکھنے کیلئے خاص احتیاطی تدابیر بھی شامل ہوتی ہیں۔

ب۔ جہاں دشمن کی کسی کارروائی سے پانی کی آلودگی کا شک ہو جائے تو سارا پانی ٹیسٹ کیا جائے گا اور اس کی دیکھ بھال بھی رکھی جائے گی۔

۷۔ <u>ضروری نقطے</u>

<u>معیار</u>

ا۔ <u>رسد کا ذریعہ</u>۔ جنگی حالات میں بڑے ذخیرہ آپ کو نا قابل استعمال برائے پینے اور کھانے پکانے کے قرار دینا ہوگا۔وہ پانی جو کہ دھونے کیلئے صرف استعمال کرنا ہو خاص کر استوائی موسموں میں اسے بھی صاف کر کے استعمال کریں۔

ب۔ <u>پینے کا پانی</u>۔ پینے کے پانی کیلئے درج ذیل ضروری شرائط ہیں۔

(۱) پانی میں بیماری پیدا کرنے والا کوئی جز نہ ہو۔

(۲) جو حد مقرر کی گئی ہو اس سے زیادہ ریڈیائی تابکاری نہ ہو۔زہر اور ہدی کے تیل سے پاک ہو۔

(۳) بے رنگ، بے ذائقہ اور بغیر بو کے ہو۔

(۴) نمکیات کی تعداد زائد نہ ہو اور بھاری پن بھی نہ ہو۔

(۵) گدلا نہ ہو اور اس میں کوئی مادے زائد حل نہ ہوں۔

۸۔ <u>مقررہ مقدار</u>

ا۔ آدمیوں، جانوروں اور گاڑیوں کیلئے پانی کی درکار مقدار میں فرق موسم اور دوسرے عوامل کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ب۔ گرمی کے موسم میں آدمی اور جانوروں کو زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے بہ نسبت ٹھنڈے موسم اور معتدل موسموں کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ان میں 75۔50 فیصد اضافہ کر لینا چاہیئے۔

ج۔ آدمیوں کو اس بات کی تربیت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے پینے کے پانی کی مقدار میں کمی کریں۔

۹۔ <u>پانی کے برتن کی قسم اور گنجائش</u>۔ فی وقت درج ذیل قسم کے برتن پانی کی فراہمی کے سلسلے میں زیر استعمال ہیں۔

ا۔	پانی کی بوتل (واٹر بوتل)	تقریباً ایک لٹر
ب۔	پانی کا ڈبہ (کین)	9 لٹر
ج۔	جیری کین	19 لٹر
د۔	بخال	25 لٹر
ر۔	ڈرم	200۔180 لٹر
ز۔	پانی کی گاڑیاں	350 سے 1550 لٹر

۱۰۔ <u>پانی کے جمع کرنے کی گنجائش (لوڈنگ کپیسٹی)</u>

ا۔	ڈھائی ٹن ٹرک	112 جیری کین
ب۔	جیپ اور ٹریلر	33 جیری کین
ج۔	ڈیڑھ ٹن ٹریلر	67 جیری کین
د۔	3 ٹن ٹرک	124 جیری کین

۱۱۔ <u>پانی کی ضرورت</u>۔ اس سبق کے ضمیمہ الف میں درج اعداد و شمار معتدل آب و ہوا کیلئے راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔گرم آب و ہوا کیلئے ضرورت میں 50 سے 75 فی صد اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۲۔ <u>پانی کا وزن (ذخیرہ اور بند)</u>

ا۔ ایک لٹر ۔ ایک کلوگرام

ب۔ ایک مکعب 1000 لیٹر ایک ٹن

۱۳۔ <u>پانی کے رساؤ کا شمار حساب</u>۔ پانی رساؤ اور چھلکنے سے (لیکج اور سلپنگ) تقریباً دس فی صد ضائع ہوتا ہے۔

۱۴۔ <u>جانوروں کا پانی پینا</u>۔ ایک گھوڑا ایک وقت میں چودہ لٹر پانی پیتا ہے۔اور اسے سات منٹ صرف ہوتے ہیں۔144 جانور فی گھنٹہ کو معیاری طور پر سولہ سو 1600 لٹر پانی

پلایا جاتا ہے۔

ضمیمہ الف

پانی کا اعداد وشمار

اشیاء	حالت	مقصد	روزانہ لیٹر عام	کم ازکم
آدمی سخت				
ا۔	پیدل چلنا۔مگر تین دن سے زائد نہ ہو	پینے کیلئے	5	3
ب۔	آرام کی حالت تین دن سے زیادہ نہ ہو	پینے کیلئے	5	5
		پکانے کیلئے	5	5
		دھونے کیلئے	10	3
معتدل				
ج۔	کیمپوں میں مرحلہ وار تیاری اور آرام	تمام مقاصد کیلئے	140	50
عام				
د۔	گھوڑے خچر جب ممکن ہو تین دفعہ پانی دیا ہے	پینے کیلئے	70	25
ر۔	اونٹ (کم ازکم ہر تیسرے روز)	پینے کیلئے	70	50
میکانی گاڑیاں				
ز۔	چلنے کی رفتار پر منحصر	ریڈی ایٹر کو بھرنے کیلئے	5	3

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

فرسٹ ایڈ اور میدان جنگ سے زخمیوں کا انخلاء

بحوالہ۔ پمفلٹ، میدان جنگ میں انصرام۔ جی ایس پی (یو) 10476

تمہید۔ جنگی اتلاف کے انخلاء میں غیر ضروری تاخیر سپاہ کے حوصلہ پر برا اثر چھوڑے گی۔ اس لئے اتلاف کا انخلاء جلد اور بغیر لوگوں کو احساس دلائے کرنا چاہئے جتنے کم لوگ دیکھیں گے اتنا ہی بہتر ہوگا یہ منظر یونٹ اور سب یونٹ کے پیچھے بیٹھے ہوئے افراد کیلئے حوصلہ افزا نہیں ہوگا کہ مسلسل قافلہ کو وہاں سے گزرتے دیکھیں۔

ا۔ **ایمرجنسی کیسز کا جائزہ۔** جب فرسٹ ایڈ پوئنٹ پر جنگی حالات میں مریض لائے جاتے ہیں تو ان کی وضاحت کی جاتی ہے اس میں سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی ہیڈ انجری ہے تو اس کا سب سے پہلے علاج کیا جائے گا، اس کے بعد چھاتی کے زخم کے زخم والے مریض کا علاج کیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی مریضوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے ان کا علاج کیا جائے گا۔ جنگی حالات میں زخمیوں کو زخم کی اہمیت کے لحاظ سے دیکھنے کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

الف۔ ہیڈ انجری۔

ب۔ چیسٹ انجری۔

ج۔ عام زخم۔

۲۔ **جل جانے کا علاج۔** جل جانے کی ابتدائی طبّی امداد مندرجہ ذیل ہے:۔

الف۔ جلے ہوئے حصے کو بچائیں۔

ب۔ مریض کو مکمل آرام دیں۔

ج۔ پینے کو خوب پانی دیں اگر ہوسکے تو ہر گلاس پانی میں ایک ایک چمچ نمک ڈال دیں۔

د۔ جلے ہوئے کپڑوں کو نہ چھیڑیں جلی ہوئی جلد کو کسی صاف کپڑے سے ڈھانپ کر پٹی کردیں۔

ہ۔ میٹھی چائے پلائیں تا کہ مریض گرم رہے۔

و۔ کوئی جیلی، کریم یا گیلی پٹی نہیں لگانی۔ اگر منہ جل گیا ہو تو اسے کھلا رکھیں۔

ز۔ معمولی جلے ہوئے مریضوں کو چھوڑ کر باقی تمام جلے ہوئے مریضوں کو سٹریچر پر لٹا کر ہسپتال بھیج دیں۔

۳۔ **ٹارنیکیٹ۔** اگر خون بند نہ کیا جاسکے اور اتنا زیادہ بہہ رہا ہو کہ مریض کی جان خطرے میں ہو تو ٹارنیکیٹ کا استعمال کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زخم سے کچھ اوپر ایک سخت رسی وغیرہ باندھ دیں۔ مگر ٹارنیکیٹ صرف بازو کی اوپر والی ہڈی اور ران پر لگائی جاسکتی ہے۔ اور اگر مضبوطی سے لگائی جائے تو خون کا بہنا روک دیتی ہے۔ پہلے خون بہنے سے روکنے کے بعد ضروری اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:۔

الف۔ مریض کو نیم گرم رکھے۔

ب۔ زیادہ سے زیادہ مشروب پینے کو دیں۔

ج۔ اگر خون زیادہ بہہ گیا ہے تو اسکو ہسپتال وغیرہ لے جانے کیلئے اس طرح لے جائے کہ سر باقی جسم سے نیچے ہو تا کہ دماغ کے دوران خون میں کمی واقع نہ ہو۔

۴۔ **زخموں کا علاج**

الف۔ زخم جسم کے کسی بھی حصہ پر ہوسکتے ہیں اور یہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔ علاج کے عام اصول وہی ہیں۔ چاہے زخم کہیں بھی ہو ان کو مکمل طور پر جاننا اور سمجھنا چاہئے۔ ابتدائی طبّی امداد میں ہر کام کامن سینس کے ساتھ کرنا چاہئے۔

ب۔ ڈریسنگ کا درمیان والا نرم حصہ (موٹا) زخم پر رکھیں زخم کئی وجوہات کی بنا پر لگ سکتے ہیں مگر ان میں ایک قدر مشترک ہے کہ وہ جراثیم کو جسم کے اندر داخل ہونے کا راستہ فراہم کرتے ہیں۔ کچھ جراثیم تو چوٹ لگنے کے ساتھ ہی جسم داخل ہوجاتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں کم ہی کچھ کیا جاسکتا ہے۔ ابتدائی طبّی امداد کس مقصد یہ ہے کہ جسم کے اندر مزید جراثیم کو نہ جانے دیا جائے اور جسم کو مزید بیماری سے بچایا جاسکے۔ خون بند کرنے کے علاوہ۔ جو ضرور کرنا چاہئے۔ کم ہی کچھ ایسا ہے جو زخموں کی فرسٹ ایڈ کے دوران کیا جاسکے۔ جو ضروری بات ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کیا جائے کہ مزید نقصان ہو۔

۵۔ **جنگی زخم کی ابتدائی طبّی امداد بہت آسان ہے۔ (پٹی لگانے کا طریقہ)**

الف۔ زخم میں تمام مٹی وغیرہ کے ذرات کو نکال دیں۔

ب۔ خون کا بہنا بند کردیں۔

ج۔ پہلی فیلڈ ڈریسنگ کو کھول دیں اور ڈریسنگ کو ہاتھ مت لگائیں۔ اس کو زخم کے اوپر رکھے اور پھر درمیان میں پریشر کے ساتھ پٹی کردیں۔ پٹی کو باندھ دیں یا کہیں لگادیں۔

د۔ اگر زخم جلد کے اوپر ہے یا صرف بازو پر ہے تو عام طور پر کوئی علاج کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ آدمی پیدل چل کر کمپنی ایڈ پوسٹ تک جاسکتا ہے۔ اگر زخم زیادہ بڑا اور گہرا ہو تو مریض کو آس پاس کسی سائے میں لے جائیں۔ اسے دھوپ گرمی اور ٹھنڈی ہوا سے بچائیں۔ اور اسے بتائیں کہ خاموشی سے لیٹا رہے۔ اگر مریض کو اٹھا کر لے جائیں

تو ایسے طریقے اپنائیں کہ مریض نیم گرم رہے اور اسے خوب پانی پینے کی ترغیب دیں۔ جب بھی میسر ہو۔ درج ذیل زخموں کا علاج بہت ضروری ہے۔

۶۔ **یونٹ کی سطح پر اتلاف کا انخلاء**۔ یونٹ کی سطح پر اتلاف کے اصول یہ ہونے چاہئیے:۔

ا۔ یونٹ کی سطح پر اتلاف کا اصول یہ ہونا چاہئیے کہ انخلاء میں زیادہ سے زیادہ رفتار ہو۔

ب۔ رجمنٹل طبی آفیسر کے ذریعے زخمی ہونے کے چار گھنٹے کے اندر اتلاف کا معائنہ اور طبی امداد مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔

ج۔ جنگی منصوبے کی مکمل وضاحت کے بعد یونٹ کا طبی آفیسر چاہے تو آرمی میڈیکل کور کا ایک جوان اور چار سٹریچر بیرئر کو ہر کمپنی یا ذیلی یونٹ کے ساتھ کمپنی یا اس کے مساوی درجہ کی طبی امداد چوکی قائم کرنے کیلئے منسلک کرسکتا ہے یا اگر مناسب سمجھے تو تمام طبی عملہ اور سٹریچر برداروں کو ایک مرکزی جگہ پر اکٹھا رکھ سکتا ہے جیسا بھی صورت حال کا تقاضہ ہو۔

د۔ سٹریچر بردار زخمیوں کو اگلے محاذ سے کمپنی طبی امداد چوکی (کمپنی ایڈ پوسٹ) تک انخلاء کریں گے۔

ر۔ علاوہ ازیں جنگ کی مختلف کیفیات کے تحت اگلے محاذ سے اتلاف کے انخلاء کا امکان صرف اندھیرا ہونے تک ہی محدود ہوسکتا ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہوگا کہ اتلاف کو دن میں وہی روکے رکھنا پڑے جس کیلئے کمپنی امدادی چوکی (سی اے پی) کی ضرورت پھر درپیش ہوگی۔ کمپنی امدادی چوکی کو کمپنی ہیڈ کوارٹر کے پاس سے اگلے علاقے میں قائم کیا جانا چاہئیے۔

ز۔ اتلاف کا انخلا کمپنی طبی امداد چوکی سے رجمنٹل طبی امدادی چوکی تک کیا جائے گا جو ہمیشہ یونٹ ہیڈ کوارٹر کے نزدیک ہوگی۔

س۔ انخلاء کیلئے آدمیوں کی محدود نفری اور لمبے فاصلوں کے پیش نظر ممکنہ انخلاء کیلئے ہمیشہ گاڑیوں سے انخلاء کا جائزہ لینا چاہئیے اس مقصد کیلئے مقرر کردہ ایمبولینس استعمال کی جائے۔

ش۔ رجمنٹل طبی آفیسر اتلاف کی تشخیص کرے گا اور اتلاف کے ساتھ چٹ لگائے گا۔ علاوہ ازیں ہنگامی طبی علاج کے علاوہ اتلاف کو پیچھے پیش طبی چوکی (اے ڈی ایس) میں بھجوائے گا یہ انخلاء طبی خدمات میں شامل ہے۔

۷۔ **دستاویزات**۔ دستاویزات ماسوائے ان اموات کے جو لڑائی کے دوران ہوئی ہوں درج ذیل طریقے سے تیار کی جاتی ہیں:۔

ا۔ متعلقہ یونٹ ایس پی اے او 6/74 کے تحت یا اور ہدایات جو کہ اے جی برانچ پی اے ڈائریکٹوریٹ جی ایچ کیو نے جاری کی ہوں کے تحت اتلاف کے کوائف کی اطلاع دے گی۔

ب۔ پی اے ایف ایم 1329 فیلڈ میڈیکل کارڈ رجمنٹل پوسٹ میں تیار کیا جائے گا اور اتلاف کے ساتھ رکھا جائے گا۔

ج۔ طبی دستاویزات پیش طبی چوکی میں تیار کی جائیں گی۔

د۔ کوئی زخمی یا بیمار مرکزی طبی چوکی سے آگے بھیجا جا رہا ہو تو مرکزی طبی چوکی جس قدر جلد ممکن ہو اس کی اطلاع متعلقہ یونٹ کو اور آفیسر کی صورت میں فارمیشن ہیڈ کوارٹر کو بھی دیگی۔

ر۔ ہفتہ وار ریٹرن پی اے ایف ایم۔1119 پر ایم ڈی ایس بھیجے گی جس میں مریضوں کے کوائف جو کہ مرکزی طبی چوکی میں ہیں درج کرے گی مزید دوران ہفتہ ان مریضوں کی حالت (اموات، واپسی، دوسرے ہسپتالوں سے تبدیلی وغیرہ) دکھائی جائے گی۔

ز۔ یہ ہفتہ وار ریٹرن ہر ماہ کی سات تاریخ، چودہ تاریخ، اکیس تاریخ اور مہینے کے آخری دن بھیجی جائیگی۔

س۔ اس ریٹرن کی ایک کاپی درج ذیل کو بھی روانہ کی جائے گی۔

ش۔ افسران:۔

(۱) آفیسر انچارج کور و جی ایچ کیو راولپنڈی۔

(۲) یونٹ۔

(۳) فارمیشن۔

ص۔ جے سی اوز، او آر، این سی ایز اور سویلین:۔

(۱) آفیسر انچارج متعلقہ ریکارڈ آفیسر۔

(۲) یونٹ۔

نوٹ۔ ہدایات جو کہ فارم پی اے ایف ایم۔1119 پر چھپی ہوئی ہیں تو ضرورت کے مطابق ترمیم کی جائے گی۔

ی۔ جو لوگ مرکزی طبی چوکی یا ہسپتال میں مر جائیں ان کی اموات کی اطلاع ایس پی اے او 6/74 کے تحت دی جائیگی۔

۸۔ **اتلاف کا گولہ بارود اور سازوسامان**

ا۔ زخمی ہونے والی جگہ پر ہی گولہ باورد زخمی سے لیا جائے گا۔

ب۔ ذاتی ہتھیار اور سامان مرکزی طبی چوکی میں لیا جائے گا اور اسلحہ سازی کمپنی (آرڈننس کمپنی) کو اطلاع دی جائے گی جو جوان کے ہتھیار اور سامان کو جمع کرے گا۔

۹۔ **انخلائی افراد کی واپسی**۔ زخمی جو کہ تندرست ہو کر خدمت کے قابل ہو جائیں ان کی تقسیم یوں کی جائے گی:۔

ا۔ پیش طبی چوکی تک متعلقہ یونٹ کو بھیج دئے جائیں گے۔

ب۔ مرکزی طبی چوکی والے جوان یونٹ کو براستہ ڈویژنل انتظامی علاقے بھیجے جائیں گے۔

ج۔ **فیلڈ ہسپتال اور سی ایم ایچ سے فارغ افراد**

(۱) افسران کمک کیمپ کو بھیجے جائیں گے۔

(۲) دوسرے جوان متعلقہ رجمنٹل کو سنٹر کو بھیجے جائیں گے۔

۱۰۔ **زخمیوں کے انخلاء کا طریقہ کار اور ان کی تقسیم کا تشریحی خاکہ**

سلسلہ وار روانگی بذریعہ	**علاج**
جز یونٹ ڈولی بردار (سٹریچر بیریر)	(۱) پہلے میدانی پٹی ہو گی۔
(کمپنی ایڈ پوسٹ) (سٹریچر بیریر)	(۲) گولہ بارود ہٹایا جائے گا۔
	(۳) ابتدائی طبی امداد
رجمنٹل امدادی چوکی	(۱) دوائیاں اور ٹیکے
	(۲) مرہم پٹی ہوتی ہے۔
	(۳) چائے اور سگریٹ
چلتے زخمیوں کی اتلافی چوکی	پیدل یا ایمبولینس کے ذریعے (اگر مناسب ہو)
یا	
اتلافی گاڑی چوکی (اگر ضروری ہو) یا ڈولی بردار یا ہلکے جہاز سے	
پیش مرہم پٹی کا مرکز (اے ڈی ایس)	(۱) دوائیاں اور ٹیکے
	(۲) مرہم پٹی صحیح کی جاتی ہے
	(۳) طبی دستاویزات
	(۴) ہلکی پھلکی غذا
مرکزی طبی چوکی (ایم ڈی ایس) ایمبولینس یا جہاز کے ذریعے	
	(۱) چھوٹی موٹی جراحی
	(۲) خون دیا جاتا ہے۔
	(۳) تقویت دینا
	(۴) سازوسامان اور ذاتی ہتھیار آرڈننس کمپنی جمع کرتی ہے۔
	(۵) طبی اثرات کی دیکھ بھال
فیلڈ ہسپتال سڑک، ریل یا بڑے جہاز سے	(۱) طبی اثرات کی دیکھ بھال، بڑے آپریشن
عام بنیادی ہسپتال	(۲) مزید علاج

(حوالہ۔ پمفلٹ جی ایس پی یو۔ ۶۷۴۸۱۰۔ ضمیمہ صفحہ ۱۷۵

۱۱۔ **جوانوں کی تربیت۔** کمانڈنگ آفیسر اور طبی آفیسر کو دیکھنا چاہیئے کہ تمام جوانوں کو درج ذیل طبی امداد (فرسٹ میڈیکل ایڈ) سے واقفیت ہے:۔

ا۔ گولہ لگنے کی صورت میں فیلڈ پٹی باندھ سکیں۔

ب۔ مارفیہ انجکشن لگا سکیں۔

ج۔ اے پی سی سفوف کا استعمال کر سکتے ہیں۔

د۔ سلفا کی گولیاں استعمال کر سکتے ہیں۔

ہ۔ پانی کی صفائی کی گولیاں استعمال کرنا جانتے ہوں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

یونٹ لوڈ ٹیبل کی تیاری

بحوالہ: کتاب سٹاف ڈیوٹی ان دی فیلڈ 1955ء سیکشن 2، 43 اور 52۔

مقصد۔ سبق کا مقصد طلباء کو سٹاف اور لوڈ ٹیبل کے بنانے اور ان کی اہمیت سے روشناس کرانا ہے۔

تمہید۔ فارمیشن اور یونٹس اکثر و بیشتر فیلڈ ٹریننگ کی خاطر حرکت کرتی ہیں۔ اس مقصد کیلئے گاڑیوں کا استعمال ناگزیر ہے کیونکہ تمام متعلقہ سٹورز، ایکوپمنٹ، ایمونیشن اور دفتر ساتھ لے جانے ہوتے ہیں۔ اس سامان کو گاڑیوں میں اگر صحیح طریقہ سے لوڈ نہ کیا جائے تو بہت سی مشکلات درپیش آتی ہیں۔ ان مشکلات پر قابو پانے کیلئے سٹاف اور لوڈ ٹیبل بنانا ضروری ہے۔ لوڈنگ ٹیبل ہر قسم کی گاڑی کا الگ الگ بنایا جاتا ہے۔ تاکہ دوران سفر اور منزل مقصود تک پہنچنے میں آسانی ہو۔

۱۔ **لوڈنگ ٹیبل کی تیاری۔** عام طور پر اس کی دو کاپیاں بنائی جاتی ہیں۔ ایک کاپی گاڑی کے کمانڈر کے پاس ہوتی ہے جبکہ دوسری کاپی بطور ریکارڈ دفتر میں رکھی جاتی ہے۔ یہ دو طرح کے بنائے جاتے ہیں۔ ایک عام سکیل کے لحاظ سے اور دوسرے کم سکیل کے حساب سے۔ یہ یونٹ سٹینڈنگ آرڈر کے حصہ کے طور پر بھی شمار کئے جاتے ہیں۔

۲۔ **لوڈنگ ٹیبل کی ترتیب۔** لوڈنگ ٹیبل میں عام طور پر گاڑی میں بیٹھنے والے افراد، سامان سٹورز اور ایمونیشن جو کہ گاڑی میں رکھنا ہے شامل ہوتے ہیں۔ اس کے رکھنے کی ترتیب دی جاتی ہے۔ جو کہ گاڑی کی (capacity) گنجائش کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایمونیشن کے کتنے بکسے ہیں وغیرہ۔ مندرجہ ذیل تفصیل بھی اس میں شامل ہوگی:۔

ا۔ گاڑی کمانڈر اور دوسرے افراد جو کہ گاڑی میں ہوں گے۔

ب۔ ایکوپمنٹ کے بڑے سامان اور کٹ بیگ کی تعداد۔

ج۔ گاڑی میں سامان رکھنے کا ڈایا گرام۔

۳۔ لوڈنگ ٹیبل کا نمونہ ضمیمہ الف کے طور پر منسلک ہے۔

۴۔ **سٹاف کی ڈیوٹی۔** سٹاف کی اہم ذمہ داری اپنے بالا کمانڈر کو صحیح انفارمیشن دینا ہے۔ تاکہ دُرست فیصلہ ہو سکے جبکہ غلط انفارمیشن کی صورت میں نہ ہی صرف یہ کہ درست پلاننگ نہ ہو سکے گی بلکہ کمانڈر کا سٹاف پر اعتماد بھی نہ رہے گا۔ لہٰذا سٹاف آفیسر کو صرف اپنی یادداشت پر بھروسہ نہ رکھنا چاہئے بلکہ کسی بھی انفارمیشن کو حاصل کرنے اور اکٹھا کرنے کے لئے نوٹ بک کا استعمال ضروری ہے۔ تاکہ اکثر و بیشتر ضرورت پڑنے والی معلومات /ڈاٹا اس میں درج کیا جائے۔

۵۔ **لوڈ /سٹاف ٹیبل۔** لوڈ اور سٹاف ٹیبل بنانے سے سٹاف آفیسرز کو مووومنٹ کی منصوبہ بندی کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس میں تمام ماتحت یونٹوں کے درج ذیل کوائف ہوتے ہیں:۔

ا۔ یونٹ کے تمام آفیسرز، جے سی اوز اور جوان۔

ب۔ تمام اقسام کی گاڑیاں بمعہ ٹریلرز۔

ج۔ تمام قسم کے ہتھیار۔

د۔ ہر قسم کا ایمونیشن۔

نوٹ:۔ اس کا نمونہ ضمیمہ ب میں دیا گیا ہے۔

خلاصہ۔ سٹاف اور لوڈ ٹیبل ریڈی ریکنر کا کام دیتے ہیں لہٰذا ان کو ہر وقت مکمل اور درست رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ ان کی اہمیت نہیں رہے گی۔ لوڈ ٹیبل ٹروپس اور ایکوپمنٹ کو دستیاب گاڑیوں میں ایڈجسٹ کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

ضمیمہ الف

لوڈنگ ٹیبل

ڈرائیور کا نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ گاڑی نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کمانڈر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

3 3

2 1

6 4 4

5

9 7

8 3

13 12

18 15 14

16 17

گاڑی میں موجود سامان کی تفصیل

۱۔ ڈرائیور
۲۔ کوڈرائیور
۳۔ چھاگل
۴۔ بتیاں
۵۔ نیٹ کیموفلاج
۶۔ بخال
۷۔ ٹینٹ
۸۔ جوانوں کے بستر
۹۔ کھانے کے برتن
۱۰۔ گینتی/ بیلچہ
۱۱۔ چوب/ بنیرے
۱۲۔ این بی سی سوٹ
۱۳۔ میزائل لانچر
۱۴۔ جوان
۱۵۔ میزائل بکس
۱۶۔ وائرلس سیٹ
۱۷۔ سمال آرمز ایمونیشن

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سامان کی مرمت اور ریکوری

بحوالہ۔ پمفلٹ جی ایس پی اردو 10476 میدان جنگ میں انصرام

تمہید۔ نا قابل استعمال ساز و سامان کی مرمت اور بازیابی میدان جنگ کے انتظامی اور انصرامی کارروائیوں میں سے ایک اہم کام ہے۔فوج کو اپنی نقل و حرکت ٹھیک طریقے سے برقرار رکھنے کیلئے ایک عمدہ قسم کی مرمت اور بازیابی کا انتظام درکار ہے۔لڑائی کے دوران عمدہ مرمت اور بازیابی کا انتظام سامان جنگ کو غیر ضروری طور پر ضائع ہونے سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔مرمت طلب سامان اگر میدان جنگ سے نہ لایا جائے تو اس کے نقصان ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور دشمن اس سامان کو قابل استعمال بنا کر آپ کے خلاف استعمال کر سکتا ہے۔
مرمت اور ریکوری جو کہ یونٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہو لڑائی میں اس کی ذمہ داری ای ایم ای پر عائد ہوتی ہے۔انصرامی علاقہ کے مرکز میں ایک نائب ناظم برقی و میکانکی انجینئر (اے ڈی ایم ای) بمعہ عملہ کے مقرر ہوتا ہے تاکہ انصرامی علاقہ کی علاقائی حدود میں اور جہاں ضروری ہو۔۔حدود سے باہر مرمت اور بازیابی کو ترتیب دے کر ایک بہت وسیع علاقے میں جہاں بہت سی فارمیشن کام کر رہی ہوں مرمتی اور ریکوری کے نظام کو مربوط کرنے میں عملی آفیسر بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

ا۔ **تعریفیں۔** ٹیکنیکل اصلاحات جو مرمتی اور ریکوری کے حوالے سے بار بار استعمال ہوتی ہیں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **بیک لوڈنگ۔** نقصان رسیدہ ساز و سامان اور گاڑیاں جب میدان جنگ سے عقبی علاقوں کی طرف لے جاتی ہو تو یہ عمل سامان واپسی کہلاتا ہے۔

ب۔ **بیک لوڈنگ پوائنٹ۔** بیک لوڈنگ سے پہلے نقصان رسیدہ ساز و سامان اکٹھا کرنے کا وہ مقام جہاں سے بعد میں یہ ساز و سامان اور میٹریل کسی بالا فارمیشن کی ورکشاپوں میں لے جایا جاتا ہے بیک لوڈنگ پوائنٹ کہلاتا ہے۔

ج۔ **ایکوپمنٹ کا تباہ ہونا۔** سامان حرب جس کی ای ایم ای کے ذریعے بازیابی یا مرمت درکار ہو۔

د۔ **ایکوپمنٹ کولیکٹنگ پوائنٹ۔** جہاں فیلڈ ورکشاپ میں بھیجنے سے پہلے سامان اکٹھا کیا جاتا ہے۔

ر۔ **بازیابی (ریکوری)۔** کسی گاڑی یا کسی ساز و سامان کو اس مقام سے باہر نکالنے کا عمل کہ جہاں پر وہ ناکارہ یا نا قابل استعمال ہو گیا ہو اور پھر اس مقام سے نکال کر اسے ایسی جگہ پہنچانا کہ جہاں اس کی مرمت ممکن ہو اور جہاں سے دوبارہ بیک لوڈنگ ہو سکے۔

ز۔ **ریکوری پوسٹ۔** ایسا مقام جہاں ریکوری کی سہولیات دستیاب ہوں۔

۲۔ **مرمتی۔** یو آر او/ ایل اے ڈی کی ذمہ داری ہے کہ وہ یونٹ میں مرمت کے دوران گاڑیوں اور چھوٹے ہتھیاروں کی مرمت کریں۔اس مقصد کیلئے ان کی برقی میکانی انجینئر ورکشاپ اور برقی ماہر (Elec) برائے گاڑی اس بات کے مجاز ہوتے ہیں کہ فاضل پرزے اپنے پاس رکھیں۔یونٹ کا ساز و سامان جو کہ یو آر او، ایل اے ڈی کی مرمت سے زاہد ہو، واپس برقی میکانی انجینئر بٹالین یا اس کے کسی جز یونٹ (ورکشات کمپنی) میں بھیجا جاتا ہے جو کہ ہیڈ کوارٹر سے اس کی امدادی ورکشاپ کمپنی نشان زدہ کی جاسکتی ہے۔وہ گاڑیاں جو سیدھی کھینچی جاسکتی ہیں ان کی ریکوری کی ذمہ داری متعلقہ یونٹ کی ہوتی ہے، جب ایک اتلاف گاڑی یونٹ کی استطاعت سے زیادہ ہو تو اتلاف رپورٹ برقی میکانی انجینئر بٹالین کے ریکوری کنٹرول کے میسر زائد سے جو کہ بذریعہ پیغام یا ملٹری پولیس کے ٹریفک کنٹرول سے دی جائے گی۔بعض اوقات میں یہ آسانی سے اتلاف رپورٹ ڈاک سوار کے ذریعے نزدیکی ریکوری چوکی کو بھیجی جاتی ہے۔

۳۔ **مرمت کی درجہ بندی۔** مرمت کی درجہ بندی تین گروپوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

ا۔ **یونٹ میں مرمت (یونٹ ریپئر)۔** اس میں مرمت بدلی اور ہم آہنگی (ایڈجسٹمنٹ) ہوتی ہے جو کہ یونٹ کے علاقے میں یو آر او اور ایل اے ڈی کرتی ہے۔

ب۔ **میدانی مرمت (فیلڈ ریپئر)۔** یہ وہ مرمتیں ہیں جو کہ یونٹ میں مرمت کے قابل نہیں ہوتی یا خراب حصوں کی بدلی اور دوسری اشیاء کی مرمت جو میدانی مرمت کروائی جاتی ہے۔

ج۔ **بنیادی مرمت (بیس ریپئر)۔** یہاں پر مکمل پرزوں حصوں اور سامان کا اوور ہال ہوتا ہے۔

۴۔ **ریکوری کی درجہ بندی اور مقاصد۔** لڑائی میں ریکوری درج ذیل مقاصد کیلئے کی جاتی ہے:۔

ا۔ سڑک کو نقصان زدہ سامان سے صاف کرنا۔

ب۔ نقصان شدہ سامان کو واپس لانا۔

ج۔ مرمت طلب سامان کو مرمت کی جگہ پر ورکشاپ میں لانا۔

۵۔ **درجہ بندی۔** ریکوری کی درجہ بندی چار گروپوں میں تقسیم کی گئی ہے:۔

الف۔ **پہلی لائن کی ریکوری۔** یونٹ کی امداد۔ایل اے ڈی ریکوری کیلئے اور مرمت کیلئے کرتی ہے۔ریکوری چوکی تک یا ساز و سامان کے جمع کرانے کی جگہ تک ریکوری کرتی ہے۔

ب۔ **دوسری لائن کی ریکوری۔** برقی میکانی انجینئر بٹالین ایل اے ڈی ریکوری چوکی سے پیچھے لے جاتی ہے یہ ریکوری محور یا ساز وسامان کے جمع کرنے کی جگہ سے میکانی انجینئر کی کسی کمپنی یا ڈویژن کے نقطہ سامان واپسی تک لے جاتے ہیں۔

ج۔ **تیسری اور چوتھی لائن کی ریکوری۔** انصرامی فوج ریکوری عناصر برقی میکانی انجینئر بٹالین سے اور ڈویژن نقطہ سامان سے ریل گاڑی تک یا غیر متحرک ورکشاپ تک واپس بھیجتے ہیں۔

۶۔ سامان کی اتلاف رپورٹ (کیژولٹی ریٹرن) اطلاع ضروری اجراء پر مشتمل ہوگی لیکن درج ذیل اجزاء ہمیشہ شامل ہونے چاہیئے:۔

ا۔ یونٹ۔

ب۔ بناوٹ اور قسم ساز و مان۔

ج۔ فوجی نمبر/ساز وسامان کا رجسٹریشن نمبر۔

د۔ جگہ گرڈ حوالہ چھ ہندسوں کے ساتھ تفصیلاً مقامی اہم جگہ مقام مثلاً عقب میں سڑک کے شمال میں باڑ جب ممکن ہو تو ایک خاکہ یا نقشہ کا بنانا۔

ر۔ زمینی حالت یعنی قدرتی اور مصنوئی رکاوٹیں جو کہ ریکوری میں ہوں مثلاً پانی کا نالہ بارودی سرنگ، بم کا گڑھا بلوں کی حالت اور درجہ بندی۔

ز۔ اتلاف کی حالت، نقصان کی مختصر تفصیل کوئی اور معلومات جس سے یہ اندازہ ہو سکے کہ ریکوری ہوگی یا اس مقام پر مرمت ہو سکتی ہے۔

س۔ آیا کہ عملہ یا ڈرائیور گاڑی کے ساتھ ہے؟ گاڑی کے ڈرائیور یا عملہ کے کسی فرد کو اتلاف کے پاس اس وقت تک ضروری ہونا چاہئے جب تک کہ ریکوری نہ ہو جائے تا کہ کوئی گاڑی کے پُرزے یا حصے نہ اتارے۔

۷۔ **وائرلیس کے اتلاف انتظامات کیلئے کوڈ ورڈز۔** لڑائی کے عمل کے دوران وائرلیس کے پیغام کی سادگی کیلئے اتلاف کی رپورٹ کو درج ذیل ذریعہ سے معیاری اور سادہ کر دیا گیا ہے:۔

ا۔ **اتلاف ایکس۔** عملہ ریکوری سے مرمت کے قابل۔

ب۔ **اتلاف وائی۔** برقی میکانی انجینئر بٹالین کی امداد سے مرمت بازیابی چاہیئے۔

ج۔ **اتلاف زیڈ۔** تیسرے درجے کی ریکوری کی ضرورت کے پیش نظر سامان واپس برائے مرمت جو کہ ڈویژن کے وسائل سے بالا ہو۔

د۔ **اتلاف این آر۔** نا قابل مرمت۔

۸۔ **یونٹ میں شعبہ مرمت کے افراد کے فرائض**

الف۔ **اسلحہ مستری (Armr)۔** یونٹ کی حد تک چھوٹے ہتھیاروں کی مرمت اور معیاری معائنہ چھوٹے ہتھیاروں کا کرتے ہیں۔

ب۔ **گاڑیوں کے مستری (VM)۔** یونٹ کے زمرے کی مرمت جو کہ چھوٹی موٹی ہو۔ جانچ پڑتال اور ہم آہنگی (ایڈجسٹمنٹ) کے کام سرانجام دیتے ہیں۔ ان کے کام میں گاڑیاں اور دوسرے ساز وسامان شامل ہیں۔

ج۔ **بجلی کے مستری (Elec)۔** گاڑیوں اور دوسرے ساز وسامان کے بجلی کے حصوں کی چھوٹی موٹی مرمت جانچ پڑتال اور ہم آہنگی سرانجام دیتے ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

دوران جنگ تجہیز وتدفین

بحوالہ۔ پمفلٹ جنگ میں انصرام جی ایس پی اردو۔10476

تمہید۔ میدان جنگ میں ملک اتلاف سے بچنے کیلئے خاص کر کے پاکستان میں کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہنگامی تدفین کے طریقوں کو اپنانا چاہئے۔تدفین درج ذیل مقاصد کیلئے کی جاتی ہے:۔

ا۔ لوٹ مار اور خون خوار درندوں سے زیادہ سے زیادہ محفوظ ہو۔

ب۔ بعدازاں نکالنے کیلئے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر ہوں۔

۱۔ مندرجہ ذیل طریقوں سے تدفین کرنی چاہیئے:۔

ا۔ اے برانچ میدان جنگ میں تدفین، بریگیڈ یا ڈویژن قبرستان بنانے کے بارے میں جگہ کا چناؤ اور مجموعی پالیسی وضع کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ب۔ ایک مولوی صاحب جب کبھی ممکنہ ہو فوراً موجود ہوں اور مختصری رسم ادا کریں۔

ج۔ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی اور دشمن کی لاشوں کو جہاں تک ممکن ہو احترام کیساتھ جلدی دفن کریں۔

د۔ تدفین کا کام یونٹ کی ذمہ داری ہے۔

ر۔ جہاں تک ممکن ہو تدفین ڈویژنل قبرستان میں کرنی چاہئے۔

ز۔ تمام تدفین کا اندراج یونٹ کا مقرر کردہ آفیسر کرے گا۔اور تفصیلات مجاز حکام کو بھیجی جائیں گی۔

س۔ تدفین کے وقت تمام قبروں کی نشاندہی واضح طور پر کی جائے گی۔

ش۔ میخوں اور کھمبوں کا مہیا کرنا انجینئر والوں کی ذمہ داری ہے۔

۲۔ فارمیشن کمانڈر تدفین کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے یونٹوں کو نامزد کریں گے۔یونٹیں جتنے زیادہ آدمی دستیاب ہو سکیں ان پر مشتمل تدفین کیلئے جماعتیں مہیا کریں گے۔تدفین کی جماعت ایک سردار صاحب یا عہدیدار کے ماتحت ہوگی۔جو قبروں کی جگہ کا انتخاب اور قبریں کھودنے کے کام کی نگرانی کا ذمہ دار ہوگا۔اور یقین کرے گا کہ جو تدفین کا طریقہ کار اگلے پیرگراف میں دیا گیا ہے اس پر قریب قریب عمل کیا جائے۔

۳۔ مولوی صاحب یا کوئی اور موزوں آدمی کو جو کہ نماز جنازہ پڑھا سکتا ہو یا تدفین کے بارے میں متعلقہ مذہب کی رسومات جانتا ہو کو جماعت میں شامل کرنا چاہئے۔تاکہ جب کبھی ضرورت ہو ایک مختصر تدفین کی رسم متعلقہ مذہب کے مطابق ادا کی جائے۔

۴۔ **تدفین کی اقسام**

ا۔ ہنگامی تدفین (ایمرجنسی بریل)۔

ب۔ خندق تدفین (ٹرینچ بریل)۔

ج۔ گروہی تدفین (گروپ بریل)

(ا) **ہنگامی تدفین۔** اس قسم کی تدفین عام طور پر میدان جنگ میں اس وقت کی جاتی ہے کہ حالات مردوں کو عارضی قبرستان یا پہلے سے بنے ہوئے قبرستان میں لیجانے کی اجازت نہ دیں۔

(۲) **خندق تدفین۔** یہ طریقہ اس وقت اپنایا جاتا ہے جب شرح اموات زیادہ ہو تو ایک خندق کھودی جاتی ہے اور مردوں کو ساتھ لٹایا جاتا ہے۔

(۳) **گروہی تدفین۔** یہ طریقہ اس وقت اپنایا جاتا ہے جب دو یا دو سے زیادہ نامعلوم اشخاص کی لاشوں کو مشترکہ قبر میں دفن کیا جاتا ہے۔

۵۔ جب کبھی قابل عمل ہو جہاں تک ممکن ہو نعشوں اور بچے کچے جسم کے ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ دفن کرنا چاہیئے۔

۶۔ **اکیلی قبریں**

ا۔ یہ چھ فٹ چھ انچ سے زیادہ لمبی (۲ میٹر) تین فٹ چار انچ سے زیادہ چوڑی (ا میٹر) اور پانچ فٹ (۵۲ء امیٹر) سے زیادہ گہری نہیں ہونی چاہئے۔کم سے کم گہرائی تین فٹ یا ایک میٹر ہونی چاہئے۔دونوں اطراف سے قبروں کی قطاروں کے درمیان فٹ سے زیادہ راستہ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

ب۔ مسلمانوں کی قبریں شمالاً جنوباً ہونی چاہئیں میت کو قبر میں اس طرح لٹائیں کہ سر شمال کی طرف ہو اور منہ قبلہ رخ اور پاؤں جنوب کی طرف ہوں۔

۷۔ **خندق میں تدفین کا طریقہ**

ا۔ زیادہ اموات کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ خندقیں کھودی جائیں برخلاف اکیلی قبر کے ایک خندق میں کئی میت دفن کرنی پڑیں گی۔تدفین کیلئے ہر خندق دو فٹ

چوڑی اور چھ فٹ چھ انچ لمبی ہو۔میتیں ساتھ ساتھ رکھی جائیں گی۔گہرائی مقامی حالات کے مطابق رکھی جائے گی اور عام حالات میں چار فٹ چھ انچ ہونی چاہیئے۔

ب۔ قطاروں کا درمیان فاصلہ دو فٹ چھ انچ (۷۷ء) میٹر ہونا چاہیئے سرہانے کے پتھروں اور کتبوں کیلئے جگہ کھودی ہوئی نہیں ہونی چاہیئے۔خندقیں بیس میتوں کیلئے چالیس فٹ لمبی بنائی جاتی ہیں۔ ایک پلاٹ پانچ گڑھوں پر مشتمل ہوگا جس کا رقبہ ۴۰ فٹ ضرب ساڑھے ۴۲ فٹ ہوگا اور اس پر ۱۰۰ نعشیں سماتی ہیں۔ایک پلاٹ کو دوسرے پلاٹ سے جدا کرنے کیلئے پانچ فٹ چوڑا راستہ درمیان میں بنایا جاتا ہے۔

ج۔ ہر پلاٹ میں گڑھوں کو سلسلہ وار نمبر دینے چاہئیں جو کہ ہمیشہ بائیں سے شروع ہونگے اور گڑھے میں دفن لاشوں کی تعداد بمعہ تمام کوائف کے ایک ریکارڈ رکھا جائے گا۔اس طریقہ سے جیسے میتیں دفن کی گئی ہیں۔

۸۔ <u>گروہی تدفین۔</u> چونکہ یہ مشترکہ قبر ہوتی ہے جس میں دو یا دو سے زیادہ نامعلوم لاشوں کو رکھا جاتا ہے اس لئے اس کی لمبائی اور چوڑائی نامعلوم لاشوں کی تعداد پر منحصر ہوگی۔

۹۔ <u>تدفین کی رسومات اور نعش سوزی۔</u> دفن کرنے سے پہلے مسلمانوں کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔اگر جنگی اور دوسرے حالات اجازت دیں تو ہندوؤں اور سکھوں کے مردے جلانے کا کام جو جماعت نعش سوزی کیلئے نامزد کی گئی ہے کرے گی۔نعش سوزی کی رپورٹ ایڈ جوٹینٹ جنرل برانچ جی ایچ کیو ہیڈ کوارٹر کور، ڈویژن ،لاجسٹک ایریا اور وار گریو رجسٹریشن یونٹ (اگر کام کر رہی ہو) کو دی جائے گی۔اس رپورٹ میں نعش سوزی کا وقت اور تاریخ اور جگہ درج کی جائے گی۔جہاں نعش سوزی جنگی حالات اور سامان کی عدم دستیابی کی وجہ سے ناممکن ہو تو پھر نعشوں کو عام طریقہ سے دفن کر دیا جائے گا۔نعش سوزی کی راکھ کو نزدیک ترین دریاؤں (اگر ہوں تو) بہا دیا جائے گا اگر بہانا ممکن نہ ہو تو راکھ ہوا میں اڑا دی جائے گی۔بدھ مت کے پیروکاروں کی نعشوں کو جلایا نہیں جائے گا بلکہ دفن کیا جائے گا۔

۱۰۔ <u>قبروں کیلئے جگہ کا انتخاب۔</u> عام طور پر قبریں ممکنہ حد تک اموات کی جگہ کے نزدیک ہوتی ہیں۔جگہ کا انتخاب بعد میں دوسری جگہ لیجانے اور پہچان یقینی بنانے کیلئے کرنا چاہیئے۔تاہم یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سڑک کے نزدیک تدفین پاس گزرنے والے فوجی دستوں کے مورال پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔قبریں بکھری ہوئی نہیں ہونی چاہئیں۔آسان بازیابی اور پانی سے بچاؤ بہت ہی ضروری ہے اور خاطر خواہ ہونا چاہیئے۔تدفین کیلئے جگہ کا انتخاب کرتے وقت درج ذیل باتیں عمومی طور پر پیش نظر رکھنی چاہئیں:۔

ا۔ یہ نزدیک ترین عمارت سے کم از کم ۱۰۰ گز دور ترجیحاً اونچی جگہ اور راستہ سے ہٹ کر ہونی چاہئیں تاکہ زیر آب نہ آسکیں۔پہلے سے موجود قبرستان کی جگہ استعمال کی جاسکتی ہے۔

ب۔ پہلے سے موجود قبرستان کے ساتھ جگہ عموماً موزوں ہوگی۔

ج۔ یہ کسی سڑک یا راستے کے درمیان رکاوٹ نہ بنے۔

د۔ زرخیز زمین کی بجائے بنجر زمین کو ترجیح دی جانی چاہیئے اور درمیان کی بجائے کنارے اور کونے والی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

ر۔ یہ کسی پانی کی سپلائی کو آلودہ نہ کرے۔

ز۔ یہ بڑی ندی اور نالہ سے دور ہونا چاہیئے۔

س۔ رسائی میں آسانی ہونی چاہیئے۔

ش۔ قبرستان عارضی طور پر بنانا چاہیئے۔

۱۱۔ <u>قبرستان کی نشاندہی۔</u> یہ بہت اہم ہے کہ قبروں کی شناخت کیلئے نشاندہی کی جائے تاکہ جنگ کے اختتام پر آسانی سے ان کو پہچانا جاسکے۔ایک مناسب نشاندہی (مذہبی لحاظ سے) جیسا کہ لکڑی کا کیل یا کوئی اور نشان اتنا اونچا ہو جو آسانی سے دکھائی دے استعمال کرنا چاہیئے۔نشان والی تختی سے اوپر مرنے والے کا آرمی نمبر، رینک اور نام کالی سیاہی والی پنسل سے لکھا جائے گا۔

۱۲۔ بوتل یا کسی اور دوسرے مناسب ڈبے وغیرہ کی نیچے والی سطح دفن کی جائے گی۔جس کا منہ کھلا اور نیچے کی طرف ہوگا جس میں ایک کاغذ ہو جس پر نہ مٹنے والی سیاہی سے اگر میسر ہو تو مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں:۔

ا۔ آرمی نمبر۔

ب۔ عہدہ، گریڈ۔

ج۔ نام (خاندانی نام، قومی نام یا نام کے پہلے حروف)۔

د۔ جنس۔

ر۔ تاریخ اور موت کی وجہ اگر معلوم ہو۔

ز۔ دفن کی تاریخ۔

س۔ کس نے دفن کیا۔

ش۔ مذہبی عقیدہ۔

۱۳۔ گڑھوں اور گروہی تدفین کی صورت میں ایک شناختی تختی اور ایک فہرست ڈبہ میں جس پر پیرا۱۴ میں دی گئی اطلاعات درج ہوں قبر کے ہر ایک سرے پر رکھا جائے گا۔ فہرست میں متعلقہ اندراج کے سامنے میتوں اور شناختی تختی کا فاصلہ دکھایا جائے گا۔ گروپ تدفین کی صورت میں میتوں کی تعداد جو دفن کی گئی ہیں کا اندراج کیا جائے گا۔ جن کا نام وغیرہ معلوم ہو وہ لکھا جائے گا اور جن کی شناخت نہ ہو سکے ان کی تعداد فہرست میں درج کی جائے گی۔

۱۴۔ **نامعلوم میتیں**۔ نامعلوم لاشوں کو بھی دوسروں کی طرح دفن کیا جانا چاہئے اور اطلاع دینی چاہئے اور ان کے نام کی جگہ نامعلوم لکھا جائے گا تمام اطلاعات درج کرتے وقت خصوصی توجہ برتی جانی چاہئے تا کہ بعد میں شناخت کرنے میں مدد مل سکے۔ جہاں تک ممکن ہو جسمانی ساخت خاص طور پر دانتوں کی ساخت، بناوٹ درج کی جانی چاہئے۔ اور انگلیوں کے نشانات لئے جائیں وردیوں، سامان، گاڑیوں یا ایئر کرافٹ پر نشانات اور گرد و نواح میں قابل شناخت مردوں کے کوائف نوٹ کرنے چاہئیں۔

۱۵۔ **تدفین کا ریکارڈ اور دستاویزات**۔ مندرجہ ذیل کارروائی کی جائے گی:۔

ا۔ تمام حالات میں ہنگامی تدفین کی رپورٹ تدفین کرنے والی جماعت یا یونٹ جو فارمیشن نے مقرر کی ہو مکمل کرے گی۔

ب۔ تدفین کی رپورٹ پی اے ایف پی ۱۴۷۲ پر بھری جائے گی۔

ج۔ تدفین رپورٹ کی کاپیاں درج ذیل کو بھیجی جائیں گی:۔

(۱) ہیڈ کوارٹر کور، ڈویژن، بریگیڈ اور لاگ ایریا۔

(۲) ایڈ جوٹینٹ جنرل برانچ جی ایچ کیو (پی ایس ۲ بی) راولپنڈی۔

(۳) وار گریو رجسٹریشن یونٹ (اگر کام کر رہی ہو)۔

(۴) افسروں کے معاملے میں سنٹرل ریکارڈ آفس راولپنڈی اور جے سی اوز او آر کے معاملہ میں متعلقہ ریکارڈ آفس۔

د۔ متعلقہ ریکارڈ آفس اس شخص کی سروس شیٹ رول میں اس کا اندراج کریں گے۔

ر۔ کور، ڈویژن، لاجسٹک ایریا، ہیڈ کوارٹر اپنے علاقہ میں تدفین اور قبروں کا مکمل یکجا حساب (ریکارد) رکھیں گے اور وار گریو رجسٹریشن یونٹ کو اگر کام کر رہی ہو تو سلسلہ وار بھیجیں گے۔

ز۔ اگر وار گریو رجسٹریشن یونٹ کام کر رہی ہو تو پھر کور ہیڈ کوارٹر اپنی ماتحت فارمیشنوں کی رپورٹ جی ایچ کیو ایڈ جوٹینٹ جنرل برانچ (پی ایس ۲ بی) کو بھیجے گا۔

۱۶۔ **پی اے ایف پی 1472 (تدفین رپورٹ) بھرنا**۔ اگر پی اے ایف پی 1472 کا فارم نہ مل سکے تو ہاتھ سے تیار کیا ہوا ریکارڈ رکھا جائے گا جس کی نقل اس سبق کے ضمیمہ الف میں درج ہے۔ اس فارم میں مرحوم کے مکمل کوائف بمعہ مرنے کی تاریخ اور وقت (اگر معلوم ہو) تدفین کی تاریخ، قبروں کی صحیح جگہ، بحوالہ زمینی نشانات مثلاً جنگل،، مکانات، رود کراس سنگ میل وغیرہ اور نقشہ کا حوالہ بھی دیا جائے گا۔ جب تدفین کے لئے گڑھے (خندقیں) استعمال کئے گئے ہوں تو پھر آسان شناخت کیلئے ہر ایک مردے کی ہر ایک قطار میں اصل جگہ ظاہر کرتے ہوئے ایک سلسلہ وار نمبر دیا جائے گا جو بائیں سے شروع ہوگا۔

۱۷۔ **تدفین سے پہلے طریقہ کار**

ا۔ تلاش کرنے والی جماعتیں گول شناختی قرص (ڈسک) اتار لیں گے بیضوی شکل کا قرص کسی بھی صورت میں نہیں اتارا جائے گا۔ ایسے حالات میں جہاں ایک ہر قرص ہو تو پھر اس کی نقل اتاری جائے گی لیکن اس کو اتارا نہیں جائے گا۔

ب۔ ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ مردے کے جسم کے مستقل شناختی نشانات حاصل کئے جائیں۔

ج۔ تمام ذاتی سامان، ذاتی اور سرکاری کاغذات مثلاً سروس آئی ڈی کارڈ، شناختی کارد، سول پاس (اگر میت سویلین ملازم کی ہو) مردے سے الگ کر لیا جائے گا اور ان کو کسی بھی قسم کے ڈبے یا تھیلے میں رکھا جائے گا۔

د۔ گول شناختی قرص جو اتار لیا جاتا ہے وہ ذاتی سامان کے ساتھ ڈبے یا جھولے میں رکھا جائے گا۔

ر۔ اگر مردے کی شناخت کیلئے کوئی بھی ذریعہ باقی نہیں رہتا تو واضح تفصیلات جو کہ شناخت میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں مثلاً ٹوپی کا بیج، کندھا نمبر، جمنٹل نمبر (کپڑوں یا سامان پر لکھا ہو) یہاں تک کہ ہر جگہ جہاں سے لاش ہوا اور اندازاً موت کا وقت جیسا لاش کی حالت سے ظاہر ہو نہایت ہی احتیاط سے نوٹ کئے جائیں گے۔

۱۸۔ **مردے کا ذاتی سامان**۔ مردے کا ذاتی سامان مندرجہ ذیل طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے گا:۔

ا۔ یونٹ کا نمائندہ قریبی رشتہ دار یا مجاز نمائندے کو مرحوم کی میت کیساتھ روانہ کر دیا جائے گا۔

ب۔ اگر یونٹ نے میت کو امانت کے طور پر دفن کیا ہو تو ذاتی سامان یونٹ کی پیچھے رہنے والی پارٹی کے پاس ہوگا۔ جو بعد ازاں مرحوم کے قریبی رشتہ داروں کے حوالے کیا جائے گا۔

۱۹۔ **دشمن کا مردہ۔** دشمن کی لاشیں بھی اپنی لاشوں کی طرح دفن کی جائیں گی لیکن پانی لاشوں سے الگ تھلگ دور علاقے میں واضح نشان لگایا جائے گا۔ دشمن کے مردے دشمن کی لاشوں کی تدفین کا ریکارڈ پی اے ایف پی ۱۴۷۲ پر علیحدہ رکھا جائے گا۔

۲۰۔ **امانت کے طور پر دفن کرنا**

ا۔ مسلمانوں کی تمام لاشیں جو فوج کے بندوبست پر دفن کی جائیں وہ امانت کے طور پر دفن ہوں گی۔

ب۔ لاش ہنگامی حالات تک یا کم از کم تین ماہ تک جو بھی مدت بعد میں ختم ہو قریبی رشتہ دار نہیں نکالینگے۔

ج۔ جنگی حالت کی وجہ سے کسی بھی قریبی رشتہ دار کو شہیدوں کی قبروں کی زیارت آگے دفاعی علاقے میں کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

د۔ اگر وارث دفن کرنے سے پہلے یا بعد میں لاشوں کو لے جانے کے قابل ہوں تو ان کو فارمیشن کمانڈر اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دے سکتے ہیں۔

ر۔ لاشوں کو بھیجنے اور لے جانے کے بارے میں تفصیلی حالات پاکستان آرمی آرڈر ۷۲/۲۱۴ میں درج ہیں۔

ز۔ جونہی حالات اجازت دیں تو جن لاشوں کو امانت کے طور پر دفن کیا گیا ہے ان کو بھیجنے کا بندوبست لاجسٹک ایریا یا سٹیشن ہیڈکوارٹر کرے گا۔

س۔ وزارت دفاع اپنے تار اور تعزیتی پیغام میں قریبی رشتہ دار کو مرنے کی جگہ اور تاریخ نہیں بتائے گی بلکہ صرف یہ الفاظ استعمال کئے جائیں گے لڑائی میں شہید ہو گیا اور امانت کے طور پر دفن ہے۔

۲۱۔ **تدفین کی ذمہ داری**

ا۔ **ہسپتال میں اموات۔** ان لوگوں کی تدفین کی ذمہ داری جو ہسپتال میں مر جائیں متعلقہ سٹیشن کمانڈر یا مرحوم کے کمانڈنگ آفیسر کی ہے بشرطیکہ وہ موقع پر موجود ہوں۔

ب۔ **ہوائی کارروائی کی وجہ سے اموات۔** ہوائی کارروائی کی صورت میں اگر موت ہو جاتی ہے تو تدفین کی ذمہ داری سٹیشن کمانڈر یا مرحوم کے کمانڈنگ آفیسر (جیسا بھی دونوں میں سے ایک ہو) کی ہے اگر ہوائی کارروائی کی وجہ سے لاشیں حاصل نہ کی جاسکیں تو ہوائی حملے کا وقت تاریخ اور جگہ درج ذیل متعلقہ حکام کو بتایا جائے گا اور ایئر ہیڈکوارٹر کو جگہ بمعہ نقشہ کے حوالہ کے بتایا جائے گا۔

ج۔ **سمندر میں اموات۔** موت اگر لنگر انداز کئے ہوئے جہاز پر واقع ہو تو لاش فوری طور پر ہٹا کر جہاز پر سوار کرنے والی انتظامیہ (ایمبارکیشن ہیڈکوارٹر) کے حوالے کی جائے گی جو اس کی تدفین اور تدفین رپورٹ بھیجنے کی ذمہ دار ہوگی۔ اگر جہاز سمندر میں ہو اور موت واقع ہو جائے تو پھر رواج کے مطابق جہاز کے کپتان کی ہدایات کی روشنی میں ٹھکانے لگایا جائے گا۔ اگر جہاز تباہ ہو جائے تو جہاز پر سوار کرنے والی انتظامیہ (ایمبارکیشن ہیڈکوارٹر) اطلاع ملنے پر تار کے ذریعے تمام حکام کو حادثہ میں ملوث تعداد کے بارے میں مطلع کریگی۔

د۔ **راستے میں موت۔** جو آدمی راستے میں کسی بھی وجہ سے فوت ہو جائے اس کی لاش مفصل تفصیلات کے ساتھ یونٹ کا کمانڈنگ آفیسر نزدیکی سٹیشن ہیڈکوارٹر کے حوالے کر دے گا۔ اسٹیشن ہیڈکوارٹر پاکستان آرمی آرڈر 72/214 کے تحت لاش کو ٹھکانے لگائے گا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

اینڈ سٹیٹ قیادت

اے ایل سی کورس کے دوران جوانوں کو قیادت کے بارے میں واقفیت دلانا مقصود ہے۔

اے ایل سی کورس کے دوران جوانوں کو مندرجہ زیل اسباق پر عبور دلایا جاتا ہے۔

۱۔ عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف اور اہم اصطلاحات کی وضاحت سے واقفیت۔

۲۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر اور انداز کے بارے میں ٹریننگ دینا۔

۳۔ موثر عسکری قیادت کی خصوصیات، ذمہ داریاں اور کام کے بارے میں واقفیت۔

۴۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت اور میعار کے بارے میں پڑھانا۔

۵۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منصوب کرنے کا طریقہ۔

۶۔ وقت کا صحیح استعمال، فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل کرنے کا طریقہء کار۔

۷۔ قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے اصلاح کرنا۔

۸۔ علمی مشق، قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کرنا۔

۹۔ میدان جنگ میں عوام الناس پر نفسیاتی جنگ کے اثرات اور عسکری قیادت کے کردار سے واقفیت۔

۱۰۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل اور اس کی شناخت کنندہ علامات سے واقفیت۔

۱۱۔ افواہیں اور ان کی روک تھام کے بارے میں آگاہی دلانا۔

۱۲۔ مستقبل کا میدان جنگ، درپیش چیلنجز اور قیادت کے فن سے واقفیت۔

۱۳۔ لیڈر شپ کا اسلامی تصور اور حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد سے روشناس کرانا۔

۱۴۔ حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت سپہ سالار کے بارے میں واقفیت۔

۱۵۔ حضرت علی المرتضیٰؓ بحیثیت سپہ سالار سے روشناس کرانا۔

۱۶۔ حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت موسیٰ بن نصیرؒ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے بارے میں واقفیت۔

۱۷۔ نشان حیدر سے روشناس کرانا۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف اور اہم اصطلاحات کی وضاحت

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف اور اہم اصطلاحات کی وضاحت کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف۔

حصہ دوئم۔ قیادت کی اہم اصطلاحات کی وضاحت۔

حصہ اول **عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف**

سوال نمبر ۱۔ کامیاب عسکری قیادت کی خصوصیات بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ دیانت داری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر ۳۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر ۴۔ اپنے اندر فیصلہ کرنے کی صلاحیت کیسے پیدا کی جائے؟

سوال نمبر ۵۔ وفاداری اور خلوص اعتماد کیسے پیدا کیا جائے؟

سوال نمبر ۶۔ ایک رہنما اپنے اندر شجاعت کس طرح پیدا کرے؟

سوال نمبر ۷۔ انصاف اور منصفانہ طریقے کو ہم کس طرح اپنا سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۸۔ پہل پن کیا ہے اور اسے کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۹۔ برداشت کیسے حاصل کریں؟

حصہ دوئم **قیادت کی اہم اصطلاحات کی وضاحت**

سوال نمبر ۱۔ عسکری قیادت سے کیا مراد ہے اس کی وضاحت بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ عقائد کی تعریف اور وضاحت بیان کریں؟

سوال نمبر ۳۔ اقرار اور اس کی وضاحت بیان کریں؟

سوال نمبر ۴۔ رسمی اور غیر رسمی رابطے اور ترغیب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ کردار، رابطے کی تعریف اور وضاحت بیان کریں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف اور اہم اصطلاحات کی وضاحت

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈر شپ۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف اور اہم اصطلاحات کی وضاحت کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف۔

حصہ دوئم۔ قیادت کی اہم اصطلاحات کی وضاحت۔

حصہ اول

عسکری قیادت کی خصوصیات سے تعارف

تمہید۔ عسکری قیادت کا تعلق بنیادی طور پر عوام کے ساتھ ہے۔ جب تک ایک عسکری رہنما اپنے روزمرہ معاملات میں کچھ غیر معمولی خصوصیات کا مظاہرہ نہ کرے تو فنِ قیادت میں اس کا سارا علم اور اس کے ضوابط کی سمجھ بوجھ کبھی بھی حوصلہ افزاء نتائج نہیں دے گی یعنی ان غیر معمولی عادات واطوار کا ہونا رہنمائی اور پیشوائی کے اصول وضوابط کے موئثر اطلاق کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ سپہ سالار کے دیے گئے احکامات پر جوانوں کا ردِعمل سپہ سالار کی شخصیت پر منحصر ہے۔ ایک اچھی اور متوازن شخصیت کے حامل رہنما کو فرض کی ادائیگی میں اپنے ماتحتوں سے عزت، اعتماد، رضامندانہ اطاعت اور مخلص تعاون حاصل ہوتا ہے۔

ایک رہنما کو اپنی اصلاح کے لئے درج ذیل شخصی خصوصیات کا وسیع علم ہونا چاہیئے۔ اپنی کمزوریوں اور توانائیوں کے ادراک کے لئے سپہ سالار کو ہر سطح پر اپنا ایماندارانہ محاسبہ کرنا چاہئے تاکہ وہ اپنی توانائیوں سے فائدہ اٹھا سکے اور اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے کی کوشش کر سکے۔

سوال نمبر۱۔ کامیاب عسکری قیادت کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ کامیاب عسکری قیادت کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ دیانت داری۔
ب۔ خلوص اور قربانی کا جذبہ۔
ج۔ علم۔
د۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔
ر۔ جرات۔
ز۔ صبر و اطمینان۔
س۔ قابل اعتماد اور وفاداری۔
ش۔ انصاف۔
ص۔ پہل پن۔
ض۔ برداشت۔
ط۔ رویہ۔

سوال نمبر۲۔ دیانت داری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر۲۔ قیادت کی سطح پر دیانت داری کی بہت اہمیت ہے جو کہ درج ذیل پر مبنی ہے:۔

ا۔ دیانت داری رہنمائی کے تمام خصوصیات کا سرچشمہ ہے۔
ب۔ ایک رہنما کی دیانتداری کا معیار دراصل پریشانی، خطرات اور بحران کے لمحات میں اس کی حکمت عملی کا آئینہ دار ہے۔
ج۔ ایمانداری اور راستبازی ایک سپہ سالار کی سب سے اہم خصوصیت ہیں۔
د۔ یہ صفات ایک رہنما اور اس کے ماتحتوں کے درمیان بھروسے کی بنیاد ہیں۔
ر۔ اپنے زیر تربیت جوانوں کو اعلی درجے کی جنگی صلاحیتوں سے آراستہ کرنے کے لئے ایک قائد کو ایمانداری سے کام لینا چاہیے۔

سوال نمبر۳۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر۳۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت درج ذیل پر مبنی ہے:۔

ا۔ صورتحال کو سمجھ کر مناسب وقت کے اندر عقل مندانہ حل سوچنا اور اس پر ڈٹ جانا اور پھر اسے منطقی انجام تک پہنچا کے دم لینا فیصلہ کرنے کی صلاحیت کہلاتا ہے۔

ب۔ فیصلہ کرنے کی صلاحیت علم، تربیت اور تجربے سے حاصل ہوتی ہے۔

ج۔ مثبت اور وقت پر فیصلہ کرنے کے لئے رائی کا پہاڑ بنانے کی بجائے معاملے کی تہہ تک پہنچنا ضروری ہے۔

د۔ وقت ضائع کرنے، اپنے ماتحتوں کو انتظار کروانے اور ایک بار لئے گئے فیصلوں کو بلا وجہ بار بار تبدیل کرنے والا رہنما اپنی فوج کے لیے تنگی کا باعث بنتا ہے۔

سوال نمبر۴۔ اپنے اندر فیصلہ کرنے کی صلاحیت کیسے پیدا کی جائے؟

جواب نمبر۴۔ اپنے اندر فیصلہ کرنے کی صلاحیت درج ذیل طریقوں سے پیدا کی جاسکتی ہے:۔

ا۔ مثبت رویہ اختیار کریں کیونکہ اس کی بنیاد جذبات پر نہیں ہوتی۔

ب۔ کسی بھی مسئلے کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کر کے حقائق اکٹھا کریں، اپنا ذہن بنائیں اور پھر پورے بھروسے اور جرات کے ساتھ احکامات جاری کریں۔

ج۔ اپنے علم میں اضافہ کر کے ذہنی اطمینان اور خود اعتمادی حاصل کریں۔

د۔ اپنے آپ کو اپنے کیے گئے درست فیصلوں پر ڈٹ جانے پر مجبور کریں۔

ر۔ اپنے فیصلوں کے مناسب اور بروقت ہونے کا اندازہ ان کے نتائج سے لگائیں۔

ز۔ دوسروں کے کئے گئے فیصلوں کا خارجی جائزہ لیں۔ دوسروں کے نقطہ نظر کو پڑھ کر اپنے نظریے کو وسیع کریں۔

س۔ منطق اور واضح نقطہ نظر کے حصول کے لیے سماجی اور سرکاری مباحثوں اور گفتگو شنید سے فائدہ اٹھائیں۔

ش۔ دوسروں کی غلطیوں اور تجربات سے سیکھیں۔

سوال نمبر۵۔ وفاداری اور خلوص اعتماد کیسے پیدا کیا جائے؟

جواب نمبر۵۔ وفاداری اور خلوص اعتماد درج ذیل طریقوں سے پیدا کی جاسکتی ہے:۔

ا۔ اپنے اندر احساس ذمہ داری پیدا کریں، اپنی وردی اور اپنے پیشے سے متعلق لوگوں سے انس رکھیں۔

ب۔ اپنے بالا کمانڈر کی جانب سے رائے طلب کیے جانے پر ان کی پسند ناپسند پر مخلصانہ مشورہ دیں۔

ج۔ اپنی رائے اور احساسات کو پس پشت ڈال کر احکامات پر فوری اور موثر عملدرآمد کریں اور اپنے ماتحتوں سے بھی یہی امید رکھیں۔

د۔ اپنے جوانوں کو اپنے ادارے اور نصب العین کے ساتھ وفاداری سکھائیں۔

ر۔ زیر کمانڈ کے لیے ہمدردی رکھیں اور اپنے جوانوں کی فلاح کے اقدامات کریں۔

سوال نمبر۶۔ ایک رہنما اپنے اندر شجاعت کس طرح پیدا کر سکتا ہے؟

جواب نمبر۶۔ ایک رہنما اپنے اندر شجاعت درج ذیل طریقوں سے پیدا کر سکتا ہے:۔

ا۔ ذمہ داریوں کو پہچان کر قبول کرے۔

ب۔ اپنے عقائد اور خیالات کو منطق کی بنیاد پر قائم کرے اور ضرورت پڑنے پر اپنے عقیدے کے لیے کھڑے ہونے کی ہمت کرے بھلے اسے بھرپور مذمت کا سامنا کرنا پڑے۔

ج۔ اپنی غلطی تسلیم کرے۔

د۔ اپنے ڈر کو پہچانے اور سمجھے۔

ر۔ اپنے وجود پر ذہنی اختیار رکھے۔

ز۔ اگر وہ اپنی روزمرہ زندگی میں کچھ کام کرنے سے ڈرتا ہے تو وہی کام لگاتار کرے تاکہ وہ اپنے ڈر پر قابو پالے۔

1971 کی جنگ کے دوران رنگ پور سیکٹر میں شاندار دفاع کا ایک نمونہ

ا۔ سابقہ مشرقی پاکستان میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہلی جس کا دفاع فرنٹیئر فورس رجمنٹ کی ایک بٹالین نے کیا ہوا تھا۔ دشمن کی 8 گرینیڈر بٹالین جو کہ 202 بریگیڈ کا حصہ تھی اس نے 23 / 24 نومبر کی درمیانی شب ہلی گاؤں پر حملہ کیا۔ حملے سے قبل دشمن نے سات گھنٹے سے زائد عرصے تک بھاری بمباری کی۔ حملے کے دوران دشمن نے آگے والی کمپنی کی ایک پلاٹون پوزیشن کو گھیر لیا۔ ایک سیکنڈ لیفٹیننٹ جو کہ اس پلاٹون کے کمانڈر تھے بہادری سے مقابلہ کر رہا تھے۔ اسی اثناء میں کمپنی کمانڈر نے 20 جوانوں کو ایک کیپٹن کے زیر کمان بھیجا جنہوں نے کامیابی سے جوابی حملہ کرتے ہوئے اپنی دفاعی پوزیشن کو مضبوط بنانے میں مدد دی اور گھتم گھتا لڑائی کے بعد دشمن کو مار بھگایا۔ ایک دوسری کمپنی کی طرف سے دشمن نے پلاٹون پر تیسرا حملہ بھی کیا جسے کامیابی سے پسپا کر دیا گیا۔ مختلف سمت سے دشمن نے ایک اور بھرپور حملہ کیا جس میں دشمن کے 300 جوانوں سمیت 5 آفیسرز بھی مارے گئے۔

۲۔ دشمن ایک پلاٹون پوزیشن پر بھی قبضہ کرنے میں ناکام رہا، دشمن نے دفاعی فوج کے بازو سے آگے بڑھتے ہوئے شمال کی طرف سے باراچنگرم اور نیپارا کے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ دفاعی کمانڈنگ آفسر نے اپنی گہرائی والی کمپنی کے ساتھ ایک جوابی حملہ کیا اور جزوی طور پر دشمن کو گاؤں سے نکالنے میں کامیاب رہے۔ دوسری کمپنی اگلی رات باراچنگر گاؤں پر دوسرا جوابی حملہ کر کے دوبارہ قبضہ کرنے میں کامیاب رہی۔ اس عمل میں کمانڈنگ آفیسر زخمی ہو گئے اور ان کا انخلاء کر دیا گیا۔ اسی بٹالین کے سابقہ کمانڈر جو کہ شمالی کمانڈ ہیڈ کوارٹر میں کمانڈ کر رہے تھے وہ رضا کارانہ طور پر اگلے ۱۰ دنوں کے لئے مشکل حالات میں کمانڈ کے لئے آ گئے جب تک کہ کمانڈنگ آفیسر صحت یاب نہ ہوئے۔

۳۔ دشمن کی 5 گڑھ وال بٹالین نے 30 نومبر کو دوبارہ حملہ کیا جس میں ٹینکوں کا سکواڈرن بھی شامل تھا لیکن دشمن خلائی گاؤں پر قبضہ کرنے میں بہت خوش ہو گیا جو کہ بٹالین کا شمالی بازو بنتا تھا۔ کمانڈنگ آفیسر نے 3 دسمبر کو ایک کمپنی کے ساتھ ایک اور جوابی حملہ کر دیا، گاؤں کو واپس لیکر دشمن کو دوبارہ اس کے علاقے میں دھکیل دیا گیا۔

۴۔ 5 دسمبر کو دشمن نے ہلی گاؤں پر دوبارہ حملہ کرنے کے لئے اکٹھا ہونا شروع کر دیا۔ کمپنی نے چار مسلسل حملوں اور بھاری نقصانات کے باوجود بھرپور جوابی کاروائی کرتے ہوئے دشمن کے حملے کو دوبارہ کامیابی سے ناکام بنا دیا۔ کمپنی کمانڈر (میجر خالد) نے 40 ملی میٹر چائینیز راکٹ لانچر کے ساتھ دشمن کے تین ٹینکوں کو بھی تباہ کر دیا، چوتھے ٹینک کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے آپ نے دشمن کی ایک مشین گن کی طرف سے کئے گئے فائر سے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔ آپ نے اپنی غیر معمولی جرات اور بہادری کی بدولت ملک کا نام روشن کیا اور شاندار قیادت کی چمکتی مثال بن گئے۔

۵۔ اس پورے آپریشن کے دوران ہماری بٹالین نے انڈین انفنٹری ڈویژن کو 18 دن تک اپنے دفاع میں گھسنے کا موقع نہ دیا۔ ہلی کی جنگ ایک اعلیٰ عسکری قیادت، بلند حوصلے اور لازوال قربانیوں کا ایک نمونہ ہے جس نے شاندار کامیابیاں سمیٹنے میں اہم کردار ادا کیا۔ باصلاحیت اور جارحانہ قیادت ہمیشہ پہل پن کی متحمل ہے جو دشمن کے لئے ہمیشہ مہنگی ثابت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۷۔ انصاف اور منصفانہ طریقے کو ہم کس طرح اپنا سکتے ہیں؟

جواب نمبر ۷۔ انصاف اور منصفانہ طریقے کو ہم درج ذیل طریقوں سے اپنا سکتے ہیں:۔

ا۔ اپنے تمام اعمال میں منصفانہ، مسلسل، فوری اور غیر جانب دار بنیں، خاص طور پر جب آپ کسی کو سزا دے رہے ہوں۔

ب۔ ہر معاملے میں میرٹ پر تجزیہ اور فیصلہ کرنے کی عادت اپنائیں۔

ج۔ ہر قسم کے تعصب سے چھٹکارا حاصل کریں۔

د۔ سب کے لئے برابر مواقع اور امکانات کو یقینی بنائیں۔

ر۔ اپنے ماتحتوں کو اجتماعی سزا نہ دیں۔ کسی ایک فرد کے لئے پورے گروپ کو سزا دینا غیر منصفانہ رویہ ہے۔

ز۔ کسی کو پسندیدہ نہ بنائیں اور نہ ہی کسی کے کسی عمل کو پسند کریں۔

س۔ ہمیشہ انفرادی احساس کو ترک کر دیں اور یہ سمجھیں کہ اس کا مطلب خود کو بہتر بنانا ہے۔

ش۔ سستی شہرت حاصل نہ کریں، اس کی بجائے انصاف اور منصفانہ بنیادوں پر اپنی ساکھ کی تعمیر کریں۔

سوال نمبر ۸۔ پہل پن کیا ہے اور اسے کیسے پیدا کیا جاسکتا ہے؟

جواب نمبر ۸۔ پہل پن ایک صورت حال کو سمجھنے کی صلاحیت ہے اور احکامات کی غیر موجودگی میں کارروائی کا آغاز یا براہ راست ہدایت ہے جو خود اعتمادی اور قوت ارادی کا نتیجہ ہے۔

ا۔ پہل پن کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست رہا جائے اور ہر وقت محتاط رہیں۔

ب۔ اپنے بالا کمانڈر سے احکامات نہ ملنے کی صورت میں بھی اپنے آپ کو اس طرح تیار کریں کہ دیئے گئے کام کی تکمیل کو بروقت یقینی بنا سکیں۔

ج۔ ممکنہ متبادل منصوبہ بندی اور حالات کی بروقت تشخیص پر عبور حاصل کرنا۔

ر۔ ذمہ داری کو خود قبول کرنا اور موجودہ وسائل کو احسن طریقے سے بروئے کار لاتے ہوئے اپنے مشن کو مکمل کرنا۔

ز۔ بالا کمانڈر کے نظریے اور طریقے کار کے مطابق دیئے گئے کام کو احکامات کے باوجود بروقت مکمل کرنا۔

س۔ ہمیشہ اپنے ماتحتوں کو ان کی قابلیت اور رینک کو مدنظر رکھتے ہوئے پہل پن کا موقع دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔

پہل پن کا مثالی نمونہ

1971 کی جنگ کے دوران ایک انفینٹری بٹالین کو دو کمپنیوں اور ٹینکوں کے سکواڈرن کے ساتھ منڈیلا ہائٹس (شمالی اور جنوبی) پر قبضہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ کمانڈنگ آفیسر نے ٹینکوں کی مدد کے ساتھ حملے کا آغاز کیا۔ حملے میں ابتدائی طور پر کامیابی ہوئی لیکن دشمن کے بروقت اور کارگر فائر کی وجہ سے حملہ وقتی طور پر رک گیا۔ اس وقت ایک متحرک اور نوجوان کمپنی کمانڈر (کیپٹن) نے پہل پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے صورتحال کا جائزہ لیا اور مشکل راستے کا استعمال کرتے ہوئے منڈیلا شمالی کو بائی پاس کیا اور پیچھے سے دشمن پر حملہ کر دیا۔ عقب سے اچانک حملے کی وجہ سے دشمن مکمل طور پر گھبرا گیا اور پلاٹون نے اپنی پوزیشنوں کو چھوڑ دیا جس پر ہماری کمپنی نے تیزی سے قبضہ کر لیا۔ یہ آپریشن جو ناکام ہو سکتا تھا کامیابی سے ہمکنار ہوا چونکہ ایک جونیئر لیڈر نے پہل پن کا شاندار مظاہرہ کیا۔

سوال نمبر ۱۰۔ ایک رہنما اپنے اندر برداشت کا مادہ کیسے پیدا کر سکتا ہے؟

جواب نمبر ۱۰۔ برداشت کا مادہ درج ذیل طریقوں سے پیدا کیا جا سکتا ہے:-

ا۔ موٹاپے سے بچنا، جو جسمانی اور ذہنی صلاحیت دونوں کو کم کر دیتا ہے۔

ب۔ جسمانی تربیتی عادات کو فروغ دینا جو آپ کے جسم کو مضبوط کرے۔

ج۔ مشکل جسمانی کاموں میں حصہ لینا جس سے آپ کی قوت برداشت میں اضافہ ہو۔

د۔ مشکل جسمانی اور ذہنی مشقوں میں حصہ لے کر اپنی قوت برداشت کو آزمانا۔

ر۔ ہر کام اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بروقت مکمل کرنا۔

حصہ دوئم

قائد کی سطح پر قیادت کی اصطلاحات

تمہید۔ عسکری قیادت کے اصولوں کے صحیح استعمال سے ایک اچھے ڈسپلن اور بلند حوصلے والی فوج تیار کی جا سکتی ہے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس میں قیادت کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے اور اس کے مضامین کو بڑی تفصیل سے پڑھایا جاتا ہے قیادت کے اسباق میں کچھ اصطلاحات آپ کو بار بار پڑھنے اور سننے میں آئیں گی جب تک ان اصطلاحات کا مطلب آپ کو واضح نہیں ہوتا آپ ان اصطلاحات کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے اس لئے ضروری ہے کہ قیادت کے اسباق شروع کرنے سے پہلے ان اصطلاحات کی وضاحت کرتے جائیں تاکہ آپ اس اہم مضمون سے مکمل طور پر مستفید ہو سکیں۔

سوال نمبر ۱۔ عسکری قیادت سے کیا مراد ہے اور اس کی وضاحت بیان کریں؟

جواب نمبر ۱۔ **عسکری قیادت اور اس کی وضاحت**

ا۔ **قیادت**۔ عسکری قیادت سے مراد ایسا عمل ہے جس کے تحت ایک جوان اپنے کام یا مشن کی تکمیل کے لئے دوسروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ب۔ **وضاحت**۔ ایک جوان قیادت کے اوصاف یعنی عقیدے، قدریں، اخلاقیات، کردار اور علم جیسے زریں اصولوں کو اپناتے ہوئے اپنے مشن یا کام کو مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن یہاں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ایک کم تربیت یافتہ سپاہی شاید ان اصولوں کی بناء پر اپنے بالا کمانڈر کی عزت واحترام نہیں کرتا بلکہ وہ قائد کے قول وفعل کی بڑی سنجیدگی سے پہلے پرکھ کرتا ہے اور یہ اندازہ لگاتا ہے کہ آیا اس کے قول وفعل میں تضاد تو نہیں ہے کیا خودغرض تو نہیں اور کس حد تک اختیارات کا غلط اور صحیح استعمال کرتا ہے اس جانچ پڑتال کے بعد وہ اپنے بالا کمانڈر کی عزت واحترام کرتا ہے۔ اگر اس کا قائد کسی تضاد کا شکار ہو تو وہ اسے دل سے نہیں چاہتا اور اپنی رائے کا برملا اظہار تو نہیں کرتا لیکن دلی طور پر اس سے نفرت کرتا ہے جو ایک قائد کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

ج۔ عسکری زندگی اور میدان جنگ میں مغرور اور خودغرض قائد کے لئے کامیابی کے امکانات کافی معدوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ایسی قیادت کے لئے جان کا نذرانہ پیش کرنا جس کے بارے میں اس کو اچھی طرح علم ہو کہ مشکل وقت میں ساتھ نہیں دے گا ممکن نہیں گو ایسا قائد اپنے اختیارات کی وجہ سے اپنی من مانی تو کر سکتا ہے لیکن دل جیت نہیں سکتا ایسے قائد کی حیثیت بہتے ہوئے پانی میں بلبلے سے زیادہ نہیں۔ اچھا قائد ملنے کے لئے ان اوصاف کی پاسداری کرنا ضروری ہے جن کے ذریعے آپ اپنی جماعت کو سیسہ پلائی دیوار بنا سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ عقائد کی تعریف اور وضاحت بیان کریں؟

جواب نمبر ۲۔ **عقائد کی تعریف اور وضاحت**

ا۔ **عقائد کی تعریف**۔ عقائد وہ مفروضہ یا حقائق ہیں جنہیں آپ انسانی چیزوں اور تصورات کے حوالے سے صحیح مانتے ہیں۔

ب۔ **وضاحت**۔ ہم سب انسانوں، چیزوں اور تصورات کے بارے میں عقائد رکھتے ہیں۔ ایک جوان کا شاید یہ اعتقاد ہو کہ 7 بجے سے 2 بجے تک یونٹ میں وقت گزارنے کا نام ڈیوٹی ہے دوسرے کا عقیدہ ہے کہ اپنے وطن اپنی یونٹ کے جوانوں کی بے لوث خدمت کو ڈیوٹی کہتے ہیں۔ آپ کے بھی انسانی فطرت کے بارے میں عقائد ہیں اکثر اوقات ہم اپنے عقائد کو سائنس کی رو سے ثابت نہیں کر پاتے لیکن ہماری سوچ اور محسوسات ان کی سچائی اور برتری کو سمجھتے ہیں۔

(ا) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کار صرف نقل وحرکت کا ذریعہ ہے جبکہ دوسرے لوگ اسے سماج میں طبقاتی برتری کی نشانی سمجھتے ہیں۔

(۲) ایک کمپنی کمانڈر کا خیال ہے کہ اس کے جوان سست ہیں اور انہیں ڈرا کر متحرک کرنا ضروری ہے جبکہ دوسرے کا خیال ہے کہ جنگ کے دوران افواج کی بہتر کارکردگی کے لئے ڈرانے دھمکانے کی بجائے اچھی قیادت اور رہنمائی کی ضروری ہے۔

(۳) لوگوں کا رویہ عموماً ان کے عقائد کے تابع ہوتا ہے اوپر والی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائدین کے عقائد، قائدانہ ماحول اور نظم وضبط ؛ یونٹ کی بہتر لڑنے کی صلاحیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ اقرار اور اس کی وضاحت بیان کریں؟

جواب نمبر۳۔ اقرار اور اس کی وضاحت

ا۔ **اقرار۔** انسانوں، چیزوں یا تصورات کو ان کی قیمت یا افادیت کے لحاظ سے جانچنے کو اقرار کہتے ہیں۔

ب۔ **وضاحت۔** آپ ورثہ میں ملی ہوئی چیزوں کو زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسا کہ دادا جان کی ورثہ میں ملی ہوئی گھڑی کو صاف ستھرا اور سنبھال کر رکھتے ہیں اپنی آزادی یا ذاتی آرام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ شاید آپ اپنے کسی ایسے دوست یا رشتہ دار کو جس نے آپ کی نشوونما میں مدد کی ہو زیادہ اہمیت دیتے ہیں افراد آپ کے اطوار پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں کیونکہ انہی کی مدد سے آپ مختلف چیزوں کی اہمیت کو پرکھتے ہیں مثلاً ایک شخص جو خوشیوں کو جسم کی صحت اور بناوٹ پر فوقیت دیتا ہے وہ مسلسل کھانے کو ورزش پر ترجیح دیتا ہے اور اس طرح اس کا وزن بڑھ جائے گا۔ آپ کے انداز ہی آپ کی رہنمائی کرتے ہیں کہ آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ گانا سننے جائیں گے یا اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے دادا کا جنم دن منائیں گے جن لوگوں سے مل جل کر اکٹھا رہنا ہوان کے لئے ضروری ہے کہ وہ چند اقدار اور عقائد پر اتفاق کریں جو قوانین کی صورت اختیار کر جاتے ہیں جن کی گروہ کے تمام افراد پیروی کرتے ہیں۔

سوال نمبر۴۔ رسمی اور غیر رسمی رابطے اور ترغیب کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر۴۔ رسمی اور غیر رسمی رابطے/ترغیب

ا۔ **رسمی ضابطے کی تعریف۔** یہ سرکاری دستور یا قوانین ہوتے ہیں جو افراد کے طور طریقوں پر حکمرانی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

ب۔ **وضاحت۔** ٹریفک کے اشارے، یکساں فوجی قوانین اور جنیوا کنونشن وہ ضابطے ہیں جو پاکستانی افواج کی چال چلن کی راہنمائی کرتے ہیں یہی ضابطے پابند کرتے ہیں کہ کیا کام کرنا ہے اور کیا ممنوع ہے۔ یکساں قوانین، حفاظتی ضابطے اور یونٹ کی ایس او پی بھی رسمی ضابطے ہیں۔

ج۔ **غیر رسمی ضابطے کی تعریف۔** یہ اَن لکھے نظریے یا دستور ہیں جو ایک گروہ کے افراد کے چال چلن کو باضابطہ بناتے ہیں۔

ب۔ **وضاحت۔** ایک یونٹ میں یہ غیر رسمی دستور ہے کہ خطرات کی پرواہ کئے بغیر لڑائی کے بعد زخمیوں کو نکالا جاتا تھا۔ اس دستور کی بنیاد ہمہ گیر ضرورت ہے جو ایک دوسرے کی حفاظت کو یقینی بناتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ کسی وقت بھی زخمی ہو سکتے ہیں لہذا یونٹ کے ہر فرد کے لئے یہ بات خوش آئند ہے کہ ہر حالت میں اس کا خیال رکھا جائے گا۔

د۔ **ترغیب کی تعریف۔** ایسا جذبہ جو انسان میں موجود کسی چیز کی ضرورت یا خواہش کو پیدا کرے اور وہ شخص اپنی ساری ذہنی توانائی اس چیز کو حاصل کرنے میں صرف کردے ترغیب کہلاتی ہے۔

ر۔ **وضاحت۔** ترغیب کا جذبہ انسان میں عمل کی وجہ سے بنتا ہے انسانوں میں ترغیب پیدا کرنے کا مطلب یہ کہ جو کام آپ ان سے کرانا چاہتے ہیں اس کام کو ان کی ضرورت اور خواہش بنا دیں۔

ز۔ ترغیب کے جذبے کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو انسانی فطرت کا بنیادی علم ہو۔ کسی بھی شخص کے ترغیبی جذبے کا انحصار دو چیزوں پر ہوتا ہے؛ اس میں موجود کسی چیز کی ضرورت وخواہش کی شدت اور وہ احکامات جو اس کی ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں مثلاً جب کسی کو بھوک لگی ہو تو اسکی ضرورت کھانا کھانا ہوگی لیکن اس کی ضرورت کو پورا کرنے کا دارومدار کھانے کی ترغیب پر ہوگا۔ ترغیب کی شدت کا انحصار دو باتوں پر ہوگا بھوک کتنی لگی ہوئی ہے یعنی ضرورت کی شدت اور کھانے کی چیز کے بارے میں آپ کے خیالات۔ فرض کریں کہ آپ کو معمولی بھوک لگی ہوئی ہے اور مچھلی آپ کو زیادہ پسند ہے کوئی آپ کو مشورہ دیتا ہے کہ آپ کو مچھلی کھانی چاہیے۔ اس صورتحال میں آپ کی ضرورت کی شدت کم ہے (بھوک کم ہے) اور حاصل ہونے والی چیز بہت پسند ہے ایسی صورت میں آپ سے کوئی کہتا ہے کہ چلیں گوشت کھا کر آتے ہیں اس صورتحال میں آپ کی ضرورت شدید ہے۔ بہت بھوک لگی ہوئی ہے اور حاصل ہونے والی چیز کے بارے میں آپ کے خیالات بھی اچھے ہیں۔ (گوشت پسند ہے) اس لئے کہا جاتا ہے کہ گوشت کھانے کی ترغیب بہت زیادہ ہوگی۔

س۔ انسانوں میں عقائد، اقدار، ذاتی مفاد مہربانیوں اور خوف اور اچھے مقاصد سے ترغیب پیدا کی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کا پاکستان کے نصب العین سے وفادار رہنے کا عقیدہ مضبوط ہے تو پاکستان کی بقاء کے لئے جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دشمن سے لڑنا اس کی ضرورت بن جائے گا۔

سوال نمبر۵۔ کردار، رابطے کی تعریف اور وضاحت بیان کریں؟

جواب نمبر۵۔

ا۔ **کردار، رابطہ کی تعریف اور وضاحت**

ا۔ **کردار کی تعریف۔** کسی بھی انسان کی شخصیت اور اوصاف کے مجموعے کو کردار کہتے ہیں۔

ب **وضاحت۔** کردار انسانی رویے اور اقدار کے دوران کام کرتا ہے۔ یہ آپ کا کردار ہی ہوتا ہے جو مختلف حالات میں آپ کی اقدار کی مطابقت سے آپ کے رویے میں

یکسانیت رکھتا ہے۔کسی بھی انسان کا فطری رویہ اس کے کردار کی غمازی کرتا ہے۔جب کوئی فرد کسی پیچیدہ صورتحال سے دوچار ہوتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ کامیاب قیادت؛ جرات، مضبوط قوت ارادی، پہل پن اور لچک کی متقاضی ہوتی ہے۔یہ اوصاف جو آپ کو مختلف حالات میں کامیابی سے ہمکنار کروائیں گے فہرست کے طور پر احاطہ کرنا مشکل ہے اس کا کوئی فارمولا نہیں ہے کیونکہ کبھی تو قیادت متقاضی ہوتی ہے۔بید کی ٹہنی جیسے لچک دار رویہ کی طرح اور کبھی پہاڑ جیسے سخت رویہ میں آپ اپنے جن اوصاف کا استعمال کریں گے ان کا انحصار قیادت کے عناصر اور موجودہ حالات پر ہوگا۔

ج۔ کردار مضبوط بھی ہوسکتا ہے اور کمزور بھی۔مضبوط کردار کا حامل شخص اپنے مقصد کا واضح تعین کرسکتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس میں ہمت و جرأت ذاتی نظم وضبط اور قوت ارادی موجود ہوتی ہے۔مضبوط کردار پیروکاروں کو متوجہ کرتا ہے جبکہ کمزور کردار کے شخص کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے اوصاف انتشار پذیر ہیں لہذا اس کے رویہ میں یکسانیت نہیں رہتی اور وہ پیروکاروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے۔یہ ضروری نہیں کہ ہر مضبوط کردار کا شخص اچھے اوصاف کا مالک ہی ہوگا اس ضمن میں رہزن اور لٹیروں کا قائد آتا ہے جو اپنے کردار کو اپنی بُری اقدار کی جستجو میں صرف کرتا ہے۔

د۔ فوج کو اچھے اور مضبوط کردار کے مالک سپاہیوں کی ضرورت ہوتی ہے چاہے وہ قائد ہو یا ماتحت کیونکہ ایسے لوگ اپنے ملک کے نصب العین اور اپنی یونٹ سے وفادار ہوتے ہیں۔کردار کی مضبوطی کی بنیاد درج ذیل نقاط پر ہے:۔

(۱) بے یقینی، بزدلی، دھوکہ دہی اور خودغرضی جیسے عناصر سے پاک کردار۔

(۲) ذاتی نظم وضبط، وقت کی پابندی جیسے اوصاف جن کے باعث افراد ان پر عمل پیرا ہوسکیں جن سے آپ کا پیشہ متقاضی ہے۔

ر۔ <u>رابطے کی تعریف</u>۔ ایک شخص سے دوسرے کے درمیان اطلاعات، معلومات اور خیالات کے تبادلے کو رابطہ کہتے ہیں۔

ز۔ <u>وضاحت</u>۔ رابطے کا عمل پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے پر مشتمل ہوتا ہے۔مؤثر رابطے اس طرح ظہور پذیر ہوتے ہیں جب وصول کنندہ ملنے والی اطلاع، پیغام یا خیالات کو اس طرح سمجھے اور وصول کرے، جس طرح سے بھیجنے والا چاہتا ہے۔رابطے کے عمل کو سمجھنا کسی لیڈر کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ اسے استعمال میں لاتے ہوئے لیڈر اپنی سپاہ کو مقاصد سے آگاہ کرسکتا ہے۔سب سے پہلے پیغام بھیجنے والے کا ذہن بنتا ہے پھر وہ اطلاع یا پیغام کو مناسب الفاظ میں سمجھتا ہے اس عمل کے پورا ہونے کے بعد اگر دیکھا جائے کہ بھیجنے والے اور وصول کنندہ کا پیغام یا خیال ایک ہی ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ رابطہ مؤثر ہے۔اگر پیغام وصول کرنے والا پیغام وصول کرنے کے بعد بھیجنے والے کو یہ بتاتا ہے کہ وہ اس پیغام کو سمجھ گیا ہے یا بھیجنے والا سوال جواب کے ذریعے یقین کراتا ہے کہ وصول کنندہ اس پیغام کو صحیح سمجھ گیا ہے یا نہیں تو اس عمل کو فیڈ بیک کہتے ہیں۔فیڈ بیک کے بعد پیغام بھیجنے والا شخص مطمئن ہوجائے گا کہ اس کے بھیجے گئے پیغام کو صحیح سمجھا گیا ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ رابطہ ہی ایک یونٹ یا جماعت کے تمام افراد میں ارتباط کا واحد ذریعہ ہے جو ان کی کمانڈ اور کنٹرول میں موثر کردار ادا کرتا ہے جس کے ذریعے یونٹ کو اپنا مشن پورا کرنے میں کامیابی ملتی ہے۔جب ارتباط اور نگرانی کی جاتی ہے تو اس سے آپ کی یونٹ یا جماعت کے تمام افراد ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔یہ سب کچھ اس وقت ممکن ہے جب معلومات تیزی اور دُرستگی کے ساتھ یونٹ کے تمام افراد تک پہنچے جسکی مثال انسانی جسم میں خون کے بہاؤ سے دی جاسکتی ہے۔انسانی جسم کو زندگی کے لئے خون کے بہاؤ کی مسلسل ضرورت ہوتی ہے اسی طرح یونٹ یا جماعت کے ہر فرد کو متواتر اور درست معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔ <u>مشاورت</u>۔ جب بھی ہم مشاورت اور مشیر کے الفاظ سنتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں مختلف خیالات پیدا ہوتے ہیں کسی صورتحال میں کسی سپاہی کو زبانی تنبیہ کی جارہی ہوتی ہے اور دوسرے حالات میں مسائل کی وجہ سے کسی قانون دان کی خدمات حاصل کی جارہی ہوتی ہیں۔لیکن قیادت میں مشاورت کے عمل میں بات سن کر ایسی ہدایات اور مشورہ دیا جاتا ہے تاکہ اس کی سوچ پر اثر انداز ہوسکے۔قیادت میں مشاورت کے چند نقاط درج ذیل ہیں جو اس کے تصور کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں:۔

ا۔ مشاورت تمام سطح کے لیڈرز کی ذمہ داری ہے۔

ب۔ مشاورت ماتحتوں کی فلاح و بہبود کا اہم حصہ ہے۔

ج۔ ستائش کے چند الفاظ سے لے کر لمبی بات چیت مشاورت میں شامل ہوتی ہے۔

د۔ مشاورت ماتحتوں پر اس بات کو عیاں کرتی ہے کہ ان کے بالا کمانڈرز کو واقعی ان کا خیال ہے۔

ر۔ مشاورت جماعت کی انفرادی اور اجتماعی صلاحیتوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

ز۔ مشاورت اچھے سپاہیوں کو فوج میں رکھنے کی وجہ بنتی ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کے بنیادی عناصر اور انداز

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کے بنیادی عناصر، انداز اور مؤثر قیادت کی علامات کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق تین بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر۔

حصہ دوئم۔ عسکری قیادت کے مختلف انداز۔

حصہ سوئم۔ باا ثر عسکری قیادت کی علامات۔

حصہ اول۔ **عسکری قیادت کے بنیادی عناصر**

سوال نمبر ا۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟

سوال نمبر ۲۔ عسکری قائد کی کیا خصوصیات ہیں؟

سوال نمبر ۳۔ آپ گروپ یا قیادت سے کیا سمجھتے ہیں؟

سوال نمبر ۴۔ ایک رہنما کو گروہ پر کیسے توجہ مرکوز کرنی چاہئے؟۔

سوال نمبر ۵۔ اپنے ماتحت گروہ میں باہمی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے رہنما کو کیا کرنا چاہئے؟

سوال نمبر ۶۔ عسکری قیادت کے "تیسرے بنیادی" عنصر کی ضروریات کیا ہیں (صورتحال)؟

سوال نمبر ۷۔ آج کے پاکستانی سپاہی کی طاقت اور خصوصیات کیا ہیں؟

سوال نمبر ۸۔ ہمارے فوجیوں کی کمزوریاں کیا ہیں اور کن اصلاحات کو رہنماؤں کی طرف سے سمجھنے کی ضرورت ہے؟

حصہ دوئم۔ **عسکری قیادت کے مختلف انداز (ہدایت، شرکت اور نمائندگی)**

سوال نمبر ا۔ ہدایت یا مستند قیادت کے انداز کی وضاحت کریں؟

سوال نمبر ۲۔ شرکت کرنے والی قیادت کا انداز کیا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ قیادت میں نمائندگی کے انداز کیا ہیں؟

سوال نمبر ۴۔ آپ قیادت کی طرز کو کس طرح منتخب کریں گے؟

حصہ سوئم۔ **باا ثر عسکری قیادت کی علامات**

سوال نمبر ا۔ حوصلہ افزائی (Morale) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر ۲۔ ایک یونٹ یا تنظیم میں حوصلہ افزائی کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ذہن میں کونسے نکات ہونا ضروری ہیں؟

سوال نمبر ۳۔ دیگر وسائل کے علاوہ رہنما کس طرح اپنے ماتحت کا مورال پرکھ سکتا ہے؟

سوال نمبر ۴۔ نظم وضبط کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ ایک رہنما کس طرح ایک یونٹ یا تنظیم میں نظم وضبط کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۶۔ Espirit -de-Corps سے کیا مراد ہے؟ اور یونٹ کے اندر اس کو جانچنے کے لیے کونسے نکات ذہن میں ہونے چاہیں؟

سوال نمبر ۷۔ ایک یونٹ یا تنظیم میں Espirit -de- Corps کی ترقی اور ترقی کے لئے ایک رہنما کی طرف سے کیا اقدامات کئے جاسکتے ہیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کے بنیادی عناصر اور انداز

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈر شپ۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کے بنیادی عناصر، انداز اور مؤثر قیادت کی علامات کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو تین بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر۔

حصہ دوئم۔ عسکری قیادت کے مختلف انداز۔

حصہ سوئم۔ بااثر عسکری قیادت کی علامات۔

تمہید۔ عسکری قیادت تین بنیادی عناصر سے متاثر ہوتی ہے یعنی رہنما، یونٹ یا گروپ جس کی وہ رہنمائی کرتا ہے اور ایسی صورت حال جس میں رہنما اور اس کا گروہ کام کرتا ہے۔ رہنما بنانے کے لئے کوئی ترکیب نہیں ہے اور دو رہنما ایک جیسے نتائج حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔ ہر رہنما قیادت کے مسائل کے مختلف اجزاء کا تجزیہ، اپنے گروپ کے ارکان کی شخصیت اور اس کا سامنا کرنے والے حالات کے اجزاء کا مختلف طریقوں سے موازنہ کرتا ہے لہذا ان تغیرات کی وجہ سے، معیاری حل ممکن نہیں۔ ہر رہنما کو چاہیے کہ وہ ہر مسئلے کو اپنے طریقے سے حل کرے جو کہ قیادت کے تین بنیادی عناصر کے تجزیہ پر مبنی ہو۔

حصہ اول

عسکری قیادت کے بنیادی عناصر

سوال نمبر ۱۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر کیا ہیں؟

جواب نمبر ۱۔ عسکری قیادت کے بنیادی عناصر درج ذیل ہیں:۔

ا۔ رہنما۔

ب۔ گروپ یا قیادت۔

ج۔ صورت حال۔

سوال نمبر ۲۔ عسکری قائد کی کیا خصوصیات ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ عسکری قائد کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ایک عسکری قائد کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ فوج کو دفاع وطن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔

ب۔ اس کا مشن اور تنظیم جو اسے فراہم کئے گئے ہیں ان کی نوعیت اس کو جمہوریت کے عمل سے روکتی ہے۔

ج۔ کسی بھی ملک کے دفاع کیلئے فوج ایک بنیادی ضرورت ہے جو غیر جمہوری بنیاد پر منظم ہوتی ہے۔ لہذا رہنما کا نقطہ نظر بنیادی طور پر طاقتور ہوتا ہے اگر چہ وہ موقع پر ممکنہ اور قابل اطمینان نقطہ نظر تلاش کر سکتا ہے۔

د۔ عسکری قائد خود مختار ہونا چاہئے۔ وہ خود کو اعلیٰ نظم و ضبط کے لیے تیار کرے اور جلد بازی میں فیصلے کرنے سے گریز کرے۔

ر۔ ایک اچھا عسکری قائد فیصلہ کن ہونے کے ساتھ ساتھ وقار کو فروغ دیتا ہے اور غصہ سے پرہیز کرتا ہے۔

سوال نمبر ۳۔ آپ گروپ یا قیادت سے کیا سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر ۳۔ ایک رہنما کو افراد اور گروہوں سے نمٹنا ہوتا ہے جن کا حجم تین افراد سے لے کر ایک بڑی تنظیم پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ افراد ایک گروپ کے بنیادی اجزاء کی تشکیل کرتے ہیں اور گروپ کا رویہ گروپ میں موجود افراد کی عکاسی کرتا ہے۔ اگر چہ انفرادی سوچ مختلف ہوتی ہے لیکن ایک جوان بنیادی طور پر درج ذیل اقسام میں سے کسی ایک قسم کا ہو سکتا ہے:۔

ا۔ **غیر باطنی (Extrovert)**۔ ایسا جوان خود پر زور دینے والا، کمزوریاں اور مطابقت نہ پسند کرنے والا اور صوبائی نقطہ نظر رکھنے والا ہوتا ہے جو تنگ نظری کا شکار ہو جاتا ہے جسے مضبوط اور مستحکم قیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ب۔ **اعتدال پسند (Temperate)**۔ ایسا جوان آزاد خیال اور روادار ہوتا ہے جو میرٹ پر اپنے خیالات، حالات اور ماتحتوں کا فیصلہ کرتا ہے۔ وہ اپنے دل یا جذبات کی بجائے اپنے بالا کمانڈر کے حکم کا تابع ہوتا ہے۔ ایسا جوان حقیقت پسند، ہر وقت تیار اور اگر حوصلہ افزائی کی جائے تو پر جوش پیروکار ثابت ہوتا ہے۔ ایسے جوان غیر باطنی جوانوں سے زیادہ نایاب ہوتے ہیں۔

ج۔ **باطنیت (Introvert)**۔ ایسا جوان خاموشی پسند، اڑیل، غیر سماجی اور بعض اوقات انتہائی ہنر مند، تکنیکی ذہن، دانشور اور باقاعدگی کا حامل ہوتا ہے جو اقتدار

کے استعمال کو ناپسند کرتا ہے۔ اسے کام کرنے اور آگے بڑھنے کے لیے معمولی حوصلہ افزائی کی ضرورت پڑتی ہے اور اسے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ راغب کرنے والی قیادت کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ ایک رہنما کو گروہ پر کیسے توجہ مرکوز کرنی چاہئے؟

جواب نمبر۴۔ جیسے ایک رہنما افراد کو اپنی مخصوص شخصیت کے ذریعہ قابو میں رکھتا ہے؛ اسے مندرجہ ذیل تین خصوصیات کے مطابق گروہوں پر توجہ دینی چاہئے:-

ا۔ **سمجھنا (Understanding)**۔ اس سے مراد یہ ہے کہ رہنما کی خواہش کے مطابق گروہ میں سمجھنے کی صلاحیت موجود ہوتا کہ گروہ رہنما کے مقصد اور پیغام کو سمجھ سکے۔

ب۔ **کارکردگی (Efficiency)**۔ کارکردگی گروپ کی تربیت، منظّم کام، تجربے اور تعاون کرنے کی صلاحیت سے آتی ہے اور مل کر کام کرنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ ایک رہنما کا مقصد دباؤ اور کشیدگی میں اضافہ کئے بغیر فرد یا گروہ کی بہتر کارکردگی ہونا چاہئے۔

ج۔ **رضا و رغبت (Willingness)**۔ رضا و رغبت کا مطلب پرجوش وفاداری، تعاون اور نظم وضبط ہے۔ ان عوامل میں سے ایک مجموعی مقصد یہ ہے کہ سب کو ایک دوسرے کی طرف متوجہ رکھنا۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ ایک دوسرے کے لیے کیا جذبات رکھتے ہیں۔ ہر ایک رہنما کو مثبت طریقے سے قیادت میں اس خصوصیت کی ترقی کیلئے اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

سوال نمبر۵۔ اپنے ماتحت گروہ میں باہمی یکجہتی کو فروغ دینے کے لئے رہنما کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب نمبر۵۔ رہنما کو درج ذیل اقدامات اٹھانے چاہئیں:-

ا۔ ایک رہنما کو یاد رکھنا چاہیے کہ سپاہ کو فطرت نے بیرکس میں زندگی گزارنے کے لئے نہیں بنایا۔ ایک رہنما یونیفارم، تربیت اور احکامات کے باوجود، مختلف حالتوں میں مختلف ردعمل ظاہر کرسکتا ہے جو بنیادی طور پر گروپ کی یکجہتی اور رویے پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ب۔ ایک رہنما کو کوشش کرنی چاہئے کہ جتنا ممکن ہو سکے پرائم موورز (Prime Movers) اور انسانی شاک ابزاربرز (Shock Absorbers) تیار رکھیں جو کہ مشکل حالات میں کام آسکیں۔

ج۔ انٹر یونٹ اور ذیلی یونٹ کے درمیان منصفانہ مقابلے منعقد کروانے سے گروہ میں باہمی یکجہتی اور ہم آہنگی کو فروغ ملتا ہے۔

سوال نمبر۶۔ عسکری قیادت کے "تیسرے بنیادی" عنصر (صورتحال) کی ضروریات کیا ہیں؟

جواب نمبر۶۔ عسکری قیادت کا تیسرا بنیادی عنصر ایسی صورت حال ہے جس میں رہنما اور قیادت دونوں مل کر کام کرتے ہیں۔ عسکری قیادت کی مشق میں رہنما کو نہ صرف قیادت کے اصول اور اس کے استعمال کے طریقے معلوم ہوں بلکہ قیادت کی خصوصیات، مختلف حالات اور ماحول جس میں وہ کام کررہا ہے کا علم ہونا لازمی ہے۔ ہر صورتحال میں بہت سے پہلو ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

ا۔ طبعی ماحول۔

ب۔ صورتحال کا دورانیہ۔

ج۔ گروپ یا یونٹ کا نسلی یا نسلی ساخت میں ملوث ہونا۔

د۔ رہنما کی حیثیت۔

ر۔ قائم شدہ قیادت کا ماحول۔

ز۔ خطرے کی نوعیت اور صورتحال کی نزاکت۔

س۔ جب اہلکار کی تبدیلی تیزی سے ہو رہی ہو۔

ش۔ جب رہنما اور قیادت کسی شرائط پر دوبارہ ملنے کا امکان نہیں رکھتے ہوں۔

ص۔ جب سیکھنے کے عمل کے لئے وقت دستیاب ہو۔

سوال نمبر۷۔ آج کے سپاہی کی خصوصیات کیا ہیں؟

جواب نمبر۷۔ آج کے سپاہی کی خصوصیات کا موازنہ پچھلے گزرے ہوئے سالوں کے سپاہی سے مندرجہ ذیل ہے:-

ا۔ آج کا سپاہی نسبتاً بہتر تعلیم یافتہ، چاک و چوبند اور فوری طور پر اپنے اردگرد کے بارے میں واقفیت رکھتا ہے۔

ب۔ وہ نئی ٹیکنالوجی کو سمجھنے اور تازہ ترین ہتھیار اور ساز وسامان کو سنبھالنے میں ماہر ہے۔

ج۔ وہ بنیادی طور پر مذہبی ذہن کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ پہ پختہ ایمان رکھتا ہے، شہادت کو عظیم کامیابی اور جہاد فی سبیل اللہ پر مضبوط یقین رکھتا ہے۔

د۔ ہمارے سپاہی اپنے قائد کے وفادار ہیں اور مشکل ترین حالات میں بھی قابل اعتماد ثابت ہو چکے ہیں۔

ر۔ بظاہر نقطہ نظر اور مزاج سے وہ محنت کش ہے اور فوجی زندگی کے سخت ماحول میں آسانی سے ڈھل جاتا ہے۔

ز۔ وہ اپنے حقوق و فرائض کو اچھی طرح جانتا ہے۔

س۔ وہ ایک سادہ زندگی بسر کرتا ہے اور عام طور پر اپنے وسائل میں گزارہ کرتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ ہمارے فوجیوں کی کمزوریاں کیا ہیں اور کن اصلاحات کو رہنماؤں کی طرف سے سمجھنے کی ضرورت ہے؟

جواب نمبر ۸۔

ا۔ غلطی کی گنجائش نہ ہونا۔

ب۔ بڑھتی ہوئی مذہبی اور نسلی عدم برداشت ہمارے معاشرے میں تشویش کا بڑا سبب ہے۔

ج۔ معاشرے میں موجود مادیاتی رجحانات ایک رہنما میں سپاہ کی درجہ بندی اور اس کے فعل یا احکامات کو متاثر کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

د۔ کچھ رجحانات جن کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کی ضرورت ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

(۱) جرم کی شرح اور قوانین اور قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی میں اضافہ۔

(۲) پیسہ، عورتوں اور شراب کی ہوس۔ اس کے علاوہ منشیات اور ہتھیاروں کی اسمگلنگ۔

(۳) اخلاقی اقدار اور فوجی معیار اور روایات کو اپنانا۔

(۴) نظام میں اعتماد کی کمی اور غیر قانونی یا با صلاحیت رویے کی وجہ سے ناامیدی کا احساس۔

ر۔ نامناسب طریقے سے منظّم منصوبہ بندی اور تربیتی پروگراموں کا انعقاد۔

ز۔ فوجیوں کے گھریلو معاملات جن کی وجہ سے حوصلہ افزائی کا معیار متاثر ہو سکتا ہے۔

حصہ دوئم

قیادت کے مختلف انداز

قیادت ذاتی طور طریقے کا وہ انداز ہے جس کو رہنما اپنے ماتحت کے ساتھ براہ راست بات چیت کے ذریعے اپنے مقصد، سمت اور حوصلہ افزائی فراہم کرنے کے لیے اپناتا ہے۔ مؤثر رہنما اپنے ماتحت کے ساتھ بات چیت میں لچکدار ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہر ماتحتوں کے ساتھ مختلف طریقے اور رویے سے پیش آتے ہیں جو کہ صورتحال، مہم اور ماتحتوں کی تبدیلی کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ فوجی قیادت کے تین بنیادی انداز ہیں:۔

ا۔ ہدایت(Directing)۔

ب۔ شرکت(Participating)۔

ج۔ نمائندگی(Delagating)۔

سوال نمبر ۱۔ ہدایت یا مستند قیادت کے انداز کی وضاحت کریں؟

جواب نمبر ۱۔ رہنما اپنے اندازِ رہنمائی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے ماتحت کو بتاتا ہے کہ کسی بھی کام کو کب، کیسے اور کہاں انجام دینا ہے۔ وہ اپنے احکامات کو لاگو کروانے کے لئے اس کی نگرانی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک رہنما حکم دیتا ہے کہ یونٹ پورے فیلڈ یونیفارم میں آٹھ کلومیٹر دن اور رات نیویگیشن کی تربیت کرے گی تو وہ قیادت میں ہدایت کا انداز استعمال کر رہا ہے۔ مندرجہ ذیل حالات میں یہ انداز مناسب ہے:۔

ا۔ انتہائی خطرے کی صورت میں۔

ب۔ جب وقت کی کمی ہوتی ہے اور صرف رہنما جانتا ہے کہ کام کیا ہے اور یہ کیسے کیا جائے۔

ج۔ جب بڑی تعداد میں قیادت یا پیرو کار ملوث ہوتے ہیں۔

د۔ جب یہ ضروری ہو کہ ذہنی انتباہ، فوری طور پر ردِعمل اور فرمانبرداری یعنی مشق کے دوران، ڈرل، بنیادی تربیت وغیرہ۔

ر۔ جب قیادت میں تجربے اور صلاحیت کا فقدان ہو۔

سوال نمبر ۲۔ شرکت کرنے والی قیادت کا انداز کیا ہے؟

جواب نمبر ۲۔ قیادت کے اس انداز میں ایک رہنما کوئی بھی ارادہ کرنے سے پہلے اپنے ماتحت سے مشورہ کر لیتا ہے۔ اگر ایک رہنما اپنے ماتحتوں سے پوچھتا ہے کہ اس کی حتمی منصوبہ بندی کرنے سے قبل ٹریننگ کے مقام اور کورس کی تربیت کی سفارش کی جائے تو وہ شرکت کرنے والی قیادت کا طرزِ عمل استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ یہ اقدام ماتحتوں کے اعتماد کو بلند کرے گا اور حتمی منصوبہ بندی کے لئے ان کی حمایت میں اضافہ کرے گا۔ رہنما فیصلہ کرے گا لیکن اس کے ماتحت کی معلومات اور سفارشات کو بھی مدِ نظر رکھے گا۔ کسی بھی رہنما کو اس بارے میں نہیں سوچنا چاہیے کہ ماتحت سے مشورہ کرنے یا اس کی اچھی منصوبہ بندی یا خیال اس کی کسی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر ایک رہنما کو لگتا ہے کہ ان کے ماتحت کی طرف سے پیش کردہ خیال اچھا نہیں ہے تو وہ اس خیال کو بغیر کسی دباؤ میں آئے مسترد کر سکتا ہے۔ درج ذیل حالات جمہوری، حوصلہ افزائی اور تعلیم یافتہ قسم کی قیادت کا مطالبہ کرتے ہیں:۔

ا۔ کٹھن حالات اور ذاتی مشکلات میں۔

ب۔ انٹرویو، مشاورت اور مسائل کو حل کرتے ہوئے۔

ج۔ جب قیادت یا پیروکاروں کی تعداد کم ہو۔

د۔ مقامی یا آرزومند پیروکاروں کے ساتھ کام کرنے پر۔

سوال نمبر۳۔ قیادت میں نمائندگی کے انداز سے کیا مراد ہے؟

جواب نمبر۳۔ جب ایک رہنما کو اپنے ماتحت یا ماتحت گروہ کے درمیان مسائل کا حل اور فیصلہ کرنے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ نمائندگی کا انداز استعمال کرتے ہوئے اپنے گروہ کی قیادت کرتا ہے۔ یہ انداز اس وقت مناسب ہے جب باشعور ماتحتوں سے نمٹا جائے اور وہ اپنے کاموں کو سرانجام دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ ماتحت ہمیشہ اپنے رہنما کو جوابدہ ہوتا ہے جو بھی کام اس کے رہنما نے اس کو سونپا ہو۔ اگر رہنما اپنے تجربہ کار ماتحت کو ذمہ داری دے کہ اس نے فیلڈ فائر کی منصوبہ بندی کرنی ہے اور کروانا بھی ہے تو وہ قیادت میں نمائندگی کا انداز استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ کچھ چیزیں نمائندگی کرنے کے لئے موزوں ہوتی ہیں اور بعض اوقات نہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ رہنما کو پتا ہو کہ اس نے اپنے ماتحت کا کونسا مسئلہ کیسے حل کرنا ہے اور اس کے بارے میں اس کی مدد کرنا اور اسے سکھانا کیسے ہے۔

قیادت میں نمائندگی کا انداز سب سے بہتر اسی لئے ہے کیونکہ اس میں رہنما کا وقت اور توانائی کی ضرورت کم درکار ہوتی ہے لہذا ایک رہنما کو چاہیے کہ جتنا زیادہ ہو سکے قیادت کے اس انداز کا استعمال کرے۔ ایک ماتحت کو صحیح سمت کی ضرورت ہوتی ہے لہذا ایک رہنما کو اسے بتانا چاہیے کہ کیا ضرورت ہے اور یہ کیسے کریں۔ کچھ صلاحیت حاصل کرنے کے بعد اگر ایک ماتحت حوصلہ مند ہے اور رہنما کے مقاصد کا حصول چاہتا ہے تو ایک رہنما اس پر نگرانی کی مقدار کو کم کر سکتا ہے۔ وقت، تجربے اور مہارت حاصل کرنے کے ساتھ، ماتحت مشن سونپے جانے کی بھی صلاحیت حاصل کر لے گا۔

سوال نمبر۴۔ آپ قیادت کی طرز کو کس طرح منتخب کریں گے؟

جواب نمبر۴۔ قیادت کی صحیح طرز کو منتخب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کو سمجھنے کی ضرورت ہے:-

ا۔ رہنما ہر صورتحال اور زیر انتظام قیادت کا جائزہ لے اور احتیاط سے صحیح انداز کا انتخاب کرے۔

ب۔ رہنماؤں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے ماتحت کس طرح کی صلاحیت، موٹیویشن رکھتے ہیں جو کام ان کو کرنے کے لیے سونپا گیا ہو۔ کیا ان کو نگرانی، رہنمائی یا حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

حصہ سوئم

ایک مؤثر قیادت کے اشارے/علامات

چار اشاروں کے ذریعے فوجی قیادت کی کامیابی یا ناکامی کو پرکھا جا سکتا ہے یعنی مورال نظم وضبط، اسپرٹ ڈی کور اور کارکردگی۔ فوجی قیادت کی یہ تمام علامات ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے کو مضبوط بناتی ہیں۔ یہ قیادت کے حالات کو پرکھنے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ ان مسائل کو فوری طور پر حل کیا جائے اور کارآمد طریقے اپنائے جائیں تاکہ یونٹ اور فارمیشن کو عملی طور پر مؤثر بنایا اور برقرار رکھا جائے۔ مختلف اقدامات جن کو پرکھنے کے لیے اپنایا جا سکتا ہے ان میں جوان کی روزمرہ سرگرمیاں، معائنہ کرنا، رسمی اور غیر رسمی انٹرویو اور رپورٹس کی تشخیص (ٹریننگ، تکنیکی اور انتظامی وغیرہ) شامل ہیں۔

سوال نمبر۱۔ حوصلہ افزائی (Morale) کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر۔ درج ذیل علامات حوصلہ افزائی کو بیان کرتی ہیں:۔

ا۔ مورال ایک فرد کی ذہنی اور جذباتی حالت ہے۔

ب۔ مورال ایک فوجی کے رویے کا تعین کرتا ہے، اس کے ساتھیوں، اس کے رہنما، عام طور پر فوجی زندگی، اور دوسرے پہلوؤں کو، جو اس کے لئے اہم ہوتے ہیں۔

ج۔ جنگ میں دشمن کو نشانہ بنانے اور اس کو شکست دینے کے لیے رضا ورغبت کو بروئے کار لانے کا ذریعہ ہے۔

د۔ اعلی حوصلہ افزائی اور دماغ کی ایک مثبت سوچ ہے، جو سپاہی کو پر اعتماد بناتی ہے تاکہ وہ اس قابل ہو کہ وہ کسی بھی مشکل، جسمانی چوٹ حتی کہ موت کا جرات اور عزم کے ساتھ سامنا کر سکے۔

سوال نمبر۲۔ ایک یونٹ یا تنظیم میں حوصلہ افزائی کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ذہن میں کونسے نکات رکھنا ضروری ہیں؟

جواب نمبر۲۔ درج ذیل مخصوص نکات کے ذریعے ایک یونٹ یا تنظیم میں حوصلہ افزائی کی حالت کا اندازہ کرنے میں مدد ملے گی:-

ا۔ جوان کا ظاہری جسمانی خدوخال۔

ب۔ ماتحت کا ذاتی اخلاق اور رویہ۔

ج۔ جوان کی ذاتی حفظانِ صحت کی حالت اور صحت کا معیار۔

د۔ تفریحی سہولیات کی دستیابی اور استعمال۔

ر۔ ساز و سامان کی دیکھ بھال۔

ز۔ جوان کی سول ڈیوٹی پر تعیناتی۔

س۔ جوان اپنے خوف اور تکلیف کے بارے میں اپنے رہنما کو با آسانی بتا سکیں۔

سوال نمبر۳۔ دیگر وسائل کے علاوہ رہنما کس طرح اپنے ماتحت کا مورال پرکھ سکتا ہے؟

جواب نمبر۳۔ کمانڈر دستیاب دیگر وسائل کے علاوہ، مندرجہ ذیل رپورٹس کا اندازہ لگا کر ایک یونٹ میں ماتحت کا مورال پرکھ سکتا ہے اور حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے:-

ا۔ گھریلو مسائل اور جس طرح سے وہ اُن کو حل کرتا ہے۔

ب۔ غیر ضروری سک رپورٹنگ، جان بوجھ کر بیمار بننا اور دھوکہ بازوں کی تعداد۔

ج۔ OSL، AWOL اور بھگوڑا (Deserter) ہونے کے واقعات۔

د۔ تبادلے اور سبکدوشی کے لیے درخواست۔

ر۔ خود ساختہ زخم۔

ز۔ بھولے بھٹکے۔

سوال نمبر۴۔ نظم و ضبط کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر۴۔

ا۔ نظم و ضبط انفرادی یا گروہ کا وہ رویہ ہے جو احکامات کی غیر موجودگی میں مختلف کارروائیوں کی تکمیل کو یقینی بناتا ہے۔

ب۔ نظم و ضبط ایک ایسی سوچ ہے جو اطاعت کی آمادگی اور مناسب طرزِ عمل پیدا کرتی ہے۔

ج۔ نظم و ضبط یونٹ میں کشیدگی کے وقت استحکام کو یقینی بناتا ہے۔

ر۔ اچھا نظم و ضبط مسلسل ہوتا ہے اور یہ بیرونی دباؤ اور نگرانی ہونے یا نہ ہونے کے باوجود بھی کام کرتا ہے۔

سوال نمبر۵۔ ایک رہنما کس طرح ایک یونٹ یا تنظیم میں نظم و ضبط کی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے؟

جواب نمبر۵۔ ایک یونٹ میں نظم و ضبط کے معیار کی ترقی اور بہتری کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے:-

ا۔ رہنما کا ذاتی اخلاق اور مثال۔

ب۔ سزا کے لئے منصفانہ اور غیر متعصب نظام، انعامات اور مراعات کی منصفانہ تقسیم۔

ج۔ ٹریننگ کے ذریعے باہمی اعتماد اور احترام کے لئے جدوجہد۔

د۔ جوانوں کے درمیان نظم و ضبط کی ترقی اور حوصلہ افزائی کو فروغ دینا۔

ز۔ نظم و ضبط کی خلاف ورزی کرنے والے حالات کو پہچاننا اور انہیں ممکنہ طور پر کنٹرول کرنا۔

سوال نمبر۶۔ Espirit -de-Corps (خوش دلی کا پلٹن/ جذبہ یگانگت) سے کیا مراد ہے اور یونٹ کے اندر اس کو جانچنے کے لیے ایک رہنما کے ذہن میں کونسے نکات ہونے چاہئیں؟

جواب نمبر۶۔ Espirit -de- Corps (خوش دلی کا پلٹن/ جذبہ یگانگت) وفاداری، فخر اور حوصلہ افزائی کی وہ گہری جڑیں ہیں جو کسی تنظیم کے ارکان میں پائی جاتی ہیں۔ یہ تنظیم کی خواہشات کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ مشکل حالات میں لڑنے کے قابل ہے یا نہیں۔ یونٹ کے اندر اس کو جانچنے کے لیے ایک رہنما کے ذہن میں مندرجہ ذیل نکات ہونے چاہئیں:-

ا۔ دیگر یونٹس اور تنظیموں کے درمیان ایک اچھی ساکھ کا ہونا۔

ب۔ ایک مضبوط مقابلے کا جذبہ ہونا۔

ج۔ یونٹ کی مختلف نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں ماتحتوں کی طرف سے بھرپور شرکت کرنا۔

د۔ یونٹ کے جوانوں کا یونٹ کی روایات اور تاریخ پر فخر کرنا۔

ر۔ ماتحتوں میں ایک دوسرے کی بے لوث مدد کرنے کا جذبہ ہونا۔

ز۔ ماتحتوں میں اپنی یونٹ کا پوری آرمی میں دوسری یونٹوں سے بہتر ہونے کا یقین ہونا۔

سوال نمبر ۷۔ایک رہنما یونٹ یا تنظیم میں Espirit -de-Corps (خوش دلی کا پلٹن/ جذبہ یگانگت) کی ترقی کے لئے کیا اقدامات اٹھا سکتا ہے؟

جواب نمبر ۷۔ ایک یونٹ میں Espirit -de-Corps (خوش دلی کا پلٹن/ جذبہ یگانگت) کی ترقی اور بہتری کے لئے ایک رہنما درج ذیل اقدامات اٹھا سکتا ہے:-

ا۔ نئے آنے والے جوانوں کا استقبال کرکے اور انہیں یونٹ کی تاریخ، روایات اور موجودہ کردار کی وضاحت کرکے۔

ب۔ یونٹ کی طرزِ زندگی میں جوان فوجیوں کو آہستہ آہستہ، منظّم طریقے سے داخل کرکے۔

ج۔ یونٹ اور اس کے جوانوں کی کامیابی کو سب جوانوں کے سامنے تسلیم کرکے۔

د۔ تقریبات، نعرے اور فوجی موسیقی کا مناسب استعمال کرکے۔

ر۔ ٹیم کے کام کی ترقی کے لئے مقابلوں کا انعقاد کرواکے۔

ز۔ یونٹ میں موقع کی مناسبت سے سجاوٹ اور جوانوں میں انعامات کا مناسب استعمال کرکے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

موثر عسکری قیادت کی خصوصیات، ذمہ داریاں اور کام

مقصد۔ اس سبق کے دوران موثر عسکری قیادت کی خصوصیات، ذمہ داریاں اور کام کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق تین بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کی بنیادی خصوصیات۔

حصہ دوئم۔ ایک مؤثر فوجی سربراہ کے اقدامات۔

حصہ سوئم۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اور کام۔

حصہ اول۔ **عسکری قیادت کی بنیادی خصوصیات**

سوال نمبر ا۔ فوجی قیادت کا موثر استعمال کرنے کے لئے کن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲۔ اپنے کام کو جاننا' سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر ۳۔ رہنما خود کو کس طرح جان سکتا ہے اور بہتر بنانے کی کوشش کر سکتا ہے؟

سوال نمبر ۴۔ کس طرح ایک رہنما کو اپنے لوگوں کے بارے میں جاننا چاہیے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہیے؟

سوال نمبر ۵۔ ذاتی مثال قائم کرنے کے لیے رہنما کو کیا کرنا چاہیے؟

سوال نمبر ۶۔ سزا دیتے ہوئے ایک رہنما کو کن نکات کو مدنظر رکھنا چاہیے؟

سوال نمبر ۷۔ لوگوں کو مطلع رکھنا کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر ۸۔ رہنما کو اپنے ماتحت میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

حصہ دوئم۔ **ایک مؤثر فوجی سربراہ کے اقدامات**

سوال نمبر ا۔ قیادت کے اہم افعال کیا ہیں؟

سوال نمبر ۲۔ رہنما کس طرح اپنے ماتحت کی حوصلہ افزائی کر سکتا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ انعامات دیتے ہوئے رہنما کو کن نکات کو مدنظر رکھنا چاہیے؟

سوال نمبر ۴۔ اہداف قائم کرتے وقت اہم نکات کیا ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ نگرانی کی سطح کا تعین کرنے والے عوامل کیا ہیں؟

سوال نمبر ۶۔ مختلف لوگ کیسے سیکھتے ہیں؟

حصہ سوئم **عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اور کام**

سوال نمبر ا۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریوں کی اہمیت بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ عسکری قیادت کی ذمہ داری سے نبرد آزما ہونے کے لئے کیا ترتیب اپنائی جائے؟

سوال نمبر ۳۔ عسکری زندگی میں انعامات دینے کے کیا اصول ہونے چاہئیں؟

سوال نمبر ۴۔ سزا دینے سے پہلے کون سے بنیادی اصول ہیں جو مدِنظر رکھنا ضروری ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ ماتحت جوانوں میں کام کرنے کا جذبہ کیسے ابھارا جائے؟

سوال نمبر ۶۔ وہ کون سے عناصر ہیں جن کے ذریعے نگرانی کے مراحل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۷۔ مقصد کے حصول کے لئے بنیادی نکات واضح کریں؟

سوال نمبر ۸۔ منصوبہ بندی کے کون کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

سوال نمبر ۹۔ ایک اچھا استاد کیسے بنا جا سکتا ہے؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

مؤثر عسکری قیادت کی خصوصیات، ذمہ داریاں اور کام

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈر شپ۔

تمہید۔ رہنما کے لئے قیادت کی مہیا کردہ ہدایات، اگر وہ ان پر عمل کرے تو وہ نہایت منافع بخش ثابت ہوں گی۔ ان کا استعمال حالات کے مطابق مختلف ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ سمجھنا چاہیے کہ ان ہدایات کا استعمال صرف اس صورت میں زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرے گا جب وہ رہنما جوان پر ان ہدایات کو لاگو کرتا ہے۔ ایک رہنما جس میں بنیادی عسکری خصوصیات کی کمی ہو وہ کبھی بھی خود مختار اور مؤثر طریقے سے اپنی ہدایات کو جوانوں پر لاگو نہیں کر سکتا ہے۔ جب بھی عسکری قیادت کی بات آتی ہے تو تمام تر توجہ عسکری قائد کی خوبیوں، صفات، عزم اور دوسری ان گنت صلاحیتوں پر ہوتی ہے۔ یہ تمام تر صلاحیتیں قیادت کی بنیاد قائم کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ بھی غور طلب امور ہوتے ہیں کہ ایک عسکری قائد کیا کرتا ہے اور کیا شخصی کارکردگی دکھاتا ہے اور رہنمائی کے کن اصولوں کو استعمال کر کے ان کاموں میں مسلسل بہتری لاتا ہے۔ بلاشبہ یہ واضع ہے کہ عسکری قائد کا کام قیادت کرنا ہوتا ہے تاہم قیادت خود اپنے اندر کچھ ذمہ داریاں پنہاں رکھے ہوئے ہے۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران مؤثر عسکری قیادت کی خصوصیات، ذمہ داریاں اور کام کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق تین بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

- **حصہ اول۔** عسکری قیادت کی بنیادی خصوصیات۔
- **حصہ دوئم۔** ایک مؤثر فوجی سربراہ کے اقدامات۔
- **حصہ سوئم۔** عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اور کام۔

حصہ اول

عسکری قیادت کی بنیادی خصوصیات

سوال نمبر۱۔ عسکری قیادت کا مؤثر استعمال کرنے کے لئے کن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے؟

جواب نمبر۱۔ عسکری قیادت کا موثر استعمال کرنے کے لئے ضروری خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ اپنا کام کو جاننا۔
ب۔ اپنے آپ کو جاننا اور اس میں بہتری لانا۔
ج۔ اپنے ماتحتوں کو جاننا اور ان کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا۔
د۔ ذاتی مثال قائم کرنا۔
ر۔ اپنے لوگوں کو جدید ترین خبر سے آگاہ رکھنا۔
ز۔ ماتحتوں کو ایک ٹیم کی طرح تربیت دینا۔
س۔ ٹھوس اور بروقت فیصلہ کرنا۔
ش۔ اپنے ماتحتوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا۔
ص۔ اپنی قابلیت کے مطابق کمان کو استعمال کرنا۔
ض۔ اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرنا۔
ط۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ کام سمجھ آ گیا ہے، نگرانی کرنا اور کام مکمل کروانا۔

سوال نمبر۲۔ اپنے کام کو جاننے' سے کیا مراد ہے؟

جواب نمبر۲۔ ایک رہنما کو اپنے کام کو پورے طریقے سے جاننے کے لئے تخلیقی، تکنیکی، انتظامی، تعلیمی اور انسانی مینجمنٹ کے امور کا وسیع علم ہونا چاہیے۔ اس کو انسانی تعلقات کے بارے میں اچھی سمجھ ہونی چاہیے جس میں فرائض، ذمہ داریوں اور ماتحتوں کے مسائل کا علم بھی ہونا شامل ہے۔ علم حاصل کرنے کے لئے ایک رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ فوجی تعلیم کے حصول کیلئے آرمی سکول آف انسٹرکشنز میں حاضری، تحقیق کرنا اور وسیع بنیاد پر مطالعہ کرنا۔
ب۔ اپنی آرم اور دوسری آرمز اور سروسز کے قابل رہنماؤں کو تلاش کرنا اور ان سے علم حاصل کرنا۔
ج۔ کمان کے ذریعے اپنے علم کو ماتحتوں پر لاگو کرنے کا موقع ڈھونڈنا۔
د۔ فوج میں پیشہ وارانہ جدت کا خیر مقدم کرنا اور جنگ کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرنا۔

ر۔ اپنی صلاحیتوں اور حدوں کو جاننا اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیم وقتاً فوقتاً دورے اور معائنہ کے ذریعے اپنی کمان میں تمام عناصر میں پیش رفت کرنا۔

ز۔ کم سے کم ایک غیر ملکی زبان کو سیکھنا اور استعمال کرنا۔

س۔ جغرافیائی اور فوجی تاریخ کا مطالعہ کر کے اپنی سوچ کو وسیع کرنا۔

سوال نمبر۳۔ رہنما خود کو کس طرح جان سکتا ہے اور بہتر بنانے کی کوشش کر سکتا ہے؟

جواب نمبر۳۔ وہ شخص جو اپنی کمزوریوں کو جانتا ہے مگر ان کو درست کرنے کی کوشش نہیں کرتا، رہنما کے طور پر نا کام شخص ہے۔ خود کو بہتر بنانے کے لئے ایک رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ خود اپنے آپ کا تجزیہ کرے۔

ب۔ جب مناسب ہو تو دوسروں کی رائے کا خیر مقدم کرے۔

ج۔ دوسرے رہنماؤں کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا مطالعہ کرے اور اس سے سبق حاصل کرے۔

د۔ انسانی رابطے قائم کرے اور ان میں دلچسپی پیدا کرے۔

ر۔ بولنے اور لکھنے کے فن میں عبور حاصل کرے۔

ز۔ دوسری آرمز اور سروسز کے ارکان اور سیویلینز کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرے اور انہیں برقرار رکھے۔

سوال نمبر۴۔ کس طرح ایک رہنما کو اپنے ماتحتوں کے بارے میں جاننا چاہیے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہیے؟

جواب نمبر۴۔ ایک اچھے فوجی رہنما کو اپنے ماتحتوں کی ایمانداری اور سماجی و معاشی پس منظر، اخلاقی اور نسلی امتیاز وعادات اور رجحانات، پسند اور ناپسندیدگی، طاقت اور کمزوریوں سمیت مکمل علم حاصل کرنے کے لئے ایک ایماندارانہ، عقلمندانہ اور محتاط کوشش کرنی چاہیے۔ مسلسل کوشش کے ذریعے وہ اپنے ماتحتوں کی انفرادی سوچ کو ختم کر سکتا ہے۔ اپنے ماتحتوں کے بارے میں جانے بغیر ان کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا ممکن نہیں لہذا اپنے ماتحتوں کی فلاح و بہبود کا خیال رکھنا ایک رہنما کی سرکاری اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے ماتحتوں کے لیے موجودہ حالات کے مطابق بہترین رہائش، خوراک اور لباس مہیا ہے۔

ب۔ اپنے ماتحتوں کی صحت کا خیال رکھے اور اپنے ماتحتوں کی حفاظت کو یقینی بنائے۔

ج۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ مختلف ذاتی خدمات اور فلاح و بہبود کی تنظیمیں اپنے کاموں کو مناسب طریقے سے سرانجام دے رہی ہیں۔

د۔ ماتحتوں کے گھریلو مسائل کی شناخت کرے اور ان کو بروقت حل کرنے کی سنجیدہ کوشش کرے۔

ر۔ انعامات، ترقی اور سزا کے معاملات میں بلاخوف اور غیر منصفانہ انصاف فراہم کرے۔

ز۔ اجازت نامہ، چھٹی اور دیگر سہولتوں جن میں تعلیمی سہولیات شامل ہیں، منصفانہ تقسیم کرے۔

س۔ لوگوں کو مناسب تعداد میں کھیل اور تفریح کی سہولیات فراہم کرے۔

ش۔ ان کی روحانی فلاح و بہبود کے لئے اقدامات اٹھائے اور ان میں حقیقی ذاتی دلچسپی پیدا کرے۔

ص۔ اپنی یونٹ کے شہداء کے لواحقین کی دیکھ بھال کرے اور ہمیشہ ان سے رابطے میں رہے۔

ض۔ لوگوں کی ضروریات اور فلاح و بہبود کو اپنی ذاتی فلاح و بہبود پر ہمیشہ ترجیح دے۔

سوال نمبر۵۔ ذاتی مثال قائم کرنے کے لیے رہنما کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب نمبر۵۔ ذاتی مثال قائم کرنے کے لیے ایک رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ ہر وقت جسمانی طور پر فٹ، ذہنی طور پر چوکس اور اچھا لباس پہننا۔

ب۔ اپنے جذبات پر قابو پانا۔

ج۔ خوشگوار رویہ اور مثبت سوچ رکھنا۔

د۔ اپنے ماتحت کے ساتھ ہر کام میں تعاون کا رویہ رکھنا۔

ر۔ خود میں اور اپنے ماتحت میں پہل پن کے جذبے کو فروغ دینا۔

ز۔ فرقہ واریت سے اجتناب کرنا۔

س۔ بہادر بننا، جب ایک رہنما اپنے اصولوں کے ساتھ نہیں کھڑا ہوتا اور ذمہ داریوں سے دور بھاگتا ہے، تو وہ اپنے ماتحت کے دل میں اپنی عزت کو کھو دیتا ہے۔

ش۔ خطرات اور مشکلات کے بارے میں بتانا۔

سوال نمبر۶۔ سزا دیتے ہوئے ایک رہنما کو کن نکات کو مدنظر رکھنا چاہیے؟

جواب نمبر ۶۔ جب سزا دینا ضروری ہو تب ایک رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ یکساں، غیر جانبدار اور منصفانہ ہو۔

ب۔ وقار اور انسانی تقسیم کے مطابق سزا دینا۔

ج۔ مثالی سزا دینا جب حالات اس کی توثیق کریں۔

د۔ ہمیشہ مجرم یا اس شخص کو یہ احساس دلایا جائے کہ اس کے جرم کی سزا ہوتی ہے اور اس سے بہتری کی امید کی جاتی ہے اور اسے اس کا انعام بھی دیا جائے گا۔

سوال نمبر ۷۔ ماتحتوں کو مطلع رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب نمبر ۷۔ ہر جوان یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس نے اپنا کام کتنے اچھے طریقے سے سرانجام دیا ہے اور اس سے کیا توقعات تھیں۔ موجودہ سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک رہنما کو اپنے ماتحتوں کو مطلع رکھنا چاہیے کیونکہ یہ ان میں پہل کرنے کی ہمت و حوصلے، اتحاد و عمل اور عزم و ہمت کو بڑھاتا ہے۔ اپنے ماتحتوں کو مطلع رکھنے سے رہنما ان میں خوف اور افواہوں کو کم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ عمل جنگ کے دوران پیدا ہونے والی پریشانی یا دہشت کو بھی ختم کر دیتا ہے۔

سوال نمبر ۸۔ رہنما کو اپنے ماتحتوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

جواب نمبر ۸۔ اپنے ماتحتوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کے لیے رہنما کو چاہیے کہ:۔

ا۔ اپنے ماتحتوں کو بتائے کہ کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے اور پھر ان کو نتائج کے لیے تیار رہنے کی ہدایت کرے۔

ب۔ تمام قابل ماتحتوں کو اعلیٰ سطح کے فرائض انجام دینے کے لئے وقتاً فوقتاً مواقع فراہم کرتا رہے۔

ج۔ اپنے ماتحتوں کی کامیابیوں کو جلد تسلیم کرے جب وہ اپنی کوشش کو ثابت کر چکے ہوں۔

د۔ ابتدائی کاروائی اور فیصلے کے ذریعے ماتحتوں کی غلطیاں درست کرے۔

ر۔ کبھی بھی ایسا قدم نہ اٹھائے جو اس کے ماتحتوں کو آگے بڑھنے سے روکے۔

ز۔ جب بھی اپنے ماتحت کی تعریف کرنے میں دیر ہو جائے تو اس کی فراخدلی سے سب کے سامنے تعریف کر دے۔

س۔ جب بھی مشورے اور مدد کی ضرورت ہو یا اس کی درخواست کی جائے تو رہنما کو چاہیئے کہ فراخدلی کا مظاہرہ کرے۔

ش۔ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے ماتحتوں کو ان کی کارکردگی اور ممکنہ صلاحیت کے مطابق مقررہ ذمہ داریاں اور عہدہ سونپا گیا ہے۔

ص۔ اپنے ماتحتوں کی حمایت یا تائید کرنے میں فوری اور منصفانہ رویہ اختیار کرے۔

ض۔ ماتحتوں کو ہدایت دے کہ وہ رضامندی کے ساتھ اپنی ذمہ داری قبول کریں اور اس بات پر زور دیں کہ وہ ایک ہی معیار اور طرز کی زندگی بسر کریں۔

۲۔ **دشوار (مشکوک) قیادت کا ایک نمونہ۔ چونڈہ 1965 کی جنگ۔** 1965 کی جنگ کے دوران، پنجاب رجمنٹ کی ایک بٹالین کو چونڈہ کے عام علاقے میں تعینات کیا گیا تھا۔ کمانڈنگ آفیسر نے ایک کمپنی کو دو کلومیٹر کے فاصلے پر موجود دشمن کی پلاٹون پر حملہ اور قبضہ کرنے کا حکم دیا۔ ضروری منصوبہ بندی اور انتظامات کے بعد، کمپنی کمانڈر نے اپنی کمپنی کو (FUP) میں منتقل کیا اور غروب آفتاب کے بعد فوجیوں نے اپنی Start Line کو پار کیا۔ جیسے ہی کمپنی نے FUP سے 200 گز کا فاصلہ طے کیا اور وہ حملہ کرنے ہی والے تھے تو کمپنی کمانڈر انٹیلی جنس رپورٹس اور اندازے سے زیادہ طاقتور اور بڑی دشمن کی فوج کو دیکھ کر حیران اور خوفزدہ ہو گیا۔ اس نے حواس باختہ ہو کر اپنے اعصاب کھو دیئے اور اچانک فوجیوں کو واپس جانے کا حکم دیا۔ کمپنی کمانڈر کے غلط فیصلے کی وجہ سے فوجیوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا اور پوری کمپنی کے لوگوں نے غیر منظم طریقے سے واپس بھاگنا شروع کر دیا۔ یہ صورتحال دیکھتے ہی دشمن نے فائر کھول دیا۔ اور اس طرح ایک کمزور غیر تربیت یافتہ اور خوفزدہ کمان کی وجہ سے ایک بھی گولی چلائے بغیر فوج کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

یہ ایک دائمی حقیقت ہے کہ کسی بھی آپریشن کا اختتامی / فیصلہ کن مرحلہ اتنا ہی ضروری ہوتا ہے جتنا کی اس آپریشن کی منصوبہ بندی کیونکہ کامیابی یا ناکامی اس پر منحصر ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں جونیئر رہنماؤں کا کردار بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ایک نالائق رہنما کی وجہ سے نہ بہتر منصوبہ بندی طے پاتی ہے اور نہ ہی میدان جنگ میں اختتامی سطح پر کامیابی و کامرانی حاصل ہوتی ہے۔

یہ مثال جونیئر سطح پر کمزور قیادت کی واضح عکاسی ہے۔ ایک کمپنی کمانڈر دباؤ کی حالت میں صحیح اور درست فیصلہ نہیں کر سکا جو کہ اس کی ہمت، قوت ارادی اور استقامت میں کمی سے منسوب ہے۔ ایک نالائق، پست حوصلہ اور غیر مستقل مزاج رہنما غیر موثر طریقے سے کام سرانجام دیتا ہے۔

حصہ دوئم

ایک مؤثر فوجی سربراہ کے اقدامات

فوجی تاریخ میں بہت سی ایسی مثالیں ہیں جس میں طاقت اور تعداد کے لحاظ سے کمزور مگر اخلاقی اقدار اور معیار میں اعلیٰ افواج نے کامیابی حاصل کی ہے۔ان معاملات میں رہنماؤں کا درپیش ماحول میں ڈھل جانے کی خاصیت، موثر حکمت عملی اور طریقے کا روضع کرنا، اپنے فوجیوں کو ہمت، سمت اور مقصد مہیا کرنا شامل ہے۔

سوال نمبر۱۔ قیادت کے اہم افعال کیا ہیں؟

جواب نمبر۱۔ قیادت کے اہم افعال مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ مقصد فراہم کرنا۔

ب۔ سمت فراہم کرنا۔

ج۔ حوصلہ افزائی کرنا۔

د۔ ایک رول ماڈل کے طور پر خدمت کرنا۔

ر۔ انعام اور سزا دینا۔

ز۔ جاننا اور معیار کو برقرار رکھنا۔

س۔ اہداف مقرر کرنا۔

ش۔ منصوبہ بندی کرنا۔

ص۔ فیصلہ کرنے اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت۔

ض۔ نگرانی اور تشخیص کرنا۔

ط۔ تدریس، کوچنگ اور مشاورت کرنا۔

سوال نمبر۲۔ رہنما کس طرح اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی کر سکتا ہے؟

جواب نمبر۲۔ رہنما اپنے ماتحتوں کی حوصلہ افزائی درج ذیل طریقے سے کر سکتا ہے:۔

ا۔ اخلاقی معیار کے طور پر خدمت کر کے۔

ب۔ ہم آہنگ گروہ بنا کر۔

ج۔ منصفانہ اور شفاف طریقے سے جلدی سزا اور انعام دینا۔

سوال نمبر۳۔ انعامات دیتے ہوئے ایک رہنما کیلئے کن نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے؟

جواب نمبر۳۔ انعامات دیتے ہوئے ایک رہنما کیلئے مندرجہ ذیل نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے:۔

ا۔ قائم کردہ ایوارڈ سسٹم کا منصفانہ استعمال کرتے ہوئے، سرٹیفکیٹس، تمغے اور تعریفی کارڈز دینا۔

ب۔ ایسے انعامات کا انتخاب کرنا جو کہ سپاہی کے ذاتی فخر کے لئے پرکشش ہوں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے بہت زیادہ حوصلہ افزائی ملتی ہے۔

ج۔ انعامات کو ایک مختص تقریب میں دینا تا کہ لوگ دیکھ سکیں کہ سخت محنت کا انعام کیسے دیا جاتا ہے۔

د۔ بروقت انعام کسی بھی گروہ یا شخص کے مطلوب رویے پر منحصر ہوتا ہے۔

ر۔ ایسے ماتحتوں کو زیر نظر رکھنا جو سخت محنت کرتے ہیں، دوسروں کو معیار حاصل کرنے اور بہتر ذمہ داری کی صلاحیت کو دکھانے کے لئے ہدایات دینا۔

سوال نمبر۴۔ اہداف قائم کرتے وقت اہم نکات کیا ہیں؟

جواب نمبر۴۔ ایک یونٹ کے لئے اہداف مقرر کرتے وقت ان نکات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے:۔

ا۔ اہداف حقیقت پر مبنی اور قابل حصول ہوں۔

ب۔ یہ اہداف لڑائی کی پہلے سے بہتر تیاری کی طرف لے کر جائیں۔

ج۔ اہداف کو مقرر کرتے ہوئے ماتحتوں کو بھی ملوث رکھیں۔

د۔ رہنما کیلئے ضروری ہے کہ ہر ہدف حاصل کرنے کے لئے ایک نظام وضع کرے۔

سوال نمبر۵۔ نگرانی کی سطح کا تعین کرنے والے عوامل کیا ہیں؟

جواب نمبر۵۔ نگرانی کی سطح اور ڈگری کا تعین کرنے والے عوامل درج ذیل ہیں:۔

ا۔ ماتحتوں کے تجربے کی سطح۔

ب۔ ماتحتوں کی صلاحیت کی سطح۔

ج۔ ماتحتوں کے اپنے کام کرنے کی صلاحیت پر اعتماد کی سطح۔

د۔ ماتحتوں کے کام سرانجام دینے کے حوصلے کی سطح۔

سوال نمبر۶۔ مختلف لوگ کیسے سیکھتے ہیں؟

جواب نمبر۶۔ مختلف لوگ درج ذیل طریقے سے سیکھتے ہیں:۔

ا۔ دوسروں کی مثال سے سیکھتے ہیں۔

ب۔ اپنے دماغوں میں ایک تصویر بناتے ہوئے وہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ج۔ ضروری معلومات حاصل کرنے اور سمجھنے سے سیکھتے ہیں۔

د۔ یوگوکرکے یا پریکٹس کرکے سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ا۔ **خاکی ٹیکری-1971 کی جنگ۔نااہل قیادت کی ناکامی کی ایک بدترین مثال۔**

1971 کی جنگ کے دوران، آزاد کشمیر رجمنٹ کی ایک بٹالین کو دریائے پونچھ کے ساتھ ستھوال پہاڑی کے علاقے کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا۔ایک کمپنی کو خاکی ٹیکری کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی۔کمپنی میں افرادی قوت، ساز و سامان اور چھوٹے ہتھیاروں کی کمی تھی۔کمپنی کمانڈر نے خاکی ٹیکری کے کنارے پر تین پلاٹونیں تعینات کیں، دفاع کو مزید مضبوط بنانے کے لئے ایک سیکشن مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ ایک آرٹلری آبزرور بھی مقرر کیا۔موثر کمان اور کنٹرول کے لئے کمپنی ہیڈکوارٹر" ٹیکری "میں اونچائی کے بجائے نچلے داخلی علاقے میں بنایا۔کمپنی کمانڈر نے علاقے کا ابتدائی جائزہ نہ لیا اور نہ ہی جونیئر پلاٹون کمانڈرز کو ذمہ داری سونپی تاکہ وہ اپنی پلاٹون کو اپنی مرضی سے تعینات کرسکیں۔اس نے 2 تا 10 دسمبر 1971 کے عرصے میں صرف ایک مرتبہ سب سے ضروری تدبیراتی خدوخال کے حامل علاقے یعنی خاکی ٹیکری کا دورہ کیا۔تیار کردہ مورچوں کی حالت کافی بری تھی مگر ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔5 دسمبر 1971 کو جنگ چھڑ گئی اور آرٹلری فائر کی وجہ سے مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا مگر اس کی بحالی کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔آرٹلری دیدبان کو صرف ایک وائرلیس سیٹ دستیاب تھا جس کو وہ باقاعدہ وقفے سے استعمال کرتا تھا۔سیٹ کی چارجنگ کی سہولت کی عدم موجودگی کی وجہ سے اسی دوران سیٹ کی بیٹری مکمل طور پر ختم ہوگئی۔

9/10 دسمبر 1971 کی درمیانی شب میں دشمن نے خاکی ٹیکری پر دو اطراف سے حملہ کر دیا۔ٹیکری اور اس کے ساتھ تعینات سپاہیوں نے پوری طاقت سے زبردست مقابلہ کیا اور حملے کو پسپا کر دیا۔آدھا ایمونیشن ختم ہو چکا تھا۔4 اہلکار مارے گئے اور 5 زخمی ہوئے۔وائرلیس کے ذریعے حملے کی خبر ملنے پر کمپنی کمانڈر نے کمپنی ہیڈکوارٹرز میں ہی رہنا مناسب سمجھا اور مین پوسٹ کو مضبوط بنانے، زخمیوں کے انخلاء، مواصلاتی نظام کی بحالی کے لئے کوئی اقدام نہ کیا۔کچھ ہی گھنٹوں بعد دشمن نے دوبارہ سے خاکی ٹیکری پر دوطرفہ حملہ کیا۔محافظوں نے پوری طاقت کے ساتھ زبردست مقابلہ کیا حملے کو دوبارہ پسپا کر دیا اور 10 اموات کے نقصان پر حالات مستحکم ہوتے ہوئے نظر آنے لگے جب کہ دوسرے حملے کی وائرلیس خبر ملنے کے باوجود بھی کمپنی کمانڈر، کمپنی ہیڈکوارٹر میں ہی موجود رہا اور دوبارہ اس نے کوئی بھی نئی حکمت عملی نہ اپنائی۔

9 اور 10 دسمبر 1971 کی درمیانی شب میں پہلو میں تعینات فوجیوں کو دریائے پونچھ کے کنارے پر پیچھے واپس بلا لیا گیا کمپنی ہیڈکوارٹر کو دریائے پونچھ کے کنارے کے پاس دوارندی کی پہاڑی پر پیچھے واپس بلا لیا گیا۔صرف ایک چھوٹے حصے کو آرٹلری آبزرور پارٹی کے ساتھ ٹیکری میں لڑنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا گیا عملی طور پر ان کا کمپنی ہیڈکوارٹرز کے ساتھ اور آرٹلری بیٹری کے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہ تھا۔

10 اور 11 دسمبر 1971 کی شب میں دشمن نے تین اطراف سے حملہ کر دیا اور ابتدائی گولہ باری دو گھنٹے تک جاری رہی درمیانی شب تک چھوڑے ہوئے سیکشن اور خاکی ٹیکری پر قبضہ کھویا جا چکا تھا مگر تدبیراتی اہمیت کے حامل اس علاقے پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوئی بھی کوشش نہ کی گئی۔

یہ جنگ کمان میں ہر درجہ پر رہنماؤں کے کمزور کردار جو انہوں نے ادا کیا اس کی جھلکیاں پیش کرتی ہے کمانڈرز نے علاقے کے خدوخال کو اہمیت نہیں دی اور نہ ہی دفاع (مورچوں) کا خود جا کر جائزہ لیا۔سپاہیوں کی لڑنے کی صلاحیت اور طاقت کو بڑھانے کے لئے صورتحال کو بحال اور مضبوط نہیں کیا۔جنگ میں عمل درآمد کے مرحلے کے دوران جنگ کے اثر ورسوخ کے لئے کمپنی کمانڈر اور بٹالین کمانڈر نے کوئی بھی مناسب اقدامات نہیں کئے۔مجموعی طور پر ایک نااہل، نالائق اور لاپرواہ قیادت نے ایک انتہائی اہمیت والی زمین؛ خاکی ٹیکری کو ہمیشہ کیلئے کھو دیا۔

حصہ سوئم

عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اور کام

سوال نمبر ا۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریوں کی اہمیت بیان کریں؟

جواب۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریوں کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے درج ذیل نکات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

ا۔ **مقصد کی فراہمی۔** مقصد ایک جوان کو پُر خطر کام کٹھن حالات میں بھی کرنے کی وجہ فراہم کرتا ہے۔ یہ جوان کا دھیان اور طاقت اس کے کام اور موجودہ ذمہ داری پر مرکوز رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ عسکری قائد کی غیر موجودگی میں بھی اپنی توجہ مقصد کے حصول پر مرکوز رکھتا ہے۔

ب۔ **رُخ رسمت کی فراہمی۔** سوچنے کی مہارت کو سمتی مہارت سے مماثلت دی جاسکتی ہے۔ جب ایک جوان سمت کا چناؤ اور کام کرنے کی ترتیب کو جانچ لیتا ہے اور اسکو جو رہنمائی مہیا کی جاتی ہے اس کا انحصار اس کے قائد کی قیادت پر رہوتا ہے۔ کامیابی کی کنجی یہ ہے کہ قائد کی بات سُنی جائے، اسکی مدد اور حمایت حاصل کی جائے تا کہ مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکیں۔

ج۔ **حوصلہ افزائی۔** حوصلہ افزائی اچھے کام کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایک جوان کو حوصلہ دیتی ہے کہ میں نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کیا کرنا ہے۔ اگر ماتحت جوانوں کو اپنے اوپر، اپنے ساتھ والوں، لیڈر، یونٹ اور کام کی وجہ پر اعتماد ہے تو وہ صحیح معنوں میں حوصلہ مند ہیں۔ یہ انکو ایک ٹیم میں رہتے ہوئے نظم وضبط کے ساتھ لڑنا اور جیتنا سکھاتا ہے۔ حوصلہ افزاء اثر تعلیم ومہارت اور ڈر کو کم اور اعتماد کو زیادہ کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ عسکری قیادت کی ذمہ داری سے نبرد آزما ہونے کے لئے کیا ترتیب اپنائی جائے؟

جواب۔ عسکری قیادت کی ذمہ داری سے نبرد آزما ہونے کے لئے درج ذیل ترتیب اپنائی جائے:۔

ا۔ **منصوبہ بندی۔** معلومات کا حصول، ٹیموں کی تشکیل، مقصد کا واضح کرنا اور قابلِ عمل منصوبہ بنانا۔

ب۔ **ابتداء۔** ٹیموں کو مقصد اور منصوبے کے بارے میں بتانا، مقصد کی اہمیت کا بتانا اور ذمہ داریوں کو ٹیموں میں تقسیم کرنا۔

ج۔ **کنٹرول۔** گروپ کی تشکیل، اثر ورسوخ اور یقین کرنا کہ تمام عمل مقصد کے حصول کے لئے ہوں۔

د۔ **حمایت رسپورٹ۔** جوانوں اور ان کی شراکت کو تسلیم کرنا، انکی حوصلہ افزائی کرنا اور نظم وضبط قائم رکھنا۔ ٹیموں میں لگن قائم رکھنا، پریشانی کو مزاح سے ختم کرنا اور اختلافات کو ختم کرنا۔

ر۔ **معلومات کی ترسیل۔** ذمہ داری کو واضح کرتے رہنا، نئی معلومات ٹیم تک پہنچانا اور سفارشات کو اکٹھا کر کے اچھے مشورے دینا۔

س۔ **تشخیص۔** ماتحتوں کی طرف سے دی گئی تجاویز کا تجزیہ کرنا، مجوزہ منصوبے کے نتائج کو پرکھنا، ٹیموں کی کارکردگی کو جانچنا اور ان کی مدد کرنا کہ وہ اپنے آپ کو خود بھی جانچیں۔

سوال نمبر ۳۔ عسکری زندگی میں انعامات دینے کے کیا اصول ہونے چاہئیں؟

جواب۔ عسکری زندگی میں انعامات دینے کے اصول درج ذیل ہیں:۔

ا۔ سرٹیفکیٹ، میڈل اور اعزازی سند کو نوازنے کا منصفانہ نظام رائج ہونا۔

ب۔ ایسی جزا کا انتخاب کرنا جو جوانوں کی حوصلہ افزائی میں کردار ادا کرے۔

ج۔ انعامات نوازنے کے لئے یونٹ کے مناسب موقع کا انتخاب کیا جائے جہاں انعام ملنا زیادہ قابلِ فخر ہو اور دوسروں کے لئے جوش وجذبہ کی وجہ بھی بنے۔

د۔ ممکنہ طور پر مستحق فرد یا گروپ کے لئے فوری جزا کا انتخاب کرنا۔

ر۔ محنت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور دوسروں کو بھی راغب کرنا کہ وہ اس معیار کو حاصل کریں اور ذمہ داری کو بڑھانے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔

سوال نمبر ۴۔ سزا دینے سے پہلے کون سے بنیادی اصول ہیں جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

جواب۔ سزا دینے سے پہلے جو بنیادی اصول مدِنظر رکھنا ضروری ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

ا۔ جوانوں کو آگاہی دلانا کہ قائد کو اس کے کام کی بجائے اس کے رویے کی زیادہ فکر ہے۔ جوان کو یقین دلائیں کہ قائد اس سے زیادہ کی توقع رکھتا ہے۔

ب۔ جوانوں کو ان کی کارکردگی سے آگاہی دلانا۔

ج۔ اُن جوانوں کو سزا نہ دینا جو ذمہ داری کو مکمل نہیں کر پاتے بلکہ ان جوانوں کو سزا دینا جو کام کرنے سے انکاری ہوں یا نہ کرنا چاہتے ہوں۔

د۔ ناگوار رویہ کے علم میں آتے ہی سزا دے دینی چاہیئے۔

ر۔ سزا یافتہ جوان کو باور کرانا کہ اس کو کس وجہ سے سزا ملی۔

ز۔ سزا بہت زیادہ یا غیر مناسب نہ ہو۔کسی جوان کی دوسرے جوان کے سامنے تضحیک نہ کی جائے۔

س۔ سزا کے بعد غصہ باقی نہ رہے کیونکہ سزا ختم ہونے پر وہ غلطی ختم ہو جاتی ہے۔

ش۔ غصہ نہ کرنا۔

سوال نمبر۵۔ ماتحت جوانوں میں کام کرنے کا جذبہ کیسے ابھارا جائے؟

جواب۔ ماتحتوں میں کام کا جذبہ ابھارنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے:۔

الف۔ اخلاقیات کا علمبردار ہونا۔

ب۔ مربوط ٹیموں کو تشکیل دینا۔

ج۔ سزا اور جزا کے نظام کا منصفانہ اور تیز ہونا۔

سوال نمبر۶۔ وہ کون سے عناصر ہیں جن کے ذریعے نگرانی کے مراحل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے؟

جواب۔ وہ عناصر جن کے ذریعے نگرانی کے مراحل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ ماتحتوں کا تجربہ اور ان کے تجربہ کا معیار۔

ب۔ ماتحتوں کی قابلیت کا معیار۔

ج۔ ماتحتوں کے اعتماد کا معیار اور کام کرنے کی صلاحیت۔

د۔ ماتحتوں کا کام کرنے کا جذبہ۔

سوال نمبر۷۔ مقصد کے حصول کے لئے بنیادی نکات واضح کریں؟

جواب۔ مقصد کے حصول کے لئے بنیادی نکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ مقصد حقیقی اور قابلِ حاصل ہونا چاہیئے۔

ب۔ مقصد کو جنگ کی تیاری میں مددگار رہونا چاہیئے۔

ج۔ ماتحت کو مقصد چننے کے عمل میں شامل کرنا چاہیئے۔

د۔ عسکری قائد کو مقصد کے حصول کے لئے ایک پروگرام تشکیل دینا چاہیئے۔

سوال نمبر۸۔ منصوبہ بندی کے کون کون سے مراحل ہوتے ہیں؟

جواب۔منصوبہ بندی کے مراحل مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ منصوبہ بندی میں مقصد کی بنیاد کو سمجھیں یعنی مقصد کیا ہے؟ کیسے پورا کرنا ہے؟ اور کب تک پورا ہونا چاہیئے؟

ب۔ مقصد کی تشخیص کہ کیا حاصل کرنا ہے اور حصول کے لئے ترتیب واضح کرنا۔

ج۔ ذمہ داری کو مکمل کرنے کے لئے مراحل تشکیل دینا۔اس کی منصوبہ بندی سب سے آخری کام سے شروع کرکے پیچھے کی طرف لانا تاکہ حقیقی وقت پتہ چل سکے۔

سوال نمبر۹۔ ایک اچھا استاد کیسے بنا جاسکتا ہے؟

جواب۔ یہ سمجھنا کہ سیکھا کیسے جائے،استاد بننے کا بنیادی اصول ہے اور لوگ مندرجہ ذیل طریقے سے سیکھتے ہیں:۔

الف۔ دوسروں کی مثالوں سے۔

ب۔ ذہن میں یاد کرنے والی چیز کا خاکہ بنا کر۔

ج۔ ضرورت کی معلومات کو حاصل کرکے اور ان کو سمجھ کے۔

د۔ مشق کرنے سے۔

نوٹ۔ ایک رہنما اپنی مثبت اور کارگر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مختلف ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔اس سبق کے دوران ایسے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کی بدولت ایک جامع اور مفید انداز سے ایک رہنما کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جاسکتا ہے۔انتہائے سبق یہ ہے کہ ایک رہنما کو سوچ و بچار،منصوبہ بندی اور اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو صلاحیتیں چاہئیں،انہیں پیدا کیا جائے اور نکھارا جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت اور معیار

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت اور معیار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت۔

حصہ دوئم۔ یونٹ میں اخلاقیات کو فروغ دینا۔

حصہ اول۔ **عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت**

سوال نمبر۱۔ آرمی میں اخلاقیات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر۲۔ فوج میں سب سے قیمتی معیار کیا ہیں؟

سوال نمبر۳۔ رہنما کی اخلاقی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

حصہ دوئم۔ **یونٹ میں اخلاقیات کو فروغ دینا**

سوال نمبر۱۔ ایک یونٹ یا تنظیم میں اخلاقیات کو کس طرح فروغ دیا جاتا ہے؟

سوال نمبر۲۔ سب سے اہم عسکری اقدار کیا ہیں؟

سوال نمبر۳۔ رہنما کس طرح یونٹ کے معیارات اور اقدار پر اثر انداز ہو سکتا ہے؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت اور معیار

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈر شپ

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت اور معیار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت۔

حصہ دوئم۔ یونٹ میں اخلاقیات کو فروغ دینا۔

حصہ اول

عسکری قیادت میں اخلاقیات کی اہمیت

تمہید۔ ایک رہنما کی شخصیت اُس کے عقائد، اقدار، اخلاقیات اور اصولوں سے واضح ہو جاتی ہے۔ فوج کے رہنما اپنی زیر کمان افواج میں فوجی اقدار کو فروغ دینے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اپنے ماتحتوں کے ساتھ روزمرہ کے معاملات کے دوران ایک رہنما کے کردار کے تمام بنیادی پہلو اپنی سپاہ کے سامنے کھل کر عیاں ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا، اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلیٰ عقائد کو برقرار رکھے اور اقدار اور معیار پر عملدرآمد کرے۔ اس کا رویہ، نقطہ نظر اور تمام معاملات اخلاقیات کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ اس کے ماتحت اداروں پر اخلاقی تقلید قائم کرے گی جو اس کی قیادت کا اعتبار حاصل کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ ایک فوجی کے لئے حوصلہ افزائی بھی ہے۔ اس کی مذہبی عقیدت، ایمان، ذاتی اعزاز اور یونٹ، ملک اور گھر کی حفاظت جس کے لئے وہ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

سوال نمبر ا۔ فوج میں اخلاقیات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب نمبر ا۔ اخلاقیات وہ اصول یا معیار ہیں جو صحیح کام کرنے کے لئے ایک فوجی کی ذاتی رہنمائی کرتے ہیں کہ کیا کرنا چاہئے۔ عسکری تاریخ اور بالخصوص اسلامی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جن میں کامیابی اور کامرانی کیلئے عسکری قائدین کی اخلاقیات کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ مسلمان عسکری قائدین کی اخلاقیات کی بڑی مثالیں فتح مکہ کے دوران اور بعد ازاں فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی نے قائم کی تھیں۔ اس جدید زمانے میں سپاہ اور عسکری رہنماؤں کے رویے اور اخلاقیات کی رہنمائی کے لئے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنا انتہائی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۲۔ فوج میں سب سے قیمتی معیار کیا ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ سب سے زیادہ قابل قدر معیار ہیں:-

ا۔ **وفاداری۔** ہر فوجی ملک سے وفاداری کا حلف اٹھاتا ہے اور ملک کا دفاع کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

ب۔ **ڈیوٹی۔** فرائض کو مکمل کرنے کی ذمہ داری کو ڈیوٹی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اپنے کام کو مکمل کرنا ایک قانونی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

ج۔ **خودداری۔** ایک رہنما کو اپنی ذاتی حفاظت اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ رغبت ہوتی ہے تاکہ تفویض کئے گئے مشن کو کامیابی سے مکمل کیا جائے۔

د۔ **صداقت۔** ایمانداری اور سچائی ایک فوجی رہنما کی بنیادی اور سب سے اہم ضروریات ہیں۔ ذاتی عزت کا سب سے رہنما معیار یہ ہے کہ فوجی کو صادق اور امین ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۳۔ رہنما کی اخلاقی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

جواب نمبر ۳۔ رہنما کی اخلاقی ذمہ داریاں مندرجہ ذیل ہیں:-

ا۔ ایک رول ماڈل بننا۔

ب۔ ماتحت اداروں میں اخلاقیات کو بروئے کار لانا۔

حصہ دوئم

یونٹ میں اخلاقیات کو فروغ دینا

سوال نمبر۱۔ ایک یونٹ یا تنظیم میں اخلاقیات کو کس طرح فروغ دیا جاتا ہے؟

جواب نمبر۱۔ ایک رہنما کو مندرجہ ذیل اقدامات کرنا چاہئے:-

پہلا مرحلہ۔ ایک رول ماڈل کے طور پر یونٹ کی قیادت کے رویے کو مضبوط کرنا۔ذاتی مثال قائم کرتے ہوئے یونٹ کی قیادت کو مضبوط کرنا۔

دوسرا مرحلہ۔ اخلاقی رویے یا یونٹ کے معیار اور ذیلی یونٹس کے اندر معیاری سطح کا تعین کرنا۔

تیسرا مرحلہ۔ مذہب، معاشرے اور فوج کے قائم شدہ اخلاقی اقدار کے ساتھ یونٹ کے رویے کے اقدار کا موازنہ کرنا۔

چوتھا مرحلہ۔ مثبت رویے کے اقدار کی شناخت کرنا اور ماتحتوں میں مثبت رویہ کو اجاگر کرنا۔

پانچواں مرحلہ۔ جائزہ لینا اور متعلقہ رہنماؤں کو مشورہ دینا جو یونٹ کے اندر اخلاقی آب وہوا پر مثبت اثر ڈال سکتے ہیں۔

سوال نمبر۲۔ سب سے اہم عسکری اقدار کیا ہیں؟

جواب نمبر۲۔ چار اہم عسکری اقدار درج ذیل ہیں:-

ا۔ **جرأت۔** اس میں اخلاقی اور جسمانی جرأت شامل ہیں۔

ب۔ **دوستانہ ماحول۔** یہ ایمانداری، سپاہیوں، بالا کمانڈرز اور دوستوں کے ساتھ مخلص رویے کی عکاسی ہے۔

ج۔ **مقابلہ۔** یہ پیشہ ورانہ علم، فیصلے اور مہارت میں برتری ہے، جو اپنے آپ میں اور اس کی یونٹ یا گروپ میں اعتماد کا ذریعہ ہیں۔

د۔ **عزم۔** یونٹ کے مشن کو انجام دینے کے مصمم ارادے کو عزم کہا جاتا ہے۔اپنے آپ کو ملک، فوج اور یونٹ کیلئے وقف کرنا اس میں شامل ہے۔

سوال نمبر۳۔ رہنما کس طرح یونٹ کے معیارات اور اقدار پر اثر انداز ہوسکتا ہے؟

جواب نمبر۳۔ رہنما درج ذیل طریقے سے اثر انداز ہوسکتا ہے:-

ا۔ ذاتی مثال کے طور پر اور حوصلہ افزائی کے ذریعے۔

ب۔ پیشہ ورانہ عقائد، اقدار اور معیارات کی حمایت کرنے والے رویے کو تسلیم کرتے ہوئے۔

ج۔ سخت اور حقیقت پسندانہ فرد اور اجتماعی تربیت کی منصوبہ بندی، عملدرآمد اور تشخیص کرتے ہوئے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنا

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اپنے ماتحتوں کو منسوب کرنے کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول۔

حصہ دوئم۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات۔

حصہ اول۔ **عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول**

سوال نمبر ا۔ کام پورا کرنے کے لئے ذمہ داریاں بانٹنا کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول بیان کریں؟

حصہ دوئم۔ **ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات**

سوال نمبر ۳۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات بیان کریں؟

سوال نمبر ۴۔ لیڈر ذمہ داریاں سونپنے سے کیوں ہچکچاتے ہیں؟

سوال نمبر ۵۔ ماتحت ذمہ داریاں لینے سے کیوں ہچکچاتے ہیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنا

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈرشپ۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قیادت کی ذمہ داریاں اپنے ماتحتوں کو منسوب کرنے کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول۔

حصہ دوئم۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات۔

ا۔ **تعارف۔** کسی بھی ادارے کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ اس میں ذمہ داریاں کس طرح بانٹی جاتی ہیں۔ جتنا بڑا ادارہ ہوتا ہے اس میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ ذمہ داریاں منسوب کرنے کا طریقہ بہترین ہو جس کی وجہ سے ایک لیڈر بہترین طریقے سے کام لے سکتا ہے۔ یہ چیز ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ ذمہ داریاں بانٹتے ہوئے عہدیداران کی قابلیت اور صلاحیت کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

حصہ اول

عسکری قیادت کی ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول

سوال نمبرا۔ کام پورا کرنے کے لئے ذمہ داریاں بانٹنا کیوں ضروری ہے؟

جواب نمبرا۔ کام پورا کرنے کے لئے ذمہ داریاں بانٹنا اس لئے ضروری ہے کہ:۔

ا۔ کسی بھی ادارے میں لیڈر کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ ہر سطح کے کام خود کر سکے لہذا اسے دوسروں کی مدد درکار ہوتی ہے۔

ب۔ ماتحتوں کو یہ بات سکھانی چاہیئے کہ کس طرح سے ذمہ داری کو قبول کیا جاتا ہے اور اسے پورا کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ادارے میں کامیاب ہو سکیں۔ ذمہ داری بانٹنے سے ماتحتوں میں انفرادی طور پر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کی بدولت اچھی کارکردگی حاصل ہوتی ہے۔ ذمہ داریاں بانٹنے سے لیڈر کے لئے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ ضروری کاموں پر توجہ دے اور غیر ضروری کاموں پر وقت ضائع نہ کرے۔

سوال نمبر۲۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول بیان کریں؟

جواب نمبر۲۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کے اصول درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **ذمہ داری کس کو دینی چاہیئے**

(ا) ذمہ داری اپنے سے نیچے والے ماتحتوں کو دیں، بہت زیادہ نیچے والے رینک کو نہیں۔

(۲) ذمہ داری اس کو دیں جس کو تجربے کی ضرورت ہو۔

(۳) ذمہ داری اس کو دیں جس کے پاس وقت ہو اور کام پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

(۴) ذمہ داری اس کو دیں جس کی صلاحیتوں کو آزمانا مقصود ہو۔

(۵) ایک ہی بندے کو بار بار ذمہ داریاں دینے سے اجتناب کریں۔

ب۔ **ذمہ داریاں کیا دینی چاہئیں**

(ا) روزمرہ کے کام۔

(۲) وہ کام جو کہ آسانی سے پورے ہو سکیں۔

(۳) وہ کام جہاں پر ماتحتوں کی خاص مہارت درکار ہو۔

ج۔ **ذمہ داریاں جو نہیں دینی چاہئیں**

(ا) ایسے کام جو کہ عام پالیسی اور روزمرہ کے نہ ہوں۔

(۲) خاص معاملات جن کے سنگین نتائج ہوں۔

(۳) ایسے کام جن میں ذاتی تجربہ درکار ہو۔

حصہ دوئم

ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات

سوال نمبر۳۔ ذمہ داریاں منسوب کرنے کی ہدایات بیان کریں؟

جواب نمبر۳۔ ذمہ داریاں منسوب کرتے ہوئے درج ذیل ہدایات کو مدنظر رکھنا چاہیے:۔

ا۔ کام پورا کرنے کے لئے جو اختیارات دیئے جائیں ان کو صاف طور پر بتایا جائے۔

ب۔ کام پورا کرنے کا وقت مقرر کیا جائے۔

ج۔ اگر کام بڑا ہو تو لگاتار رپورٹ لیتے رہیں۔

د۔ ماتحتوں کو اپنے طور پر کام کرنے دیں۔ جب تک کہ یہ ضروری نہ ہو کہ کام کسی خاص طرز پر کرنا ہو۔

ر۔ جب ذمہ داری سونپ رہے ہوں تو مندرجہ ذیل باتوں کو یقینی بنائیں:۔

(۱) ماتحتوں نے کام کرنے اور اس کو پورا کرنے کا طریقہ سمجھ لیا ہے۔

(۲) جتنی نفری اور وسائل اس کام کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہ فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(۳) ماتحتوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ ذمہ داری انہیں کس نے دی ہے اور وہ اس کام کے لئے کس کو جوابدہ ہوں گے۔

سوال نمبر۴: لیڈرز ذمہ داریاں سونپنے سے کیوں ہچکچاتے ہیں؟

جواب نمبر۴۔ لیڈرز ذمہ داریاں سونپنے سے اس لئے ہچکچاتے ہیں کہ:۔

ا۔ وہ عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہیں اور تمام اختیارات اپنے پاس رکھتے ہیں۔

ب۔ وہ خود کو ماتحتوں سے زیادہ قابل سمجھتے ہیں۔

ج۔ وہ کام کے مقصد کو صفائی سے بیان نہیں کر سکتے ہیں۔

د۔ اس چیز کے خوف سے کہ وہ ماتحتوں کے بغیر کام پورا نہیں کر سکتے۔

سوال نمبر۵۔ ماتحت ذمہ داریاں لینے سے کیوں ہچکچاتے ہیں؟

جواب نمبر۵۔ ماتحت ذمہ داریاں لینے سے اس لئے ہچکچاتے ہیں کہ:۔

ا۔ ناکامی کے ڈر سے۔

ب۔ ذمہ داری پوری کرنے کا اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے۔

ج۔ انہیں لیڈر سے حل تلاش کرنے میں آسانی محسوس ہوتی ہے بجائے اس کے کہ وہ خود کریں۔

د۔ ان کو یہ لگتا ہے کہ ذمہ داری لینا صرف لیڈر کا کام ہے اور اس کو بانٹنا ضروری نہیں ہے۔

ہ۔ انہیں یہ لگتا ہے کہ اگر وہ کام کریں گے تو اُس کا صلہ لیڈر کو ملے گا۔

ز۔ ادارے کے ساتھ مخلص نہ ہونا۔

خلاصہ۔ ایک رہنما مختلف ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔ اس سبق کا مقصد ایک ایسی بنیاد فراہم کرنا ہے، جس میں رہتے ہوئے ایک جامع اور مفید انداز سے ایک رہنما کی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے۔ انتہائی سبق یہ ہے کہ ایک رہنما کو سوچ و بچار، منصوبہ بندی اور اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جو صلاحیتیں چاہئیں، انہیں پیدا کیا جائے اور نکھارا جائے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

جونیئر عسکری قیادت کے لیول پر وقت کا صحیح استعمال، فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل

مقصد۔ اس سبق کا مقصد بروقت بہتر حل نکالنے اور اچھے نتیجے پر پہنچنے کے اُن اصولوں سے روشناس کرانا ہے جو مسائل کو حل کرنے اور منصوبہ بندی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ وقت کا صحیح استعمال۔

حصہ دوئم۔ فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل۔

حصہ اول۔ **وقت کا صحیح استعمال**

سوال نمبر ا۔ وقت کا صحیح استعمال کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲۔ وقت کے صحیح استعمال کے اہم عوامل کیا ہیں؟

سوال نمبر ۳۔ وقت کے استعمال کا تجزیہ کرنے کی کیا ہدایات ہیں؟

سوال نمبر ۴۔ مینجمنٹ کے مختلف مرحلوں میں وقت کا ضیائع کیا ہے؟

حصہ دوئم۔ **فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل**

سوال نمبر ا۔ مختلف صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلے کی شناخت کریں؟

سوال نمبر ۲۔ مختلف فیصلوں کا تجزیہ کریں اور صحیح فیصلے کی نشاندہی کریں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

وقت کا صحیح استعمال، فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈر شپ۔

مقصد۔ اس سبق کا مقصد بروقت بہتر حل نکالنے اور اچھے نتیجے پر پہنچنے کے اُن اصولوں سے روشناس کرانا ہے جو مسائل کو حل کرنے اور منصوبہ بندی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ وقت کا صحیح استعمال۔

حصہ دوئم۔ فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل۔

حصہ اول
وقت کا صحیح استعمال

سوال نمبر ا۔ وقت کا صحیح استعمال کیوں ضروری ہے؟

جواب نمبر ا۔ وقت کی اہمیت۔ وقت کی اہمیت ہوا کی موجودگی کی طرح اکثر نظر انداز کر دی جاتی ہے اور وقت گزرنے کے بعد اس کی غیر موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔ ایک لیڈر کو چاہیے کہ وہ وقت کے مطابق بڑھتے ہوئے نت نئے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہے۔ اسے یاد رکھنا چاہئے کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور بہتر فیصلہ کر سکتا ہے مگر اس کیلئے اسے دیئے گئے وقت کی قیمت اور اس کے استعمال کا اچھی طرح سے علم ہونا چاہیے۔ ایک عسکری قائد کیلئے اپنے وقت کی حفاظت اور منصوبہ بندی کرنی انتہائی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۲۔ وقت کے صحیح استعمال کے اہم عوامل کیا ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ وقت کے صحیح استعمال کے اہم عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ وقت کا شعور۔

ب۔ مقاصد۔

ج۔ وقت کا تجزیہ۔

د۔ ٹائم لائن مقرر کرنا۔

سوال نمبر ۳۔ وقت کے استعمال کا تجزیہ کرنے کی کیا ہدایات ہیں؟

جواب نمبر ۳۔ وقت کے استعمال کا تجزیہ کرنے کی درج ذیل ہدایات ہیں:۔

ا۔ سو کر اٹھنے سے لے کر سونے تک کا اپنا ٹائم سکیل تیار کریں۔

۲۔ دن کے آخر میں مندرجہ ذیل دیئے گئے بلاکس میں درجہ بندی کریں:۔

ا۔ ہر حال میں لازمی کرنے والے کام۔

ب۔ فوری کرنے والے کام۔

ج۔ تھوڑا تاخیر سے کرنے والے کام۔

د۔ وقت کے ضیاع کی تفصیل۔

۳۔ ہر سرگرمی پر وقت گزارنے کا خلاصہ تیار کریں۔

۴۔ کم سے کم ایک ہفتے کا نمونہ سے لیکر ہر قسم کی سرگرمی پر خرچ کردہ کل وقت کا خلاصہ کریں۔

۵۔ ان سرگرمیوں میں خرچ کردہ وقت کے فیصد کی شرائط کا موازنہ کریں۔

۶۔ وقت کی پابندی کے لئے سچائی کے ساتھ خود اپنا تجزیہ کریں۔

۷۔ وقت کے ضیاع کو شناخت کریں اور مستقبل میں اس سے سبق حاصل کریں۔

سوال نمبر ۴۔ مینجمنٹ کے مختلف مرحلوں میں وقت کا ضیاع کیا ہے۔

جواب نمبر ۴۔ مینجمنٹ کے مختلف مرحلوں میں جن چیزوں سے وقت کے ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ منصوبہ بندی۔ منصوبہ بندی کے دوران، کوئی مقاصد نہ ہوں، نامکمل کام، ترجیحات کی منتقلی، ڈیڈ لائن نہ ہونا یا پھر بہت سارے کام ایک ساتھ کرنے کی کوشش میں وقت ضائع ہوتا ہے۔

۲۔ ترتیب دینا۔ غیر ترتیب شدہ کام کرنے سے دہری محنت صرف ہوتی ہے، نفسانفسی کا عالم ہوتا ہے۔ اور وقت ضائع ہوتا ہے۔

۳۔ ہدایت۔ پہل پن کی کمی، ذمہ داریاں نہ بانٹنا، ہم آہنگی نہ ہونا اور ہر کام خود سے کرنے کی وجہ سے اہم وقت ضائع ہوتا ہے۔

۴۔ **پابندی لگانا۔** غیر ضروری فون کالز، دیئے گئے کام کی رپورٹ نہ لینا، خراب کارکردگی کو نظر انداز کرنا، نہیں کہنے کی عادت جب اس کی ضرورت ہو، وقت ضائع کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

۵۔ **مواصلات۔** غیر ضروری اور لمبی کانفرنس، ضرورت سے کم یا زیادہ رابطہ، نہ سننے کی عادت، وقت ضائع کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

۶۔ **فیصلہ سازی۔** جلد بازی یا تاخیر سے لئے گئے فیصلے، ضرورت سے زیادہ جانکاری، جو کہ فیصلہ لینے سے پہلے حاصل کی جاتی ہے، کافی وقت ضائع کرنے میں اثر انداز ہو سکتی ہے۔

دوسرا حصہ

فیصلہ کرنا اور مسائل کا حل

ا۔ **تعارف۔** قیادت کی ذمہ داری مختلف نوعیت کے مسائل کو حل کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ ان مسائل کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا بلکہ ضروری ہے کہ ان مسائل کو موثر انداز سے فوری طور پر حل کیا جائے۔ ان مسائل کو حل نہ کرنا یا دیر سے حل کرنا یونٹ کی کارکردگی پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لیے انسان کے اندر سوچ کا مادہ ہونا چاہیے تا کہ مسئلہ کو سوچ و بچار کے بعد حل کیا جا سکے اور پھر نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔ سبق کے دوران ہم مسائل کے حل کے ساتھ بنیادی اصولوں پر بحث کریں گے اس سبق کے آخر میں اپنے ذہن اور ان بنیادی اصولوں کا استعمال کرتے ہوئے مسائل کے حل کی مشقیں کریں گے۔

۲۔ **صورتحال۔** آپ کا نام حوالدار محمد حیات ہے۔ آپ نئے عہدہ پر ترقی پا کر پہنچے ہیں۔ آپ کو پلاٹون حوالدار بنا دیا گیا ہے آپ نے چند دنوں میں محسوس کیا کہ پلاٹون آپ سے خوش نہیں کیونکہ جس پلاٹون حوالدار کی جگہ آپ نے لی وہ اپنی پلاٹون میں بہت مقبول تھا۔ آپ کی پلاٹون کو جی او سی صاحب کے گھر پر گارڈ کے فرائض سرانجام دینے کی ڈیوٹی دی گئی ہے۔ ایک دن پریڈ گراؤنڈ میں جب آپ کی پلاٹون ڈرل کی ریہرسل کے لیے گئی آپ نے ریہرسل شروع ہونے سے پہلے تمام گارڈ کے ہتھیاروں کا معائنہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ معائنہ کے دوران سپاہی محمد نعیم نے اپنے ہتھیار کا معائنہ کرانے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ جاؤ میں اپنا ہتھیار نہیں دکھاتا بڑا حوالدار آیا ہے۔

سوال نمبر ا۔ **مختلف صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلے کی شناخت کریں؟**

جواب نمبر ا۔ **مختلف صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے مسئلے کی شناخت**

ا۔ **پہلا مرحلہ۔ مسئلہ کی شناخت۔** اس مسئلے میں قائد ایک ایسی صورت حال سے دوچار ہے جس میں اس کا ماتحت نہ صرف اس کی حکم عدولی کر رہا ہے بلکہ اس کی قیادت کو ماننے سے بھی انکار کر رہا ہے۔

ب۔ **دوسرا مرحلہ۔ مسئلے کی معلومات اکٹھی کرنا۔** بحیثیت قائد کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس حکم عدولی کا پس منظر جاننا ضروری ہے۔ آپ اپنے ماتحت کے بارے میں وہ معلومات اکٹھی کریں جن کی وجہ سے اس نے یہ حرکت کی ہے۔

(۱) کیا وہ عادتاً ایک کمزور ڈسپلن کا آدمی ہے۔

(۲) کیا اس نے یہ حرکت آپ کے کسی عمل کے ردعمل میں کی ہے۔

(۳) کیا اسے کوئی ذاتی مسئلہ درپیش ہے۔

(۴) کیا وہ حرکت کر کے آپ کی قیادت پر برا اثر ڈالنا چاہتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ **مختلف فیصلوں کا تجزیہ کریں اور صحیح فیصلے کی نشاندہی کریں؟**

جواب نمبر ۲۔

ا۔ **تیسرا مرحلہ۔ لائحہ عمل (صورت حال سے نمٹنے کا ممکنہ حل)۔** حوالدار محمد حیات کو فوری طور پر کونسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اس صورتحال میں آپ کے دو مختلف لائحہ عمل ہو سکتے ہیں۔

ا۔ **لائحہ عمل نمبر ا۔** حوالدار محمد حیات، سپاہی نعیم کو حکم عدولی کے جرم میں مرتکب ہونے پر یہ بتائے کہ کمپنی کمانڈر سے اس کے کورٹ مارشل کی سفارش کرے گا۔ اگر اس کے بعد بھی سپاہی نعیم حکم عدولی جاری رکھتا ہے تو پلاٹون حوالدار کمپنی سینئر جے سی او کو بتا کر اسے گرفتار کر سکتا ہے۔

(۱) **لائحہ عمل نمبر ا کی خوبیاں**

(ا) پلاٹون حوالدار پوری پلاٹون کے سامنے اپنے اختیارات کا بھرپور مظاہرہ کرتا ہے۔

(ب) پوری پلاٹون کو اس بات کا احساس ہو جائے گا کہ حکم عدولی کی سزا مل سکتی ہے۔

(ج) پلاٹون حوالدار پوری پلاٹون کے سامنے سپاہی نعیم کو یہ باور کرا سکتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اسے عبرت ناک سزا دلوا سکتا ہے۔

(۲) **لائحہ عمل نمبر ا کی خامیاں**

(ا) سپاہی نعیم کو سب کے سامنے سزا دینے سے اس کی عزت نفس کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔

(ب) سپاہی نعیم کو سب کے سامنے برا بھلا کہنے سے بات اور بھی بگڑ سکتی ہے۔

ب۔ **لائحہ عمل نمبر ۲۔** پلاٹون حوالدار کو چاہیے کہ وہ سپاہی نعیم کے سامنے کھڑا ہو جائے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے حکم دے کہ وہ ہتھیار کا معائنہ کرائے۔

(۱) **لائحہ عمل نمبر۲ کی خوبیاں**

(ا) سپاہی نعیم کو یہ احساس ہوگا کہ پلاٹون حوالدار کو بھی اپنی عزت کا خیال ہے۔

(ب) اگر سپاہی نعیم دوبارہ حکم ملنے پر اپنا ہتھیار معائنہ کے لیے رکھ دیتا ہے تو پلاٹون پر آپ کی قیادت کا مثبت اثر پڑے گا۔

(ج) پلاٹون حوالدار نے اس طرح کرنے سے سپاہی نعیم کی موقع پر اصلاح کر دی۔

(د) پلاٹون حوالدار نے سپاہی نعیم کو اصلاح کا ایک موقع فراہم کیا ہے۔

(۲) **لائحہ عمل نمبر۲ کی خامیاں**

(ا) پلاٹون حوالدار نے فوری طور پر اپنے اختیارات کا استعمال نہیں کیا۔

(ب) سخت لہجہ کی وجہ سے سپاہی نعیم حوالدار محمد حیات کو سب کے سامنے ناموزوں جواب بھی دے سکتا ہے۔

۲۔ **چوتھا مرحلہ۔لائحہ عمل کا تجزیہ۔** لائحہ عمل کا تجزیہ کرنا یعنی (لائحہ عمل کے فوائد اور نقصانات جاننا) جو کہ اوپر کئے جا چکے ہیں۔

۳۔ **پانچواں مرحلہ۔لائحہ عمل کا انتخاب۔** مسائل کے حل کا پانچواں بنیادی اصول فیصلہ اور لائحہ عمل کا انتخاب کرنا ہے۔

۴۔ **چھٹا مرحلہ منصوبہ کی تشکیل۔** مسئلہ کے حل کا چھٹا بنیادی اصول منصوبے کی تشکیل ہے۔مثلاً پلاٹون حوالدار نے لائحہ عمل نمبر ا پر عمل کرنے کے لیے کیا منصوبہ بنایا؟

ا۔ اگر سپاہی نعیم اپنا ہتھیار معائنہ کے لیے دکھاتا ہے تو اس کا معائنہ کرے اور سپاہی کو حکم دے کہ وہ ریہرسل کے بعد اسے ملے۔

ب۔ اگر سپاہی نعیم اپنا ہتھیار معائنہ کرنے کے لیے نہیں دکھاتا تو اسے بتائے کہ وہ دوبارہ حکم عدولی کے جرم میں مرتکب ہوا ہے اور یہ دوسرا کورٹ مارشل جرم ہے۔

ج۔ اگر اس کے بعد بھی سپاہی نعیم حکم عدولی کرتا ہے تو پلاٹون حوالدار اسے فوراً کمپنی کمانڈر کے پاس لے جائے تاکہ اس کو فوری طور پر حکم عدولی کی سزا دی جائے۔

۵۔ **ساتواں مرحلہ۔منصوبے پر درآمد۔** مندرجہ بالا اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔ایک خراب نظم وضبط کے حامل جوان کے ساتھ کیا کیا جائے؟ خراب ڈسپلن جوان کو فوجی قوانین کے تحت نمٹا جائے۔نہ کہ اسے فضول بحث یا لڑائی کی جائے کیونکہ ایسا کرنے سے حالات مزید ناسازگار ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ۔ ایک قائد کی حیثیت سے آپ پر لازم ہے کہ آپ کے اندر مسائل کو حل کرنے اور بہتر نتیجہ اخذ کر کے بروقت فیصلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔آپ کو بحیثیت قائد اس قسم کے حالات سے نبرد آزما ہونا پڑے گا اس لیے آپ کا ہر فیصلہ نہ صرف آپ کی اپنی ذات بلکہ آپ کی یونٹ اور فوج کے لیے فائدہ مند یا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے لہذا موقع کی نزاکت کو دیکھ کر بر وقت اور درست فیصلہ کرنا ہی ایک لیڈر کی شان ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے اصلاح

مقصد۔ اس سبق کے دوران عسکری قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے اصلاح کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ موثر مواصلت کی ضرورت واہمیت۔

حصہ دوئم۔ بات چیت کے ذریعے اصلاح کرنے کے انداز۔

حصہ اول۔ **موثر مواصلت کی ضرورت واہمیت**

سوال نمبر ۱- مؤثر مواصلت کیوں ضروری ہے؟

سوال نمبر ۲- مواصلت کے عمل میں رکاوٹیں کون کون سی ہوتی ہیں؟

حصہ دوئم۔ **بات چیت کے ذریعے اصلاح کرنے کے انداز**

سوال نمبر ۳- بات چیت کے ذریعے اصلاح میں متفرق رکاوٹیں کون سی ہیں؟

سوال نمبر ۴- ایک لیڈر کس طرح سے بات چیت کے ذریعے اصلاح کی رکاوٹوں کو ہٹا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۵- سننے کی صلاحیت کو کس طرح سے بہتر کیا جا سکتا ہے؟

سوال نمبر ۶۔ رائے دینے کے عمل میں کس طرح بہتری لائی جا سکتی ہے؟

سوال نمبر ۷۔ بات چیت کے لئے ہدایات لکھیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے اصلاح

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈرشپ۔

تمہید:- مواصلت یا اپنی سپاہ کے ساتھ باہمی ہم آہنگی لیڈرشپ کا ایک اہم پہلو سمجھا جاتا ہے۔ایک عسکری قائد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں سے اچھا رابطہ قائم رکھے جب تک ایک عسکری قائد اپنے ماتحتوں کو صاف طور پر کوئی کام اوراس کا مقصد نہیں سمجھا پاتا تب تک اس کے لئے کامیابی کے مواقع کم ہوں گے۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران قائد کی سطح پر بات چیت کے ذریعے اصلاح کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ موثر مواصلت کی ضرورت واہمیت۔

حصہ دوئم۔ بات چیت کے ذریعے اصلاح کرنے کے انداز۔

حصہ اول

موثر مواصلت کی ضرورت واہمیت

سوال نمبر ا- مؤثر مواصلت کیوں ضروری ہے؟

جواب نمبر ا۔ مواصلت کسی بھی کام کو پورا کرنے ، باہمی ہم آہنگی، ہدایات جاری کرنے اور بات چیت کے لئے بہت اہم ہے۔مواصلت یا ہم آہنگی کی کمی کی وجہ سے ناکامی اور نقصان کا سامنا ہوتا ہے۔مؤثر مواصلت کسی بھی اہم کام کو پورا کرنے اور درپیش مسائل کو حل کرنے میں بنیادی مددگار ثابت ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲- مواصلت کے عمل میں رکاوٹیں کون کون سی ہوتی ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ مواصلت کے عمل میں درج ذیل رکاوٹیں ہوتی ہیں:۔

ا۔ مادی رکاوٹیں

(ا) **فاصلہ۔** مواصلت میں فاصلہ بڑھ جانے کی وجہ سے درج ذیل تین اثرات ہوتے ہیں:۔

(ا) فاصلے کی وجہ سے مواصلت کو پورا کرنے میں دقت ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے مواصلت میں کمی آ جاتی ہے۔

(ب) فاصلے کی وجہ سے تاخیر ہوتی ہے۔

(ج) فاصلے کی وجہ سے رائے لینے کا عمل ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) **گروپ کا سائز۔** جب گروپ کا سائز بڑھ جاتا ہے تو کسی بھی لیڈر کے لئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ گروپ کے ہرفرد سے انفرادی رابطہ قائم رکھ سکے۔

(۳) **مواصلت کے عمل میں مداخلت۔** ایک آہستہ بات کرنے والے شخص کو کسی بھی شور میں سننا مشکل ہوتا ہے۔اس کے باعث اصل موضوع سے توجہ ہٹ بھی سکتی ہے شور کی حالت میں بولنے والے کی آہستہ آواز کو باقی شور سے الگ کرنا بھی تھکن کا سبب بنتا ہے۔

(۴) **مواصلت کی سمت۔** مواصلاتی نظام بنیادی طور پر زیرکمان کو احکامات پہنچانے اوران کی اس پر رائے لینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ ضروری ہے کہ مواصلت اپنے اوپر اور نیچے والی سمت میں برقرار رکھی جائے تاکہ کسی بھی قسم کی تاخیر سے بچا جا سکے۔عموی طور پر دیئے گئے احکامات پر رائے لینے کو کم اہمیت دی جاتی ہے۔جس کی وجہ سے نیچے سے اوپر مواصلت کا نظام اوپر سے نیچے کی بہ نسبت بہت کمزور ہے اور بغلی نظام مواصلت نہ ہونے کے برابر ہے۔

ب۔ دماغی رکاوٹیں

(ا) **رینک میں فرق۔** کبھی بھی دو مختلف لوگوں کا تجربہ ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔اسی لیے یہ ناممکن ہے کہ کوئی کام جو ایک دماغ سے سوچا جائے دوسرا انسان بھی اس کام کو اسی طرح سوچ رہا ہوگا اور اسے اسی طرح سے مکمل کرے گا۔

(۲) **نظریاتی۔** ایک جیسے الفاظ یا تصور ضروری نہیں کہ مختلف اشخاص کے لئے ایک ہی معنی رکھتے ہوں۔جیسا کہ دو دماغ ایک جیسا نہیں سوچ سکتے۔

(۳) **ثقافتی اور سماجی۔** یہ مواصلت میں ایک بڑی رکاوٹ ہے۔کیونکہ بولنے اور سننے والے میں دونوں چیزوں کا فرق ہوتا ہے۔

حصہ دوئم

بات چیت کے ذریعے اصلاح

سوال نمبر ۳۔ بات چیت کے ذریعے اصلاح میں متفرق رکاوٹیں کون سی ہیں؟

جواب نمبر ۳۔ بات چیت کے ذریعے اصلاح میں درج ذیل رکاوٹیں ہوتی ہیں:۔

ا۔ **رائے نہ لینا۔** اس عمل کے نہ ہونے کی وجہ سے مواصلت کا عمل نہیں چلتا اور پیغام دینے والے کو یہ پتا نہیں چلتا کہ پیغام پوری طرح پہنچ گیا ہے اور سمجھ لیا گیا ہے کہ نہیں۔ رائے لینے کے عمل کی غیر موجودگی کی وجہ سے لیڈر اور اس کے ماتحتوں میں مواصلت کی کمی ہوتی ہے جس سے دیئے گئے کام کو تکمیل دینا مشکل ہوتا ہے۔

ب۔ **سب اچھا ہے۔** کسی بھی معاملے کی حقیقی تصویر لینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ لیڈر ہر طرح کی معلومات اور مشورہ لیتا رہے۔ اگر کوئی لیڈر ''سب اچھا ہے'' سننے کا عادی ہوگا تو وہ کسی بھی مسئلے کا صحیح طرح سے حل نہیں نکال پائے گا۔ ایک لیڈر کو مثبت تنقید کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

ج۔ **وقت۔** ''میرے پاس وقت نہیں ہے'' یہ بات عموماً لیڈر کے منہ سے سنی جاتی ہے۔ جو کہ مواصلت میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ کسی کو وقت دیئے اور بات سنے بغیر نتیجہ اخذ کرنا ہمیشہ غلطی کا باعث بنتا ہے۔

د۔ **معلومات کی اہمیت۔** بعض اوقات معلومات کو خود تک محدود رکھا جاتا ہے اور ماتحتوں کو نہیں آگاہ کیا جاتا خصوصاً دوران جنگ ۔ ایک اچھے لیڈر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کی اس کام میں اچھے طریقے سے تربیت کرے کہ وہ کسی بھی خبر کی اہمیت کا اندازہ لگاسکیں۔ اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ہر لیول پر پہنچائی جائے۔

سوال نمبر ۴۔ ایک لیڈر کس طرح سے بات چیت کے ذریعے اصلاح کی رکاوٹوں کو ہٹا سکتا ہے؟

جواب نمبر ۴۔ ایک لیڈر مندرجہ ذیل طریقوں سے مواصلت کی رکاوٹوں کو دور کرسکتا ہے:۔

ا۔ آپس کا بھروسہ۔

ب۔ زیر کمان سے ہمدردی۔

ج۔ سننے سے۔

د۔ بولنے کی مہارت سے۔

ر۔ رائے لے کر۔

ز۔ مشاورت سے۔

س۔ غیر رسمی مواصلاتی عمل سے۔

سوال نمبر ۵۔ سننے کی صلاحیت کو کس طرح سے بہتر کیا جاسکتا ہے؟

جواب نمبر ۵۔ سننے کی صلاحیت کو درج ذیل طریقے سے بہتر کیا جاسکتا ہے:۔

ا۔ اپنے دماغ کو ایک نظریہ پر قید نہ کریں اور بولنے والے کو غور سے سنیں۔

ب۔ اپنا دھیان سننے والے کی بات سے نہ ہٹائیں اور اس کی بات میں دلچسپی ظاہر کریں۔

ج۔ صبر کا مظاہرہ کریں اور یہ کہہ کر بولنے والے کو نہ روکیں کہ مجھے سمجھ آ گئی ہے۔

د۔ اپنے انداز اور جسمانی حرکات سے اپنی دلچسپی کو ظاہر کریں۔

ر۔ اپنی انا پر قابو رکھیں اور خود بولنے سے پہلے پوری بات سن لیں۔

ز۔ یاد رکھیں کہ رائے لینا مواصلت کا ایک اہم پہلو ہے جس کا انحصار سننے پر ہے۔

س۔ بولنے والے کی جسمانی حرکات سے اسکے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

سوال نمبر ۶۔ رائے دینے کے عمل میں کس طرح بہتری لائی جاسکتی ہے؟

جواب نمبر ۶۔ رائے دینے کے عمل میں درج ذیل طریقے سے بہتری لائی جاسکتی ہے:۔

ا۔ دربار کا انعقاد کر کے۔

ب۔ تجویز باکس نصب کرنے سے۔

ج۔ غیر رسمی بات چیت کرنے سے۔

د۔ ماتحتوں کو رائے دینے کے لئے اعتماد دینے سے۔

ہ۔ بار بار ملاقات کرنے ،انسپکشن اور رابطہ قائم رکھنے سے۔

سوال نمبر ۷۔ بات چیت کے لئے ہدایات لکھیں؟

جواب نمبر ۷۔ بات چیت کے لئے درج ذیل ہدایات کو بنیاد بنایا جاسکتا ہے:۔

ا۔ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ کس بارے میں اور کتنی مشاورت کی ضرورت ہے۔

ب۔ غور وفکر کے ساتھ تمام پہلو مد نظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کریں۔

ج۔ جس جوان کے ساتھ مشاورت کی جا رہی ہے اس میں بھرپور دلچسپی ظاہر کریں۔

د۔ جس جوان کی مشاورت کی جا رہی ہے اس سے آمنے سامنے ہو کر بات کریں۔

ہ۔ غیر ضروری تقاریر اور سخت گفتگو سے پرہیز کریں۔

و۔ یاد رکھیں کہ ہر شخص مختلف ہوتا ہے اسی لئے ہر شخص کے ساتھ الگ طریقے سے پیش آنا چاہیے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

میدان جنگ میں نفسیاتی جنگ کے اثرات اور عسکری قیادت کا کردار

مقصد۔ اس سبق کے دوران میدان جنگ میں نفسیاتی جنگ کے اثرات اور عسکری قیادت کے کردار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق چار حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ۔ نفسیاتی جنگ اور اس کے اثرات۔

دوسرا حصہ۔ اعصابی دباؤ پر قابو۔

تیسرا حصہ۔ جنگی تھکن، اس کے اثرات اور علاج۔

چوتھا حصہ۔ جونیئر عسکری قائد کی سطح پر خوف اور اس پر قابو پانا۔

پہلا حصہ۔ **نفسیاتی جنگ اور اس کے اثرات**

سوال نمبر۱۔ نفسیاتی جنگ کی تعریف بیان کریں؟

سوال نمبر۲۔ نفسیاتی جنگ کے انسانی ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

سوال نمبر۳۔ نفسیاتی جنگ میں حائل رکاوٹیں تحریر کریں؟

سوال نمبر۴۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو نفسیاتی جنگ پھیلانے یا جیتنے کا موجب بنتے ہیں؟

سوال نمبر۵۔ وہ کون سے ذرائع ہیں جن کی مدد سے نفسیاتی جنگ لڑی جاتی ہے؟

سوال نمبر۶۔ نفسیاتی جنگ کا عوام الناس پر اثر بیان کریں؟

سوال نمبر۷۔ ٹیلی ویژن کا نفسیاتی جنگ میں کیا رول ہے؟

دوسرا حصہ۔ **اعصابی دباؤ پر قابو**

سوال نمبر۱۔ اعصابی دباؤ کا مفہوم بیان کریں؟

سوال نمبر۲۔ اعصابی دباؤ کے مرحلے بیان کریں؟

سوال نمبر۳۔ اعصابی دباؤ میں مبتلا فرد میں سوچنے کی کیا کیا غلطیاں پائی جاتی ہیں؟

سوال نمبر۴۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو کہ برداشت پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

سوال نمبر۵۔ اعصابی دباؤ کو انفرادی سطح پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں؟

سوال نمبر۶۔ زیرِ کمان افراد کے اعصابی دباؤ کو قابو کرنے کے طریقے لکھیں؟

تیسرا حصہ۔ **جنگی تھکن، اس کے اثرات اور علاج**

سوال نمبر۱۔ جنگی تھکن سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر۲۔ جنگی تھکن کی وجوہات کیا ہیں؟

سوال نمبر۳۔ جنگی تھکن کو کس طرح جانچا جائے؟

سوال نمبر۴۔ جنگی تھکن کا علاج کیسے کیا جائے؟

سوال نمبر۵۔ ٹریننگ کے دوران جنگی تھکن سے متعلق کن باتوں پر دھیان دینا چاہیے؟

چوتھا حصہ۔ **جونیئر عسکری قائد کی سطح پر خوف اور اس پر قابو پانا**

سوال نمبر۱۔ خوف کیا ہے؟

سوال نمبر۲۔ خوف کی تعریف اور خوف کی وجوہات بتائیں؟

سوال نمبر۳۔ وہ کون سے اصول ہیں جن کو اپنا کر انسان خوف پر قابو پا سکتا ہے؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

میدان جنگ میں نفسیاتی جنگ کے اثرات اور عسکری قیادت کا کردار

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 نفسیاتی جنگ۔

تمہید۔ نفسیاتی جنگ ایک ایسا موثر حربہ ہے جس کی مدد سے اسلحہ اور دیگر ذرائع جنگ کو استعمال کئے بغیر دشمن کو مغلوب کیا جا سکتا ہے۔ عوام اور سپاہ کی سوچ کو مکمل طور پر اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہوئے ان مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے جن کا طاقت کے استعمال سے حصول ناممکن ہوتا ہے۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران میدان جنگ میں نفسیاتی جنگ کے اثرات اور عسکری قیادت کے کردار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق چار حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ۔ نفسیاتی جنگ اور اس کے اثرات۔

دوسرا حصہ۔ اعصابی دباؤ پر قابو۔

تیسرا حصہ۔ جنگی تھکن، اس کے اثرات اور علاج۔

چوتھا حصہ۔ جونیئر عسکری قائد کی سطح پر خوف اور اس پر قابو پانا۔

پہلا حصہ

نفسیاتی جنگ اور اس کے اثرات

سوال نمبر ۱۔ نفسیاتی جنگ کی تعریف بیان کریں؟

جواب نمبر ۱۔ **نفسیاتی جنگ۔** نفسیاتی جنگ دو الفاظ کا مرکب ہے 'نفسیات' اور 'جنگ'۔ لوگوں کے رویوں اور ان کے اظہار کے بدل جانے کو نفسیات کے علم سے پڑھا جاتا ہے چنانچہ نفسیاتی جنگ ایک ایسے آپریشن کو کہا جا سکتا ہے جس میں انسان نفسیات کو بطور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ نفسیاتی جنگ کے انسانی ذہن پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب نمبر ۲۔ **نفسیاتی جنگ کے اثرات۔** نفسیاتی جنگ کے مقاصد اعلیٰ فوجی حکام کی جنگی منصوبہ بندی کے مطابق ہوتے ہیں ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:۔

ا۔ دشمن کا مورال اور جنگی حالت بگاڑنے کے لئے۔

ب۔ بڑے ہتھیاروں کا اثر قائم کرنے کے لئے۔

ج۔ دشمن کو ذہنی طور پر پریشان کرنے کے لئے۔

د۔ دشمن کا علاقہ پروپیگنڈہ کر کے خالی کروانے کے لئے۔

ر۔ دشمن کے علاقے میں موجود دوستانہ دستوں کو حوصلہ اور مدد دینے کے لئے۔

ز۔ اپنے سپاہیوں اور لیڈروں کا خاکہ واضح کرنے کے لئے۔

سوال نمبر ۳۔ نفسیاتی جنگ میں حائل رکاوٹیں تحریر کریں؟

جواب نمبر ۳۔ **نفسیاتی جنگ میں حائل رکاوٹیں**

ا۔ جنگی انٹیلی جنس کی کمی۔

ب۔ بے خبری کے عالم میں حالات کی تبدیلی۔

ج۔ نفسیاتی جنگ کیلئے بہتر منصوبہ بندی کا نہ ہونا۔

سوال نمبر ۴۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو نفسیاتی جنگ پھیلانے یا جیتنے کا موجب بنتے ہیں؟

جواب نمبر ۴۔ نفسیاتی جنگ کو جیتنے کے لئے کچھ عوامل کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:۔

ا۔ دشمن کی متعدد بار شکست اور نقصان۔

ب۔ بھاری توپ خانہ کی بمباری۔

ج۔ دشمن کا کمزور انتظام وانصرام۔

د۔ دشمن کے غیر تجربہ کار نفسیاتی جنگ لڑنے والے آفیسر۔

ر۔ دشمن کے متعلق کوئی بری خبر۔

ز۔ لڑائی کا طویل مدت پر محیط ہونا۔

س۔ سیاسی/معاشرتی اختلاف کے باوجود جنگ لڑوانا۔

ش۔ زیادہ عمر یا غیر تجربہ کار سپاہ کا استعمال۔

ص۔ قحط بیماری کا پھیل جانا۔

سوال نمبر۵۔ وہ کون سے ذرائع ہیں جن کی مدد سے نفسیاتی جنگ لڑی جاتی ہے؟

جواب نمبر۵۔ **نفسیاتی جنگ پھیلانے کے ذرائع**

ا۔ کاغذ کے ٹکڑے جو ہوائی جہاز سے گرائے جائیں۔ ب۔ لاؤڈ سپیکر۔

ج۔ ریڈیو۔ د۔ ٹیلی ویژن۔

ر۔ پمفلٹ اور اخبارات۔ ز۔ سوشل میڈیا۔

سوال نمبر۶۔ نفسیاتی جنگ کا عوام الناس پر اثر بیان کریں ؟

جواب نمبر۶۔ **نفسیاتی جنگ کا عوام الناس پر اثر**

ا۔ **کاغذ کے ٹکڑے (جو ہوائی جہاز سے گرائے جائیں) کا اثر**

(۱) اگر صحیح لوگوں کے درمیان پھینکے جائیں تو فوراً معلومات پھیلانے کا باعث بنتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

(۲) حکومتی نقطہ نظر کو مشکوک بنا دیتے ہیں۔

(۳) عوام الناس کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

ب۔ **ریڈیو/لاؤڈ سپیکر کا استعمال**

(۱) لوگوں میں نہایت برق رفتاری سے معلومات پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔

(۲) ایسے ذریعوں کی رینج وسیع ہوتی ہے لاؤڈ سپیکر سے ایک محلے اور اس کے اطراف میں آواز پہنچائی جا سکتی ہے۔

(۳) قوت سماعت کے استعمال کے باعث ان کو سننا اور سمجھنا نہایت آسان ہوتا ہے۔

(۴) کسی بھی قسم اور وقت کی معلومات پھیلائی جا سکتی ہیں۔

(۵) آواز کے اتار چڑھاؤ سے جذبات کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر۷۔ ٹیلی ویژن کا نفسیاتی جنگ میں کیا رول ہے؟

جواب نمبر۷۔ **ٹیلی ویژن کا استعمال**

ا۔ ٹیلی ویژن کا اثر سب سے شدید ہوتا ہے۔ یہ سماعت، نظر اور حرکت کا مرکب ہے جس کے اثرات لامحدود ہیں۔

ب۔ ٹیلی ویژن پر نشر کی جانے والی معلومات حقیقت کے قریب تر نظر آتی ہیں۔

ج۔ اس میں ایک جادوئی اثر ہے جو دیکھنے والے کو مسحور کر دیتا ہے۔

د۔ اس کو دیکھنے کے لئے افراد کا پڑھا لکھا ہونا ضروری نہیں ہے۔

ر۔ ٹیلی ویژن کو وسیع سطح پر استعمال کیا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ

اعصابی دباؤ پر قابو

سوال نمبر۱۔ اعصابی دباؤ کا مفہوم بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ **اعصابی دباؤ کا مفہوم۔** اعصابی دباؤ ایک ایسا جسمانی ردِعمل ہے جو کہ دماغ پر اضافی اثر ڈالتا ہے۔ اس موذی مرض کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جیسا کہ سردی، چوٹ، بیماری، خطرہ، جھگڑا اور دباؤ شامل ہے۔ یہ ایک سوچنے کا عمل ہے جو ہر انسان میں واقع ہوتا ہے۔ اس کی شخصیت اور کام کرنے والے ماحول کے مطابق ہوتا ہے۔ قیادت کا سب سے اہم کام فیصلہ کرنا ہے اور فیصلہ کرنے کی ترتیب ایک مشکل مرحلہ جو کہ اعصابی دباؤ کا باعث بنتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ اعصابی دباؤ کے مرحلے بیان کریں؟

جواب نمبر۲۔ **اعصابی دباؤ کے مراحل**

ا۔ **خطرہ کُن مرحلہ۔** اس مرحلہ میں حالات سے بھاگنا یا بہادری سے مقابلہ کرنا قابل ذکر امور ہیں۔ اس سٹیج کے دوران سپاہ کی کارکردگی عام طور پر متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اگر ان کے ردعمل کی بہتر تیاری نہ ہو۔

ب۔ **جدوجہد والا مرحلہ۔** اس مرحلے میں انفرادی کامیابی، خطرے کے خلاف مسلسل کوشش سے حاصل کی جاتی ہے اور اس سٹیج کے دوران اکثر کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ج۔ **تھکا دینے والا مرحلہ۔** اس مرحلہ میں اعصابی دباؤ سے متاثرہ شخص اثر کرنے والے اعصابی دباؤ سے بھاگ نہیں سکتا۔

سوال نمبر۳۔ اعصابی دباؤ میں مبتلا فرد میں سوچنے کی کیا کیا غلطیاں پائی جاتی ہیں؟

جواب نمبر۳۔ **اعصابی دباؤ میں مبتلا فرد کی غلطیاں۔** مندرجہ ذیل بنیادی چیزیں اعصابی دباؤ کے لئے سوچ کی غلطیوں کا کردار ادا کرتی ہیں:۔

ا۔ انفرادی سوچ کو اجاگر کرنا۔

ب۔ حکم ماننے سے انکار کرنا۔

ج۔ منفی کردار جیسے جھوٹ، نقل اور خودغرضی جیسی عادات۔

د۔ منفی سوچنا جیسا کہ میرے سینئر مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔

ر۔ بغیر کسی جرم کے مختلف وجوہات پر اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرانا۔

ز۔ اپنے انفرادی اصول یا سوچ جیسا کہ دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھنا۔

سوال نمبر۴۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو کہ برداشت پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

جواب نمبر۴۔ **برداشت پر اثر انداز عوامل**

ا۔ **امدادی تنظیم۔** زندگی کے مشکل مراحل جو اعصابی دباؤ کا باعث بنتے ہیں ان میں مخلص دوست اور خاندان کے ارکان سلجھاؤ کا باعث بن سکتے ہیں اس کے برعکس اکیلا اور معاشی طور پر تنہا شخص زیادہ اعصابی تناؤ کا شکار ہوتا ہے۔

ب۔ **قابو پانے کی صلاحیت۔** اگر کسی شخص میں حوصلہ ہو اور مختلف مواقع اور درپیش خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت ہو تو اعصابی دباؤ کو قابو کیا جا سکتا ہے۔

ج۔ **انفرادی رویہ۔** مثبت سوچ رکھنے والے افراد اعصابی دباؤ کو زیادہ برداشت کرتے ہیں۔ایسے افراد میں مزاح کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔اور وہ درپیش چیلنجز کا بخوبی مقابلہ کرتے ہیں۔

د۔ **واقفیت اور تیاری۔** اعصابی دباؤ کے بارے میں آپکو جتنا معلوم ہوگا کہ یہ کتنا عرصہ رہے گا اتنا ہی اس سے نمٹنے میں آپکو آسانی ہوگی۔

سوال نمبر۵۔ اعصابی دباؤ کو انفرادی سطح پر قابو پانے کے طریقے بیان کریں؟

جواب نمبر۵۔ **اعصابی دباؤ کو انفرادی سطح پر قابو پانے کے طریقے۔** ذاتی سطح پر ایسا محسوس ہو سکتا ہے کہ دباؤ آپکے کنٹرول سے باہر ہے مگر آپ دباؤ کے دوران اپنے ردِعمل کو یقیناً کنٹرول کر سکتے ہیں۔دباؤ سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی سوچ، احساسات، اپنی روزمرہ کی روٹین اپنے اردگرد کے حالات اور مختلف مسائل سے نمٹنے کے طریقہ کار پر مکمل اختیار رکھیں۔دباؤ کے متعلق مندرجہ ذیل کو یاد رکھیں:۔

ا۔ **بچنا۔** غیر ضروری دباؤ سے بچیں اگرچہ ہر دباؤ سے بچنا ممکن نہیں ہوتا مگر پھر بھی اپنی روزمرہ روٹین میں انتہائی ضروری اور غیر ضروری کاموں میں فرق رکھیں۔کاموں کو ترجیح دینا ایک فن ہے۔

ب۔ **بدلاؤ۔** حالات کو بدلنے کی کوشش کریں اگر آپ دباؤ کی صورتحال سے بچ نہیں سکتے تو اس کو تبدیل ضرور کر دیں۔مسائل سے بہادری سے نمٹیں۔ایسا کرنے کے لئے آپکو ایک مصمم ارادہ درکار ہے کہ ایسی صورتحال میں کیا کرنا چاہئے۔دباؤ کی صورتحال کو کسی مثبت زاویے سے دیکھنا چاہیے جس سے دباؤ کو بدلا جا سکتا ہے۔

ج۔ **ہم آہنگی۔** خود کو دباؤ برداشت کرنے والے کی صورت میں ڈھال لیں۔اگر آپ دباؤ پیدا کرنے والے عوامل کو تبدیل نہیں کر سکتے تو خود کو تبدیل کر لیں۔مسائل کی ہیئت کو تبدیل کر دیں یا زندگی کے اندر سے مثبت چیزیں تلاش کریں۔

د۔ **جذبات کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت۔** انسان بہت زیادہ خطرے کا شکار ہو جاتا ہے جب تک اسے معلوم نہ ہو کہ پریشانی، غصہ اور مشکل حالات میں پُرسکون کیسے رہا جاتا ہے۔جذبات میں توازن پیدا کرنا ایک اہم خاصیت ہے۔اگر کام کے دوران کوئی چیز آپکو دباؤ کا شکار کرتی ہے تو کام کے اُن پہلوؤں پر غور کریں جو آپکو خوشی دیتے ہیں۔

ہ۔ **قبولیت۔** وہ عوامل جن کو آپ تبدیل نہیں کر سکتے انکو قبول کر لیں۔جن حالات سے بچنا ممکن نہیں ان کو ایسے ہی شعوری طور پر قبول کر لیں نہ کہ اس کے بارے میں سوچ کر مزید دباؤ کا شکار ہوں۔دباؤ والے حالات سے کوئی ایسی چیز ڈھونڈ لیں جو آپکو ذاتی تربیت کا سامان مہیا کرے۔اس بات کو ذہن نشین رکھیں کہ دنیا میں کوئی انسان کامل نہیں ہے۔

سوال نمبر۶: زیرِ کمان افراد کے اعصابی دباؤ کو قابو کرنے کے طریقے لکھیں؟

جواب نمبر۶۔ **زیرِ کمان افراد کے اعصابی دباؤ کو قابو کرنے کے طریقے**

ا۔ **یونٹ کا اکٹھا رہنا۔** نفسیاتی طور پر ایک اکٹھی یونٹ دباؤ میں بہتر طور سے عمل کرتی ہے اسکی وجہ سے باہمی اعتماد، ذاتی اعتماد اور افہام و تفہیم میں اضافہ ہوتا ہے۔

ب۔ **سمت اور حقیقی تربیت کا انعقاد۔** سخت اور حقیقی تربیت ہر سپاہی کو جنگ کے لئے تیار کرتی ہے۔سخت تربیت اسی وقت ممکن ہوگی جب ہر سپاہی حقیقی اور سخت حالات سے گزرے گا۔

ج۔ **آرام۔** ذاتی اور گروپ سطح پر ترتیب دیا گیا آرام کرنے کا طریقہ کار دباؤ سے نمٹنے میں مدد دے گا۔

د۔ **معلومات۔** قائد کو چاہئے کہ وہ اپنے زیرِ کمان کو جنگی چالوں کے مقاصد کے بارے میں مطلع رکھے۔

ر۔ **تنقیدی صلاحیت۔** قائد کو چاہئے کہ مثبت تنقید کو بروئے کار لاتے ہوئے غصہ اور ناراضگی پر قابو پائے۔

ز۔ **دین ایک مشعلِ راہ۔** ہمارے عسکری جوانوں کے اندرونی جذبات دینی اور روحانی اقدار سے منسلک ہیں۔اسی وجہ سے قائد کو چاہیے کہ اسلامی اقدار کا علم حاصل کرے جو عسکری جوانوں کو اعصابی تناؤ پر قابو پانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

س۔ **مثبت قیادت۔** مثبت قیادت جو کہ قابل، مستعد، بہادر اور خیال رکھنے والی ہو تو وہ افراد میں اعصابی تناؤ کی کمی کا باعث بن سکتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ قیادت کو باعلم اور باوقار طریقے سے اعصابی دباؤ پر قابو پانے کا علم ہونا چاہئے۔

تیسرا حصہ

جنگی تھکن، اس کے اثرات اور علاج

سوال نمبر۱۔ جنگی تھکن سے کیا مراد ہے؟

جواب نمبر۱۔ **جنگی تھکن۔** جنگی حالات کی وجہ سے دماغ پر اور انسانی حرکات پر گہرا اثر ہوتا ہے کام کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اس کو جنگی تھکن کہتے ہیں۔

سوال نمبر۲۔ جنگی تھکن کی وجوہات کیا ہیں؟

جواب نمبر۲۔ **جنگی تھکن کی وجوہات**

ا۔ **جسمانی کام کا زیادہ ہو جانا۔** اس کی مثال پٹھوں کا تھک جانا ہے جس طرح پی ای ٹی کے دوران بھاگ دوڑ میں انسانی جسم تھک جاتا ہے جسم کو آکسیجن کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

ب۔ **کم سونا۔** کم سونے کی وجہ سے مختلف قسم کی تھکن ہوتی ہے، جس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے اس کی وجہ سے بندہ کسی کام پر توجہ نہیں دے سکتا۔

ج۔ **دماغی کام۔** کسی بھی دماغی کام کو زیادہ دیر تک کرنے سے بھی تھکن ہو جاتی ہے جیسے دفتر میں دیر تک کام کرنا۔

د۔ **طبعیت ناساز ہونا۔** کھانسی، زکام یا کوئی جسمانی کمزوری بھی تھکن کی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔

ر۔ **جذباتی ہونا۔** کسی بھی کام کو جذباتی ہو کر کرنے سے تھکن ہو سکتی ہے۔

سوال نمبر۳۔ جنگی تھکن کو کس طرح جانچا جائے؟

جواب نمبر۳۔ جنگی تھکن کو مندرجہ ذیل عوامل سے پہچانا جا سکتا ہے:۔

ا۔ **جسمانی تھکن۔** بندے کا تھک جانا یا کسی بھی کام کے لئے سستی دکھانا۔

ب۔ **بے چینی۔** کسی چیز کا ڈر ہونا، پسینہ آنا، ڈراؤنے خواب یا عجیب وغریب حرکتیں کرنا۔

ج۔ **افسردگی۔** سست ہونا، اداس ہو جانا، دل شکستہ ہونا، اپنے آپ کو کوسنے اور نا اُمید ہونے سے بھی تھکن کا پتہ لگنے لگتا ہے۔

د۔ **بھول جانا۔** کسی حکم کو یا عام باتوں کو بھول جانا۔

ر۔ **کسی انسانی صلاحیت کا صحیح کام نہ کرنا۔** بہرہ پن، دیکھنے میں نظر کی کمزوری یا بولنے میں مسئلہ۔

ز۔ **غصہ۔** تفرقہ ڈالنا، انتشار پھیلانا، لڑائی جھگڑا کرنا اور ہر کسی سے غصے سے پیش آنا۔

سوال نمبر۴: جنگی تھکن کا علاج کیسے کیا جائے؟

جواب نمبر۴۔ جنگی تھکن کا علاج ممکن ہے۔اس کیلئے مندرجہ ذیل چیزیں مددگار ثابت ہوتی ہیں؟

ا۔ **سخت ٹریننگ۔** سخت تربیت اور ٹریننگ کرنے سے قوت برداشت بڑھتی ہے اور مشکلات کا سامنا جواں مردی سے کر سکتے ہیں اور اس سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

ب۔ **آرام کرنا۔** سخت کام اور جنگی تھکن بندے کی صلاحیت کو کم کرتی ہے۔یاد رکھیں آرام کرنے اور اپنے ذہن و جسم کو آرام دینے سے انرجی بحال ہوتی ہے۔

ج۔ **جنگی تھکن کے بارے میں آگاہی۔** یہ یاد رکھیں کہ فوجی کی زندگی میں جنگی تھکن عام طور پر رہتی ہے۔جوانوں کو اس کی آگاہی دیں تاکہ وہ اس کو قابو کرنے میں اپنی مدد آپ کر سکیں۔

د۔ **لیڈرشپ۔** جنگ یا مشکل حالات میں خود پر قابو رکھنا۔جوان ہمیشہ اپنے سنیئر کمانڈر کی طرف دیکھتے ہیں۔

ر۔ **خود کام کرنا۔** ہر ٹریننگ میں اپنے جوانوں کے ساتھ رہنا اس سے جوانوں میں جذبہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ آرام کے وقت پر جوانوں کو آرام کا موقع ملے۔

سوال نمبر۵۔ ٹریننگ کے دوران جنگی تھکن سے متعلق کن باتوں پر دھیان دینا چاہیے؟

جواب نمبر۵۔ مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھنا چاہیئے:۔

ا۔ **جوانوں کو حالات سے واقفیت۔** جوانوں کو بتانا چاہیے کہ کن حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اگر آپریشن میں جانا ہے تو اس میں ذہنی وجسمانی طور پر برداشت پیدا کرنی چاہئے اس کے لئے لمبا سانس لینے والی ایکسرسائز اور لگاتار مشقیں کرنی چاہئیں۔

ب۔ **جنگی تھکن کو جانچنے کی صلاحیت۔** ہر جوان کو یہ صلاحیت پیدا کرنے کی ٹریننگ دی جائے تاکہ وہ آپریشن کے دوران کسی بھی ناخوشگوار سوچ کا خود مقابلہ کر سکے۔

ج۔ **خوداعتمادی۔** وہ جوان جن کو اپنی صلاحیتوں پر خوداعتمادی ہوتی ہے وہ جنگی تھکن سے بچے رہتے ہیں ٹریننگ میں اصلی جنگی حالات نمونے کے طور پر پیش کئے جائیں تاکہ آپریشن میں ہر جوان خوداعتمادی سے کام کر سکے۔

چوتھا حصہ

جونیئرعسکری قائد کی سطح پرخوف اوراس پرقابو پانا

سوال نمبر۱ خوف کیا ہے؟

جواب نمبر۱۔

۱۔ **مفروضہ۔** جب ہم انسانی رویہ پر بحث کرتے ہیں تو یکدم ہم غیر یقینی حالات سے دوچار ہوتے ہیں۔اسلئے کہ اس موضوع پر ماہرین کے خیالات میں تضاد پایا جاتا ہے۔اس بحث کو آگے بڑھانے کیلئے ہمیں تین مفروضے قبول کرنے پڑینگے:۔

ا۔ انسان قدرتی طور پر ایک جارحانہ مزاج ہے اور دوسرے جانداروں کی طرح ایک دوسرے کو مارنے کیلئے تیار رہتا ہے۔

ب۔ گو کہ سوسائٹی مستقل تبدیل ہو رہی ہے لیکن انسان میں موجود جارحیت کی خوبیوں میں بہت کم تبدیلی آئی ہے۔

ج۔ ہر شخص اپنے آپ کو بہادر کہلوانے اور منوانے کا خواہشمند ہوتا ہے۔فیلڈ مارشل ولیم سلیم نے کہا ہے'' مجھے یقین نہیں کہ کوئی ایسا مرد ہو جو اپنے آپ کو بہادر کے علاوہ کسی اور خوبی کے ناطے پکارے جانا پسند کرے'' تو پھر مسئلہ کیا ہے؟ انسان جبلی طور پر جارح بھی ہے وہ مارنے کو بھی تیار ہے بہادر بھی بننا چاہتا ہے۔پھر وہ کیوں خوف سے دوچار ہو جاتا ہے۔

۲۔ **طبی جائزہ۔** جب انسان کا ذہن خطرہ محسوس کرتا ہے تو جسم کے مختلف حصوں کو خطرہ کے سگنل بھیجتا ہے۔جواباً جسم میں کچھ طبی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔خون کی روانی تیز ہو جاتی ہے،خون کے خلیوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔پٹھوں کو زیادہ مقدار میں بے چینی فراہم ہوتی ہے۔تمام حسیں تمام سطح سے زیادہ ہوشیار ہو جاتی ہیں۔غرضیکہ انسانی جسم اندرونی طور پر اس خطرے سے نمٹنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے،لیکن وہ خطرہ جہاں پر انسانی جارحیت فروغ دیتا ہے وہاں پر خوف بھی پیدا کرتا ہے۔یہ جذبہ جارحیت انسان کو آگے لے جاتا ہے تو جذبہ خوف اسکے قدم روکتا ہے۔یہ طبی تبدیلیاں جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے انسان کو لڑائی کے میدان سے بھاگنے کیلئے بھی تیار کرتی ہیں اور دوسرے الفاظ میں کسی خطرے کا سامنا کرتے ہوئے انسانی جسم میں جتنی طاقت پیدا ہوتی ہے اسے جنگ کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور مخالف سمت میں دوڑ لگانے کیلئے بھی۔طبعی طور پر جسم کو پرواہ نہیں ہو سکتی کہ یہ اضافی طاقت جو اس نے مہیا کی ہے کسی طور پر استعمال ہوتی ہے۔حتمی طور پر فیصلہ دماغ کرتا ہے۔مضبوطی سے کھڑے ہو کر لڑنا ہے یا پیچ کر بھاگنا ہے۔

سوال نمبر۲۔ خوف کی تعریف اور خوف کی وجوہات بتائیں؟

جوب نمبر۲۔

۱۔ **خوف کی تعریف۔** خوف کا جذبہ ان حالات کا قدرتی اور دماغی ردعمل ہوتا ہے۔جو انسان جان کی سلامتی کو خطرے میں ڈالتے ہیں کوئی انسان بھی اپنے مرنے یا زخمی ہونے پر خوش نہیں ہوتا۔خوف ایک غیر خوش آئند جذبہ ہے۔خوف کی حالت میں جسم میں جو اضافی طاقت پیدا ہوتی ہے جو عموماً اپنے بچاؤ یا بھاگنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔حملہ کیلئے نہیں۔خوش قسمتی سے اگر کسی کو علم ہو تو طاقت بھاگنے کے بجائے حملہ کیلئے بھی استعمال ہو سکتی ہے اور اسطرح خوف کے جذبہ کو بھی مقاصد حاصل کرنے کیلئے استعمال کر سکتے ہیں۔

۲۔ **خوف کی وجوہات۔** خوف کے کم ہونے اور بڑھنے کا دارومدار دشمن کے خطرے پر ہوتا ہے۔چاہے وہ حقیقی ہو یا تصوراتی،لیکن کچھ حالات خوف کا جذبہ پیدا کرتے ہیں یا خوف کو بڑھا دیتے ہیں۔اور دفاعی توڑ پھوڑ کا باعث بنتے ہیں۔اس قسم کے حالات اور کچھ عناصر یوں ہیں:۔

ا۔ **غیر متوقع۔** سپاہ جو میدان جنگ میں جاتی ہے اسے ایک خاص قسم کی تربیت دی جاتی ہے اور دشمن کے بارے میں خاص قسم کی اطلاع فراہم کی جاتی ہے۔انکے ذہن ایک خاص قسم کے حالات کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔لیکن انہیں اگر اچانک اس قسم کے حالت سے دوچار ہونا پڑے جن کے لئے انکی تربیت ناکافی ہو یا جو مکمل طور پر غیر متوقع ہو تو پھر وہ ارادہ جس نے خوف پر قابو پایا ہوا ہے لڑکھڑا جاتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ تدبیراتی اچانک پن میدان جنگ میں ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

ب۔ **نامعلوم۔** وہ خطرہ جسے انسان نے دیکھا نہ ہو اور ہمیشہ اسکے آنے کے بارے میں متوقع ہو تو وہ تصورات میں ہمیشہ حقیقت سے بڑا ہوتا ہے۔موجودہ سپاہی کو بے پناہ قسم کے پیچیدہ ہتھیاروں کا سامنا ہے۔جب تک اسکی تربیت ٹھیک نہیں ہوتی اور اسے جن حالات کا مقابلہ کرنا ہوگا اسکے بارے میں تفصیلات سے آگاہ نہ کیا جائیگا تو پھر وہ بے قرار رہے گا۔بےقراری اور بےیقینی خوف کو جنم دیتی ہے اور یاد رہے کہ نامعلوم عناصر کا خوف تنہائی اور رات کے اندھیرے میں اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

ج۔ **ناکامی کا خوف۔** جس قائد کو اپنی جنگی صلاحیت کے بارے میں شک ہوتا ہے اور یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ میدان جنگ میں ناکام ہو جائے گا اور اپنے ساتھیوں کی بھی ناکامی کا سبب بنے گا تب تناؤ ایک حقیقی شک اختیار کر جاتا ہے۔لیکن کچھ میں یہ جذبہ خوف مثبت رویہ اختیار کر جاتا ہے۔یہ فکر کہ کہیں وہ ناکام نہ ہو جائیں ان سے بڑے بڑے کارنامے سرانجام کروا دیتا ہے۔اس چیز کا زیادہ انحصار پس منظر اور اپنے گروپ کے ساتھیوں پر ہوتا ہے۔

د۔ **میدان جنگ اوراسکی آوازیں۔** آئندہ جنگوں میں پچھلی جنگوں کی نسبت اور بھی زیادہ فائری قوت کا استعمال ہوگا۔لہذا میدان جنگ نہایت پرشور ہونگے اور دیکھا گیا ہے کہ کئی سپاہ کی قوت ارادی تو میدان جنگ کا شور بھی ختم کر دیتا ہے۔

ر۔ **مارنے کا خوف۔** حالانکہ شروع کے مفروضے میں ہم نے یہ قبول کر لیا تھا کہ انسان قتل کریگا لیکن کچھ تو بجا طور پر اپنے بچپن کے ماحول اور تربیت کی وجہ سے انسانی جان لینے کے خلاف ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کے ذہنوں میں ایک گہرا اور حقیقی تناؤ شروع ہو جاتا ہے لیکن زیادہ تر افراد جنگ کے ولولہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لگاؤ اور مارو یا مرجاؤ کی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کے بعد اپنے اس خوف پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ز۔ **ذہنی وجسمانی تھکن۔** خوف وہ چیز ہے جو بہادری کو بزدلی میں بدل دیتی ہے۔ذہنی وجسمانی تھکن خوف کو بڑھنے میں مزید مدد دیتی ہے۔جس سے ایک انسان کی کام کرنے

کی صلاحیت دن بدن متاثر ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کا کسی بھی کام میں نہ ہی دل لگتا ہے اور نہ ہی کسی کام کو دلچسپی سے کرنے کو دل چاہتا ہے۔

س۔ **طبعی حالات۔** اب تک ہم نے ذہنی اور جسمانی وجوہات کو الگ رکھنے کی کوشش کی ہے لیکن ایک مصنوعی علیحدگی ہے۔ چونکہ ذہن اور جسم کا انحصار ایک دوسرے پر ہوتا ہے اسلئے جسمانی تھکن، بیماری، پیاس اور سب سے بڑھ کر برے موسمی حالات کے اثرات جسمانی طور پر انسان کو اتنا ناتواں کر دیتے ہیں کہ اسکے لڑنے کی قوت ارادی ٹوٹ جاتی ہے۔ روس میں نپولین کو برے موسمی حالات کی وجہ سے شکست ہوئی تھی اور ایک بار پھر ۱۳۰ سال بعد جرمن کی چھٹی آرمی سٹالن گراڈ کے گردونواح میں ماہ فروری میں مکمل شکست فاش سے دوچار ہو چکی تھی۔

سوال نمبر ۳۔ وہ کون سے اصول ہیں جن کو اپنا کر انسان خوف پر قابو پا سکتا ہے؟

جواب نمبر ۳۔ **خوف پر قابو پانا۔** آیئے ان اصولوں کا جائزہ لیں جنہیں اپنا کر انسان اپنے خوف پر قابو پا سکتا ہے۔ اور اچھی بات یہ ہے کہ ہم ان اصولوں پر بحث کریں گے تو خوف کے بارے میں خود بخود علم میں وسعت آتی چلی جائیگی:۔

ا۔ **کارروائی خوف کو رفع کرتی ہے۔** تیاری کے ارادے کے بعد اور عمل کا اشارہ ملنے تک کے درمیانی وقت میں خوف اپنی انتہاء پر ہوتا ہے۔ جنگی تجربہ رکھنے والے افراد میں ایک جائزہ کے مطابق ۷۱ فیصد افراد نے عملی کارروائی شروع ہونے سے پہلے خوف محسوس کیا اور ۱۵ فیصد افراد نے کارروائی کے دوران زیادہ خوف محسوس کیا۔ اگر سپاہ کو تیار ہونے کے بعد کچھ وقت کیلئے انتظار کرنا ہے تو بہتر ہوگا کہ ہر درجہ کا قائد اپنے زیر کمان سپاہ کو مصروف رکھے۔ مصروفیت خوف کو دبائے رکھتی ہے۔ جب ایک امریکن پائلٹ سے جو جاپان کی جنگ میں ایٹم بم پھینکنے لگا، تو اُس سے پوچھا گیا کہ اس تباہی و بربادی کے لمحہ میں کیا اس نے خوف محسوس کیا تو وہ بولا نہیں اس وقت کرنے کو اتنا کچھ تھا کہ مجھے اور کچھ سوچنے کا موقع بھی نہیں ملا۔

ب۔ **صورت حال کا علم خوف کو کم کر دیتا ہے۔** غیر واقفیت، واقفیت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ خطرہ کے کوئی واضح خدوخال نہیں ہوتے۔ اسلئے آپ کیلئے لازم ہے کہ اس سے نمٹنے کیلئے صحیح منصوبہ بندی بنائیں۔ آپ اپنی زیر کمان سپاہ کو دشمن کے بارے میں زیادہ معلومات فراہم کریں مثلاً کہاں ہے، کب تک مڈبھیڑ ممکن ہے، دشمن کی نفری کتنی ہوگی وہ کس قسم کے ہتھیار استعمال کریگا اور اسکی تدبیرات کیا ہونگی۔ حملے کے مرحلوں کے درمیان وقفہ میں قائد کا کام ہے کہ وہ اپنی سپاہ کو اس علاقے کے بارے میں واقفیت دلائے جو ان کے اور مقصود کے درمیان حائل ہے۔ وہ علاقے کا مشاہدہ بھی کروا سکتا ہے اور نقشہ کی مدد سے بھی کروا سکتا ہے۔ اپنی سپاہ کو ہمیشہ جنگی صورتحال سے مطلع کریں۔ ایسی خبریں خراب ہی کیوں نہ ہوں اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ نامکمن اور غلط اطلاع بھی خوف کا باعث بن سکتی ہے۔ اگر اسکو برے حالات کا پتہ ہوگا تو کم از کم اپنے ذہن کو صورتحال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار سمجھے گا۔ اگر صحیح اطلاعات فراہم نہیں کی جائینگی تو وہ قیاس آرائی کرینگے کہ خیالوں میں انسان حقیقی خطرہ کو دو چار گنا زیادہ ہی محسوس کرتا ہے۔

ج۔ **نظم وضبط خوف کے اثر کو کم کر دیتا ہے۔** خوف غیر منظم کر دیتا ہے جس کی وجہ سپاہ کم چوکس ہو جاتی ہے۔ اہم معاملات سے توجہ ہٹ جاتی ہے اسطرح سے افراتفری کا آغاز ہوتا ہے۔ لیکن نظم وضبط کا عنصر خوش قسمتی سے انہیں منظم کر کے صحیح سمت میں دوبارہ گامزن کر دیتا ہے اور پھر عملی کارروائی کے دوران جونہی نظم وضبط غالب ہوتا ہے ذہن صاف ہو جاتا ہے۔ نظم وضبط مخدوش حالات میں سپاہ کا دوست ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ایک تجزیہ کے مطابق سپاہ چھٹی کے دوران شہری ہوائی بمباری سے زیادہ خائف ہوئے تھے۔ نسبت اگلی صفوں میں لڑنے کے اسکی وجہ بہت ساری ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جنگ کیلئے تو انکی تربیت دی گئی ہوتی ہے اور دوران جنگ ہر شخص کی انفرادی طور پر کوئی نہ کوئی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کچھ لوگ دوسروں کی نسبت آسانی سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے اس منفی جذبہ کو دبانے کی عادت نہیں ڈالی ہوتی۔ اسلئے ہر سپاہی پر لازم ہے کہ وہ خوف کے جذبہ کو دبانے کی عادت ڈالے۔

د۔ **پرسکون رویہ خوف کو کم کر دیتا ہے۔** اگر آپ خراب حالات میں پرسکون رہیں گے تو آپ کو دیکھ کر دوسروں کا خوف بھی کم ہوگا۔ یاد رکھیں کہ خوف بیماری ہے۔ اسلئے ہر شخص کی یہ انفرادی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اگر خوف زدہ بھی ہے تو بھی بہت ضروری ہے کہ وہ نامساعد حالات میں پرسکون رہے۔ اگر میدان جنگ میں کوئی سپاہی خوف کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو جائے تو اگر ممکن ہوا سے دوسروں کی نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا جانا چاہیے۔

ر۔ **مزاح خوف کا دشمن ہے۔** مشکل اور تناؤ والے حالات میں تھوڑی سی ہنسی جان بچانے کے کام آسکتی ہے۔

ز۔ **ساتھ خوف کو کم کر دیتا ہے۔** جنگ کے خطرے کے دوران سپاہیوں کو چاہیے کہ ایک دوسرے کو نظر آتے رہیں۔ دوسرے ساتھی کا وجود حوصلہ افزاء ہوتا ہے۔ رول کال بھی اس ضمن میں کافی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ یاد دہانی کرواتی ہے کہ اس خطرے کا سامنا کرنے کیلئے اکیلے نہیں ہیں اور وہ ایک تنظیم کا حصہ ہیں جس سے انفرادی طور پر ہر کسی کی ذمہ داری ہے۔

س۔ **وفاداری خوف کے خلاف کام کرتی ہے۔** دیکھا گیا ہے کہ جو سپاہی اپنے مقصد میں یقین کامل سے میدان جنگ میں گیا وہ فتح سے ہمکنار ہوا ہے۔ اپنے ملک سے محبت، اپنے مقصد سے لگن اور گہرا وفاداری کا جذبہ سپاہیوں کو اپنے خوف کو بھولنے کیلئے اس پر قابو پانے کیلئے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ لگاؤ اور احساس ذمہ داری بھی خوف پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ قائد کو اپنی زیر کمان سپاہ میں اس احساس کو اجاگر کرنا چاہیئے۔

ش۔ **اچھی صحت خوف کو کم کرتی ہے۔** اچھی جسمانی حالت والی سپاہ تھکی ہوئی اور نیند کی طلبگار بھوکی سپاہ کی نسبت جلدی خوف پر قابو پا لیتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تھکا ہوا ذہن صاف سوچ نہیں سکتا معمولی سا خطرہ انہیں خوف زدہ کر دیتا ہے۔ صحت مند جسم خوف کے خلاف نبرد آزما ہو سکتا ہے لیکن بیمار آدمی میں مشکل صورتحال اور خوف کا مقابلہ کرنے کی ہمت بہت کم ہوتی ہے۔

ص۔ **خوف کے بارے میں علم خوف کو کم کر دیتا ہے۔** کئی ناتجربہ کار سپاہی خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ خوف بذات خود ایک اجنبی جذبہ ہوتا ہے جس کا خیال بھی انہیں خوف

زدہ کردیتا ہے۔اپنی عزت کا خیال اوراحساس ذمہ داری ان کواس خوف کے باوجودبھی دلیر بنادیتی ہے۔ ہرسپاہی کوعلم ہونا چاہیے کہ خوف کیا ہے۔ ہرآدمی کواس سے کیوں دوچار رہونا پڑتا ہے۔ یہ ناگزیر ہے کیونکہ اسکی بنیادطبعی ہےاور یہ کہ اس پرعلم اور تجربہ کی وجہ سے قابو پایا جاسکتا ہے۔خوف عملی کارروائی کے دوران ختم ہوجاتا ہے۔

ض۔ **مذہبی اعتقادخوف کوکم کرتا ہے۔** وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا یقین ہوتا ہےاور نہ ختم ہونے والی زندگی پر یقین ہوتا ہے اپنے خوف پر بہتر طور پر قابو پاسکتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ شخص جواعتقادکی دولت سے مالا مال ہوتا ہے تنہا ہونے کے باوجودبھی مورچوں میں اپنے آپ کوتنہامحسوس نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ کی ذات پاک انکے ساتھ ہوتی ہے۔ایک تجربے کے مطابق یہ بات واضح طور پرثابت ہوچکی ہے کہ مذہبی اعتقادخوف کا مؤثر توڑ ہے۔بہت سے قائدجنگ سے پہلےنماز پڑھنےکوترجیح دیتے ہیں۔مسلمان سپاہ اپنے کامل ایمان کے بل بوتے پراللہ کی راہ میں لڑائی کرتے ہیں۔میدان جنگ میں مورچے میں بیٹھے ہوئے کفار کی تعدادزیادہ مگر قوت کم ہوتی ہے۔اس کی واضح مثالیں میدان بدر سے لےکراب تک کئی معرکوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل اوراس کی شناخت کنندہ علامات

مقصد۔ اس سبق کے دوران اخلاقی مسائل اوران کی علامات سے بچنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ ان کی نشاندہی کے بارے میں آ گاہی دلانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دوحصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل۔

حصہ دوئم۔ اخلاقی مسائل سے بچاؤ کے لئےعسکری قیادت کے اقدامات ۔

حصہ اول۔ **عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل**

سوال نمبر۱۔ عسکری قیادت میں موجود اخلاقی مسائل کوتفصیل سے بیان کریں؟

سوال نمبر۲۔ ماتحتوں کودرپیش دوطرفہ اخلاقی مسائل کے بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں؟

سوال نمبر۳۔ ماتحتوں کوپیش آنے والے اخلاقی مسائل کی مثالیں کون کون سی ہیں؟

حصہ دوئم۔ **اخلاقی مسائل سے بچاؤ کے لئےعسکری قیادت کے اقدامات**

سوال نمبر۱۔ ماتحتوں کواخلاقی مسائل سے بچانے کے لئے قیادت کوکیا اقدامات کرنے چاہیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل اور اس کی شناخت کنندہ علامات

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈرشپ۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران اخلاقی مسائل اور ان کی علامات سے بچنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ ان کی نشاندہی کے بارے میں آگاہی دلانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل۔

حصہ دوئم۔ اخلاقی مسائل سے بچاؤ کے لئے عسکری قیادت کے اقدامات ۔

حصہ اول

عسکری قیادت میں اخلاقیات کے مسائل

سوال نمبرا: عسکری قیادت میں موجود اخلاقی مسائل کو تفصیل سے بیان کریں؟

جواب نمبرا۔ **عسکری قیادت کے اخلاقی مسائل**

ا۔ **بے ادراک وفاداری کی علامات۔** یہ تب واضح ہوتی ہے جب سینیئر اور ادارے سے وفاداری کی اقدار کو ٹھکراتے ہوئے غلط اور درست اطاعت کی جائے۔ وفاداری ظاہری طور پر ایک قابلِ تحسین اور ضروری خوبی ہے مگر سب کچھ ضائع کر سکتی ہے۔ یہ اور بھی خطرناک ہو جاتی ہے جب ایک خالص اور پکی وفاداری سینیئر کے غلط اقدامات کو ڈھانپنے کے لئے کمینگی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ یعنی جب وہ غلط کر رہا ہو تو اس سے اختلاف نہ کرنا اور اس سے چیزیں چھپانا۔ اس طرح کی وفاداری سے یونٹوں اور فارمیشنوں میں فوجی قواعد اور نظم وضبط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غلط رپورٹنگ، غلطیوں کو اور حتیٰ کہ نتائج کو چھپانے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اہمیت اس بات کی ہے کہ چیزیں سمجھی کیسے جا رہی ہیں بجائے اس کے کہ چیزیں اصل میں کیا ہیں۔ پس رعب داب اور شان وشوکت کی پیدا کردہ خیالی دنیا عام طور پر حقیقت کی دنیا سے مختلف ہوتی ہے۔ یہ غلط وفاداری کی علامت بہت زیادہ خطرناک ہیں اور اسے کبھی بھی برداشت نہیں کیا جانا چاہیئے ۔

ب۔ **مطابقت پسند۔** ہوسکتا ہے کہ یہ عمل وفاداری، فرمانبرداری اور نظم وضبط کے غلط نظریہ سے نکلا ہو۔ اختلافِ رائے ایک فطری صفت ہے اسے نافرمانی کا عمل یا ناپسندیدہ صفت کے طور پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے اس کے برعکس اس کو جونیئر کے کردار اور فیصلہ کرنے کی سہولت کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ضرور سمجھ لینا چاہیئے کہ ہوسکتا ہے ایک اچھا فرمانبردار آدمی، بہت ہوا تو وہ معلومات پہنچائے جو پہلے سے معلوم ہوں۔ حاصلِ گفتگو یہ ہے کہ معلومات کے چھپانے، نامکمل اور غلط معلومات کے بہم پہنچانے سے غلط فیصلے ہوں گے۔ عسکری قائد ہونے کے ناطے ہمیں چاہیئے کہ ایسی عادات کی روک تھام کریں اور اپنے ماتحتوں کو یہ ضرور سکھائیں کہ وہ راستبازی کی فضاء قائم کریں اور اُن کو حق حاصل ہے کہ وہ درست جگہ پر، درست وقت پر درست اور مناسب الفاظ کے ساتھ اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ سیر حاصل بحث اور سوچ و بچار وہ عوامل ہیں جو فوج میں اندرونی قیادت کو بلاشبہ اور فوج کے بالا کمانڈروں کے لئے درست نصیحت کا کام سرانجام دیں گے۔ تاہم ایک دفعہ ایک فیصلہ ہو جائے تو پھر سب کی فرمانبرداری یقینی ہو۔

ج۔ **دھوکہ دہی۔** یہ لفظ دو طرح کے معنی رکھتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ زیرِ کمان کو لیڈر کی سوچ، بول چال اور کردار کے درمیان خلاء ملتا ہے تو وہ لیڈر کے بارے میں مشکوک ہو جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں بے یقینی سی پھیلتی ہے اور زیرِ کمان اور لیڈر کے درمیان یقین ختم ہو جاتا ہے۔ فریب اور دھوکہ دہی ایک بڑی بُرائی ہے جو کسی بھی ادارے کے عمومی ڈھانچے کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ بڑا ہونے کے ناطے آپ کو اس بیماری کے خلاف حفاظتی اقدامات کرنا ہوں گے۔ اور اپنے آپ کو سیدھا اور صاف رکھنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ایک فریبی یا دھوکے باز لیڈر کبھی بھی اپنے ماتحتوں سے عزت پانے کے قابل نہیں ہوسکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اچھے کمانڈر کو ہمیشہ اپنے حصے میں مکر وفریب کو روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہیے جہاں دوہرا معیار پروان نہ چڑھ سکے اس کے لئے قول سے ہم آہنگ فعل کے ایک مستقل اور بااصول عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ماتحتوں میں غیر معیاری رہنما کو قبول کرنے کا رجحان پیدا ہو جائے گا۔ جب تک لیڈروں کے فعل ان کے قول سے بلند نہ ہو جائیں اس لئے یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ لیڈروں کو ذاتی ضابطہ عمل اور نمونے کے ذریعے کمان کرنی چاہیئے۔

د۔ **اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھانا۔** وقت کے ساتھ ساتھ اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھانے اور اختیارات کے غلط استعمال کا رواج ہو گیا ہے۔ جب کبھی بڑا عہدیدار اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھتا ہے اور سوچتا ہے کہ اس کے تمام افعال احتساب سے مستثنیٰ ہیں تو جلد ہی اُس کے ماتحتوں کے درمیان بے یقینی کی صورتحال جنم لیتی ہے۔ اخلاقی اقدار جن کے ذریعے کوئی اپنے حصے پر کمان کرتا ہے، خطرے میں پڑ جاتی ہیں۔ طاقت کے غلط استعمال کے اپنے منفی نتائج ہیں جو کہ ماتحتوں پر اثر کرتے ہیں۔ یہ نظم وضبط کو کمزور کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور آخر کار "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" والا ماحول قائم ہو جاتا ہے۔

ہ۔ **ماتحتوں کی ہتک آمیزی اور استحصال**۔ اختیارات کا ناجائز استعمال مندرجہ ذیل صورتیں اختیار کر سکتا ہے:۔

(۱) ماتحتوں کی خودداری اور عزتِ نفس کو مجروح کر کے ان کی تضحیک کرنا اور انتشار پھیلانا۔

(۲) افراد اور ذرائع کا غلط استعمال۔

(۳) ذاتی مفادات پہ مبنی فیصلے کرنا۔

سوال نمبر۲۔ ماتحتوں کو درپیش دو طرفہ اخلاقی مسائل کے بارے میں آپ کیا سمجھتے ہیں؟

جواب نمبر۲۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ اپنے بالا کمانڈر کو خوش رکھا جائے۔ اس لئے ان کو آڑے ترچھے طریقے سے ایسے کام کرنے کو نہیں کہنا چاہئے جو انہیں غیر اخلاقی رویہ اپنانے پر مجبور کر دیں۔ وہ صورتحال جس میں ماتحتوں کو یا تو اپنی اخلاقی اقدار کی خرابی یا بالا کمانڈر کی طرف سے دیئے گئے کام کو پورا کرنا ہو، سے دوچار کر دیا جائے تو یہ ایک دو طرفہ اخلاقی مسئلہ بن جائیگا۔ اس سے یا تو ایک غیر اخلاقی فیصلہ لیا جائے گا یا بالا کمانڈر کی ناراضگی کے خوف کا ڈر ہوگا۔ دونوں صورتیں کمان کی فضاء کے لئے ٹھیک نہیں ہوں گی۔ یہ صورتیں یا تو براہِ راست ماتحتوں سے باز پرس اور کام سونپنے یا پھر واضح احکام اور ہدایات دیئے بغیر نتائج وضع کرنے سے پیدا ہو سکتی ہیں، جو کہ ایک قابلِ تشریح صورتحال چھوڑ جاتی ہیں۔

سوال نمبر۳۔ ماتحتوں کو پیش آنیوالے اخلاقی مسائل کی مثالیں کون کون سی ہیں؟

جواب نمبر۳۔ ذیل میں چند مثالیں ہیں جو ماتحتوں کو اخلاقی مسائل سے دوچار کرنے کی وجوہات بنتی ہیں:۔

ا۔ مجھے نہیں پتہ تم یہ کیسے کرتے ہو، ابھی کرواسے۔

ب۔ ناکامی کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔

ج۔ تم یہ کر سکتے ہو۔

د۔ میں غلطیاں نہیں مانتا نہ ہی برداشت کرتا ہوں (غلطی کی گنجائش صفر)۔

ہ۔ دکھلاوے کے لئے غلطیوں پر پردہ ڈالنا۔

و۔ اعلیٰ افسروں کو وہ باتیں بتانا جو وہ سننا چاہتے ہوں۔

ز۔ ایسی رپورٹیں تیار کرنا جن سے بالا کمانڈر کی منشاء پوری ہو یعنی جو وہ دیکھنا اور سننا چاہتا ہو۔

ح۔ ناممکن اہداف تیار کرنا (بغیر ذرائع کے مشن کی منصوبہ بندی)۔

ط۔ وفاداری کی غلط ترجمانی کرنا۔

حصہ دوئم

اخلاقی مسائل سے بچاؤ کے لئے عسکری قیادت کے اقدامات

سوال نمبر۱۔ ماتحتوں کو اخلاقی مسائل سے بچانے کے لئے قیادت کو کیا اقدامات کرنے چاہیں؟

جواب نمبر۱۔ ماتحتوں کو اخلاقی مسائل سے بچانے کے لئے قیادت کو درج ذیل اقدامات اٹھانے چاہیے:۔

ا۔ اخلاقی مسائل کا حل انتظامی امور کے اقدامات اٹھانے سے نکالا جا سکتا ہے۔ فلاح و بہبود کے منصوبوں مثلاً آرام گاہیں اور گرم کھانے کے بندوبست کے ذریعے سپاہ کا حوصلہ بڑھتا ہے۔

ب۔ زمانۂ جنگ میں سپاہ لمبے عرصوں تک اپنے خاندانوں سے دور رہتی ہے اور اوپر سے ذمہ داری کا بوجھ۔ وقت پر سپاہ کو چھٹی بھیجنے سے بہت سے اخلاقی مسائل خود بخود حل ہو سکتے ہیں۔

ج۔ سپاہ کی ذہنی و جسمانی نشو ونما کے لئے وقت پر انہیں پیشہ وارانہ کورسز پر بھیجا جائے تا کہ وہ مستقبل میں مزید محنت و لگن سے ترقی کی منازل طے کر سکیں۔

د۔ غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینا چاہیے۔

ر۔ کھیلوں کا انعقاد کروایا جائے۔

ز۔ سی او یا کمپنی کمانڈر کا باقاعدہ دربار اور حالات سے آگاہی کا انتظام کیا جائے۔

نوٹ۔ پیشہ وارانہ زندگی میں اخلاقی مسائل کسی بھی وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے مفادات کی لڑائیوں، بے جا دباؤ، اخلاقی اثرات یا خاص حالات یا تعلقات کے نتیجے کے طور پر ہوں۔ بعض اوقات کچھ غلط کرنے پر دباؤ ڈالے جانے سے اخلاقی مسائل کھڑے ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایک یا زیادہ فیصلے کرنے سے بھی کئی اخلاقی مسائل جنم لے سکتے ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

افواہیں اور انکی روک تھام

مقصد۔ اس سبق کے دوران افواہوں کے متعلق جاننا اور ان کی روک تھام کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ۔ افواہوں کا مطلب اور وجوہات۔

دوسرا حصہ۔ افواہوں سے نمٹنے کے طریقے۔

پہلا حصہ۔ **افواہوں کا مطلب اور وجوہات**

سوال نمبر ا۔ افواہ کیا ہے اور اس کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۲۔ افواہوں کے پھیلنے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

دوسرا حصہ۔ **افواہوں سے نمٹنے کے طریقے**

سوال نمبر ا۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کی مدد سے افواہوں کے پھیلنے کے عمل کی روک تھام کی جائے؟

سوال نمبر ۲۔ ایک لیڈر احسن طریقے سے افواہ کی روک تھام کیسے کرے گا جب کہ جوان شک وشبہ میں مبتلا ہوں؟

سوال نمبر ۳۔ آپ ATGM کورس کے بعد اپنی الفا کمپنی کی تھری پلاٹون میں ایک پلاٹون حوالدار کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو دو ہفتے گزارنے کے بعد ایک صورت حال کا سامنا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

افواہیں اور انکی روک تھام

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 نفسیاتی جنگ۔

تمہید۔ جیسے ایک عام قانون ہے کہ خالی جگہ کسی نہ کسی چیز سے بھر دی جاتی ہے۔ یہی قانون انسان کے خالی دماغ پر بھی نافذ ہوتا ہے۔ سپاہی اس قانون سے بالاتر نہیں، اس کی عام زندگی تواتر اور روزمرہ معمولات پر مبنی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسے ماحول کو پیدا کرتی ہے جس میں غلط خبریں سننے اور پھیلانے کا کافی رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ ایک عام گپ شپ کی صورت میں پھیلائی جاتی ہیں اور ایڈم، فلاح و بہبود، ٹریننگ اور آپریشن کے مطابق خبروں کی شکل اختیار کرتی ہیں جس کا کافی منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ زمانہ امن میں اس کا کم عمل دخل ہوتا ہے جبکہ زمانہ جنگ میں یہ چیز کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران افواہوں کے متعلق جاننا اور ان کی روک تھام کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ۔ افواہوں کا مطلب اور وجوہات۔

دوسرا حصہ۔ افواہوں سے نمٹنے کے طریقے۔

پہلا حصہ

افواہوں کا مطلب اور وجوہات

سوال نمبر ۱۔ افواہ کیا ہے اور اس کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں؟

جواب نمبر ۱۔ **افواہ۔** افواہ ایک عام غلط خبر کے پھیلانے اور صحیح بات کو غلط شکل دینے کا نام ہے۔ اس کے بہت سے منفی نتائج ہو سکتے ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **گمنام بات چیت۔** یہ ایسی بات چیت ہوتی ہے، جس کے منفی نتائج ہو سکتے ہیں۔ غلط خبریں بے معنی گفتگو پر مشتمل ہوتی ہیں اور افواہیں اُڑانے والے لوگ تصدیق کئے بغیر اس کا استعمال کرتے ہیں۔

ب۔ **بے یقینی کا پیدا کرنا۔** افواہیں آپس کے بھروسے کو پامال کرتی ہیں اور بے یقینی کو پیدا کرتی ہیں۔ جب جوان پہلے ہی شش و پنج کا شکار ہوں، اس صورت میں افواہیں ایک ایسی صورت اختیار کر سکتی ہیں جس کے منفی نتائج نکلیں گے اور جوانوں کی کارکردگی پر بھی گہرا اثر ڈالتی ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ افواہوں کے پھیلنے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟

جواب نمبر ۲ ۔ افواہوں کے پھیلنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:۔

ا۔ بات چیت کا فقدان اور لیڈر اور ماتحت کے درمیان صحیح بات کی رسائی نہ ہونا۔

ب۔ دشمن کا پروپیگنڈا Propaganda یا غلط بات کو میڈیا کے ذریعے پھیلانا۔

ج۔ خبر کی رسائی میں تاخیر۔

د۔ لیڈر اور ماتحت میں عدم اعتمادی۔

ہ۔ بغیر تصدیق کے خبر کا پھیلانا۔

و۔ ناانصافی، غیر جانبداری اور غیر یکسانیت۔

دوسرا حصہ

افواہوں سے نمٹنے کے طریقے

سوال نمبر ۱۔ وہ کون سے اقدامات ہیں جن کی مدد سے افواہوں کے پھیلنے کے عمل کی روک تھام کی جائے؟

جواب نمبر ۱۔ جب افواہیں یونٹ یا ادارے میں پھیلنے لگیں، لیڈر جلد ہی ان کی روک تھام کے لئے اقدامات کرے۔ اس کے بعد لیڈر کی بات حتمی اور پُر اثر ہو جس کے لئے وہ درج ذیل طرز عمل اپنائے:۔

ا۔ **روک تھام کا طریقہ کار وضع کرنا۔** ایک طریقہ کار وضع کرنا جس سے لیڈر اپنے ماتحت سے بات چیت کر سکے۔

ب۔ **اپنے ماتحت کو خبر سے آگاہ رکھنا۔** حالات حاضرہ منصوبوں اور آپریشن سے متعلقہ امور سے ماتحت کو بروقت آگاہی دینا۔

ج۔ **صورت حال کا سامنا کرنا اور رد عمل۔** جب افواہ سے مسائل پیدا ہوں اور یہ جوانوں کے حوصلوں پر اثر انداز ہو تو اُس کے پیدا ہونے کی وجہ تک پہنچنا ضروری ہے۔

ماتحتوں سے دریافت کیا جائے کہ اس بات کا جنم کس وجہ سے ہوا کیونکہ اس سے لیڈر کو وجہ تک پہنچنے میں اور اصلاح کرنے میں مدد ملے گی۔

د۔ **جلد اقدام کرنا۔** لیڈر کو صحیح خبر سے آگاہی پر جلد فیصلہ کرتے ہوئے مناسب اقدام اٹھانا چاہیئے تاکہ غلط افواہ کا بروقت تدارک کیا جاسکے۔

ر۔ **ماتحت کا اعتماد۔** صحیح خبر کی رسائی کی صورت میں اپنے ماتحت کو بتانا ضروری ہے کہ آپ ان کی پریشانیوں سے واقف ہیں تا کہ ان کا قیادت پر اعتماد بحال ہو سکے۔

سوال نمبر۲۔ ایک لیڈر احسن طریقے سے افواہ کی روک تھام کیسے کرے گا جب کہ جوان شک وشبہ میں مبتلا ہوں؟

جواب نمبر۲۔ مندرجہ ذیل باتیں لیڈر کو افواہوں کی روک تھام میں مدد دیں گی:۔

ا۔ اس بات کو قبول کریں کہ لوگ افواہوں کے بارے میں بات چیت کریں گے اور کچھ لوگ پوری بات تک نہیں پہنچ پائیں گے۔

ب۔ ایسا رویہ رکھیں جیسے افواہ آپ پر اثر انداز نہیں ہوئی لوگ اس سے سمجھیں گے کہ اس کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور باز آجائیں گے۔

ج۔ اس کو ہنس کر سنیں اور پریشان نہ ہوں۔

د۔ کسی کے سوال کا جواب دینا آپ پر ضروری نہیں۔

ر۔ ایسی صورتحال میں غصے سے گریز کریں۔

سوال نمبر۳۔ آپ ATGM کورس کے بعد اپنی الفا کمپنی کی تھری پلاٹون میں ایک پلاٹون حوالدار کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کو دو ہفتے گزارنے کے بعد مندرجہ ذیل صورت حال کا سامنا ہے:۔

ا۔ یونٹ کی آپریشن ایریا میں روانگی۔

ب۔ یونٹ باہر UN مشن پر جا رہی ہے۔

ج۔ آپکی کمپنی میں بلا روک ٹوک چھٹی اور ویلفیئر کے باوجود یہ افواہیں پھیل رہی ہیں۔آپکو کمپنی کمانڈر نے بلایا اور حکم دیا کہ کمپنی میں ابھرنے والی افواہیں جو کہ جوانوں پر منفی اثرات ڈال رہی ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی مناسب طرزِ عمل اپنائیں۔اس کے لئے آپ کیا طریقۂ کار اپنائیں گے؟

جواب نمبر۳۔ افواہوں کو روکنے کا طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:۔

ا۔ افواہوں کی بنیاد اور اسکی وجوہات کو سمجھیں۔

ب۔ سب سے پہلے افواہوں سے بچنے کے طریقے مرتب کریں اور عمل میں لائیں۔

ج۔ جوانوں سے رابطہ بڑھائیں اور مرتب لائحہ عمل کو لاگو کریں۔

د۔ خود جوانوں کے پاس جا کر اُن کے سوالات کا جواب دیں اور شکوک دور کریں۔

ر۔ افواہیں پھیلانے والے افراد کی نشاندہی کریں اور ان کی سرکوبی کریں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

مستقبل کا میدان جنگ، درپیش چیلنجز اور عسکری قیادت کے فن

مقصد۔ اس سبق کے دوران مستقبل کے میدان جنگ، درپیش چیلنجز اور عسکری قیادت کے فن کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ مستقبل کا میدان جنگ اور درپیش چیلنجز۔

حصہ دوئم۔ عسکری قیادت کا فن۔

حصہ اول۔ **مستقبل کا میدان جنگ اور درپیش چیلنجز**

سوال نمبر ۱۔ مستقبل کے میدان جنگ کی خصوصیات بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ مستقبل کا میدان جنگ لیڈرز سے کیا توقعات کرتا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ موجودہ حالات میں عسکری قیادت کی کون کون سی کمزوریاں دیکھی گئی ہیں؟

حصہ دوئم۔ **عسکری قیادت کا فن**

سوال نمبر ۱۔ عسکری قائد کی ذمہ داریاں بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ اچھی کمان کے اصول تحریر کریں؟

سوال نمبر ۳۔ عسکری قائد کے کام تحریر کریں؟

نوٹ۔ ہر جوان کمان کے سلسلے میں نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ذہنی سکون کے ساتھ ہی یہ کمان سے مخلص اور وفادار رہ سکتا ہے۔کمان اور جوانوں کا رابطہ ایسا ہو کہ ایسی افواہیں سر اٹھانے سے پہلے ہی منہدم ہو جائیں۔اس کے لئے جوانوں کو بھی اپنے ذہن پر زور دینا ہوگا کہ وہ صحیح اور غلط کی تمیز کر سکیں، تا کہ ادارے میں انتشار اور لایقینی کی فضا پیدا نہ ہو سکے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

مستقبل کا میدان جنگ، درپیش چیلنجز اور عسکری قیادت کے فن

بحوالہ۔ جی ایس پی 1977 لیڈرشپ

مقصد۔ اس سبق کے دوران مستقبل کے میدان جنگ، درپیش چیلنجز اور عسکری قیادت کے فن کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپ کو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ مستقبل کا میدان جنگ اور درپیش چیلنجز۔

حصہ دوئم۔ عسکری قیادت کا فن۔

حصہ اول

مستقبل کا میدان جنگ اور درپیش چیلنجز

تعارف۔ مستقبل کا میدان جنگ اورفوجی ساز وسامان جوانوں کیلئے بہت کڑاامتحان ثابت ہوگا۔خطرناک حیاتیاتی، کیمیائی اور جوہری ہتھیاروں نے اسے اوربھی خطرناک بنادیا ہے۔ برقیاتی جنگ وجدل نے میدان جنگ میں یونٹوں اور بالا ہیڈکوارٹرز کے درمیان ملاپ کوتقریباً ناممکن بنادیا ہےحتیٰ کہ ملاپ کرنے کی کوشش مواصلاتی سامان کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔لہٰذا جدید ٹیکنالوجی جدیداسلحہ، حیاتیاتی کیمیائی، جوہری برقیاتی اورسائبر جنگ، مستقبل کے میدان جنگ کو بہت متاثر کرے گی۔ یہاں ہم اس جدید ٹیکنالوجی سے لبریز میدان جنگ کےاثرات پر بحث کریں گے۔

سوال نمبر۱۔ مستقبل کے میدان جنگ کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ **مستقبل کا میدان جنگ**

ا۔ **محدوداورشدید جنگ۔** مستقبل کی جنگیں محدودمگرشدید ہوں گی۔حالات جنگ بہت تیزی سے بدلیں گے۔دشمن کم سے کم وقت میں اپنے مقاصد پورا کرنے کیلئے ہرممکن کوشش کرے گا۔ایسے میں جونیئر لیڈرز کواہم کردارادا کرنا ہوگا۔

ب۔ **محدودذرائع۔** محدود ذرائع اور مستقبل کے خطرے کومدنظر رکھتے ہوئے پاک فوج کوایک بڑے دشمن کا سامنا ہوگالہٰذا بدلتے ہوئے حالات جنگ میں ایک ماہراورتربیت یافتہ لیڈرشپ کی ضرورت ہوگی۔

ج۔ **مستقبل کے میدان جنگ میں خطرہ۔** ہتھیاروں کی ہمیشہ سے بڑھتی ہوئی جدید ٹیکنالوجی میدان جنگ کو بہت حد تک متاثر کرسکتی ہے۔ بڑھتی ہوئی اور درست فائری قوت جوانوں اورجنگی ساز وسامان کیلئے ایک بڑاخطرہ ثابت ہوگی۔ان حالات سے نمٹنے کیلئے ہرسطح پر لیڈرشپ کوتیار کرنا ہوگا۔

د۔ **بدلتے ہوئے حالات جنگ۔** مستقبل کے میدان جنگ میں حرکتی قوتیں غالب رہیں گی۔ایسے حالات جونیئر لیڈرز سےفوری جوابی کاروائی اورپہل پن کا مطالبہ کرتے ہیں۔جوابی کاروائی کیلئے وقت بہت کم ہوگا لہٰذا ہمارے لیڈرز کوذہنی اورجسمانی طور پر بہت مضبوط ہوناپڑے گا تاکہ وہ کم وقت میں درست فیصلہ کرسکیں۔

ر۔ **تنہائی یاعلیحدگی۔** جنگ میں مواصلاتی نظام اہم کردارادا کرتا ہے۔ برقیاتی جنگ وجدل کمان کو بہت متاثر کرے گی کیونکہ ہمسایہ یونٹوں، بالا کمانڈ اورچھوٹے ہیڈ کواٹرز سے رابطہ بہت مشکل ہوگا اورایک علیحدگی کی فضاء قائم ہوجائے گی نتیجتاً لیڈرز کو بالا کمانڈرز کے احکامات کے بغیرہی کاروائی کرنی ہوگی ایسے حالت میں ہمارے لیڈرز کوخود پرانحصار کرنا ہوگا اورایک لمبے عرصے تک محدود ذرائع پرانحصار کرنا ہوگا۔

ز۔ **کمان اورکنٹرول۔** میدان جنگ میں خاص طور پرجب جوہری جنگ کا خطرہ ہوگا تو یونٹیں بہت منتشر ہوں گی۔اس کے علاوہ برقیاتی جنگ (EW) بھی مواصلاتی نظام کو درہم برہم کردے گی ایسے حالات میں کمانڈرز کیلئے اپنے جوانوں سے رابطہ کرنا اوران پر کمانڈ کرنا بہت مشکل ہوجائے گا۔

س۔ **انسان اورٹیکنالوجی میں غیر ہم آہنگی۔** جدید ٹیکنالوجی اورمہلک ہتھیاروں نے انسان کے لڑنے کی صلاحیت کو بڑھادیا ہے۔مگر یہ ہتھیارانسان پرانحصار کرتے ہیں اورانسان کے کام کرنے کی صلاحیت محدود ہے۔جنگی حالات انسان کوذہنی اورجسمانی دونوں طرح سے متاثر کرتے ہیں جب کہ ہتھیار اس سے مثتنیٰ ہیں۔

ش۔ **نفسیاتی آپریشن۔** مستقبل کے میدان جنگ میں دشمن بڑے پیمانے پرنفسیاتی آپریشن کرے گا اور کیونکہ ہماراجوان برقی اور پرنٹ میڈیا پرانحصار کرتا ہےاس سے وہ بڑی حد تک متاثر ہوسکتا ہے۔اس طرح بعض اوقات جنگ شروع ہونے سے پہلے ہی ہماراجوان دشمن کی چالوں کا شکار ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ مستقبل کا میدان جنگ لیڈرز سے کیا توقعات کرتا ہے؟

جواب نمبر۲۔ **لیڈرشپ سے توقعات۔** مستقبل کے میدان جنگ میں درست فیصلے اورکم وقت میں جوابی کاروائی کرنے کے لئے لیڈرز اوران کے ماتحتوں کومستقبل کے میدان جنگ کے اصولوں کوسمجھنا بہت ضروری ہے۔درج ذیل میں روایتی جنگی اصولوں کے علاوہ کچھ نکات دیئے گئے ہیں جو مستقبل کے میدان جنگ کیلئے بہت اہم ہیں۔

ا۔ **پہل پن۔** میدان جنگ میں لیڈرز کو اکثر ایسے حالات پیش آتے ہیں جن کیلئے کوئی واضح احکامات نہیں ہوتے اور اگر مواصلاتی نظام بھی موجود نہ ہو یا وقت اس کی اجازت نہ دے تو جونیئر لیڈرز کو خود عمل کرنا ہوگا اس کیلئے یونٹوں کو اپنے جونیئر لیڈرز کو ایک خاص حد تک پہل پن کا اختیار دینا چاہیے۔

ب۔ **علم۔** مستقبل کے میدان جنگ کو جیتنے کیلئے علم اور معلومات کا ہونا بہت ضروری ہے۔قوت، قابلیت اور پیچیدگیوں سے بھرپور جدید ہتھیاروں کو اچھے طریقے سے استعمال کرنے کیلئے کسی حد تک سائنسی علم کا ہونا بہت ضروری ہے اسی طرح جنگ کے حالات کا صحیح جائزہ اور درست فیصلہ کرنے کیلئے بھی یہ پہلو بہت اہم ہے۔

ج۔ **بصیرت۔** میدان جنگ کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر لیڈرز میں تیزی سے فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔دشمن کی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی جارحانہ کاروائی سے پہلے ہی اس کیلئے نہ صرف تیار ہوں بلکہ اسے اس کے ارادوں سے روک سکیں۔

د۔ **مستقل مزاجی۔** مستقبل کے میدان جنگ میں مستقل مزاجی اور خود پر قابو رکھنے والے عسکری قائد ہی ایسے حالات میں درست اور وقتی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ر۔ **لچک اور حالات میں ڈھلنے کی صلاحیت۔** مستقبل کا میدان جنگ بہت سخت ہوگا لہٰذا لیڈر میں خود کو حالات کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت بہت ضروری ہے لیڈرز میں لچک کی خاصیت اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ باقی اہم خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

سوال نمبر۳۔ موجودہ حالات میں عسکری قیادت کی کون کون سی کمزوریاں دیکھی گئی ہیں؟

جواب نمبر۳۔ موجودہ حالات میں عسکری قیادت کی کمزوریاں

ا۔ کمانڈر کی جدید ٹیکنالوجی، ہتھیار اور ان کے ممکنہ استعمال سے لاعلمی۔

ب۔ جونیئر کمانڈروں کا دشمن کی سپاہ اور ساز وسامان کے بارے میں معلومات کا فقدان۔

ج۔ نفسیاتی آپریشن کے خطرات سے نمٹنے اور سپاہ کو اس کے مضر اثرات سے بچانے کی حکمت عملی کا فقدان۔

د۔ ذہنی اور جسمانی قوت برداشت کا فقدان۔

ر۔ کمانڈروں کی دوررس سوچ اور ذہنی کشادگی کی ضرورت۔

ز۔ جونیئر لیڈرز میں جدید دور کے اعتبار سے مطلوبہ قابلیت کا فقدان۔

حصہ دوئم

عسکری قیادت کا فن

تعارف۔ عسکری قیادت وہ ہنر ہے جس کے ذریعے ماتحتوں کی قابلیت کو مدنظر رکھ کر کامیابی کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ اس صورت میں ہوسکتی ہے کہ جب آپ قیادت کرنے والے شخص کی دل سے عزت کریں اور اسکے معمولی اشارے پر جان دینے کو تیار ہوں۔اس سے ظاہر ہوا کہ کمانڈ اور قیادت کے موضوع میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے، لیکن اسکے باوجود دونوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ایک اچھا لیڈر بننے کیلئے آپ کو اچھے لیڈر کی خوبیاں پیدا کرنی ہونگی، تاکہ آپ کے ماتحت جوانوں کو آپکی قیادت ایک قدرتی بات معلوم ہو۔ نہ کہ انہیں یہ خیال پیدا ہو کہ آپ محض اپنے عہدے اور اختیارات کے بل بوتے پر زبردستی ان سے کام لے رہے ہیں۔اس لحاظ سے کمانڈ بھی مقررہ حدود کے اندر قیادت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قیادت سے متعلق ہمارے مذہب اسلام نے سنہری اصول دیئے ہیں۔اس غرض کیلئے اگر آپ عبادات کو لے لیں تو ان میں ہر جگہ قیادت کی شان نظر آئیگی۔مثلاً نماز باجماعت کی صورت میں مقتدی اپنے امام کی پیروی کرتے ہیں اور وہ امام راہنما (لیڈر) کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔اسطرح ایک کمانڈر کی ماتحتی میں اس بات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے عام مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم اللہ اور اسکے رسولؐ کا حکم مانو اور اس شخص کا بھی حکم مانو جو کہ تمہارے اوپر حاکم مقرر کیا گیا ہے۔

سوال نمبر۱۔ عسکری قائد کی ذمہ داریاں بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ عسکری قائد کی ذمہ داریاں۔ اس سے پہلے کہ ہم اچھی کمان کی بعض دوسری شرائط کا ذکر کریں، یہ جان لینا ضروری ہے کہ ایک قائد کی اصل ذمہ داریاں کیا ہیں؟

ا۔ **لڑنے کی قابلیت۔** بحیثیت عسکری قائد آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ یونٹ میں لڑنے کی صلاحیت پیدا کریں اور اسے نہ صرف قائم رکھیں بلکہ اس میں مزید اضافہ کریں تاکہ آپ کی یونٹ اس قابل ہو کہ اگر اسکو کوئی کام کرنے کو دیا جائے تو وہ کم سے کم وقت میں سامان کی زیادہ کفایت کے ساتھ اچھے طریقے سے کام سرانجام دے سکے۔ یہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ قائد امن کے دنوں میں اپنے جوانوں کو تربیت دے کر جنگ کے لئے تیار کریں۔ تاکہ دوران جنگ وہ دشمن کو شکست دے سکیں۔

ب۔ **تربیت کا ماحول۔** جوانوں کو تربیت دے کر ان میں لڑنے کی قابلیت پیدا کرنا اور اس قابلیت کو قائم رکھنا۔اسکے لئے عسکری قائد کو ایک خاص قسم کا ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ یہ ماحول ایسا ہو کہ جس میں تمام جوان مل جل کر اور دل لگا کر کام کریں اور جب جنگ کا موقع آئے تو اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے تیار رہیں۔

ج۔ **عسکری قائد کی رہنمائی۔** عسکری قائد اپنے ماتحتوں کی بہتر رہنمائی کیلئے کوشاں رہتا ہے اور ماتحتوں پر اس کے درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(۱) ارادے کی پختگی اور خیالات کی صفائی ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) کسی حکم یا پالیسی کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا ہے۔

(۳) قیادت پر جوانوں کا پکا بھروسہ ہوتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ اچھی کمان کے اصول تحریر کریں؟

جواب نمبر۲۔ **اچھی کمان کے اصول**۔اچھی کمان اور قیادت کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ازحد ضروری ہے:۔

ا۔ **ذاتی لگاؤ**

(۱) راہنما اور جوانوں کے درمیان۔

(۲) بغیر کسی درمیانی واسطہ کے ذاتی لگاؤ ہونا چاہیے۔

(۳) راہنما کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ وہ ذاتی حکم دے کر جوانوں سے کام کروائے۔

(۴) قائد اور جوانوں کے درمیان ذاتی تعلق قیادت کا ایک موثر پہلو ہے۔

(۵) خلوص اور ہمدردی سے پیش آئے تا کہ ان کے دلوں میں اسکی عزت ہو۔

ب۔ **ظرافت**۔ ذاتی تعلق پیدا کرنے میں ایک اور خوبی بڑا کام دیتی ہے۔ یہ خوبی انفرادیت اور خوش مزاجی ہے۔کئی نازک اور خطرناک موقعوں پر جوانوں نے محض اسی بنا پر دلیری دکھائی کہ انہوں نے اپنے لیڈر کو ہنستے ہوئے دیکھا اور اسکی زبان سے کوئی دلچسپ اور پرلطف فقرہ سنا۔لیکن ظرافت بھی دو طرح کی ہوتی ہے:۔

(۱) قدرتی ظرافت۔

(۲) مصنوعی ظرافت۔

(ا) **قدرتی ظرافت**۔ خوش مزاجی اور خوش خلقی کو قدرتی ظرافت کہتے ہیں۔یہ خاصیت بعض لوگوں میں قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے۔اسکو خود پیدا نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) **مصنوعی ظرافت**۔ یہ ایک بے اثر چیز ہے۔یاد رکھیے ظرافت اور طنز میں فرق ہے۔طنز میں دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے جس سے اسکا دل دکھتا ہے اور اسکے برعکس ظرافت طبیعت کو خوش رکھنے والی چیز ہے۔مذاق کی بات طنز سے خالی اور باموقع ہو تو جوان سن کر خوش ہونگے اور انکا حوصلہ بڑھے گا۔

سوال نمبر۳۔ عسکری قائد کے کام تحریر کریں؟

جواب نمبر۳۔ عسکری قائد کے کام درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **کام کی دلچسپی**۔ عسکری قائد کو جوانوں سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی جو تاکید ہے اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ ان کی تربیت کے کاموں میں موقع بے موقع دخل دیتا رہے۔بلکہ اچھی قیادت کا زاویہ یہ ہے کہ لیڈر غیر ضروری باتوں سے علیحدہ رہیں۔کیونکہ وہ انکی تربیت کر چکے ہیں اور اب جوان اپنا کام جانتے ہیں اب لیڈر نے یہ دیکھنا ہے کہ آیا ان کے احکام اور ہدایات کے مطابق کام ہو رہا ہے یا نہیں۔اسے ہر معاملے پر خوب غور کر لینا چاہیے اور بعد میں اپنا فیصلہ صادر کرنا چاہیئے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔ لیڈر کو چاہیے کہ وہ اپنے ماتحتوں کو صرف اتنا بتادے کہ انہیں کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے تا کہ جوانوں میں خود اعتمادی پیدا ہو اور سوچنے کی عادت پڑے۔

ب۔ **ماتحتوں کا صحیح انتخاب**۔ عسکری قائد کو اپنے جوانوں کی پہچان ہونی چاہیے۔اگر قائد اپنے ماتحتوں کے انتخاب میں غلطی کرینگے اور انکی قابلیت کا غلط اندازہ لگائینگے، تو عسکری قائد کی کمان کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

ج۔ **ماتحتوں کی صحیح تربیت**۔ عسکری قائد کیلئے اپنے ماتحتوں کی اچھی تربیت اور سکھلائی انتہائی ضروری ہے۔کسی نے سچ کہا ہے کہ قائد کی قابلیت اسکے ماتحت لیڈر کی قابلیت سے پہچانی جاتی ہے۔اسکے لئے عسکری قائد کو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنا ہوگا:۔

(۱) اپنے ماتحتوں کی اچھی سے اچھی تربیت کرے۔

(۲) قائد کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ماتحتوں کو اگلے عہدے کی کمان سنبھالنے کی تربیت دے۔

(۳) قائد اپنے ماتحتوں کو روزمرہ کے کاموں کی سکھلائی کے دوران موقع دے کہ وہ غور طلب معاملات کو سمجھیں اور انکا حل تلاش کریں۔

د۔ **ذمہ داری قبول کرنا**۔ اگر قائد نے بہترین جوانوں کو چن لیا ہے اور انہیں نہایت اچھی تربیت بھی دے دی ہے۔اب اگر یونٹ کوئی کارنامہ سرانجام دیتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ قائد ہی کا نام ہوگا۔اگر وہ کسی کام میں ناکام رہتی ہے تو قائد ہی بدنام ہوگا۔عسکری قائد اپنی ذمہ داری پوری طرح نبھائیں اور یونٹ کی کارکردگی جو بھی ہو اسے تسلیم کریں۔یونٹ میں اگر کوئی کام بگڑتا ہے تو عسکری قائد کو اپنی کسی ناکامی کا ذمہ دار دوسروں کو نہیں ٹھہرانا چاہیے۔

ز۔ **یقین اور عمل کی پختگی**۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ قائد کو اپنے ماتحتوں سے کوئی رائے نہیں لینی چاہیے۔قائد اپنے ماتحتوں سے رائے لے اور انکا مشورہ ماننے کے قابل ہو تو ضرور مانے مگر اسکے بعد جب قائد اپنا فیصلہ کر لے تو اٹل ارادے اور پکے یقین کے ساتھ اس پر عمل کرے۔اگر قائد نے فیصلہ کرنے میں کوئی کمزوری دکھائی تو جوانوں کے نزدیک اسکی عزت نہیں ہوتی۔ایسا آدمی بے اصول سمجھا جاتا ہے اس سے کسی اچھائی کی امید نہیں رکھی جاسکتی ہے اور نہ ہی اسکی قیادت پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

س۔ **یونٹ کے کام سے متعلق مقابلہ کی صلاحیت**۔ عسکری قائد کیلئے ضروری ہے کہ ماتحتوں میں مقابلے کا جذبہ پیدا کرے تا کہ یونٹ کی بھلائی کیلئے وہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کام کرنے میں حصہ لے سکیں۔

ش۔ **جوانوں کی بھلائی کی صلاحیت**۔ آپس میں تعلقات اور لوگوں کو خوش رکھنا بہت نازک معاملہ ہے۔اسکے لئے بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔عسکری قائد کو اپنی بھلائی سے زیادہ جوانوں کی بھلائی کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ''**ماتحتوں کے ساتھ محبت اور بھلائی اور شفقت سے پیش آ ؤ کیونکہ وہ تمہاری اولاد کی طرح ہیں۔ انکے ساتھ جو بھی بھلائی کرو اس کا ذکر ان سے نہ کرو اور بدلے میں وہ جب بھی بھلائی اور محبت کریں تو اس کی قدر کرو۔ کیونکہ اس سے لوگوں میں فرمانبرداری، عقیدت اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے**''۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کی روشنی میں اپنے ماتحتوں سے شفقت سے پیش آ ئیں تو وہ یقیناً قائد کے گرویدہ ہو جا ئینگے اور پھر قائد بھی ان سے بہتر کارکردگی کی توقع کرتا ہے۔ یہاں ایک بات غور طلب ہے کہ جوانوں کو ضرورت سے زیادہ آرام پہنچانا انکی عادت بگاڑتا ہے۔

نوٹ۔ عسکری قائد کو اپنے ماتحتوں پر قانونی اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اسکی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنے ماتحتوں کو تربیت دے کر بہترین سپاہی بنائے۔ اس غرض کیلئے صحیح ماحول کا پیدا کرنا از حد ضروری ہے تا کہ اس میں رہ کر جوان یک جان ہو کر کام کریں اور لڑیں۔ یہ ماحول اسی صورت میں پیدا ہوگا جب عسکری قائد اچھے کردار کا حامل ہوگا۔ اپنے مقصد پر یقین رکھتا ہو اور جوانوں سے اسکا ذاتی لگاؤ بھی قائم ہو۔ اس طرح ماتحتوں سے قریبی تعلق پیدا ہو جائیگا اور قائد یہ جان لے گا کہ کس کام کیلئے کونسا جوان موزوں ہے۔ یونٹ کی ہر کامیابی کا ذمہ دار عسکری قائد ہی ہوتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

لیڈرشپ کا اسلامی تصور اور حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد

مقصد۔ اس سبق کے دوران لیڈرشپ کا اسلامی تصور اور حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ لیڈرشپ کا اسلامی تصور۔

حصہ دوئم۔ حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد۔

حصہ سوئم۔ غزوات میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار۔

حصہ اول۔ **لیڈرشپ کا اسلامی تصور**

سوال نمبر ا۔ لیڈرشپ کا اسلامی فلسفہ بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ مسلمان قائد کی صفات بیان کریں؟

سوال نمبر ۳۔ مسلمان قائد کا نصب العین تحریر کریں؟

حصہ دوئم۔ **حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد**

سوال نمبر ا۔ حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد کی صلاحیتیں بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ رسول پاک ﷺ کی قیادت فتح و کامیابی کے اسباب بیان کریں؟

حصہ سوئم۔ **غزوات میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار**

سوال نمبر ا۔ غزوہ بدر میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ غزوہ احد میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

سوال نمبر ۳۔ غزوہ خندق میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

لیڈرشپ کا اسلامی تصور اور حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد

بحوالہ۔ کتابچہ سو عظیم مسلمان فاتحین۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران لیڈرشپ کا اسلامی تصور اور حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق تین حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ لیڈرشپ کا اسلامی تصور۔

حصہ دوئم۔ حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد۔

حصہ سوئم۔ غزوات میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار۔

حصہ اول

لیڈرشپ کا اسلامی تصور

۱۔ **تعارف۔** قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حاکم ہیں'' لیڈرشپ میں سارا فلسفہ قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیات کے ترجمے میں موجود ہے کہ اول اللہ کی اطاعت کرو اور پھر رسول کریم ﷺ کی اطاعت اور پھر ایسے امر یا امیر کی جو بذات خود اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتا ہو۔ امارت کے فلسفے کو حضور ﷺ نے ایک فقرے میں بیان فرمایا کہ ''جب تم دو آدمی کہیں پر بھی ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالو'' یعنی اسلامی قومیت کا سارا فلسفہ ہی امارت کے گرد گھومتا ہے کہ ہر سطح پر امیر مقرر کر کے پوری قوم کو رابطے میں باندھ دیا جاتا ہے جس کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ آل عمران کی آخری آیت میں ہے'' کہ اے ایمان والو! صبر اختیار کرو اور اپنے آپ کو رابطے میں باندھ دو اور پھر ڈرو اللہ سے کہ تم فلاح پاؤ گے''

اس رابطے میں بندھی ہوئی قوم کی مثال موازنے کے طور پر حضور پاک ﷺ نے کھجور کے درخت سے دی ہے کہ مسلمان ایک تنے والے درخت کی شاخیں یا پتے ہیں عملی طور پر اس رابطے کا مظاہرہ دن میں پانچ وقت کی نماز میں ہوتا ہے جب پورا محلّہ یا گاؤں اپنی مسجد میں صفیں بنا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر لیڈر یا امام آگے کھڑا ہوتا ہے اور اس کے حکم پر اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہیں جس میں قیام بھی ہوتا ہے اور رکوع و سجود بھی۔

؎ ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''تم تفرقوں میں بٹے ہوئے تھے لیکن میں نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا'' ایک اور جگہ قرآن پاک کی سورۃ الصّف میں ارشاد ہے کہ ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوتے ہیں'' اور ایسا صرف روابط و ضوابط والی قوم ہی کر سکتی ہے جو اطاعت امیر کے اصولوں کے تحت اپنے رہنماؤں کے احکام مانتے ہوں۔

سوال نمبر ۱۔ لیڈرشپ کا اسلامی فلسفہ بیان کریں؟

جواب نمبر ۱۔ **لیڈرشپ کا اسلامی فلسفہ۔** قرآن حکیم اور سنت رسول ﷺ لیڈرشپ کے فلسفے سے بھرے پڑے ہیں ہمیں اس سلسلہ میں غیروں سے کچھ نہیں سیکھنا۔ بظاہر تو یہ معاملہ آسان لگتا ہے لیکن آسان ہے نہیں اگر ہم عملی طور پر لیڈرشپ کے ان فلسفوں اور تعلیمات کی سوجھ بوجھ رکھتے اور قرآن و حدیث پر عمل کرتے تو آج اس طرح فرقوں میں نہ پڑتے اور دنیا کی کمزور قوموں میں شمار نہ ہوتے۔

سورۃ البقرہ کی پہلی آیت مبارکہ کے مطابق ''یہ ہدایت ہے ان نیک اور متقی لوگوں کیلئے جو ایمان لے آئے ہیں غیب پر'' ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے کہ ''اے حبیب ﷺ کہہ دو ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے میں متحد ہو جائیں'' یہ وہ وحدت فکر ہے جس میں ہمیں ایک فلسفہ حیات دیا گیا ہے کہ ہم کیا ہیں کہاں سے آئے اور کہاں جا رہے ہیں اور مومن کے مقصود کیا ہیں۔ اب جب تک ہم ان باتوں کو نہ سمجھیں گے تو لیڈرشپ کے اسلامی تصور یا فلسفہ کو غیروں کی مادی ضروریات پر مبنی فلسفوں اور تصورات کے ساتھ ملاتے رہیں گے۔

سوال نمبر ۲۔ مسلمان قائد کی صفات بیان کریں؟

جواب نمبر ۲۔ مسلمان قائد کی صفات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ **مسلمان قائد کی صفات۔** اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے قرآن مجید میں ہر قسم کی قیادت کیلئے رہنما اصول ہیں اور رسول ﷺ کی سیرت میں ان کا بہترین نمونہ ہے۔ عسکری قیادت جس کیلئے نہ صرف قرآن پاک میں بلکہ سیرت طیبہ میں بہترین رہنمائی موجود ہے۔ یہ رہنمائی ہر اچھائی اور برائی کا تعین کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ کردار کی تکمیل کے لیے بھیجے گئے تھے۔ اور آپؐ نے اس کام کو اپنی تعلیمات اور عمل سے خوب نبھایا۔ اس بناء پر چند خصوصیات کا بیان اسلامی قیادت کی خصوصیات کا احاطہ نہیں کر سکتا لیکن پھر بھی بعض خصوصیات کلیدی نوعیت اور کئی دوسری صفات کا مجموعہ ہیں ان خصوصیات کا بیان اور اس سلسلے میں چند مثالیں اسلامی قیادت کو سمجھنے میں مدد دیں گی۔

ا۔ **ایمان (یعنی عزم اور توکل)**

(۱) **یقین۔** ان تمام عقائد پر جن کا ماننا ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

(۲) **عزم۔** ان تمام باتوں کا جن کو کرنا یا جن پر قائم رہنا ضروری ہے۔

(۳) **توکل۔** اللہ پر بھروسہ، اس بات کا بھروسہ کہ اللہ مومن کی تمام حاجات پوری کرنے پر قادر ہے جتنا یقین مضبوط ہوتا جائے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ پر توکل بھی بڑھتا جائے گا۔

ب۔ **صداقت و دیانت۔** سوچ اور قول و فعل کی سچائی کو صداقت کہتے ہیں۔فرض شناسی اور ہر امانت کی پوری حفاظت کرنا اس کے ساتھ ساتھ اس کا صحیح تصرف کرنا اس میں اپنی جان یا زندگی بھی شامل ہے یعنی انسان کو اپنی زندگی صداقت و دیانت کے ساتھ گزارنی چاہیے۔

ج۔ **شجاعت۔** بہادری، مردانگی اور جرات جسمانی اور اخلاقی کو شجاعت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے شجاعت کے ساتھ ساتھ انسان کو ایثار و جان نثاری اور عفو درگزر کی مثال ہونا چاہیے۔سخاوت سے اگلے درجے کی صفت یعنی اپنی ضرورت کے باوجود اپنا مال دوسروں کی ضرورت پر خرچ کرنا اور مشکل وقت میں ایثار کا بہترین مظاہرہ کرنا۔

د۔ **اہلیت۔** اپنے کام میں مہارت اور ایسی مہارت جو انفرادی سطح پر دوسروں کیلئے باعث تقلید ہو اور وہ اجتماعی سطح پر بھرپور تیاری کا نمونہ ہو۔جس کا قرآن مجید کی آیت میں ہے ''اور جہاں تک تمہارا بس چلے دشمن کو خوفزدہ رکھنے کیلئے (زیادہ سے زیادہ قوت فراہم کرو)'' حکم دیا گیا ہے۔

ہ۔ **استقامت۔** ایک عام کام کو شروع کرنے کے بعد اسے ہر حالت میں پورا کرنے کی کوشش اسی چیز کو لڑائی میں ثابت قدمی سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسی سلسلے میں قرآن پاک کی متعدد آیات ہیں۔ارشاد رب العزت ہے کہ ''یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر اس پر جم گئے ان کیلئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے''۔

۲۔ **چند اہم مثالیں۔** کلیدی صفات کے مختصر بیان کے بعد اب آیئے چند مثالوں سے ان کو مزید سمجھنے کی کوشش کریں۔اس سلسلے میں سب سے بڑی اور واضح مثال رسول اکرم ﷺ کی پوری زندگی ہے نبوت سے لیکر وصال تک آپ کو جو مشن عطا کیا گیا۔اس کو آپ نے اتنے خلوص، اتنے عزم اور اتنی استقامت سے نبھایا کہ کوئی اور ہستی اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے ذرا دیر کیلئے چشم تصور میں تیرہ سال کا وہ عرصہ لایئے جب رسول اکرم ﷺ اللہ کے بتائے ہوئے پیغام کو لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔شروع میں آپ بالکل اکیلے تھے پھر آپ کی آہستہ آہستہ جماعت بننا شروع ہوئی اور ہر ایک قدم پر بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا قریش کی ایذا رسانی، مار پیٹ، اہل طائف کی بدسلوکی اور پتھراؤ، مسلسل تین سال جاری رہنے والا سماجی مقاطع، جان سے مارنے کی دھمکیاں، بالآخر قتل کرنے کا منظم منصوبہ غرض قریش سے جو بھی بن آیا انہوں نے کیا لیکن آنحضرت کے عزم میں کسی قسم کی کمی نہ آئی۔

انسان کی شخصیت میں ایمان کے ساتھ ساتھ صداقت و دیانت بھی بہت اہمیت کی حامل ہے یہی وہ صفات ہیں جن سے رسول ﷺ کو نبوت سے پہلے پہچانا جاتا تھا وہ نبوت سے پہلے بھی صادق اور امین تھے اور نبوت کے بعد ابوسفیان اور ابوجہل جیسے سرداران قریش جو حضور ﷺ کے سخت دشمن تھے لیکن اس کے باوجود ابوسفیان سے قیصر روم ہرقل نے حضور ﷺ کے بارے میں سوال کئے تو ابوسفیان یہ نہ کہہ سکا کہ رسول مقبول ﷺ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا کہ ''کیا رسول ﷺ کو نبوت کے دعوے سے پہلے بھی آپ نے کبھی جھوٹ بولتے سنا ہے تو ابوسفیان نے جواب دیا ''نہیں''

ابوجہل حضور ﷺ کی دشمنی میں ہمیشہ ہمیشہ پیش پیش رہتا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا کہنا تھا کہ ''ہم (قبیلہ قریش) آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن جو آپ لائے ہو اس سے ہم انکار کرتے ہیں'' حضور ﷺ کی صداقت کا ایک مشہور واقعہ جس سے آپ سب واقف ہیں جب اعلان کا حکم ملنے پر آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کو پکارا۔جب وہ جمع ہو گئے تو آپ نے ان سے پوچھا ''بتاؤ اگر میں تم سے کہوں کہ وادی مکہ سے ایک سواروں کا لشکر تم کو تاخت و تاراج کرنا چاہتا ہے تو کیا تمہیں یقین آ جائے گا۔وہ بولے ''ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو سچ ہی بولتے دیکھا ہے''

صداقت کی طرح حضور ﷺ کی دیانت بھی ضرب المثل تھی نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد بھی مکہ کے لوگ جن میں بہت سے مشرک بھی شامل تھے۔اپنی قیمتی چیزیں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھتے تھے۔یہاں تک کہ قریش کے منتخب شدہ لوگ آپ کے گھر کے سامنے آپ کو قتل کرنے کی غرض سے جمع تھے اور آپ کو اللہ کی جانب سے ہجرت کرنے کا حکم ملا تو آپ نے لوگوں کی امانتیں واپس کرنے کی ذمہ داری حضرت علیؓ کے سپرد کی اور انہیں اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا دوسرے دن حضرت علیؓ نے لوگوں کی امانتیں واپس کر دیں اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۳۔ **اہلیت اور تیاری۔** قائد کی صفات میں اہلیت اور استقامت کا ہونا بہت ضروری ہے اس بارے میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مجاہدوں سے بہت اعلیٰ معیار کا مطالبہ کرتا ہے وہ تب ہی پورا ہو سکتا ہے جب مجاہدین اور ان کے قائدین انفرادی سطح پر اور اجتماعی سطح پر بھرپور اہلیت اور تیاری کا مظاہرہ کریں۔یہ تیاری، اخلاقی اور روحانی دونوں سطح پر ہونی چاہیے اور لڑائی سے پہلے، لڑائی کے بعد اور لڑائی کے دوران بھی جاری رہنی چاہیے۔قرون اولیٰ کے مسلمان اس تیاری کی اہلیت سے پوری طرح آگاہ تھے ان کے معیار اس قدر بلند تھے کہ ان کے بارے میں جان کر دشمن پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔

اس بارے میں ایک واقعہ کا ذکر کافی ہوگا۔ایک رومی بادشاہ نے مسلمانوں کی فتوحات سے متاثر ہو کر اپنے سرداروں سے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان فوج قلت کے باوجود ہم پر غالب آتی ہے۔ایک شخص جو جاسوسی کے دوران مسلمانوں کے شب و روز کا جائزہ لے چکا تھا بولا مسلمانوں کی کامیابی کا راز ان کے اعلیٰ اخلاق میں ہے۔وہ رات کو اللہ کی

عبادت کرتے ہیں اور دن کو سخت جنگی مشقیں کرتے ہیں۔ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور ان کے دامن گناہوں سے پاک ہیں۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے قیادت کو ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے اور اپنی اہلیت کو بھی روز افزوں بڑھاتے رہنا چاہیے۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے ایسے ہی مجاہدین کے بارے میں یہ ایمان افروز اشعار کہے ہیں۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین، کارکشا، کارساز
اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اس کی نگاہ دلنواز
نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاکباز

سوال نمبر۳۔ مسلمان قائد کا نصب العین تحریر کریں؟

جواب نمبر۳۔ **مسلمان قائد کا نصب العین**۔ اسلام کا بنیادی نظریہ اور اس کے تقاضے سمجھ لینے کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ اسلام ایک مسلمان قائد کیلئے کیا نصب العین مقرر کرتا ہے دراصل اسلام یہ چاہتا ہے کہ ایک مومن اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردے اور اس کی ساری دوڑ اور جدوجہد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہو۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری ہے'' کہہ دیجئے! میری نماز، میری عبادت، میرا جینا اور مرنا سب کچھ اللہ کیلئے ہے''

اسلامی قیادت کیلئے اس بنیادی مقصد کے علاوہ اضافی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کو بھی اسی حکم پر چلنے کی تلقین کرے اور اجتماعی جدوجہد کا واحد مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہو نہ کہ اپنی ذات یا کسی اور کی سربلندی حاصل کرنے کیلئے قیادت کی یہ بھی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اس کیلئے سازگار ماحول پیدا کرے ایسا ماحول جس میں نیکی کرنا آسان اور برائی کرنا مشکل ہو۔

۴۔ **خلاصہ**۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری اور پسندیدہ دین ہے۔ قرآن پاک اس کی بہترین اور ہمیشہ رہنے والی کتاب اور رسول اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور عظیم پیغمبر ہیں یہ سب نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو اس لئے عطا کی ہیں کہ ہم نیکی کی راہ پر رہیں اور اللہ کی راہ میں اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق جدوجہد کریں۔ خود بھی ایسا کریں اور اپنے ماتحتوں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کریں اس کے ساتھ ساتھ ایسا پاکیزہ ماحول پیدا کریں جس میں نیکی کرنا آسان ہو اور برائی کرنا مشکل ہو اگر ہماری قیادت اس طریقہ کار کو اپنائے گی تو یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی یہی اسلامی تصور قیادت کی روح ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے'' جو لوگ ہماری خاطر جہاد کریں گے انہیں ہم اپنے راستے دکھائیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نیکی کاروں کے ساتھ ہے'' اسلامی قیادت کو مندرجہ ذیل باتوں پر کاربند رہنا چاہیے۔

ا۔ اسلام کے بنیادی نظریہ پر پختہ یقین۔
ب۔ ساری جدوجہد رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر جاری رکھنا۔
ج۔ مضبوط کردار، جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو اور رسول کریم ﷺ کا آئینہ دار ہو۔
د۔ پاکیزہ ماحول کا قیام اور لڑائی کی بھرپور تیاری کرنا۔
ہ۔ دوران جنگ اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا۔

حصہ دوئم
حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد

سوال نمبر۱۔ حضرت محمد ﷺ بحیثیت عسکری قائد کی صلاحیتیں بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ حضرت محمد ﷺ کی عسکری صلاحیتیں درج ذیل ہیں:۔

ا۔ ایک عسکری قائد اور سپہ سالار کی شخصی اور مثالی خوبیوں، فضائل اور برکات کا انحصار اس بات پر ہے کہ " قائد کے پائے ثبات میں کہیں کبھی لغزش نہ آئے"۔ یہ بات انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ جب تک قائد میں ثابت قدمی نہ ہو تو اسکی شجاعت کام نہیں آسکتی ہے۔ قائد کیلئے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ وہ اسباب جنگ پر بہت اچھی طرح حاوی ہو، اسکی قوت ارادی مضبوط اور نازک ترین مواقع پر فوری فیصلہ کرسکتا ہو۔ طبعیت میں اس درجہ وقار اور ضبط نفس ہو کہ کامیابی کا نشہ اسے بےخود اور ناکامی کی مصیبت ہراساں نہ کردے۔ انسانی طبیعت اور فطرت کی گہرائیوں تک اسکی دوربین نگاہیں پہنچ سکتی ہوں اور وہ حالات کا صحیح اندازہ لگانے پر قدرت رکھتا ہو۔ ایک قائد اور سپہ سالار کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی طاقت کا صحیح استعمال جانتا ہو اور اپنی فوج کے مورال کو برقرار رکھ سکتا ہو۔ اپنے لوگوں میں اعتماد اور محبت خلوص کی لہر پیدا کردے۔ ساتھ ہی ساتھ انہیں نظم وضبط کا عادی بھی بنادے۔ پس قوی شخصیت، طب

بشری کی معرفت، موزوں اور مناسب فکر ورائے تک رسائی اور اصحاب فہم و دانش سے صلاح ومشورہ، یہ ہیں وہ جوہری اسباب عسکری جو کمال کو پیدا کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے بنفس نفیس 28 جنگوں کی سپہ سالاری فرمائی ہے اور یہ غزوات ہجرت مدینہ کے بعد 7 سال کی مدت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ بدر ہوا جسکی قیادت خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ یہ صفر سن دو ہجری میں ہوا اور آخری غزوہ تبوک تھا جو رجب سن 8 ہجری میں ہوا۔ ان 28 غزوات میں سے 9 ایسے ہیں جن میں مسلمانوں اور مشرکین اور یہود کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی اور باقی 19 غزوات میں مشرکین کو جنگ کا حوصلہ نہ پڑا۔ مکمل تیاریوں کے باوجود، مرعوب ہوئے اور بھاگ کھڑے ہوئے خاص طور پر غور طلب بات یہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سالاری اور قیادت کے ماتحت مسلمانوں نے مشرکوں اور یہودیوں سے جو جنگ بھی لڑی ان میں اس حقیقت کے برعکس کہ اسلحہ، وسائل، ذرائع اور تعداد کا تناسب مسلمانوں کے خلاف کتنا ہی کیوں نہ رہا ہو انہیں شکست نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ جنگ احد کے پہلے مرحلے کی شکست کو بھی شکست قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اگر غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ مسلم سپاہ کے ساتھ نہ ہوتے تو اس جنگ سے جو مسلمانوں کی غلطی کے باعث جو مشکلات آن پڑی تھیں ان کا ازالہ ناممکن ہو جاتا۔ مہلک ترین خطرات سے کھیلتے اور خندق اور حنین کے غزوات میں خود نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس مسلمان لشکر کی قیادت نہ فرما رہے ہوتے تو کیا مسلمان غالب آ سکتے تھے۔

۳۔ کچھ لوگ اسلام کی محبت میں تعصب کی حد تک سرشار ہیں اور وہ اسکے مدعی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی فتوحات کا راز معجزات میں منحصر ہے اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس صحیح روح اسلام سے ناواقفیت ان تمام غزوات اور معرکہ آرائیوں کا تفصیلی مطالعہ کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ ساری کامیابیاں صرف ایک شخص کی کاروائی اور اثر کا نتیجہ تھیں۔ غزوات کے دوران رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں فتح وکامیابی کن اسباب کے تحت حاصل ہوئی وہ چار اسباب ہیں:۔

ا۔ عسکری قیادت۔

ب۔ مسلمین اول کی سرفروشی اور جانثاری۔

ج۔ حرب عادلہ۔ یعنی بدترین حالات میں بھی دشمن کے ساتھ جنگ لڑتے ہوئے عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

د۔ وہ روح۔ جو آنحضرت ﷺ نے تمام مسلمانوں میں بیدار کردی تھی جسکے زیر اثر رومیوں اور اہل فارس سے مسلمانوں نے نہایت کامیاب جنگیں لڑیں۔

۴۔ اب ہم رسول اکرم ﷺ کی بحیثیت قائد عسکری خوبیوں کو مندرجہ بالا عنوانات کے تحت زیر بحث لا کر یہ سمجھنے کی کوشش کرینگے کہ کس طرح ہمارے نبی ﷺ نے ان خوبیوں کو اجاگر کیا اور اس دنیا کو کس طرح ایک نئے ارفع واعلی ضابطہ اخلاق برائے جنگ سے آگاہ کیا۔ اگر آپ تمام مثالی صفات کو جو ایک ممتاز سپہ سالار میں ہونی چاہئیے کا موازانہ حضور اکرم ﷺ کی ذات سے کریں تو یہ تمام مثالی صفات نبی ﷺ کی ذات میں بہت نمایاں ہیں۔ اب ہم ان صفات کو رسول اکرم ﷺ کی جنگی شخصیت سے مطابقت کر کے دیکھتے ہیں ان جنگی تاریخوں کی روشنی میں جن میں حضور ﷺ نے حصہ لیا تا کہ ہم یقینی طور پر معلوم کر لیں کہ یہ تمام صفات، بلکہ ان تمام صفات سے زیادہ بڑھ کر رسول اکرم ﷺ کی قیادت کی خوبیاں ہیں۔

سوال نمبر۲۔ رسول پاک ﷺ کی قیادت فتح وکامیابی کے اسباب بیان کریں؟

جواب نمبر۲۔ رسول پاک ﷺ کی قیادت فتح وکامیابی کے اسباب درج ذیل ہیں:۔

ا۔ **صحیح صاف اور واضح احکام**۔ سپہ سالار کیلئے ضروری ہے کہ احکام جنگ جلدی اور تیزی سے صادر کرے تا کہ انہی احکام کی بنیاد پر اپنی پالیسی استوار کر سکے اور جب جنگ شروع ہو جائے تو اپنی پالیسی کے مطابق عمل کر سکے۔ صحیح اور جلد احکام صادر کرنے کا انحصار دو چیزوں پر ہوتا ہے۔

ا۔ سپہ سالار کی عقلی قابلیت۔

ب۔ معلومات کا حصول۔

۲۔ دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی عقلی قابلیت سے انکار کر سکے۔ جنگ شروع کرنے سے پہلے معلومات کے حصول کا سلسلہ بھی شروع کیا جاتا، چنانچہ معلومات کے حصول کیلئے درج ذیل ذرائع استعمال کئے جاتے تھے:۔

ا۔ جنگی دستوں کے ذریعے۔

ب۔ اطلاعات منگوانے کے ذریعے۔

ج۔ جاسوسوں کے واسطے سے بھی۔

د۔ قیدیوں سے بھی۔

ہ۔ عقلمند لوگوں سے مشورہ کرنے سے بھی۔

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچنے سے لیکر اپنے آخری غزوہ تک اطلاعات کے حصول کیلئے تمام مندرجہ بالا طریقوں سے وقتاً فوقتاً استفادہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو دشمن سے پہلے اور زیادہ علاقے، زمین اور دشمن کی نفری کے بارے میں صحیح اطلاعات ہوتی تھیں۔

۴۔ **شخصی شجاعت**۔ حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ ہی تھی جنکی ذاتی شجاعت نے مسلمانوں کو حوصلہ عطا کیا کہ وہ اپنے سے زیادہ کئی گنا دشمن کے ساتھ نبرد آزما ہوئے۔ مشکل ترین لمحات جنگ میں رسول اکرم ﷺ اس طرح ثابت قدم رہے کہ آپ ﷺ نے ہر آنے والے خطرہ کی پرواہ نہ کی۔ حضرت علیؓ ابن طالب فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں جب گھمسان کی

جنگ شروع ہو چکی تو ہم رسول اکرم ﷺ کے وجود سے اپنا بچاؤ کرتے، آپ ﷺ سے زیادہ دشمن کے قریب اور کوئی آدمی نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنی حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اوٹ میں پناہ لے رہے تھے اور آپ ﷺ ہم میں زیادہ دشمن سے قریب تھے۔

۵۔ **عزم راسخ اور ارادہ محکم۔** نبی اکرم ﷺ کا تن تنہا مشرکین کے ابلتے ہوئے سمندر کی ہولناک موجوں کے سامنے نزول وحی سے لیکر اپنے آخری دم تک ڈٹے رہنا آپ ﷺ کی قوی اور مضبوط ارادے کی دلیل ہے۔ یہ ارادہ کبھی بھی متزلزل نہ ہوسکا۔ آپ ﷺ نے اعراض، تکذیب، مصیبتوں اور خطرات کو صبر سے برداشت کیا اور اپنے شہر سے دوسرے شہر ہجرت کر کے ہمیشہ مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قوت سہارا بننے کے قابل ہوئی اور اسلام مضبوط ہو گیا۔

۶۔ **عظیم ذمہ داری۔** مسلمانوں میں کوئی ایسا آدمی نہیں تھا جو نبی اکرم ﷺ کیساتھ تمام جنگی اور غیر جنگی اعمال میں عظیم ذمہ داری کو برداشت کرسکتا اور پھر آنحضرت ﷺ کے اعمال و احکام کتنے عظیم تھے جنہوں نے تاریخ بدل کر رکھ دی۔ آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ سے ہر معاملہ میں تعاون کرتے تھے لیکن ہر چیز کی ذمہ داری آپ ﷺ کی ذات قدسی پر تھی۔

۷۔ **غیر متزلزل اور غیر تغیر پذیر مزاج۔** آنحضرت ﷺ کی طبیعت میں فتح وشکست دونوں حالتوں میں کبھی تغیر اور تبدل نہیں ہوا۔ آپ ﷺ اپنے اصحاب پر اسطرح قابو رکھتے تھے جو خیال سے زیادہ حقیقت پر مبنی تھا۔ جنگ احد ہو یا غزوہ احزاب جہاں دشمن کا تنگ گھیرا ہو یا یہودیوں کی غداری۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ اپنے حواس کو قابو میں رکھا۔

۸۔ **دوراندیشی۔** آنحضرت ﷺ نے اپنے تمام جنگی کاموں میں انتہائی دوراندیشی سے کام لیا۔ اسطرح کی مثالیں تو اتنی ہیں کہ انکا شمار بھی نہیں کیا جاسکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کی صلح کی شرائط کو قبول کرنے پر اصرار کیا کیونکہ آپ ﷺ نے صلح کی شرائط کو بغور دیکھا اور اپنی روشن رائے سے معلوم کرلیا کہ ان شرائط کو قبول کرلینا مسلمانوں کی فتح ہے۔ یہ شرائط مسلمانوں کیلئے مفید رہیں گی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے اس اصرار کا نتیجہ کیا نکلا کہ فتح مکہ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی حالانکہ اس سے صرف دو سال پہلے صلح حدیبیہ کے وقت انکی تعداد صرف 1400 تھی۔

۹۔ **نفسیات اور قابلیت کی معرفت۔** رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کی نفسیات اور انکی قابلیت کو بہت اچھی طرح جانتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ انہی میں سے ایک فرد کی طرح زندگی گزارتے تھے اور رنج وراحت میں انکے ساتھ شریک رہتے تھے اور ہر معاملے میں مساوات کا سلوک کرتے۔ آپ ﷺ صحابہ کی خوبیاں اور کمالات الگ الگ پہچان لیتے تھے، آپ ﷺ ہر آدمی کو اسی کام پر متعین فرماتے جس کام کو اسکی جسمانی اور عقلی طاقت برداشت کرسکتی۔

۱۰۔ **دوطرفہ اعتماد اور محبت۔** مسلمانوں کا آپ ﷺ پر اعتماد تھا کہ صلح حدیبیہ کی بظاہر سخت شرائط انہوں نے قبول کیں اور آپ ﷺ کو بھی اپنے صحابہ پر اعتماد ہی اس بات کا مظہر ہے کہ معرکہ بدر میں آپ ﷺ نے انہیں اپنے سے تین گنا زیادہ دشمن کے سامنے مقابلہ پر لا کھڑا کیا۔ اسطرح احد میں مشرکین کی طاقت پانچ گنا زیادہ تھی، یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب سپہ سالار کو اپنی فوجوں پر بے انتہا اعتماد ہو۔ حضور ﷺ کو اپنے صحابہ سے از حد درجہ محبت تھی اور یہی حال انکا تھا۔ جنگ احد میں ایک صحابیہ نسیبہ (ام عمارہ) نے لڑتے ہوئے تیرہ زخم کھائے اور بیہوش ہوگئی، جب ہوش آیا تو نہ اپنے خاوند کے متعلق پوچھا نہ اپنے بیٹے کے متعلق جو دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائی کر رہے تھے۔ جو ہوش آیا تو پہلا سوال یہ تھا ''رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں''۔

۱۱۔ **شخصیت۔** رسول اکرم ﷺ متواضع بردبار شفیق اور مہربان تھے اسکے باوجود کسی میں یہ ہمت نہ تھی کہ آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں پس وپیش کرسکے۔ یا انکار کردے۔ رسول اکرم ﷺ کی شخصی قوت کے اسباب آپ ﷺ کا تمام لوگوں سے محبت کرنا تھا اور انکے متعلق آپ ﷺ کی شدید رغبت کے نتیجے میں ان کا بھلا ہو اور وہ ہدایات پا جائیں۔ یہ آپ ﷺ کا خلق عظیم تھا۔

۱۲۔ **جسمانی قابلیت اور بدنی قوت۔** آپ ﷺ نے خندق کی کھدائی کے دوران صحابہ کے ساتھ تمام کاموں میں حصہ لیا جب بھی کوئی پتھر نکالنا صحابہ کیلئے مشکل ہوتا تو اسے توڑنے کیلئے آپ ﷺ کی طرف دوڑ پڑتے اور پھر آپ ﷺ کے ہتھوڑے کی ضرب سے وہ ٹوٹ جاتا۔ کیونکہ اسے ایک طاقتور بازو چلاتا تھا۔

۱۳۔ **پاک صاف ماضی۔** عرب لوگ حسب ونسب پر بڑا یقین رکھتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ قریش خاندان سے تھے جو عرب بھر میں سب سے شریف خاندان تھا اور بنو ہاشم سے تھے جو قریش میں سے افضل تھے۔

حصہ سوئم
غزوات میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار

سوال نمبر ۱۔ غزوہ بدر میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

۱۔ **غزوہ بدر میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار۔** اسلام کی پہلی باضابطہ جنگ غزوہ بدر تھی جس میں آپ ﷺ کی زیر سرکردگی مسلمانوں کو عظیم فتح حاصل ہوئی۔ یہ فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں یہ حقیقت بھی آشکار ہوگئی کہ صرف کثرت فوج وسپاہ اور زر ومال پر فخر غلط ہے بلکہ فتح ونصرت کے لئے ایمان، یقین محکم اور اللہ تعالی پر بھروسہ ضروری ہے۔ آغاز اسلام ہی سے کفار مکہ کو حضور ﷺ اور ان چند لوگوں سے جو اس وقت مسلمان ہو گئے تھے بغض وعناد پیدا ہو گیا تھا اور وہ انہیں ہر ممکنہ طریقے سے تنگ کرتے رہتے تھے لہذا اللہ کے حکم سے حضور ﷺ کو مدینہ ہجرت کرنی پڑی۔

ا۔ **رواداری کا فروغ۔** حضور ﷺ نے غیر مسلموں سے نہایت منصفانہ معاہدے کیے تاکہ کسی قسم کا فتنہ وفساد برپا نہ ہوسکے لیکن کفار مکہ بھلا اسے کب برداشت کرسکتے تھے۔ کفار مکہ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو جو اوس وخزرج میں ہنوز بت پرست تھے کہا۔ "تم نے ہمارے دشمن کو اپنے ہاں ٹھہرالیا ہے اب لازم ہے کہ تم اس سے

لڑو۔ وہاں سے نکال دو ورنہ ہم نے قسم کھالی ہے کہ ہم تم پر حملہ کر کے تمہارے جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے"۔ یہ پیغام آیا تو عبداللہ بن ابی نے فیصلہ کر لیا کہ اس پر پورا پورا عمل کیا جائے چنانچہ اس نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔

ب۔ **دانش مندانہ فیصلہ۔** حضور ﷺ کو بھی اس امر کی اطلاع ہوگئی۔ حضور ﷺ خود اس اجتماع میں تشریف لے گئے اور وہاں پہنچ کر فرمایا: "قریش نے تم سے ایسی چال چلی ہے کہ اگر تم ان کی دھمکی میں آ گئے تو تمہارا بہت زیادہ نقصان ہوگا۔ یہ نسبت اس کے کہ تم ان کی بات ماننے سے انکار کر دو گے کیونکہ اگر تم مسلمانوں سے لڑو گے تو اپنے ہاتھوں سے ہی بھائیوں اور بیٹیوں کو (جو مسلمان ہو چکے ہیں) قتل کرو گے۔ اگر تمہیں قریش سے لڑنا پڑا تو وہ غیروں سے مقابلہ ہوگا۔" یہ مختصر سی تقریر نہایت دلنشین اور موثر ثابت ہوئی اور عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی اس ارادے سے باز آ گئے۔

ج۔ **مشورہ سازی اور اعتماد۔** مدینہ میں جب کفار کے اس جارحانہ اقدام کی خبر پہنچی تو حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ لیا۔ مہاجرین نے قابل اطمینان جواب دیا۔ حضور ﷺ نے دوسری مرتبہ پوچھا۔ مہاجرین کی طرف سے قابل اطمینان جواب ملا۔ حضور ﷺ ان کے جواب کے منتظر ہیں۔ اس پر انصار کی طرف سے حضرت سعد بن معاذؓ کھڑے ہوئے اور کہا۔ "شاید حضور ﷺ نے یہ خیال فرمایا ہے کہ انصار اپنے شہر سے باہر نکل کر حضور ﷺ کی اعانت اپنا فرض سمجھتے ہیں یا کہ نہیں؟ انصار کی طرف سے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم تو ہر حالت میں حضور ﷺ کے ساتھ ہیں"۔

د۔ **فیصلہ سازی اور دور اندیشی۔** آپ ﷺ کے ساتھ صرف 313 جانباز، دو گھوڑے اور 60 اونٹ تھے۔ حضور ﷺ اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے اور بدر میں قیام فرمایا۔ وہاں پہنچ کر حضور ﷺ نے میدان جنگ ملاحظہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ کل انشاء اللہ فلاں شخص اس جگہ اور فلاں فلاں اس جگہ قتل ہوں گے۔ اگلے روز جنگ سے پہلے حضور ﷺ نے نہایت انکساری سے اللہ کے حضور میں دعا فرمائی اور عرض کی: "اگر یہ سارے مسلمان مارے گئے تو دنیا میں توحید کی منادی کرنے والا کوئی بھی نہ رہ جائے گا۔" حضور ﷺ نے اپنی فوج کی صفیں خود درست کیں۔ یہ بہت بڑے امتحان اور آزمائش کا وقت تھا۔

ر۔ **حضور ﷺ کی اعلیٰ قیادت میں بہادری کی مثالیں۔** جب دونوں فوجوں کا سامنا ہوا تو مسلمانوں نے دیکھا کہ خود ان کے بزرگ اور ان کے عزیز و رشتہ دار تلواروں کے سامنے ہیں مگر اسلام کی محبت نے تمام رشتوں کو بھلا دیا۔ چنانچہ میدان جنگ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تلوار اپنے لخت جگر عبدالرحمٰن کے مقابلے میں بے نیام ہوئی۔ حضرت عمرؓ کی شمشیر اپنے ماموں کے خون سے رنگین ہوئی۔ حضرت حذیفہؓ کو اپنے والد کے مقابلہ میں آنا پڑا۔ پہلے فرداً فرداً مقابلہ ہوا جیسا کہ اس زمانے کا دستور تھا۔ دونوں فوجوں میں سے ایک ایک سپاہی میدان میں آیا۔ حضرت عمرؓ کے غلام نے عمرو کو قتل کیا۔ قریش کے سپہ سالار عتبہ کا کام حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے تمام کیا۔ اس کا بھائی شیبہ حضرت علیؓ کی تلوار سے جہنم واصل ہوا۔ عبیدہ بن مسعود کو حضرت زبیرؓ نے ہلاک کیا۔ اس کے بعد عام لڑائی شروع ہوگئی۔ زوردار معرکہ کا آغاز ہوا۔ یہ معرکہ اگرچہ مختصر تھا مگر تھا بڑا خونی۔ دیکھتے ہی دیکھتے کفار کی صفیں درہم برہم ہوگئیں اور ان کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے اور انہیں مکمل شکست ہوئی۔ کفار کے ستر جوان مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار بھی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل بھی تھا اور ایک اور سردار امیہ بن خلف بھی تھا۔

ز۔ **جنگ کا نتیجہ۔** بدر کے میدان میں مسلمانوں کی فتح سے کفار مکہ پر مسلمانوں کا رعب چھا گیا اور اہل مدینہ میں بہت سے لوگ ایمان لے آئے۔

سوال نمبر ۲۔ غزوہ احد میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

۲۔ **غزوہ احد میں نبی پاک ﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار۔** آپ ﷺ ایک ہزار صحابہؓ کے ساتھ مدینہ شریف سے نکلے اور کوہ احد کی جانب روانہ ہوئے جو مدینہ سے شمال کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ اور احد کے درمیانی مقام "شوط" پر پہنچے اور وہاں ایسے طریقے سے خیمہ زن ہوئے کہ احد کی پہاڑی مسلمانوں کے پیچھے آ گئی۔

ا۔ **فیصلہ سازی اور دور اندیشی۔** آپ ﷺ نے لشکر کو ہدایت فرمائی کہ جب تک میں حکم نہ دوں، لڑائی نہ چھیڑی جائے۔ عبداللہ بن ابی کے ساتھیوں کے چلے جانے سے مسلمانوں کی تعداد صرف 700 رہ گئی۔ لشکر میں صرف 100 زرہ پوش سپاہی اور 2 گھوڑے تھے اس کے برعکس دشمن کے لشکر میں 700 زرہ پوش سپاہی، 200 گھوڑے اور 3000 اونٹ تھے۔

ب۔ **موثر منصوبہ بندی۔** جب میدان میں دونوں فوجیں آمنے سامنے آئیں تو حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی میں 50 تیر اندازوں کا ایک دستہ عقب کی پہاڑی کے درہ پر متعین فرما دیا اور یہ ہدایت فرمائی کہ فتح ہو یا شکست وہ کسی حال میں درہ نہ چھوڑیں اور برابر اس کی حفاظت کرتے رہیں۔

ج۔ **سپاہ کی قیادت۔** یہ تمام انتظامات کر کے اب آپ ﷺ لشکر کی صف بندی کی طرف متوجہ ہوئے اور مختلف دستوں کے الگ الگ امیر مقرر فرمائے۔ کافی دیر تک زبردست مقابلہ ہوتا رہا۔ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابودجانہؓ نے خوب داد شجاعت دی اور اس جوش و خروش سے لڑے کہ قریش کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ دیکھتے ہی دیکھتے میدان صاف ہوگیا اور مسلمان دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر ہتھیار اور سامان اکھٹا کرنے لگے۔ حضور ﷺ کے حکم کے باوجود جب ان تیر اندازوں نے جو درے کی حفاظت پر متعین تھے دیکھا کہ مسلمان مال غنیمت جمع کر رہے ہیں تو ان میں سے بیشتر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کے روکنے کے باوجود نیچے اتر آئے۔ خالد بن ولید بھاگ رہے تھے۔ بھاگتے بھاگتے جب ان کی نظر درہ پر پڑی اور دیکھا کہ اس کی حفاظت کو صرف چند مسلمان ہیں تو وہ پیچھے کی طرف سے درہ پر چڑھ آئے اور چند محافظین کو قتل کر کے نیچے اتر آئے اور بے خبر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ ایک عورت نے آگے بڑھ کر قریش کا جھنڈا جو زمین پر پڑا تھا اٹھا کر بلند کر دیا۔ اس جھنڈے کو سربلند دیکھ کر کفار لپک پڑے اور پیچھے سے بڑے جوش و خروش کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور کئی مسلمان شہید ہو گئے۔ دشمنوں نے حضور ﷺ پر پتھروں کی بوچھاڑ بھی شروع کر دی اور آپ ﷺ کے دو دانت شہید ہو گئے۔

د۔ **حضور ﷺ کی قیادت میں دوبارہ صف بندی۔** جب قریش نے یہ دیکھا تو وہ آپ ﷺ پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے لیکن چند جانثار آپ ﷺ کے آگے کھڑے ہو گئے

اور قریش کے ہر حملے کو روکا۔ کچھ دیر کی لڑائی کے بعد قریش نے یہ مشہور کر دیا کہ حضورﷺ (نعوذ باللہ) قتل کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن اچانک ایک انصاری نے آپﷺ کو دیکھ لیا اس نے پکار کر کہا "ایمسلمانو! آپکو خوشخبری ہو حضورﷺ زندہ ہیں"۔ یہ آواز سن کر مسلمانوں کو تسلی ہوئی وہ پلٹے اور حضورﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ دشمنوں کو دوبارہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرات نہ ہوئی اور انہوں نے اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ انہوں نے مسلمانوں کی کثیر تعداد کو قتل کر دیا ہے اور اس طرح بدر کی شکست کا انتقام لے لیا ہے۔

ر۔ **حوصلہ افزائی اور یقین محکم۔** جب قریش ذرا پیچھے ہٹ گئے تو حضورﷺ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑ کے اوپر چڑھ کر ایک درہ میں پہنچ گئے۔ خالد بن ولید نے پہاڑ پر چڑھ کر حملہ کرنا چاہا مگر حضرت عمر فاروقؓ مسلمانوں کا ایک دستہ لیکر آگے بڑھے اور ان کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔

ز۔ **صبر و استقامت کی اعلیٰ مثال۔** آپﷺ نے اپنے زخموں کی مرہم پٹی میدان جنگ میں صحابہؓ کے سامنے نہیں فرمائی تا کہ ان کا حوصلہ پست نہ ہونے پائے۔ درہ میں پہنچ کر حضورﷺ نے اپنے زخم دھو کر مرہم پٹی کی۔

س۔ **صداقت کی تصدیق۔** ابوسفیان نے جب حضورﷺ کے زندہ یا شہید ہونے کا دریافت کیا تو حضرت عمرؓ کی آواز سنی تو سمجھ گیا کہ حضورﷺ زندہ ہیں۔ اس نے مایوس ہو کر سر جھکا لیا اور کہا "ابن قمیہ نے تو مجھ سے کہا تھا کہ اس نے محمدﷺ کو قتل کر دیا لیکن میں تمہیں اُس سے سچا سمجھتا ہوں۔"

سوال نمبر ۳۔ غزوہ خندق میں نبی پاکﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار تفصیل سے بیان کریں؟

۳۔ **غزوہ خندق میں نبی پاکﷺ کا بحیثیت عسکری قائد کردار۔** احد کے بعد خندق کا معرکہ پیش آیا اس غزوہ کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ پہلی مرتبہ یہودی قریش اور دیگر عرب قبائل کی متحدہ طاقت، مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہوئی۔ حضورﷺ کے مدینہ آنے سے قبل یہود اپنے تمول اور دولت مندی کی وجہ سے وہاں بڑے صاحب اقتدار تھے اور مدتوں سے انصار کو دباتے چلے آتے تھے۔

ا۔ **امن پسند ارادہ اور صبر و استقامت۔** یہودیوں کو دیکھ کر حضورﷺ نے ان سے ایک معاہدہ فرمایا مگر اس معاہدے کے باوجود یہود ابھی تک اسلام کے دشمن تھے۔ حضورﷺ نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔ آپﷺ حتی الامکان یہودیوں کو ٹھیس پہچانے سے بچتے رہے مگر یہودی تھے کہ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے تھے۔ وہ جان گئے تھے کہ اسلام کے مقابلے میں ان کی ہستی برقرار نہیں رہ سکتی اس لئے وہ اسلام کو تباہ و برباد کر دینے پر تلے ہوئے تھے۔ یہ ایک طرح کا اعلان جنگ تھا اس دوران یہودیوں کا ایک قبیلہ بنی نضیر جنہوں نے اگر چہ مسلمانوں سے دوستانہ معاہدہ کر رکھا تھا مگر ہمیشہ ان کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے تھے۔ کبھی وہ قریش کو بھڑکاتے اور کبھی دوسرے عرب قبیلوں کو اکساتے تھے اسکے باوجود حضورﷺ کی رواداری اور تحمل کا یہ عالم تھا کہ بنی نضیر کے لوگوں کو طرح طرح سے سمجھاتے تھے مگر وہ اپنی ایذا رسائیوں اور شازشوں سے باز نہیں آتے تھے۔

ب۔ **اعلیٰ حکمت عملی اور فیصلہ سازی۔** آخر حضورﷺ نے تنگ آکر بنی نضیر سے فرمایا کہ وہ مدینہ سے ۱۰ دن کے اندر اندر نکل جائیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ مگر جب مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا تو ۱۵ روز کے اندر ہی ہتھیار ڈال دیئے اور حضورﷺ کی شرائط کو قبول کر لیا اور مدینے سے نکل کر خیبر کا رخ کیا۔ خیبر میں پہنچ کر بھی بنی نضیر کے طرز عمل میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ ان کی سازشوں کا جال اور وسیع ہو گیا انہوں نے عرب کے مختلف حصوں میں وفود بھیجے تا کہ مسلمانوں کے خلاف ایک متحد محاذ قائم کیا جائے۔ اہل مکہ بھی بہ خوشی ان سے مل گئے اور اس طرح ایک زبردست لشکر تیار ہو گیا۔ یہ متحدہ لشکر چوبیس ہزار سپاہیوں پر مشتمل اور پوری طرح مسلح تھا قریش کا ایک سپہ سالار ابوسفیان تھا۔

ج۔ **مشورہ سازی۔** جب حضورﷺ کو خبر ملی تو آپﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایرانی طریقہ مدافعت سے خوب واقف تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ شہر کی اس حد کے باہر جو حملے کے لئے کھلا ہوا تھا، ایک خندق کھود دی جائے اور شہر میں رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ حضورﷺ نے اسمشورے کو پسند کیا اور تین ہزار ساتھیوں کو لے کر خندق کھودنے کے لئے باہر تشریف لائے۔ بیس روز میں خندق کھود دی گئی جو پانچ فٹ گہری اور پانچ فٹ ہی چوڑی تھی۔

د۔ **خود اعتمادی اور ثابت قدمی۔** حضورﷺ خود ایک مزدور کی طرح کام کرتے تھے اس خندق کے پیچھے اسلامی فوج تھی۔ اتحادیوں نے مدینہ پہنچ کر ہر طرف سے شدید محاصرہ کر لیا جو ایک ماہ تک رہا۔ باہر کی کوئی چیز اندر نہ جانے پاتی تھی۔ مسلمانوں پر فاقے گزر گئے اور انہوں نے پیٹ کے گرڑھے پر پتھر باندھ لئے تھے۔ ایک دن بیتاب ہو کر انہوں نے آپﷺ کو پیٹ کے پتھر دکھائے آپﷺ نے شکم مبارک کھولا تو ایک کی بجائے دو پتھر بندھے ہوئے تھے جب محاصرے نے خطرناک اور حالات نے بد سے بدتر صورتحال اختیار کر لی تو آپﷺ صحابہؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا " کوئی ہے جو محاصرہ کرنے والوں کی خبر لائے۔" حضورﷺ کے اس ارشاد کے جواب میں حضرت زبیرؓ کو حواری رسول کا معزز لقب عطا ہوا۔ چند روز تک دشمن خندق کے پار سے پتھر اور تیر برساتے رہے مگر مسلمانوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ انہوں نے ایک تجویز پر عمل کیا کہ ایک جگہ سے خندق نسبتاً کم گہری تھی چنانچہ وہاں سے گھوڑوں کو ایڑ لگا کر خندق پار کر گئے۔

ر۔ **حضورﷺ کی بے مثل قیادت میں بہادری کی مثالیں۔** حضرت علیؓ نے آگے بڑھ کر عمرو بن عبدود کا کام تمام کر دیا اس کے بعد ضرار جبیر ہمت کر کے آگے بڑھے لیکن مسلمانوں کے تیور دیکھ کر مارے ڈر کے پیچھے ہٹ گئے۔ نوفل خندق میں گر پڑا اور حضرت علیؓ نے کود کر اسے ہلاک کر دیا۔ اسکے بعد دن بھر لڑائی جاری رہی لیکن جنگ کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا مگر اہل مدینہ سے زیادہ کفار کے لئے مصیبت اور پریشانی بڑھتی جا رہی تھی اس لئے چوبیس ہزار سپائیوں کی رسد کا انتظام کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کی طرح ان پر بھی فاقے گزرنے لگے۔ اس دوران ایک دن زور کی آندھی آئی اور انکے خیموں کی طنابیں اکھڑ گئیں۔ عین اس وقت حضرت نعیمؓ بن مسعود نے جو در پردہ مسلمان ہو گئے تھے قریش اور یہودیوں میں پھوٹ ڈلوا دی۔ کفار ایک نہیں کئی قسم کی دشواریوں اور پریشانیوں میں پھنس گئے۔

ز۔ **جنگ کا نتیجہ۔** قریش آپس کی نا اتفاقی، موسم کی ناسازگاری اور سامان رسد کی قلت کی وجہ سے ہمت ہار بیٹھے۔ چنانچہ ابوسفیان محاصرہ اٹھا کر لوٹ گیا قریش کے بعد بنی قریظہ نے بھی میدان چھوڑ دیا اس طرح یہ جنگ قریش کی ذلت پر ختم ہوئی۔ اتنی بڑی متحدہ طاقت بھی مسلمانوں کا بال بیکا نہ کر سکی اور مسلمانوں کے رعب میں اضافہ ہو گیا۔ اس جنگ میں صرف ایک صحابیؓ شہید ہوئے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار۔

حصہ اول۔ **نام ونسب اور ابتدائی حالات**

سوال نمبرا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے نام ونسب اور ابتدائی حالات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حصہ دوئم۔ **حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار**

سوال نمبر۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کے ایرانی معرکوں کو مفصل بیان کریں؟

ا۔ جنگ قادسیہ۔

ب۔ جنگ بابل۔

ج۔ جنگ نہاوند۔

د۔ جنگ اصفہان۔

ر۔ جنگ ہمدان۔

سوال نمبر۳۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عراقی معرکوں کو مفصل بیان کریں؟

سوال نمبر۴۔ حضرت عمر فاروقؓ کی جنگ مصر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر۵۔ حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے دوران ریاستی نظم ونسق کی تفصیل بیان کریں؟

ا۔ مجلس شوریٰ۔

ب۔ صوبائی نظام۔

ج۔ افسروں کا تقرر ومحاسبہ۔

د۔ محکمہ عدالت۔

ر۔ محکمہ پولیس۔

ز۔ محکمہ ڈاک۔

س۔ ٹکسال۔

ش۔ مالی نظام۔

ص۔ بیت المال۔

ض۔ سن ہجری کا آغاز۔

سوال نمبر۶۔ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کی تفصیل بیان کریں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار

بحوالہ۔ کتابچہ سو عظیم مسلمان فاتحین۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار۔

حصہ اول

نام ونسب اور ابتدائی حالات

سوال نمبر ا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے نام ونسب اور ابتدائی حالات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ا۔ **نام ونسب اور ابتدائی حالات۔** نام عمرؓ، ابوحفص کنیت اور فاروق لقب تھا۔ والد کا نام خطاب تھا۔ آپؓ قبیلہ قریش کی مشہور شاخ بنو عدی کے معززین میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں جناب رسالت مآب ﷺ سے جا کر ملتا ہے۔ حضرت عمرؓ کا خاندان ایام جاہلیت سے نہایت ممتاز تھا۔ آپؓ ننھیال کی طرف سے بھی نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ کی والدہ ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔ مغیرہ اس درجہ کے آدمی تھے کہ جب قریش کسی قبیلہ سے لڑنے کے لئے جاتے تھے، تو فوج کا اہتمام ان ہی سے متعلق ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ ہجرت نبویؐ سے چالیس سال قبل سن ۵۸۴ عیسوی میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن کے حالات بہت کم معلوم ہیں۔ ذرا ہوش سنبھالا تو لکھنے پڑھنے میں مصروف ہوگئے۔ اسلام سے قبل مکہ میں صرف گنتی کے آدمی تھے، جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے۔ شباب کا آغاز ہوا، سپہ گری، پہلوانی اور خطابت میں مہارت حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؓ نے شہسواری میں بھی کمال حاصل کیا۔ جوان ہوئے تو معززین مکہ کی طرح تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ تجارت کے سلسلہ میں آپؓ اکثر عراق وشام جایا کرتے تھے۔ آپ کی صحت قابل رشک تھی۔ آپؓ بڑے تنومند اور کڑیل جوان تھے۔ اپنے قد وقامت، ڈیل ڈول اور سرخ وسفید رنگت کے باعث تمام لوگوں سے ممتاز نظر آتے تھے۔ حضرت عمرؓ کا ستائیسواں سال تھا کہ ریگستان عرب میں آفتاب اسلام نمودار ہوا اور مکہ کی گھاٹیوں سے توحید کی صدا بلند ہوئی۔ حضرت عمرؓ کے لئے یہ صدا نامانوس تھی اس لئے سخت برہم ہوئے۔ جس کی نسبت معلوم ہوتا کہ یہ مسلمان ہوگیا ہے اس کے دشمن بن جاتے۔ ان کے خاندان کی ایک کنیز لبینہ مسلمان ہوگئی تھی، اس کو اتنا مارتے کہ مارتے مارتے تھک جاتے اور جس پر بس چلتا زدوکوب سے دریغ نہ کرتے تھے لیکن ان تمام ترسختیوں کے باوجود ایک شخص کو بھی وہ اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے۔

حصہ دوئم

حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار

ا۔ حضرت عمرؓ کے اسلام میں داخل ہونے کے ساتھ اسلام کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا اس سے قبل فرزندان توحید مشرکین سے چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم حق پر ہوتے ہوئے بھی آخر کب تک پوشیدہ عبادت کریں گے۔ اہل شرک سر عام بت پرستی کرتے تھے۔ ہم بھی بر سر عام حرم میں اللہ کی عبادت کریں گے۔ چنانچہ چالیس مسلمانوں کو ساتھ لے کر گئے اور سب کے سامنے نماز پڑھی۔ مشرکین نے مزاحمت کرنی چاہی لیکن حضرت عمرؓ کی تلوار کے سامنے ہمت نہ ہوئی کیونکہ حضرت عمرؓ دروازے پر تلوار لے کر کھڑے ہوگئے تھے۔ آپ نے قبول اسلام کا اعلان کیا اور کہا جس شخص کو اپنی بیوی کو بیوہ، اپنی اولاد کو یتیم اور اپنی والدہ کو بے اولاد کرنا ہو وہ میرے مقابلے میں آئے۔ کسی مائی کے لال میں ہمت نہ ہوئی اور مسلمانوں نے اعلانیہ نماز پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے حق وباطل کا فرق برملا طور پر دکھایا۔ اس خدمت جلیلہ کے عوض آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔

سوال نمبر ۲۔ حضرت عمر فاروقؓ کے ایرانی معرکوں کو مفصل بیان کریں؟

۲۔ **ایرانی معرکے۔** حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں ہی ایران اور روم کے ساتھ تصادم شروع ہو چکا تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے پہلے عراق کی طرف توجہ دی اور حضرت ابوعبیدہ ثقفیؓ کی قیادت میں حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ کو امدادی لشکر دے کر بھیجا۔ رستم نے نرسی وجابان کی قیادت میں ایک عظیم لشکر عراق روانہ کیا۔ اسلامی لشکر جس کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ ثقفیؓ تھے کا پہلا مقابلہ سپہ سالار جابان کی فوج کے ساتھ نمارق کے مقام پر ہوا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ دشمن کے بہت سے سردار مارے گئے اور جابان گرفتار ہوا لیکن ایک مسلمان نے جو اسے پہچانتا نہ تھا دو غلاموں کے بدلے رہا کر دیا۔ جب مسلمانوں نے اس کو پہچانا تو دوبارہ گرفتار کر لیا مگر حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کو یہ کہہ کر رہا کر دیا کہ مسلمان بدعہدی نہیں کیا کرتے۔ ایران کی دوسری فوج کا امیر نرسی تھا۔ اب حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کا رخ کیا اور سقاطیہ کے مقام پر جنگ ہوئی۔ اس مرتبہ بھی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور نرسی جان بچا کر بھاگ گیا۔

۳۔ رستم کو جب شکست کی خبر ملی تو اس نے ایک عظیم لشکر مروان شاہ کی قیادت میں روانہ کیا۔ اس لشکر نے دریائے فرات پر ڈیرے ڈال لئے اور مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے پیغام بھیجا کہ عرب مرد میدان میں نہیں آئے۔ اس پر حضرت ابوعبیدہؓ جوش میں آگئے اور میدان پار کر لیا لیکن وہاں صف بندی کے لئے مسلمانوں کو مناسب جگہ نہ مل سکی۔ دشمن کے

ہاتھیوں نے فوج کو پریشان کر دیا اور ایک ہاتھی نے آپ کو شہید کر ڈالا۔ جسر کی جنگ میں مسلمانوں کی شکست سے پورے عرب میں بے چینی پیدا ہوگئی۔ لوگ خود بخود حضرت مثنیٰؓ کے پاس پہنچنے لگے۔ مدینہ میں رضا کاروں کا تانتا لگ گیا اور ایک اسلامی لشکر تیار ہوا۔

۴۔ ادھر ملکہ بوران نے مہران کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کیا جو بویب میں دریا عبور کر کے خیمہ زن ہوا۔ حضرت مثنیٰؓ نے اپنی فوج کو اچھی طرح سے منظم کیا۔ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اس مرتبہ اسلامی لشکر میں بنو تغلب کے عیسائی بھی شامل تھے۔ بنو تغلب کے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر مہران کا خاتمہ کر ڈالا اور ایرانی لشکر میدان سے بھاگ نکلا۔ جب اس شکست کی اطلاع دارالحکومت پہنچی تو ملکہ بوران کے خلاف بغاوت ہوگئی اور اس کو ہٹا کر ایک نوجوان لرزائد گرد کو بادشاہ بنایا اور اس نے ایک بڑا لشکر تیار کیا جو کہ بہت مضبوط تھا۔

۵۔ __جنگِ قادسیہ۔__ یہ تین روز تک جاری رہی۔ ایرانی لشکر کی قیادت رستم کر رہا تھا اور اسلامی لشکر کی قیادت حضرت خالد بن عرطفہؓ کے سپرد تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ عرق النساء کی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے اور ایک بالا خانے پر بیٹھ کر فوج کو ہدایت دینے لگے۔ پہلے روز انفرادی مقابلے ہوئے۔ ایک ایرانی پہلوان سج دھج کر میدان میں آیا۔ حضرت عمرو مہدی نے اس کا کام تمام کر دیا۔ ایک دو اور انفرادی مقابلے ہوئے اور اس کے بعد ایرانیوں نے حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ دشمن کے ہاتھی تھے جس سے گھوڑے بدکتے تھے۔ اس روز مسلمانوں نے ان سے نمٹنے میں دن گزارا۔ دوسرے روز جب جنگ کا آغاز ہوا تو مسلمانوں کی امدادی فوج آ گئی۔ اس فوج میں حضرت قعقاع بن عمرو بھی پہنچے، پہنچتے ہی وہ میدان میں نکلے اور پکارا کہ کوئی ہے جو میرے مقابلے پر آئے۔ دوسری طرف سے مروان شاہ نکلا۔ مسلمان اس کو دیکھ کر بولے۔ یہ بچ کر جانے نہ پائے۔ یہ حضرت ابوعبیدہؓ کا قاتل ہے اور قعقاع نے اس کے ٹکڑے کر دیئے۔ اس جنگ میں 2000 مسلمان شہید ہوئے۔ مسلمانوں کو شام کی فتح کی خبر مل گئی۔ اس روز قعقاع اور اس کے ساتھیوں نے نیزوں سے ہاتھیوں کی آنکھیں پھوڑ ڈالیں۔ ایرانی فوجی ہاتھیوں کے پیروں تلے روندی گئی۔ صبح کو اسلامی لشکر از سر نو تشکیل دیا گیا۔ قعقاع اور اس کے ساتھیوں نے رستم کے حفاظتی دستے پر حملہ کر دیا۔ ایرانی مسلمانوں کے حملے کو روک نہ سکے۔ رستم جان بچا کر بھاگا لیکن ایک مسلمان سپاہی نے اس کو قتل کر دیا۔ ایرانی فوج کو شکست ہوئی اور اس فتح کی خبر فوراً خلیفہ کو ارسال کر دی گئی۔

۶۔ __جنگِ بابل۔__ قادسیہ سے شکست کھا کر ایرانی تاریخی مقام بابل پر بڑی تعداد میں جمع ہوگئے۔ مسلمانوں نے ایک ہی حملے میں ان کو شکست دے دی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے بہرہ شیر کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے اطاعت قبول کر لی۔ اب مسلمانوں کی دوسری منزل مدائن تھی۔ بہرہ شیر اور مدائن میں صرف دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے تمام پل توڑ دیئے اور جب حضرت سعدؓ دریا کے کنارے پہنچے تو وہاں کوئی پل نہیں تھا اور نہ ہی کوئی کشتی تھی۔ انہوں نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا اور ان کے ساتھ تمام فوج نے بھی گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور آن ہی آن میں دریا پار کر لیا۔ ایرانی یہ نظارہ دیکھ کر خوف زدہ ہوگئے اور چلا اٹھے "دیواں آمدند، دیواں آمدند (دیو آ گئے، دیو آ گئے) اور بھاگ نکلے۔ یزدگرد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلا اور مسلمانوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ مدائن کے ہاتھ سے نکل جانے کے بعد یزدگرد نے تمام ایرانی سپہ کو جلولا کے مقام پر جمع ہونے کا حکم دیا۔ ایرانی سپہ سالار خرزاد نے اس کے گرد خندق کھدوا دی اور راستوں میں کانٹے بچھوا دیئے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ہاشم بن عتبہؓ کو 12000 فوج کے ساتھ جلولا روانہ کر دیا۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا جو کئی مہینے تک جاری رہا۔ ایک روز مسلمانوں نے زوردار حملہ کیا اور شہر فتح ہوگیا اور کروڑوں کا مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔

۷۔ یزدگرد حلوان میں تھا جب اس کو جلولا کے حالات کا علم ہوا وہ وہاں سے بھاگ نکلا اور قعقاع نے بڑھ کر حلوان پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح پورا عراق مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ خوزستان کا علاقہ بھی عراقی سرحد سے ملا ہوا تھا۔ حضرت ابوموسیٰؓ حاکم بصرہ نے اس کو فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ سب سے پہلے اہواز فتح ہوا اور پھر مناذر اور سواس مسلمانوں کے قبضے میں آئے۔ ایک عجمی سردار ہرمزان نے یزدگرد کو لکھا کہ اگر اہواز اور فارس کا علاقہ میری حکومت کے حوالے کر دیا جائے تو میں مسلمانوں کے سیلاب کو روک سکتا ہوں۔ اس وقت یزدگرد نے فرمان جاری کر دیا اور فوج بھی روانہ کر دی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے دربار خلافت میں مدد مانگی اور خوزستان کے صدر مقام شوشتر کا رخ کیا۔ ہرمزان مقابلہ پر آیا مگر شکست کھائی اور قلعہ بند ہوگیا۔ اب مسلمانوں نے خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا اور 200 مجاہد شہر میں داخل ہوگئے۔ ہرمزان نے اس شرط پر اپنے آپ کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا کہ مجھے مدینہ بھیج دو۔ چنانچہ اس کو مدینہ بھیج دیا گیا۔ اس نے اسلام قبول کر لیا اور وہاں آباد ہوگیا۔

۸۔ __جنگِ نہاوند۔__ مسلمانوں کی مسلسل پیش قدمی سے ایران کے بادشاہ یزدگرد پر واضح ہوگیا کہ مسلمانوں سے بچنا مشکل ہے۔ اس نے تمام عجمیوں کو عربوں کے خلاف بھڑکایا اور ڈیڑھ لاکھ فوج اکٹھی کی اور مردان شاہ کو اس کا سپہ سالار مقرر کیا۔ یہ لشکر نہاوند کی طرف روانہ ہوا اب حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ آپ نے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو اس مہم کا ذمہ دار بنایا۔ حضرت نعمانؓ تیس ہزار فوج لے کر مردان شاہ کے مقابلے پر پہنچے۔ گھمسان کی جنگ ہوئی اور شام تک شدید ترین جنگ ہوتی رہی۔ آخر کار تیس ہزار لاشیں چھوڑ کر ایرانی میدان سے بھاگ نکلے۔ نہاوند کی جنگ کے بعد حضرت عمرؓ نے ہر طرف فوج کشی کا حکم جاری کر دیا۔

۹۔ __جنگِ اصفہان۔__ حضرت عبداللہؓ نے اصفہان پر حملہ کر دیا۔ اصفہان کے باہر بہراز جاوید مقابلے پر آیا لیکن حضرت عبداللہؓ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کی فوج نے صلح کر لی کہ جو شخص چاہے جزیہ دے کر شہر میں رہ سکتا ہے اور جو شہر میں نہ رہنا چاہے اسے جانے کی اجازت ہوگی۔

۱۰۔ __جنگِ ہمدان۔__ اس اثناء میں ہمدان نے بغاوت کر دی اور حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت نعیم بن مقرنؓ کو اس کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور حاکم شہر نے صلح کی درخواست کی۔ صلح کے ساتھ ہی انہوں نے شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ ویلم میں انہوں نے ایک بڑی فوج جمع کر رکھی تھی۔ مسلمانوں کا ان سے زبردست مقابلہ ہوا اور مسلمانوں نے نہایت شاندار فتح حاصل کی۔ اسکے بعد مسلمانوں نے ایرانی شہر "رے" کا رخ کیا فتح نصیب ہوئی اور یوں رے بھی مسلمانوں کی تحویل میں آ گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے آذربائیجان کو فتح کرنے کے لئے حضرت عقبہ بن فرقدؓ کو مامور کیا تھا۔ انہوں نے اسفندیار اور اس کے بھائی بہرام کو شکست دے کر آذربائیجان کو اسلامی حکومت میں

شامل کرلیا۔اس موقع پرحضرت نعیم بن مقرنؓ کے بھائی حضرت سویدؓ نے جرجان، دہستان اورطبرستان کا رخ کیا۔تینوں علاقوں کےعوام نے جزیہ دینا قبول کرلیااورطبرستان کے رئیس نے پانچ لاکھ درہم سالانہ دینے کامسلمانوں سے وعدہ کرلیا۔

۱۱۔ اسلامی فوجوں کے سالار اب آذربائیجان سے آرمینیا کی سمت بڑھنے لگے۔آرمینیا کے حاکم شہر نے اس شرط پر مسلمانوں سے صلح کر لی کہ اس سے جزیہ وصول نہ کیا جائے بلکہ بوقت ضرورت وہ مسلمانوں کوفوجی امدادمہیا کرے گا۔مسلمانوں نے اس کی یہ شرط منظور کرلی۔معرکہ نہاوند کے بعد حضرت عثمان بن العاصؓ کو بحرین کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔انہوں نے 644ء میں فارس کے پورے علاقے کو فتح کرلیا۔کرمان کی فتح پر حضرت سہیل بن عدیؓ متعین تھے۔انہوں نے کرمان کے حاکم مرزبان کوشکست دے کر پورے علاقہ کو فتح کر لیا۔حضرت عاصم بن عمرؓ نے سیستان کے لوگوں کوشکست سے ہمکنار کیااورحضرت حکم بن عمروؓ نے مکران کا علاقہ فتح کرلیا۔

۱۲۔ یزدگرد خراسان میں مقیم تھا۔644ء میں خراسان کی مہم پر حضرت عمرؓ نے حضرت احنف بن قیسؓ کو مقرر کی۔حضرت احنفؓ نے یزدگرد کو بلخ کے مقام پر عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔اور یزدگرد ذلت آمیز شکست کا داغ لے کر چین بھاگ گیا اور وہاں سے مدد لے کر واپس آ گیا مگر جلد ہی خاقان چین اس کا ساتھ چھوڑ کر واپس چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی یزدگرد بھی واپس چین چلا گیا۔ایرانیوں نے مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی اور اس طرح ایران کی عظیم سلطنت کا خاتمہ ہو گیا اور یہ اسلامی سلطنت میں شامل ہوگئی۔

سوال نمبر۳۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عراقی معرکوں کو مفصل بیان کریں؟

۱۳۔ <u>عراقی معرکے</u>۔ اسلامی لشکر حضرت عمر فاروقؓ کے حکم کے عین مطابق حمص کی طرف متوجہ ہوگیا۔حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے حمص کے ارادے سے روانہ ہوکر ذوالکاع میں بڑاؤ ڈالا۔اس شہر میں مندر تھا جس کی زیارت کے لئے دور دور سے بت پرست آیا کرتے تھے۔اردن اور دمشق کے اضلاع کی فتح کے بعد اب حمص،انطاکیہ،بیت المقدس بڑے بڑے اور مرکزی مقامات باقی تھے جو مسلمانوں کو فتح کرنے تھے۔جب اسلامی لشکر مقام ذوالکلاع میں جا کر خیمہ زن ہوا تو قیصر ہرقل نے توذر بطریق کو مقابلے کے لئے روانہ کیا جس نے حمص سے روانہ ہوکر مقام مرج روم میں پہنچ کر قیام کیا۔اس کے بعد قیصر نے شمس بطریق کو بھی رکھا۔ان دونوں بطریقوں سے اسلامی فوج کا مقابلہ ہوا۔نتیجہ یہ ہوا کہ شمس بطریق حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کے ہاتھوں سے مارا گیا اور رومی لشکر شکست خوردہ ہوکر بھاگ گیا۔

۱۴۔ مذکورہ بالا بھاگا ہوالشکر جب حمص میں پہنچا تو قیصر ہرقل جو حمص میں مقیم تھا،حمص کو چھوڑ کر وہاں سے الرابا کی طرف چلا گیا۔حضرت ابوعبیدہؓ نے مرج روم سے روانہ ہوکر حمص کا محاصرہ کرلیا۔ہرقل نے بہت کوشش کی کہ اہل حمص کی مدد کو پہنچا جائے مگر اس کی کوشش کارگر ثابت نہ ہوئی اور اہل حمص کو کوئی امداد رومیوں کی نہ پہنچ سکی۔آخر مجبور و مایوس ہوکر اہل حمص نے انہی شرائط پر جس پر اہل دمشق نے صلح کی تھی۔مسلمانوں کے حوالے کردیا۔اس کے بعد شیرز ورمعرۃ پر بھی اسی طرح سے مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔اس کے بعد شہر لاذقیہ پر عیسائیوں نے مسلمانوں کا مقابلہ کیا مگر مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہوگئے۔لاذقیہ کے بعد سلیمہ کو بھی بزور تیغ مسلمانوں نے فتح کرلیا۔

۱۵۔ سلیمہ کی فتح کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ اپنی رکابی فوج لے کر حضرت ابوعبیدہؓ کے حکم پر قنسرین کی طرف بڑھے۔وہاں میناس نامی رومی سردار جس کا مرتبہ ہرقل کے بعد سب سے بڑا تھا،آگے بڑھ کر حضرت خالد بن ولیدؓ کا مقابلہ کیا۔حضرت خالد بن ولیدؓ نے سخت مقابلے کے بعد اس کو پسپا ہونے پر مجبور کردیا۔وہ قنسرین میں داخل ہوکر قلعہ بند ہو گیا اور حضرت خالد بن ولیدؓ نے آگے بڑھ کر قنسرین کا محاصرہ کرلیا۔انجام کار قنسرین کو بھی فتح کرلیا گیا۔اس فتح کا احوال جب حضرت عمر فاروقؓ کو معلوم ہوا تو وہ حضرت خالد بن ولیدؓ سے بہت خوش ہوئے اور ان کے اختیارات اور فوجی سرداری میں نمایاں اضافہ کردیا گیا۔

۱۶۔ حلب کو فتح کر کے حضرت ابوعبیدہؓ انطاکیہ کی جانب بڑھے۔انطاکیہ،قیصر ہرقل کا ایشیائی دارالسلطنت تھا یہاں ہرقل کے شاہی محلات بنے ہوئے تھے اور ہر قسم کی حفاظت کا سامان جو ایک دارالسلطنت کے لئے ضروری ہے،یہاں موجود تھا۔اسی لئے مختلف مقامات کے مفرور عیسائی بھاگ بھاگ کر انطاکیہ ہی میں پناہ گزین ہوئے تھے۔حلب کے بھی بہت سے عیسائی انطاکیہ میں آ گئے تھے۔جب مسلمان انطاکیہ کے قریب پہنچے تو عیسائیوں نے انطاکیہ سے نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا اور شکست کھا کر شہر میں جا گھسے۔اسلامی لشکر نے انطاکیہ کا محاصرہ کرلیا اور چندروز کے بعد شہر والوں نے مجبور ہوکر جزیہ کے وعدہ پر صلح کر لی۔

۱۷۔ عیسائیوں کی بار بار کی بغاوت اور بدعہدی کو دیکھ کر حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمر فاروق اعظمؓ کولکھا کی ان عیسائیوں کی بار بار بدعہدی سے بعض اوقات لشکر اسلامی کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہوجاتا ہے۔ان کے ساتھ کسی خاص قسم کا برتاؤ کیا جائے۔فاروق اعظمؓ نے لکھا کی عیسائیوں کے بڑے بڑے مرکزی شہر اور قصبوں میں جن کو آپ فتح کر چکے ہیں، ایک ایک فوجی دستہ وہاں پر موجود رکھیں۔فتح انطاکیہ کے بعد اردگرد کے تمام مواضعات وقصبات نے بطیّب خاطر مسلمانوں کی اطاعت قبول کی اور فرات تک شام کے تمام شہر مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔

۱۸۔ اب شام کی طرف سے مطمئن ہوکر اور تمام شہروں میں عامل مقرر کرنے اور فوجی دستے متعین فرما دینے کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ نے فلسطین کی طرف توجہ فرمائی اور ایک لشکر حضرت میسرہ بن مسروقؓ کی سرداری میں جاتے ہی ان پر حملہ کے لئے بھیجا۔بڑا بھاری معرکہ ہوا۔حضرت ابوعبیدہؓ نے انطاکیہ سے حضرت مالک بن اشتر نخعیؓ کو حضرت میسرہؓ کی کمک پر روانہ کیا۔اس نئی فوج کو آتے ہوئے دیکھ کر عیسائی گھبرا گئے اور حواس باختہ ہوکر بھاگے۔حضرت خالد بن ولیدؓ ایک چھوٹا سا لشکر لے کر مرعش کی طرف گئے اور عیسائیوں نے جلاوطنی کی اجازت طلب کر کے شہر،حضرت خالد بن ولیدؓ کے سپرد کردیا۔

۱۹۔ اسی دوران انطاکیہ کے مختلف علاقوں کو اسلامی لشکر فتح کر رہا تھا۔دمشق کے عامل حضرت یزید بن ابی سفیانؓ نے اپنے بھائی حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو حکم فاروقی کی بناء پر فوج دے کر قیساریہ کی طرف بھیجا۔وہاں سخت معرکہ پیش آیا اور اسی ہزار عیسائی میدان جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے اور قیساریہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔اجنادین میں

نہایت ہی سخت معرکہ آرائی ہوئی۔ یہ لڑائی جنگ یرموک کے مانند تھی۔ بالآخر حضرت عمرؓ کے مقابلے میں ارطبون شکست کھا کر بیت المقدس کی طرف بھاگا۔ حضرت علقمہ بن حاکم فراسی ؓ نے جو بیت المقدس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے راستہ دے دیا۔ ارطبون بیت المقدس میں داخل ہوگیا اور اجنادین پر حضرت عمرؓ کا مکمل طور پر قبضہ ہوگیا۔ ارطبون جب بیت المقدس میں داخل ہوگیا تو حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کے آجانے کی خبر سن کر ان کی کچھ ہمت پست سی ہوگئی اور سپہ سالار اعظم یعنی حضرت ابوعبیدہؓ کے پہنچنے پر انہوں نے صلح کے سلام و پیام جاری کئے۔ وہ بہت سادہ اور مقررہ معینہ تھے کہ تمام عیسائی ان سے واقف تھے لیکن بیت المقدس کے عیسائیوں نے صلح کی شرائط میں ایک خاص قسم کا اضافہ ضروری و لازمی قرار دیا اور وہ یہ کہ عہد نامہ خود خلیفہ وقت آ کر لکھیں۔ ارطبون بطریق بیت المقدس سے نکل کر مصر کی طرف بھاگ گیا تھا۔

۲۰۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اس خط کے پہنچنے پر صاحب الرائے حضرات کو مسجد نبوی ﷺ میں بغرض مشورہ طلب کیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا کہ عیسائی اب مغلوب ہو چکے ہیں اور ان میں مقابلے اور مدافعت کی ہمت و طاقت نہیں رہی۔ آپ بیت القدس کا سفر اختیار نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کو اور بھی زیادہ ذلیل کرے گا۔ اور وہ بلا شرط شہر کو مسلمانوں کے حوالے کر دیں گے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میری رائے میں آپ کو ضرور جانا چاہیئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت علیؓ کی رائے کو پسند کیا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات منظور کر لی اور حضرت علیؓ کو نائب مقرر کر کے خود بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت عمرؓ جب جابیہ کے مقام پر پہنچے تو سرداران لشکر اسلامی بھی یہیں ان سے آن ملے اور یہیں معاہدہ لکھا گیا۔ حضرت عمرؓ کے لباس میں پیوند لگے ہوئے تھے۔ بعض سرداروں نے لباس کو بدلوانا چاہا مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اللہ نے ہمیں جو عزت دی ہے، وہ اسلام کی عزت ہے اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

۲۱۔ قیصر روم شام سے چلا گیا تھا مگر مسلمانوں کے دشمنوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہتا تھا۔ چنانچہ اس کی ایماء پر جزیرہ سے تیس ہزار کا ایک لشکر حمص کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے مقابلہ کی تیاریں شروع کر دیں اور حضرت عمرؓ کو صورتحال سے آگاہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے ہر طرف سے امدادی فوجیں بھجوائیں اور جب جزیرہ کے لوگوں کو احساس ہوا کہ اس میں ان کا اپنا نقصان ہے تو وہ حمص سے جزیرہ کی طرف چل دیئے۔ تاہم ان کے شامی ساتھیوں نے محاصرہ جاری رکھا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ شام کی فتوحات میں آخر قیساریہ کی فتح ہوئی جو سنہ 19 ھ میں حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھوں ہوئی۔ ساتویں صدی عیسوی میں جب مسلمان سپہ سالاروں نے فتوحات کا سلسلہ شروع کیا تو بیت المقدس اور شام کی طرح مصر بھی رومیوں کے قبضہ میں تھا۔ وہاں کے باشندے قبطی کہلاتے تھے اور ان کا مذہب عیسائی تھا۔ ظہور اسلام سے پہلے حضرت عمرو بن العاصؓ تجارت کی غرض سے مصر آیا کرتے تھے۔ مصر کی شادابی اور زرخیزی ان کی نظروں میں تھی۔ مصر کی قبطی حکومت روم کے ماتحت تھی اور وہ آسانی سے شام میں شورش برپا کر سکتا تھا۔ اس لئے شام کی حفاظت کے لئے مصر پر قبضہ کرنا ضروری تھا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی کہ مصر پر حملہ کیا جائے۔ آپ نے انکار کر دیا لیکن حضرت عمر بن العاصؓ کے شدید اصرار پر اجازت دے دی گئی۔ مصر پر حملے کی تیسری وجہ یہ تھی کہ رومی سردار ارطبون فلسطین سے بھاگ کر مصر چلا گیا تھا اور وہاں اپنی طاقت میں اضافہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ قیصر روم مصر کے راستے شام پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ مصر پر روم کا قبضہ غائبانہ تھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن العاصؓ کو پوری امید تھی کہ مصر کے لوگ جو کہ رومیوں سے تنگ ہیں وہ لازماً مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔

سوال نمبر۴۔ حضرت عمر فاروقؓ کی جنگ مصر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

۲۲۔ <u>جنگ مصر</u>۔ حضرت فاروق اعظمؓ جب بیت المقدس فلسطین تشریف لے گئے تھے تو حضرت عمر بن العاصؓ نے ان سے مصر پر فوج کشی کی اجازت حاصل کر لی تھی۔ چنانچہ حضرت فاروقؓ نے حضرت زید بن العوامؓ کو حضرت عمر بن العاصؓ کا معاون مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن العاصؓ چار ہزار کا اسلامی لشکر لے کر مصر کی طرف بڑھے۔ مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس حضرت فاروق اعظمؓ کی ہدایت کے موافق حضرت عمر بن العاصؓ نے تین شرطیں یعنی اسلام، جزیہ اور جنگ لکھ کر بھیج دی۔ آج کل مصر میں رومی سردار ارطبون بھی مع اپنی تمام فوج کے مقیم تھا۔ سب سے پہلے ارطبون اپنی فوج لے کر آگے بڑھا اور سخت معرکہ کے بعد شکست کھا کر بھاگا۔ مسلمانوں نے آگے بڑھ کر عین الشمس کا محاصرہ کر لیا اور یہیں سے مصر کی فوجی چھاؤنی کا حصار فرمالیا اور اسکندریہ کے محاصرے کے لئے دو دستے روانہ کئے۔ تینوں جگہ پر چند روز تک لڑائی اور محاصرے کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار عین الشمس والوں نے جزیہ دے کر صلح کر لی۔ حضرت عمر بن العاصؓ مصر پر حملے کے لئے عریش کے راستے حصار فرمایا اور اسکندریہ تک پہنچے تھے۔ یہاں مسلمانوں کو رومی فوجیوں نے روکا مگر مسلمانوں نے ان کو شکست دے دی۔ یہاں مصری فوج تھی اور مصریوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی۔ حضرت عمر بن العاصؓ نے حضرت عمرؓ کو امداد کے لئے لکھا اور آپ نے امداد کے لئے دس ہزار فوج بھیج دی۔ مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ سات ماہ تک جاری رہا۔ آخر ایک دن حضرت زبیرؓ چند ساتھیوں کے ساتھ قلعے کی فصیل پر چڑھ گئے اور نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ عیسائی یہ سمجھے کہ مسلمان قلعے میں داخل ہو گئے ہیں چنانچہ وہ بھاگ نکلے۔ حضرت زبیرؓ نے قلعے میں گھس کر پھاٹک کھول دیا اور اسلامی فوج قلعے کے اندر داخل ہوگئی۔ یہ صورتحال دیکھ کر شاہ مقوقس نے مسلمانوں سے صلح کی درخواست کی۔ قلعے پر مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مقوقس سے صلح کر لی۔

۲۳۔ اسکندریہ جیسا کہ نام سے ہی ظاہر ہے 'اس شہر کو سکندر اعظم نے بسایا تھا۔ یہ عیسائیوں کا مرکز تھا۔ قیصر روم خود یہاں آنا چاہتا تھا۔ مگر وہ اچانک مر گیا۔ جیسے کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اسکندریہ تک مسلمان آسانی سے پہنچ گئے تھے، مگر اسکے مضافات میں سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اسکندریہ کے طویل محاصرے کو دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے اور انہوں نے حضرت عمر بن العاصؓ کو خط لکھا۔ "معلوم یہ ہوتا ہے کہ مصر کے قیام سے تم لوگ عیسائیوں کی طرح عیش پست ہو گئے ہو ورنہ فتح میں اتنی دیر نہ ہوتی۔ میرا یہ خط پہنچتے ہی حملہ کر دو۔". چنانچہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس خط کے آتے ہی حضرت عمر بن العاصؓ نے فوج کے سامنے جہاد کے فضائل بیان کئے اور حضرت عبادہ بن صامتؓ کو فوج کا سپہ سالار بنا کر اتنی شدت و زور سے حملہ کیا کہ اسکندریہ فتح ہو گیا۔ حضرت عمر بن العاصؓ نے حضرت عمرؓ کو اس فتح کی اطلاع دے دی اور باقی مصر پر آسانی سے مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

سوال نمبر۵۔ حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے دوران ریاستی نظم و نسق کی تفصیل بیان کریں؟

۲۴۔ **خلافت فاروقی۔** حضرت عمر فاروقؓ کا عہد حکومت صرف فتوحات ہی کے لئے مشہور نہیں بلکہ آپؓ کا بے نظیر نظام حکومت بھی آپؓ کے حیرت انگیز حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے۔ آپؓ کے عہد حکومت میں اسلامی سلطنت بہت وسیع ہوگئی تھی۔ آپؓ نے اس وسیع سلطنت کے نظم و نسق کے لئے ایسے اصول و قواعد مرتب کئے کہ تمام لوگ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ نے اپنی سلطنت کے مختلف عناصر کو ایک سانچے میں ڈھالا۔ مسلمان خلافت فاروقی میں رشتہ وحدت میں منسلک تھے۔ وحدت عقیدہ، وحدت جنس و قوم اور وحدت زبان و بیان نے انہیں مضبوط و متحد بنا دیا تھا۔ آپؓ نے حکومت کے وہ آئین وضع کئے، جو بعد میں ایک مثالی اسلامی حکومت کی اساس قرار پائے۔ اس اعتبار سے حضرت فاروق اعظمؓ کو اسلام کے سیاسی نظام کا بانی قرار دیا جا سکتا ہے۔

۲۵۔ **مجلس شوریٰ۔** اسلام کا سیاسی نظام شوریٰ پر مبنی ہے، حضرت عمرؓ نے اسی بنیاد پر خلافت اسلامیہ کو قائم کیا۔ اس نظام میں کوئی اہم کام اہل الرائے صحابہؓ کے مشورہ کے بغیر انجام نہ پاتا تھا۔ خاص خاص حالات میں عام مسلمانوں کا مشورہ بھی لیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی حیثیت صرف ایک متولی کی رکھی تھی۔ اس کا اظہار آپؓ نے کئی مرتبہ کیا۔ ایک موقع پر فرمایا۔

''تمہارے مال میں مجھ کو صرف اسی قدر حق ہے، جس قدر ایک یتیم کے مال میں اس کے متولی کا ہوتا ہے۔ اگر میں دولت مند ہوں گا، تو کچھ نہ لوں گا اور اگر حاجت مند ہوں گا تو صرف ضرورت کے مطابق لوں گا۔ مجھ پر تمہارے متعدد حقوق ہیں جن کا محاسبہ تم مجھ سے کر سکتے ہو۔ ایک یہ کہ ملک کا خراج نہ بے جا طور پر جمع کیا جائے، اور نہ بے جا طور پر صرف ہونے پائے۔ دوسرا یہ کہ میں تمہاری تنخواہ بڑھاؤں، سرحدوں کی حفاظت کروں اور تم کو خطرات میں نہ ڈالوں''۔ روزانہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلہ کے لئے اہل الرائے صحابہؓ کی مجلس شوریٰ تھی، اس کے ممتاز ارکان یہ تھے۔ حضرت علیؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ۔

۲۶۔ **صوبائی نظام۔** حضرت عمرؓ نے مفتوحہ علاقوں کے اکثر انتظامی اداروں کو بحال رکھا مگر وہاں کے غیر منصفانہ طریقوں کو بدل دیا۔ آپؓ نے تمام اسلامی سلطنت کو گیارہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا۔ صوبے یہ تھے۔ مکہ، مدینہ، شام، جزیرہ، کوفہ، بصرہ، فلسطین، فارس، خراسان، مصر اور آذربائیجان۔

ہر صوبے میں کئی عہدیدار ہوتے تھے۔ مثلاً حاکم صوبہ، چیف سیکرٹری، افسر مال، پولیس افسر، قاضی اور خزانچی۔ یوں تو صوبہ کا والی ہی فوج کا افسر اعلیٰ ہوتا تھا۔ مگر کبھی کبھی علیحدہ سپہ سالار بھی مقرر کیا جاتا تھا۔ صوبے اضلاع میں تقسیم تھے۔ ہر ضلع میں افسر خزانہ، عامل اور قاضی مقرر تھے، جو وہاں کے نظم و نسق کو چلاتے تھے۔

۲۷۔ **افسروں کا تقرر و محاسبہ۔** آپؓ افسروں کے تقرر کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے۔ قابل اعتماد اور لائق ترین لوگوں کو عہدے تفویض کرتے تھے۔ اس معاملہ میں آپ کی نگاہ ایسی صحیح تھی کہ جس کام کے لئے جس کو چن لیتے، اس سے بہتر آدمی نہ مل سکتا تھا۔ عہد فاروقی کی فتوحات اور انتظامی ترقی کی بڑی وجہ آپ کا حسن انتخاب ہے۔ تقرر سے پہلے اس کی جائیداد کی فہرست لے کر چار گواہوں کے دستخط ثبت کرا لیتے تھے اور عام ہدایات کے علاوہ یہ شرائط اسے بتا دیتے تھے۔

ا۔ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا۔ ب۔ باریک کپڑے نہیں پہنے گا۔
ج۔ چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا۔ د۔ دروازہ پر دربان مقرر نہیں کرے گا۔

۲۸۔ **محکمہ عدالت۔** حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں محکمہ عدالت کو الگ کر دیا تھا۔ نہایت عادل اور متقی لوگوں کو جج اور قاضی مقرر کرتے تھے۔ ہر ضلع اور ہر صوبہ میں حکم دے رکھا تھا کہ ہر شخص کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کیا جائے۔ حضرت عمرؓ کا دستور تھا کہ صرف معزز اور دولت مند لوگوں کو قاضی بناتے، تاکہ وہ رشوت کی طرف مائل نہ ہوں۔ ان کی کافی تنخواہیں مقرر کر دیں اور ہدایت کی کہ کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کیا کریں۔ ابتداء میں قاضی اپنے گھر میں لیکن بعد میں مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرنے لگے۔

۲۹۔ **محکمہ پولیس۔** حضرت فاروق اعظمؓ نے شہری لوگوں کی حفاظت اور قیام امن کی خاطر محکمہ پولیس قائم کیا۔ اس عہد میں اس کا نام احداث تھا، بعد میں شرط کہلانے لگا۔ عہد فاروقی سے پہلے عرب میں جیل خانوں کا رواج نہ تھا۔ آپؓ نے جیل خانے قائم کئے۔

۳۰۔ **محکمہ ڈاک۔** حضرت عمرؓ نے سرکاری خطوط، فوجی مراسلات اور مال غنیمت کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانے کے لئے محکمہ ڈاک قائم کیا۔ اس سلسلہ میں تیز رفتار اونٹوں اور گھوڑوں کے ذریعے سرکاری مراسلات اور خطوط بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔

۳۱۔ **ٹکسال۔** عہد فاروقی سے پہلے عرب میں سونے، چاندی کے غیر ملکی سکے رائج تھے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں چاندی کے سکے بنوائے اور ان میں عربی حروف میں عبارت کندہ کرائی۔ البتہ سونے کے سکے بنو امیہ کے عہد میں جاری کئے گئے۔ چاندی کے سکے درہم کہلاتے تھے اور سونے کے سکے دینار۔

۳۲۔ **مالی نظام۔** حضرت عمرؓ پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے اسلامی سلطنت میں مالیات کا معقول بندوبست کیا۔ آپؓ نے باقاعدہ مالیات کا محکمہ قائم کیا۔

۳۳۔ **بیت المال۔** حضرت عمرؓ نے مدینہ میں ایک مرکزی بیت المال اور ہر صوبے کے اہم ترین مقام پر صوبہ کا بیت المال قائم کیا۔ آپ نے بیت المال کے لئے کشادہ اور مضبوط عمارتیں تعمیر کرائیں۔ اگرچہ مرکزی بیت المال رسولؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں بھی موجود تھا۔ مگر اس میں کچھ جمع نہ رہتا تھا۔ آپؓ نے بیت المال کا باقاعدہ محکمہ قائم کیا۔ آمدنی اور اخراجات کے اصول وضع کئے۔ بیت المال کی آمدنی عموماً ان امور پر صرف ہوتی تھی۔

ا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں۔ ب۔ فوج کے مصارف۔
ج۔ عوامی وظیفے۔ ہر شخص کو اس کی حیثیت کے مطابق وظیفہ ملتا تھا۔ د۔ رفاہ عامہ

ر۔ سرکاری عمارتوں کی تعمیر ز۔ قیدیوں کی کفالت س۔ سامان جنگ کی خرید۔

۳۴۔ **سن ہجری کا آغاز۔** زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں تاریخ شمار کرنے کے لئے کوئی باقاعدہ نظام نہ تھا۔ عام طور پر کسی بڑے واقعہ یا حادثہ سے مثلاً اصحاب الفیل کا حملہ یا جنگ فجار سے سال اور تاریخ کا شمار ہوتا تھا۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ خلافت تک یہی دستور رہا لیکن حضرت عمرؓ کے عہد میں حکومت کا کاروبار بہت وسیع ہو گیا اور سرکاری خطوط، مراسلات کے لئے باقاعدہ اور معین تاریخ کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ حضرت علیؓ کے مشورہ سے سن ہجری کا آغاز ہوا۔ اسلامی کیلنڈر کی ابتداء جناب رسالت مآب ﷺ کی ہجرت والے سال سے ہوئی اور اسی نسبت سے یہ سن ہجری کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کی تفصیل بیان کریں؟

۳۵۔ **شہادت۔** حضرت عمرؓ بدھ کے دن نماز فجر کی امامت کے لئے کھڑے ہوئے تو اچانک ایک شخص ''فیروز'' جو کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا، نے پیچھے سے نکل کر آپؓ پر خنجر کے پے در پے وار کئے۔ ایک خنجر زیر ناف لگا۔ آپؓ نے کہا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نماز پڑھائیں۔ خود خون میں لوٹنے لگے۔ اسی عالم میں نماز ہوئی۔ فیروز بھاگ نکلا۔ نماز کے بعد اس کا تعاقب ہوا۔ اس نے تیرہ آدمی زخمی کر دیئے۔ جن میں سے چھ شہید ہو گئے۔ آخر ایک شخص نے کمبل ڈال کر پکڑا۔ اس نے خنجر اپنے پیٹ میں گاڑ لیا اور مر گیا۔ آپؓ نے پوچھا۔ کہ میرا قاتل کون تھا! بیٹے نے بتایا کہ فیروز ہے۔ فرمایا۔ الحمدللہ! میرا قاتل ایسا شخص نہیں جس نے خدا کو ایک بھی سجدہ کیا ہو، ضروری وصیتوں کے بعد زخمی ہونے کے تیسرے روز یکم محرم الحرام ۲۴ھ ہفتہ کے دن اس دنیا کو خیر باد کہا۔ آپؓ کی خواہش کے مطابق آپ کو حجرہ نبویؐ میں اتوار کو دفن کیا گیا۔ آپؓ کی عمر تریسٹھ سال سے کچھ زائد تھی۔ مدت خلافت دس برس اور قریباً چھ ماہ ہے۔ وصیت کے مطابق حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت علی مرتضیٰؓ بحثییت عسکری سپہ سالار

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت علیؓ بحثییت عسکری سپہ سالار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت علیؓ بحثییت عسکری سپہ سالار۔

حصہ اول۔ **نام ونسب اور ابتدائی حالات**

سوال نمبرا۔ حضرت علیؓ کے ابتدائی حالات اور سیرت پر مفصل بیان کریں؟

حصہ دوئم۔ **حضرت علیؓ بحثییت عسکری سپہ سالار**

سوال نمبر۲۔ حضرت علیؓ کی سیاست اور انتظامی معاملات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سوال نمبر۳۔ حضرت علیؓ کی مذہبی اور عسکری خدمات کو تفصیل سے بیان کریں؟

سوال نمبر۴۔ حضرت علیؓ کی جنگوں کی تفصیل بیان کریں؟

سوال نمبر۵۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بارے میں تفصیل بیان کریں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت علی مرتضیٰؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار

بحوالہ۔ کتابچہ سوعظیم مسلمان فاتحین

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت علیؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت علیؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار۔

حصہ اول

نام ونسب اور ابتدائی حالات

سوال نمبر۱۔ حضرت عمر علیؓ کے ابتدائی حالات اور سیرت پر مفصل بیان کریں؟

۱۔ **ابتدائی حالات۔** آپؓ کا نام علی، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی۔ والدہ نے حیدر (شیر) لقب رکھا تھا۔ آپؓ کے والد کا نام ابو طالب اور والدہ کا نام فاطمہؓ تھا۔ آپ والد اور والدہ دونوں طرف سے ہاشمی اور آنحضرت ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی تھے۔ آپؓ بعثت نبوی سے تقریباً دس برس پہلے پیدا ہوئے۔ خوش قسمتی کی حد یہ ہے کہ آغوش نبوت میں تربیت پائی۔

۲۔ **اسلام۔** حضرت علیؓ کی عمر ابھی دس سال کی تھی کہ ان کے شفیق مربی کو بارگاہ خداوندی سے نبوت کا خلعت عطا ہوا۔ صحبت نبویؐ میں رہ کر اصلاح باطن پہلے ہی ہو چکی تھی۔ فوراً آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا۔ آپؓ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت علیؓ کی زندگی کے تیرہ سال مکہ معظّمہ میں بسر ہوئے۔ جناب رسالت مآب ﷺ جب مکہ میں چھپ کر عبادت خداوندی کا فریضہ بجالاتے، تو حضرت علیؓ بھی اس میں شرکت کرتے تھے۔ جب آپؓ رسول اکرمؐ کے ساتھ خانہ کعبہ تشریف لے جاتے تو بتوں کو توڑ کر عیب دار کر دیتے تھے۔

۳۔ **سیرت۔** آپؓ نے ایام طفولیت ہی سے سرور کائنات ﷺ کے دامن عاطفت میں تربیت پائی تھی۔ اس لئے وہ محاسن اخلاق اور حسن سیرت کے نمونہ تھے۔ آپؓ کی زبان نہ کبھی کلمہ شرک وکفر سے قادر ہوئی اور نہ آپؓ کی پیشانی غیر خدا کے آگے جھکی۔ دور جاہلیت میں ہر قسم کے گناہ سے پاک رہے۔ شراب کے ذائقہ سے اسلام سے پہلے بھی آپؓ کی زبان آشنا نہ ہوئی تھی۔ صحابہ کرامؓ میں حضرت علیؓ اپنے علم وفضل اور جرأت وشجاعت کے باعث ممتاز تھے۔ آپؓ بڑے بلند حوصلہ اور غیر معمولی ہمت واستقلال کے مالک تھے۔ آپؓ کی ذات صفات اخلاق حسنہ کا پیکر اور اوصاف حمیدہ کا مجسمہ تھی۔

۴۔ **ذاتی حالات۔** حضرت علیؓ میانہ قد اور فربہ اندام تھے۔ سینہ چوڑا اور کلائیاں نہایت مضبوط تھیں۔ رنگ گندمی، آنکھیں بڑی بڑی، چہرہ پر رونق اور خوبصورت تھا۔ سینہ پر بال تھے، بازو اور تمام بدن مضبوط تھا۔ پیٹ بڑا اور باہر کو نکلا ہوا۔ سر پر بال نہ تھے۔ ریش مبارک بڑی اور اتنی چوڑی تھی کہ ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک پھیلی ہوئی تھی۔ طاقتور اور دل کے مضبوط تھے، جس شخص سے کشتی لڑتے تھے۔ اس کو پچھاڑ دیتے تھے۔

۵۔ **ہجرت مدینہ۔** ہجرت مدینہ کا حکم ہوا تو سرور کائنات ﷺ نے اس خیال سے کہ مشرکین کو شبہ نہ ہو، حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا اور خود حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ اس وقت حضورؐ کے بستر پر سونا گویا موت کو دعوت دینا تھا لیکن شیر خدا کے پاس موت کا خوف کب آسکتا تھا۔ ارشاد نبویؐ کی تعمیل کی۔ تین دن مکہ میں رہے۔ امانتیں مالکوں کو پہنچائیں اور مدینہ روانہ ہوئے۔ جون کا مہینہ تھا۔ تاہم آپؓ نے تین سو میل کا سفر صرف تین دن میں طے کیا۔ پاؤں زخموں سے چور ہو گئے۔ سرکار دو عالمؐ نے لعاب دہن لگایا تو ٹھیک ہو گئے۔

حصہ دوئم

حضرت علیؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار

۱۔ **سیاست۔** حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ مسند خلافت پر براجمان ہوئے۔ اس وقت نہ صرف دارالخلافہ بلکہ تمام دنیائے اسلام پُر آشوب تھی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس نے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے مخالفین نے بھی مفسدین کے اس فعل کو نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ اور خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے حضرت عثمانؓ کے قصاص کا علم بلند کیا۔ ان اسباب کی بناء پر حضرت علیؓ کو پنجسالہ عہد خلافت میں ایک روز بھی چین نصیب نہ ہوا۔ نظم ونسق کی ترقی اور امن وامان کی بحالی کے لئے آپؓ کو فرصت ہی کب تھی۔

۲۔ ایک دفعہ نجران کے یہودیوں نے جن کو فاروق اعظمؓ نے حجاز سے جلاوطن کر کے نجران میں آباد کیا تھا، نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کی کہ ان کو پھر اپنے قدیم وطن میں واپس آنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت علیؓ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ عمرؓ سے زیادہ کون صاحب الرائے ہوسکتا ہے۔

۳۔ **انتظامی معاملات۔** ملکی نظم و نسق میں سب سے اہم کام عمال کی نگرانی ہے۔ آپؓ نے اس کا خاص اہتمام کیا۔ جب آپؓ کسی عامل کو مقرر کرتے تھے تو اس کو نہایت مفید اور گراں بہا نصیحتیں کرتے تھے۔ کبھی کبھی عمال کے طرز عمل کی تحقیق کرتے تھے۔ جہاں سخت گیری کی ضرورت پیش ہوتی' کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت لچک سے نا آشنا تھی آپؓ حضرت عمرؓ کی طرح کوڑا ہاتھ میں لے کر اکثر رات کو گشت کرتے تھے۔ حضرت علیؓ کا وجود رعایا کے لئے سایہ رحمت تھا۔ بیت المال کے دروازے غرباء اور مساکین کے لئے کھلے رہتے تھے۔ اس میں جو رقم جمع ہوتی تھی۔ نہایت فیاضی کے ساتھ مستحقین میں تقسیم کر دی جاتی تھی۔ ذمیوں کے ساتھ بھی نہایت شفقت آمیز برتاؤ کرتے تھے۔

۴۔ **فوجی انتظامات۔** حضرت علیؓ خود ایک بڑے تجربہ کار جنگجو تھے اور جنگی امور میں آپؓ کو پوری بصیرت حاصل تھی۔ اس لئے اس سلسلہ میں آپؓ نے بہت سے انتظامات کئے۔ چنانچہ شام کی سرحد پر نہایت کثرت کے ساتھ فوجی چوکیاں قائم کیں۔ سن ۴۰ ہجری میں جب امیر معاویہؓ نے عراق پر یورش کی تو پہلے ان ہی سرحدی فوجوں نے ان کو آگے بڑھنے سے روکا۔ اسی طرح ایران میں مسلسل شورش اور بغاوت کے باعث بیت المال اور عورتوں' بچوں کی حفاظت کے لئے نہایت مضبوط قلعے بنوائے۔ جنگی تعمیرات کے سلسلہ میں دریائے فرات کا پل بھی جو معرکہ صفین میں فوجی ضروریات کے خیال سے تعمیر کیا تھا قابل ذکر ہے۔

۴۔ **مذہبی خدمات۔** مسند خلافت پر قدم رکھنے کے بعد سے آخر وقت تک اگرچہ خانہ جنگیوں نے فرصت نہ دی تاہم اس فرض سے بالکل غافل نہ تھے۔ ایران اور آرمینیہ میں بعض نومسلم عیسائی مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت علیؓ نے نہایت سختی سے ان کی سرکوبی کی اور ان میں سے اکثر تائب ہو کر پھر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کی اخلاقی قدروں کا بھی نہایت سختی کے ساتھ خیال رکھا۔ مجرموں کو عبرت ناک سزائیں دیں۔ جرم کی نوعیت کے لحاظ سے نئی سزائیں تجویز کیں' جو اس سے پہلے اسلام میں رائج نہ تھیں۔ مثلاً مکان مسمار کرا دینا اور چوری کے جرم میں بھی اور دوسرے جرائم میں ہاتھ کاٹنا' لیکن اس سے یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ حضرت علیؓ شرعی حدود کے اجراء میں کسی اصول کے پابند نہ تھے۔

۵۔ **عسکری خدمات۔** خلافت راشدہ میں اسلام مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل گیا۔ مسلمان فوجوں نے ایران اور روم جیسی طاقت ور حکومتوں کو میدان جنگ میں بری طرح شکست دی۔ قیصر روم کے اقتدار کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ پھر اٹھ نہ سکا۔ سلطنت روما کے زرخیز اور شاداب علاقے یعنی مصر، شام اور فلسطین مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔ ایرانیوں کی سلطنت کو پاش پاش کر کے سارا ملک فتح کر لیا۔ مسلمانوں نے تیس سال کی مختصر مدت میں ہزاروں میل کا رقبہ فتح کر کے وہاں کے باشندوں کو اسلامی تہذیب وثقافت اسلامی آئین و روایات اور اسلامی نظام حکومت سے نہ صرف آشنا کیا بلکہ ان کو علم و ادب اور ہنر و فن کا علمبردار بنایا۔

۶۔ جب حضرت علیؓ منصب خلافت پر بیٹھے تو حالات ابتر تھے۔ مدینہ پر بلوائیوں کا قبضہ تھا اور تین دن تک سند خلافت خالی رہی تھی۔ ان حالات میں قاتلین حضرت عثمانؓ کے اصل قاتلوں کی شناخت مشکل تھی۔ ہر طرف سے انتقام کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ حضرت عائشہؓ مکہ معظمہ میں تھیں۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی وہاں پہنچ گئے اور حضرت عثمانؓ کے خون کے قصاص کے لئے بہت زور دیا۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کو قصاص عثمانؓ کی دعوت دی۔ سب لوگ آپؓ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔

۷۔ **جنگ جمل۔** آخر تین ہزار کی جمعیت بصرہ کی طرف روانہ ہوئی۔ حاکم بصرہ نے مزاحمت کی لیکن اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت علیؓ بھی فوج لے کر بڑھے۔ دونوں فریقین میں گفتگو شروع ہوئی اور یہ بات چیت بڑی کامیاب رہی لیکن سپاہیوں کو یہ بات ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ رات کے وقت سپاہیوں نے دونوں فوجوں پر حملہ کر کے غلط فہمی پیدا کر دی جس کے نتیجے میں جنگ جمل ہوئی۔ حضرت علیؓ کو بتایا گیا کہ حملہ حضرت زبیرؓ کی فوج نے کیا ہے۔ اور حضرت زبیرؓ نے سمجھا کہ حملہ حضرت علیؓ کی فوج کی طرف سے ہوا ہے۔ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اور تمام جنگ اونٹ کے گرد ہوئی اس لئے اس کو جنگ جمل بھی کہتے ہیں۔ اس جنگ میں ۱۰ ہزار آدمی مارے گئے۔

۸۔ جنگ جمل سے فارغ ہو کر حضرت علیؓ کے لئے سب سے بڑا کام ملک شام کی طرف توجہ اور حضرت امیر معاویہؓ سے بیعت لینا تھا۔ حضرت علیؓ مجبور ہو گئے تھے کہ خود فوجیں لے کر میدان میں نکلیں اور ایک سپہ سالار کی حیثیت سے کام کریں۔ حضرت عبداللہؓ کو حاکم مقرر کر کے خود مع لشکر کوفہ کی طرف تشریف لے گئے۔

۹۔ **جنگ صفین۔** جنگ صفین 667ء میں ہوئی۔ اس جنگ سے قبل حضرت علیؓ نے ایک بار پھر حضرت امیر معاویہؓ کو بیعت کے لئے خط لکھا۔ ''مہاجرین وانصار کی طرح تم بھی بیعت کر لو ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ''۔ اس خط کا جواب حضرت امیر معاویہؓ نے یہ دیا کہ قاتلین عثمانؓ کو ہمارے حوالے کر دیا جائے تو ہم بیعت کے لئے تیار ہیں۔ یہ خط حضرت ابو مسلمؓ لے کر آئے تھے۔ حضرت علیؓ، حضرت ابو مسلمؓ کو کوفہ کی جامع مسجد میں لے گئے جہاں دس ہزار مسلح آدمی یہ کہہ رہے تھے کہ ہم سب حضرت عثمانؓ کے قاتل ہیں۔ حضرت علیؓ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان حالات میں اتنے سارے قاتلوں کو حوالے کرنا میرے بس کی بات کیونکر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ جب خط و کتابت کا کوئی نتیجہ نہ نکلا تو حضرت علیؓ ۹۰ ہزار فوج لے کر کوفہ سے نکلے۔ جنگ صفین مشہور تاریخی مقام صفین پر ہوئی تھی۔ اس لئے اس جنگ میں شامی فوج جس کی تعداد تقریباً ۸۰ ہزار تھی، تقریباً آدھی تباہ ہو گئی تھی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے قرآن پاک کے اوراق پانچ کپڑوں سے باندھ کر اوپر اٹھائے اور کہا۔ '' آؤ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر لیں۔'' اس موقع پر حضرت علیؓ کی فوج نے جنگ بند کر دی۔ دونوں طرف سے ثالث مقرر ہوئے۔ حضرت علیؓ کے ثالث نے دونوں یعنی حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کو معزول کر کے حضرت امیر معاویہؓ کو بحال رکھا۔ اب حضرت امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کر لی۔ اس سے قبل وہ صرف قصاص کے داعی تھے لیکن اب خلیفہ بن گئے۔ حضرت علیؓ نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس طرح اسلام میں گویا ایک وقت میں دو خلیفہ ہوئے۔ جب صلح کی کوشش ناکام رہی تو مجبوراً لڑائی شروع ہوئی۔ عام طور پر لوگ یہی چاہتے تھے کہ یہ لڑائی ٹل جائے اور مصالحت ہو جائے۔

۱۰۔ لڑائی بند ہونے کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان مصالحت کی ایک اور کوشش کی گئی۔ لیکن مذاکرات کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا اور حضرت امیر معاویہؓ اپنے موقف پر قائم رہے۔ جنگ کے دوران حضرت امیر معاویہؓ کی پوزیشن کمزور ہو گئی۔ اس جنگ میں ستر ہزار جانیں تلف ہوئیں۔ ان میں پنتالیس ہزار شامی اور پچیس ہزار عراقی شامل تھے۔ قریب تھا کہ اس کی شکست ہو جائے کہ حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عمر بن العاصؓ کو مشورے کے لئے بلایا۔ حضرت عمر بن العاصؓ نے کہا کہ ہم لوگ قران کو ثالث بنانے کی دعوت دیں۔ اس کے قبول وانکار دونوں صورتوں میں علوی فوج میں پھوٹ پڑ جائے۔ اموی فوج نے قرآن کو نیزوں پر اٹھا لیا کہ ہم اس کے مطابق فیصلہ چاہتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فوج کو سمجھایا کہ یہ محض ایک فریب ہے۔ مگر ان کی فوج کے بیشتر حصے نے لڑائیاں بند کر دیں اور کہا۔ اگر آپ قرآن کریم کا فیصلہ منظور نہ کریں گے تو ہم آپؓ سے بھی لڑیں گے۔ مجبور ہو کر حضرت علیؓ نے لڑائی بند کر دی۔ حاکمین کو غور و فکر کرنے

کے لئے چھ ماہ کی مدت دی گئی لیکن بے نتیجہ رہی۔ حضرت امیر معاویہؓ نے لوگوں سے مدد پر بیعت لی تھی۔ حضرت علیؓ نے بذات خود جنگ میں حصہ لیا۔ اس جنگ کے دوران ایک مرتبہ حضرت علیؓ لڑتے لڑتے حضرت امیر معاویہؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے اور حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو دو بدو لڑائی کی دعوت دی جسے حضرت عمر بن العاصؓ کے کہنے کے باوجود حضرت امیر معاویہؓ نے قبول نہیں کیا۔ جنگ صفین تیس گھنٹے تک لڑی گئی جس میں ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ اسلام کی اتنی بڑی طاقت کا آپس میں لڑ کر ضائع ہونا ایک بہت بڑا سانحہ اور المیہ ہے۔ خیر ابھی فتح و شکست کا فیصلہ نہ ہوا تھا کہ دونوں طرف سے اقرار نامے کی تجویز منظور کی گئی۔ دونوں لشکر میدان صفین سے سفر کی تیاری کر کے کوفہ اور دمشق کی جانب روانہ ہوئے حضرت امیر معاویہؓ بخیریت دمشق پہنچ گئے لیکن حضرت علیؓ کے لئے اسی وقت سے ایک اور نئے فتنے کا دروازہ کھل گیا۔ اس جنگ کے نتیجے میں خوارج کا فرقہ وجود میں آیا۔ حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں پھوٹ پڑ گئی۔۔ ان کے حامیوں کا ایک گروہ جس نے پہلے تو ثالثی قبول کرنے پر مجبور کیا اب ان کے خلاف ہو گیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت علیؓ نے قرآن کے فیصلے کے بجائے دو آدمیوں کو ثالث تسلیم کر کے کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ انہوں نے یہ نعرہ لگانا شروع کر دیا کہ ہم اللہ کے سواہ کسی کا فیصلہ نہیں مانیں گے۔ ان لوگوں نے حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ دونوں کی اطاعت سے منہ موڑ کر راہ فرار اختیار کی اور عراق میں فتنہ و فساد برپا کرنے لگے۔ خوراج کا تعلق بنو بکر، بنو ہمدان اور بنو تمیم سے تھا۔ جو لوگ بڑے اکھڑ تھے۔ یہ حضرت علیؓ کی فوج میں شامل تھے مگر بات بات پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ یہ حضرت علیؓ کا حکم ماننے میں لیت و لعل سے کام لیتے تھے۔ جنگ صفین میں جب شامی فوج نے قرآن پاک نیزوں پر اٹھائے اور کہا آؤ قرآن پر فیصلہ لیں تو ان لوگوں نے لڑنے سے انکار کر دیا۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو سمجھایا لیکن انہوں نے ایک نہ مانی اور کہا قرآن کے فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کر کے ہم مومن نہیں رہ سکتے۔ ان لوگوں نے حضرت علیؓ کو تحکیم کا معاہدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ معاہدہ تحکیم کے بعد ان لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ معاہدہ کو توڑ کر شام پر حملہ کر دیا جائے۔ حضرت علیؓ اس بد عہدی کے لئے تیار نہ تھے جب حکمین نے فیصلے کا اعلان کیا تو بہت سے دوسرے لوگ ان سے آملے۔ اور انہوں نے عام مسلمانوں سے الگ عقائد و نظریات کا پرچار شروع کر دیا۔ ان لوگوں نے رفتہ رفتہ ایک الگ فرقے کی حیثیت اختیار کر لی اور خارجی کہلائے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر عراق تھا۔ اور انہوں نے عراق میں فتنہ و فساد برپا کر دیا اور یہ لوگوں سے حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق ان کے عقائد معلوم کرتے۔ اگر وہ کہتے کہ وہ مسلمان ہیں تو ان کو قتل کر دیتے تھے۔ اور اگر وہ کہتے کہ وہ کافر ہیں اپنے ساتھ ملا لیتے تھے۔ فرقہ خوارج کے نزدیک حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی خلافت ناجائز تھی' حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ بھی حق پر نہ تھے۔ جو لوگ ان کے عقائد سے مطابقت نہ رکھتے تھے، ان کو وہ گمراہ خیال کرتے تھے۔ یہ گروہ اپنے عقائد کا پکا اور جانباز تھا۔ ان میں ایثار اور قربانی جنون کی حد تک تھی۔ وہ صوم و صلوۃ کے سخت پابند تھے۔ شرعی احکام کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ آپس میں خلوص و محبت سے پیش آتے تھے۔ عبدالملک بن مروان کی پچاس ہزار فوج کو ایک ہزار خارجیوں نے شکست دی اور کوفہ پر قبضہ کر لیا تھا۔

۱۱۔ حضرت علیؓ کے لئے پہلے ہی دو گنا مشکلات تھیں۔ اب وہ سہ گنا ہو گئیں۔ حضرت امیر معاویہؓ اور شامیوں کو زیر کرنا اور خارجیوں کو قابو میں رکھنا پہلے ہی مشکل تھا۔ حکمین نے چونکہ آپس میں اختلاف کیا تھا لہذا چند روز تک حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کو یہی سمجھایا کہ حکمین کا فیصلہ ہرگز قابل تسلیم نہیں اور ہمیں اہل شام پر چڑھائی کرنی چاہیے، جب یہ حقیقت لوگوں کی سمجھ میں آ گئی اور وہ حضرت علیؓ کے ساتھ شام پر چڑھائی کرنے کے لئے آمادہ ہونے لگے تو گروہ خوارج نے سر اٹھا لیا۔

۱۲۔ جنگ شام۔ حضرت علیؓ نے خوارج کے کوفہ سے خارج ہونے کے بعد اہل کوفہ کو جنگ شام کے لئے آمادہ کر لیا تھا اور وہ خوارج کے فتنہ کو زیادہ اہم اور شام کی مہم پر مقدم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بلکہ آپ نے شام پر چڑھائی کے لئے جب اہل کوفہ کا چالیس ہزار سے زیادہ کا لشکر جمع کر لیا تو خوارج کو بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ حضرت علیؓ شام پر چڑھائی کرنے والے ہی تھے کہ حضرت عبداللہ بن خبابؓ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی۔ انہیں بیوی اور ہمراہیوں سمیت خوارج نے شہید کیا تھا۔ ساتھ ہی یہ خبر پہنچی کہ خوارج بلا دریغ ہر اس شخص کو جو ان ہم خیال و ہم عقیدہ نہ ہو قتل کر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ جنگ شام کو ملتوی کر کے خوارج کی طرف کوچ کیا اور لشکر خوارج کے قریب پہنچ گئے۔ خوارج ہر طرف سے آ کر نہروان میں جمع ہو گئے تھے۔ خوارج نے اعلان کر رکھا تھا کہ حکمین کا تقرر اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف کیا گیا تھا۔ انہوں نے حضرت علیؓ پر کافر ہونے کا الزام عائد کر کے توبہ کرنے کی تاکید کی۔

۱۳۔ حضرت علیؓ نے ان کے پاس ایک قاصد بھی بھیجا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ چنانچہ آپ ۸۰ ہزار فوج لے کر نہروان کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت علیؓ نے خوارج کو پند و نصائح کے لئے کئی بزرگ صحابیوں کو بھی روانہ کیا اور خوارج کے وفود کو بلا کر نصیحت کی کہ غلطی حاکمین کے مقرر کرنے میں اگر ہوئی تو باعث اصلی تم ہی لوگ تھے۔ لیکن خوارج نے اس کا جواب یہ دیا کہ وہ بھی غلطی سے کافر ہو گئے تھے اور اب توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اب جب تک آپ گناہ کا اقرار کر کے توبہ نہ کرو گے، کافر ہو گئے اور ہم تمہاری مخالفت میں کوئی کوتاہی نہ کریں گے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں اللہ پر ایمان لایا، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں جہاد کیا، میں کس طرح اپنے آپ کو کافر کہوں۔

۱۴۔ تمام تدبیروں کے ناکام ہو جانے کے بعد حضرت علیؓ نے اعلان کیا کہ جو شخص جنگ کے بغیر چلا آئے گا اس کو امن دی جائے گی اور جو شخص کوفہ یا مدائن کی طرف چلا جائے گا وہ بھی محفوظ رہے گا۔ اس اعلان کو سن کر کچھ لوگ کوفہ کی طرف چلے گئے۔ کچھ مدائن کی طرف اور کچھ امیر المومنین حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہو گئے۔ خوارج کے لشکر میں ایک تہائی سے بھی کم آدمی باقی رہ گئے۔ ان پر حملہ کیا گیا اور سب کو گھیر کر تہ تیغ کیا گیا۔ خوارج کے تمام بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ صرف نو آدمی خوارج کے زندہ بچ کر فرار ہوئے باقی سب میدان جنگ میں لڑ کر مارے گئے۔ حضرت علیؓ خارجیوں کی لاشوں کو بغیر دفن کئے ہوئے اسی طرح میدان میں چھوڑ کر وہاں سے واپس ہوئے۔

۱۵۔ شہادت۔ رمضان کا وسط تھا اور ہجرت کا چالیسواں برس۔ حضرت علیؓ ایک دن حسب معمول نماز فجر کے لئے گھر سے نکلے۔ ابن ملجم قریب ہی اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھات لگا کر بیٹھا تھا۔ آپؓ پاس سے گزرے تو ابن ملجم کے ایک ساتھی نے وار کیا جو خطا گیا۔ اب ابن ملجم نے تلوار چلائی' جو آپؓ کی پیشانی پر پڑی۔ ابن ملجم پکڑا گیا۔ اس کے ساتھی روپوش ہو گئے۔ حضرت علیؓ اتنے سخت زخمی ہوئے تھے کہ زندگی کی امید نہ تھی۔ صحابہ کرام جناب امیر المومنینؓ کو اٹھا کر لے گئے۔ تلوار زہر آلود تھی۔ اس لئے آپؓ کی حالت تشویشناک ہو گئی۔ زخمی ہونے کے دو روز بعد آپؓ واصل حق ہو گئے۔

وفات سے قبل آپؓ نے اہل بیت کے نام ایک وصیت تحریر فرمائی جو اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔ آپؓ کے اہل بیت نے آپ کو رات کی تاریکی میں پوشیدہ دفن کیا۔ آپؓ نے تقریباً اکسٹھ برس کی عمر میں شہادت پائی۔ خلافت کی مدت چار سال نو ماہ ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت خالدؓ بن ولید بحیثیت عسکری سپہ سالار

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت خالد بن ولیدؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے حالات زندگی اور مختلف عسکری معرکوں میں ان کے کردار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے عسکری کارنامے۔

حصہ اول۔ **نام ونسب اور ابتدائی حالات**

سوال نمبر ا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے ابتدائی حالات اور سیرت پر مفصل بیان کریں؟

سوال نمبر ۲۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی جنگ احد میں شمولیت کی تفصیل بیان کریں؟

سوال نمبر ۳۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی دربار رسالت میں حاضری اور قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حصہ دوئم۔ **حضرت خالد بن ولیدؓ کے عسکری کارنامے**

سوال نمبر ۴۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے جنگی کارناموں کو تفصیل سے بیان کریں؟

سوال نمبر ۵۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی وفات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت خالدؓ بن ولید بحیثیت عسکری سپہ سالار

بحوالہ۔ کتابچہ سو عظیم مسلمان فاتحین۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت خالد بن ولیدؓ بحیثیت عسکری سپہ سالار کے حالات زندگی اور مختلف عسکری معرکوں میں ان کے کردار کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نام ونسب اور ابتدائی حالات۔

حصہ دوئم۔ حضرت خالد بن ولید کے عسکری کارنامے۔

حصہ اول

نام ونسب اور ابتدائی حالات

۱۔ **خاندان**

خالدؓ بن ولید قریش کے قبیلے بنی مخزوم سے تھے۔ آپ کے والد عبدالشمس الولید مغیرہ مخزومی اہل قریش میں معزز وممتاز تھے۔ دولت اور تجارت شہرت کا باعث تھی۔ لڑائی کے وقت سپہ سالاری کا عہدہ بھی اسی قبیلے کے سردار کا حق تھا۔

۲۔ **ابتدائی زندگی**

اس زمانے کے رسم ورواج کے مطابق خالد کا بچپن ان کی دایہ کے پاس گذرا۔ اور وہ بدوی قبائل کی صحرائی زندگی بسر کرتے رہے۔ جہاں محنت، جفاکشی، آزادہ روی اور بےباکی سے انہیں سابقہ پڑا۔ گھر واپس آئے تو والد نے شہواری، شمشیر زنی اور تیر اندازی کی تعلیم دی اور تمام فنون جنگ میں ماہر بنا دیا۔

۳۔ **سیرت**

خالدؓ کا جسم بہت گٹھا ہوا اور مضبوط تھا۔ آپ بہت پھرتیلے اور طاقت ور انسان تھے۔ شہسواری میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ طاقت کا یہ عالم تھا کہ کئی نامور ایرانی پہلوانوں کو گھوڑے کی پشت پر سے کھینچ کر پھینک دیا اور پیدل کشتی میں بھی بہت سے ایرانی اور رومی پہلوانوں کو بچھاڑا۔ یہ وصف اس زمانے میں بڑی وقعت رکھتا تھا۔ جس سپہ سالار میں یہ خصوصیات ہوتی تھیں۔ اس سے دشمن کی فوج خائف رہتی تھی۔ طبیعت میں برداشت کا مادہ نہ تھا۔ اس لئے بہت جلد غصہ آ جاتا۔ مزاج میں خودی اور خود آرائی بھی تھی۔ اس لئے بارہا اپنے اختیار سے بڑھ کر کام کر گذرتے تھے۔ خالدؓ کی عمر تقریباً بیس برس تھی۔ جب اسلام کا ظہور ہوا اور انہوں نے نئے دین کے خلاف جنگ احد اور جنگ خندق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تاکہ اسلام کو ختم کر دیا جائے۔

۴۔ **جنگ احد**

جنگ بدر کے دوران خالدؓ شام میں تھے۔ اس لئے شریک نہ ہو سکے۔ البتہ جنگ احد میں آپ نے حصہ لیا۔ اور قریش کے سوار دستے کی قیادت کی۔ آپ نے اپنے سوار دستے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ بڑا دستہ انہوں نے اپنے پاس رکھا جو قریش کے لشکر کے میمنہ پر رہا اور دوسرا دستہ عکرمہ بن ابوجہل کی سرکردگی میں فوج قریش کے میسرہ پر تھا۔ خالد کا منصوبہ یہ تھا کہ دونوں دستے موقع ملتے ہیں مسلمانوں پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں۔ خالد نے عکرمہ بن ابوجہل کو حملہ کرنے کے لئے کہا لیکن وہ تذبذب میں پڑ گیا اور اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔ خالد نے یہ سمجھ کر کہ عکرمہ نے حملہ کر دیا ہوگا مسلمانوں کے میسرہ کی جانب پیش قدمی کی۔ ادھر سے مسلمان مجاہدین کے تیر اندازوں نے وہ بے پناہ بوچھاڑ کی کہ خالد کو مجبوراً پسپا ہونا پڑا۔

خالد قریش کو فرار ہوتے بھی دیکھ رہے تھے اور حالات پر قابو پانے کی فکر میں تھے۔ مسلم تیر اندازوں کا جگہ چھوڑنا تھا کہ انہوں نے اپنے سواروں کے ساتھ پلٹ کر حملہ کر دیا۔ چونکہ یہ حملہ غیر متوقع اور ناگہانی تھا۔ لہذا میدان جنگ سے مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے۔ کفار نے جب خالد کا حملہ کامیاب دیکھا تو وہ بھی پلٹے اور جوابی حملہ کر دیا اور مسلمان چاروں طرف سے کفار کی اچانک یلغار کے باعث منتشر ہو گئے۔ کفار کے لشکر کی تعداد مجاہدین سے کئی گنا زیادہ تھی۔ لیکن آنحضرتؐ کی بے مثال قیادت کی بدولت مسلمان شکست فاش سے بچ گئے اور یہ لڑائی بلا فیصلہ ختم ہو گئی۔

آنحضرتؐ کی سپہ سالاری اور حاضر دماغی کا خالدؓ کے دل ودماغ پر گہرا اثر ہوا۔ غزوہ خندق میں خالدؓ اور عمروؓ بن العاص شامل تھے۔ یہاں کے حالات نے آنحضرتؐ کی دفاعی قابلیتوں کو اور بھی اجاگر کر دیا۔ اس لڑائی میں اہل قریش اپنے رسالے اور پیدل سپاہ کے ساتھ کامیابی سے نہ لڑ سکے۔ جہاں مشرکین کے سوار دستوں نے خندق پار کرنے کی کوشش کی وہاں منہ کی کھائی۔ اس لئے خالدؓ اور عمروؓ واپس مکہ چلے گئے۔

۵۔ **خالدؓ کا اسلام قبول کرنا**

عمروؓ بن العاص، خالدؓ بن ولید اور عثمانؓ بن طلحہ ان تینوں ماہرین فن حرب کے دل میں غزوات احد اور خندق کے بعد یقین پیدا ہو گیا تھا کہ محمدؐ سے بازی لے جانا ممکن نہیں ہے۔ اگرچہ ان تینوں نے اپنے دلی جذبات سے ایک دوسرے کو مطلع نہیں کیا تھا۔ صلح حدیبیہ نے ایک فیصلے کی صورت اختیار کر لی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں جان بازوں کے قلوب کو پلٹ دیا۔ چنانچہ ایک دن یہ تینوں ایک دوسرے کو اطلاع دیئے بغیر گھروں سے روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ کے قریب مقام لداہ پر غیر متوقع طور پر ایک دوسرے سے مل گئے۔ سب سے پہلے عمروؓ بن العاص نے پوچھا "اے سلیمان" کہاں کا ارادہ ہے؟ خالدؓ بن ولید نے جواب دیا۔ خدا کی قسم میں نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ خاتم النبین حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق ہیں۔ لہٰذا ہم کیوں خواہ مخواہ ضد پر قائم رہیں۔ آج میں اسلام قبول کرنے جا رہا ہوں۔ عمروؓ بن العاص اور عثمانؓ بن طلحہ نے بھی یہی فرمایا اور یہ تینوں بہادر حلقہ بگوش اسلام ہونے کے لئے عازم مدینہ ہو گئے۔

۶۔ **بارگاہ رسالت میں حاضری**

نبی کریمؐ کو خالد کے اسلام قبول کرنے کی پوری توقع تھی۔ خالد کے بھائی ولید جنگ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ ان سے بھی آنحضرتؐ اپنی توقعات کا اظہار فرماتے رہتے تھے۔ جب یہ تینوں حضرات مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو پہلے ان کی ملاقات ولید سے ہوئی۔ ولید نے کہا نبی کریمؐ اکثر آپ تینوں کے متعلق ارشاد فرماتے رہتے ہیں کہ یہ عنقریب مسلمان ہو جائیں گے۔ جب ولید نے آنحضرتؐ کی بارگاہ میں اطلاع کی کہ عمرو بن العاص، عثمان بن طلحہ اور خالد بن ولید قبول اسلام کی غرض سے باریاب ہونا چاہتے ہیں تو حضورؐ نے فرمایا "الحمد للہ" مکہ نے اپنے لخت جگر ہماری طرف پھینک دیئے ہیں۔ یہ لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ فرمانے لگے۔ الحمد للہ خدا نے تمہیں ہدایت دی۔ خالد بن ولید نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں گناہ گار ہوں، جن معرکوں میں آپؐ کے مقابلے میں آیا ہوں۔ اس کے لئے دعا فرما دیجئے کہ خدا تعالیٰ مغفرت فرما دے۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا۔ "اسلام قبول کرنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔

حصہ دوئم

حضرت خالد بن ولیدؓ کے عسکری کارنامے

۱۔ **حضرت خالد بن ولیدؓ کے عسکری کارنامے**

ا۔ قبول اسلام کے بعد حضرت خالدؓ نے عہد نبوت، عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں مختلف معرکوں میں لشکر اسلام کی قیادت کی اور شاندار جنگی کارنامے انجام دیئے۔ جمادی الاول سن ۸ ھ میں غزوہ موتہ میں آپؓ نے شرکت کی۔ یکے بعد دیگرے تین سپہ سالاروں حضرت زید بن حارثؓ، حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ اور حضرت جعفر طیارؓ کی شہادت کے بعد لشکر اسلام کی قیادت سنبھالی۔ اس موقع پر پہلی بار حضرت خالدؓ کی جنگی مہارت وصلاحیت اسلام کے کام آئی۔ وہ اعلیٰ ترین جنگی قیادت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہ صرف گھرے ہوئے مسلمان مجاہدوں کو دشمن کے نرغے سے نکال لائے۔ بلکہ رومیوں پر کاری ضرب لگا کر ان کے دلوں میں اسلام کی عسکری قوت و برتری کا رعب بھی ڈال دیا۔ حضرت خالد بن ولید فرمایا کرتے تھے کہ غزوہ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں اور بالاخر ایک تلوار ہی باقی رہ گئی۔ اسی بہادری کی بناء پر حضورؐ نے آپ کو سیف اللہ کا خطاب دیا۔

ب۔ ۱۰ رمضان سن ۸ ھ میں فتح مکہ کے موقع پر حضرت خالد عساکر نبوت میں شامل تھے۔ میمنہ کی قیادت آپ کے سپرد تھی۔ فتح مکہ کے بعد پانچویں روز رسول کریمؐ نے انہیں وادی نخلہ میں العزیٰ نامی بت کو مسمار کرنے کے لئے بھیجا اور وہاں سے فراغت کے بعد بنو جذیمہ کی تادیب کے لئے روانہ کئے گئے۔ غزوہ حنین اور غزوہ طائف کے موقع پر بھی آپ لشکر اسلام کے مقدمۃ الجیش کی قیادت کر رہے تھے۔ جو سو (۱۰۰) شہسواروں پر مشتمل تھا۔ بنو المصطلق کی تادیب واصلاح کے لئے جو لشکر روانہ کیا، اس کی قیادت بھی حضرت خالدؓ کے سپرد تھی۔

ج۔ ربیع الاخر سن ۱۰ ھ میں رسول اکرمؐ نے انہیں اہل نجران کی جانب روانہ کیا۔ حضرت خالدؓ نے انہیں اسلام کی دعوت دی جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اور ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں حضرت خالد نے داخلی اور خارجی محاذ پر جو عظیم اور عالیشان خدمات انجام دیں وہ بلاشبہ اسلامی تاریخ میں ایک سنہرے باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پہلے جزیرۃ العرب کے سرکش مرتدین کے خلاف اور پھر روم و ایران کے مقابلے میں انہوں نے حیرت انگیز جنگی کارنامے انجام دیئے۔ مرتدین کیخلاف حضرت ابوبکرؓ نے جو افواج روانہ فرمائیں ان میں سے ایک فوج نے جھوٹے مدعی نبوت طلیحہ الاسدی اور مالک بن نویرہ الیربوعی کی سرکوبی میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ جس کی قیادت حضرت خالدؓ کر رہے تھے۔ طلیحہ بھاگ گیا اور مالک قتل ہوا۔ مالک کے قتل اور اس کے قبیلے کی سرکوبی کے بعد حضرت خالدؓ کو صفائی کے لئے مدینہ طلب کیا گیا۔ خلیفہ وقت نے انہیں معذور اور بری الذمہ قرار دیا اور وہ مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ کے لئے روانہ کر دیئے گئے۔ شدید جنگ کے بعد مسیلمہ قتل ہو گیا اور اس کی قوم بنو حنیفہ داخل اسلام ہو گئی۔ مسلیمہ کذاب کا قتل دراصل ایک بہت بڑا کارنامہ تھا اور یوں خالد کے ہاتھوں خلافت اسلامیہ کو ایک ہولناک داخلی فتنے سے مکمل نجات مل گئی۔

د۔ اسلام کی ابھرتی ہوئی نئی طاقت کو دو اطراف سے بیرونی خطرات بھی درپیش تھے۔ ایک طرف تو ایرانی شہنشائیت اس بات کے لئے تیار نہ تھی کہ اسلام کی دولت سے مالا مال ہونے کے باوجود جاہل بدو قوم اس کے مستقبل کے لئے خطرہ بن جائے اور دوسری جانب سلطنت رومۃ الکبریٰ کو اپنا استعماری تسلط خطرہ میں نظر آ رہا تھا اور یہ عہد رسالت میں بھی مسلمان مجاہدین سے ٹکر لے چکی تھی۔ داخلی فتنوں کو کچلنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جہاں رومیوں کے مقابلے میں شام وعراق میں افواج

روانہ کیں وہاں ''اللہ کی تلوار'' کا رخ ایرانی سرکشوں کی طرف موڑ دیا۔ الابلہ کے مقام پر ایرانی افواج اور مجاہدین اسلام کے درمیان حضرت خالدؓ کی قیادت میں سب سے پہلا معرکہ برپا ہوا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے لشکرِ اسلام کو فتح عطا فرمائی۔ اس کے بعد المذار، ابوالجرٗ الیس اور امغیشیا کے مقامات پر مقابلے میں خالد کے ہاتھوں شکست ہوئی جو الحیرہ کی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ الحیرہ کو مستحکم کرنے کے بعد حضرت خالد کو حضرت عیاض بن غنم کی امداد کا حکم ملا جو فتح عراق کے لئے روانہ ہو گئے تھے۔

ر۔ حضرت خالد نے پیش قدمی کر کے الانبار کا محاصرہ کیا اور اسے فتح کرنے کے بعد عین التمر، دومتہ الجندل، الخنافس، المصیخ، الزمیل اور الفراض کے معرکے سر کرتے ہوئے فاتحانہ آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے۔ الفراض کی فتح کے بعد خالدؓ اپنے لشکر کو بتائے بغیر برق رفتاری سے فریضہ حج ادا کر کے واپس آ گئے۔ وہ ایک سال دو ماہ (محرم سن ۱۲ھ) سے (صفر سن ۱۳ھ) تک عراق میں رہے اور پندرہ جنگیں لڑیں اور سب میں فتح یاب ہوئے۔ یہاں سے انھیں یرموک پہنچنے کا حکم ملا اور وہ حیرت انگیز برق رفتاری سے پیشقدمی کرتے ہوئے یرموک پہنچے۔ جہاں انہیں تمام امرائے لشکر نے قائد اعلیٰ منتخب کیا اور رومی شہنشاہیت کے خلاف مجاہدین اسلام نے فیصلہ کن معرکہ سر کیا۔ اسی جنگ کے دوران میں حضرت خالدؓ کو دربار فاروقی سے معزولی کا حکم ملا۔ لیکن کسی قسم کے ملال کا اظہار کئے بغیر امین الامت ابوعبیدہؓ کی قیادت میں شریک جہاد رہے۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں وہ شام کی فتوحات میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک جہاد رہے اور دمشق کے علاوہ فحل، مرج الروم، حمص، الحاضر، قنسرین اور دعش وغیرہ فتح ہوئے۔

ز۔ حضرت خالدؓ بن ولید کی زندگی کے دو واقعات بڑے اہم اور نازک ہیں۔ اس لئے گہری توجہ کے مستحق ہیں۔ ان میں ایک مالک بن نویرہ الیربوعی کا قتل ہے اور دوسرا اسلامی لشکر کی قیادت سے معزولی ہے۔ پہلے واقعہ کے سلسلے میں کہا جاتا ہے کہ مالک کا قتل حضرت خالد سے بدکلامی اور شان رسالت میں گستاخانہ گفتگو کے نتیجے میں ہوا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ مالک دوران گفتگو آنحضرتؐ کے بارے میں ''صاحبلہ'' کے الفاظ بار بار دہرا کر اپنے آپ کو پیغمبر اسلام سے لاتعلق ظاہر کرتا۔ جس پر خالدؓ نے اسے قتل کر دیا۔ علاوہ ازیں وہ صدقے کا مال لوٹ چکا تھا اور لوگوں کو بغاوت اور دین سے پھر جانے پر اکساتا رہا۔ پھر یہ حقیقت بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ جیسی عظیم ہستی نے انہیں بری الذمہ قرار دے دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مالک کا قتل خالد کی اجتہادی غلطی ہے۔ جہاں تک معزولی کا تعلق ہے تو اس کا سبب بھی کوئی ذاتی عداوت پر انتقام نہ تھا۔ بلکہ دینی و ملی مصلحت پیش نظر تھی۔ حضرت خالدؓ کا خیال تھا کہ عمال و قائدین کو بعض معاملات میں کلی اختیار و اقتدار حاصل ہونا چاہیے۔ ہر بات میں خلیفہ وقت سے مشورہ ضروری نہیں۔ اس کے علاوہ مسلسل فتوحات کے باعث سپاہی ان پر فریفتہ ہو گئے تھے اور سمجھنے لگے تھے کہ ان کے جھنڈے تلے جہاد میں شرکت فتح و نصرت کی ضمانت ہے۔ یہ چیز بلاشبہ ایک فتنہ آزمائش کا باعث بن سکتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں معزول کر کے اس کا سدباب کرنا چاہا اور یہ بتایا کہ اسلام کی فتح دراصل اللہ کی مشیت و نصرت پر موقوف ہے۔ نہ کہ کسی کی محض تدبیر اور قوت بازو پر چنانچہ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے جو مراسلہ مختلف شہروں میں ارسال کیا اس میں اس بات کی صداقت کر دی کہ خالد کو کسی ناراضگی یا انتقام کی وجہ سے نہیں بلکہ فتنے سے بچنے کے لئے معزول کیا گیا۔ اسی قومی مصلحت نے انہیں معزولی پر مجبور کر دیا ورنہ یہی حضرت عمرؓ بن الخطاب تھے جنہوں نے معزولی کے بعد حضرت خالدؓ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

''یا خالدؓ انک علی لکریم وانک الی لحبیب''

''اے خالد! تم میرے نزدیک بزرگ و محترم ہونے کے ساتھ ساتھ عزیز اور پیارے بھی ہو''۔

س۔ جنگی مہارت و صلاحیت کے سلسلے میں حضرت خالد بن ولیدؓ کو دنیا کے تمام سوانح نگاروں نے خراج تحسین ادا کیا ہے۔ ان کے جنگی کارنامے اور تدابیر نہ صرف اسلام کی حربی تاریخ بلکہ دنیا کے عسکری قائدین اور ماہرین فنون کے سوانح کا ایک سنہرا اور قابل مطالعہ باب ہے وہ اگرچہ فنون حرب کی کسی باقاعدہ درسگاہ کے تربیت یافتہ نہ تھے۔ مگر میدان جنگ میں ان کی مہارت تدبیر وصف آرائی پر عقل دنگ رہ جاتی ہے عسکری قائدانہ اوصاف میں سے کوئی وصف ایسا نہ ہوگا جو خالدؓ بن ولید میں نہ ہو، شجاعت، جوانمردی، حاضر دماغی، پھرتی اور قوت تاثیر میں لاثانی تھے اور دم کے دم میں جنگ کا پانسہ پلٹ دینا ان کے لئے ایک کھیل تھا۔

۲۔ **وفات**

حضرت خالدؓ کی وفات ۲۱ ہجری، سن ۶۴۳ء میں حمص کے مقام پر ہوئی اور ان کی قبر زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ وفات کے وقت حضرت خالدؓ نے فرمایا "میں نے تقریباً تین سو جنگیں لڑی ہیں میرے جسم کے ہر حصے میں کہیں تلوار، کہیں نیزے اور کہیں تیر کا زخم لگا ہے۔ مگر شہادت سے محروم رہا اور آج بستر پر مر رہا ہوں۔ خدا بزدلوں کو کبھی چین نصیب نہ کرے"۔ مرتے وقت آپ نے وصیت فرمائی کہ میرا اسلحہ اور سواری کا گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے وقف کر دیا جائے اور یہی ان کا سارا اثاثہ تھا۔

رسول اکرمؐ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ خالدؓ کو اذیت نہ دینا کیونکہ وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اس نے کفار کے خلاف میان سے نکالا ہے اور بقول عباس محمود العقاد مصری، خالدؓ نے اسلام کے لئے بہت کچھ کیا اور اسلام نے ان کے لئے محیر العقول کارنامے انجام دینے کا سامان پیدا کیا۔ وہ جاہلیت و اسلام دونوں زمانوں میں عربی عبقریت کا معیاری نمونہ تھے۔

جنرل محمود تبت خطاب لکھتے ہیں کہ خالدؓ قیادت ہی کے لئے پیدا ہوئے۔ انہوں نے قائد ہی کی حیثیت سے زندگی گزاری اور ایک قائد کی طرح اس جہاں سے رخصت ہو گئے۔ گو آج وہ دنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی یاد بدستور دلوں میں موجود اور باقی ہے ان کے انمٹ کارنامے تاریخ میں معجزہ کی طرح باقی رہیں گے۔

حضرت خالدؓ کو رسول اکرمؐ سے بے پناہ محبت تھی۔ اس کا مظاہرہ گستاخ مالک بن نویرہ کے قتل اور جنگ یرموک کے موقع پر آپ نے کیا۔ خالدؓ نے اپنی زندگی میں تقریباً تین سو جنگیں لڑیں۔ ان تمام میں وہ فتح سے ہمکنار ہوئے۔ مجاہد قائد کی خوبیاں اور قیادت کا امتیازی وصف عظیم سپہ سالار میں موجود تھا جو کہ مسلمان لیڈروں کے لئے آج بھی مشعل راہ ہے۔ ان کی مثال آج بھی ہمارے ہاں اہمیت کی حامل ہے جو ہماری ذہنی قوتوں کو جلا اور اخلاقی تعلیم کو تقویت دیتی ہے۔ ان کی عالی شان مثالیں آج بھی جرأت، قربانی، یقین، حوصلے اور خود اعتمادی کا دائمی سبق دیتی ہیں۔ عظیم سپہ سالار کی بے مثال شخصیت اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ ہم ان کی کامیاب کمانڈ اور قیادت کے رازوں کو جاننے کی کوشش کریں۔ جو کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت موسیٰ بن نصیرؒ بحیثیت عسکری سپہ سالار

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت موسی بن نصیرؒ بحیثیت عسکری سپہ سالار حالات زندگی اور عسکری کارناموں کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

حصہ دوئم۔ حضرت موسی بن نصیرؒ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

حصہ اول۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

سوال نمبرا۔ حضرت عمر بن العاصؓ کے نام ونسب اور ابتدائی حالات پر مفصل بیان کریں؟

سوال نمبر۲۔ حضرت عمر بن العاصؓ کے عسکری کارناموں کی تفصیل بیان کریں؟

سوال نمبر۳۔ حضرت عمر بن العاصؓ کی وفات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

حصہ دوئم۔ حضرت موسی بن نصیرؒ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

سوال نمبرا۔ حضرت موسی بن نصیرؒ کے نام ونسب اور ابتدائی حالات پر مفصل بیان کریں؟

سوال نمبر۲۔ حضرت موسی بن نصیرؒ کے عسکری کارناموں کی تفصیل بیان کریں؟

سوال نمبر۳۔ حضرت موسی بن نصیرؒ کی وفات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت موسیٰ بن نصیرؒ بحیثیت عسکری سپہ سالار

بحوالہ۔ کتابچہ سو عظیم مسلمان فاتحین۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت موسیٰ بن نصیرؒ بحیثیت عسکری سپہ سالار حالات زندگی اور عسکری کارناموں کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

حصہ دوئم۔ حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے۔

حصہ اول

حضرت عمرو بن العاصؓ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے

۱۔ ابتدائی زندگی

حضرت عمرؓ و بن العاص ایک صحابی رسول ﷺ، فاتح مصر اور ایک عظیم سپہ سالار تھے۔ وہ مکہ کے مشہور مالدار سردار عاص بن وائل کا بیٹا ہونے کے سبب ناز و نعمت میں پلے تھے۔ باپ نے ان کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام کیا تھا۔ عاص بن وائل اسلام کا شدید دشمن تھا جس نے آخری وقت تک مسلمانوں کی مخالفت کی۔ عمرؓ و بن العاص نے بھی کئی سال تک اسلام کی شدید مخالفت کی۔ یہاں تک کہ مومنین نے اہل مکہ کی زیادتیوں سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کی تو عمرؓ و بن العاص نے شاہ حبشہ سے جا کر مطالبہ کیا کہ ہمارے باغی ہمیں واپس کیے جائیں۔ غزوہ بدر، غزوہ احد اور غزوہ خندق میں عمرؓ و بن العاص نے قریش کی طرف سے شرکت کی۔

۲۔ قبول اسلام

غزوہ خندق کے بعد عمرؓ و بن العاص نے سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا کہ اگر بتوں میں کوئی جان ہوتی تو اتنا بڑا لشکر کبھی ناکام نہ ہوتا۔ ان کے اندر سے یہ آواز بھی آئی کہ اگر آخرت کا وجود نہ ہو تو دنیا میں کیے گئے ظلم و جبر کا حساب کہاں ہوگا۔ اس ذہنی کشمکش میں انہوں نے حبشہ کا سفر کیا اور وہاں شاہ نجاشی کی خدمت میں چمڑے کا تحفہ پیش کر کے حضور اکرم کے سفیر عمرو بن امیہ ضمری کو قتل کرنے کے لیے اپنے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ نجاشی اس وقت تک مسلمان ہو چکا تھا۔ اس نے نہایت غضب ناک ہو کر جواب دیا۔

''کیا تم ایک شخص کو مجھ سے قتل کرنے کے لیے مانگتے ہو جو اس ہستی کا قاصد ہے جن کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے ہیں۔ وہی حضرت جبرائیلؑ جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کرتے تھے۔

عمرؓ و بن العاص کا اپنا بیان ہے کہ میں اس جواب سے ایسا متاثر ہوا کہ اپنے ساتھیوں سے کچھ کہے بغیر مدینہ منورۃ کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں حضرت خالد بن ولیدؓ ملے۔ وہ قبول اسلام کی غرض سے مدینہ منورۃ جا رہے تھے۔ چنانچہ دونوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی اور اپنے ماضی سے استغفار کیا۔

۳۔ عہد نبوی میں خدمات

قبول اسلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ و بن العاص کو ذات السلاسل اور سواع کی مہمات کا امیر مقرر کیا۔ اور دونوں آپ نے کامیابی سے سر کیں۔ موخر الذکر مہم سواع بت اور اس کے مندر کو مسمار کرنے کی مہم تھی جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر رباط کے مقام پر واقع تھا۔ آپ نے بلی اور عذرہ قبائل کو بھی دعوت حق پہنچا کر مشرف با اسلام کیا اور عمان کے سرداروں عبید اور جیفر کو جو مجوسی تھے مسلمان کرنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو عمان کا عامل مقرر فرمایا۔

۴۔ عہد خلافت میں خدمات

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں آپ عمان ہی کے عامل رہے یہاں تک کہ انہیں تسخیر فلسطین کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اجنادین کے معرکہ میں آپ نے نوے ہزار مجاہدین کی کمان کی۔ اسی معرکہ میں آپ کے بھائی ہشام بن عاص شہید ہو گئے۔ جو آپ سے بہت پہلے اسلام قبول کر چکے تھے۔ اجنادین کی فتح کے بعد فحل و بیسان کے لوگوں میں بھی آپ نے کامیابی حاصل کی اور یرموک کے فیصلہ کن معرکہ میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔

مہلک طاعون نے پچیس ہزار مسلمانوں کی جانیں لے لیں جن میں قائد لشکر امین الملت ابوعبیدؓ بن جراح اور معاذؓ بن جبل بھی شامل تھے۔ ان دونوں کے بعد عمرؓ و بن العاص لشکر کے قائد

بنے تو انہوں نے حسن تدبیر سے مسلمانوں کی جانیں بچائیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو وبا والے علاقے سے فوراً ہٹا لیا۔ اور پہاڑوں میں منتشر کر دیا۔ اس حکمت عملی سے وبا کے جراثیم ایک سے دوسرے تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اسی طرح جلد ہی مسلمان اس وبا سے محفوظ ہو گئے۔

۵۔ فتح مصر

عمروؓ بن العاص کو جس کارنامہ کی بدولت امتیاز حاصل ہوا وہ فتح مصر ہے۔ آپ نے صرف چار ہزار جانبازوں کے ساتھ مصر کی سرحد عبور کی۔ بابلیوں اور العریش پر قبضہ کر کے عین الشمس پہنچے اور طویل محاصرے سے قصر شمع کو فتح کیا۔ اس قلعہ کے پاس آپ نے فسطاط کا شہر بسایا جو بعد میں اسلامی مصر کا دارالحکومت قرار پایا۔ اس فتح کا سب سے اہم معرکہ اسکندریہ کی فتح ہے جس کے بعد مقوقس شاہ مصر نے مسلمانوں کی اطاعت قبول کر لی۔ اور مصر کی تسخیر مکمل ہو گئی۔ مصر کے بعد عمروؓ بن العاص نے طرابلس بھی فتح کر لیا۔ تاہم امیر المومنینؓ نے افریقہ کے علاقے تیونس، الجزائر اور مراکش کی طرف پیش قدمی روک دینے کا حکم دے دیا تھا۔ مصر کے زرخیز علاقے کی آمدن نے مسلمانوں کا معیار زندگی بلند کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو عیش کوشی پسند نہ تھی انہوں نے حضرت عمروؓ بن العاص کو بھی سخت تنبیہ کی۔

۶۔ عثمانی دور

حضرت عثمان بن عفانؓ کے دور خلافت میں عمروؓ بن العاص نے مصر کا خراج بڑھانے سے معذرت کی اور لکھا کہ ''گائے اس سے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی'' حضرت عثمانؓ نے آپ کو معزول کر دیا۔ لیکن آپ بدستور حضرت عثمانؓ کے خیر خواہ رہے اور دور فتن میں آپ کو مشورے دیتے رہے۔ عمروؓ بن العاص بہت بہادر اور باصلاحیت انسان تھے۔ بہترین سپہ سالار، بہت اچھے منتظم سلطنت اور اعلیٰ درجے کے سیاسی مدبر تھے۔

۷۔ وفات

حضرت عمروؓ بن العاص ۶۶۴ء کو مصر میں فسطاط کے مقام پر وفات فرما گئے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے:
'جب میں عمرو بن العاصؓ کی قابلیت، ذہانت اور دوراندیشی کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلام کے دائرے میں داخل ہونے والا پہلا شخص عمرو بن العاصؓ کو ہونا چاہئے تھا'۔

حصہ دوئم

حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کی ابتدائی زندگی اور عسکری کارنامے

۱۔ ابتدائی زندگی

حضرت موسیٰ بن نصیرؒ افریقہ کے عظیم اموی گورنر اور سپہ سالار تھے۔ حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کا آبائی خاندان مسیحی تھا۔ اور عین التمر میں مقیم تھا۔ شام و ایران کی سرحد پر واقع یہ شہر اہم تجارتی مرکز تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے عین التمر کو فتح کیا تو آپ کے والد نصیر کو گرفتار کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا۔ دستور کے مطابق وہ غلام تھے۔ لیکن قبول اسلام کے بعد ان کے مالک عبدالعزیز بن مروان نے آزاد کر کے دوست بنا لیا۔ حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کی پیدائش عہد فاروقی 19 ہجری میں ہوئی۔ آپ کی تعلیم و تربیت اسی ماحول میں ہوئی جس میں عمر بن عبد العزیزؒ پرورش پا رہے تھے۔

عبدالملک نے حضرت موسیٰ بن نصیرؒ کو بصرہ میں خراج وصول کرنے کا افسر مقرر کیا۔ لیکن جلد ہی حضرت موسیٰ بن نصیرؒ پر بددیانتی کا غلط الزام لگا تاہم آپ اپنے مربی عبدالعزیز کی سفارش پر سزا سے بچ گئے۔ عبدالعزیز نے موسیٰ بن نصیر پر عاید کردہ جرمانہ اپنی جیب سے ادا کیا عبدالعزیز نے انہیں اپنے پاس مصر میں بلایا وہ حضرت موسیٰ بن نصیر کی دیانت و ذہانت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ انہیں عظیم کام سونپے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ انہیں افریقہ کے گورنر کا منصب سونپا گیا۔

۲۔ افریقہ کی گورنری

موسٰی بن نصیرؒ اچھے جرنیل ہی نہیں بہت اچھے منتظم بھی تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ مبلغ اور مصلح تھے۔ بربر قبائل کو جو مسلسل بغاوتوں کے عادی تھے اور سخت سے سخت گورنروں کے مظالم برداشت کرنے کے سبب مسلمانوں سے متنفر ہو رہے تھے۔ ایک ایسے ہی مصلح کی ضرورت تھی جو ان کے نظریات کو قبول کر سکے۔ اسلامی اقدار کو ان کے دلوں میں بٹھا سکے اور انہیں اسلام کے مبلغ بنا دے۔ موسٰی بن نصیرؒ افریقہ پہنچے تو انہوں نے قبائل میں گھل مل کر انہیں یقین دلایا کہ مسلمان کی حیثیت سے ان میں اور موسٰی بن نصیرؒ میں کوئی فرق نہیں اور وہ انہی میں سے ہیں۔ اس نئے انداز پر بربر قبائل کو خوشگوار حیرت ہوئی موسٰی بن نصیرؒ کے فوجی کمانڈر طارق بن زیاد خود بربر تھے اور قوت ایمانی اور جذبہ جہاد سے معمور دل رکھتے تھے۔ طارق بن زیاد نے سات ہزار بربر فوج کی دینی و فوجی تربیت کر کے اسے کسی بھی بڑی مہم کے لیے تیار کیا۔ غرض بربر قبائل کو اعتماد میں لے کر انہیں متحد کیا گیا پھر ان کی تربیت کر کے اور ان میں جذبہ جہاد پیدا کر کے فتح اندلس کا پہلا مرحلہ مکمل کیا گیا۔

۳۔ **فتح اندلس**

کاونٹ جولین کی طرف سے اندلس پر حملہ کی دعوت ملنے پر وہ وقت آ گیا جس کا مسلمانوں کو انتظار تھا۔ راڈرک کا ظلم واضح ہو چکا تھا۔ اس کی بدکرداری سامنے آ گئی تھی۔ اندلس میں نہ صرف یہودی مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے تھے بلکہ گاتھ قوم کے عوام بھی تنگ تھے۔ امراء بھی بادشاہ سے تنگ آئے بیٹھے تھے۔ معاشرہ ہر لحاظ سے گل سڑ گیا تھا اور ایک نئے انقلاب کا متقاضی تھا۔ طارق بن زیاد نے اپنے ابتدائی خطاب میں ہی مظلوم کی حمایت میں جنگ اور خدا کا پیغام پہنچانے کے جذبات ابھارے اور مجاہدین سر دھڑ کی بازی لگانے پر آمادہ ہو گئے۔

موسٰی بن نصیرؒ نے اس موقع پر نہایت محتاط طرز عمل اختیار کیا۔ پہلے کاونٹ جولین کی وفاداری کا امتحان لیا اور پہلا حملہ اس سے کروایا۔ پھر طارق بن زیاد کو سات ہزار مجاہدین کے ساتھ بھیجا اور پانچ ہزار بطور کمک روانہ کیے۔ اور جوں ہی گاڈالیٹ کی فتح کی خبر ملی خود بھی اندلس پہنچے اور فتوحات میں حصہ لیا۔ فتح اندلس میں مسلمان فوج نے سپین کے جنرل راڈرک کو دریائے گاڈالیٹ میں شکست دے کر ایک اہم برتری حاصل کی اور اندلس کے زیادہ تر حصے پر قبضہ کر لیا۔

۴۔ **وفات**

فتح اندلس کے بعد موسٰی بن نصیرؒ نے طارق بن زیاد کے ساتھ مل کر جنوبی فرانس کے کچھ حصے پر بھی قبضہ کر لیا۔ موسٰی بن نصیرؒ باقی یورپ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر ہی رہے تھے کہ انہیں خلیفہ الولید اول نے دمشق پہنچنے کا حکم جاری کیا۔ حضرت موسٰی بن نصیرؒ 715ء میں دمشق میں وفات پا گئے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

نشان حیدر

مقصد۔ اس سبق کے دوران نشان حیدر پانے والے ان عظیم ہیروز کے بارے میں کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے جنہوں نے اپنی جان دے کر اس قوم و ملک کو دوام بخشا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نشان حیدر سے تعارف۔

حصہ دوئم۔ نشان حیدر پانے والے ہیروز۔

حصہ اول **نشان حیدر سے تعارف**

سوال نمبر۱۔ پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز کون سا ہے؟

سوال نمبر۲۔ انگریز فوج کے سب سے بڑے فوجی اعزاز کا نام کیا ہے؟

حصہ دوئم **نشان حیدر پانے والے ہیروز**

سوال نمبر۳۔ نشان حیدر پانے والے کتنے ہیروز ہیں؟

سوال نمبر۴۔ فلائٹ لیفٹیننٹ راشد منہاس شہید نے کب شہادت کا رتبہ حاصل کیا ؟

سوال نمبر۵۔ کیپٹن کرنل شیر خان شہید نے کہاں جام شہادت نوش کیا؟

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

نشان حیدر

بحوالہ۔ کتابچہ نشان حیدر۔

تمہید۔ ہر ملک اور ہر قوم کے اپنے اپنے ہیروز ہوتے ہیں جنہوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہوتی ہیں اور ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے ہوتے ہیں کہ ان پر اس ملک کا ہر فرد بجا طور پر فخر کرتا ہے۔ ان کی داستانیں دہرائی جاتی ہیں، قلمبند کی جاتی ہیں۔ ملک کے سپاہی تو اپنی داستانیں اپنے خون سے رقم کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے ان میں سے بیشتر تو اپنی جانیں ملک اور قوم کیلئے اس طرح قربان کر دیتے ہیں کہ کوئی جانتا بھی نہیں کسی کو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ وہ کون تھے۔ ہاں البتہ ان میں سے چند ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی بہادری اور کارکردگی اس پائے کی ہوتی ہے جس کی بناء پر یا جس کے اعتراف میں انہیں اعلیٰ فوجی اعزازات سے نوازا جاتا ہے۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران نشان حیدر پانے والے ان عظیم ہیروز کے بارے میں کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے جنہوں نے اپنی جان دے کر اس قوم و ملک کو دوام بخشا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ نشان حیدر سے تعارف۔

حصہ دوئم۔ نشان حیدر پانے والے ہیروز۔

حصہ اول

نشان حیدر سے تعارف

ہمارے ملک کا اعلیٰ ترین فوجی اعزاز نشان حیدر ہے۔ انگریز فوج کا اعلیٰ ترین نشان وکٹوریہ کراس اور بھارتی فوج کا یہی نشان مہاویر چکرا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد سب سے پہلے نشان حیدر حاصل کرنے والے کیپٹن راجہ محمد سرور شہید تھے جنہیں یہ اعزاز کشمیر میں ہونے والی پہلی جنگ میں چکوٹھی کے محاذ پر ملا تھا لیکن کتنا عجیب اتفاق ہے کہ کیپٹن سرور ۲۷ اور ۲۸ جولائی ۱۹۴۸ء کی رات کو اپنے دیئے گئے مشن کو پورا کرنے کی کوشش میں شہید ہوئے تھے۔ سرکاری طور پر یہ اعزاز بعد از شہادت ۱۹۵۶ء میں ایک خاص اعلان کے تحت دیا گیا۔ نشان حیدر کی ابتداء قیام پاکستان کے بعد ہوئی۔ نشان حیدر پانے والے کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ اس نے اپنا کارنامہ یعنی فرائض منصبی کے تقاضوں سے کہیں بڑھ کے سرانجام دیا ہو یہاں تک کہ ایسا کرتے ہوئے اس نے اپنی زندگی تک داؤ پہ لگا دی ہو۔ یہی کسی ایک انسان کی قربانی کی انتہاء ہوتی ہے کہ وہ نذرانہ زندگی پیش کر دے اور ابدی زندگی پالے۔ اسی لئے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے"۔

اسلام میں شہید کا بہت بڑا رتبہ ہے اور شہادت کے نعم البدل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے بڑے انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ تو صرف دین اسلام اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ملک، قوم، مذہب، اسلام اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا رتبہ سب سے زیادہ بلند ہے۔ آخرت پر ایمان ہمارے ایمان اور عقیدے کا جزو ہوتا ہے اس لئے ہمارے عقیدے کے مطابق آخرت میں شہیدوں کا مقام سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے۔ باقی کسی بھی مذہب میں اس طرح کا کوئی تصور نہیں ہے۔

حصہ دوئم

نشان حیدر پانے والے ہیروز

ہمارے جن مایہ ناز ہیروز کو ملک کا اعلی ترین اعزاز یعنی نشان حیدر عطا کیا جا چکا ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	رینک اور نام	اعزاز	جنگ	مقام شہادت
ا۔	کیپٹن راجہ محمد سرور شہید	نشان حیدر	1948ء	چکوٹھی، کشمیر
۲۔	نائیک سیف علی شہید	ہلال کشمیر مساوی نشان حیدر	1948ء	مینڈھر پونچھ۔ جموں و کشمیر (انڈیا)
۳۔	میجر محمد طفیل شہید	نشان حیدر	1958ء	لکشمی پور۔ مشرقی پاکستان
۴۔	میجر راجہ عبدالعزیز بھٹی شہید	نشان حیدر	1965ء	بی آر بی۔ لاہور
۵۔	فلائٹ لیفٹیننٹ راشد منہاس شہید	نشان حیدر	1971ء	مغربی پاکستان
۶۔	میجر شبیر شریف شہید	نشان حیدر	1971ء	سلیمانکی سیکٹر۔ مغربی پاکستان
۷۔	لانس نائیک محمد محفوظ شہید	نشان حیدر	1971ء	واہگہ، اٹاری سیکٹر۔ مغربی پاکستان
۸۔	میجر محمد اکرم شہید	نشان حیدر	1971ء	ہلی سیکٹر۔ مشرقی پاکستان
۹۔	سوار محمد حسین شہید	نشان حیدر	1971ء	ظفروال شکر گڑھ سیکٹر۔ مغربی پاکستان
۱۰۔	کیپٹن کرنل شیر خان شہید	نشان حیدر	1999ء	کارگل سیکٹر
۱۱۔	حوالدار لالک جان شہید	نشان حیدر	1999ء	کارگل سیکٹر

نوٹ۔ ملک وملت کی حفاظت ایک ایسا جذبہ ہے جس کے تحت افواج پاکستان نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے میں کبھی بھی دریغ نہیں کیا ہے۔ میدان جنگ میں دشمن کی منصوبہ بندی کو چکنا چور کرنے کیلئے بہترین تربیت اور ملی جذبے کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ آج اس پیریڈ کے دوران نشان حیدر پانے والے ان عظیم عساکر پاکستان سے تعارف کروایا گیا ہے جنہوں نے مختلف جنگوں میں اپنی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے بڑھ کر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اسی وجہ سے تاریخ میں ان کے نام سنہری حروف میں موجود ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

اینڈسٹیٹ ایم او آئی

اے ایل سی کورس کے دوران جوانوں کو ایم او آئی سے واقفیت دلانا مقصود ہے۔

کورس کے دوران جوانوں کو مندرجہ ذیل اسباق پر عبور دلایا جائیگا۔

۱۔ لیسن پلان کی تیاری۔

۲۔ سکھلائی کے اصول۔

۳۔ سوالات پوچھنے کے ڈھنگ۔

۴۔ تربیتی مددوں کی تیاری اور استعمال۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

لیسن پلان کی تیاری

بحوالہ۔ جی ایس پی اردو 10316 اور 1876

تمہید۔ اپنے سبق کی تیاری کے مرحلے میں استاد مختلف جگہ سے حاصل کردہ مواد کا تجزیہ کرنے اور اسے پڑھنے کے بعد اپنے تحریری نوٹ تیار کرے گا۔ جو کہ سبق کی سکھلائی کیلئے استاد کو بنیاد فراہم کریں گے۔ ان دستاویزات کو ترتیب دینے سے لیسن پلان وجود میں آتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ استاد کے پڑھانے کے مواد پر مبنی دستاویز ہے۔ پمفلٹ اور دوسری کتابوں سے حاصل کردہ مواد کو لفظ بہ لفظ دھرانا نہیں چاہیے۔ یہ صرف استاد کو معاونت اور خاکہ فراہم کرتے ہیں۔ جس کو بنیاد بنا کر استاد اپنا لیسن پلان بناتا ہے۔ اس لئے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ہم لیسن پلان بنانے کے طریقے کار اور اس کے ضروری اجزاء اور زبانی سکھلائی کے طریقہ کار سے واقفیت حاصل کریں۔

مقصد۔ اس سبق کے دوران لیسن پلان کی تیاری کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ لیسن پلان بنانے کے فوائد اور حصے۔

حصہ دوئم۔ سبق پیش کرنے کے طریقے اور حصے۔

حصہ اول

لیسن پلان بنانے کے فوائد اور حصے

سوال نمبر ا۔ لیسن پلان کے فوائد بیان کریں؟

ا۔ **لیسن پلان بنانے کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:۔**

ا۔ سبق کو تسلسل کے ساتھ پیش کرنے میں مدد دیتا ہے۔

ب۔ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پورے سبق کا موثر طریقے سے احاطہ کیا جارہا ہے۔

ج۔ بعد میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

د۔ تمام اساتذہ کے لئے سبق ایک ہی طرح کے مطلب پیش کرتا ہے۔ اس طرح تمام پڑھانے والوں میں یکساں معیار برقرار رہتا ہے۔

ر۔ امتحانات کی تیاری کے لئے حوالہ میسر کرتا ہے۔

س۔ استاد کی یاداشت بہتر کرنے کے لئے کام آتا ہے اور استاد کو اعتماد فراہم کرتا ہے۔

ش۔ استاد کو سبق درجوں میں پڑھانے میں معاونت کرتا ہے۔

ص۔ استاد کو وقت کے صحیح طریقے سے استعمال کرنے میں معاونت کرتا ہے اور تربیتی معاونت کو بھی بروقت استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ لیسن پلان کے کتنے حصے ہیں نیز اس کے فوائد بیان کریں؟

۲۔ **لیسن پلان کے حصے** ۔ لیسن پلان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ سرخیاں استاد کی رہنمائی کے لئے ہوتی ہیں۔ جبکہ نفس مضمون استاد کو سبق پڑھانے میں راہنمائی کرتا ہے۔ نفس مضمون یا ٹیکسٹ والے حصے کے مندرجہ ذیل اجزاء ہوتے ہیں۔

الف۔ **شروعات۔** سبق کا یہ حصہ کلاس کی توجہ کو سبق کی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اس کی روشنی میں طلباء کو سبق پڑھنے کی وجوہات سے بھی واقفیت ملتی ہے۔

ب۔ **ابتدائیہ۔(Preliminaries)۔** سبق کو شروع کرنے سے پہلے استاد جو کاروائی کرتا ہے وہ ابتدائیہ کہلاتا ہے۔

ج۔ **رسائی۔(Approach)۔** پچھلے سبق کے ساتھ ملاپ کرنے کے لئے پچھلے سبق کی مختلف دہرائی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس میں سبق کا مقصد اور پڑھانے کی وجہ شامل ہے اس کے ساتھ استاد سرسری انداز میں کلاس کو یہ بھی بتاتا ہے کہ وہ اس سبق کو کس طریقے اور کتنے مراحل میں پڑھائے گا۔

د۔ **وسطی حصہ (The Middle)۔** یہ سکھلائی والے حصے کا اہم حصہ ہے جس میں نفس مضمون کو تسلسل کیساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

ر۔ **اختتامیہ (The End)۔** اس حصے کا مقصد شکوک دور کرنا ہے اور استاد اپنی تسلی کرتا ہے۔ کہ جو کچھ اس نے پڑھایا ہے وہ کلاس کی سمجھ میں آ گیا ہے۔ اس حصہ میں جو کاروائی کی جائے گی وہ مندرجہ ذیل ہے۔

(ا) کلاس سے سوالات

(۲) آخری تصدیق

(۳) خلاصہ

حصہ دوئم

سبق پیش کرنے کے طریقے اور حصے

سوال نمبر۳۔ سبق پیش کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟

۳۔ **سبق پیش کرنے کے طریقے۔**

الف۔ لیکچر (Lecture)۔

ب۔ بحث (Discussion)۔

ج۔ لیسن (Lesson)۔

د۔ مظاہرہ (Demonstroaion)۔

ر۔ اوپر دیئے گئے طریقوں کا ملاپ کر کے۔

سوال نمبر۴۔ سبق پیش کرنے کے حصے بیان کریں؟

۴۔ **پیشکش کے حصے۔** ہر پیشکش کے مندرجہ ذیل حصے ہوتے ہیں۔

الف۔ **تعارف۔** (Introduction) تعارف کے ذریعے استاد پیشکش کے سلسلے کی بنیاد رکھتا ہے تعارف کے ذریعے کلاس اور استاد کے درمیان رابطہ قائم ہوتا ہے۔ سبق میں دلچسپی کے حصہ کو ہمیشہ تعارفی حصہ میں شامل ہونا چاہیے موثر تعارف کے چند طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ایک اچھا تعارفی بیان یا تاریخی مثال۔

(۲) ایک دلچسپ اور پُر مزاح کہانی جو کہ سبق سے مطابقت رکھتی ہو۔

(۳) چھوٹا سا مکمل مظاہرہ یا فلم۔

(۴) پچھلی سکھلائی کا حوالہ دینا۔

ب۔ **قلبی حصہ (Main Body)**۔ سکھلائی کے تمام نکات قلبی حصہ میں شامل ہوتے ہیں جس میں استاد ہر نکتے کی وضاحت کرتا ہے۔ اور طلباء میں سمجھ پیدا کرتا ہے۔ استاد سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تسلسل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ استاد کو اس کیساتھ ساتھ اہم نکات پر زور دینا چاہیے اس حصہ میں استاد کو طلباء کی دلچسپی اور توجہ کو برقرار رکھنا چاہیے اس حصے کو موثر بنانے کیلئے چند تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) **اصل موضوع۔** استاد کو موضوعات کو محدود رکھنا چاہیے کیونکہ طلباء بہت سارے موضوعات کو یاد نہیں رکھ سکتے ہیں۔

(۲) **ایک نکتے سے دوسرے نکتے کی طرف نقل مکانی (Transition Between Point)**۔ ایک نکتہ سے دوسرے نکتے کی طرف تبدیلی ایک مشکل کام ہے جسے استاد کو صحیح طریقے سے سرانجام دینا ہوگا تا کہ تسلسل ٹوٹنے نہ پائے اور مرحلہ وار ترقی ہو۔

(۳) **طلباء کی دلچسپی کو برقرار رکھیں۔** استاد کو طلباء کے سامنے کبھی بھی اعتراف نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا سبق خشک ہے۔ بلکہ اسے طلباء کی دلچسپی کو ہر حالت میں برقرار رکھنا چاہیے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

(ا) سبق کو مخصوص رکھیں اور بے فائدہ گفتگو نہ کریں۔

(ب) سبق کو جنگی مثالوں اور مظاہروں کے ساتھ واضح کریں۔

(ج) وقتاً فوقتاً سوالات کرتے رہیں۔

(د) تربیتی معاونتوں جیسا کہ چارٹ، نقشہ، ماڈل وغیرہ کا استعمال کریں۔

(۴) **اہم نکات پر زور۔** اگر استاد سبق کے اہم نکات پر زور نہ دے تو امکان ہے کہ طلباء سبق کو پوری طرح قابو میں نہ کر سکیں۔ دہرائی اہم نکات پر زور دینے کا ایک طریقہ ہے۔

ج۔ **خلاصہ (Summary)**۔ سبق کے کسی بھی حصہ میں خلاصہ بیان کیا جا سکتا ہے جہاں پر ضرورت محسوس ہو کہ پڑھائے گئے نکات کا احاطہ کیا جائے۔ تاہم مکمل سبق پڑھائے جانے کے بعد دوبارہ اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا جائے یہ بھی دہرائی کا ایک طریقہ ہے۔

سوال نمبر۵۔ طور طریقہ اور اسلوب میں مدنظر رکھنے والے نکات بیان کریں؟

۵۔ **استاد کا طور طریقہ اور اسلوب طلباء پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے طور طریقہ اسلوب میں مدنظر رکھنے والے نکات۔** طلباء استاد کے طور طریقے اور پڑھانے کے اسلوب سے ہی گہرا اثر لیتے ہیں۔ اس لئے استاد کا رویہ اور اسلوب کلاس کی طرف مثبت ہونا چاہیے اس میں مدنظر رکھنے والے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

الف۔ **بیرنگ (Bearing)**۔ اساتذہ کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ فوج میں مقرر کردہ بیرنگ کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ اساتذہ کو صاف ستھرا اور سلجھے ہوئے اطوار والا ہونا چاہیے۔

ب۔ **حرکت(Movement)**۔ استاد کی کلاس میں حرکت قدرتی اور متوازن ہونی چاہیے ڈھیلا کھڑا ہونا یا زیادہ اکڑ کر کھڑا ہونا غیر قدرتی بھی ہے اور تکلیف دہ بھی اسی طرح کلاس میں حرکت کسی مقصد کے ساتھ ہونی چاہیے۔مثلاً چارٹ سمجھانا وغیرہ۔

ج۔ **ہاتھ (Hands)**۔ استاد کو کلاس میں اپنے ہاتھوں کی حرکت کو مکمل کنٹرول میں رکھنا چاہیے۔ہاتھوں کی غیر ضروری حرکت اضطراب کو ظاہر کرتی ہے۔

د۔ **سٹیج کا خوف(Stage Fright)**۔ سٹیج پر شروع میں آتے ہی کسی حد تک اضطراب قدرتی ہے لیکن اس سے جلد پیچھا چھڑایا جانا چاہیے ذاتی اعتماد، سبق کا مکمل علم، تیاری اور تجربہ سٹیج کے خوف سے پیچھا چھڑانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

ر۔ **عادات واطوار(Mannerism)**۔ عادات واطوار سے مراد شکل یا جسم کی وہ حرکات ہیں جو کہ طلباء کی توجہ اپنی طرف مرکوز رکھتی ہیں۔استاد کو ایسی تمام حرکات سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ز۔ **بہانے بازی سے اجتناب(Make No Excuses)**۔ بہانے بازی اور مخالفانہ رویہ اپنانے سے اجتناب کریں۔صحیح طریقے سے تیار نہ کئے ہوئے سبق اور اپنے سبق کا علم نہ ہونے کی صورت میں بہانے بازی سے گریز کریں۔

س۔ **ڈسپلن(Discipline)**۔ نظم وضبط میں کسی قسم کی کمی اور کوتاہی برداشت نہ کریں۔کوتاہی کے خلاف فوراً ایکشن لیں۔

ش۔ **جوش وخروش سے بھرپور(Be Enthusiastic)**۔ طلباء آسانی سے اس بات کا پتہ لگا سکتے ہیں کہ استاد دل سے پڑھا رہا ہے۔طلباء کا سکھلائی اور سمجھنے کا تعلق استاد کے پڑھانے کے شوق سے مطابقت رکھے گا۔اس لئے استاد کو اپنے کام میں جوش وخروش سے کام لینا چاہیے۔

ص۔ **اشارے(Gestures)**۔ استاد کے تمام اشارے معنی خیز اور بروقت ہونے چاہئیں۔غیر ضروری اشارے کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے۔اور استاد کا اضطراب ظاہر ہوتا ہے۔

ض۔ **مزاح(Humour)**۔ مزاح کلاس کو سکھلائی کی طرف متوجہ رکھنے میں مدد دیتا ہے استاد کو مزاح کا سہارا اس طرح لینا چاہیے کہ وہ اسکی شخصیت کا حصہ لگے۔استاد کو گھٹیا مزاح کا کبھی سہارا نہیں لینا چاہیے۔مزاح کو سکھلائی کے طریقہ کار کا لازمی جزو سمجھنا بھی غلط ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سکھلائی کے اصول

بحوالہ۔ جی ایس پی 1876

تمہید۔ عسکری زندگی میں اپنی سپاہ کو سکھلائی دینے کی ذمہ داری ہو یا طلباء کے کسی گروپ کو پڑھانے یا سکھلانے کے عمل سے گزارنا ہو۔ان امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اصول وضوابط کا مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ایک استاد اپنی کلاس کو اسی صورت میں اچھی طرح پڑھا سکتا ہے جب وہ خود سکھلائی کے اصولوں کو بخوبی جانتا ہو۔

مقصد۔ اس سبق دوران سکھلائی کے اصولوں کے بارے میں پڑھانا مقصود ہے۔

اجمالی خاکہ۔ اس سبق کو دو بڑے حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

پہلا حصہ۔

الف۔سیکھنے کی خواہش۔

ب۔ زیادہ سے زیادہ حواس کا استعمال۔

دوسرا حصہ۔

الف۔سکھلائی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔

ب۔ مثبت رویہ کی تعمیر۔

حصہ اول

سیکھنے کی خواہش اور زیادہ سے زیادہ حواس کا استعمال

سوال نمبر ا۔ سیکھنے کی خواہش کیا ہے اور اس کی تفصیل بیان کریں۔

ا۔ **سیکھنے کی خواہش کیا ہے۔** سکھلائی دینے کیلئے اپنے شاگردوں کے اندر سیکھنے کی خواہش پیدا کرنا ہے اور یہی ایک استاد کا بنیادی عمل ہے۔اگر مندرجہ ذیل باتوں پر استاد عمل کریں تو شاگردوں میں خود بخود سیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی۔

الف۔ **سکھلائی کی وجہ۔** سکھلائی اس وقت بہتر ہوسکتی ہے جبکہ شاگرد کو سکھلائی کا مقصد معلوم ہوجائے یعنی اسے سکھلائی کیوں دی جارہی ہے اس سے کیا توقع کی جارہی ہے کب اور کہاں یہ سکھلائی اسکو مدد دے سکے گی۔گویا کہ سبق کو صحیح طریقے سے واضح کرنا اور سبق کا تعارف کرانا نہایت ضروری امر ہے۔

مثال۔ایک استاد جو ریکروٹوں کی کلاس کیلئے ایچ ای ۳۶ ہینڈ گرینیڈ کا سبق چلا رہا ہو اس سبق کو اسطرح متعارف کرا سکتا ہے۔جنگ کے دوران ایسے موقع ضرور آئیں گے جبکہ اپنی رائفل اور خود کار مشین گن کو دشمن کے خلاف استعمال نہ کرسکیں کیونکہ دشمن مورچوں میں گھسا ہوا ہو یا کسی آڑ کے پیچھے چھپا ہوا ہو یا پھر آپکے پاس ایمونیشن ختم ہوگیا ہو تو اس وقت گرینیڈ ہی آپ کا ساتھی اور مددگار ثابت ہوسکتا ہے بشرطیکہ آپ اسکو پرائم کرنا جانتے ہوں اور اسکے عمل سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔یقیناً اسکے استعمال سے آپ دشمن کو برباد کردینگے۔لہذا ضروری ہے کہ آپ کو گرینیڈ کا استعمال آتا ہو۔

ب۔ **شوق برقرار رکھنا۔** شاگردوں کیلئے جس قدر سبق کو دلچسپ بنایا جائیگا اتنی ہی دلچسپی سے وہ اسے سیکھیں گے۔ذاتی تجربہ کا بیان،تاریخی مثالیں،ٹریننگ ایڈز کا استعمال وغیرہ سبق میں زیادہ دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔استاد کو چاہیے کہ ایک عام سبق کو پڑھانے کیلئے بھی وہ نت نئے اور دلچسپ طریقے اختیار کرے۔یاد رکھیں کہ اکتاہٹ استاد کی سب سے بڑی دشمن ہے۔

ج۔ **حوصلہ افزائی۔** شاگردوں کی ابتدائی کامیابی کی استاد کو داد دینی چاہیے اس سے شاگردوں میں زیادہ محنت کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اسکے لئے استاد کو چاہیے کہ شروع میں شاگردوں سے اس قسم کا کام کروائے جو وہ آسانی سے کرسکیں اور انکی حوصلہ افزائی ہو۔

د۔ **حقیقت پسندی۔** اپنی سکھلائی کو جہاں تک ممکن ہو اصلی شکل میں پیش کریں۔سکھلائی کا عمل ایسے ہی ہو جیسا کہ لڑائی کے میدان میں ہوتا ہے۔کبھی بھی شاگردوں کو زبانی نہ بتائیں خصوصاً جب آپ کوئی چیز شاگردوں کو دکھا سکتے ہوں۔آپ خود سوچیں کہ ایک فلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور کسی اور سے زبانی سننے میں کتنا فرق ہے۔

ر۔ **قابلیت کو جانچنا اور پہچاننا۔** اگر شاگردوں کی قابلیت انکے سامنے تسلیم کی جائے تو اس سے ان میں سیکھنے کی خواہش مزید فروغ پاتی ہے استاد کو چاہیے کہ شاگردوں کے اچھے نکات کی تعریف کرے اور انکی غلطیوں کو ہی نہ بیان کرتا رہے۔

ز۔ **جذبات پر قابو پانا۔** استاد کو چاہیے کہ شاگردوں کے ساتھ کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جس سے ان میں ڈر و خوف یا نفرت پیدا ہو ایسا کرنے سے شاگردوں کا رجحان سبق کی بجائے کسی اور طرف چلا جائے گا۔

س۔ **مقابلہ۔** مقابلہ انسان کی فطرت میں شامل ہے اگر اسے مقابلے کے طور پر کام کرایا جائے تو بڑے کٹھن کام کر گزرتا ہے۔اگر سکھلائی کے دوران مقابلے کا جذبہ پیدا کردیا جائے تو فوری طور پر سیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

ش۔ **انعام وسزا۔** کسی اچھی کارکردگی پر اسے انعام دینے سے نہ صرف اسکی حوصلہ افزائی ہوگی بلکہ باقی شاگردوں میں بھی رشک کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔البتہ شاگردوں کو سزا صرف آخری حربہ کے طور پر ہی دینی چاہیے اور اس میں بھی استاد کی کوشش ہونی چاہیے کہ سزا سکھلائی کیلئے ہو نہ کہ کسی کو تکلیف پہنچانے کیلئے۔

ص۔ **مداخلت۔** سکھلائی کے دوران بیرونی مداخلت سے کلاس کا دھیان کچھ عرصے کیلئے یا مکمل طور پر دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ جیسے ایک کلاس جو کہ استاد سڑک کے نزدیک چلا رہا ہو اس کلاس کے شاگرد اگرچہ کانوں سے استاد کی بات سن رہے ہونگے مگر انکی آنکھیں اور کان باہر سڑک کی طرف متوجہ ہونگے اور پیغامات وصول کر رہے ہونگے اس طرح انکا دھیان سبق سے ہٹ جائیگا۔

ض۔ **کلاس کا خیال۔** استاد کو کلاس کے آرام کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ کلاس میں بیٹھنے کی جگہ روشنی کی حالت گرمی یا سردی کا خیال بورڈ اور ٹریننگ ایڈ کی پوزیشن ایسی ہونی چاہیے کہ شاگردوں کو کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو انکا دھیان سبق کی طرف پوری طرح سے نہیں ہوگا۔

سوال نمبر ۲: حواس خمسہ کیا ہیں اور زیادہ سے زیادہ حواس کا استعمال لکھیں؟

۲۔ **حواس خمسہ۔** انسان کے پانچ حواس ہیں یعنی دیکھنا، سننا، سونگھنا، چکھنا اور چھونا۔ ان حواس کی بدولت ہمیں گردو پیش کی چیزوں کا علم ہوتا ہے وہ سبق جن میں استاد زیادہ سے زیادہ حواس خمسہ کا استعمال کرتا ہے بہت کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ چونکہ فوجی تربیت اور سکھلائی میں زیادہ تر دیکھنا، سننا اور چھونا تین حواس استعمال ہوتے ہیں اسلئے سکھلائی کے دوران ٹریننگ ایڈ کو استعمال میں لاکر اور مظاہرے کے ذریعے ان حواس کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ان تینوں حواس سے کچھ اسطرح سے سکھلائی ہوتی ہے:۔

الف۔ سننا = ۱۰ فیصد

ب۔ دیکھنا = ۵۰ فیصد

ج۔ چھونا = ۸۰ فیصد

اس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ چھونے سے یعنی مشق سے سب سے زیادہ سکھلائی ہوتی ہے۔

حصہ دوئم

سکھلائی کو سمجھنا، اس پر عمل کرنا اور مثبت رویہ کی تعمیر

سوال نمبر ۳۔ سکھلائی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنے کی وضاحت کریں۔

۳۔ **سکھلائی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا۔** سکھلائی کا یقینی طریقہ یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کے متعلق سوچ سمجھ کر حقیقت معلوم کی جائے۔ کلاس کو پورے سبق کے دوران مشغول رکھیں۔ کلاس کو دماغی یا جسمانی طور پر یا کئی حالتوں میں دونوں طرف سبق کے بارے میں مشغول رکھا جاسکتا ہے۔ دماغی طور پر مصروف رکھنے کیلئے سوال و جواب اور بدنی طور پر مشغول رکھنے کیلئے عملی کام کرائیں۔ عملی کام صرف اس صورت میں ہی ہوسکے گا جبکہ آپ کام کو سمجھتے ہوں اسکے لئے تین درجے ہیں:۔

الف۔ ابتدائی واقفیت = دماغ پر معمولی سا عکس

ب۔ خیالات کا جذب کرنا = تاکہ انکو سمجھا جاسکے

ج۔ یاد رکھنا = تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

سوال نمبر ۴۔ وہ کون سے چیزیں جو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں؟

۴۔ **وہ چیزیں جو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔**

الف۔ **استاد کا اپنا علم۔** اگر استاد قابل ہوگا تو طرح طرح کے طریقے اختیار کرے گا۔ سبق میں دلچسپی پیدا کرے گا اور شاگردوں کو جلد سمجھ آجائے گی۔

ب۔ **پس منظر۔** اگر استاد کلاس کی پہلی قابلیت کو مدنظر رکھ کر پڑھائے گا اور اسکے پیش نظر تیاری کریگا تو پڑھائی میں تسلسل قائم رہیگا۔ شروع شروع میں عام سویلین زندگی کی مثالیں دی جاسکتی ہیں مگر جوں جوں پڑھائی اور سکھلائی بڑھتی جاتی ہے تو پچھلے پڑھے ہوئے اسباق کا حوالہ دیا جاسکتا ہے مثلاً سٹاکنگ پڑھاتے وقت استاد ایک شکاری کی مثال دے سکتا ہے جو چھپ چھپا کر شکار کا تعاقب کرتا ہے۔

ج۔ **سمجھ۔** ہم جتنا بھی زیادہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں یا اس پر مشق کرتے ہیں اتنا ہی اسکو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے جو سبق پڑھایا جائے اسکے اہم حصے وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں۔

د۔ **سادگی۔** بات چیت کے دوران یا نمونہ دیتے وقت بالکل آسان اور سادہ زبان استعمال کریں تاکہ سب لوگ اسے سمجھ سکیں اور یاد رکھ سکیں۔ بلاشبہ سمجھنے میں سادگی آسانی پیدا کرتی ہے۔

ر۔ **وضاحت۔** اگر نئی چیز ٹریننگ ایڈ اور روزمرہ کے معمول کا حوالہ دیکر بیان کیجائے تو اسکو سمجھنا آسان ہوگا۔ مشکل چیزوں کی وضاحت کیجائے تاکہ شاگردوں کو سمجھ آسکے۔

ز۔ **ترتیب۔** درست ترتیب سے جہاں استاد کو سمجھانے میں آسانی ہوتی ہے وہاں شاگردوں کو سمجھنے میں بھی آسانی رہتی ہے اور یہ یاد بھی رہتا ہے پہلے آسان چیزوں اور بعد میں مشکل چیزوں سے واقفیت دلائی جائے۔

سوال نمبر ۵۔ مثبت رویہ کی تعمیر کیسے کی جاتی ہے؟

۵۔ **مثبت رویہ کی تعمیر۔**

الف۔ عام فوجی ٹریننگ کا مقصد ایک سپاہی کو جنگ کیلئے تیار کرنا ہے شاگردوں کو صرف سبق پڑھا دینے سے استاد کا مقصد حل نہیں ہوجاتا جب تک وہ انہیں جنگ میں استعمال کرنے کی ذہنی خواہش پیدا نہیں کرتا۔

ب۔ استاد کو چاہیے کہ سبق کو وہ شاگردوں کے سامنے اس طریقے سے پیش کرے کہ ان میں بے خوفی، پہل کا مادہ، ذہنی جسمانی قوت پیدا ہوتا کہ جنگ کے موقع پر وہ سیکھی ہوئی چیزوں کا استعمال کرسکیں۔

ج۔ شاگردوں میں مثبت رویہ تعمیر کرنے کیلئے استاد کلاس، سبق اور شاگردوں کی ذہنی قابلیت کے مطابق طریقہ استعمال کرسکتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سوالات پوچھنے کے ڈھنگ

بحوالہ۔ جی ایس پی اردو 10316

تمہید ۔ جب استاد پڑھا رہا ہو تو اس کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ معلوم کرے کہ طلباء کے ذہن پر اس کی سکھلائی کا کیا اثر ہو رہا ہے۔اس لئے سوالات کے ذریعے طلباء کے ذہن کی چھان بین کی جاتی ہے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ سکھلائی کتنی سمجھ آئی ہے۔سوالات کی مدد سے استاد اور طلباء دونوں کے ذہن ایک ہی چیز پر مرکوز رہتے ہیں۔طلباء میں سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔سوال کرنا ایک ایسا فن ہے جو کسی بھی سطح کے اساتذہ کیلئے سیکھنا بہت ضروری ہے۔اگر سوالات درست انداز اور طریقے سے کیے جائیں تو ان کے ذریعے سکھلائی کو مزید بہتر کیا جا سکتا ہے۔

مقصد۔ آج اس پیریڈ کے دوران آپکو سوالات پوچھنے کے ڈھنگ کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق آپکو دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ سوالات کے فوائد اور خصوصیات۔

حصہ دوئم۔ سوالات پوچھنے کا طریقہ اور غیر ضروری سوالات سے اجتناب۔

حصہ اول

سوالات کے فوائد اور خصوصیات

سوال نمبر ا۔ سوالات پوچھنے کے فوائد بیان کریں؟

ا۔ **سوالات کے فائدے**

الف۔ **طلباء کی دلچسپی بڑھتی ہے۔** کلاس کی دلچسپی اس وقت بڑھتی ہے جب آپ سوالوں کی مدد سے ان کی شرکت سکھلائی میں حاصل کرتے ہیں۔عام طور پر طلباء کو اپنے ساتھی کو سننے کا زیادہ شوق ہوتا ہے جب وہ سبق کے کسی حصے پر بحث کرے نہ کہ استاد کو۔طلباء کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر ان کو سوال پوچھنے کا موقع ملے یا جواب دینے کا موقع ملے تو وہ سکھلائی میں اضافہ کریں گے۔

ب۔ **طلباء کی سوچ بڑھتی ہے۔** طلباء اس وقت چوکنا رہتے ہیں جب ان کو سیکھنے کی ذمہ داری دی جائے تو سبق کے بارے میں اس وقت زیادہ سوچیں گے اور توجہ دیں گے۔ جو استاد سوال پوچھتے ہیں وہ درحقیقت طلباء میں سیکھنے کا جذبہ پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔

ج۔ **سکھلائی کی تصدیق ہوتی ہے۔** کلاس کا ذہنی معیار معلوم کرنے کے لیے سب سے بہتر چیز سوالات ہیں۔اگر طلباء ایک استاد کے سوال کا جواب نہیں دے پاتے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ استاد کو کچھ چیزیں دوبارہ بتانی پڑیں گی اور کسی دوسرے انداز میں تا کہ طلباء کو سمجھ آسکے۔سوالات کی مدد سے طلباء کے ذہن میں غلط فہمیاں بھی دور کی جا سکتی ہیں۔

د۔ **طلباء کو خیالات کے اظہار کا موقع ملتا ہے۔** طلباء کے جوابات سے دیکھا جا سکتا ہے کہ سکھلائی میں ان کی کتنی دلچسپی ہے اور کیا رویہ ہے۔کیونکہ سکھلائی بغیر حوصلہ افزائی کے ناکام ہوتی ہے۔چنانچہ استاد کو طلباء کا رویہ دیکھنا چاہیئے اور اگر ضرورت پڑے تو اس رویے کو بدلنا چاہیے تا کہ طلباء میں سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو۔

ر۔ **علم بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔** پڑھنے اور ذاتی تجربے کی وجہ سے سبق میں نئے خیالات اور نئے مواد کا اضافہ کرتے ہیں۔استاد کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کی حوصلہ افزائی کرے اس طرح کی شمولیت دلچسپی میں اضافہ کرتی ہے۔اور سبق میں جان ڈالتی ہے اور طلباء ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔

ز۔ **مؤثر سکھلائی کی تصدیق ہوتی ہے۔** سوالات کے ذریعے سکھلائی کے مؤثر ہونے کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔اگر طلباء سوالوں کے جواب نہ دے سکیں تو استاد کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی سکھلائی مؤثر نہ تھی۔سوالوں سے سبق کا جو حصہ طلباء کو سمجھ نہ آیا ہو سامنے آ جاتا ہے۔

س۔ **سوالوں کی تیاری۔** سوالوں کے استعمال کے لیے بہت سوچ سمجھ کے بعد تیاری کرنی چاہیئے۔اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذہن میں وہ سوالات لائیں جو کہ طلباء پوچھ سکتے ہیں اور پہلے سے ہی جوابوں کی تیاری کر لیں۔اس کے علاوہ سبق کے مختلف مرحلوں میں پہلے سے تیار کیے ہوئے سوال پوچھنے چاہیئے تا کہ ضروری باتوں پر زور دیا جا سکے اور دلچسپی بڑھائی جا سکے۔ اگر ضرورت پیش آئے تو فی البدیع سوالات کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔

حصہ دوئم

سوالات پوچھنے کا طریقہ اور غیر ضروری سوالات سے اجتناب

سوال نمبر۲۔ اچھے سوالات کی خصوصیات کیا ہیں؟

۲۔ **اچھے سوالات کی خصوصیات**۔ مؤثر سوالات کی بنیادی ضرورت اچھے الفاظ میں پیش کیے گئے سوالات ہوتے ہیں۔ ایک اچھے سوال میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہونی چاہئے۔

الف۔ **خاص مقصد ہو**۔ سوال کسی خاص مقصد کو پورا کرنے کے لیے پوچھے جاتے ہیں۔ ایک سوال سے آپ ایک بڑے نکتہ پر زور دے سکتے ہیں۔ آپ طلباء کی سوچ بڑھا سکتے ہیں اور کلاس کی دلچسپی بڑھا سکتے ہیں اور زیادہ چوکنا بنا سکتے ہیں کوئی شک یا سوال کہہ کر آپ طلباء کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنے شکوک دور کر سکیں۔ ایسے سوال درج ذیل میں کوئی بھی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ نیز ایک تصدیقی سوال درج ذیل میں کسی ایک قسم کا ہوسکتا ہے۔ مثلاً ایک میگزین میں کتنے راؤنڈ آسکتے ہیں یا دو راؤنڈ کا درمیانی فاصلہ کتنا ہوتا ہے۔ سوچ بڑھانے والے سوال ایسے ہونے چاہئیں کہ طلباء کی توجہ اور دلچسپی بڑھے۔ مثلاً فوج میں سب سے چھوٹی گولی کونسی استعمال ہوتی ہے۔ کیا آپ کے خیال میں روٹ مارچ ضروری ہے۔ جب پسٹن نیچے کو حرکت کرتا ہے تو کیا ہوتا ہے یا جب توپخانے کا فائر اٹھ جائے گا تو دشمن کس چیز کی توقع کرے گا۔

ب۔ **تمام کی سمجھ میں آنا چاہئے**۔ سوال ایسے انداز اور الفاظ میں پوچھنا چاہیے کہ تمام کی سمجھ میں آجائے۔ سوال کے الفاظ وہ ہونے چاہییں جن سے طلباء مانوسیت رکھتے ہوں اور سوال سنتے ہی جسکو جواب آتا ہو فوراً سمجھ جائے کہ سوال میں کیا پوچھا گیا ہے۔

ج۔ **ایک نقطے پر زور دینا**۔ ایک سوال میں دو سوال پوچھنے سے گریز کریں یا سوال اس طرح نہ پوچھیں کہ اسکا جواب حاصل کرنے کے لیے کئی اور سوال کرنے پڑیں۔

د۔ **ایک جواب درکار ہو**۔ شاگردوں کو گول مول جواب نہ دینے دیں۔ سوال ایسا کریں کہ اس کا جواب دینا پڑے۔

ر۔ **اندازہ نہ لگانے دیں**۔ سوال وہ پوچھنے چاہئیں جس کے جواب کے لیے طلباء کو سبق کا مواد پیش کرنا پڑے نہ کہ جس کا جواب وہ اندازاً دے دیں۔ وہ سوال جو جواب کو ظاہر کرتے ہیں نہیں پوچھنے چاہئیں۔ اگر طلباء کو سمجھانے کے لیے کیا جائے تو ٹھیک ورنہ ایسے سوال نہ کریں جن کا جواب ہاں یا نہ میں ہو۔ ہاں یا نہیں والے سوال صرف اس وقت کرنے چاہئے جب طلباء کو کوئی نقطہ سمجھانا ہو ورنہ نہیں کرنے چاہیے۔

سوال نمبر۳۔ سوال پوچھنے کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیے؟

۳۔ **سوال پوچھنے کا طریقہ**۔ کسی شاگرد کو جواب کے لیے نامزد کرنے سے پہلے سوال پوری کلاس کو مخاطب کر کے کریں اس طرح پوری کلاس متوجہ رہتی ہے۔ ہر شاگرد اس سوال کا جواب سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگر شاگردوں کو پتہ ہو کہ ایک خاص شاگرد سے سوال پوچھا جائے گا تو پھر وہ تسلی سے بیٹھے رہیں گے اس طرح وقت اور سکھلائی دونوں ضائع ہوں گی استاد کو چاہئے کہ وہ سوال پوچھ تھوڑا وقفہ دے پھر کسی شاگرد کو نامزد کرے اور اس کا جواب سنے۔ کبھی ایسا بھی کیا جا سکتا ہے تاکہ سوال کر لینے کے بعد استاد جواب کے لیے پوری کلاس میں کسی کو بھی کہہ دے۔

الف۔ **سوال بانٹ کر کریں**۔ تاکہ طلباء بحث میں شامل ہو سکیں۔ اس بات کا یقین کرنے کے لیے ایک چارٹ بنایا جائے کئی دفعہ ایسے شاگردوں سے سوال پوچھنا اچھا ہوتا ہے جو سو رہے ہوں یا متوجہ نہ ہوں۔ اگر سوالات کسی خاص ترتیب سے کئے جائیں تو دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ طلباء کو پہلے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا جواب دینے کی باری کب آئے گی۔ صرف ان طلباء سے سوال نہ کریں جو ذہین ہوں یا جن کے نام لینے میں آسانی ہو۔

ب۔ **سوال عام لہجے میں کریں**۔ سوال ہمیشہ عام لہجے میں کرنا چاہیے اور تھوڑی آواز میں دلچسپی لائیں۔ طلباء کو یہ محسوس نہیں ہونا چاہیے کہ پڑھائی ختم ہوگئی ہے اور سوالات شروع ہو گئے ہیں۔ سوالات کو سکھلائی کا اہم حصہ ہونا چاہئے تاکہ طلباء کے لیے ایک خطرہ بنے رہیں۔

ج۔ **حوصلہ افزائی**۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سوال پوچھیں درست سوالات کی مقدار سے سکھلائی کی خوبی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر استاد جواب نہ دے سکتا ہے تو طلباء کو بے وقوف نہ بنائیں۔ اس کو چاہیے کہ وہ کلاس کو بتائے کہ جواب معلوم کر کے بعد میں ان کو بتا دے گا اور اس کے بعد ایسا ہی کرنا چاہئے۔

سوال نمبر۴۔ وہ کون سے سوالات ہیں جو نہ پوچھے جائیں؟

الف۔ **پریشان کرنے والے سوالات**۔ ایسے سوال پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں جو کہ کلاس کی سمجھ میں نہ آئیں مثلاً اگر بائیں سے دائیں تیز ہوا چل رہی ہو آپ 450 گز پر کھڑے ہیں اور ایک دشمن مارنا چاہتے ہیں جس کا قد ساڑھے پانچ فٹ ہے اور وہ ترچھے رخ دائیں سے بائیں حرکت کر رہا ہے۔ دیکھاؤ کے حالات بھی کمزور ہیں بتائیں آپ شست کدھر لیں گے۔

ب۔ **پہیلی نما سوال**۔ پہیلی نما سوال نہ پوچھے جائیں۔ ایسے سوالوں سے کلاس تنگ آجاتی ہے اور مناسب جواب بھی نہیں ملتا۔

ج۔ **اظہار خیال کی طاقت کا امتحان لینے والے سوالات**۔ ایک استاد کی حیثیت سے آپ کو اپنے سوال کا جواب آتا ہوگا لیکن اس کے باوجود آپ کو بڑے عجیب و غریب جواب ملیں گے۔

د۔ **ہاں یا نہیں والے سوالات**۔ اگر آپ سوال ایسے پوچھیں جس کا جواب ہاں یا نہ میں ہو یا جس کے دو میں سے کوئی ایک جواب ہو تو پچاس فیصد متوقع جواب درست اور پچاس فیصد غلط ہونے کا اندیشہ ہوگا مثلاً:۔

غلط سوال: کیا گولی کا رنگ زرد ہوتا ہے یا لال۔

غلط سوال: گولی کا رنگ زرد تو نہیں ہوتا نا۔

درست سوال: گولی کا رنگ کونسا ہوتا ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

تربیتی مددوں کی تیاری اور استعمال

بحوالہ۔ جی ایس پی 1876

تمہید۔ تربیتی مددوں سے مراد کوئی بھی ایسی چیز ہے جس سے استاد سکھلائی کے دوران مدد لے سکتا ہے۔ تربیتی مددوں کا استعمال ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی مدد سے استاد اپنے شاگردوں میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ چونکہ تربیتی مددوں کے ذریعے ایک سے زائد حواس استعمال ہوتے ہیں یعنی ان کو دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ لہٰذا ان کی مدد سے دی گئی سکھلائی زیادہ موثر اور دیرپا ہوتی ہے۔ اگر استاد اپنی سکھلائی اور اپنے شاگردوں میں سیکھنے کی خواہش پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کو تربیتی مددوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ یاد رکھیں کسی چیز کی تصویر دکھا دینا اس کے بارے میں ہزار باتیں کرنے سے کہیں زیادہ موثر اور بہتر ہے۔

مقصد: اس پیریڈ کے دوران ہم تربیتی مددوں کے استعمال کے بارے میں پڑھیں گے۔

اجمالی خاکہ۔ یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا۔

حصہ اول۔ تربیتی مددوں کے بنانے کی وجہ اور اقسام۔

حصہ دوئم۔ تربیتی مددوں کی خصوصیات اور استعمال۔

حصہ اول

تربیتی مددوں کے بنانے کی وجہ اور اقسام

سوال نمبر ا۔ تربیتی مددوں کو کن مقاصد کیلئے استعمال کیا جاتا ہے؟

ا۔ تربیتی مددوں کو درج ذیل مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

الف۔ بیان کو آسان بنانے کیلئے۔

ب۔ سمجھانے اور وضاحت کیلئے۔

ج۔ مظاہرے کی جگہ استعمال کیلئے۔

د۔ سکھلائی میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے۔

مختصر یہ کہ تربیتی مددوں سے استاد کو وقت کی بچت میسر آتی ہے۔ اور یہ مددیں سکھلائی کو سادہ اور کامیاب بنانے میں کافی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ شاگردوں کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ تربیتی مددوں کی اقسام کیا ہیں واضح کریں؟

۲۔ **تربیتی مددوں کی اقسام۔** تربیتی مددوں کی بے شمار اقسام ہیں۔ جن میں معمولی سے بورڈ سے لے کر ماڈل، فلموں اور ٹیپ ریکارڈ تک چیزیں شامل ہیں۔ بہر حال یاد رکھیں کہ یہ تربیتی مددیں محدود سبق پڑھانے میں مدد دیتی ہیں استاد کا نعم البدل نہیں ہیں۔ تربیتی مددیں درج ذیل ہیں:۔

الف۔ **اصلی سامان۔** اصلی سامان اگر مہیا ہو سکے تو سب سے بہتر ہے اس کے استعمال کو اولین حیثیت دینی چاہیے۔

ب۔ **ماڈل۔** اس وقت استعمال کریں۔ جب اصلی سامان مہیا نہ ہو سکے یا نا کافی ہو۔ ماڈل کئی اقسام کے ہو سکتے ہیں۔

(ا) **سٹیل کا ماڈل۔** یہ کسی چیز کی اصلی حالت اور بناوٹ یا اس کی ظاہری صورت کو دکھاتا ہے۔ مثلاً ٹینک ماڈل اور گن ماڈل۔

(۲) **کام کرتے ہوئے پرزوں کے ماڈل۔** اس ماڈل کے ذریعے مشینی پرزوں کی حرکت کو دکھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً مشین گن یا ۱۰۶ ایم ایم آر آر فنی عمل کیلئے یہ ماڈل پلاسٹک سے بنائے جا سکتے ہیں۔

(۳) **کاٹا ہوا ماڈل۔** اس کے ذریعے کسی چیز کے اندرونی پرزوں کی بناوٹ کو دکھایا جا سکتا ہے جو عام حالت میں نظر نہیں آتے مثلاً انسٹرکشنل گرینیڈ۔

(۴) **ریت یا کپڑے کے ماڈل۔** اس ماڈل کے ذریعے کسی کام کے پروسیجر یا طریقے یا کسی کام کی ترتیب یا ماڈل کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ اور جنگی تدبیرات سکھائی جاتی ہیں۔

ج۔ **چارٹ اور نقشے۔** ان کے ذریعے سبق کی اہم باتیں اور اعداد و شمار بتائے جا سکتے ہیں۔ چارٹ میں نقشے یا ڈایا گرام شامل ہو سکتے ہیں۔ چارٹ اور نقشے کو بناتے اور استعمال کرتے ہوئے یاد رکھنے کی باتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) چارٹ پر شہ سرخی ہونا ضروری ہے۔

(۲) اہم باتوں کو واضح کرنے کیلئے رنگ اور حاشیہ کا استعمال۔

(۳) صرف اہم باتیں شامل ہوں۔

(۴) الفاظ سادہ ہوں اور آسانی سے پڑھے جائیں۔

(۵) حروف کا تجویز شدہ سائز کلاس کے بیٹھنے کے فاصلے کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہونا چاہیے:۔

(الف) آخری شاگرد 20فٹ سائز ایک انچ

(ب) آخری شاگرد 50فٹ سائز اڑھائی انچ

(ج) آخری شاگرد 100فٹ سائز ساڑھے تین انچ تک

سوال نمبر ۳۔ پردہ پر دکھائی دینے والی مددیں اور ان کی اقسام بیان کریں۔

۳۔ **پردہ پر دکھائی دینے والی مددیں:۔**

ا۔ **ٹریننگ فلم**۔ یہ کسی چیز کے متعلق بیان بھی کرتی ہیں اور نمونہ بھی دیتی ہیں۔ ٹریننگ فلم سے سکھلائی میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ ہر دفعہ مظاہرہ دکھاتے ہوئے خرچ' وقت اور محنت اور سٹورز کی بچت ہوتی ہے۔

ب۔ **فلم سٹرپ**۔ اس کے ذریعے ایک ایک کر کے سلسلہ وار تصویریں، ڈایاگرام اور چارٹ پیش کئے جاتے ہیں۔ تا کہ سبق کی اہم باتیں سمجھائی جاسکیں۔

ج۔ **سلائیڈز**۔ ساکن اور خاموش تصویریں اور تجویزیں پروجیکٹر کی مدد سے دکھائی جاتی ہیں۔ اور چارٹ کی نسبت زیادہ اصلیت ہوتی ہے۔ یہ با آسانی دکھائی جاسکتی ہے۔

د۔ **اپیڈیاسکوپ**۔ یہ ایسا پروجیکٹر ہوتا ہے جس کی مدد سے کسی پمفلٹ میں بنے ہوئے خاکے یا دوسرے ڈایاگرام اور نقشہ سکرین پر دکھایا جاسکتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس وقت کمرے میں مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔

ر۔ **ویوگراف**۔ کلاس کو سمجھانے کے لئے ٹیلک پر لکھائی یا تصویر بنا کر سکرین پر دکھائی جاسکتی ہے۔ اس کے ذریعے استاد کو وضاحت میں کافی آسانی ہوتی ہے۔ یہ روشن کمرے میں بھی استعمال ہوسکتی ہے۔

ز۔ **سنائی دینے والی مددیں**۔ ٹیپ ریکارڈ' لاؤڈ سپیکر' ٹرانسسٹر اور میگا فون بطور سنائی دینے والی مددوں کیلئے استعمال ہوسکتے ہیں۔

س۔ **بلیک بورڈ**۔ یہ بورڈ بالکل سادہ اور نہایت ضروری ہے اور روزمرہ کے استعمال کی مدد ہے۔ اس کے استعمال کرنے کے لئے ضروری چیزیں چاک' ڈسٹر اور پوائنٹر ہیں۔

(۱)۔ بلیک بوڑ کی چمک کو چیک کرلیں۔ چمک دور کریں۔ اور یقین کریں کہ تمام شاگرد بورڈ پڑھ سکتے ہیں۔

(۲)۔ بورڈ کو استعمال نہ کرنے کی صورت میں بالکل صاف رکھیں۔

(۳)۔ اگر کوئی خاکہ بورڈ پر بنانا ہو تو پہلے سے ہی پنسل کے ساتھ خاکہ بنالیں تا کہ جب کلاس کے سامنے چاک سے خاکہ بنائیں تو خوبصورت بنے۔

(۴)۔ رنگ دار چاک استعمال کریں۔

(۵)۔ بلیک بورڈ کا رنگ زیتونی یا ہرا ہوسکتا ہے کیونکہ آنکھیں اس کو دیکھتے ہوئے تھکتی نہیں۔

ش۔ **میگنٹ بورڈ**۔ یہ لوہے یا فولاد کا بنا ہوتا ہے۔ جس پر کالا یا زیتونی رنگ کر دیا جاتا ہے۔ جو چیز بورڈ پر دکھانی ہو، اس کے پیچھے مقناطیس لگاتے ہیں۔ جب کسی چیز کو بورڈ پر دکھایا جاتا ہے۔ تو وہ مقناطیس کی وجہ سے بورڈ پر چمٹ جاتی ہے۔

حصہ دوئم

تربیتی مددوں کی خصوصیات اور استعمال

سوال نمبر ۴۔ تربیتی مددوں کی خصوصیات تحریر کریں۔

۴۔ **تربیتی مددوں کی خصوصیات**

تربیتی مددوں میں سکھلائی کا مقصد پورا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے:۔

ا۔ تربیتی مددیں ضروری اور موزوں ہوں۔

ب۔ سادہ ہوں۔

ج۔ درست ہوں۔

د۔ آسانی سے استعمال میں لائی جاسکیں۔

ر۔ تربیتی مددیں خوبصورت یا جاذب نظر ہوں۔

سوال نمبر۵۔ تربیتی مددوں کے استعمال کا کیا طریقہ کار ہے؟

۵۔ **تربیتی مددوں کو استعمال کرنے کا طریقہ**

تربیتی مددوں کی قسمیں اور خصوصیات جاننے کے بعد آیئے اب دیکھتے ہیں کہ تربیتی مدد کا استعمال کیسے کرنا چاہیے:۔

ا۔ تربیتی مدد دکھاتے وقت یقین کریں کہ پوری کلاس تربیتی مدد کو دیکھ سکتی ہے۔

ب۔ بیان کرتے ہوئے تربیتی مدد کے سامنے نہ آئیں۔

ج۔ اگر تربیتی مددیں مشکل ہوں تو پہلے انکی وضاحت کر دینی چاہیے تاکہ شاگرد اسکو سمجھ سکیں۔

د۔ بات چیت کلاس سے کریں نہ کہ تربیتی مدد کے ساتھ۔

ر۔ جس طرف تربیتی مدد موجود ہو اسی ہاتھ میں پوائنٹر سٹاف کو پکڑیں

ز۔ پوائنٹر کا صحیح استعمال کریں۔ پوائنٹر سے صرف مطلوبہ جگہ پر ہی اشارہ کریں۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

خاکہ/نقشہ مارکنگ

بحوالہ۔ AP 9001E, CD with Fd-2013 Vol II & III

۱۔ مقصد۔ اس سبق میں سٹوڈنٹ کو خاکہ/نقشہ مارکنگ کے اہم نکات پر عبور حاصل کروانا مقصود ہوگا۔

یہ سبق دو حصوں میں پڑھایا جائے گا:۔

۲۔ حصہ اول

ا۔ ملٹری نشانات اور استعمال۔

ب۔ نقشہ مارکنگ میں رنگوں کا استعمال۔

ج۔ غیر مجاز نشانات۔

۳۔ حصہ دوم

ا۔ خاکہ میں شامل کی جانے والی چیزیں۔

ب۔ ٹریس اور خاکہ بناتے ہوئے ذہن میں رکھنے والی باتیں۔

ج۔ انلارجمنٹ(Enlargement)اور اوورلے (Overlay)

۴۔ ملٹری نشانات اور ان کے استعمال کیا ہیں؟

ا۔ ملٹری نشانات۔ ملٹری نشانات ایک یونٹ، سرگرمی یا تنصیبات کی نشاندہی کرنے کا ایک گرافیکل طریقہ ہے۔ یہ حرف، مخفف، الفاظ یا رنگ کے ذریعے کسی علامت یا علامات پر مشتمل ہوتا ہے۔

ب۔ ملٹری نشانات کے استعمالات۔

(۱) ہر قسم کے جنگی نقشے(Battle Maps)

(۲) فیلڈ خاکہ اور اوورلے (Overlay)

(۳) ائیر فوٹو (Air Photo)

(۴) تنظیمی چارٹ (Org Chart)

۵۔ نقشہ مارکنگ میں استعمال ہونے والے اہم رنگ کون سے ہیں۔تفصیلاً بیان کریں؟

ا۔ نقشہ مارکنگ میں استعمال ہونے والے نشانات

(۱) نیلا رنگ۔ نیلا رنگ دوستانہ فوج اور فرض کردہ دوستانہ فوج اور سرگرمیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۲) لال رنگ۔ دشمن کی فوج اور سرگرمیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۳) سبز رنگ۔ دوستانہ اور دشمن کی رکاوٹیں مثلاً بارودی سرنگیں وغیرہ۔

(۴) پیلا رنگ۔ آلودہ علاقہ، نامعلوم یا زیر التواء سرگرمیوں کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

(۵) جامنی رنگ۔ سویلین کو ظاہر کرنے کے لئے۔

ب۔ کالا اور دوسرے رنگ

(۱) وضاحت کے لئے۔

(۲) حدود اور مرحلے کی لائنوں کو نشان زدہ کرنے کے لئے۔

(۳) کسی بھی دوسرے رنگ کے استعمال کے لئے نقشہ کے نچلے حصے میں لیجنڈ بنائی جائے گی اور اس میں وضاحت کی جائے گی۔

۶۔ خاکہ میں کیا چیزیں شامل کی جاتی ہیں؟

ا۔ سرخی (Hdg)۔

ب۔ پیمانہ(Scale)۔

ج۔ شمالی نقطہ(North Pt)۔

د۔ درست ملٹری نشانات۔

۷۔ ٹریس اور خاکے میں استعمال ہونے والا اہم مواد بتائیں؟

ا۔ ٹریس اور خاکے کا اہم مواد

۸۔ ٹریس اور خاکہ بناتے ہوئے ذہن میں رکھنے والی باتیں؟

ا۔ ٹریس بناتے ہوئے ذہن میں رکھنے والی باتیں

(۱) ٹریس کو نقشے یا خاکے پر مضبوطی سے لگایا جائے۔

(۲) کم از کم تین گرڈ لائنوں کو کراس (Cross) کی مدد سے فلیگ یا ٹریسنگ پیڈ پر ظاہر کریں۔

(۳) درست ملٹری نشانات اور مختلف رنگ استعمال کئے جائیں۔

(۴) تمام لکھائی نقشہ کی نچلی سطح سے متوازی ہو۔

(۵) فارمیشن/ یونٹ کے نشان ہمیشہ بیس سے متوازی ہوں۔

(۶) یونٹ کا نام یونٹ کے نشان کے ساتھ چھوٹے حروف میں لکھا جاتا ہے ماسوائے پہلا حرف مثلاً "40 Punjab"

(۷) مندرجہ ذیل بڑے حروف میں لکھے جائیں گے:۔

(ا) سیکورٹی کی درجہ بندی (Security Cl)

(ب) عنوان (Title)

(ج) عرفی نام اور کوڈ ورڈز (Nickname & Codewords)

(۸) باقی تمام لکھائی چھوٹے حروف میں ہوگی ماسوائے پہلے حروف کے۔

۹۔ خاکے بناتے وقت ذہن میں رکھنے والی چیزیں

ا۔ ملٹری نشانات ایسے ہی بنانے چاہئیں جیسا کہ ٹریس پر۔

ب۔ مندرجہ ذیل لکھائی بڑے حروف میں ہوگی:۔

(۱) سیکورٹی کی درجہ بندی (Security Cl)۔

(۲) عنوان (Title)۔

(۳) سبز، علاقہ، جنگل اور شاہراہ کے نام۔

(۴) مخفف جیسا کہ (Frontier Force) FF, (Rly Stas) RS وغیرہ۔

ج۔ مندرجہ ذیل لکھائی چھوٹے حروف میں ہوگی:۔

(۱) گاؤں، نالے، نہریں، ریلوے لائن کی شاخ کے نام۔

(۲) پیمانہ (Scale) اور ضمیمہ (Anxs)۔

د۔ مندرجہ ذیل خاکے کی ۔۔۔۔۔ کے ساتھ صف ۔۔۔۔۔ لکھا جائے گا:۔

(۱) شہر، گاؤں اور قصبہ کے نام۔

(۲) جنگل، ڈسٹرکٹ وغیرہ۔

(۳) یونٹ کا نام۔

۱۰۔ غیر مجاز (Un Auth) نشانات کے بارے میں بتائیں؟

ا۔ غیر معمولی معاملات میں جہاں کوئی ملٹری نشانات موجود یا واضح نہ ہوں تو ایسے حالات میں ایک خاص نشان بنایا جائے گا جس کی وضاحت نقشہ/ خاکہ/ ٹریس کے نیچے لیجنڈ (Legend) میں ظاہر کی جائے گی۔

۱۱۔ استعمال ہونے والے اہم نشانات کون سے ہیں؟

ا۔ روٹ (Route)۔ مختلف روٹ کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف رنگوں کا استعمال کیا جائے گا جس کی وضاحت لیجنڈ میں ہوگی۔

ب۔ چھاپہ/ گھات پارٹی۔ مختلف پارٹیوں کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف نمبر/ اعداد استعمال ہوں گے۔ جن کی وضاحت لیجنڈ میں کی جائے گی مثلاً ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

۱۲۔ انلارجمنٹ (Enlargement) اور اوورلے (Overlay) کو بیان کریں؟

۱۳۔ انلارجمنٹ۔ یہ جنگی نقشوں کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ ان کو ایسے موقع پر بنایا جاتا ہے جب بڑے پیمانے پر نقشہ دستیاب نہ ہو اور کسی خاص حصے کو بڑا کر کے دکھانے کی ضرورت ہو۔

۱۴۔ اوورلے (Overlay)۔ اس میں ڈرائنگ یا پرنٹنگ کو شفاف یا نیم شفاف شیٹ پر نقشے کی سائز کے مطابق بنایا جاتا ہے۔ اس کو وضاحت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو اصل نقشہ پر موجود نہ ہو۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

اینڈ سٹیٹ (CBRNe)

اے ایل سی کورس کے دوران جوانوں کو (CBRNe) سے واقفیت دلانا مقصود ہے۔

کورس کے دوران جوانوں کو مندرجہ ذیل اسباق میں عبور دلایا جائیگا۔

۱۔ ایٹمی دھماکے کی خصوصیات اور اثرات۔

۲۔ ایٹمی حملے کی حفاظتی تدابیر۔

۳۔ حیاتیاتی عوامل، اثرات اور تقسیم کا طریقہ کار۔

۴۔ کیمیائی عوامل کے ترسیل کا نظام۔

۵۔ کیمیائی عوامل ان کے اثرات، انکشافات اور تقسیم کا طریقہ اور علاج۔

٦۔ وارننگ سائن، آلارم اور کیمیائی حفاظتی اور فوری عملی کاروائی۔

۷۔ آرمی میں سی بی آر این ای ٹریننگ اور ساز و سامان۔

۸۔ مقصد کے لحاظ سے حفاظت کے درجے (ماپ لیول) اور تکمیل مشن پر اس کے اثرات۔

۹۔ ذاتی حفاظتی سامان سے واقفیت۔(CBRNe)

۱۰۔ بٹالین کی سی بی آر این ای کی ٹریننگ۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

سائبر سیکیورٹی

۱۔ **مقصد۔** سائبر سیکیورٹی کا جائزہ فراہم کرنا۔

۲۔ **دائرہ کار۔** سبق پر تبادلہ خیال مندرجہ ذیل ہے:۔

الف۔ سائبر سیکیورٹی کا تعارف۔

ب۔ پاکستان آرمی کا سائبر اسپیس۔

ج۔ سائبر کے خطرات اور اولین اہداف کی اقسام۔

د۔ سائبر اٹیکس کا مطلب اور اقسام۔

ر۔ سائبر سیکیورٹی کے اہداف، مختلف پہلو، عام احتیاطی تدابیر اور رہنما اصول۔

۳۔ **طرز عمل۔** اس موضوع کو لیکچر کی شکل میں ۲ پیریڈ میں پڑھایا جائے گا۔

سائبر سیکیورٹی

۱۔ **تعارف۔** انٹرنیٹ، نیٹ ورکس اور اس سے وابستہ ٹیکنالوجی دورِ حاضر میں ناگزیر اوزار بن چکے ہیں۔ ان اوزاروں نے مل کر عالمی معیشت میں زبردست نشوونما کی ہے اور نصف دنیا میں کارکردگی، پیداوری اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافے کا سبب بنے ہیں۔ افراد، کاروبار اور حکومتیں انفارمیشن نیٹ ورک کے ذریعے کاروبار کو تیزی سے بڑھا رہی ہیں۔ بدقسمتی سے، انٹرنیٹ نے جاسوسی، استحصال اور جرائم کی نئی تکنیکوں کو بھی جنم دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے منتقل کرنے والی معلومات کو غلط استعمال کیا جا سکتا ہے تاکہ صارفین کی رازداری اور دھوکہ دہی سے کاروبار پر حملہ کیا جا سکے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے منسلک کمپیوٹرز پر موجود اعداد و شمار کی تباہی سرکاری کاموں کو روک سکتی ہے اور عوامی ٹیلی مواصلات کی خدمت اور دیگر اہم انفراسٹرکچر کو متاثر کر سکتی ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیزی سے بدلتی نوعیت، سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر میں روزانہ نئی کمزوریوں کی دریافت اور سیکیورٹی واقعات میں اضافے کی وجہ سے، سائبر سیکیورٹی خطرات اور ان کے جوابات کے بارے میں مستقل معلومات کی قابلِ اعتماد فراہمی کے بغیر ان سے بچنا ناممکن ہے۔ یہ ایک مستقل اور ابھرتا ہوا عمل ہے۔ تاہم، اس سمت میں پہلا قدم آگاہی ہے۔ خطرے کی ابھرتی ہوئی نوعیت، انفارمیشن ٹیکنالوجی پر انحصار میں اضافے اور نئی/موجودہ ٹیکنالوجی کے تعارف/اپ گریڈ کی وجہ سے، سائبر سیکیورٹی کے بارے میں کوئی بھی بحث کسی حد تک حتمی نہیں ہو سکتی بلکہ بیداری اور فوری ردِعمل پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر ا۔ سائبر اسپیس کیا ہے اور آرمی کا سائبر اسپیس کسے کہا جا سکتا ہے؟

۲۔ **سائبر اسپیس**

الف۔ وہ تصوراتی ماحول جس میں ڈیجیٹائزڈ معلومات کو کمپیوٹر نیٹ ورکس پر بتایا جاتا ہے۔

ب۔ ڈومین نیٹ ورک سسٹم اور اس سے وابستہ جسمانی انفراسٹرکچرز کے ذریعہ ڈیٹا کو اسٹور کرنے، اس میں ترمیم کرنے اور تبادلہ کرنے کے لئے برقی اور مقناطیسی اسپیکٹرم کے استعمال کی خصوصیات ہے۔

ج۔ **معلومات کے ماحول میں عالمی ڈومین۔** اس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے کے باہمی نیٹ ورک پر مشتمل ہے، اس میں انٹرنیٹ، ٹیلی مواصلات نیٹ ورک، کمپیوٹر سسٹم، اور ایمبیڈڈ پروسیسرز اور کنٹرولرز شامل ہیں۔

د۔ **پاکستان آرمی کا سائبر اسپیس۔** پاکستان میں، تینوں آرمڈ فورسز کے ساتھ ساتھ اسٹریٹجک فورسز کے اپنے اپنے سائبر اسپیس ہیں جو مل کر ملکی سائبر اسپیس بناتے ہیں۔ پاک فوج کے سائبر سپیس میں تمام مواصلات اور C4I2 نیٹ ورکس اور وابستہ نظام اور بنیادی ڈھانچے شامل ہیں۔ آرمی کے سائبر اسپیس میں صرف فوج کے اثاثے شامل نہیں ہیں۔ بجلی کی ضروریات کے لیے کینٹ، چھاؤنی کو علاقائی تقسیم کار کمپنیوں پر انحصار کرنا ہوگا۔ لہٰذا فوج اپنے سائبر اسپیس یا اہم انفراسٹرکچر کے کام کے لئے قومی عناصر پر دوسروں پر انحصار کرتی ہے۔

(۱) OAS

(۲) Computers (Official & Private)

(۳) Mil Databases & Record

(۴) EW Sys

(۵) E Wng & Surv Sys

(۶) Modern Wpn Sys

(۷) Comm Sys

سوال نمبر۲۔ سائبر حملہ کیا ہے، سائبر کے خطرات کی کونسی بڑی قسمیں ہیں اوران کے بنیادی اہداف کیا ہو سکتے ہیں؟

۳۔ **سائبر حملہ۔** سائبر حملہ ایک ایسا حملہ ہے جس کو کسی ویب سائٹ، کمپیوٹر سسٹم یا انفرادی کمپیوٹر (اجتماعی طور پر ایک کمپیوٹر) کے خلاف کمپیوٹر سے شروع کیا جاتا ہے جو کمپیوٹر کی راز داری، سالمیت یا دستیابی یا اس میں محفوظ معلومات کے ساتھ تبدیلی کرتا ہے یا ڈیٹا چوری کرتا ہے۔

۴۔ **سائبر حملہ آوروں اور اہداف کی اہم اقسام:۔**

الف۔ **ایڈوانس پرسسٹنٹ تھریٹ۔** ایک اعلی درجے کا مستقل خطرہ، اس کا مقصد یہ ہے کہ حساس نظام میں دراندازی کی جائے، جب تک ممکن ہو اس کا پتہ نہ چل سکے اوران کی کامیابی کے کچھ نشانات باقی رہ جائیں۔ ان وجوہات کی بناء پر ایڈوانس پرسسٹنٹ تھریٹ سائبر، کارپوریٹ اور انٹیلیجنس جاسوسی کا ارادہ کرنے والوں کے لئے ایک پسندیدہ نقطہ نظر بن گئے ہیں۔

ب۔ **منظّم جرائم۔** منظّم جرائم کے سنڈیکیٹس سائبر سیکیورٹی کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں کیونکہ انہیں سیکیورٹی، استحصال اور مالی فوائد کے لئے معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔

ج۔ **اندرونی خطرہ۔** سب سے سنگین خطرہ اندرونی خطرہ ہے کیونکہ وہ ایک چھوٹے حصے پر مشتمل ہو سکتے ہیں لیکن اس سے بہت زیادہ نقصان ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی افراد یہ سمجھتے ہیں کہ نیٹ ورک پر کیا قیمتی ہے اور اکثر اس تک جائز رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اندرونی افراد کی تین بنیادی قسمیں ہیں: ناراض ملازمین، معاشی طور پر حوصلہ افزائی کرنے والے (چور)، اور صارف غیر دانستہ نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

د۔ **ہیکٹوسٹ۔** سیاسی خیالات، ثقافتی/ مذہبی عقائد، قومی فخر، یا دہشت گردی کے نظریے سے ہیکٹوسٹ حوصلہ افزائی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ فری لانس افراد یا گروہوں کی حیثیت سے بھی کام کرسکتا ہے جو اپنی خدمات کرایہ پر دیتے ہیں۔

ر۔ **شوقیہ ہیکرز۔** یہ وہ لوگ ہیں جو صرف ان ٹولز کا استعمال کرتے ہیں جو انٹرنیٹ پر آسانی کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ ان کے بہت سے مختلف محرکات ہیں جیسے معاشرتی تجربہ، ہیکر گروپ میں شمولیت، ہیکر برادری میں چیلنج یا حیثیت حاصل کرنا اور تجسس یا تفریح۔

۵۔ **پرائم ہیکنگ/ سائبر اٹیک کے اہداف**

الف۔ قومی انفرا اسٹرکچر۔

ب۔ ڈیفنس سیکٹر۔

ج۔ کارپوریٹ سیکٹر۔

د۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بنیادی ڈھانچہ۔

ہ۔ افراد۔

سوال نمبر۳۔ سائبر اٹیکس کی عام اقسام پر تبادلہ خیال کریں؟

۶۔ **سائبر حملوں کی عام اقسام**

الف۔ **Distributed Denial of Service (DDoS) یا تقسیم سے انکار کی خدمت۔** ڈی ڈی او ایس حملوں سے ہیکروں نے معلومات چوری کرنے کے بجائے اس کا شکار افراد کو ڈیٹا تک رسائی کو مشکل بنا دیا ہے۔ اگرچہ یہ حملہ دوسروں کے مقابلے میں کم تکنیکی طور پر چیلنجنگ ہے، لیکن اس کی تاثیر کو کم نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ ڈی ڈی او ایس کے حملوں میں عام طور پر بھاری مقدار میں ڈیٹا کے پیکٹ لیتے ہوئے نیٹ ورک میں شامل ہوا جاتا ہے، اس طرح ڈیٹا اپنی آخری حدود تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، جائز درخواستیں ختم ہوجاتی ہیں یا کم از کم کام کرنے میں بہت سست ہوجاتی ہے۔

ب۔ **مالویئر۔** میلویئر کسی بھی کمپیوٹر کا کوڈ ہوتا ہے جس میں بدنیتی کا ارادہ ہوتا ہے۔ میلویئر اکثر کمپیوٹر پر کسی چیز کو ختم کرنے یا نجی معلومات چوری کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ میلویئر مندرجہ ذیل اقسام میں سے ایک ہوسکتا ہے:۔

(۱) **سپائی ویئر۔** اسپائی ویئر میلویئر کی ایک قسم ہے جو اپنے شکاروں پر نظر رکھتا ہے یا جاسوسوں کی مدد کرتا ہے۔ یہ عام طور پر روپوش رہتا ہے، لیکن صارف کے ذریعہ انجام دی جانے والی مختلف سرگرمیوں کو لاگ ان کرسکتا ہے۔ اسپائی ویئر ڈیٹا کو ریکارڈ کرنے، سرگرمی کے لاگز تک رسائی حاصل کرنے اور خفیہ معلومات چوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(۲) **ٹروجن۔** ٹروجن کو جائز کاموں کو انجام دینے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے لیکن وہ نامعلوم اور ناپسندیدہ سرگرمی بھی انجام دیتا ہے۔ یہ کمپیوٹر پر کی بورڈز، لاگرز اور بیک ڈور سافٹ ویئر کی حیثیت سے بہت سے وائرس لگانے کی بنیاد ہوسکتا ہے۔ ٹروجن مختلف فائلوں اور سوفٹ ویئر میں ڈھل سکتے ہیں اور ہدف کے بارے میں انٹیلیجنس جمع کرسکتے ہیں جب تک کہ اس کو معلوم نہ ہو کہ یہ ہورہا ہے۔ امکان ہے کہ ٹروجن ای میلز، ویب براؤزرز، چیٹ کلائنٹس، ریموٹ سافٹ ویئر اور اپ ڈیٹ کے ذریعہ حملہ کریں گے۔

(۳) **وائرس۔** وائرس ایک خود ساختہ پروگرام ہے جو دوبارہ پیش کرنے کے لئے اپنے آپ کو کسی دوسرے پروگرام یا فائل سے منسلک کرسکتا ہے۔ وائرس میموری میں غیر معمولی مقامات پر چھپ سکتا ہے اور اپنے کوڈ کو عملی جامہ پہنانے کے لے جس فائل میں بھی مناسب نظر آتا ہے اس پر خود حملہ کرسکتا ہے۔ ہر بار جب اس کی

دوبارہ تخلیق ہوتی ہے تو ڈیجیٹل فوٹ پرنٹ کو بھی تبدیل کرسکتا ہے۔

(۴) **وارم وائرس**۔ وارم وائرس اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے کئی بار خود کو نقل کرتے ہیں۔ وارم وائرس سے مختلف ہیں اس لئے کہ انہیں خود کو دوسری فائلوں یا پروگراموں سے منسلک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وارم وائرس خود سے نپٹنے کے قابل ہیں، اور نہ صرف وہ ایک ہی میزبان کو نقل کرتے ہیں، بلکہ وہ پورے نیٹ ورک میں بھی نقل تیار کرسکتے ہیں۔

(۵) **اینڈرویڈ میلویئر**۔ پچھلے کچھ سالوں میں، اینڈ رائیڈ ڈیوائسز میں دھماکہ خیز نمو دیکھنے میں آئی ہے اور میلویئر مصنفین اس ترقی کے شعبے میں اپنی توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ چونکہ اینڈ رائیڈ ڈیوائسز رکھنے اور چلانے والے صارفین کی تعداد تیزی سے پھیل رہی ہے، اسی طرح مالویئر مصنفین نے بھی اس بڑی مارکیٹ سے فائدہ اٹھانے کی کوششوں میں اضافہ کیا ہے۔

ج۔ **پاس ورڈ اٹیکس**۔ ان حملوں کا نشانہ شکار کے پاس ورڈ کو کھلنے پر مرکوز ہے تاکہ حملہ آور کسی محفوظ نظام تک رسائی حاصل کرسکے۔ صارف نام/ پاس ورڈ کو جوڑنا عام طور پر زیادہ تر سسٹم میں تصدیق کی معیاری شکل ہے۔ اگرچہ اس طرح کے اکاؤنٹ کی حفاظت لازمی طور پر ڈیفالٹ کے لحاظ سے کمزور نہیں ہے، لیکن صارف کو پاس ورڈ اٹیک کے مقابلے میں موقع اٹھانے کے لیے اچھے پاس ورڈ کے طریقہ کار پر عمل کرنا ہوگا۔

د۔ **بوٹنیٹس**۔ بوٹنیٹس سمجھوتہ کرنے والے کمپیوٹرز کے نیٹ ورک ہیں، ریموٹ حملہ آوروں کے ذریعہ کنٹرول ہیں تاکہ ایسے ناجائز کام انجام دیں تاکہ سپام بھیجنا یا دوسرے کمپیوٹرز پر حملہ کرنا۔ کمپیوٹر بوٹس کو میلویئر کی طرح کام کرنے اور ناجائز کاموں کو انجام دینے کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پھر کمپیوٹرز کے نیٹ ورک کو جمع کرنے اور پھر ان سے سمجھوتہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ر۔ **فشنگ**۔ فشنگ ایک ایسا طریقہ ہے جہاں سائبر مجرموں یا حملہ آور کو اپنی مطلوبہ معلومات کے حصول کے لئے ایک پیش کش کی جاتی ہے۔ کاروبار کی تجویز، لاٹری کا اعلان کرنے یا کسی دلچسپی کی معلومات کی شکل میں ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر۴۔ سائبر سیکیورٹی پر تحفظ کیلئے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟

۷۔ **حفاظت کے اقدامات**۔ تحفظ کسی بھی سائبر سیکیورٹی کا لازمی حصہ بنتی ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی سسٹم/ نیٹ ورک کے بنیادی ڈھانچے اور اس سے متعلق سازوسامان کی حفاظت کے لئے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ دفتری اندراجات، ٹرمینلز تک رسائی، ہارڈ ویئر کی شفٹنگ، کمپیوٹر کے سامان کی محفوظ تحویل اور بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز وغیرہ سے متعلق سیکیورٹی ایس او پیز کی درست پیروی کی جائے۔ اس سلسلے میں کچھ رہنما اصول یہ ہیں:-

الف۔ کمپیوٹر کی حفاظت کی واضح وضاحت کی جائے گی۔

ب۔ دفاتر، جہاں کمپیوٹر میں ڈیٹا کو اپ لوڈ کرنے/ ڈاؤن لوڈ کرنے کی سہولت موجود ہو، ان دفاتر کی جسمانی حفاظت کا منصوبہ بنایا جائے گا اور اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

ج۔ اسٹوریج کے خطرات اور بجلی کی ناکامیوں سے محفوظ رہے گا۔ موبائل فون، USB، کیمرہ، ڈیجیٹل آلات کے لیے گاڑی، استعمال کے لئے واضح ہدایات ضرور موجود ہوں اور ان سب کو معلوم ہو۔

د۔ کیبلز، کنیکشن، الماریاں، ڈی پی، لیبلنگ، سوئچز، روٹرز وغیرہ بچھانے، جوڑنے، اسٹوریج، رسائی، معائنے اور مرمت کے لئے جامع ایس او پیز موجود ہوں گی۔

ر۔ رسائی، اسٹوریج اور استعمال اور پرنٹرز، اسکینرز، فیکس مشینیں، بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز وغیرہ کی جسمانی حفاظت کی وضاحت کیلئے ایس او پیز موجود ہونا چاہئے۔

ز۔ کمپیوٹر ڈیوائسز، اسٹوریج ڈیوائسز جیسے لیپ ٹاپ، فلیش ڈرائیو اور سی ڈی/ ڈی وی ڈی کو سیکیورٹی سے متعلق معلومات عام دستاویزات کی طرح ہی سیکیورٹی فراہم کرنا لازمی ہے۔

س۔ اصل دستاویزات/ الیکٹرانک کاپیاں کی سیکیورٹی کی درجہ بندی کے مطابق پرنٹ آؤٹ، ہارڈ کاپیاں، فیکس کاپیاں، فیکس رسیدیں، فیکس/ پرنٹ آؤٹ کا ریکارڈ رکھنا ہوگا۔

ش۔ سوفٹ ویئر اپڈیٹس، وارنٹی کے دعوے، مرمت وغیرہ کے لئے جسمانی شفٹ یا کمپیوٹر/ آئی ٹی ایکسپرٹ کے حوالے کرنے کے لئے ایس او پیز پر عمل درآمد ہونا چاہئے اور اسے صرف مجاز افراد کے ذریعہ انجام دیا جانا چاہئے۔

سوال نمبر۵۔ ذاتی/نجی اور سرکاری ای میل کے استعمال کے لئے عام احتیاطی تدابیر کیا ہیں؟

۸۔ **ذاتی/نجی اور سرکاری ای میل کے استعمال کے لیے احتیاطی تدابیر:-**

الف۔ **ذاتی/نجی ای میل**

(۱) فوجی شناخت، عہدے، تقرری، ذاتی نمبر، کورسز اور دیگر سرکاری تفصیلات ذاتی ای میل اکاؤنٹس کے لئے کسی کو بھی ای میل خدمات پر شیئر نہیں کرنا چاہئے۔

(۲) ای میل کے پاس ورڈ کو کثرت سے تبدیل کیا جانا چاہئے۔

(۳) ای میل اکاؤنٹ بنانے کے دوران یا پاس ورڈز کے چوری کے معاملے میں سیکیورٹی سوالات کے لئے ذاتی معلومات کے انکشاف سے بھی پرہیز

کرنا چاہئے۔

(۴) نامعلوم ذرائع سے ای میل، خاص طور پر فوجی تقرریوں، افسران کے نام وغیرہ موجود نہیں ہونا چاہئے۔

(۵) پرکشش منسلکات (کنکشن) پر مشتمل نامعلوم وسائل کے ای میلز کو حذف کرنا چاہئے اور اسے نہیں کھولا جانا چاہئے۔

(٦) بظاہر معلوم آئی ڈی کے مشکوک ای میلز کو کھولنے سے پہلے کنفرم کرنا ضروری ہے۔

(۷) منسلکات کو ڈاؤن لوڈ کرنے میں دیکھ بھال کرنی ہوگی۔

(۸) نامعلوم ذرائع سے ای میل سپام تصور کیا جانا چاہیے۔

(۹) کسی بھی میلویئر کا پتہ لگانے اور اسے ہٹانے کے لئے اینٹی وائرس سافٹ ویئر انسٹال اور باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کیا جائے۔

ب۔ **آفیشل ای میل**

(۱) باضابطہ ای میل آرمی پورٹل میل کے ذریعے بھیجا اور وصول کیا جائے۔ سرکاری خط وکتابت کے تبادلے کے لئے نجی ای میل سے گریز کرنا چاہئے۔

(۲) کسی بھی حفاظتی درجہ بندی سے متعلق سرکاری اعداد وشمار کے تبادلے کے لئے مفت ای میل خدمات جیسے یاہو، ہاٹ میل اور جی میل وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

(۳) صرف مجاز افراد کو ہی انٹرنیٹ پر سرکاری/نجی ای میل پر رابطے کی اجازت ہونی چاہئے اور ان افراد کو انٹرنیٹ ای میل سروسز کے استعمال میں احتیاط برتنی ہوگی۔

(۴) کمپنیوں یا افراد سے براہ راست رابطہ کر کے درخواستوں کی صداقت کی تصدیق کریں۔ اگر ای میل کے ذریعہ ذاتی معلومات فراہم کرنے کو کہا جائے تو، اس درخواست کی تصدیق کے لئے کمپنی/افراد سے براہ راست رابطہ کریں۔

(۵) تمام ای میلز کے مندرجات کو اپلوڈ کرنے سے پہلے مجاز آفیسرز کے ذریعہ منظور کیا جانا چاہئے۔

(٦) نگرانی، آڈٹ اور عدالتی مقاصد کے لئے ای میلز کے تمام ریکارڈ کو برقرار رکھنا چاہئے۔

(۷) تمام ای میلز مناسب طور پر منظور کیا جانا چاہئے اور ہر برانچ/ڈائریکٹوریٹ کے ذریعہ برقرار رکھنے کی فہرست ہونی چاہئے۔

(۸) ای میل میں ایسے الفاظ کے استعمال سے گریز کیا جانا چاہئے جو تنظیم کی صحیح شناخت ظاہر کرسکیں۔

(۹) قانونی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دستبرداری کو سرکاری ای میل کے ساتھ منسلک کرنا چاہئے۔

(۱۰) نامعلوم/ناقابل اعتبار ذرائع سے میل کو یا تو مسدود کرنا چاہئے یا اسے اسپام تصور کیا جانا چاہئے۔ مشکوک ای میلز بھی معلوم افراد یا رابطوں سے موصول ہوسکتے ہیں، لہذا، اس سلسلے میں مناسب دیکھ بھال کی جانی چاہئے۔

ج۔ **اٹیچمنٹ**

(۱) منسلکات کو آٹو ڈاؤن لوڈ کرنے کا آپشن آف کریں۔ صرف معتبر ذرائع سے منسلکات ڈاؤن لوڈ کریں۔

(۲) ایم آئی ڈائریکٹوریٹ/دیگر سرکاری چینلز کے ذریعہ وقتاً فوقتاً جاری کردہ سائبر سکیورٹی انتباہات پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔

(۳) کسی بھی منسلکات کو کھولنے سے پہلے ان کو محفوظ کریں اور اسکین کریں۔ اگر آپ کو ذریعہ کی تصدیق کرنے سے پہلے کوئی اٹیچمنٹ کھولنا ہو تو، درج ذیل اقدامات کریں:

(الف) یقینی بنائیں کہ آپ کا اینٹی وائرس سافٹ ویئر جدید ہے۔

(ب) فائل کو اپنے کمپیوٹر یا ڈسک پر محفوظ کریں۔

(ج) اینٹی وائرس اسکین چلائیں اور کھولنے سے پہلے تمام ملحقات میلویئر/وائرس کے لئے اسکین کرنا ضروری ہے۔

(د) ایکسٹینشن رکھنے والی منسلکات جیسے exe.، com.، bat. وغیرہ کو کھولنا یا ڈاؤن لوڈ نہیں کرنا چاہئے۔

(ر) اسپام ای میل کو حذف کرنا چاہئے۔

(ز) اٹیچمنٹ (2-5 ایمبیٹ سے زیادہ) کو ڈاؤن لوڈ نہیں کرنا چاہئے۔

سوال نمبر ٦۔ استعمال انٹرنیٹ، خصوصاً سوشل میڈیا کے بارے میں عمومی رہنما خطوط کیا ہیں؟

۹۔ **انٹرنیٹ کے استعمال اور سوشل میڈیا کے لئے رہنما خطوط:-**

الف۔ ویب براوزنگ

(۱) اس موضوع پر فوج اور تنظیم کی تمام موجودہ پالیسیوں سے آگاہ رہیں۔

(۲) انٹرنیٹ کمپیوٹرز میں صرف پہلے سے نامزد سوفٹ ویئر پیک انسٹال ہونا چاہئے اور سائبر سکیورٹی والے افراد کی پیشگی اجازت / کلیئرنس کے بغیر کوئی دوسرا سافٹ ویئر انسٹال نہیں ہونا چاہئے۔

(۳) نصب شدہ کمپیوٹرز یا ای آفس/ انٹرنیٹ میں مستند آپریٹنگ سسٹم، سافٹ ویئر، اور اینٹی وائرس کو باقاعدگی سے انسٹال اور اپ ڈیٹ کرنا یقینی بنایا جائے۔ یہ بھی یقینی بنائیں کہ تمام اہم سافٹ ویئر تازہ ترین ہے۔

(۴) آٹو سافٹ ویئر اپ ڈیٹ، اینٹی وائرس اپ ڈیٹ، سروس پیک، کسی بھی پروگرام/ سافٹ ویئر کو جہاں تک ممکن ہو غیر فعال کرنا ہوگا۔

(۵) انٹرنیٹ پر دستیاب نامعلوم، مفت یا غیر ضروری سافٹ ویئر کو ڈاؤن لوڈ کرنے سے جہاں تک ممکن ہو اس سے پرہیز کریں کیونکہ ان میں میلویئر موجود ہو۔ کبھی بھی پروگرام نہ چلائیں جب تک کہ اس پر بھروسہ نہ ہو۔

(۶) ویب سائٹ جیسے مفت فلمیں آن لائن، یوٹورینٹ، بٹ ٹورینٹ وغیرہ پر فلموں، دستاویزات، پروگراموں، موسیقی اور دیگر انٹرنیٹ صارفین کے کمپیوٹرز سے موسیقی ڈاؤن لوڈ کرنے پر پابندی عائد ہونی چاہیئے۔

(۷) باضابطہ ویب سائٹ پر رکھے جانے والے سرکاری ویب سائٹ کے مندرجات کو اس کی اپ لوڈنگ سے قبل مجاز مصنف کے ذریعہ مناسب طریقے سے جانچ پڑتال کرنی ہوگی۔

(۸) فری ویئر/ میل ویئر، مفت سافٹ ویئر/ غیر ضروری اور ناپسندیدہ مواد/ اشتہارات کی حوصلہ شکنی کریں۔

(۹) ویب سرچ، ڈیٹا مائننگ، ریسرچز، خبروں کے لئے مستند اور قابل اعتماد ویب سائٹ استعمال کریں۔

(۱۱) فحش مواد، جوا، اشتہارات، مفت سافٹ ویئر/ میوزک/ ویڈیو ڈاؤن لوڈ، اور گیمنگ سائٹیں میلویئر کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں اور ان کو واضح طور پر گریز کرنا چاہیئے اور ان سائٹس کے لاحق خطرے کے بارے میں آگاہی پیدا کرنی ہوگی۔

(۱۲) جن ویب سائٹس پر آپ جاتے ہیں ان کے URL پر دھیان دیں۔ نقصان دہ ویب سائٹیں بعض اوقات کمپیوٹر کے غیر یقینی صارفین کو دھوکہ دینے کے لئے عام ہجے یا مختلف ڈومین میں مثال کے طور پر (مثال کے طور پر NET. کی بجائے com.) استعمال کرتی ہیں۔

ب۔ **سوشل میڈیا۔** افراد کی پروفائلنگ اور ٹریک کرنے کے لئے بھی سوشل میڈیا سائٹیں ایک بہترین ذریعہ ہیں، لہٰذا، ان کا استعمال کرتے وقت مناسب دیکھ بھال کی جانی چاہیئے۔ کچھ ہدایات ذیل میں دی گئی ہیں:-

(۱) اس موضوع پر تمام موجودہ آرمی اور منظم پالیسیوں سے آگاہ رہیں۔

(۲) ذاتی معلومات جیسے رینک، عہدہ، پی اے نمبر، کورسز کو کسی کے ساتھ بھی سماجی رابطوں کی ویب سائٹوں اور یہاں تک کہ مفت ویب ای میل خدمات پر شیئر نہیں کیا جانا چاہیئے۔

(۳) سوشل میڈیا پر "فیس بک"، "ٹویٹر"، "لنکڈ ین" وغیرہ جیسے حساس معلومات رکھنے والے مناظر کی اپ لوڈنگ پر پابندی ہونی چاہیئے۔

(۴) قومی اجلاسوں اور اسٹریٹجک تنصیبات کے نقشے/ نظریات کے حوالے سے "یوٹیوب" وغیرہ پر ویڈیو/ فوٹو اپ لوڈ کرنے سے گریز کریں۔

(۵) اپنے پروفائل میں اپنی اصل شناخت، پیشہ، سرکاری حیثیت، تنظیموں/ محکموں کے نام، منصوبوں یا سرکاری ذمہ داریوں وغیرہ کا استعمال/ انکشاف نہ کریں۔ فوجی اکیڈمی کورس یا کیڈٹ کالجوں پر مبنی گروپس نہ بنائیں۔

(۶) اپنی پوسٹ کردہ ذاتی معلومات کی مقدار کو محدود کریں۔ ایسی معلومات شائع نہ کریں جو آپ کو کمزور بنائے، جیسے آپ کا پتہ یا اپنے نظام الاوقات کے بارے میں معلومات۔

(۷) رازداری اور سیکیورٹی کی ترتیبات سے فائدہ اٹھائیں۔ آن لائن عام لوگوں کے ساتھ جو معلومات آپ بانٹتے ہیں ان کو محدود کرنے کے لئے سائٹ کی ترتیبات کا استعمال کریں۔

(۸) عام اصول کے طور پر، چیٹ روم/ ڈسکشن فورمز کا حصہ نہ بنیں جب تک کہ سرکاری طور پر ایسا کرنے کا حکم نہ ہو۔

(۹) کھلے فورم کا استعمال کرتے وقت ان مباحثوں میں ملوث ہونے سے گریز کریں جو شناخت، پیشہ، تجربہ وغیرہ کو دور کر سکتے ہیں۔

(۱۰) اجنبی افراد سے ہوشیار رہیں اور ممکنہ گمراہ کن یا غلط معلومات سے محتاط رہیں۔ مفت مالی یا تعطیلات کی پیش کش، انٹرنیٹ سروے، آن لائن ٹیسٹ قبول نہ کریں۔

(۱۱) جیوٹیگنگ استعمال نہ کریں اور مقام کی معلومات کو اپ ڈیٹ نہ کریں۔

سوال نمبر۹۔ اعداد و شمار کو ذخیرہ کرنے اور بیرونی ذخیرہ کرنے والے آلات کے استعمال کے لئے کون سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں؟

۱۰۔ **ڈیٹا اسٹوریج اور بیرونی ڈیٹا اسٹوریج ڈیوائسز کے استعمال کیلئے احتیاطی تدابیر**

الف۔ **تیار کردہ ڈیٹا کی حفاظت۔** اعداد و شمار کے تحفظ کے لئے درج ذیل حفاظتی اقدامات کو یقینی بنایا جانا چاہیئے:-

(۱) "محفوظ دستاویزات کی ہینڈلنگ" کے مطابق تمام دستاویزات کو ہر سطح پر محفوظ بنانے، سنبھالنے، لیبل لگانے اور ریکارڈ کو برقرار رکھنا ضروری ہیں۔

(۲) بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز، سیکریٹ ڈیٹا کاپی، اسٹوریج صرف مجاز افراد کے ذریعہ ہی سنبھالا جانا چاہیئے اور متعلقہ حکام کے ذریعہ اس کی منظوری دی جانی چاہیئے۔

(۳) وائرس کے لئے کسی بھی ڈیٹا/ دستاویزات کی منتقلی سے قبل بیرونی ذخیرہ کرنے والے آلات کی جانچ پڑتال ضروری ہے اور غیر ضروری/ غیر متعلقہ

ڈیٹا/ریکارڈز کو حذف کرنا چاہیے۔

(۴) تمام بیرونی اسٹوریج آلات میں ڈیٹا/فائلوں کی منتقلی کے بعد فارمیٹ کرنا ضروری ہے۔

(۵) بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز تک رسائی، ریکارڈ شدہ ڈیٹا اور خفیہ دستاویزات کو سنبھالنے کے لئے سیکیورٹی کلیئرنس ایس او پیز پر بھی عمل درآمد کرنا چاہیئے۔

(۶) اپ ڈیٹ کرنے، منتقلی/کاپی کرنے اور ڈیٹا کو بیک اپ کرنے کے ساتھ ساتھ اسٹوریج ڈیوائسز کو ضائع کرنے کے لئے مناسب ایس او پیز مرتب کی جانی چاہیئے۔

ب۔ **بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز** ۔ اگر ان آلات کو مناسب دیکھ بھال کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو سائبر سیکیورٹی کے خطرے کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ سفارشات درج ذیل ہیں:

(۱) تمام بیرونی اسٹوریج ڈیوائسز جیسے یو ایس بی ڈرائیوز، ایس ڈی ڈسک، سی ڈی/ڈی وی ڈیز، بیرونی ہارڈ ڈسک ڈرائیوز وغیرہ کو برانچ کے ذریعہ مرکزی طور پر جاری کیا جانا چاہیئے اور ہر یو ایس بی ڈیوائس میں سیریل نمبر ہونا چاہیئے۔ ہر یو ایس بی کو کرپٹو ڈیوائس سمجھا جانا چاہیئے اور اسی کے مطابق اسکی ہینڈلنگ ہونا چاہیئے۔

(۲) تمام فلیش ڈرائیوز کا مناسب ریکارڈ/انوینٹری برقرار رکھنی ہوگی اور صرف مجاز فلیش ڈرائیوز کو استعمال کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ کسی بھی شخص کو یا کسی بھی صورت میں ذاتی یو ایس بی ڈیوائس استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔

(۳) انٹرنیٹ اور آفیشل نیٹ ورکس کے لئے الگ الگ یو ایس بی ڈیوائس ڈیوائسز استعمال کی جائیں۔

(۴) یو ایس بی ڈیوائس، فلیش ڈیوائس کو لمبے عرصے تک ڈیٹا کو ذخیرہ کرنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسے صرف ڈیٹا ٹرانسفر ڈیوائس کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ مطلوبہ منزل میں منتقل ہونے کے بعد ڈیٹا کو یو ایس بی ڈیوائس، فلیش ڈیوائس سے فوری طور پر ہٹا دینا چاہیئے۔

(۵) ہر بار یو ایس بی ڈیوائس کو وائرس کے لئے اسکین کرنا ضروری ہے اور مطلوبہ کمپیوٹر میں ڈیٹا کاپی کرنے کے فوراً بعد ہی فارمیٹ کیا جائے۔

(۶) کاپی کی جانے والی تمام فائلوں/دستاویزات کا ریکارڈ برقرار رکھنا ضروری ہے۔

(۷) فلیش ڈرائیوز، سی ڈی/ڈی وی ڈیز، فلاپی ڈسکیں جو ڈی سی پر مشتمل ہیں، انٹرنیٹ کے لئے نامزد کمپیوٹر سے کبھی نہیں جوڑنا چاہیئے یہاں تک کہ جب انٹرنیٹ کیبل انلاپ نہ ہو۔

(۸) فرسودہ/قابل استعمال نہ ہونے پر عارضی اسٹوریج آلات کو ضائع کرنے کے لئے مناسب ایس او پیز مرتب کی جانی چاہیے۔

سوال نمبر ۱۰۔ جاسوسی کی تازہ ترین کوششیں خاص طور پر ہندوستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کونسے طریقے استعمال کرتے ہوئے کی ہیں؟

۱۱۔ دشمنانہ انٹیلی جنس ایجنسیوں (ایچ آئی اے) نے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے جاسوسی کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ جس میں شامل ہیں:-

الف۔ **دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کی آن لائن ریکروٹنگ** میں درج ذیل پانچ مراحل شامل ہیں:

(۱) سوشل میڈیا یعنی فیس بک، انسٹاگرام، واٹس ایپ، ٹک ٹوک، بگو لائیو وغیرہ پر فوج کے تمام رینکس میں سے موضوں ہدف چنا جاتا ہے۔

(۲) اس کے بعد ہدف کو جنسی تعلقات استوار کرنے پر اکسایا جاتا ہے، جس کے دوران موبائل کو بھی ہیک کرنے کے لئے چیٹنگ ایپلیکیشن انسٹال کرنے کے لئے راضی کیا جاتا ہے۔

(۳) پھنسے ہوئے شخص کو پھر فوجی انٹلی جنس یا انٹر سروس انٹیلیجنس کو آگاہ کرنے کی دھمکی دے کر ملک کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

(۴) پھنسے ہوئے افراد کو جاسوسی کا عمل انجام دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔

(۵) آخری مرحلے میں، بھرتی کے عمل کو مکمل اور باقاعدہ بنانے کے لئے پیسوں کی ادائیگی قانونی/غیر قانونی ذرائع سے کی جاتی ہے۔

ب۔ **ٹیلی تحقیقات**۔ دشمن انٹیلی جنس ایجنسیاں ٹیلیفون کی تحقیقات کے ذریعہ معلومات حاصل کرتی ہیں اور معلومات کی درجہ بندی کرتی ہیں۔

(۱) **تبادلہ**

(الف) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اہلکار اعلی ہیڈکوارٹرز میں تعینات کچھ افسر کے کور کا استعمال کرتے ہوئے، لینڈ لائن پی ٹی سی ایل نمبروں پر کال کرتے ہیں اور آپریٹرز کو راضی کرتے ہیں کہ وہ اپنی کال کو مطلوبہ پاس کام نمبر پر منتقل کریں۔

(ب) فوج کی ہدایات کے برخلاف، کچھ آپریٹرز کے ذریعہ کال کو PASCOM سسٹم میں منتقل کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وصول کنندہ کے ذریعہ معلومات کو حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲) **موبائل**

(الف) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیاں بھی اسی طرح کا احاطہ کرتے ہوئے موبائل پر افسر اور فوجیوں کو کال کرتی ہیں اور قیمتی معلومات نکالتی ہیں۔

(ب) اس کے علاوہ، وہ وائس اوور انٹرنیٹ پروٹوکول کا استعمال کرتے ہوئے پاکستانی موبائل نمبر تیار کرتے ہیں اور یونٹوں/ہیڈکوارٹرز کی

معمول کی تربیت/ انتظامیہ کی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

ج۔ **سگنل ایپلی کیشن کا استعمال**

(۱) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں نے بزکے نام کے ساتھ سگنل ایپلی کیشن کا ایک کلون تیار کیا ہے جو ایک بدنیتی پر مبنی ہے۔

(۲) دونوں ایپلی کیشنز ایک ہی طرح کے ایپلی کیشنز پروگرام انٹرفیس (API) کا استعمال کرتے ہیں اس طرح وہ صارف جنہوں نے یا تو سگنل یا بز انسٹال کیا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔

(۳) چیٹنگ کے مقصد کے لئے سگنل ایپلی کیشن کا استعمال خطرناک ہے۔

د۔ **کمپیوٹر ہیکنگ**

(۱) ہوسٹل انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کمپیوٹر کی ہیکنگ کے لئے اسٹینڈ الون کمپیوٹر شامل کرنے کے لئے جدید ترین ہیکنگ سافٹ ویئر تیار کیا ہے۔

(۲) عام طور پر وہ انٹرنیٹ کمپیوٹرز کو متاثر کرتے ہیں اور جب یو ایس بی کا استعمال کمپیوٹروں میں ہوتا ہے تو، میلویئر بیرونی آلے میں داخل ہوتا ہے۔

(۳) وہی یو ایس بی جو انٹرنیٹ کمپیوٹرز سے ڈیٹا کو اسٹینڈ الون کمپیوٹرز میں منتقل کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا، میلویئر حساس ڈیٹا کی کاپیاں کرتا ہے۔

(۴) اس کے بعد، انٹرنیٹ کمپیوٹرز پر دوبارہ استعمال کرنے پر، یو ایس بی ڈیوائس میں کاپی کردہ حساس ڈیٹا دشمن سرورز میں منتقل ہوتا ہے۔

۱۲۔ **نتیجہ**۔ سائبر سیکیورٹی کو اختیار کے بجائے مجبوری سمجھا جائے۔ اس طرح اس کو تنظیم کے اندر لازمی جز کے طور پر شامل کرنا چاہیے۔ یہ سبق آپ کو صرف ایک جائزہ فراہم کرتا ہے اور یہ حتمی الفاظ نہیں ہیں۔ جب نئے خطرات سامنے آتے ہیں اور موجودہ خطرات کو سمجھنے کے ساتھ ہی حفاظتی تدابیر/ اقدامات تیار ہوتے ہیں۔ اہم سرکاری اعداد و شمار کو غیر مجاز رسائی سے بچانا جان بوجھ کر یا غیر ارادے سے قومی سلامتی کی پریشانی کا باعث ہے۔ سائبر اسپیس کو سخت حفاظتی اقدامات کے ذریعہ کسی بھی ہیکنگ یا جسمانی رسائی سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ اس طرح کے خطرات سے بچنے کا واحد طریقہ شعور میں اضافے اور حفاظتی اقدامات کے تمام ضروری اوامر کو اپنانے میں ہی پنہاں ہے۔

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

انسداد انٹیلی جنس آگاہی اور موبائل فون / الیکٹرک گیجٹ کا استعمال

۱۔ **مقصد۔** انسداد انٹیلی جنس پہلوؤں اور موبائل فون/ الیکٹرک گیجٹ کے استعمال کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا۔

۲۔ **دائرہ کار۔** اس ٹی ڈی میں مندرجہ ذیل پر بحث کی جائے گی:-

۳۔ **حصہ اول۔ انسداد انٹیلی جنس کا شعور:-**

الف۔ تعریفیں۔

ب۔ انسداد انٹیلی جنس کی مختلف سطحوں پر ذمہ داریاں۔

ج۔ انسداد انٹیلی جنس سائیکل۔

د۔ سائبر حملے ایک فوجی کمزوری۔

ر۔ دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ذریعہ جاسوسی کی کوششیں۔

۴۔ **حصہ دوم۔ موبائل فون/ الیکٹرک گیجٹ کا استعمال:-**

الف۔ موبائل فون/ الیکٹرک گیجٹ کے استعمال پر عمومی احتیاطی تدابیر۔

ب۔ یونٹ لائنز میں سمارٹ فون استعمال کرنے کے لئے ہدایات۔

۵۔ **طریقہ کار۔** اس سبق کو ۲ پیریڈ میں ٹی ڈی کی صورت میں پڑھایا جائے گا۔

انسداد انٹیلی جنس آگاہی اور موبائل فون / الیکٹرک گیجٹ کا استعمال

۱۔ **تعارف۔** جدید دور میں، موبائل فون، انٹرنیٹ، نیٹ ورکس اور اس سے وابستہ ٹیکنالوجی ناگزیر اوزار بن چکے ہیں۔ بدقسمتی سے اس طرح کی ٹیکنالوجی نے جاسوسی، استحصال اور جرائم کی نئی دھمکیوں اور خطرات کو جنم دیا ہے، اس طرح کی ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے ہمارے افسران اور فوجی مختلف خطرات سے دوچار ہیں۔ ہمارے مخالف ہماری صلاحیتوں، کمزوریوں اور ممکنہ عمل کے بارے میں جانکاری حاصل کرنے کے لے ان ذرائع کا استعمال کرتے ہیں۔ انسداد انٹیلی جنس جاسوسوں، تخریب کاریوں، بغاوتوں یا کسی اور غیر قانونی سرگرمی کو روکنے کے ساتھ ساتھ اپنی قوتوں کے اندر ممکنہ عدم استحکام، غداری یا بغاوت کا پتہ لگانے کے لئے دشمن کو اس علم سے انکار کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

سوال نمبر ا۔ مندرجہ ذیل کی وضاحت کریں؟

۲۔ تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے:-

الف۔ **انسداد انٹیلی جنس۔** انسداد انٹیلی جنس سے مراد جاسوسی، تخریب کاری، دہشت گردی، غیر ملکی طاقتوں، خفیہ ایجنسیوں، تنظیموں اور دہشت گردوں کی تنظیموں کے ذریعہ پیدا ہونے والی قومی سلامتی کے خلاف کسی بھی انسانی یا غیر انسانی سرگرمی کے خطرے کی نشاندہی، پتہ لگانے، روک تھام اور غیر موثر کرنے کے لئے کی جانے والی سرگرمیاں ہیں۔

ب۔ **جاسوسی۔** اہداف یا دوسرے ملک کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، ہدف ملک کے بارے میں خفیہ معلومات جمع کرنا ہے۔ جیسے مسلح افواج، جوہری تنصیبات اور خطے کے بنیادی ڈھانچے کے بارے میں معلومات جمع کرنا۔

ج۔ **انسداد جاسوسی۔** انسداد جاسوسی آپریشن میں ٹیکنالوجی، مواصلات اور جاسوسی میں ملوث افراد کی شناخت، کھوج، تحقیقات، روک تھام اور غیر موثر کرنے کے لئے کی جانے والی سرگرمیاں شامل ہیں۔

د۔ **بغاوت۔** اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کسی دشمن ملک میں، لوگوں کی وفاداری کو تبدیل کرنے کے ارادے سے کسی عمل یا سرگرمی، جس میں حکومت کی رٹ کو کمزور کرنے سے لے کر قائم حکومت یا نظام کو ختم کرنا مقصود ہو، بغاوت کہلاتا ہے۔

ر۔ **انسداد بغاوت۔** انسداد بغاوت آپریشن میں تخریبی تنظیموں، گروہوں، وسائل اور افراد جن کا مقصد حکومت کی رٹ کو کمزور کرنے سے لے کر قائم حکومت یا نظام کو ختم کرنا ہو، کی نشاندہی کرنا، ان کا پتہ لگانے، روک تھام اور غیر مؤثر کرنے کے لئے کی جانے والی سرگرمیاں شامل ہیں۔

ز۔ **تخریب کاری۔** تخریب کاری ایک ڈھکی چھپی حرکت ہے، جس سے کسی بھی قومی، دفاعی مواد، تنصیبات یا افادیت کو جان بوجھ کر زخمی کرنا، تباہ کرنا ہے، جان بوجھ کر کسی ملک کے قومی دفاع کو نقصان پہنچانا، مداخلت کرنا، رکاوٹیں ڈالنا یا تباہ کرنا ہے۔

س۔ **انسداد تخریب کاری۔** اس کا مقصد دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کی تخریب کاری کی کوششوں کی نشاندہی کرنا، ان کا پتہ لگانے، روکنے اور غیر موثر بنانا اور اپنے اثاثوں کو تخریب کاری کی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

ش۔ **کمپیوٹر سیکیورٹی۔** کمپیوٹر سیکیورٹی کا مطلب ہے کمپیوٹر کی غیر مجاز استعمال/ رسائی کو روکنا اور اس کا پتہ لگانا۔ کمپیوٹر سیکیورٹی کو یقینی بنانا انفارمیشن سیکیورٹی کی حدود میں

بہت ضروری ہے کیونکہ کمپیوٹر قیمتی معلومات کا گڑھ ہیں۔

ص۔ **اسمارٹ فونز کی حفاظت۔** آج اسمارٹ فونز ہماری زندگی کا ایک ناگزیر حصہ بن چکے ہیں۔اس میں قیمتی اعداد و شمار کی ایک بڑی مقدار موجود ہے، جس میں تصاویر، رابطے اور پیغامات وغیرہ شامل ہیں۔پرسنل کمپیوٹر کے برعکس، اس میں سینسر کے ساتھ کیمرہ اور گلوبل پوزیشننگ سسٹم بھی موجود ہے جو اسمارٹ فون کو زیادہ خطرہ بنا دیتا ہے۔

سوال نمبر۲۔ کون سی تمام تنظیمیں مختلف سطحوں پر کاؤنٹر انٹیلی جنس کی ذمہ دار ہیں؟

۳۔ الف۔ **اسٹریٹجک لیول**

(۱) انٹر سروسز انٹیلی جنس (ISI)

(۲) انٹیلی جنس بیورو (IB)

ب۔ **آپریشنل لیول**

(۱) **متعلقہ انٹیلی جنس ایجنسیوں۔** ملٹری انٹیلی جنس، نیول انٹیلی جنس اور ایئر فورس انٹیلی جنس۔

(۲) **انٹیلی جنس سیٹ اپس (آزاد تنظیمیں)۔** جیسے اسٹریٹجک پلانز ڈویژن، پاکستان آرڈیننس فیکٹری، آرمی اسٹریٹجک فورس کمانڈ اور فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشنز وغیرہ۔

ج۔ **ٹیکٹیکل سطح**

(۱) کمانڈ اینڈ کور انٹیلی جنس بٹالینز۔

(۲) فیلڈ سیکیورٹی سیکشن۔

سوال نمبر۳۔ انسداد انٹیلی جنس سائیکل میں کون سے اقدامات شامل ہیں؟

۴۔ درج ذیل ہے۔

الف۔ معلومات جمع کرنا۔

ب۔ انسداد انٹیلی جنس کی تعریف۔

ج۔ کاؤنٹر انٹیلی جنس پلان تشکیل دینا۔

د۔ لیڈز کی کھوج۔

ر۔ گرفتاری۔

ز۔ سوال کرنا/تفتیش کرنا۔

س۔ سزا دلوانا۔

ش۔ **معلومات جمع کرنا۔** انٹیلی جنس سرگرمیاں، جو دشمنانہ انٹیلی جنس تنظیموں یا جاسوسی، تخریب کاری، بغاوت یا دہشت گردی میں ملوث افراد کے ذریعے درپیش ملکی سلامتی کو لاحق خطرے کی نشاندہی کرنے اور اس سے نمٹنے سے متعلق معلومات کے جمع کرنے پر مشتمل ہیں۔اس سے کاؤنٹر انٹیلی جنس کوششوں کی ضمانت دینے والے اہداف کی نشاندہی اور ان کا انتخاب ہوتا ہے، لہذا معلومات کو بڑھانے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔

ص۔ **انسداد انٹیلی جنس کا جائزہ۔** انسداد انٹیلی جنس کا جائزہ لیتے ہوئے، مندرجہ ذیل منطقی اقدامات کو انجام دینا:-

(۱) مقصد۔

(۲) ذمہ داری کے شعبے کا مطالعہ (معاشرتی ماحول/حصول ماحول)۔

(۳) موجودہ اور آنے والے خطرات کا اندازہ کریں اور ان کا تعین کریں۔

(۴) انسداد انٹیلی جنس اہداف کی نشاندہی اور انتخاب۔

ض۔ **انسداد انٹیلی جنس پلان تشکیل دینا:-**

(۱) اہداف کی ترجیح۔

(۲) باضابطہ تقرری کا منصوبہ۔

(۳) وسائل کی تقسیم۔

(۴) ساتھ کی خفیہ ایجنسیوں اور اعلی دفاتر کے ساتھ کوآرڈینیشن۔

ط۔ **لیڈز کی کھوج۔** اطلاع دہندگان سے ماحول، خطرہ اور معلومات کے حصول کے تجزیے کی بنیاد پر، کاؤنٹر انٹیلی جنس کی کوشش کو تمام اہم عہدوں کا فائدہ اٹھانا ہوگا۔اس کے بعد تمام ممکنہ لیڈز کو درج ذیل طریقوں اور تکنیکوں کے زیادہ سے زیادہ استعمال سے کیس کے غیر جانبداری کو متاثر کرنے کے لئے پہنچنا ہونا

چاہئے:-

(۱) گراؤنڈ چیکس۔

(۲) نگرانی۔

(۳) تکنیکی نگرانی۔

(۴) ایسوسی ایٹ اور رابطے۔

ع۔ **گرفتاری۔** یہ کاؤنٹر انٹیلی جنس سائیکل کا ایک نازک مرحلہ ہے، جہاں ملزمان کی گرفتاری کے بارے میں فیصلہ کرنا ہے۔ قبل از وقت یا اس مرحلے پر تاخیر سے چلنے والی کارروائی سے پوری کارروائی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس مرحلے پر قدم اٹھانے سے پہلے ایک اصول کے طور پر، کمانڈر کو ترجیحی طور پر یہ یقینی بنانا چاہئے کہ مکمل جال تلاش کیا گیا ہے۔ تاہم، غیر معمولی معاملات میں، زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس اصول سے انحراف ممکن ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نیٹ کے کسی بھی فرد کو فرار ہونے کے لئے کوئی ردعمل کا وقت دیئے بغیر تمام نیٹ ممبروں کو بیک وقت تحویل میں لیا جائے۔ مشتبہ افراد کی گرفتاری سے قبل یہ یقینی بنانا ہوگا کہ تمام قانونی رسائیاں پوری ہوں۔

غ۔ **سوال کرنا۔** زیادہ سے زیادہ مفید معلومات حاصل کرنے اور مشتبہ افراد کو قانونی کارروائی کے لئے لانے کے لئے تفتیش کی تمام جدید اور سائنسی تکنیک استعمال کی جائے گی۔

ف۔ **سزا دلوانا۔** عدالت عظمی میں قانونی کارروائی کے بعد، مجرم ثابت ہونے والے ملزمان کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ انسداد انٹیلی جنس سیٹ اپ کو، لہٰذا، مقدمے کی کامیاب کارروائی کو یقینی بنانے کے لئے نا قابلِ قبول اور ٹھوس شواہد حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

سوال نمبر ۵۔ **سائبر حملے فوج کو کیسے متاثر کرتے ہیں؟**

۵۔ **سائبر حملے فوج کو درج ذیل طریقے سے متاثر کرتے ہیں:۔**

الف۔ **منصوبہ بندی اور آپریشنز کا نظام۔** اب کمپیوٹر کو متعدد ایپلیکیشن کی منصوبہ بندی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے جیسے روڈ حرکت اور تمام رسد کی منصوبہ بندی ای آر ایم ایس کے ذریعے مکمل کی جائے گی۔

ب۔ **الیکٹرانک وارفیئر سسٹم۔** تمام مداخلت کار، جیمر اور سمت تلاش کرنے والے، کمپیوٹر پر مبنی اور سائبر وارفیئر کے خطرے سے دوچار ہیں۔

ج۔ **عالمی پوزیشننگ سسٹم (GPS)۔** کسی بھی تنازعہ میں، عالمی پوزیشننگ سسٹم کسی بھی آپریشن کی منصوبہ بندی اور اس کے کامیاب انعقاد کے لئے ایک اہم ٹول ہوتا ہے۔ یہ سسٹم سٹیلائٹ اور مائکروپروسیسر کنٹرول ہے جس میں عدم استحکام واضح ہے اور سائبر وارفیئر کے خطرے سے دوچار ہے۔

د۔ **ملٹری ریکارڈز۔** اب یہ کمپیوٹر ڈسک پر محفوظ رکھے جا رہے ہیں اور متوقع اہداف ہوسکتے ہیں۔ فوجی شعبے میں درجہ بندی اور غیر طبقاتی معلومات کو کمپیوٹرائز ڈ کر دیا گیا ہے، جس سے سائبر وارفیئر کے ذریعے حملہ کیا جا سکتا ہے۔

ر۔ **پاکستان آرمی میں کمپیوٹر/مواصلاتی نظام کی خرابیاں۔** ہمارا مواصلاتی نظام یعنی پاس کام، ڈیف کام، سیٹ کام اور پی اے ٹی کام مائکروپروسیسر اور کمپیوٹر پر مبنی نظام ہیں، لہٰذا سائبر وارفیئر کے خطرے کا شکار ہیں۔

ز۔ **متفرق ایپلیکیشنز۔** پاک فوج نے کمپیوٹر سے متعلق متعدد منصوبے بھی شروع کیے ہیں جیسے (کمانڈ، کنٹرول، مواصلات، کمپیوٹر، انٹر آپریبلٹی) C4I2SR سسٹم، آپریشن کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم (او سی ایس) اور آفس آٹومیشن سسٹم دیگر میں شامل ہیں:

(۱) HMS (ہسپتال مینجمنٹ سسٹم)۔

(۲) ای اے آر ایم ایس (الیکٹرانک آرمی ریسورس مینجمنٹ)۔

(۳) BFMS میدان جنگ مینجمنٹ سسٹم۔

(۴) اے ایف سی ایس (آرٹلری فائر کنٹرول سسٹم)۔

(۵) ڈی ایس سی آر (ڈیجیٹائز ڈ سیکورٹی، کنٹرول اور رپورٹنگ)۔

(۶) آئی بی ایم ایس (انٹیگریشن بیٹل فیلڈ مینجمنٹ سسٹم)۔

(۷) آئی ایس آر (انٹیلیجنس سرویلنس اینڈ ریکونسیانس) اور کمانڈ/کنٹرول سسٹم۔

س۔ **مذکورہ بالا سسٹم میں ضروری حفاظتی اقدامات اور حفاظتی خصوصیات شامل کی گئیں ہیں، اس کے باوجود اندرونی ساختہ کمزوریوں میں سے ایک یا کچھ درج ذیل ہیں:-**

(۱) **غیر ملکی ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر۔** اس پہلو کو بڑے پیمانے پر نئے نظام/آلات میں حل کیا جا رہا ہے لیکن اسے اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم، ان کی حساسیت کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) **خراب ان پٹ یا آؤٹ پٹ ڈیوائسز کے ذریعے وائرس کے حملے۔** فی الحال، فوجی نظام کو انٹرنیٹ اور دیگر سول ڈیٹا نیٹ ورکس سے الگ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، اس کے باوجود تکنیکی خرابیوں کی وجہ سے بہت ساری خرابیاں موجود ہیں۔

(۳) **جسمانی اور الیکٹرو مقناطیسی پلس (EMP) حملہ۔** جسمانی تحفظ صرف کسی حد تک پر عزم حملے کے خلاف فراہم کی جا سکتی ہے۔ای ایم پی حملے کی کمزوری بہت واضح ہے اور یہ کسی بھی وقت شروع کی جا سکتی ہے یعنی امن اور جنگ دونوں کے دوران۔

(۴) **کرپٹ/ ناگوار ملازم کے ذریعہ ہیکنگ۔** اس سلسلے میں پوری دنیا میں سنگین چیلنجز کا سامنا ہے۔لہٰذا محکمہ کے اندر سے سائبر اٹیک اسسٹم کی کمزوری ایک اہم مسئلہ ہے۔

سوال نمبر ۵۔ جاسوسی کی تازہ ترین کوششیں خاص طور پر ہندوستانی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کونسے طریقے استعمال کرتے ہوئے کی ہیں؟

۶۔ **دشمنانہ انٹیلی جنس ایجنسیوں (ایچ آئی اے) نے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے جاسوسی کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔جس میں شامل ہیں:۔**

الف۔ **دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کی آن لائن ریکروٹنگ میں درج ذیل پانچ مراحل شامل ہیں:۔**

(۱) سوشل میڈیا یعنی فیس بک، انسٹا گرام، واٹس ایپ، ٹک ٹوک، بگولا ئیو وغیرہ پر فوج کے تمام رینکس میں سے موضوں ہدف چنا جاتا ہے۔

(۲) اس کے بعد ہدف کو جنسی تعلقات استوار کرنے پر اکسایا جاتا ہے، جس کے دوران موبائل کو بھی ہیک کرنے کے لئے چیٹنگ ایپلی کیشن انسٹال کرنے کے لئے راضی کیا جاتا ہے۔

(۳) پھنسے ہوئے شخص کو پھر فوجی انٹیلجنس یا انٹر سروس انٹیلی جنس کو آگاہ کرنے کی دھمکی دے کر ملک کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

(۴) پھنسے ہوئے افراد کو جاسوسی کا عمل انجام دینے کا کام سونپا جاتا ہے۔

(۵) آخری مرحلے میں، بھرتی کے عمل کو مکمل اور باقاعدہ بنانے کے لئے پیسوں کی ادائیگی قانونی/ غیر قانونی ذرائع سے کی جاتی ہے۔

ب۔ **ٹیلی تحقیقات۔** دشمن انٹیلی جنس ایجنسیاں ٹیلیفون کی تحقیقات کے ذریعہ معلومات حاصل کرتی ہیں اور معلومات کی درجہ بندی کرتی ہیں۔

(۱) **تبادلہ**

(الف) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اہلکار اعلی ہیڈ کوارٹرز میں تعینات کچھ افسر کے کور کا استعمال کرتے ہوئے، لینڈ لائن پی ٹی سی ایل نمبروں پر کال کرتے ہیں اور آپریٹرز کو راضی کرتے ہیں کہ وہ اپنی کال کو مطلوبہ پاس کام نمبر پر منتقل کریں۔

(ب) فوج کی ہدایات کے برخلاف، کچھ آپریٹرز کے ذریعہ کال کو PASCOM سسٹم میں منتقل کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وصول کنندہ کے ذریعہ معلومات کو حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲) **موبائل**

(الف) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیاں بھی اسی طرح کا احاطہ کرتے ہوئے موبائل پر افسر اور فوجیوں کو کال کرتی ہیں اور قیمتی معلومات نکالتی ہیں۔

(ب) اس کے علاوہ، وہ وائس اوور انٹرنیٹ پروٹوکول کا استعمال کرتے ہوئے پاکستانی موبائل نمبر تیار کرتے ہیں اور یونٹوں/ ہیڈ کوارٹرز کی معمول کی تربیت/ انتظامیہ کی سرگرمیوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

ج۔ **سگنل ایپلی کیشن کا استعمال**

(۱) دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں نے بز کے نام کے ساتھ سگنل ایپلی کیشن کا ایک کلون تیار کیا ہے جو ایک بدنیتی پر مبنی ہے۔

(۲) دونوں ایپلی کیشنز ایک ہی طرح کے ایپلی کیشنز پروگرام انٹرفیس (API) کا استعمال کرتے ہیں اس طرح وہ صارف جنہوں نے یا تو سگنل یا بز انسٹال کیا ہے وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں۔

(۳) چیٹنگ کے مقصد کے لئے سگنل ایپلی کیشن کا استعمال خطرناک ہے۔

د۔ **کمپیوٹر ہیکنگ**

(۱) ہوسٹل انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کمپیوٹر کی ہیکنگ کے لئے اسٹینڈ الون کمپیوٹر شامل کرنے کے لئے جدید ترین ہیکنگ سافٹ ویئر تیار کیا ہے۔

(۲) عام طور پر وہ انٹرنیٹ کمپیوٹرز کو متاثر کرتے ہیں اور جب یو ایس بی کا استعمال کمپیوٹروں میں ہوتا ہے تو میلویئر بیرونی آلے میں داخل ہوتا ہے۔

(۳) وہی یو ایس بی جو انٹرنیٹ کمپیوٹرز سے ڈیٹا کو اسٹینڈ الون کمپیوٹرز میں منتقل کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا، میلویئر حساس ڈیٹا کی کاپیاں کرتا ہے۔

(۴) اس کے بعد، انٹرنیٹ کمپیوٹرز پر دوبارہ استعمال کرنے پر، USB میں کاپی کردہ حساس ڈیٹا دشمن سرورز میں منتقل ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ موبائل فون اور الیکٹرک گیجٹ کے استعمال کے لئے عمومی احتیاطی تدابیر کیا ہیں؟

۷۔ **احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں:۔**

الف۔ فوج کے موبائل فون پالیسی کی سخت تعمیل۔

ب۔ موبائل فون/ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کسی بھی سرکاری/ درجہ بندی دستاویز کی اپ لوڈنگ اور شیئرنگ نہیں ہے۔

ج۔ کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر یکساں تصویر، فوجی اسناد، فوجی تنصیبات/ سرگرمیوں کی تصاویر یا گروپوں میں شرکت کی تصاویر اپ لوڈ نہیں۔

د۔ فون کرنے والے کی عجلت/ مسئلہ سے قطع نظر، کسی بھی DEFCOM / PASCOM نمبر پر سول نمبر سے کال کی منتقلی نہیں کرنی چاہیے۔

ر۔ موبائل فون/ الیکٹرک گیجٹ پر نامعلوم ذریعہ/مشترکہ لنک سے کوئی درخواست انسٹال نہیں کی جاسکتی ہے۔

ز۔ گوگل پلے پروٹیکٹ کو کبھی بھی آف نہیں کرنا چاہئے۔

س۔ ہدف کو پھنسنے کی مشتبہ کوششوں اور تمام مشکوک روابط سے فوری طور پر گریز/ مسدود کرنا چاہئے اور سلسلہ وارڈا کو کے مطابق اطلاع دینا ہوگی۔

ش۔ آفیشل کمپیوٹر/ الیکٹرک گیجٹ جن کا آفیشل ڈیٹا موجود ہے ان کو لائن/ وائی فائی اور کسی دوسرے طریقے سے انٹرنیٹ سے نہیں جوڑنا چاہئے۔

ص۔ ای میل اکاؤنٹس کا استعمال کرتے وقت، ای میل کے ذریعے آگے والے لنکس پر لاگ ان نہ ہوں اور سائن ان کرنے سے پہلے ہمیشہ URL کی توثیق کریں۔

ض۔ معروف اینٹی وائرس سافٹ ویئر انسٹال کریں۔

ط۔ معروف براؤزر جیسے کروم اور فائر فاکس کا استعمال کریں اور غیر ضروری براؤزر پلگ ان انسٹال نہ کریں۔

سوال نمبر۷۔ یونٹ لائنز میں سمارٹ فون استعمال کرنے کے لئے آرمی کی کیا ہدایات ہیں؟

۸۔ **آرمی نے رہائش گاہوں میں سمارٹ فون استعمال کرنے کے لئے ہدایات جاری کی ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:**

الف۔ کسی بھی سرکاری یا حساس ڈیٹا کو اسمارٹ فونز میں اسٹور نہیں کرنا ہے۔

ب۔ نامعلوم افراد کے ذریعہ بھیجے گئے لنک/ ای میل/ ایس ایم ایس/ چیٹ کی درخواستوں/ تصاویر کو قبول/ کلک نہ کریں۔

ج۔ موبائل فون میں ایک مشہور اینٹی وائرس/ اینٹی میل ویئر سافٹ ویئر انسٹال کریں۔

د۔ کمپلیکس پن لاک اور آٹو اسکرین لاک کو فعال کیا جائے۔

ر۔ بلوٹوتھ کو غیر ضروری سوئچ آن رکھنے سے گریز کریں۔

ز۔ مقامی سروس بند رکھیں ۔صرف ہنگامی صورت حال میں استعمال کریں۔

س۔ اسمارٹ فون میں نامعلوم/ مشکوک ایپلی کیشنز انسٹال نہ کریں اور ایسی ایپلیکیشنز کو ڈیلیٹ کریں جو استعمال نہیں ہوتیں۔

ش۔ ایک ایپلی کیشنز انسٹال کرنے سے پہلے رازداری کی پالیسی کو احتیاط سے پڑھیں۔زیادہ تر ایپلی کیشنز سمارٹ فونز میں محفوظ کردہ رابطوں/ فوٹو/ دستاویزات وغیرہ تک رسائی کے لئے کہتے ہیں۔

ص۔ غیر اعتماد/ غیر محفوظ ویب براؤزرز کا استعمال نہ کریں اور غیر ضروری براؤزر ایکسٹینشنز انسٹال کرنے سے گریز کریں۔

ض۔ مختلف ایپلی کیشنز کے اعداد و شمار کے استعمال کو کثرت سے چیک کریں۔

ط۔ سرکاری پرسنل کمپیوٹرز/ لیپ ٹاپ کے ساتھ سمارٹ فون چارج مت کریں اور نا معلوم/عوامی چارجرز سے بھی چارج نہ لیں۔

ظ۔ آن لائن سائٹوں/ خدمات پر پاس ورڈ محفوظ نہ کریں اور انٹرنیٹ سائٹوں پر کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات کو محفوظ کرنے سے گریز کریں۔

ع۔ عوامی WIFI یا WIFI ہاٹ سپاٹ استعمال نہ کریں۔

غ۔ مجاز/مشہور سروس سینٹر سے ہمیشہ سمارٹ فونز کی مرمت کروائیں۔یہ ڈیٹا چوری کرنے کا سب سے عام طریقہ ہے اور اس سلسلے میں بہت سارے معاملات رپورٹ ہوئے ہیں۔

ف۔ ایک بار جب سمارٹ فون تصرف ہوجاتا ہے، تو اسے فیکٹری کی ترتیبات میں بحال کریں اور تمام ڈیٹا مٹا دیں۔

ک۔ فون کا IMEI کوڈ ہاتھ میں رکھیں تا کہ چوری کی صورت میں فون کو مسدود کیا جاسکے۔

ق۔ سمارٹ فون کے ذریعے سوشل میڈیا کا استعمال سمجھداری سے کیا جائے۔سوشل میڈیا پر ایک وردی والے شخص کی حیثیت سے شناخت نہ دیں۔وردی میں فوٹو پوسٹ کرنے سے گریز کریں اور کنبہ کے افراد کو اس سلسلے میں تعلیم دیں۔

سوال نمبر۸۔ کمپیوٹر سسٹم کے خطرات کیا ہیں؟

۹۔ **کمپیوٹرز/ٹیبلٹس میں حفاظتی طریقوں کے کمزور نفاذ کی وجہ سے لاحق خطرات کا تذکرہ اس طرح ہے:-**

الف۔ قیمتی ڈیٹا کی چوری۔

ب۔ اہم کیز اسٹروک کی نگرانی۔

ج۔ میلو ویئر اور روٹ کٹ کے ذریعہ انفیکشن: (ایک مستقل اور نا قابل شناخت بیک ڈور)۔ نیٹ ورک کی سطح کے ڈیٹا کی مداخلت۔

د۔ بوٹ نیٹ (دوسروں پر سائبر حملے کرنے کے لئے حصہ لینا)

سوال نمبر۹۔ اسمارٹ فونز کے خطرات/خطرات کیا ہیں؟

۱۰۔ **حفاظتی منصوبوں کے کمزور نفاذ کی وجہ سے اسمارٹ فونز کو لاحق خطرات کا اندراج مندرجہ ذیل ہے:-**

الف۔ تصویروں، رابطوں، کالوں اور پیغامات کے ریکارڈ سمیت ذاتی معلومات کی چوری۔

ب۔ نیٹ ورک کی سطح کے ڈیٹا کی مداخلت۔

ج۔ مائکروفون اور کیمرہ آن کر کے ہدف کی نگرانی۔

د۔ شناخت کی چوری۔

سوال نمبر۱۰۔ کمپیوٹر سیکیورٹی کے لئے خطرہ کے خلاف تخفیف اقدامات کیا ہیں؟

۱۱۔ **کمپیوٹر سیکیورٹی کے لئے خطرہ کے خلاف درج ذیل تخفیف اقدامات اپنانے چاہیئے:۔**

الف۔ اینٹی وائرس انسٹال استعمال کریں۔اینٹی وائرس سافٹ ویئر کمپیوٹر سسٹم کے گیٹ پر پولیس اہلکار ہے۔اسے باقاعدہ وقفوں پر جدید ترین اور سسٹم اسکین کو جاری رکھیں۔کچھ قابل ذکر اینٹی وائرس یہ ہیں:۔

(۱) کسپرسکائی اینٹی وائرس۔

(۲) ایویرا اینٹی وائرس۔

(۳) ایسٹ سیکیورٹی سوٹ۔

(۴) ایوسٹ۔

ب۔ ڈیٹا خفیہ کاری۔ پاس ورڈ کے تحفظ اور ہارڈ ڈسک اور USB کے خفیہ کاری کیلئے، بٹ لاکر استعمال کیا جاسکتا ہے۔بٹ لاکر مائیکروسافٹ ونڈوز کے ذریعہ بلٹ ان فیچر کے طور پر پیش کردہ ایک مکمل ڈسک انکرپشن یوٹیلیٹی ہے۔

ج۔ غیر مقصود پرسنل کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کولاک کریں۔

(۱) کلیدی امتزاج (ون+ایل) کے ساتھ پرسنل کمپیوٹرز/ لیپ ٹاپ کولاک کریں۔

(۲) سکرین سیور کو کچھ وقت کے بعد آن کرنے اور ریزیوم ڈسپلے لاگ ان سکرین پر آپشن کو فعال کرنے کے قابل بنائیں۔

د۔ ای میلز سے بچو۔میلویئر پھیلانے کا سب سے عام طریقہ ای میل کے ذریعے منسلکات اور لنکس کے ذریعے ہوتا ہے۔تصدیق نامہ کے بعد نامعلوم ای میلز کو نظرانداز کرنا ہوگا اور نامعلوم مرسلین کی غیر متوقع ای میلز کو بھی کھولنا چاہیئے۔

ر۔ آن لائن اسٹوریج۔آن لائن اسٹوریج کی خدمات جیسے اسکائی ڈرائیو۔آئی کلاؤڈ۔ڈراپ باکس۔حساس اور مستقل ڈیٹا کو اسٹور کرنے کے لئے Google گوگل ڈرائیو سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ز۔ WiFi کو غیر فعال کریں۔استعمال میں نہ ہونے پر LAN / WiFi اڈاپٹر کو غیر فعال کریں۔

س۔ ای میل آئی ڈی اور دوسرے لاگ ان میں کسی بھی ذاتی یا سرکاری تفصیلات کو شامل نہیں کرنا چاہیئے۔

ش۔ محفوظ ویب براؤزنگ کریں۔

(۱) ہر سیشن کے بعد براؤزنگ کی تاریخ اور کوکیز کو حذف کریں۔مختلف براؤزرز میں آپشن موجود ہیں جو سیشن قریب ہونے پر خود بخود تاریخ کو حذف کردیتے ہیں۔

(۲) براؤزر میں پاس ورڈ محفوظ نہ کریں۔

(۳) براؤزنگ کے لئے موزیلا فائر فاکس کو استعمال کرنے کو ترجیح دیں۔

سوال نمبر۱۱۔ اسمارٹ فون کو لاحق خطرے کے خلاف تخفیف اقدامات کیا ہیں؟

۱۲۔ **درج ذیل ہیں:۔**

الف۔ ایپلی کیشنز کا انتخاب اور انسٹال کرتے وقت انتہائی احتیاط سے کام لیں۔

ب۔ اسمارٹ فون کو ہمیشہ پاسورڈ لگائیں۔

ج۔ ضرورت نہ ہونے پر Wi-Fi اور بلوٹوتھ کو آف کریں۔

د۔ سوشل انجینیئرنگ سے بچو۔ایس ایم ایس اور ای میلز وغیرہ کے ذریعہ مشکوک اور نامعلوم لنکس کی ریکارڈنگ پر کلک نہ کریں۔

ر۔ موبائل فون نمبروں کی محدود نمائش۔ویب سائٹس پر اپنا موبائل نمبر مت پوسٹ کریں کیونکہ حملہ آور ان نمبروں کے خلاف خودکار حملے کرسکتا ہے۔

ز۔ سرکاری اور ذاتی فون کو الگ رکھیں۔

س۔ اسمارٹ فون ڈسپوز کرنا۔غیرضروری طور پر اسمارٹ فون فروخت نہ کریں، لیکن اگر یہ ضروری ہو تو میموری کو محفوظ طریقے سے مٹادیں۔

ش۔ قابل اعتبار اسٹورز سے درخواستیں انسٹال کریں۔ایپلیکیشنز کو ہمیشہ قابل اعتماد اسٹورز یعنی Android کے لئے Play Store اور ایپل ڈیوائسز کے لئے آئی ٹیونز سے انسٹال کریں۔

ص۔ جیوٹیگنگ۔سمارٹ فون کے کیمرہ کی جیوٹیگنگ کی خصوصیت کو ہمیشہ بند کردیں، کیونکہ یہ خصوصیت اس جگہ کی شناخت کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے جہاں تصویر

کھینچی گئی تھی۔

ض۔ ہوٹلوں، کیفے ایریا اور ہوائی اڈوں پر فراہم کردہ مفت وائی فائی کا استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

ط۔ غیر ضروری ایپلی کیشنز کو ہٹا دیں۔ گھٹیا والے سافٹ ویئرز کمزوریوں کا استحصال کر کے موبائل پر حملہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا، کم ایپلی کیشنز انسٹال ہوں گی، ممکنہ حملے کی راہیں بھی محدود ہو جائیں گی۔ ہمیشہ مجاز اسٹورز سے ایپلی کیشنز انسٹال کریں۔

ظ۔ مستقل بنیاد پر اینٹی وائرس کی تازہ کاریوں کا اطلاق کریں۔

ع۔ GPS کی خصوصیت کا استعمال دانشمندانہ طور پر ان ایپلی کیشنز تک محدود کر کے کریں، جو GPS کے ذریعہ لوکیشن کا پتہ لگانے کی اجازت دیتے ہیں۔

غ۔ حفاظتی خصوصیات مندرجہ ذیل حفاظتی خصوصیات کو فونز میں فعال کرنا ضروری ہے۔

(۱) ڈھونڈنا۔

(۲) جعلی خفیہ کاری۔

(۳) آف لائن بیک اپ کو خفیہ کرنا۔

(۴) کیمرہ/ مائکروفون تک رسائی حاصل کریں۔

ف۔ رابطوں تک رسائی محدود رکھیں۔ آن لائن خدمات کے ساتھ کبھی بھی رابطہ ہم آہنگی نہ بنائیں۔ آئی فون رابطوں تک رسائی سے ایپلی کیشنز کو محدود کرنے کی اہلیت فراہم کرتا ہے، تاہم اینڈرائیڈ فون میں بلٹ ان فیچر کے طور پر اب بھی اس آپشن کا فقدان ہے۔

سوال نمبر۱۲۔ سوشل میڈیا نیٹ ورکس کا استعمال کرتے ہوئے حفاظتی اقدامات کے کیا اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں؟

۱۳۔ افواج سوشل میڈیا نیٹ ورکس کے استعمال کے سلسلے میں اپنے اہل خانہ کی پیروی کرنے اور ان کی تعلیم دلانے کے پابند ہیں:-

الف۔ **<u>فیس بک (ایف بی)</u>**

(۱) ایف بی ٹائم لائن پر سرکاری تفصیلات/ تصاویر شائع کرنے سے گریز کریں۔ وردی میں کوئی تصویر اپ لوڈ نہیں کرنا چاہئے۔

(۲) افواج کے مثبت امیج کو فروغ دینا چاہیے۔

(۳) دوست کی فہرست اور فوٹو البمز پر رازداری کی کڑی پالیسی رکھیں۔

(۴) غیر مجاز لاگ ان کیلئے انتباہات آن کریں۔

(۵) تمام "عوامی" اشاعتوں کی تفصیلات کو صرف "دوستوں" کے ساتھ شیئر کریں۔

(۶) ذخیرہ شدہ ڈیٹا کو ہٹانے کے لئے مقام کی تمام تاریخ کو حذف کریں۔

(۷) ترتیبات میں چہرے کی شناخت کو غیر فعال کریں۔

(8) فیس بک کو اشتہار کے لئے اپنے ڈیٹا کو ٹریک کرنے اور استعمال کرنے سے روکیں۔

(9) غیر ضروری رسائی کو محدود کرنے کے لئے اجازتوں کو دور کرنے کے لئے ایپس اور ویب سائٹ ٹیب کا استعمال کریں۔

ب۔ **<u>ٹویٹر</u>**

(۱) ٹویٹر پر ہر ایک کی پیروی نہ کریں۔

(۲) ٹویٹر سرچ کے ذریعہ انڈیکس اور موضوع سے وابستہ ہونے سے بچنے کے لئے اپ ڈیٹ میں # ہیش ٹیگز کا استعمال کرنے سے گریز کریں۔

(۳) ٹویٹر کے ذریعے، عوامی مقبولیت بنانے میں غیر درست اور ذاتی معلومات کے استعمال سے گریز کریں۔

(۴) متنازعہ موضوع، شخصیات اور فرقہ وارانہ امور پر کوئی تبصرہ نہ کریں۔

(۵) ٹویٹ والے مقام کو بند کر دیں اور مقام کی معلومات کو حذف کریں۔

(۶) ترتیبات میں میرے ٹویٹس کی حفاظت کا آپشن آن کریں۔

ج۔ **<u>واٹس ایپ</u>**

(۱) واٹس ایپ کے استعمال کی اجازت صرف نجی مقاصد کے لئے ہے۔ کسی گروپ کی اجازت نہیں ہے۔

(۲) فوجی اہلکاروں اور کنبے کو غیر تصدیق شدہ اور غیر یقینی سلسلہ پیغامات/خطوط کو منتقل نہیں کرنا چاہئے۔

(۳) نامعلوم نمبر سے بھیجے گئے لنک کو کھولنے سے گریز کریں۔ یہ کسی واٹس ایپ اکاؤنٹ کو ہیک کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔

(۴) سوشل میڈیا نیٹ ورکس پر گفتگو کرتے ہوئے اپنے سیاسی، مذہبی رجحانات کا مظاہرہ نہ کریں۔

سوال نمبر۱۳۔ موبائل فون اور الیکٹرک گیجٹ کے استعمال کے لئے عمومی احتیاطی تدابیر کیا ہیں؟

۱۴۔ **موبائل فون اور الیکٹرک گیجٹ کے استعمال کے لئے اپنائی جانے والی عمومی احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں:۔**

الف۔ فوج کے موبائل فون پالیسی کی سخت تعمیل کریں۔

ب۔ موبائل فون/سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کسی بھی سرکاری/ درجہ بند دستاویز کی اپ لوڈنگ اور شیئرنگ کی اجازت نہیں ہے۔

ج۔ کسی بھی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر یکساں تصاویر، فوجی اسناد، فوجی تنصیب کی تصاویر/ سرگرمیوں کی تصویروں کو اپ لوڈ نہیں کرنا ہے اور گروپوں میں شرکت نہیں کرنا۔

د۔ فوری طور پر/ کال کرنے والے کی دشواری سے قطع نظر، شہری نمبر سے کسی بھی DEFCOM / PASCOM نمبر پر کال کی منتقلی نہیں کرنی چاہیے۔

ر۔ موبائل فون/ الیکٹرک گیجٹ پر نامعلوم ذریعہ/ مشترکہ لنک سے کوئی درخواست انسٹال نہیں کی جاسکتی ہے۔

ز۔ گوگل پلے پروٹیکٹ کو کبھی بھی آف نہیں کرنا چاہئے۔

س۔ فون میں کسی بھی رابطے کو درجات اور عہدہ سے محفوظ نہ کیا جائے۔

ش۔ شہد کے پھندے میں پھنسنے کی مشتبہ کوششوں اور تمام مشکوک روابط سے فوری طور پر گریز/ مسدود کرنا ضروری ہے اور اس کی اطلاع دی جانی چاہئے۔

ص۔ آفیشل کمپیوٹر/ الیکٹرک گیجٹ جن کا آفیشل ڈیٹا موجود ہے ان کو لائن/ وائی فائی اور کسی دوسرے طریقہ سے انٹرنیٹ سے نہیں جوڑنا چاہئے۔

ض۔ ای میل کے استعمال کے دوران، ای میل کے ذریعے آگے والے لنکس پر لاگ ان نہ ہوں اور سائن ان کرنے سے پہلے ہمیشہ URL کی توثیق کریں۔

ط۔ معروف اینٹی وائرس سافٹ ویئر انسٹال کریں۔

ظ۔ معروف براؤزر جیسے کروم اور فائر فاکس کا استعمال کریں اور غیر ضروری براؤزر پلگ ان انسٹال نہ کریں اور نہ ہی ان کو شامل کریں۔

سوال نمبر۱۴۔ کنبہ (جن میں والدین، بہن بھائی، شریک حیات اور بچے بھی شامل ہیں) موبائل فون کے استعمال کے بارے میں حساسیت کے لئے بتائے گئے، اہم نکات کیا ہیں؟

۱۵۔ **تمام رینکس کے اہل خانہ (جن میں والدین، بہن بھائی، شریک حیات اور بچے شامل ہیں) کو درج ذیل لائنوں پر حساس کرنے کی ضرورت ہے:۔**

الف۔ کسی بھی کنبہ کے ممبر، رشتہ دار کی جگہ، سرگرمیاں اور پوسٹنگ سے متعلق معلومات کو کسی بھی سمارٹ موبائل فون کے ذریعے شیئر نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ب۔ اہل خانہ کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، فوجی افراد کو مقام/ وقت اور دیگر مخصوص تفصیلات کے لحاظ سے عمومی سلوک کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی معلومات کو کبھی بھی سوشل میڈیا نیٹ ورکس اور گروپ چیٹس میں شیئر نہیں کیا جانا چاہئے۔ صرف معلومات جاننے کی ضرورت ہے۔

ج۔ دشمن انٹیلی جنس ایجنسیوں کے لئے تعطیلات کے بارے میں معلومات بہت اہمیت کا حامل ہوسکتی ہے۔ وہ معلومات کو آفس میں کال کرنے اور حساس معلومات حاصل کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔ اس طرح، جگہوں اور تاریخوں کے ساتھ چھٹیوں کی تصویروں کے شیئرنگ سے گریز کیا جائے۔

د۔ موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے فوجی شخص کی تعیناتی / سفر کی تفصیلات شیئر نہیں کی جانی چاہئیں۔ شریک حیات/ والدین/ بہن بھائی کی منتقلی/ عارضی ڈیوٹی/ کورسز وغیرہ پر چلنے کے بارے میں تبصرے شیئر کرنے سے گریز کریں۔

ر۔ دشمن انٹیلیجنس ایجنسیوں، ان کی تصاویر، مقام، اسکول اور دیگر تفصیلات جو بچوں کو آسانی سے تلاش کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں، بچوں کے بارے میں معلومات کو عوامی سطح پر شیئر نہیں کیا جانا چاہئے۔

ز۔ فوجی افراد کا غیر معاشرتی یا اخلاقی سلوک مخالفین کے لئے بہت قدر و قیمت کا حامل ہے، اس طرح کی معلومات کو عوامی سطح پر شیئر نہیں کیا جارہا ہے۔

س۔ بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے۔ انہیں سائبر کرائم، بلیک میلنگ اور شہد کے پھندے سے پھنسنے کا خطرہ ہے۔ بچوں کو اس طرح کے حملوں کا شکار ہونے سے بچنے کے لئے تعلیم دیں۔

ش۔ فوجی گھرانوں کی سرگرمیاں یعنی لیڈی کلب، جہاں خواتین اکٹھے ہوجاتے ہیں اور گیریژن پروگراموں کو سرکاری تقریبات کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ مذکورہ سرگرمیوں کے دوران حاصل کردہ معلومات کو ذاتی /خفیہ رکھا جائے۔

۱۶۔ <u>نتیجہ</u>۔ معلومات جدید دور میں جنگ کا سب سے اہم اور فیصلہ کن عنصر بن کر ابھری ہیں۔ ٹیکنالوجی کے دور میں بیشتر معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے محفوظ اور منتقل کی جاتی ہیں۔ لہٰذا، معلومات کی حفاظت ہر سطح پر ہر فرد کی اولین ذمہ داری ہے۔ سمارٹ فونز/ الیکٹرک گیجٹ اور انٹرنیٹ کے استعمال کے سلسلے میں آرمی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہم معلومات کی حفاظت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

محدود

دی سکول آف انفنٹری اینڈ ٹیکٹکس

اے ایل سی

BECE پروفارمہ

سکیورٹی کے عوامل

۱۔ مہمانوں کا ریکارڈ رجسٹر۔
۲۔ سویلین کا ریکارڈ۔
۳۔ پاسپورٹ کا ریکارڈ۔
۴۔ ربڑ کی مہر کا ریکارڈ۔
۵۔ پارٹ ون آرڈر۔
۶۔ ہینڈنگ /ٹیکنگ سٹرفکیٹ۔
۷۔ حساس کاغذات جلانے کے لیے سالانہ سروے بورڈ۔
۸۔ حساس کاغذات کا ریکارڈ۔
۹۔ یونٹ سیکیورٹی کمیٹی اور آرڈرز۔
۱۰۔ بارڈر بلٹ کے لوگوں کا رجسٹر۔
۱۱۔ ردی کاغذ۔
۱۲۔ آفیسرز آئی ڈی کارڈ رجسٹر۔
۱۳۔ ڈاک کے لیے لائحہ عمل۔
۱۴۔ حساس کاغذات کا موصول کرنا اور بھیجنا۔
۱۵۔ راز ہائے مجریا ایکٹ۔
۱۶۔ سرپرائز چیک رجسٹر۔
۱۷۔ سول ملازموں کی جانچ پڑتال۔
۱۸۔ یونٹ۔

بیرونی چیک

۱۔ بیرونی دیوار / تار کی رکاوٹ (۱۰ فٹ دیوار اور ۲ فٹ رکاوٹ والی تار)۔
۲۔ ڈیوٹی روم اور گردونواح۔
۳۔ گارڈ/ ڈیوٹی کا سسٹم۔
۴۔ مہمانوں کے چیک کرنے کا لائحہ عمل۔
۵۔ مہمانوں کا لائحہ عمل۔
۶۔ روشنی کا بندوبست / سیکورٹی لائٹس۔
۷۔ چابیوں کا ان /آؤٹ رجسٹر۔
۹۔ میگزین / کوت سیکورٹی۔

دفتر کی سیکیورٹی

۱۔ حساس کاغذات کا محفوظ کرنا۔
۲۔ حساس کاغذات کا ریکارڈ۔
۳۔ ایس او پی کے مطابق دفتر کا کھولنا اور بند کرنا۔
۴۔ دفتر کی چابیوں کا جمع اور ایشو کرنا۔
۵۔ مناسب سیف کا موجود ہونا /الماری کا لاکنگ سسٹم چیک کرنا / سیف کی سیکورٹی کو یقینی بنانا۔
۶۔ سکیورٹی لیکیج کے خلاف اقدامات۔

۷۔ کاربن پیپر رجسٹر۔
۹۔ پیپر جلانے کے لیے لائحہ عمل۔
۱۰۔ کھڑکیوں کی سیکیورٹی۔
۱۱۔ آپریشن روم کی سیکیورٹی۔
۱۲۔ چابیوں کا ان/اوٹ رجسٹر۔
۱۳۔ ڈپلیکیٹ چابیاں۔
۱۴۔ بارڈر بلٹ ایریا کا ریکارڈ رجسٹر۔
۱۵۔ یونٹ سیکورٹی سٹینڈ ینگ آرڈر۔
۱۶۔ ہینڈ نگ/ٹیکینگ۔
۱۷۔ پارٹ ون آرڈر۔
۱۹۔ پاسپورٹ ریکارڈ رجسٹر۔

عام نکات

۱۔ سویلین کی جانچ پڑتال۔
۲۔ شناختی کارڈ سسٹم/رجسٹر۔
۳۔ مکمل جلانے کا لائحہ عمل۔
۴۔ کیمرہ ریکارڈ۔
۵۔ دیر تک کام کرنے والوں کا لائحہ عمل۔
۶۔ غیر محتاط گفتگو کم کرنا۔
۷۔ کتابیں، لٹریچر/میگزین اور اخبار۔
۹۔ فائر فائیٹنگ۔
۱۰۔ سیکورٹی لیکچر۔
۱۱۔ نقشوں کی حفاظت۔

اواے ایس اور کمپیوٹر

۱۔ غیر اواے ایس کمپیوٹر کے ہارڈ وئیر اور سافٹ وئیر کا اعداد وشمار؟ کیا یہ آرمی پالیسی کے مطابق ہے؟
۲۔ جہاں کمپیوٹر استعمال ہو رہا ہے کیا وہ استعمال کے قابل ہے یا نہیں؟
۳۔ کیا حفاظتی تدابیر کی گئی ہیں اور لاگ بک بھر دی گئی ہے؟
۴۔ کیا ڈیٹا ٹرانسفر ہو رہا ہے ڈی پی سی پر اور ایل اے این بن گیا ہے؟
۵۔ ایل اے این پر ڈیٹا ٹرانسفر کرتے وقت سیکیورٹی کو یقینی بنایا گیا؟
۶۔ کیا بیک اپ سسٹم موجود ہے؟
۷۔ بیک اپ ڈیٹا ہارڈ رائیو پر مینٹین کیا گیا ہے یا سی ڈی اور ڈی وی ڈی پر؟
۸۔ کیا سی ڈی اور ڈی وی ڈی کے بیک اپ کا صحیح طرح سے ریکارڈ محفوظ کیا گیا ہے؟
۹۔ بیرونی ڈرائیو استعمال کی جاتی ہے یا نہیں ہیں؟
۱۰۔ تمام کمپیوٹر کی فائلیں پاسورڈ سے محفوظ کی گئی ہیں یا نہیں؟
۱۱۔ کمپیوٹر سے متعلقہ چیزوں کو ضائع کرنے کا طریقہ کار اطمینان بخش ہے یا نہیں؟
۱۲۔ کتنے کمپیوٹر کنکشن ہیڈ کوارٹر میں استعمال کیے جاتے ہیں؟
۱۳۔ کیا سرکاری ڈیٹا کمپیوٹر میں رکھا گیا ہے؟
۱۴۔ انٹرنیٹ کے استعمال پر فوج کی ہدایات پر عمل کیا جا رہا ہے یا نہیں؟
۱۵۔ کیا سافٹ وئیر اپڈیٹ کرنے پر ایس او پی موجود ہے خصوصاً اینٹی وائرس؟

جنگی تیاری کے جائزے کے عوامل

۱۔ گزشتہ دو سالوں میں جو تربیتی سرگرمیاں کی گئی ہیں:۔
ا۔ پوسٹ پر ٹریننگ۔
ب۔ پلاٹون کی سطح پر ٹریننگ۔
ج۔ خاص ٹریننگ۔
د۔ کمانڈو پلاٹون ٹریننگ۔
۲۔ ٹریننگ ایریا موجود ہے اور اس کی حالت بہتر ہے۔
۳۔ یونٹ نے کتنی تدبیری مشقیں کی ہیں۔
۴۔ آر ای ٹی۔
۵۔ پی ای ٹی۔
۶۔ اسالٹ کورس۔
۷۔ سپیشل پلاٹون۔
۸۔ آفسر / جے سی اوز کا کوئز ٹیسٹ۔
۹۔ مندرجہ ذیل عوامل پر ٹریننگ دی گئی ہے:۔
ا۔ سپیشل پلاٹون۔
ب۔ اورنٹیرنگ۔
ج۔ ایرلی وارننگ۔
د۔ مشترکہ عسکری تعیناتی۔
ر۔ اینٹی ائیر کرافٹ ٹریننگ۔
ز۔ این بی سی ڈبلیو۔
۱۰۔ کیا آر پی وی اور یو اے وی کا ریکارڈ برقرار ہے۔
۱۱۔ کم دورانیہ میں موو (حرکت) کا ردعمل۔
۱۲۔ کیا یونٹ موو اور اسکی تیاری میں آرمی کے احکامات پر عمل کر رہی ہے۔
۱۳۔ چھپاؤ اور تلبیس کا معیار۔
۱۴۔ لوڈ ٹیبل کی تیاری۔
۱۵۔ لوڈنگ اور مارشیلنگ کے دوران سیکیورٹی کے بندوبست۔
۱۶۔ ان لوڈنگ کی کاروائی اور لائحہ عمل۔
۱۷۔ مواصلات کا ارادہ اور اس پر عمل۔
۱۸۔ پلاٹون اور سیکشن لیول پر ہدایات پہنچانے کا طریقہ۔
۱۹۔ ڈسپرسل ایریا کی کاروائی۔
۲۰۔ ایڈجوٹینٹ کا بریف اور آپریشن کی تیاری۔
۲۱۔ رپورٹ اور ریٹرن بٹالین کی سطح پر۔
۲۲۔ موو اور اسکی تیاری کے دوران فوج کے احکامات اور ہدایات پر عمل کرنا۔
۲۳۔ مختصر اوقات میں موو کو یقینی بنانے کیلئے خاص اقدام کرنا۔
۲۴۔ دھوکہ دہی کا منصوبہ۔
۲۵۔ ڈسپرسل سکیم۔
۲۶۔ سگنل کی مشق میں ابھرتی ہوئی صورتحال کا ردعمل۔

تربیتی عوامل

۱۔ جی ایس پی کو اپڈیٹ رکھنا۔
۲۔ کورس رکیڈر کا ریکارڈ۔
۳۔ آر ای ٹی، رجمنٹل آرڈر اور ایمونیشن رجسٹر۔
۴۔ آفیسر ٹریننگ پلان اور ضابطہ۔
۵۔ جونیئر لیڈر کی ٹریننگ۔
۶۔ رات کی ٹریننگ کا پلان اور ضابطہ۔
۷۔ اے ٹی جی کا استعمال لیجرز کے ساتھ۔
۹۔ ٹریننگ پی او ایل کی الاٹمنٹ اور استعمال۔
۱۰۔ ٹریننگ فلم کی تفصیل اور اس کا استعمال۔
۱۱۔ جی ایچ کیو کی طرف سے الاٹ کردہ کورس کی آسامیاں پوری طرح استعمال کی گئی ہے یا نہیں۔

تعلیمی تربیت

۱۔ ایجوکیشن لانگ رول۔
۲۔ امتحان کا رجسٹر۔
۳۔ حاضری کا رجسٹر۔
۴۔ لیسن نوٹس۔
۵۔ سلیبس رٹریننگ پروگرام۔
۶۔ ای ٹی جی پراپرٹی لیجر اور خرچ۔
۷۔ ایجوکیشن کے اعداد و شمار۔
۸۔ موٹیویشنل لیکچر کا ریکارڈ۔
۹۔ لائبریری کی کتابیں۔
۱۰۔ میگزین اور اخبار۔

مذہبی تربیت

۱۔ حافظ قرآن۔
۲۔ جن کو ناظرہ قرآن آتا ہو۔
۳۔ کتنے لوگ ناظرہ کی کلاس لیتے ہیں۔
۴۔ جن کو نماز نہیں آتی۔

مذہبی کورس رکیڈر

۱۔ جو لوگ یونٹ کا مذہبی کیڈر کر رہے ہیں۔
۲۔ جو لوگ یونٹ کا مذہبی کیڈر یافتہ ہیں۔
۳۔ جو لوگ ایڈوانس مذہبی کیڈر یافتہ ہیں۔
۴۔ جو جوگ ایڈوانس مذہبی کیڈر کر رہے ہیں۔

مسجد

۱۔ کل کتنی کتابیں موجود ہیں۔
۲۔ حدیث کی کتب۔
۳۔ عام مذہبی کتابیں۔

درس قرآن

۱۔ درس قرآن کا طریقہ کار۔
۲۔ کہاں قرآن پڑھایا جائے گا۔

نمازیں

۱۔ جن لوگوں کو نماز آتی ہے۔
۲۔ کتنے لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔
۳۔ جو لوگ نماز ترجمہ کے ساتھ جانتے ہیں۔

انتظام وانصرام کے عوامل

۱۔ راشن اینڈنٹ صحیح طرح سے بنا ہوا اور جمع ہوا ہو۔
۲۔ کیا جس جانی نقصان کی وجہ سے راشن والی نفری پر اثر پڑا تھا وہ متعلقہ افراد کو بتایا گیا ہے؟
۳۔ کیا اتھرائزیشن سکیل کے مطابق راشن اینڈنٹ جمع کیا گیا ہے؟
۴۔ کیا آرمی سپلائی کور سے حاصل کردہ اینڈنٹ یونٹ نے صحیح طرح سے چیک کیا ہے؟
۵۔ کیا سپلائی کا معیار مطمئن کن ہے؟
۶۔ کیا سبزی اور پھل اچھی حالت میں میسر کیے گئے ہیں؟
۷۔ کیا راشن کو ذخیرہ کرنے کے لئے سٹوروں کا صحیح طرح سے بندوبست کیا گیا ہے۔ دن اور رات کے دوران راشن جمع کرنے کے لئے صحیح بندوبست کیا گیا ہے؟
۸۔ کیا ریزرو راشن کو علیحدہ رکھا گیا ہے؟
۹۔ راشن چوری ہونے کے خلاف ممکنہ اقدامات کیے گئے ہیں؟
۱۰۔ جو راشن کک ہاؤس کو دیا گیا ہے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ یونٹ کے تمام افراد کے لیے پکایا جائے؟
۱۱۔ کیا میسنگ کمیٹی مخلص ہو کر اس بات میں دلچسپی لے رہی ہے کہ جوانوں کو اچھا کھانا مہیا کیا جا رہا ہے؟
۱۲۔ کیا بیس لائن مینیو کو فالو کیا جا رہا ہے؟
۱۳۔ خوراک کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟
۱۴۔ کیا کک ہاؤس صحیح طرح بنایا گیا ہے یا نہیں؟
۱۵۔ کیا میس کو اتھرائز سکیل کے مطابق فریش مہیا کیا جا رہا ہے؟
۱۶۔ کیا آفیسر کک ہاؤس کا روزانہ معائنہ کرتے ہیں؟
۱۷۔ کیا اضافی دودھ جن لوگوں کو اتھرائز ہے ان کو مل رہا ہے؟
۱۸۔ کیا یونٹ نے اپنا سبزیوں کا باغیچہ بنایا ہے؟
۱۹۔ نارمل سکیل کے علاوہ کیا لکڑی گرم کرنے کیلئے ملتی ہے؟
۲۰۔ کیا راشن ریٹرن صحیح طرح سے برقرار کی گئی ہے؟
۲۱۔ کک ہاؤس میں مندرجہ ذیل کو یقینی بنایا گیا ہے:۔
ا۔ واش بیسن، صابن اور تولیہ
ب۔ ڈائٹ شیٹ
ج۔ ویکسینیشن کا ریکارڈ
د۔ اینٹی فلائی اقدامات
۲۲۔ کیا صحیح کھانے کا بندوبست کیا گیا ہے؟

رہائش

۱۔ کس قسم کی رہائش مہیا کی گئی ہے اور یہ کافی ہے؟
۲۔ کیا موجودہ رہائش کا بہتر استعمال کیا گیا ہے؟
۳۔ کیا فریش کا اتھرائز سکیل دیا جاتا ہے؟
۴۔ کیا جوانوں کے کوارٹر کا علاقہ صاف ہے؟
۵۔ کیا جوانوں کو فیملی کوارٹر عرصہ کے حساب سے دیا جا رہے ہیں؟
۶۔ کیا مندرجہ ذیل کے لیے انتظام موجود ہے:۔
ا۔ تفریح کمرہ

ب۔ معلوماتی کمرہ

۷۔ کیا کھیلوں کیلئے گراؤنڈ موجود ہیں؟

۸۔ کیا بیرک مرمتی رجسٹر موجود ہے اور مینٹین ہے؟

۹۔ کیا یونٹ کے بیرک کی توڑ پھوڑ کی انٹری کی گئی ہے؟

۱۰۔ کیا کک ہاؤس، ڈائیننگ ہال اور باتھ روم سکیل کے مطابق مہیا کیے گیے ہیں؟

پروجیکٹ

۱۔ ایم ای ایس اور اپنی مدد آپ کے تحت یونٹ کے پروجیکٹ۔

۲۔ کیا رپورٹ اور ریٹرن بھیجی گئی ہیں؟

۳۔ ویلفیئر پروجیکٹ جو یونٹ نے کیے ہوں۔

۴۔ جو فنڈ جوانوں کی فلاح کیلئے الاٹ کیے گئے ہیں استعمال ہوئے ہیں؟

روٹین ایڈم/فنکشن

۱۔ کیا ماتحتوں کو کام اور ذمہ داریاں دی گئی ہیں؟

۲۔ کیا ماتحتوں کی ڈیوٹیاں واضح بتائی گئی ہیں؟

۳۔ کیا ماتحتوں کو ایک دائرہ کار میں رہتے ہوئے کافی حد تک پہل پن کی گنجائش دی گئی ہے؟

احکامات

۱۔ کیا درج ذیل کیلئے احکامات کی ترتیب موجود ہے:۔

ا۔ ڈیوٹی آفیسر/ڈیوٹی کلرک۔

ب۔ سنتری۔

ج۔ حفاظتی دستوں کی تعیناتی۔

د۔ جنگی دستوں کی نامزدگی۔

۲۔ کیا یونٹ میں اے آر آئی ۱۸۵۷ کے مطابق آرڈر آویزاں کئے گئے ہیں۔کیا سادہ زبان میں اے آر آئی ۱۸۴۷ اور ۱۸۵۷ (ب) کے مطابق احکامات کی ترسیل کی جاتی ہے۔

دفاتر

۱۔ کیا تمام دفاتر میں کام کو برابر تقسیم کیا گیا ہے۔

۲۔ کیا دفتر کی آرگنائزیشن اس کو یقینی بنارہی ہے کہ خط و کتابت تیزی سے ہورہی ہے۔

۳۔ کیا فائلوں کا نظام اطمینان بخش ہے۔

۴۔ کیا رپورٹس اور ریٹرن یونٹ نے برقرار کی ہیں؟ کیا یہ رپورٹس اور ریٹرن باقاعدگی سے مینٹین کی جاتی ہیں۔

۵۔ کیا یونٹ کے پاس اے آر (آئی) 783 موجود ہے؟ کیا یہ اپڈیٹ ہے۔

۶۔ کیا کتابیں اور ڈاکومنٹ مینٹین ہیں۔کیا ان کا آڈٹ ہوا ہے۔

۷۔ کیا پوسٹل اکاؤنٹ برقرار ہے۔کیا اس کا آڈٹ ہوا ہے۔کیا رپورٹ مطمئن کن ہے۔

۸۔ کیا سٹیشنری کا حساب رکھا گیا ہے احتیاط سے استعمال کی جاتی ہے۔

۹۔ کیا تمام اہم احکامات کے لئے آرڈر بک بنائی گئی ہے۔

۱۰۔ کیا منی آرڈر کو ڈسپیچ کرنے کا نظام صحیح طرح بنایا گیا ہے اور اس کا ذمہ دار ایک آفیسر ہے۔

۱۱۔ کیا روزمرہ کے آرڈر تمام عہدیداران تک پہنچائے جاتے ہیں۔

۱۲۔ کیا تمام دفتری آلات کمپیوٹر اور ٹائپ رائٹر کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

۱۳۔ کیا ڈسچارج جانے والوں کو رجسٹر برقرار رکھا جاتا ہے۔

۱۴۔ کیا تمام متعلقہ افراد کو نئے پے کوڈ کے بارے میں واقفیت ہے۔

کاغذات

۱۔ کیا تمام آفیسر جے سی اوز کے کاغذات مینٹین ہیں۔

۲۔ کیا اتلافی رپورٹ ذاتی / پبلک رپورٹ پر اثر انداز ہو رہی ہے۔

۳۔ کیا تمام سولجر کے پاس PAFF-9578، بیڈ کارڈ اور پارٹ ٹو ہے۔ کیا تمام قواعد وضوابط کے مطابق اپڈیٹ ہیں۔

۴۔ کیا رجمنٹ، کور اور ریکارڈ کی تمام ہدایات کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

۵۔ کیا رجمنٹل پارٹ ٹو آرڈر اے پی ڈی کے قواعد وضوابط کے مطابق چھاپے گئے ہیں۔

۶۔ کیا تمام سیکرٹ کاغذات آفیسر ڈیل کرتے ہیں۔

۷۔ کیا کلاسیفائیڈ کاغذات آفیسر ڈیل کرنے کے لئے پارٹ ٹو آرڈر رہوا ہے۔

۸۔ کیا کلاسیفائیڈ کاغذات کا ریکارڈ دفتر میں موجود ہے۔

۹۔ کیا ماب سکیم ماب ریگولیشنز کے پیرا89 کے مطابق بنائے گئے ہیں اور یہ قابل عمل ہے۔

اکاؤنٹ

اے آر (آر) 464 کی طرف انسپکشن آفیسر کی توجہ ضرور ہونی چاہیے۔

۱۔ کیا پبلک اور رجمنٹل سنٹر اے آر آر کے مطابق برقرار رکھی گئی ہے۔

۲۔ کیا سی او ماہانہ انسپکشن اے آر (آئی) کے مطابق کر رہا ہے۔

۳۔ کیا آفیسر اس فنڈ کو مینٹین کر رہے ہیں وہ اے آر (آر) کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوں۔

۴۔ کیا آخری آڈٹ رپورٹ مطمئن کن ہے۔

۵۔ کیا سابقہ آڈٹ رپورٹ سے آؤٹ سٹینڈنگ پوائنٹ ہے۔

۶۔ کیا ایکوپمنٹ سٹور کا کوئی ''رائٹ آف'' ہے۔ سوائے توڑ پھوڑ کے۔

۷۔ کیا فنڈ اے آر (آر) کے مطابق ہیں۔

۸۔ کیا تمام عہدیداروں کی تنخواہ صحیح طرح اکاؤنٹ میں آ رہی ہے۔

۹۔ کیا رجمنٹل فنڈ کو یونٹ کی بہتری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۰۔ کیا رجمنٹل فنڈ اور پبلک فنڈ کا بینک سے لین دین اے آر (آر) کے مطابق ہو رہا ہے۔

۱۱۔ کیا رجمنٹل فنڈ کی انوسٹمنٹ اے آر (آر) 459 اور اے آر (ا) 402 کے مطابق کی گئی ہے۔

مورال/جذبہ

۱۔ کیا دربار با قاعدہ ہوتا ہے۔

۲۔ کیا دربار کی کتاب اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جوانوں کا مورال بلند ہے۔

۳۔ کیا تمام لوگوں کے مسائل حل کیئے گئے ہیں۔

۴۔ کیا اپیل جلد/توقع کے مطابق کی گئی ہے۔

۵۔ ڈی اے ایس بی کا صحیح استعمال کیا گیا ہے۔

۶۔ کیا خط وکتابت کے لئے مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔

۷۔ کیا یونٹ نے کسی ضرورت مند کو تحریری خط مہیا کیا ہے۔

۸۔ کیا سزا کی سمری بھی موجود ہے۔

۹۔ کیا چھٹی صحیح طرح پلان کی گئی ہے۔

۱۰۔ کیا مختلف مذاہب کے لوگوں کو مذہب کی عبادت کے لئے مناسب بندوبست بنایا گیا ہے۔

۱۱۔ کیا کھیل صحیح طرح آرگنائز ہوتے ہیں۔

۱۲۔ کیا انفارمیشن روم اور ریکریشن روم میں مکمل فرنیچر اور تفریحی سہولتیں یونٹ کے تمام افراد کے لئے موجود ہیں۔

۱۳۔ کیا کینٹین میں ضروری سامان موجود ہے؟ کیا کینٹین صحیح طریقے سے چلائی جا رہی ہے؟ کیا سی او سے منظور شدہ پرنٹ لسٹ تمام رینکس کے لئے نمایاں کی گئی ہیں۔

۱۴۔ کیا ایمینٹی گرانٹ کلیم کیا گیا ہے اور کیا اس رقم کو افراد کی فلاح کے لئے بہتر طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

۱۵۔ کیا تفریحی ٹرپ اور پکنک کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ یونٹ کے لئے جب ممکن ہو۔

۱۶۔ کیا کونسرٹ پارٹیز اور ڈرامہ سوسائٹی کی مد میں یونٹ میں تفریح فراہم کی جاتی ہے۔

۱۷۔ کیا یونٹ کے افراد کو ایمینٹی ٹرانسپورٹ فراہم کیا ہے اور کیا اس سہولت سے فائدہ لیا جاتا ہے۔

۱۸۔ کیا یونٹ میں مندرجہ ذیل کمیٹیاں موجود ہیں:۔

ا۔ لائن کمیٹی۔

ب۔ میسنگ کمیٹی۔

ج۔ سپورٹس کمیٹی۔

۱۹۔ کیا چائلڈ ویلفیئر سنٹر کی سہولت مہیا کیا گئی ہے۔

۲۰۔ آخری معائنے کے بعد سے کتنے کام کرنے والے افراد کسی حادثے کے نتیجے میں مکمل یا پارشل معذوری کا شکار ہوئے ہیں یا انتقال کر گئے ہیں اور ان میں سے کتنے افراد ورک مین کومپنسیشن ایکٹ کے ماتحت آتے ہیں اور کتنے افراد کی کومپنسیشن ابھی رہتی ہے۔

متفرق

ا۔ کیا ترقیاں جی ایچ کیو کی دفعات کے مطابق کلاس کومپوزیشن کی بنیاد پر کی جاتی ہیں۔

۲۔ کیا یونٹ میں کسی جرم کے کرنے کی معافی ہے۔

۳۔ کیا چھوٹی موٹی سزائیں پی اے اے کے رول اے کے مطابق دی جاتی ہیں۔

۴۔ کیا ''آڈرلی روم'' کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جاتا ہے۔

۵۔ کیا اے آر (آئی) 185 (بی) اور اے آر (ا) 485 کی پرویژن حسب ضرورت عمل میں لائی جاتی ہے۔

۶۔ کیا سزا کی کتاب مینٹین کی جاتی ہے؟ کیس آئی آر او کی فینس رپورٹ چھپی ہیں اگر ضروری ہوں اور ہر فرد کے ریکارڈ میں ضروری انٹری کی گئی ہے۔